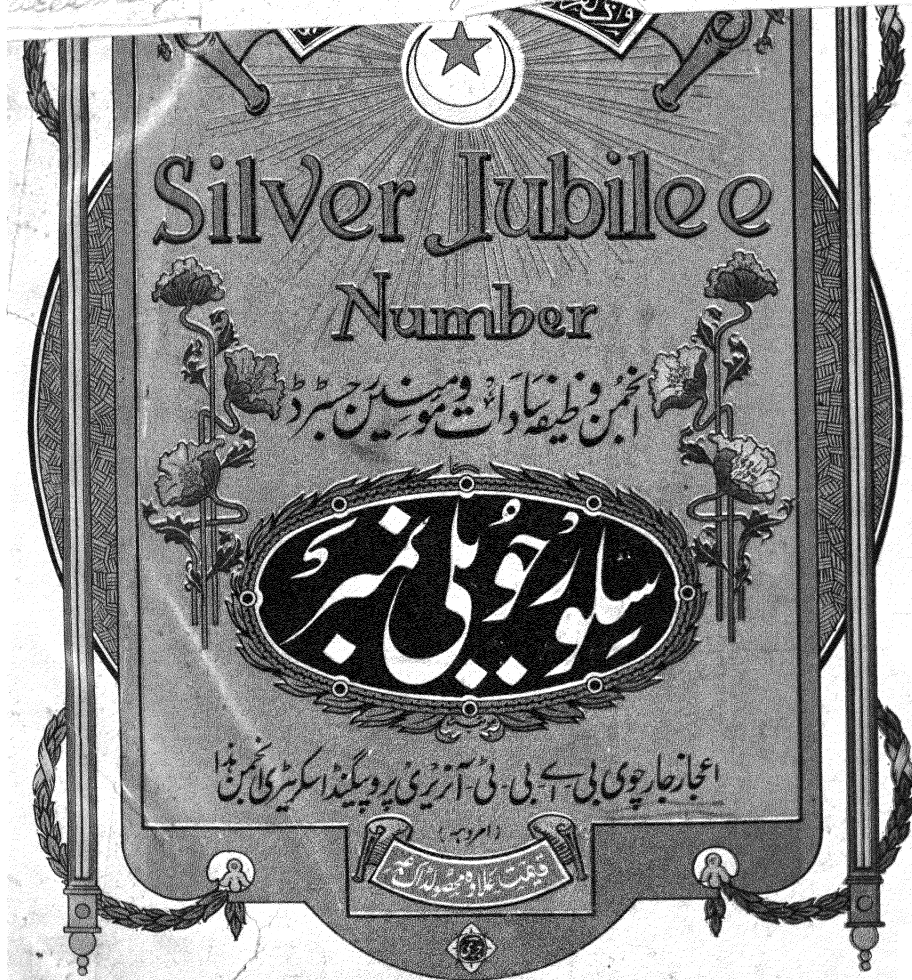
Presented to the [illegible] library by
Mr. R. H. Benarsi in front of Congress H[illegible]
room no. [illegible] Building
County Bridge Girgaon Bombay

Please acknowledge



انتساب

میں اپنی اس مختصر تالیف سلور جوبلی نمبر کو انجمن وظیفہ سادات و مومنین

کے بانیان سرپرستان ممبران کارکن کمیٹی اور عمومی ممبران کے

نام نامی و اسم گرامی کے بجائے بلا لحاظ ایسے کل ان حضرات کا دست تعاون

انجمن کی بقا و استحکام میں تعاون سے معنون و منسوب کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

[illegible]

اعجاز جعفری بی اے ایل ٹی آنریری جنرل سکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین ہند

وَاٰتِ ذِی القُربیٰ حقہٗ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا

(اور قرابت دار کو اسکا حق دیتے رہنا اور محتاج کو اور مسافر کو دیتے رہنا اور مال کو فضول مت اڑانا)

انجمن وظیفہ سادات و مومنین رجسٹرڈ

کا

سلور جوبلی نمبر

از ابتدائے مارچ ۱۹۱۲ء لغایۃ دسمبر ۱۹۳۶ء

مرتبہ

سید اعجاز حسین رضوی جارچوی بی اے بی ٹی

آنریری پروپیگنڈا سکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین

مطبوعہ عاصمی برقی پریس چاندنی چوک دہلی

فہرست مضامین سلور جوبلی نمبر انجمن وظیفہ سادات و مومنین رجسٹرڈ

فہرست حالات زندگی بحساب حروف تہجی

الف

ممبران کارکن کمیٹی من ابتدائے سنہ ۱۹۳۲ تا ۳۷ء

اس سے قبل کے نام صفحہ ۲۶۰ پر ملاحظہ فرمائیے

۶۱- سر سید سلطان احمد صاحب بیرسٹر پٹنہ سنہ ۱۹۳۲ء

۶۲- مولوی سید محمد صاحب پروفیسر عربک کالج دہلی سنہ ۳۳-۱۹۳۲ء

۶۳- اہلیہ صاحبہ سید علی جرار صاحب عا بمنزل حیدرآباد دکن سنہ ۳۳-۱۹۳۲ء

۶۴- سید محمد مہدی صاحب حیدرآباد دکن سنہ ۱۹۳۲ء

۶۵- سید نیاز احمد صاحب سنہ ۳۳-۱۹۳۲ء

۶۶- سید الطاف حسین صاحب سنہ ۱۹۳۳ء

۶۷- خضر علی شریف صاحب چیف آڈیٹر حیدرآباد دکن سنہ ۱۹۳۳ سے سنہ ۱۹۳۵ء تک

۶۸- نواب سید احمد میرزا صاحب نئی دہلی سنہ ۱۹۳۴ سے سنہ ۱۹۳۷ء تک

۶۹- آغا سید علی شاہ صاحب رضوی پشاور سنہ ۱۹۳۴ء

۷۰- آغا محمد اکرم صاحب قزلباش میونسپل کمشنر بہاولپور سنہ ۱۹۳۴ء

۷۱- سید محمد ممتحن صاحب بی-اے- بیرسٹر مرحوم میرٹھ سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء

۷۲- مولوی سید ابن حسن صاحب جارچوی دہلی سنہ ۱۹۳۵ سے سنہ ۱۹۳۷ء تک

۷۳- ملک شمس الدین چیمبرلین روڈ لاہور سنہ ۱۹۳۵ء

۷۴- ملک گلزار حسین صاحب کیانی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بنوں سنہ ۱۹۳۵ء

۷۵- سید عباس حسین شاہ صاحب گردیزی ملتان سنہ ۱۹۳۶ء

۷۶- سید اعجاز حسین جارچوی بی اے- بی ٹی آنریری پروپیگنڈا

سکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین امام المدارس امروہہ سنہ ۱۹۳۶ و ۱۹۳۷ء

۷۷- ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب منین گھاٹ پٹنہ سنہ ۱۹۳۶ء

۷۸- سید محمد حسنین صاحب دہرہ دون سنہ ۱۹۳۶ و ۱۹۳۷ء

۷۹- سید محمود علی صاحب ہاشمی دہلی سنہ ۱۹۳۶ و ۱۹۳۷ء

۸۰- سید معصوم علی صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل نرسنگھ پور سنہ ۱۹۳۶ء

اسماء گرامی سکریٹری صاحبان از سنہ ۱۹۱۲ تا سنہ ۱۹۳۵ء

عالیجناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب لکھنؤ سنہ ۱۹۱۲ تا ۱۶ و ۱۸ و ۲۴ء

عالیجناب نواب سید محسن میرزا صاحب مرحوم دہلی سنہ ۱۹۱۷ تا ۲۷ و ۲۸ء

عالیجناب سید تہذیب حسین صاحب وکیل الہ آباد سنہ ۱۹۱۹ تا ۲۲ء

عالیجناب خان بہادر ظل حسنین صاحب رئیس دہرہ دون سنہ ۱۹۳۲ء

عالیجناب فخر قوم مولوی سید کلب عباس صاحب وکیل رائے بریلی سنہ ۱۹۲۵ تا ۲۶ و ۲۹ء

عالیجناب ڈاکٹر حیدر علی خان صاحب حیدرآباد سنہ ۱۹۳۱ء

عالیجناب پروفیسر سید تجمل حسین صاحب علی گڑھ سنہ ۱۹۳۲ و ۳۴ء

عالیجناب سید احمد میرزا صاحب معہ سوی نیو دہلی سنہ ۱۹۳۵ و ۳۷ء

چند اہم اور ضروری باتیں

اعلان ضروری مجموعہ ہذا میں انجمن کی سالانہ رپورٹ عالیجناب نواب سید احمد میرزا صاحب آنریری جنرل سکریٹری انجمن ہذا کی لکھی ہوئی ہے۔ بقیہ حصہ سلور جوبلی نمبر جو حالات زندگی فوٹو۔ باب المعلومات وغیرہ پر مشتمل ہے وہ سب میں نے اپنی سمجھ کے مطابق لکھا اور ترتیب دیا ہے۔ اس لیئے اگر میری ناتجربہ کاری اور کثرت مشاغل کے باعث اس میں کچھ سقم رہ گیا ہو تو اس کا میں تنہا ذمہ دار ہوں انجمن اور اس کے اراکین پر کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ہے میں ہر قسم کے نقص و سقم کے لیئے ناظرین کرام سے چشم پوشی کا امیدوار ہوں۔ میں نے حتی الامکان جوبلی نمبر کی ترتیب میں اس امر کی کوشش کی ہے کہ کسی صاحب کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملے لیکن اگر اس تمام احتیاط کے باوجود کوئی امر ناگوار خاطر ہو تو آپ مجھے مطلع فرمادیں لیکن خدا کے لیئے آپ انجمن یا اس کے اراکین سے خفا نہ ہوں۔

بلاک جو صاحب آپنے بلاک خریدنا چاہیں وہ رعایتی قیمت پر دفتر آنریری پروپگنڈا سکریٹری امروہہ سے خرید سکتے ہیں بلاک ممبران کی ملکیت نہیں ہیں بلکہ مؤلف کی ملک ہیں اس لیئے کہ آپ نے جو کچھ مرحمت فرمایا تھا وہ حالات زندگی کے مصارف اور فوٹوؤں کے طباعت وغیرہ پر صرف ہو چکا اب جو کچھ وصول ہوگا وہ قرضہ کی مد میں جائیگا تاکہ میں قرضہ کے فکر سے سبکدوش ہو جاؤں

تصاویر جو صاحب اپنی تصاویر خریدنا چاہیں وہ ۸عہ سیکڑہ کے حساب سے خرید سکتے ہیں میں نے فوٹوؤں کی زائد کاپیاں طبع کرالی ہیں جو دفتر میں موجود ہیں۔

جوبلی نمبر کی زائد کاپیاں جو حضرات جوبلی نمبر کی زائد کاپیاں اپنے دوست و احباب میں تقسیم کرنے کے لیئے خریدنا چاہیں وہ دفتر سے اس کی زائد کاپیاں خرید فرما سکتے ہیں ایک کاپی کی قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک ہے یہ قیمت صرف ۳۰ ستمبر ۳۷ء تک ہے۔ ممکن ہے کہ اس کے بعد یہ کتاب پانچ روپیہ میں بھی دستیاب نہ ہو سکے۔

سکنڈ اڈیشن

دفتر میں جوبلی نمبر کے لیے جو خطوط موصول ہو رہے ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قومی البم کا دوسرا اڈیشن بہت جلد طبع کرانا پڑیگا۔ دوسرے اڈیشن میں میرا ارادہ ہے کہ ان معتذر حضرات کو بھی شامل کرونگا جو اپنی عدیم الفرصتی کے باعث حالات زندگی اور فوٹو روانہ نہ فرما سکے تھے اب دوسرے اڈیشن میں قوم کے سربرآوردہ حضرات جو اس نمبر میں موجود نہیں ہیں انشاء اللہ آئندہ آجائینگے۔

چند ضروری اغلاط کی تصحیح

میں نے اس نمبر کو شب کے ایک ایک بجے تک جاگ کر تیار کیا۔ حالات کو ترتیب میں لایا اس کو صاف کرایا پھر کتابت کرائی پروفوں کو دیکھا لیکن اس تمام احتیاط کے باوجود غلطیاں رہ گئی ہیں اس لیے کہ انسان خاطی ہے وہ معصوم نہیں اور پھر مجھ جیسے کثیر الاشغال کے لیے تو نہ معلوم کتنی دشواریاں تھیں لیکن جناب ب العزت کا ہزار ہزار شکر ہے کہ صرف دس پانچ جگہ غلطیاں ہوئی ہیں۔ ان میں بعض کاتب صاحب کی عنایت کی مرہون منت ہیں اور بعض میری نظر سے رہ گئیں۔

صفحہ ۸ پر سوا روپیہ لکھا ہوا ہے اس کو سوا سو روپیہ پڑھا جاوے

صفحہ ۶ پر عالیجناب خان بہادر ڈاکٹر مولانا سید اعجاز حسین صاحب پی ایچ ڈی مولوی فاضل متولی وقف محسنیہ ہگلی پڑھا جاوے

صفحہ ۶۵ پر عالیجناب نواب سید حیدر میرزا صاحب پڑھا جاوے

صفحہ ۱۳ پر عالیجناب سید مسعود حسن صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل سرکار کے حالات میں پانچویں سطر اسطرح پڑھی جاوے اور بی۔ اے ۲۷ء میں پاس کیا اس کے بعد ۲۹ء میں ایل ایل بی پاس کرنے کے بعد ۱۹۳۰ء سے امروہہ ....

صفحہ ۱۳۱ پر عالیجناب مولوی سید آل احمد صاحب نعیم وکیل کے حالات میں دوسرے کالم سطر سات میں اور سرزمین امروہہ کچھ ایسی پسند آئی کہ یہاں پر مستقل سکونت اختیار فرمائی" کو کالعدم سمجھا جاوے بلکہ آپ امروہہ ہی کے اصل باشندے ہیں، یہ غلطی اس وجہ سے سرزد ہوئی کہ آپ یہاں پر سہسوانی مشہور ہیں، اسکا اضافہ کرلیا جاوے اور وکیل صاحب مع اہل و عیال کے متعدد مرتبہ زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوئے

صفحہ ۱۳۹ پر عالیجناب پروفیسر سید لقا علی صاحب کے حالات میں پہلے کالم میں آخری سطر میں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حاجی سید ارتضیٰ علی صاحب پڑھا جاوے۔

صفحہ ۱۶۳ پر چھٹی سطر میں خلیفہ سید حامد حسن صاحب کے بجائے خلیفہ سید ہادی حسن صاحب پڑھا جاوے۔

صفحہ ۱۶ پر عالیجناب آغا برکت حسین خان صاحب کے نام کے ساتھ
قزلباش کالعدم سمجھا جاوے بلکہ عالیجناب آغا سید برکت حسین
خاں صاحب پڑھا جاوے۔

عاصمی برقی پریس دہلی

ہیں عالی جناب محمد عاصم صاحب
شوق بجنوری ایچ۔پی۔ایل۔بی۔اے۔بی۔ٹی۔علیگ مالک عاصمی برقی
پریس واقعہ کٹرہ لعل دیا چاندنی چوک دہلی کا ممنون ہوں کہ آپ نے
جوبلی نمبر کی طباعت میں بڑی خاص امداد فرمائی اور پروفوں کو اچھی طرح سے
پڑھا اور سنگ سازی کا خاص خیال رکھا۔ یہ نمبر آپ ہی
کے مطبع میں طبع ہوا ہے اور کام نہایت اچھا اور ارزاں کیا ہے۔ اور

کیپیٹل آرٹ ورکس دہلی

بلاکوں کی تیاری وطباعت میں آپکا ہاتھ ہے
ہیں جناب بابو بنگلہ دت صاحب مالک کیپیٹل
آرٹ ورکس دہلی متصل مسجد تہور خان کا بھی ممنون ہوں کہ
آپ کی زیر نگرانی بلاکوں کی بنوائی اور طباعت کا کام ہوا
ہے آپ نے بھی بلاکو کے بنانے میں خاص خیال رکھا
اس لئے کہ بعض فوٹوؤں کے اصل تو اتنے خراب آئے تھے
کہ بلاک بننا ناممکن تھا لیکن آپ نے کوشش کرکے بنائے

کرمہائے اہل کرم دیکھئے

مجھ کو افسوس ہے کہ
میں اس نمبر کو
اُس عظیم الشان طریقہ پر شائع نہ کر سکا جسکا خاکہ میرے ذہن
میں تھا اور میری بہت سی آرزوئیں دل کی دل ہی میں رہ گئیں
جو ممکن ہے کہ دوسرے اڈیشن میں پوری کر سکوں۔

مجھ کو مالی دشواریوں میں مبتلا ہونا پڑا چونکہ میں قوم سے وعدہ
کر چکا تھا اس لئے اس نمبر کو شائع کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھا
اور مالی نقصان کے لئے تیار رہا اور قرض لیکر روپیہ اس پر
صرف کیا اور جیسا بھی برا یا اچھا ہو سکا یہ نمبر آپکی خدمت
میں پیش کر رہا ہوں جو کچھ عیوب و نقائص اس نمبر میں آپ کو
ملیں وہ میری ناتجربہ کاری کا نتیجہ سمجھے جاویں اور جو کچھ محاسن و
خوبیاں اس میں نظر آئیں وہ آپ حضرات کی اعانت
کی بدولت ہیں اُس قادر مطلق کا ہزار ہزار شکر ہے جسنے
میری اپیل میں تاثیر اور ممبران انجمن کو قوت عمل عطا فرمائی
ہے کیونکہ بندوں کی زبان و قلب اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور
وہ کسی اہم کام کو لیتے وقت اس کی اہلیت کو نہیں دیکھتا
اور میرے لئے تو اس کے کرم و فضل کا یہ اختصاص رہا ہے کہ میری
ناقابلیت کو ہمیشہ نظر انداز کیا۔ اب میں ان بزرگان قوم سے
آپکو متعارف کرتا ہوں جنہوں نے اشاعت جوبلی نمبر میں امداد
فرمائی ہے میرے دل سے ہر وقت دعائیں نکلتی ہیں آپ بھی دعا کیجئے کہ
خداوند عالم ان محترم افراد قوم کو ہمیشہ خوش رکھے اور عمر نوح عطا
فرمائے آمین

فہرست اسمائے گرامی معطی صاحبان مع رقوم عطیہ

مندرجہ ذیل فہرست اُن مقتدر حضرات کی ہے جنہوں نے ۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء تک سلور جوبلی نمبر کی اعانت فرمائی ہے۔ اس فہرست میں صرف پانچ روپیہ تک کے معطی صاحبان کے اسمائے گرامی ہیں۔ اس سے کم مرحمت فرمانے والے حضرات کے نام نہیں ہیں بلکہ ایک ایک دو دو روپیہ عنایت کرنے والے حضرات کی مجموعی رقم لکھ دی گئی ہے۔ جب یہ حضرات اپنی بقیہ رقوم مرحمت فرمادیں گے تو آئندہ اڈیشن میں یا سالانہ رپورٹ جبلی میں آئندہ سال اسمائے گرامی شائع ہوں گے اور اگر ضرورت سمجھی تو قومی اخبارات میں بھی شائع کردونگا۔

اسمائے گرامی معطی صاحبان	وصول	اسمائے گرامی معطی صاحبان	وصول	اسمائے گرامی معطی صاحبان	وصول
انجمن وظیفہ سادات و مومنین	[illegible]	عالیجناب نواب سید سرفراز حسین صاحب		عالیجناب سید محمد نواز شاہ صاحب گردیزی ملتان	عـہ
عالیجناب سرکار حضور مہاراجہ صاحب		تحصیلدار ریواڑی	صہ	عالیجناب خان صاحب سید آغا علی خان صاحب الہ آباد	عـہ
بہادر محمود آباد و مہاراجکمار صاحب		عالیجناب خان بہادر سید اقبال بہادر صاحب		عالیجناب حکیم کاظم علی خان صاحب ایڈووکیٹ امروہہ	عـہ
بہادر محمود آباد	[illegible]	بی۔ اے رئیس اعظم شمس آباد	صہ	عالیجناب خان صاحب سید منظور حسین صاحب نوگانوہ	عـہ
عالیجناب مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب پانی پت	[illegible]	عالیجناب پرنس محمد عباس صاحب بالقابہ ״	[illegible]	عالیجناب سید شبیر حسین صاحب بخاری گجرات	عـہ
عالیجناب بیگم صاحبہ محمد محسن صاحب بیرسٹر مرحوم		عالیجناب خان بہادر سید ظل حسنین صاحب		عالیجناب سید اصغر حسین صاحب طالب مرحوم امروہہ	عـہ
بذریعہ عالیجناب خواجہ غلام السیدین صاحب		بالقابہ رئیس اعظم دہرہ دون	عـہ	عالیجناب ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب بریلی	عـہ
بالقابہ پرنسپل ٹریننگ کالج علی گڑھ	صہ	عالیجناب سید محمد حسنین صاحب بالقابہ ״	عـہ	عالیجناب سید رضا احمد صاحب کروی	عـہ
عالیجناب سید ابو الفارق محمد عسکری صاحب امروہہ	[illegible]	عالیجناب پروفیسر خواجہ غلام السیدین صاحب		عالیجناب سید مراد شاہ صاحب گورگانوی	عـہ
عالیجناب خان بہادر آغا محمد اکرم صاحب		بالقابہ پرنسپل ٹریننگ کالج علی گڑھ	عـہ	عالیجناب طاہر حسین صاحب قریشی بغداد	عـہ
قزلباش پولیس کمشنر بہاولپور	صہ	عالیجناب پروفیسر سید تجمل حسین صاحب بالقابہ ״	عـہ	عالیجناب سید حسن صاحب بلتستانی شملہ	عـہ
عالیجناب مولوی سید قائم رضا صاحب نسیم		عالیجناب میرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی		عالیجناب مولوی سید محمد صاحب قبلہ دہلی	عـہ
امروہوی ہیڈ مولوی ہائی اسکول لکھنؤ	عـہ	پریس آہنی گیٹ۔ لکھنؤ	عـہ	عالیجناب سید صدر الاسلام صاحب جارچوی نگینہ	عـہ
عالیجناب نواب سید احمد میرزا صاحب نیو دہلی	عـہ	عالیجناب نواب سید خاقان حسین صاحب		عالیجناب خواجہ اختر حسن صاحب تحصیلدار جھرکہ	عـہ
عالیجناب فخر قوم مولوی سید کلب عباس صاحب		عارف بالقابہ کانپور	عـہ	عالیجناب میرزا خادم حسین صاحب	
ایم۔ ایل۔ سی وکیل سرکار رائے بریلی	صہ	عالیجناب جسٹس سید فضل علی صاحب بالقابہ پٹنہ	عـہ	رئیس و اسپیشل مجسٹریٹ گورکھپور	سـہ
عالیجناب ڈاکٹر حمید علی خان صاحب حیدر آباد	صہ	عالیجناب سید حیدر کرار صاحب بلرام پور	عـہ	عالیجناب شریف حسین زیدی لوسطی اورئی	[illegible]
عالیجناب خان بہادر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب فتح گڑھ	صہ	عالیجناب سید محمد عبد الجلیل شاہ صاحب گردیزی ملتان	عـہ	عالیجناب سید صمصام علی صاحب	[illegible]
عالیجناب پروفیسر سید مسعود حسن صاحب رضوی لکھنؤ	صہ	عالیجناب خان بہادر سید حسن بخش صاحب ״	عـہ	״ مولوی سید حامد حسین صاحب عشروی گونڈہ	[illegible]
عالیجناب ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب پٹنہ	صہ	عالیجناب خان بہادر سید تہذیب حسین صاحب الہ آباد	عـہ	عالیجناب حاجی سید علمدار علی صاحب نوگانوہ	[illegible]
		عالیجناب نواب [illegible] میرزا صاحب دہلی	[illegible]		

اسمائے گرامی معطی صاحبان	وصول
عالیجناب صبیح الحسن صاحب رامپور گوگل	سے
" سید صغیر حسین صاحب کربلائے معلیٰ	سے
" سید شہنشاہ حسین صاحب اثنا دی حیدر آباد	سے
" سید یوسف حسین صاحب مرحوم مجتہد امروہہ	سے
" حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب لکھنؤ	صہ
" پروفیسر غلام تقی صاحب ناگپور	صہ
" خان بہادر ڈاکٹر سید اعجاز حسین صاحب ہگلی	صہ
" خان بہادر سید احمد حسن صاحب معرفت	
سید منصور حسین صاحب جونپور	صہ
" آغا نثار احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر جھنگ	صہ
" سید علی شاہ صاحب رضوی پشاور	صہ
" سید محمد شاہ صاحب ٹھیکیدار شملہ	صہ
" مولوی زین العابدین صاحب ملتان	صہ
" حاجی دلدار حسین صاحب مرحوم علی گڑھ	صہ
" ڈاکٹر محمد احمد صاحب بغداد	صہ
" مولوی سید ریاست حسین صاحب سیتاپور	صہ
" حاجی سید العابدین صاحب آگرہ	صہ
" عابد حسین شاہ صاحب گردیزی منٹگمری	صہ
" شکور علی صاحب شملہ	صہ
" خان بہادر سید احمد علی صاحب پٹنہ	صہ
" ڈاکٹر عابد رضا صاحب جعفری میرٹھ	صہ
" محمد حضور عالم صاحب بدایوں	صہ
" فقیر حسین صاحب علی گڑھ	صہ
" نصیب علی صاحب شملہ	صہ
" سید عزیز حسن صاحب سیتاپور	صہ
" علی عباس صاحب حسینی لکھنؤ	صہ
" محمد علی صاحب شملہ	صہ

اسمائے گرامی معطی صاحبان	وصول
عالیجناب ممتاز حسین صاحب امروہہ	صہ
" افسر علی صاحب دہلی	صہ
" سید حسن علی شاہ صاحب بھاولپور	صہ
" آل احمد صاحب نعیم وکیل امروہہ	صہ
" خواجہ حبیب علی صاحب انبالہ	صہ
" آغا محمد امیر میرزا صاحب دہلی	صہ
" مولوی راحت حسین صاحب بھیک پور	صہ
" حافظ امیر کاظم صاحب نگینہ	صہ
" مولوی سجاد حسین صاحب نانپارہ	صہ
" محمد احسن صاحب خاور نیو دہلی	صہ
" سید ہدایت حسین صاحب سیتاپور	صہ
" خان صاحب محمد سرور خاں صاحب ملتان	صہ
" سید نذر حسین شاہ صاحب ٹانک	صہ
" حکیم غلام مصطفےٰ صاحب سرداجھنڈا	صہ
" حاجی محمد خان صاحب کھوسہ	صہ
" سید تقی حسن صاحب حیدرآباد	صہ
" مولوی بشیر حسن صاحب ہاپوڑ	صہ
" علی مقدس صاحب آگرہ	صہ
" ابوالحسن صاحب کوہاٹ	صہ
" احسان حسین صاحب حیدرآباد	صہ
" میرزا محمد مہدی صاحب کانپور	صہ
" مولوی محمد داؤد صاحب رامپور	صہ
" مولوی سید محمد صاحب مجتہد العصر امروہہ	صہ
" سید باقر حسین صاحب دہلی	صہ
" سید جعفر حسین صاحب "	صہ
" سید ریاض الحسن صاحب "	صہ
" مفتی محمد احمد صاحب سونی پت	صہ

اسمائے گرامی معطی صاحبان	وصول
عالیجناب عاشق حسین صاحب سونی پت	صہ
" حکیم مشرف حسین صاحب اکبرپور	صہ
" ڈاکٹر سید تہور حسین صاحب مراد آباد	صہ
" کلب مصطفےٰ صاحب وکیل رائے بریلی	صہ
" محمد تقی ہادی صاحب وکیل امروہہ	صہ
" آغا سجاد میرزا صاحب لکھنؤ	صہ
" سید صغیر حسین صاحب اکبرپور	صہ
" مولوی محمد عبادت صاحب امروہہ	صہ
" سید المہاجرین صاحب آگرہ	صہ
" علی عباس صاحب حسینی لکھنؤ	صہ
" سید توصیف الحسن خان صاحب امروہہ	صہ
" داروغہ محمد اصغر صاحب لکھنؤ	صہ
" پروفیسر ضامن علی صاحب الہ آباد	صہ
" حاجی معجز حسن صاحب امروہہ	صہ
" مبارک حسین صاحب لکھنوی بریلی	صہ
" ڈاکٹر سرفراز حسین صاحب مرحوم	صہ
" سید محمد تقی ہادی صاحب امروہہ	صہ
عالیجناب ڈاکٹر اظہر حسن صاحب امروہہ	صہ
" مولوی ارشاد حسین صاحب آگرہ	صہ
" سید جانباز حسین صاحب کندرکھی	صہ
" سید محمد لقا علی صاحب الہ آباد	صہ
" سید محمد تقی صاحب ہیڈ ماسٹر امروہہ	صہ
" حکیم سید معصوم حسن صاحب رئیس امروہہ	صہ

نظر التفات کی ضرورت

مندرجہ ذیل ممبران انجمن میں سے بہت سے ایسے حضرات ہیں جن کی بغیر اجازت حاصل کئے میں نے خود اپنی طرف سے حالاتِ زندگی لکھدیئے ہیں۔ چونکہ ان کے علم میں نہیں تھا اس لئے ایسے حضرات نے مصارف بلاک وطباعت حالات وغیرہ بھی مرحمت نہیں فرمائے اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے وعدہ فرمایا تھا کہ سلور جوبلی نمبر تیار ہوجانے اور ان کی خدمت میں پہنچ جانے کے بعد اپنے عطیات مرحمت فرمائینگے اِس لئے ہر دو قسم کے حضرات کی خدمت میں میری دست بستہ درخواست ہے کہ اپنی موعودہ رقوم جلد روانہ فرما دیجئے تاکہ میں قرض کی فکر سے سبکدوش ہوجاؤں۔ اسمار معطی صاحبان مع رقوم اخبار سرفراز لکھنؤ۔ شیعہ لاہور۔ اسد لکھنؤ۔ الواعظ لکھنؤ وغیرہ میں شائع ہونگے اور اگر دوسرا اڈیشن طبع ہوا تو اس میں ورنہ آئندہ سال کی سالانہ رپورٹ میں درج ہوں گے۔ مجھ کو اُمید ہے کہ مندرجہ ذیل حضرات اور دیگر حضرات بھی میری مالی مشکلات کو مدنظر رکھ کر اپنی موعودہ رقوم جلد روانہ فرما کر میری ہمت افزائی فرما کر باعث تشکر ہونگے جو کچھ بھی ممکن ہوسکے جلد روانہ فرما دیجئے میں نے مصارف واقعی لکھدیئے ہیں اب جو آپ کی طبیعت چاہے مرحمت فرمائیے لیکن یہ خیال رکھئے میں مقروض بہت ہوگیا ہوں آپ حضرات کے لئے کیا مشکل ہے ذرا سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر میں مقروض نہ ہوجاتا تو ایک پیسہ کا بھی طالب نہ ہوتا میری مالی حالت نے مجبور کیا کہ میں دست گدائی مجبوراً آپ کے سامنے دراز کروں۔ امید کہ آپ معاف فرمائیں گے۔

اسمار گرامی	رقم اعانت	اسمار گرامی	رقم اعانت	اسمار گرامی	رقم اعانت
جناب ابرار حسین صاحب مختار میرٹھ	سے	جناب تصور حسین صاحب مراد آباد	شعہ	جناب سعادت حسین صاحب امروہہ	سعہ
〃 مولوی ابن حسن صاحب جارچوی نیو دہلی	عنہ	〃 تہور علی حیدر صاحب پانی پت	۲عہ	〃 سر سلطان احمد صاحب بالقابہ	معتدبہ رقم ملے گی
〃 احمد نواب صاحب بیرسٹر مظفر پور	عنہ	〃 جعفر رشید صاحب صدر بازار دہلی	۲عہ	〃 علامہ سید علی الحائری صاحب لاہور	حسب منشا
〃 اختر حسین خان صاحب امروہہ	سعہ	〃 مولوی حامد رضا صاحب مراد آباد	۲عہ	〃 سید المصلین صاحب آگرہ	۲عہ
〃 اصغر حسین صاحب لکھنوی دہلی	۵ہ	〃 حضور الحسن صاحب لکھنؤ	۵ہ	〃 شبیر حسین صاحب مجتہد العصر فیض آباد	حسب منشا
〃 اظہر حسین صاحب بسیلپور	۵ہ	〃 حیدر مہدی صاحب وکیل الہ آباد	۲عہ	〃 شفیق حسن صاحب امروہہ	سعہ
〃 اعجاز حسین صاحب قزلباش سانگی پور	۵ہ	〃 رضا حیدر صاحب نہرہ	۵ہ	〃 شہزادہ حسن صاحب لودھیانہ	۵ہ
〃 افتخار حسین صاحب موہنہ	۵ہ	〃 رضا علی صاحب بالقابہ ہز ہائینس حضور پرنور	رقم خطیر کی	〃 صفی حیدر صاحب امروہہ	۲عہ
〃 افضال حسین صاحب لکھیم پور	عنہ	〃 سرکار اعلیٰ حضرت نواب صاحب بہادر رام پور	امید ہے	〃 ظفر حسن صاحب عاصی 〃	۵ہ
〃 اکرام عالم صاحب وکیل بریلی	عنہ	〃 ساجد علی خان صاحب وکیل امروہہ	۲عہ	〃 ظفر حسن صاحب نبالوی دہلی	۲عہ
〃 امداد حسین صاحب لاہور	للعہ	〃 مولوی سبط نبی صاحب مجتہد العصر علی گڑھ	۵ہ	〃 عاشق عباس صاحب 〃	عنہ
〃 باقر حسین صاحب مالیر کوٹلہ	شعہ	〃 سجاد حسین صاحب خان بہادر لکھنؤ	۵عنہ	〃 عباس حسین صاحب گردیزی ملتان	معتدبہ رقم
〃 مولوی بدر الاسلام صاحب میرٹھ	۲عہ	〃 سجاد حسین صاحب جارچوی میرٹھ	۵ہ	〃 عتیق حسن صاحب شرف امروہہ	۵ہ
〃 سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر	معتدبہ رقم کی امید ہے	〃 سعادت حسین صاحب قزلباش لودھیانہ	۵ہ	〃 عقیل جنگ بہادر صاحب نواب حیدرآباد	رقم معتدبہ

اسماء گرامی	رقم عانت	اسماء گرامی	رقم عانت	اسماء گرامی	رقم عانت
جناب علی سجاد صاحب نواب پٹنہ	رقم معتدبہ	جناب محمد رضا صاحب ایٹہ	صہ	جناب مظفر حسین صاحب ٹیلیگراف آفس لکھنؤ	صہ
" مولوی علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر لکھنؤ	—	" محمد حسین صاحب لاہور	للعہ	" مظہر نقی صاحب جارچوی لکھنؤ	عا
" علی نقی صاحب صفی لکھنؤ	جو طبیعت چاہے	" ممتاز حسین صاحب جونپوری لکھنؤ	صہ	" معصوم حسن صاحب امروہہ	صہ
" غلام علی صاحب احسن وکیل آگرہ	صہ	" مقبول حسین صاحب حاجی دہلی	صہ	" معز زحسن صاحب وکیل "	عـ۵
" غلام علمبردار صاحب حیدرآباد	عـ۵	" مقصود حسین پروفیسر الہ آباد	عـ۵	" معقول احمد صاحب رامپور	معتدبہ رقم
" فرحت حسین صاحب غازی پور	صہ	" محمد زمان خان صاحب لودہیانہ	عـ۵	" منصور حسین صاحب ڈاکٹر لکھنؤ	صہ
" فقیر حسین صاحب رضوی بستی	صہ	" محمد زاہد صاحب آگرہ	عـ۵	" مہدی حسن صاحب فیروز آباد	صہ
" فیض محمد خان صاحب بالقابہ میر صاحب خیرپور	رقم خطیر	" محمد صفی صاحب گارڈ میرٹھ	صہ	" ناصر عباس صاحب دہلی	صہ
" کرار حسین صاحب انصاری میرٹھ	سے	" محمد عقیل صاحب خوشتر امروہہ	صہ	" نثار حسین صاحب لودھیانہ	صہ
" کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر لکھنؤ	جو طبیعت چاہے	" محمد مہدی صاحب نوابزادہ رئیس پٹنہ	معتدبہ رقم	" نجم الحسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے پٹنہ	معتدبہ رقم
" کونین احمد صاحب میرٹھ	سے	" محمد ہاشم صاحب بریلی	سے	" نسیم احمد صاحب میرٹھ	عا
" مجتبیٰ حسن صاحب لکھنؤ	صہ	" محمود علی صاحب ہاشمی دہلی	صہ	" نظیر الحسن صاحب مہابن	عہ
" محمد ابوالحسنین صاحب ناطق نوگانوہ	عا	مختار احمد صاحب جارچوری میرٹھ	عا	" یوسف حسین صاحب جارچہ	صہ
" محمد باقر صاحب رضوی نانپارہ	صہ	" مرتضیٰ حسن صاحب "	عا	عزیز محمد صالح صاحب و محمد عباس صاحب آگرہ	سے
" محمد بشیر صاحب ٹکسیلہ	عـ۵	" مطاہر حسین صاحب مروہوی رنگون	سے	" سید معجز حسن صاحب لکھنؤ	عا
" محمد جعفر صاحب جعفری امروہہ	صہ	" مطاہر حسین صاحب فرقانی امروہہ	صہ		

الکریم اذا وعدہ وفا

وعدہ پورا ہونا چاہیئے

مندرجہ ذیل حضرات نے جو کچھ مرحمت فرمایا تھا وہ مصارف سے بہت کم تھا بقایا رقوم درج کرتا ہوں اس کے لئے درخواست ہے کہ براہ کرم جلد مرحمت فرما دیجئے میں جن مالی دشواریوں میں مبتلا ہو گیا ہوں انکا اظہار کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے آپ حضرات کیلئے یہ کچھ بھی نہیں ہے آپ حضرات چاہیں تو اس سے زائد مرحمت فرما سکتے ہیں

اسماء گرامی	بقیہ رقم	اسماء گرامی	بقیہ رقم	اسماء گرامی	بقیہ رقم
عالیجناب اختر علی صاحب تلہری لکھنؤ	عا	عالیجناب انیس اشرف صاحب مظفرپور	سے	عالیجناب سردار مہدی صاحب لکھنؤ	عہ
" اظہار الحسنین صاحب بھوپال	سے	" برکت حسین صاحب امروہہ	عـ۵	" سعادت حسین صاحب امروہہ	سے
" افتخار حسین صاحب بسیلپورہ	سے	" جمیل حسن صاحب کامل شاملی	سے	" سعید حسن صاحب دہلی	عا
" اقبال حسین شاہ صاحب منٹگمری	عا	" حامد علی صاحب بیلمڑہ	عا	" صادق حسین صاحب قزلباش امروہہ	سے
" آل احمد صاحب پنشنر امروہہ	لعہ	" ذکاوت علی صاحب شملہ	سے	" ظہور الحسنین صاحب کرنال	صہ

اسماء گرامی	بقیہ رقم	اسماء گرامی	بقیہ رقم	اسماء گرامی	بقیہ رقم
عالیجناب علی اکبر صاحب مظفر پور	سہ ہے	عالیجناب محمد ضامن علی صاحب الہ آباد	صہ	عالیجناب مسعود حسن صاحب وکیل امروہہ	للعہ
" علی حیدر صاحب ایٹہ	۶	" محمد تقی ہادی صاحب امروہہ	صہ	" ممتاز حسین صاحب اور سیر سہسرام	سہ ہے
" علی صفدر صاحب بڑا گاؤں	۶	" محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس لکھنؤ	بنلہ	" نبی ہادی صاحب خان بہادر امروہہ	سے
" علی نواب صاحب رتلام	سہ ہے	" محمد لقا علی صاحب الہ آباد	شے	" وزیر خان صاحب کپورتھلہ	عہ
" فدا حسین صاحب میرزا منٹگمری	سہ ہے	" محمد مجتبیٰ صاحب عراق	سے	" وصی حیدر صاحب بلگرامی مظفر پور	سہ ہے
" محمد صالح صاحب کوئٹہ	للعہ	" محمد عسکری صاحب بریلی	ہے		

گوشوارہ آمدنی و خرچ سلور جوبلی نمبر

گوشوارہ آمدنی
(۲۲ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء تک)

	روپیہ آنہ پائی
انجمن وظیفہ سادات و مومنین	۴۰۰-۰-۰
حضور سرکار مہاراجہ صاحب بہادر محمود آباد بالقابہ	۲۰۰-۰-۰
خواجہ غلام الحسنین صاحب قبلہ پانی پت	۱۲۵-۰-۰
خواجہ غلام السیدین صاحب بالقابہ علی گڑھ و بیگم صاحبہ محمد مستحسن صاحب بیرسٹر مرحوم	۶۰-۸-۰
مولوی ابو الفاروق محمد عسکری صاحب بریلی	۲۵-۸-۰
دیگر ممبران انجمن وظیفہ سادات و مشتہرین وغیرہ	۷۶۶-۸-۰
میزان کل	۱۶۷۷-۸

مندرجہ بالا گوشوارہ کے ملاحظہ سے آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ میں نے اس نمبر کو کن دشواریوں کے باوجود شائع کیا ہے اور کسطرح یہ رقم پوری کی ہے اخبارات میں جو ڈھائی ہزار کا تخمینہ تھا اس میں مصارف روانگی شامل نہیں تھے۔ علاوہ ازیں کاغذ کی گرانی نے مجھ کو بہت پریشان کیا میں ایس ایس میاں صاحب پیپر مرچنٹ دہلی و لالہ سیتارام صاحب پیپر مرچنٹ امروہہ۔ محمد عاصم صاحب شوق مالک عاصمی پریس دہلی کا بہت زیادہ مرہون منت ہوں کہ ایس ایس میاں نے ۱۰۰ کا کاغذ اور لالہ سیتارام صاحب نے سالہ ۵ کا کاغذ بطور قرض دیا ہے اور محمد عاصم صاحب مالک عاصمی پریس نے طباعت کا کام اس وعدہ پر کیا ہے کہ جوبلی نمبر طبع ہوجانے پر جب ممبران سے عطیات موصول ہونگے تو موصوف کا حساب بے باق کیا جائیگا۔ ان مطالبات کے علاوہ میں نے خود پانچسو روپیہ قرض لیکر جوبلی نمبر پر صرف کئے ہیں آپ حضرات سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے عطیات جلد مرحمت فرما دیجئے تاکہ میں قرضہ کی فکر سے جلد سبکدوش ہوجاؤں

خادم قوم اعجاز جارچوی بی۔اے۔بی ٹی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری انجمن ہذا۔ امروہہ۔ ۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء

گوشوارہ مصارف

	روپیہ آنہ پائی
کاغذ سفید چکنا وغیرہ	۸۸۱-۳-۶
کتابت و صاف کرائی مسودہ وغیرہ	۴۸۳-۱۳-۶
بلاک بنوائی	۴۸۳-۸-۰
طباعت فوٹو و سرورق وغیرہ	۱۷۵-۰-۰
آرٹ پیپر فوٹوؤں کے لیئے	۲۹۴-۸-۰
ناموں کے بلاک بنوائی و طباعت وغیرہ	۱۲۵-۰-۰
طباعت جوبلی نمبر وغیرہ	۳۵۰-۰-۰
مراسلت و پروپیگنڈہ	۱۵۰-۷-۶
متفرق سفر وغیرہ	۱۰۷-۰-۰
تخمینہ خرچ روانگی جوبلی نمبر	۲۰۰-۰-۰
میزان کل مصارف جنکی رسیدات میرے پاس موجود ہیں	۲۹۹۲-۸-۶
آمدنی سے زائد خرچ ہوا	۱۳۱۴-۱۵-۶

انجمن وظیفۂ سادات و مومنین کے جشن سلور جوبلی کی خوشی میں پیغامات

(۱) اعلیٰ حضرت حضور پر نور ہز ہائینس نواب سر سید رضا علی خان صاحب بہادر بالقابہ تاجدار رامپور کی خدمت میں!

قوم کے درخشندہ ستارہ! وفد کی التجا پر بندگان عالی نے میری سرپرستی منظور فرما کر جو کچھ افتخار بخشا ہے میرے پاس اسکا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں، بندگان اعلیٰ حضرت کے اولوالعزمانہ جذبۂ قوم پروری سے قوی امید ہے کہ وہ میری جانب اس سے زیادہ متوجہ رہے گا کیونکہ میری بقا اور فنا کا راز اسی میں مضمر ہے۔ حضور پر نور کے جود و سخا سے میری بہت سی امیدیں وابستہ ہیں میں سرکار عالی کے دولت و حشمت کے لئے ہمیشہ دعاگو ہونگی اور رہوں۔ میرے جوبلی نمبر کی اشاعت کیلئے جو گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا ہے اسکا شکریہ کسطرح ادا کروں!

(۲) عالیجناب امیر الدولہ خان بہادر مہاراجہ محمد امیر احمد خان صاحب بالقابہ کی خدمت میں و مہاراجکمار محمد امیر حیدر خان صاحب بالقابہ والی محمود آباد کی خدمت میں! قوم کے دو تابندہ ستارو!

شیعہ کانفرنس کے ناخداؤ! حضور والا نے میری خدمات ملاحظہ فرماتے ہوئے اپنے خطبہ صدارت میں مجھ کو یاد فرمایا اور سرپرستی قبول فرمائی میرے پروپگنڈا اسکرٹیری کی درخواست پر اپنے چھوٹے بھائی عالیجناب مہاراجکمار محمد امیر حیدر خان صاحب بہادر بالقابہ کو میرا سرپرست بنایا۔ اگر ہر دو حضرات کا شکریہ ادا نہ کروں تو انصاف کشی اور حق پوشی کا مترادف ہوگا آپ فخر قوم ہیں۔ قوم شیعہ کے ناخدا ہیں اس لئے حضور کا جذبۂ قومی اور احساس ملی مجھے جرأت دلاتا ہے کہ میں نظر کیمیا اثر کو اس سے زائد اپنی طرف متوجہ کروں کیونکہ میں ابھی بہت زیادہ محتاج توجہ ہوں حضور عالی نے میرے جوبلی نمبر کی اشاعت کے لئے جو گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا ہے اس کا شکریہ کن الفاظ میں ادا کروں۔

عالیجناب ہز ہائینس میر فیض محمد خان صاحب بہادر والی ریاست خیر پور سندھ بالقابہ کی خدمت میں! منبع فیض و کرم! مجھ کو اچھی طرح

یاد ہے کہ زمانہ طالب علمی میں جبکہ میرے بانی جلیل الملتہ حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم - اے ، آپ کے اتالیق تھے تو آپ میرے ہمدرد اور سرپرست تھے اور میں خوش تھی کہ جب چمن شیعیت کا یہ نونہال سرسبز و شاداب ہوکر بام عروج پر پہنچیگا تو مجھ کو خوب خوب نونہال کریگا لیکن نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ آپ نے مجھ کو فراموش کر دیا۔ نہیں نہیں فراموش نہیں کیا ہے بلکہ آپ تو فیاض باپ کے فیض گستر بیٹے ہیں مجھ کو حضور کے روایتی درد قومی اور احساس مذہبی سے امید واثق ہے کہ حضور کے چشمۂ فیض سے ہیں بھی سرسبز و شاداب ہوں گی ۔

---

(۴) عالیجناب ہز ہائینس نواب صاحب بہادر بنگن پلی مدراس بالقابہ کی خدمت میں ۔ فخر قوم !

حضور کی ذات والا صفات سے کون ہے جو واقف نہیں صدر آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی حیثیت سے جو نمایاں دلچسپی قومی امور میں آپنے دکھائی ہے حضور کا وہ احساس اور قوم پرور جذبہ مجھے دعوت دے رہا ہے کہ میں حضور کو مزید یاددہانی کرکے ہمیشہ ہمیشہ بارش کرم سے فیضیاب ہوتی رہوں ۔

---

(۵) عالیجناب راجہ صاحب بہادر سلیم پور بالقابہ کی خدمت میں ۔ مخدوم ملت !

حضور کا جذبہ علم پروری ۔ درد اسلامی اور جذبہ وطنی زبان زد عام ہو رہا ہے ۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ قوم پروری میں جناب کا قدم خدانخواستہ کچھ پیچھے ہے ۔ مجھ کو امید ہے کہ حضور مجھے فراموش نہ فرمائیں گے اور اپنے دامن عاطفت میں لئے رہیں گے ۔ میں اپنے پروپیگنڈا سکریٹری کو حضور کی خدمت میں ضرور بھیجونگی کہ وہ حضور سے انجمن کی سرپرستی کے لئے درخواست کریں

---

(۶) عالیجناب راجہ صاحب بہادر پیرپور بالقابہ کیخدمت میں ۔ غربا پرور ! حضور کے کریمانہ رخ پر نور پر میری سالانہ نظریں پڑ رہی ہیں اور جبتک حضور کا جذبہ کرم گستری جرأت دلائیگا یہ نظریں پڑتی رہیں گی امید کہ فراموش نہ فرمائی جاؤنگی ۔

---

(۷) عالیجناب سید یاور حسین خانصاحب بہادر والی کمپے بالقابہ کیخدمت میں ۔ حضور پرنور ! ۔ میں آپ جیسے

اولوالعزم اصحاب جود کی امید کرم پر زندہ ہوں امید کہ آپ اپنے اخلاق کریمانہ سے میری امید آری فرماتے رہیں گے اور میری سرپرستی فرمائیں گے

(۸) علمائے کرام و واعظین عظام کی خدمت میں۔ ناخدایان مذہب! میں ۱۹۱۲ء میں عالم وجود میں آئی تھی اور اس وقت سے اب تک آپ حضرات کی طرح تبلیغ مذہب و علم میں ہمہ تن ساعی و کوشاں ہوں مجھ سے غریب و نادار طلبا وظائف لیکر تحصیل علم کرتے ہیں مغربی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی و مذہبی تعلیم میں پورا حصہ لیا ہے۔ ایک طرف بی۔اے اور ایم۔اے کی ڈگریاں طلبا نے حاصل کیں، تو دوسری جانب طلبا عراق سے سند اجتہاد لیکر آئے اور صنعت و حرفت میں بھی میں پیش پیش رہی۔ اگر تعلی نہ ہو تو میں بلا خوف تردید کہہ سکتی ہوں کہ ہندوستان میں شیعوں کی صرف ایک میں ہی ایسی انجمن ہوں جس سے ہر فرد قوم کو ہمدردی ہے اور کوئی اختلاف نہیں ہے، زمام قوم آپ ہی کے ہاتھوں میں ہے آپ جس طرف چاہیں لیجا سکتے ہیں اگرچہ مادئین کی کثرت نے روحانین کو عضو معطل بنانا چاہا ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ کے قبضہ میں اب بھی وہ جذب روحانی موجود ہے کہ جو چاہیں کر سکتے ہیں، میں نے آپ کی قوم کی اصلاح و بہبود کا بیڑا اٹھایا ہے اور اس مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں آپکا دست تعاون نتیجہ خیز ہوگا اس لئے میں امیدوار چشم التفات ہوں کبھی کبھی مجالس میں میرا بھی ذکر کر دیا کیجئے۔

(۹) رؤسائے قوم و ملت کی خدمت میں۔ بزرگان ملت! قوم کی کھیتی آپ ہی کے فیض و کرم سے لہلہا سکتی ہے، میں نے پچیس سال میں ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ وظائف پر تقسیم کئے اور ہر سال آٹھ دس ہزار تقسیم کرتی ہوں لیکن اسکے باوجود بہت سے طلبا محروم رہ جاتے ہیں، اب میں بغیر آپ کے دست کرم کے سہارے کچھ نہیں کر سکتی اور جو اب تک کیا وہ آپ ہی کی توجہ سے ہوا لیکن اب میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ اپنے چشمۂ فیض کے چند قطرات میرے لئے وقف فرما دیں تاکہ میں بار بار آپ کے سامنے ہاتھ پھیلا کر آپ کی زحمت کا باعث نہ بنوں۔

(۱۰) شعرائے قوم کی خدمت میں۔ اے جسد خاکی میں روح پھونکنے والو! کبھی تم نے اپنی قوم کی اصلاح کی جانب بھی توجہ فرمائی ہے۔ اگر نہیں تو خدارا اس کی ڈوبتی کشتی کو اپنی اعجاز بیانی کے ناخدا کی مدد سے پار لگاؤ۔ میری امیدیں اب زیادہ تر آپ ہی سے وابستہ ہیں آیئے اور اس حدیقۂ قوم کو سدا بہار بنایئے۔

(۱) نوجوانان قوم کی خدمت میں۔ گلشن ملت کے نونہالو! ہر قوم کی امیدیں اسکے نوجوانوں ہی سے وابستہ ہوا کرتی ہیں چنانچہ ہماری قوم بھی آپ کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ امید کہ آپ اس کی امیدوں کو پروان چڑھائیں گے۔ میں اس مقصد میں آپ کا ساتھ دے سکتی ہوں مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ بھی میری مدد کا وعدہ کر کے عملی طور پر اس کا ثبوت دیں۔ میں تو پچیس سال سے برابر اپنے عہد پر قائم ہوں اور آپ کی وعدہ وفائی کی بے چینی سے منتظر ہوں۔ میری بقا اب آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھوں میری خدمات کے صلہ میں آپ میری کیا قدر افزائیاں کریں گے آپ اپنے پان سگریٹ کے خرچ میں سے ایک اٹھنی ماہوار مجھے بھی عنایت فرمادیا کریں تو کیا بڑی بات ہے میں محسن کش نہیں ہوں آپکی اِن خدمات کا شکریہ ادا کروں گی

(۲) مدیران جرائد و رسائل قومی کی خدمت میں۔ برادران محترم! آپ کی ایک ادنیٰ گردش قلم سے حکومتیں زیر و زبر ہو جایا کرتی ہیں۔ آپ بڑے سے بڑے رفیع المرتبت شہنشاہوں تک اپنی ضروریات قومی کو پہنچانے میں کامیاب ہوتے رہے ہیں دنیا نے تسلیم کر لیا ہے کہ ہر کامیابی میں پروپیگنڈہ کو ایک خاص دخل ہے اور پروپیگنڈہ کے ذرائع آپ حضرات کے قبضہ میں ہیں اگر آپ اپنی قوم کو میدان ترقی میں دیگر اقوام کے دوش بدوش دیکھنا چاہتے ہیں تو میری مدد فرمائیے لیکن آپ کہیں یہ نہ سمجھ لیجئے کہ آپ نے ابتک میری طرف توجہ نہیں فرمائی ہے۔ میں آپ کی مخلصانہ اعانت کی بدل مرہون منت ہوں اور امیدوار ہوں کہ آپ اس سے زائد مدد فرما کر میری ہمت افزائی فرمائیں گے اور دنیا پر ثابت کر دیں گے کہ زندہ قوم ایسی ہوتی ہے۔

(۳) معزز ممبران انجمن کی خدمت میں۔ میرے محسنو! آپ کی ہمدردی اور خلوص کی میں رہین منت ہوں آپ ہی کے سہارے پر میں قایم ہوں۔ آپ سے میری دو درخواستیں ہیں ایک تو یہ کہ آپ اپنے حلقہ اثر سے جشن جوبلی نمبر کی خوشی میں ایک ایک ممبر عطا فرمائیے اور دوسری درخواست یہ ہے کہ اپنا بقایا چندہ جلد مرحمت فرما دیجئے اور میرے جوبلی نمبر کو خرید فرما کر اپنے دوست و احباب میں تقسیم فرمائیے تاکہ میری خدمات سے افراد قوم اچھی طرح روشناس ہو سکیں اور اگر ممکن ہو سکے تو اس جشن کی خوشی میں لائف ممبری قبول فرمائیے اور دوسروں کو آمادہ کیجئے۔ فارم ممبری صفحہ ۳۲۴ پر موجود ہے۔

(۴) وظیفہ داران انجمن کی خدمت میں۔ میرے جگر پارو! میں نے خون جگر پلا کر آپکی پرورش کی اور جس طرح بھی ہو سکا آپ کو آج اس قابل بنا دیا کہ آج آپ اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے اور دوسروں کے دست نگر نہ رہے۔ اگر آپ محسن کش اور احسان فراموش نہیں ہیں تو میری خدمات کے اعتراف میں اب آپ میری مدد کیجئے تاکہ میں اب آپکے دوسرے بھائیوں کی پرورش کر سکوں آپ میں سے بعض تو بڑے سپوت ثابت ہوئے اور بعض بڑے کپوت بعض نے میری خدمات کے صلہ میں قرض سے سبکدوشی حاصل کر کے ممبری قبول کر لی اور بعض ایسے لاپتہ اور احسان فراموش ہو گئے کہ میرے خطوط تک کا بھی جواب نہیں دیتے اور اگر بعض کی کامیابیوں پر میں مبارکباد کے خطوط بھیجتی ہوں تو مجھ پر ناراض ہوتے ہیں خدارا۔ اپنے دوسرے ضرورت مند بھائیوں کی حالت پر رحم کھائیے اور جو کچھ بھی ممکن ہو سکے آپ اپنے قرضہ میں دیجئے اور جو بیباق ہو چکے ہیں وہ ممبری قبول فرمائیں اور جو ممبر ہو چکے ہیں وہ دوسروں کو ممبر بنائیں۔ فارم ممبری میرے جوبلی نمبر کے صفحہ ۳۲۴ پر موجود ہے۔

نیاز آگین۔ اعجاز حسین جارچوی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ آنریری پروپیگنڈا سکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین از امام المدارس ہائی اسکول امروہہ

ضروری تصحیح صفحہ ۱۱۰ پر مولوی رضا حیدر صاحب کے حالات ہیں انکا فوٹو غلطی سے صفحہ ۱۴۲ پر چھپ گیا اور نام صبیح الحسن صاحب کا لکھا گیا ہے اور صبیح الحسن صاحب کا فوٹو صفحہ ۱۱۰ پر ہے اور حالات صفحہ ۱۴۲ پر ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپسِ پردۂ قسمت بہ ظہور

انجمن کی پچیس سالہ خدمات کا اجمالی جائزہ

اور

اس ادارہ کی اہمیت و ضرورت پر بحث

(از جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی بی۔ اے بی۔ ٹی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین امروہہ)

برادران ملّت ! سلامٌ علیکم

تمہید اس زریں اور شاندار موقع پر جبکہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین نے اپنی زندگی کے پچیس سال ۳۱ مارچ ۳۷ء کو بخیر و خوبی ختم کئے ہیں۔ میں آپکی خدمت میں پرخلوص مراسم مبارکباد و تہنیت ادا کرتے ہوئے انجمن کے پچیس سالہ دورِ حیات کا ایک اجمالی جائزہ پیش کرتا ہوں تاکہ اسکی عظیم الشان خدمات سے افراد قوم واقف ہو سکیں اور اغراض انجمن کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے اور جس مقصد کے لئے سلور جوبلی نمبر شائع کیا جا رہا ہے وہ پورا ہو جائے۔

قیام انجمن ۳۱ مارچ ۱۲ء کا وہ وقت کیسا مبارک و مسعود تھا جس میں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی بنا جلیل الملتہ حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم۔ اے بالقابہ اور محسن ملت نواب سید محسن میرزا صاحب مرحوم دہلوی نے ڈالی تھی اور عہد کیا تھا کہ اپنی آمدنی کا ایک فی صدی غریب اور غیر مستطیع طلبہ کی امداد کے لئے دیتے رہیں گے۔ جو بات زبان سے نکلی تھی وہ جان کے ساتھ رہی چونکہ غریب و مفلس قوم شیعہ کے لئے یہ تحریک ازبس ضروری تھی ہر طرف سے اس کا شاندار خیر مقدم ہوا۔ ساڑھے چار روپیہ سے انجمن کی ابتدا ہوئی چونکہ زمین اچھی ملی تھی اس لئے فوراً ہی تخم ریزی ہو گئی۔ بیج پھوٹا، شاخیں نکلیں پتے آئے، بالآخر ایک تناور درخت تیار ہوا اور ایسا پھولا پھلا کہ جن کے ذائقہ کی ہر ادنیٰ و اعلیٰ نے تعریف کی اور جس کی خوشبو نہ صرف ہندوستان ہی میں پھیلی بلکہ عراق۔ نجف اشرف۔ لندن۔ آکسفورڈ اور کیمبرج کی درسگاہوں کو معطر کر دیا۔ اور چونکہ اس کا فیض عام تھا اس لئے ایک ہی حبل المتین کے مختلف ریشوں کو جدا نہ ہونے دیا۔ کس کو معلوم تھا کہ یہ نونہال جو حاجی صاحب قبلہ اور محسن میرزا صاحب مرحوم ایسے اُلو العزم و جوان ہمت بزرگوں نے دیگر ہمخیال حضرات کی امداد و اعانت سے سرزمین ہند میں نصب کیا تھا مستقبل قریب میں خاطر خواہ سرسبزی و شادابی کے ساتھ کیسے کیسے خوشنما اور دلکش گل کھلائیگا۔ کس کو اُس وقت خبر تھی کہ یہ پودا اس قدر جلد سایہ دار اور پُر بہار ہو جائیگا کہ گلستان ملت بیضا کے وہ پژمردہ

گلہائے رنگا رنگ جو بادِ خزاں سے کملائے جاتے تھے اور جن میں رمق جان باقی تھی اس کے سایہ میں پناہ لیکر از سرِ نو حیات تازہ کے جوہر دکھلانے لگے

اہمیت انجمن

حضرات! شیعیان ہند کا یہ وہی واحد اور مفید المثال قومی ادارہ ہے جس نے ایک ربع صدی کی قلیل مدت میں سات سو ارباب احتیاج کو ایک لاکھ چالیس ہزار سے اعانت کرکے بربادی کے صدمۂ جانکاہ سے نجات دلائی اور اُن کو حقیقی عیش و مسرت سے ہمکنار کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے ایثار اور فیاضی نے آج شیعہ قوم کی تعلیم میں جو شاندار خدمت انجام دی ہے وہ مثل دوسری فیاضیوں کے جو آپ ملک و قوم کے سامنے کرتے رہتے ہیں آپ کی ایک زندہ مثال ہے۔ جو مدتوں بلکہ نسلاً بعد نسلاً آپ کے نام نامی کو زندہ رکھنے والی ہے اپنے شیعہ قوم کے غریب و نادار طلبہ کو جو اقتصادی کشمکش میں مبتلا تھے اور جنکے قدم مالی کمزوری کے باعث ڈگمگا رہے تھے امداد کرکے اعلیٰ تعلیم تک پہنچایا اور قوم کے صدہا طالب علم آپکی انجمن سے وظیفہ پاکر اعلیٰ اعلیٰ ملازمتوں پر مامور ہیں اور فارغ البالی کے ساتھ اپنے خاندان کی پرورش کر رہے ہیں۔

حضرات! یہ وہی انجمن اور مفید ادارہ ہے جس نے اس قلیل مدت میں علمائے دین، گریجویٹ، وکلاء، ڈاکٹر، حکیم، پروفیسر، ٹیچر، اوورسیر، انسپکٹر پولیس، انسپکٹر مدارس، تحصیلدار، قانونگو، سب رجسٹرار۔ انسپکٹر زراعت، اکاؤنٹنٹ، فارسٹ رینجر، کارپینٹر وغیرہ کی کثیر تعداد پیدا کرکے قوم کی ڈوبتی کشتی کی ناخدائی کی اور ان کو طوفان حوادث کے خوفناک تھپیڑوں سے محفوظ و مامون کرکے ساحل مراد تک پہنچایا یہی وجہ ہے کہ قوم کی تعلیمی حالت درست کرنے میں اس انجمن کی بے نظیر مساعی اور اس کے چہرے سے گرد جہالت مٹانے میں ادارۂ مذکور کے بیمثال بروقت اقدامات نہ صرف ہندوستان کے ہر گوشہ بلکہ عراق ایران۔ انگلینڈ۔ افریقہ وغیرہ سے بھی خراج تحسین و آفرین حاصل کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس نے صرف تعلیمی کمی کو پورا کرنے میں سعی مشکور سے کام لیا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ صنعت و حرفت و تجارتی تعلیم کی روح پھونکنے میں وسیع وار اعجاز نمائی میں مصروف و منہمک رہی ہے۔

حضرات! لیکن باوجود ایسی نادر الوجود اور زرّیں خدمات کے خود ہندوستان میں ایسے افراد کی کثرت ہے جو ہنوز انجمن کے نام سے واقف و آشنا نہیں۔ حالانکہ حقیقتاً دنیا کا یہ وہ بہترین ادارہ ہے جسکی مثال دیگر اقوام میں بھی مشکل سے ملیگی۔ جس کے بعد اس امر کی ضرورت تھی کہ قوم شیعہ کا ہر فرد اس کا رکن ہوتا۔ یہی وہ شعبہ ہے جو دنیا میں سرفراز کرنے والا اور موجودہ و آیندہ نسلوں کو زیور علوم و فنون سے آراستہ کرنیوالا۔ نونہالان قوم کو صرصر جہالت کی آفت سے بچانیوالا تعلیمی منازل طے کرنے میں سہولت پیدا کرنیوالا اور اُن فیوض کا سرچشمہ ہے کہ جس سے آج بھی سیکڑوں طالبان علوم سیراب ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ لیکن اسکے مقصد کی بڑھتی ہوئی ضروریات جن آرزوؤں کو پورا ہونے کی قوم سے امیدوار ہیں۔ یہ اُسی وقت ہوسکتا ہے کہ جب ہم میں سے ہر صاحب استطاعت اس کی حمایت پر آمادہ ہو جائے۔ اگرچہ اس گذشتہ پچیس سالہ دور کی خدمات بڑی حد تک قابل قدر و امید افزا ہیں۔ لیکن پھر بھی موجودہ رفتار ہرگز اُن امور کی تکمیل کے لئے کافی نہیں جنکی اس وقت ہم کو احتیاج ہے۔

حضرات! ابھی ہمارے حالات ایسے ہیں کہ ہمت باندھ کر سب کچھ کر سکتے ہیں انجمن کے دائرہ کو وسیع سے وسیع تر بنا کر اس سے بھی کہیں زیادہ اعلیٰ پیمانہ پر پہنچا سکتے ہیں۔ ایسی قوت ہمارے امکان سے باہر نہیں ہے۔ ہمارے دماغوں میں طاقت ہے، ہمارے دلوں میں جرأت ہے، ہمارے مزاجوں میں جوش و خروش ہے، ہماری رگوں میں ہمدردی کا خون گردش کر رہا ہے، ہم کو مبداء افلاس افراد کی تکالیف اور دشواریوں کا کماحقہ احساس ہے، ہم میں سے اکثر کو مبداء فیاض نے دولت علم و فضل کے ساتھ زر و جواہر، مال و منال کا خزانہ وافر عطا فرمایا ہے۔ لہذا کم از کم اس کوشش کو آگے بڑھائیے پھر تو خدا ہمارا ساتھ دیگا اور وہ ہی ساحل مقصود تک پہنچائیگا اور یہ ادارہ ایک ایسی قومی ریاست بنجائے گا کہ جس کو زمانہ کی سرد و گرم ہوائیں کبھی مضمحل نہیں کر سکتی ہیں۔

ضرورت سلور جوبلی نمبر

ان حقائق و واقعات میں اگرچہ کسی

شک وشبہ کی گنجایش نہیں۔ لیکن جہاں ہم قوم کو اس ادارہ کی طرف سے
بے اعتنائی کے سلسلہ میں مورد الزام قرار دینے میں حق بجانب ہیں وہاں
ہم اس کے بھی معترف ہیں کہ انجمن مذکور نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے
فرائض کی بجاآوری میں مصروفِ کار رہی ہے، اور جیسا کہ چاہئے تھا
وہ اس کا پروپیگنڈا نہ کرسکی۔ اس کے حلقہ اثر کو وسیع بنانا چاہئے تھا
اس کا مختلف عنوانات سے قومی رسائل وجرائد کے ذریعہ تعارف
ہوتا تاکہ ہر فرد قوم اس سے روشناس ہوتا۔ محسنان قوم کے کارنامول
کو دیکھ کر اس سے سبق لیتے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی سعی فرماتے
انھیں مقاصد و فوائد کو زاویۂ نگاہ بناتے ہوئے میں نے ۳۰ر۳۱ دسمبر
سنہ۳۵ء کے جلسہ سالانہ منعقدہ بر دولتکدہ عالیجناب نواب سید احمد میرزا
صاحب زیر صدارت عالیجناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب
بالقابہ سلور جوبلی نمبر کی تحریک کو پیش کیا۔ جس پر ایک طویل مباحثہ کئی
گھنٹے تک ہوتا رہا اور بالآخر ارکان انجمن نے ہر پہلو پر غور فرمانے کے بعد
اس تحریک کو منظور کرلیا۔ مجھ کو مبلغ چار سو روپے بطور امداد کے سالانہ
رپورٹ کی طباعت کے لئے دینے منظور کئے جو اس نمبر میں شامل ہے
اور ساتھ ہی ساتھ انجمن کے بانیان سکریٹریان اور ممبران کارکن کمیٹی
کے حالات زندگی جوبلی نمبر میں شامل کرنے کی شرط لگادی۔ اور میری
درخواست پر دیگر عمومی ممبران کے حالات کی بھی اجازت دی۔ میں نے
جنوری سنہ۳۶ء سے وسط دسمبر سنہ۳۶ء تک برابر قومی جرائد و رسائل میں
مضامین کے ذریعہ ممبران انجمن کی توجہ اس طرف منعطف کی اور فرداً
فرداً خطوط بھی روانہ کئے اس کا قوم پر کافی اثر ہوا۔ ہر طرف سے
اس تحریک کو بہ نظر استحسان دیکھا گیا۔ قوم و ملک سے اس کی پر زور
تائید ہونے لگی۔ اکابر قوم اور زعماء ملت نے اس کی تائید میں قومی
و ملکی اخبارات میں گراں قدر مضامین شائع کئے۔ خصوصاً فخر قوم مولوی
سید کلب عباس صاحب وکیل نواب سید احمد میرزا صاحب
عالیجناب حجۃ الاسلام مولوی سید محمد صاحب قبلہ مجتہد العصر امروہہ
عالیجناب حجۃ الاسلام مولوی سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر
لکھنؤ سید محمد مہدی صاحب عالیجناب مولوی سید راحت حسین
صاحب بھیک پوری، عالیجناب خواجہ تہور علی حیدر صاحب ایڈوکیٹ
پانی پت۔ عالیجناب سید حسن صاحب بلتستانی شملہ۔ عالیجناب مولوی
مفتی سید محمد احمد صاحب قبلہ سونی پت۔ عالیجناب مولوی سید
حامد حسین صاحب گونڈہ۔ عالیجناب مولوی سید مطاہر حسین صاحب
فرقانی امروہوی۔ عالیجناب نواب سید خاقان حسین صاحب
عارف کانپور۔ عالیجناب مولوی سید وصی حیدر صاحب بلگرامی
وغیرہ اور دیگر حضرات نے نہایت گراں قدر اور بلند پایہ مضامین تحریر فرمائے
اور شاندار طور پر پُر زور الفاظ میں تائید کی جس کے تشکر و امتنان کے لئے
میں الفاظ نہیں پاتا۔

اسی طرح قومی اخبارات سرفراز لکھنؤ۔ اسد لکھنؤ۔ نظارہ لکھنؤ۔ الواعظ
لکھنؤ۔ سفینہ لاہور۔ الحافظ لاہور۔ شیعہ لاہور۔ راستی جونپور۔ رہبر
دہلی۔ الزہرا شاہلی وغیرہ نے اپنے اپنے مقالات افتتاحیہ میں خود تائید
فرمائی اور مضامین شائع فرمائے جس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اس سلسلہ
میں سید مجاہد حسین صاحب جوہر ایڈیٹر اتحاد امروہہ خاص طور سے شکریہ
کے مستحق ہیں اس لئے کہ آپ نے اپنے اخبار کے صفحات میرے کام کے لئے
وقف کردئے تھے اور آپ نے برابر اس تحریک کو کامیاب بنانے میں
میرا ہاتھ بٹایا اور چار ماہ تک اتحاد امروہہ انجمن کے بعض ممبران کی خدمت
میں بغیر کسی چندہ کے جاتا رہا۔

توسیع ممبران

چونکہ انجمن کے سالانہ جلسہ میں پروپیگنڈا سکریٹری کی
خدمات بھی میرے سپرد کی گئی تھیں اس لئے اضافہ
ممبران کی کوشش بھی میرا فرض تھا اور اس مقصد کے حصول کے لئے
جہاں میں نے مقتدر افراد قوم کو تین چار سو خطوط لکھے وہاں مختلف تعطیلات
کے موقع پر متعدد مقامات کا دورہ بھی کیا، ان سفروں کے مفصل حالات
تو آپ کو "سفر وسیلہ ظفر" کے تحت میں سکریٹری صاحب بالقابہ کی
رپورٹ میں ملیں گے۔ لیکن یہاں پر مجھ کو یہ بتانا ہے کہ ان دوروں
میں مجھ کو کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی۔

سفر میرٹھ

سب سے پہلے میں سید ابرار حسین صاحب مختار میرٹھ کے
دعوت نامہ پر میرٹھ کی انجمن عزا کی سالانہ مجالس میں

۲۰ر فروری ۱۹۳۶ء کو عالیجناب مولوی سیّد محمد صاحب قبلہ مجتہد العصر فرد اہوی کی معیت میں میرٹھ پہنچا۔ میرٹھ میں صرف دو روز قیام رہا۔ میں نے آغاز مجلس سے قبل اور اختتام مجلس کے بعد مقتدر حضرات سے انجمن کی ممبری کے لئے درخواست کی، لیکن اس طریقہ سے خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوسکی پھر میں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا اور عمدۃ العلماء عالیجناب مولوی سید **کلب حسین** صاحب قبلہ مجتہد العصر لکھنؤ سے چند منٹ کی اجازت چاہی کہ میں مجلس میں تقریر کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت قبلہ وکعبہ نے ممبر پر رونق افروز ہونے کے بعد سامعین سے میرا تعارف کرایا اور مجھ کو تقریر کرنے کا حکم دیا۔ دس منٹ مجھ کو ملے تھے۔ اُس وقت مجلس کا مجمع دو ہزار نفوس سے زائد پر مشتمل تھا۔ میں نے انجمن کے اغراض و مقاصد کو اور اس کی عظیم الشان خدمات کو مومنین کی خدمت میں پیش کیا اور بتایا کہ انجمن اب تک ایک لاکھ تیس ہزار وظائف پر تقسیم کرچکی ہے اور پچاس ہزار سرمایہ محفوظ ہے۔ بعض حضرات نے دوران تقریر میں جو سوالات کئے اُن کے تشفی بخش جوابات بھی دئے، اس دو ہزار کے مجمع میں صرف بارہ ممبران نے انجمن کی ممبری قبول فرمائی میں اس تعداد سے بہت مایوس ہوا اور دوسرے روز جناب خطیب اعظم مولوی سیّد محمد صاحب قبلہ دہلوی سے اجازت لیکر پھر تقریر کی تو نو ممبر اور فراہم ہوئے۔

ہز ہائینس نوّاب صاحب بہادر رامپور دام ملکہم کی سرپرستی

اس سال کا جو سب سے مہتم بالشان اور زبردست کارنامہ ہے وہ حضور پر نور ہز ہائینس نوّاب صاحب بہادر رامپور دام ملکہم کی سرپرستی ہے۔ دار السرور رامپور سے ہز ہائینس خلد آشیان اعلی اللہ مقامہ کے زمانہ میں انجمن کو سو روپیہ ماہوار ملا کرتے تھے۔ اس انجمن کے فوائد و مقاصد کو ہز ہائینس بالقابہ تک پہنچایا۔ جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔ اور ۸ر مارچ ۱۹۳۶ء کو عالیجناب نوّاب سیّد احمد میرزا صاحب بالقابہ سکریٹری انجمن ہذا نیو دہلی کی جد و جہد سے ایک وفد مندرجہ ذیل ارکان انجمن کا میڈنز ہوٹل دہلی میں باریاب ہوا۔

۱۔ عالیجناب نواب سید احمد میرزا صاحب بالقابہ جنرل سکریٹری۔ دہلی

۲۔ عالیجناب پروفیسر سیّد تجمل حسین صاحب بالقابہ سابق سکریٹری مسلم یونیورسٹی علیگڑھ۔

۳۔ فخر قوم مولوی سیّد کلب عباس صاحب وکیل رائے بریلی

۴۔ مولوی سیّد ابن حسن صاحب قبلہ جارچوی۔ نیو دہلی۔

۵۔ نواب سیّد رضا میرزا صاحب وکیل دہلی۔

۶۔ محمود علی صاحب ہاشمی دہلی

۷۔ سیّد ظفر حسین صاحب دہلی

۸۔ سیّد اعجاز حسین جارچوی بی۔ اے۔ بی ٹی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری امروہہ۔

ارکان وفد کا عالیجناب سیّد **بشیر حسین** صاحب زیدی بالقابہ چیف منسٹر رامپور نے تعارف کرایا۔ ہز ہائینس بالقابہ نے بڑی دلچسپی کا اظہار فرمایا اور انجمن کے متعلق متعدد سوالات کئے اور بالآخر انجمن کی خدمات سے خوش ہوکر سو روپیہ ماہوار سے انجمن کی سرپرستی فرمائی آخر میں خاکسار پروپیگنڈا سکریٹری نے ہز ہائینس بالقابہ سے درخواست کی انجمن کا سلور جوبلی نمبر شائع ہو رہا ہے حضور والا اس میں حالات رامپور اور فوٹو درج فرمانے کی اجازت مرحمت فرمائیں، جس کو ہز ہائینس بالقابہ نے منظور فرمالیا۔ اس موقع پر عالیجناب سید بشیر حسین صاحب زیدی بالقابہ؛ ارکان انجمن کے خاص طور سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

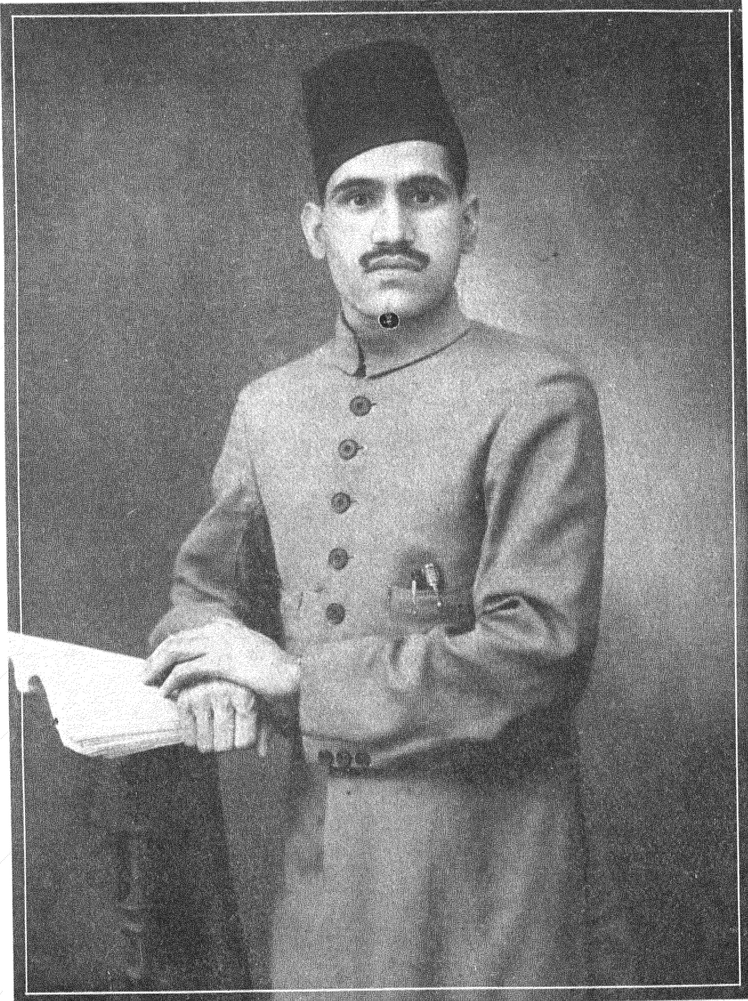
سفر لکھنؤ

۱۰ر اپریل ۱۹۳۶ء کو میں اپنے ایک ضروری کام سے لکھنؤ گیا تھا وہاں پر دو روز تک قیام کیا۔ اور اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود جناب **ممتاز حسین** صاحب جونپوری کی رہبری سے دس ممبر بنائے اور چونکہ حاجی صاحب قبلہ سفر عراق کے عازم تھے اس لئے میں بھی دوسرے ہی روز آپ کے ہمراہ امروہہ واپس آگیا

سفر دار السرور رامپور

۱۶ر مئی کو دار السرور رامپور روانہ ہوا اور عالیجناب سیّد **معقول احمد** صاحب بالقابہ بی۔ اے سکریٹری اسٹیٹ کونسل

عکس ہے میرے دلی جذبات کا تحریر میں ؛ دیکھ لیں اہل نظر مجھ کو مری تصویر میں



سید اعجاز حسین رضوی جارچوی بی۔ اے بی ٹی آنریری پروپیگنڈہ سکریٹری انجمن ہٰذا و مؤلف سلور جوبلی نمبر ہٰذا

رامپور کا مہمان ہوا۔ اور رامپور سے دس ممبر حاصل کئے اور شام کو واپس آگیا۔

سفر پنجاب

ایام موسم گرما کی تعطیل میں امروہہ سے ۳۱ رمئی ۳۶ء کو دہلی روانہ ہوا۔ اور تین روز تک دہلی قیام کیا۔ اور عالیجناب نواب سید احمد میرزا صاحب جنرل سکریٹری نے ایک ماہ کا پروگرام اخبارات میں روانہ فرمادیا۔ میں پنجاب کے دورہ کے لئے جناب سید محمد مہدی صاحب کے ہمراہ روانہ ہوا۔ اور ۱۵ رجون تک پنجاب کے مختلف شہروں پانی پت۔ سونی پت۔ کرنال۔ شاہ آباد۔ انبالہ لدھیانہ۔ لاہور۔ منٹگمری۔ ملتان۔ جھنگ وغیرہ کا دورہ کیا۔ ملتان میں میری طبیعت خراب ہوگئی، بخار کھانسی وغیرہ میں مبتلا ہوگیا۔ اس لئے دورہ ختم کرنا پڑا اور ان تمام شہروں سے ساٹھ ممبروں کے اضافہ پر اکتفا کرکے دہلی واپس آگیا۔ میں حضرات پنجاب کا عام طور سے اور عالیجناب خواجہ غلام السبطین صاحب قبلہ پانی پت۔ عالیجناب مولوی مفتی سید محمد احمد صاحب سونی پت۔ نواب عاشق حسین صاحب سونی پت۔ خواجہ حبیب علی صاحب نائب تحصیلدار انبالہ۔ عالیجناب مولوی سید محمد سبطین صاحب لدھیانہ۔ عالیجناب مرزا مصطفےٰ علی صاحب ہمدانی ایڈیٹر سفینہ۔ عالیجناب سید اقبال حسین شاہ صاحب اسٹنٹ انسپکٹر مدارس منٹگمری۔ عالیجناب خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی رئیس ملتان۔ عالیجناب سید عباس حسین شاہ صاحب بی۔ اے تحصیلدار ملتان وغیرہ کا خاص طور سے مرہون منت ہوں اور صمیم قلب سے ان حضرات کی مہمان نوازی اور ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں نواب سید احمد میرزا صاحب بالقابہ کا خاص طور سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ موصوف کی ہمدردی میرے شریک حال رہی۔

ہمارے جمود کے اسباب

اس سفر کی رام کہانی سنانے سے میرا جو مقصد ہے اُس کو پیش کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں قوم شیعہ جو اپنے کو تین کروڑ نفوس پر مشتمل بتاتی ہے آخر اس فقید المثال ادارہ کی طرف سے اسقدر کیوں غافل ہے؟ اس سوال کے جواب پر میں یہاں پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ اسی جمود اور بے حسی پر عالیجناب پروفیسر سید تجمل حسین صاحب بھی روشنی ڈال چکے ہیں اور میں یہاں پر کوئی مزید اضافہ نہیں کرونگا بلکہ انھیں خیالات کو وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

اس وقت ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا قوم مقصد انجمن کے علم اور احساس کے باوجود اپنی پوری قوت اس ادارہ کے کامیاب بنانے میں صرف کر رہی ہے؟ انجمن کے ممبر ۲۳ء میں دس ہزار سالانہ چندہ اس مقصد کے لئے عطا فرمایا کرتے تھے، اب اسی قوم میں محض اتنے ممبر باقی ہیں کہ چندہ کی تعداد محض چار پانچ ہزار رہ گئی ہے۔

حالانکہ اُس وقت سے اب انجمن کی شہرت کہیں زائد اور اب اُس کے کارہائے نمایاں کی فہرست کہیں طویل ہے اُس کے وقار و اعتبار کے سکے قلوب پر بیٹھ چکے ہیں۔ اور قوم میں نسبتاً تعلیم بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ مگر پھر بھی انجمن کے کام میں عملی حصہ لینے والوں کی تعداد کم ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے اسباب گوچند در چند ہیں لیکن اصل وجہ یہ ہے کہ ہم فیشن کے دلدادہ ہوگئے ہیں، اپنے مصارف کو آمدنی سے زائد کر دیا اور اپنی زندگیوں کو گراں بنا دیا ہے۔ سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مجموعی طور پر ہماری زندگیاں بہت حد تک اس مفید اخلاق سے دور ہوگئی ہیں جس کی تعلیم کلام پاک میں ہے اور جس کی تفسیر پیغمبر اسلام اور ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی زندگیاں ہیں۔ ہماری وہ تعلیم کہ جس میں نسبتاً ترقی معلوم ہوتی ہے وہ ہماری رواجی تعلیم ہے جو مذہبی اور اخلاقی تعلیم سے عاری ہے، اور اس یکطرفہ تعلیم ہی کا اثر یہ ہے کہ ہم اس اسلامی معیار سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جو خدا اور رسولؐ نے ہم کو بتلایا تھا، کہ دنیا کا مال و دولت، سونا، چاندی، آل و اولاد گو اچھی اور محبوب چیزیں ہیں مگر اُن سے بہتر تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ اور وہ تقویٰ و پرہیزگاری ان محبوب چیزوں کی قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اس تقویٰ و پرہیزگاری کو وہ لوگ حاصل کرتے ہیں جو اللہ کی راہ میں اپنی نیک کمائی صرف کرتے ہیں۔ اور اگر ایسا موقع آن پڑے کہ اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال اور اولاد قربان کرنے کی ضرورت ہو تو اس سے بھی دریغ نہ کریں۔ ہمیں جن ذوات مقدسہ کی تاسی کا دعویٰ ہے انھوں نے اپنے عمل سے زندگی کی شاہراہ پر

ایسے روشن نشان چھوڑے ہیں کہ آج بھی ہماری ہدایت کے باعث ہیں اور ہمیں اس جادۂ خیر پر چلنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ لیکن آج ہم میں ایسی نفسانیت بڑھتی جاتی ہے کہ ہر شخص اپنی ذاتی ضروریات کو اتنی اہمیت دیتا ہے کہ اللہ کی راہ میں آٹھ آنے ماہوار بھی خرچ کرنے کو بار گراں خیال کرتا ہے، ہم اللہ کی راہ میں قلیل سی رقم بھی خرچ کرنا احتیاط اور دور اندیشی سے بعید خیال کرتے ہیں۔ ہمیں اس تہدید کا کچھ خیال نہیں کہ وہ سیم و زر جو ایک شخص اپنی ذات کے لئے بغیر راہ خدا میں خرچ کئے جمع کرتا ہے اس کی گردن میں لعنت کا طوق ہوگا اور قیامت کے روز یہی سیم و زر پگھلا کر اس کو داغ دینے کے کام آئیگا۔ یہ باتیں ہمارے ذہن میں ایک خیالی افسانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں ہماری اپنی ضرورتیں ہمارے لئے اتنی اہم ہیں کہ ہم سینما کے تماشہ کے لئے مہینے میں کئی بار ایک اٹھنی خرچ کرنا معمولی سی بات سمجھتے ہیں ٹینس میں اور دیگر تفریحات میں دس دس پانچ پانچ روپیہ ماہوار کا چندہ دے سکتے ہیں۔ دعوتوں میں ہزاروں روپئے خرچ کر سکتے ہیں۔ ختنہ۔ عقیقہ۔ شادی وغیرہ کے موقع پر نہایت فراخدلی سے فضولخرچی کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی ممبری سے نام خارج کرا سکتے ہیں۔ لیکن آٹھ آنے ماہوار نہیں دے سکتے ہیں۔

کار خیر کے لئے ایک اٹھنی مہینے میں ایک بار باقاعدہ نکالدینا ایک ایسا بار گراں ہے کہ جس کی طاقت ہم اپنے اندر نہیں پاتے۔ در آنحالیکہ یہ اٹھنی اُن کی اولاد کی تعلیم کے لئے ایک بیمہ ہے۔ اس لئے کہ اگر خدا نخواستہ ممبران کے انتقال کے بعد اُن کی اولاد کو تعلیم کے لئے وظیفہ کی ضرورت ہو تو اُن کا حق سب پر مقدم رکھا جاتا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ہم اللہ کی راہ میں ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتے۔ اور خدا کو بھولے ہوئے ہیں۔ اگرچہ جب بندے خدا کو بھول جائیں تو خدا بھی اُن کو بھول جاتا ہے۔ مگر یہ اس کی شان معبودیت و رحمت ہے کہ وہ بندوں کو بھولا تو نہیں مگر یہ ضرور ہوا کہ اُس نے بھی اپنے بعض الطاف و برکات سلب کر لئے اور اس کا یہ نتیجہ ہے کہ ہم پستی کے انتہائی درجہ پر پہنچ گئے ہیں۔ کیا ہمارا دنیا میں آنا اور اس کے خوشنما منظر و دلربا صورت پر فریفتہ ہونا کھانا۔ پینا۔ عیش و عشرت کرنا خواہشات نفسانیہ کی داد دیکر چلدینا، ہماری حیات دنیوی کی غرض و غایت ہے؟ میرے نزدیک ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ ہماری خلقت کا منشاء خدا بینی و حق پرستی، خدا شناسی ہے۔ دنیا میں آکر ہر طرح آسائش و آرام کریں ہر قسم کے کمال پر فائز ہوں ہر حیثیت سے دنیوی لذّت حاصل کریں۔ لیکن اپنے خالق کا اتباع اور اُس کے احکام پیش نظر رکھیں۔ ایک ہمارے وہ اسلاف تھے کہ جو منازل رحمت و برکات تھے، مشاہیر و نامدار تھے صاحبان دولت و اقتدار تھے۔ دولت علم و فضل سے مالا مال تھے، قدرت نے سب کچھ اُن کے لئے سامان فراہم کر دئے تھے۔ اور دنیا کی تمام تاریکیوں کو ہٹا کر زمانہ کو اُن کے لئے روز روشن بنا دیا تھا اس وقت تو کوئی ایسا مقام نہ تھا کہ جہاں ایسے چشمہائے فیض نے اپنا اثر نہ دکھایا ہو۔ اس وقت تو کوئی ایسا پریشان حال نظر نہ آتا تھا کہ قوم کے صدہا دست ہمت جس کے دستگیر نہ ہو جائیں۔ اُس وقت تو کوئی ایسا بیمار غربت دکھائی نہ دیتا تھا کہ جس کے لئے دم بھر میں سیکڑوں مسیحا شفا دینے والے موجود نہ ہو گئے ہوں، اُس وقت تو کوئی ایسا دریتیم نہ تھا کہ بجائے ایک سائیہ پدری کے بیشمار دست تربیت نے اُس کے سر پر سایہ نہ کر لیا ہو، لیکن افسوس کہ آج ہمارے علم و عمل اور ہمارے آبائی نقش قدم میں زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ ہم میں نہ وہ عظمت رہی نہ وہ جلالت، نہ وہ ہمت، نہ وہ سخاوت۔ نہ وہ ایثار رہا۔ نہ کرم۔ نہ وہ ہمدردی رہی۔ نہ رحمدلی۔ نہ وہ حقوق اللہ کی ادائیگی اور نہ حقوق الناس کا خیال رہا۔ جس کی وجہ سے ہمارا جہاز طوفانی ہے اور ہماری کشتی منجدھار میں ہے۔ لیکن پھر بھی ابھی وقت ہے، باغِ دنیا میں بہار بھی ہے اور خزاں بھی، جس طرح کسی چمن کو فصل بہار میں دیکھ کر نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی حالت ہمیشہ یوں ہی رہیگی اسی طرح زمانۂ خزاں میں بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ اب اس کو زمانۂ بہار پھر نصیب نہ ہوگا۔ بلکہ کل بہار تھی تو آج خزاں ہے۔ آج خزاں ہے تو کل پھر بہار ہے۔ جس طرح صحن عالم میں خدا کی رحمت سے خشک درخت از سر نو سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں اسی طرح خدا کے لطف و کرم سے ہم میں بھی زندگی کے

آثار نمودار ہوسکتے ہیں، لیکن صرف اس کی ضرورت ہے کہ جس راستہ
کو چھوڑ کر اس مقام تنزل تک پہنچے ہیں اُسی پاؤں پھر اُسی راستہ پر جا لگیں
جو ہمارے آبائی جاہ وجلال شان وشوکت اور آبائی ترقی کا باعث ہوا
اور اپنے مال و دولت سے اہل حق کے حقوق کی کفالت سب سے پہلا فریضہ
سمجھیں۔

اے ملّت بیضا کے نام لینے والو! اے دین و ایمان کے نام پر فدا
ہونے والو! اٹھو۔ ذرا خواب غفلت سے چونکو! اور اپنی قوم کے بچوں
کے لئے تحصیل علم و فن کے ایسے ذرائع مہیا کر جاؤ کہ کوئی بے سہارا
بچہ بھی بوجہ ناداری کے اس دولت علم سے محروم نہ رہے طالبان
علوم کے ساتھ روپیہ پیسہ سے سلوک اور اُن کی اعانت و امداد
سے بڑھ کر کوئی دوسرا مصرف خیر نہیں ہے۔ بہت سے مصارف
خیر یہ ایسے ہیں کہ جن میں ایک کے عوض دس حصہ اجر ملتا ہے۔ کسی میں
ایک کے عوض ستر حصے ملتے ہیں۔ کسی میں ایک کے عوض سات سو۔
کسی میں ایک کے عوض ستر ہزار۔ لیکن حدیث ہے کہ جو کسی طالبعلم
کو ایک درہم سے امداد کرے تو اُس کو ایک درہم کے عوض سات
لاکھ درہم اجر و ثواب ملتا ہے۔

حضرات! انجمن ایک دعوت خیر ہے جو لوگوں کو اپنا روپیہ ایسے
مقصد میں صرف کرنے کے لئے بلاتی ہے کہ جو ہمیشہ باقی رہنے والا عمل
خیر ہے۔ انفرادی دولت و ثروت ایک آنی جانی چیز ہے لیکن قومی
دولت ایک باقی رہنے والا سرمایہ ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم
اُس کو مستحکم اور مضبوط بنانے کی پوری سعی و کوشش کریں۔ اگر موجودہ
ممبران میں سے ہر ایک جشن سلور جوبلی نمبر کی خوشی میں دو دو ممبر
فراہم فرمادیں تو اس کی تعداد میں کافی اضافہ ہوسکتا ہے۔

نتائج سلور جوبلی نمبر

حضرات! سلور جوبلی نمبر کی تحریک
جن اسباب و علل اور مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے پیش کی
تھی اور جن مصالح و فوائد کی بنا پر ارکان انجمن نے متفقہ طور پر
اس کو منظور کیا تھا اور جن وجوہ کے باعث اکابر قوم و ملت نے
اس کی شاندار الفاظ میں تائید کی تھی، خدا کا شکر ہے کہ خاطر خواہ نتیجہ
برآمد ہوا جس کو معلوم کرکے ہمدرد قوم نہایت مسرور ہونگے۔ اس
اجمال کی کسی قدر توضیح اس طریقہ سے کیجاسکتی ہے کہ انجمن کی برادری
میں اس سال تقریباً چار سو جدید ممبران کا اضافہ ہوا۔ اور جنوری ۳۶ء
سے دسمبر ۳۶ء تک سال گذشتہ کے مقابلہ میں آمدنی تین ہزار روپیہ
زیادہ رہی۔ سلور جوبلی نمبر کی اس محیر العقول سرسبزی و شادابی اور
بارآوری پر ہمدردان انجمن جسقدر بھی خوش ہوں وہ کم ہے۔ اُس
مسبب الاسباب قادر مطلق معبود برحق کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ کار
عظیم بطریق احسن انجام پذیر ہوا۔

ترتیب سلور جوبلی نمبر

یہاں تک تو میں نے سلور جوبلی نمبر کے
اغراض و فوائد پر بحث کی تھی اور اُس کو میں اپنی صحت و آرام کا
خیال کئے بغیر شبانہ روز کی محنت و جانفشانی سے جیسا بھی ہوسکا قوم
کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ ترتیب کے کام میں جو دشواریاں پیش
آئیں اُن کا بھی ذکر کردوں تو خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ بعض حضرات کی
خواہش تھی کہ اُن کے حالات شروع میں ہوں، بعض حضرات نے دس
دس، بارہ بارہ صفحات کے حالات لکھ کر بھیجدیئے۔ اور مجھ کو تاکید
فرمائی کہ ان حالات کو من و عن درج کردیا جائے۔ بعض حضرات نے
انگریزی کے ٹائپ شدہ حالات اور اپنی خاندانی ہسٹری روانہ فرمادی
اور مجھ کو حکم دیا کہ اپنے مفید مطلب حالات اس سے اقتباس کرلئے
جائیں۔ ان تمام دشواریوں کو میں عمر بھر فراموش نہیں کرسکتا۔ میں نے
ترتیب حالات میں ایک اصول بنالیا۔ وہ یہ ہے کہ حالات میں مقدم
و موخر کا جھگڑا اس طرح ختم کیا کہ تاریخ شرکت کے لحاظ سے حالات
کی ترتیب رکھی۔ شاید ایک یا دو جگہ اس قانون سے متجاوز ہوا ہوں
جو مفاد انجمن کے لئے بہتر تھا۔ خاندانی حالات و سوانح عمریوں کی ترتیب
و تلخیص کے لئے میں نے یہ محسوس کیا کہ طرز تحریر اور طریقہ ترتیب اس قدر
مخالف و متغائر ہے کہ کل حالات زندگی کے طرز انشا میں حسن تساوی
پیدا کرنا دشوار تھا اس لئے میں نے ان میں جابجا قطع و برید کی ہے
اور بعض حالات کو تو بالکل از سر نو میں نے اپنی عبارت میں لکھا ہے
مجھ کو امید ہے کہ ممبر صاحبان میری الی دشواریوں کا لحاظ فرما کر مجھ کو

معاف فرمائیں گے۔ اگر میں تمام ممبران کے مرسلہ حالات بغیر کسی ترمیم و
تنسیخ کے طبع کر دیتا تو یہی سلور جوبلی نمبر ایک ہزار صفحات کا ہو جاتا اور اسپر
پھر کئی ہزار روپیہ صرف ہوتا۔

بلاک و تصاویر تصاویر کے بلاک جس قدر اس نمبر میں شائع
ہو رہے ہیں وہ منظوری کے بعد شائع کئے گئے ہیں اور جن حضرات
نے بلاک کے اندر کچھ نقص تحریر فرمایا تھا اُس کو بلاک میکر سے دور
کرانے کی دوبارہ کوشش بھی کی گئی ہے۔

مالی حالت و شکریہ معطیان انجمن وظیفہ سادات و مومنین
نے صرف چار سو روپیہ اس مد میں منظور فرمائے تھے جن میں سے تقریباً
سوا روپے تو ڈاک خرچ اور مراسلت میں صرف ہوئے۔ ممبران کی
خدمت میں یہ نمبر روانہ کیا جا رہا ہے۔ اس پر کم از کم دو ڈھائی سو
روپیہ صرف ہو جائیگا۔ انجمن کے یہ چار سو روپے تو ختم ہوئے۔ اب
ممبران نے جو اعانت فرمائی ہے اُس کی تفصیل حاضر کرتا ہوں۔ بعض
ممبران نے فوٹو تو روانہ فرما دئے لیکن صرف بلاک وغیرہ کا وعدہ
فرمایا میں نے اُن کے اعتبار پر بلاک تیار کرائے لیکن ابھی تک اُن
حضرات کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ اور مجھ کو چار سو روپے اب ایک صاحب
سے قرض لیکر یہ نمبر شائع کرنا پڑا۔ اس لئے ممبران سے میری یہ درخواست
ہے کہ اپنی موعودہ رقم جلد روانہ فرما دیں۔ اور جن حضرات نے
پانچ روپے سے کم روانہ فرمائے ہیں وہ اس کمی کو پورا فرما دیں
تاکہ میں قرضہ کے فکر سے سبکدوش ہو جاؤں۔ اور جو حضرات اس
کی زائد کاپیاں خریدنا چاہیں وہ صرف ۱۲؍ بذریعہ منی آرڈر
روانہ فرما دیں۔ دفتر میں اس کی کئی سو جلدیں موجود ہیں مجھ کو
امید ہے کہ ممبر صاحبان اپنے عزیز و اقارب دوست احباب
کی خدمت میں اس نمبر کو تحفۃً پیش فرمائیں گے تاکہ انجمن کی زیادہ سے
زیادہ اشاعت ہو سکے۔ افراد قوم سے میری اپیل ہے کہ اگر میری اس
محنت کو بہ نظر استحسان دیکھتے ہیں تو آپ انجمن کے مقاصد کی اشاعت
فرمائیے اور اپنے دائرہ احباب سے ممبر بنا کر فارم ممبری دفتر کو روانہ
فرما دیجئے۔ میں مالی اعانت کے سلسلہ میں یوں تو تمام معطیان کا
شکر گذار ہوں لیکن بالخصوص عالیجناب ہز ہائینس نواب صاحب
بہادر رامپور دام ملکہم۔ اور عالیجناب راجہ صاحب محمود آباد دام اقبالہ و میر صاحب
خیر پور دام اقبالہ نے اس جوبلی نمبر کی اعانت فرما کر ایک بڑی
ضرورت کو پورا فرمایا اور حضور پُر نور کی اس امداد سے انجمن احسان مند
رہیگی اور ہماری آیندہ نسلوں کو اس قومی البم میں اپنے اسلاف
کرام کے ذاتی حالات معلوم ہونگے اور اُن کو بھی ان کی طرح ملک
کی خدمت اور اپنی ترقی کا جوش پیدا ہوگا۔ عالیجناب نواب سید
سرفراز حسین صاحب تحصیلدار گوڑگانوں۔ عالیجناب خان بہادر
سید ظل حسنین صاحب۔ عالیجناب مولوی سید قائم رضا صاحب
عالیجناب ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب بالقابہ متین گھاٹ پٹنہ۔ مرزا
مراد شاہ صاحب دہلی۔ خان بہادر سید ظل حسنین صاحب ڈیرہ دون
نواب خاقان حسین صاحب عارف کانپور۔ جسٹس فضل علی صاحب
بالقابہ پٹنہ۔ مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس لکھنؤ۔ سید
سید محمد حسنین صاحب دہرہ دون۔ خان بہادر سید تہذیب حسین
صاحب۔ عالیجناب حکیم کاظم علیخاں صاحب ایڈوکیٹ امروہہ
خان بہادر سید نبی ہادی صاحب رئیس امروہہ۔ سید محمد تقی ہادی
صاحب وکیل میونسپل کمشنر امروہہ۔ ڈاکٹر ریاض الحسن صاحب
بریلی۔ سید رضا احمد صاحب وی۔ سید جانباز حسین صاحب ڈپٹی
انسپکٹر مدارس جھانسی۔ آغا محمد اکرم صاحب پولس کمشنر۔ سید
شبیر حسین صاحب۔ آغا علی خاں صاحب الہ آباد۔ ڈاکٹر حیدر علی خان
صاحب حیدرآباد۔ حیدر کرار صاحب وغیرہ کا بیحد رہین منت ہوں اس لئے اگر آپ حضرات
کی امداد شریک حال نہ ہوتی تو مجھ کو بڑی سخت پریشانیوں میں
مبتلا ہو جانا پڑتا۔ آخر میں جملہ ممبران انجمن کی خدمت میں بصد ادب
درخواست ہے کہ اگر میرے قلم سے کوئی جملہ ناگوار خاطر نکل گیا ہو تو
اُس کی معافی چاہتا ہوں۔



ممبران ندوہ جو ہز ہائنس نواب سر سید محمد رضا علی خان صاحب بہادر فرمانروائے رامپور کی خدمت میں مارچ
سنہ ء کو باریاب ہوئے تھے اور نواب صاحب بہادر بالقابہ نے انجمن کے لیے سو روپیہ ماہوار کا گراں
مایہ عطیہ منظور فرمایا۔ اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ دائیں سے بائیں کی جانب استادہ عالیجناب نواب سید

رضا میرزا صاحب بالقابہ۔ عالیجناب سید ظفر حسین صاحب بالقابہ۔ عالیجناب محمد وصی علی صاحب ہاشمی بالقابہ۔
سید محمد مہدی صاحب پیشکار انجمن۔ کرسیوں پر۔ اعجاز جارچوی۔ آنریری پروپیگنڈا سکریٹری۔ عالیجناب پروفیسر
سید تجمل حسین صاحب بالقابہ۔ عالیجناب نواب احمد میرزا صاحب آنریری جنرل سکریٹری عالیجناب فخر قوم مولوی
سید کلب عباس صاحب بالقابہ۔ عالیجناب مولوی سید ابن حسن صاحب قبلہ جارچوی۔

کرسیوں پر۔ دائیں سے بائیں کی طرف عالیجناب سید محمد خلیل صاحب مرحوم۔ عالیجناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب بالقابہ۔ عالیجناب مولوی سید مقبول احمد صاحب قبلہ۔ عالیجناب مولوی سید مصطفیٰ حسین صاحب قبلہ۔ عالیجناب عالیجناب نواب سید امراؤ مرزا صاحب مرحوم۔ فرش پر۔ عالیجناب نواب محسن مرزا صاحب مرحوم۔ عالیجناب حافظ امیر کاظم صاحب

ممبران وفد جو ہز ہائنس خلد آشیان نواب سید حامد علی خاں صاحب مرحوم والی رامپور کی خدمت میں [illegible] دسمبر سنہ [illegible] کو باریاب ہوئے اور نواب صاحب بہادر مرحوم نے انجمن کے لیے سو روپیہ ماہوار کا گرانقدر عطیہ منظور فرمایا تھا اسمائے گرامی مندرجہ بالا ہیں

رامپور کا مہمان ہوا۔ اور رامپور سے دس ممبر حاصل کئے اور شام کو واپس آگیا۔

سفر پنجاب

ایام موسم گرما کی تعطیل میں امروہہ سے ۳۱ رمئی ۳۶ء کو دہلی روانہ ہوا۔ اور تین روز تک دہلی قیام کیا۔ اور عالیجناب نواب سید احمد میرزا صاحب جنرل سکریٹری نے ایک ماہ کا پروگرام اخبارات میں روانہ فرمادیا۔ میں پنجاب کے دورہ کے لئے جناب سید محمد مہدی صاحب کے ہمراہ روانہ ہوا۔ اور ۱۵ رجون تک پنجاب کے مختلف شہروں پانی پت۔ سونی پت۔ کرنال۔ شاہ آباد۔ انبالہ لدھیانہ۔ لاہور۔ منٹگمری۔ ملتان۔ جھنگ وغیرہ کا دورہ کیا۔ ملتان میں میری طبیعت خراب ہوگئی، بخار کھانسی وغیرہ میں مبتلا ہوگیا۔ اس لئے دورہ ختم کرنا پڑا اور ان تمام شہروں سے ساٹھ ممبروں کے اضافہ پر اکتفا کرکے دہلی واپس آگیا۔ میں حضرات پنجاب کا عام طور سے اور عالیجناب خواجہ غلام السبطین صاحب قبلہ پانی پت۔ عالیجناب مولوی مفتی سید محمد احمد صاحب سونی پت۔ نواب عاشق حسین صاحب سونی پت۔ خواجہ حبیب علی صاحب نائب تحصیلدار انبالہ۔ عالیجناب مولوی سید محمد سبطین صاحب لدھیانہ۔ عالیجناب مرزا مصطفےٰ علی صاحب ہمدانی ایڈیٹر سفینہ۔ عالیجناب سید اقبال حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس منٹگمری۔ عالیجناب خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی رئیس ملتان۔ عالیجناب سید عباس حسین شاہ صاحب بی۔ اے تحصیلدار ملتان وغیرہ کا خاص طور سے مرہون منت ہوں اور صمیم قلب سے ان حضرات کی مہمان نوازی اور ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں نواب سید احمد میرزا صاحب بالقابہ کا خاص طور سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ موصوف کی ہمدردی میرے شریک حال رہی۔

ہمارے جمود کے اسباب

اس سفر کی رام کہانی سنانے سے میرا جو مقصد ہے اُس کو پیش کردینا ضروری خیال کرتا ہوں قوم شیعہ جو اپنے کو تین کروڑ نفوس پر مشتمل بتاتی ہے آخر اس فقید المثال ادارہ کی طرف سے اسقدر کیوں غافل ہے؟ اس سوال کے جواب پر میں یہاں پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ اسی جمود اور بے حسی پر عالیجناب پروفیسر سید تجمل حسین صاحب بھی روشنی ڈال چکے ہیں اور میں یہاں پر کوئی مزید اضافہ نہیں کرونگا بلکہ انھیں خیالات کو وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

اس وقت ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا قوم مقصد انجمن کے علم اور احساس کے باوجود اپنی پوری قوت اس ادارہ کے کامیاب بنانے میں صرف کررہی ہے؟ انجمن کے ممبر ۲۲ء میں دس ہزار سالانہ چندہ اس مقصد کے لئے عطا فرمایا کرتے تھے، اب اسی قوم میں محض اتنے ممبر باقی ہیں کہ چندہ کی تعداد محض چار پانچ ہزار رہ گئی ہے۔

حالانکہ اُس وقت سے اب انجمن کی شہرت کہیں زائد اور اب اُس کے کارہائے نمایاں کی فہرست کہیں طویل ہے اُس کے وقار و اعتبار کے سکے قلوب پر بیٹھ چکے ہیں۔ اور قوم میں نسبتاً تعلیم بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ مگر پھر بھی انجمن کے کام میں عملی حصہ لینے والوں کی تعداد کم ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے اسباب گو چند در چند ہیں لیکن اصل وجہ یہ ہے کہ ہم فیشن کے دلدادہ ہوگئے ہیں، اپنے مصارف کو آمدنی سے زائد کردیا اور اپنی زندگیوں کو گراں بنادیا ہے۔ سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مجموعی طور پر ہماری زندگیاں بہت حد تک اس مفید اخلاق سے دور ہوگئی ہیں جس کی تعلیم کلام پاک میں ہے اور جس کی تفسیر پیغمبر اسلام اور ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی زندگیاں ہیں۔ ہماری وہ تعلیم کہ جس میں نسبتاً ترقی معلوم ہوتی ہے وہ ہماری رواجی تعلیم ہے جو مذہبی اور اخلاقی تعلیم سے عاری ہے اور اس یکطرفہ تعلیم ہی کا اثر یہ ہے کہ ہم اس اسلامی معیار سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جو خدا اور رسولؐ نے ہم کو بتلایا تھا، کہ دنیا کا مال و دولت سونا، چاندی، آل و اولاد گو اچھی اور محبوب چیزیں ہیں مگر اُن سے بہتر تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ اور وہ تقویٰ و پرہیزگاری ان محبوب چیزوں کی قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اس تقویٰ و پرہیزگاری کو وہ لوگ حاصل کرتے ہیں جو اللہ کی راہ میں اپنی نیک کمائی صرف کرتے ہیں۔ اور اگر ایسا موقع آن پڑے کہ اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال اور اولاد قربان کرنے کی ضرورت ہو تو اس سے بھی دریغ نہ کریں۔ ہمیں جن ذوات مقدسہ کی تاسی کا دعویٰ ہے انھوں نے اپنے عمل سے زندگی کی شاہراہ پر

ایسے روشن نشان چھوڑے ہیں کہ آج بھی ہماری ہدایت کے باعث ہیں اور ہمیں اس جادۂ خیر پر چلنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ لیکن آج ہم میں ایسی نفسانیت بڑھتی جاتی ہے کہ ہر شخص اپنی ذاتی ضروریات کو اتنی اہمیت دیتا ہے کہ اللہ کی راہ میں آٹھ آنے ماہوار بھی خرچ کرنے کو بارگراں خیال کرتا ہے، ہم اللہ کی راہ میں قلیل سی رقم بھی خرچ کرنا احتیاط اور دور اندیشی سے بعید خیال کرتے ہیں۔ ہمیں اس تہدید کا کچھ خیال نہیں کہ وہ سیم و زر جو ایک شخص اپنی ذات کے لئے بغیر راہ خدا میں خرچ کئے جمع کرتا ہے اس کی گردن میں لعنت کا طوق ہوگا اور قیامت کے روز یہی سیم و زر پگھلا کر اس کو داغ دینے کے کام آئیگا۔ یہ باتیں ہمارے ذہن میں ایک خیالی افسانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں ہماری اپنی ضرورتیں ہمارے لئے اتنی اہم ہیں کہ ہم سینما کے تماشہ کے لئے مہینے میں کئی بار ایک اٹھنی خرچ کرنا معمولی سی بات سمجھتے ہیں ٹینس میں اور دیگر تفریحات میں دس دس پانچ پانچ روپیہ ماہوار کا چندہ دے سکتے ہیں۔ دعوتوں میں ہزاروں روپئے خرچ کر سکتے ہیں۔ ختنہ۔ عقیقہ۔ شادی وغیرہ کے موقع پر نہایت فراخدلی سے فضولخرچی کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی ممبری سے نام خارج کرا سکتے ہیں۔ لیکن آٹھ آنے ماہوار نہیں دے سکتے ہیں۔

کار خیر کے لئے ایک اٹھنی مہینے میں ایک بار باقاعدہ نکال دینا ایک ایسا بارگراں ہے کہ جس کی طاقت ہم اپنے اندر نہیں پاتے۔ درآنحالیکہ یہ اٹھنی اُن کی اولاد کی تعلیم کے لئے ایک بیمہ ہے۔ اس لئے کہ اگر خدا نخواستہ ممبران کے انتقال کے بعد اُن کی اولاد کو تعلیم کے لئے وظیفہ کی ضرورت ہو تو اُن کا حق سب پر مقدم رکھا جاتا ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ہم اللہ کی راہ میں ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتے۔ اور خدا کو بھولے ہوئے ہیں۔ اگرچہ جب بندے خدا کو بھول جائیں تو خدا بھی اُن کو بھول جاتا ہے۔ مگر یہ اس کی شان معبودیت و رحمت ہے کہ وہ بندوں کو بھولا تو نہیں مگر یہ ضرور ہوا کہ اُس نے بھی اپنے بعض الطاف و برکات سلب کر لئے اور اس کا یہ نتیجہ ہے کہ ہم پستی کے انتہائی درجہ پر پہنچ گئے ہیں۔ کیا ہمارا دنیا میں آنا اور اس کے خوشنما منظر و دلربا صورت پر فریفتہ ہونا کھانا۔ پینا۔ عیش و عشرت کرنا خواہشات نفسانیہ کی داد دیکر چل دینا، ہماری حیات دنیوی کی غرض و غایت ہے؟ میرے نزدیک ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ ہماری خلقت کا منشاء خدابینی و حق پرستی، خدا شناسی ہے۔ دنیا میں آکر ہر طرح آسائش و آرام کریں ہر قسم کے کمال پر فائز ہوں ہر حیثیت سے دنیوی لذت حاصل کریں۔ لیکن اپنے خالق کا اتباع اور اُس کے احکام پیش نظر رکھیں۔ ایک ہمارے وہ اسلاف تھے کہ جو منازل رحمت و برکات تھے، مشاہیر و نامدار تھے صاحبان دولت و اقتدار تھے۔ دولت علم و فضل سے مالا مال تھے، قدرت نے سب کچھ اُن کے لئے سامان فراہم کر دئے تھے۔ اور دنیا کی تمام تاریکیوں کو ہٹا کر زمانہ کو اُن کے لئے روز روشن بنا دیا تھا اس وقت تو کوئی ایسا مقام نہ تھا کہ جہاں ایسے چشمہائے فیض نے اپنا اثر نہ دکھایا ہو۔ اس وقت تو کوئی ایسا پریشان حال نظر نہ آتا تھا کہ قوم کے صدہا دست ہمت جس کے دستگیر نہ ہو جائیں۔ اُس وقت تو کوئی ایسا بیمار غربت دکھائی نہ دیتا تھا کہ جس کے لئے دم بھر میں سیکڑوں مسیحا شفا دینے والے موجود نہ ہو گئے ہوں، اُس وقت تو کوئی ایسا در یتیم نہ تھا کہ بجائے ایک سائیہ پدری کے بیشمار دست تربیت نے اُس کے سر پر سایہ نہ کر لیا ہو، لیکن افسوس کہ آج ہمارے علم و عمل اور ہمارے آبائی نقش قدم میں زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ ہم میں نہ وہ عظمت رہی نہ وہ جلالت، نہ وہ ہمت، نہ وہ سخاوت۔ نہ وہ ایثار رہا۔ نہ کرم۔ نہ وہ ہمدردی رہی۔ نہ رحمدلی۔ نہ وہ حقوق اللہ کی ادائیگی اور نہ حقوق الناس کا خیال رہا۔ جس کی وجہ سے ہمارا جہاز طوفانی ہے اور ہماری کشتی منجدھار میں ہے۔ لیکن پھر بھی ابھی وقت ہے، باغ دنیا میں بہار بھی ہے اور خزاں بھی، جس طرح کسی چمن کو فصل بہار میں دیکھ کر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی حالت ہمیشہ یوں ہی رہیگی اسی طرح زمانۂ خزاں میں بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ اب اس کو زمانۂ بہار پھر نصیب نہ ہوگا۔ بلکہ کل بہار تھی تو آج خزاں ہے۔ آج خزاں ہے تو کل پھر بہار ہے۔ جس طرح صحن عالم میں خدا کی رحمت سے خشک درخت از سر نو سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں اسی طرح خدا کے لطف و کرم سے ہم میں بھی زندگی کے

آثار نمودار ہو سکتے ہیں، لیکن صرف اس کی ضرورت ہے کہ جس راستہ
کو چھوڑ کر اس مقام تنزل تک پہنچے ہیں اُسی پاؤں پھر اُسی راستہ پر چالیں
جو ہمارے آبائی جاہ و جلال شان و شوکت اور آبائی ترقی کا باعث ہوا
اور اپنے مال و دولت سے اہل حق کے حقوق کی کفالت سب سے پہلا فرض
سمجھیں۔

اے ملّت بیضا کے نام لینے والو! اے دین و ایمان کے نام پر فدا
ہونے والو! اٹھو۔ ذرا خوابِ غفلت سے چونکو! اور اپنی قوم کے بچّوں
کے لئے تحصیل علم و فن کے ایسے ذرائع مہیا کر جاؤ کہ کوئی بے سہارا
بچہ بھی بوجہ ناداری کے اس دولت علم سے محروم نہ رہنے۔ طالبان
علوم کے ساتھ روپیہ پیسہ سے سلوک اور اُن کی اعانت و امداد
سے بڑھ کر کوئی دوسرا مصرف خیر نہیں ہے۔ بہت سے مصارف
خیریہ ایسے ہیں کہ جن میں ایک کے عوض دس حصّہ اجر ملتا ہے۔ کسی میں
ایک کے عوض ستّر حصّے ملتے ہیں۔ کسی میں ایک کے عوض سات سو۔
کسی میں ایک کے عوض ستّر ہزار۔ لیکن حدیث ہے کہ جو کسی طالبعلم
کو ایک درہم سے امداد کرے تو اُس کو ایک درہم کے عوض سات
لاکھ درہم اجر و ثواب ملتا ہے۔

حضرات! انجمن ایک دعوت خیر ہے جو لوگوں کو اپنا روپیہ ایسے
مقصد میں صرف کرنے کے لئے بلاتی ہے کہ جو ہمیشہ باقی رہنے والا عمل
خیر ہے۔ انفرادی دولت و ثروت ایک آنی جانی چیز ہے لیکن قومی
دولت ایک باقی رہنے والا سرمایہ ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم
اُس کو مستحکم اور مضبوط بنانے کی پوری سعی و کوشش کریں۔ اگر موجودہ
ممبران میں سے ہر ایک جشن سلور جوبلی نمبر کی خوشی میں دو دو ممبر
فراہم فرما دیں تو اس کی تعداد میں کافی اضافہ ہو سکتا ہے۔

نتائج سلور جوبلی نمبر

حضرات! سلور جوبلی نمبر کی تحریک
جن اسباب و علل اور مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے پیش کی
تھی اور جن مصالح و فوائد کی بنا پر ارکان انجمن نے متفقہ طور پر
اس کو منظور کیا تھا اور جن وجوہ کے باعث اکابرِ قوم و ملت نے
اس کی شاندار الفاظ میں تائید کی تھی، خدا کا شکر ہے کہ خاطر خواہ نتیجہ
برآمد ہوا جس کو معلوم کر کے ہمدردِ قوم نہایت مسرور ہونگے۔ اس
اجمال کی کسی قدر توضیح اس طریقہ سے کیجا سکتی ہے کہ انجمن کی برادری
میں اس سال تقریباً چار سو جدید ممبران کا اضافہ ہوا۔ اور جنوری ۳۶ء
سے دسمبر ۳۶ء تک سال گذشتہ کے مقابلہ میں آمدنی تین ہزار روپیہ
زیادہ رہی۔ سلور جوبلی نمبر کی اس محیر العقول سرسبزی و شادابی اور
بار آوری پر ہمدردانِ انجمن جسقدر بھی خوش ہوں وہ کم ہے۔ اُس
مسبب الاسباب قادر مطلق معبود برحق کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ کار
عظیم بطریق احسن انجام پذیر ہوا۔

ترتیب سلور جوبلی نمبر

یہاں تک تو میں نے سلور جوبلی نمبر کے
اغراض و فوائد پر بحث کی تھی اور اُس کو میں اپنی صحت و آرام کا
خیال کئے بغیر شبانہ روز کی محنت و جانفشانی سے جیسا بھی ہو سکا قوم
کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ ترتیب کے کام میں جو دشواریاں پیش
آئیں اُن کا بھی ذکر کر دوں تو خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ بعض حضرات کی
خواہش تھی کہ اُن کے حالات شروع میں ہوں، بعض حضرات نے دس
دس، بارہ بارہ صفحات کے حالات لکھ کر بھیجدیئے۔ اور مجھ کو تاکید
فرمائی کہ ان حالات کو من و عن درج کر دیا جائے۔ بعض حضرات نے
انگریزی کے ٹائپ شدہ حالات اور اپنی خاندانی ہسٹری روانہ فرمادی
اور مجھ کو حکم دیا کہ اپنے مفید مطلب حالات اس سے اقتباس کر لئے
جائیں۔ ان تمام دشواریوں کو میں عمر بھر فراموش نہیں کر سکتا۔ میں نے
ترتیب حالات میں ایک اصول بنا لیا۔ وہ یہ ہے کہ حالات میں مقدم
و موخر کا جھگڑا اس طرح ختم کیا کہ تاریخ شرکت کے لحاظ سے حالات
کی ترتیب رکھی۔ شاید ایک یا دو جگہ اس قانون سے متجاوز ہوا ہوں یا
جو مفاد انجمن کے لئے بہتر تھا۔ خاندانی حالات و سوانح عمریوں کی ترتیب
و تلخیص کے لئے میں نے یہ محسوس کیا کہ طرز تحریر اور طریقہ ترتیب اس قدر
مخالف و متغائر ہے کہ کل حالات زندگی کے طرز انشا میں حسن تساوی
پیدا کرنا دشوار تھا اس لئے میں نے ان میں جا بجا قطع و برید کی ہے
اور بعض حالات کو تو بالکل از سر نو میں نے اپنی عبارت میں لکھا ہے
مجھ کو امید ہے کہ ممبر صاحبان میری مالی دشواریوں کا لحاظ فرما کر مجھ کو

معاف فرمائیں گے۔ اگر میں تمام ممبران کے مرسلہ حالات بغیر کسی ترمیم و تنسیخ کے طبع کر دیتا تو یہی سلور جوبلی نمبر ایک ہزار صفحات کا ہو جاتا اور اسپر پھر کئی ہزار روپیہ صرف ہوتا۔

بلاک و تصاویر تصاویر کے بلاک جس قدر اس نمبر میں شائع ہو رہے ہیں وہ منظوری کے بعد شائع کئے گئے ہیں اور جن حضرات نے بلاک کے اندر کچھ نقص تحریر فرمایا تھا اُس کو بلاک میکر سے دور کرانے کی دوبارہ کوشش بھی کی گئی ہے۔

مالی حالت و شکریہ معطیان انجمن وظیفہ سادات و مومنین نے صرف چار سو روپیہ اس نمبر میں منظور فرمائے تھے جن میں سے تقریباً سوا روپے تو ڈاک خرچ اور مراسلت میں صرف ہوئے۔ ممبران کی خدمت میں یہ نمبر روانہ کیا جا رہا ہے۔ اس پر کم از کم دو ڈھائی سو روپیہ صرف ہو جائیگا۔ انجمن کے یہ چار سو روپے تو ختم ہوئے۔ اب ممبران نے جو اعانت فرمائی ہے اُس کی تفصیل حاضر کرتا ہوں۔ بعض ممبران نے فوٹو تو روانہ فرما دئے لیکن صرف بلاک وغیرہ کا وعدہ فرمایا میں نے اُن کے اعتبار پر بلاک تیار کرائے لیکن ابھی تک اُن حضرات کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ اور مجھ کو چار سو روپے اب ایک مہاجن سے قرض لیکر یہ نمبر شائع کرنا پڑا۔ اس لئے ممبران سے میری یہ درخواست ہے کہ اپنی موعودہ رقم جلد روانہ فرما دیں۔ اور جن حضرات نے پانچ روپے سے کم روانہ فرمائے ہیں وہ اس کمی کو پورا فرما دیں تاکہ میں قرضہ کے فکر سے سبکدوش ہو جاؤں۔ اور جو حضرات اس کی زائد کاپیاں خریدنا چاہیں وہ صرف عہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں۔ دفتر میں اس کی کئی سو جلدیں موجود ہیں مجھ کو امید ہے کہ ممبر صاحبان اپنے عزیز و اقارب دوست احباب کی خدمت میں اس نمبر کو تحفۃً پیش فرمائیں گے تاکہ انجمن کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے۔ افراد قوم سے میری اپیل ہے کہ اگر میری اس محنت کو بہ نظر استحسان دیکھتے ہیں تو آپ انجمن کے مقاصد کی اشاعت فرمائیے اور اپنے دائرہ احباب سے ممبر بنا کر فارم ممبری دفتر کو روانہ فرما دیجئے۔ میں مالی اعانت کے سلسلہ میں یوں تو تمام معطیان کا شکر گذار ہوں لیکن بالخصوص عالیجناب ہز ہائینس نواب صاحب بہادر رامپور دام ملکہم۔ اور عالیجناب راجہ صاحب محمود آباد بالقابہ و میر صاحب خیرپور دام اقبالہٗ نے اس جوبلی نمبر کی اعانت فرما کر ایک بڑی ضرورت کو پورا فرمایا اور حضور پرنور کی اس امداد سے انجمن احسان مند رہیگی اور ہماری آیندہ نسلوں کو اس قومی البم میں اپنے اسلاف کرام کے ذاتی حالات معلوم ہونگے اور اُن کو بھی ان کی طرح ملک کی خدمت اور اپنی ترقی کا جوش پیدا ہوگا۔ عالیجناب نواب سید سرفراز حسین صاحب تحصیلدار گوڑگانوں۔ عالیجناب خان بہادر سید ظل حسنین صاحب۔ عالیجناب مولوی سید قائم رضا صاحب عالیجناب ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب بالقابہ متین گھاٹ پٹنہ۔ مرزا مراد شاہ صاحب دہلی۔ خان بہادر سید ظل حسنین صاحب ڈیرہ دون نواب خاقان حسین صاحب عارف کانپور۔ جسٹس فضل علی صاحب بالقابہ پٹنہ۔ مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس لکھنؤ۔ سید سید محمد حسنین صاحب دہرہ دون۔ خان بہادر سید تہذیب حسین صاحب۔ عالیجناب حکیم کاظم علیخاں صاحب ایڈووکیٹ امروہہ خان بہادر سید نبی ہادی صاحب رئیس امروہہ۔ سید محمد تقی ہادی صاحب وکیل میونسپل کمشنر امروہہ۔ ڈاکٹر ریاض الحسن صاحب بریلی۔ سید رضا احمد صاحب کیدی۔ سید جانباز حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس جھانسی۔ آغا محمد اکرم صاحب پولس کمشنر۔ سید شبیر حسین صاحب۔ آغا علی خاں صاحب الہ آباد۔ ڈاکٹر حیدر علی صاحب حیدرآباد۔ حیدر کرار صاحب وغیرہ کا بیحد رہین منت ہوں اس لئے اگر آپ حضرات کی امداد شریک حال نہ ہوتی تو مجھ کو بڑی سخت پریشانیوں میں مبتلا ہو جانا پڑتا۔ آخر میں جملہ ممبران انجمن کی خدمت میں بصد ادب درخواست ہے کہ اگر میرے قلم سے کوئی جملہ ناگوار خاطر نکل گیا ہو تو اُس کی معافی چاہتا ہوں۔

پیغامات متعلق سلور جوبلی نمبر

از نتیجۂ فکر عالیجناب مولانا حکیم سیّد مطاہر حسن صاحب نقوی مومن فرقانی امروہوی

یاد ایامیکہ تھے سادات بام اوج پر — چار سو بجتا تھا ڈنکا دہر میں شام و سحر
رشک میں ڈوبی ہوئی تھی اہل عالم کی نظر — ہاتھ باندھے ٹھوکروں میں رہتی تھی فتح و ظفر

کون سی تھی وہ ترقی جو ہمیں حاصل نہ تھی
کون سی وہ فرد تھی شیعوں میں جو کامل نہ تھی

دیکھتے تھے جس طرف تھی شانِ یکتائی عیاں — اپنی رفعت دیکھ کر جھکتا ہمیں تھا یہ آسماں
سر بسر شاداب تھا ایسا ہمارا گلستاں — تھا ہر اک غنچہ جیسے گلدستۂ باغِ جناں

ہر طرح پھولا پھلا سرسبز تھا شاداب تھا
گلشنِ سادات ہر صورت بآب و تاب تھا

یا تو وہ رفعت ہماری یا یہ پستی الاماں — ہے سراپا قصۂ عبرت ہماری داستاں
یا وہ قصرِ سلطنت وہ تخت و طبل و نشاں — یا یہ محکومی غلامی مفلسی مجبوریاں

الغرض سچ ہے وہی قصہ ہمارا ہو گیا
آفتاب اتنا ہوا اونچا کہ تارا ہو گیا

کاسۂ سرِ قیصر و کسریٰ کے ٹھکرا لیتے تھے ہم — نصب تھے روئے زمیں پر ہر طرف اپنے علم
مطلعِ بذل و عطا تھے منبعِ جود و کرم — جس طرف دیکھو نظر آتے تھے اربابِ ہمم

حکمراں تھے دولتِ علم و عمل تھی کیا نہ تھا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

رفتہ رفتہ جب ترقی سے ہوا اپنا یہ حال — یعنی ہاتھ آئی ہماری قوم کے حدِ کمال
قطرتاً وہ ہی ہوا ہونا تھا جو اس کا مآل — دفعتاً چلنے لگی اس باغ میں بادِ زوال

مطلعِ سادات پہ ابرِ تنزل چھا گیا
بیڑا اپنی قوم کا گردابِ غم میں آ گیا

آسماں پر پھر تو نکبت کی گھٹا چھانے لگی — بارشِ افلاس ہر جانب سے برسانے لگی
اس فضا میں کشت زارِ قوم کملانے لگی — انحطاط آیا وہ رفعت یک بیک جانے لگی

مالک و مختار مجبورِ مجسم ہو گئے
اور تھے جس حال میں افسوس اب ہم ہو گئے

سیلِ طوفانِ حوادث میں ہزاروں بہہ گئے — گھر کے گھر سادات کے برباد ہو کر رہ گئے
صدمۂ جانکاہ لاکھوں فرد اپنے سہہ گئے — مٹتے مٹتے پھر بھی اتنی بات آخر کہہ گئے

ہم تو جاتے ہیں مگر باقی کو اتنا چاہیے
بڑھ گیا ہے جو مرض اس کا مداوا چاہیے

ساتھ دولت کے ہمارے علم و فن جاتے رہے — جملہ اسبابِ تنزل پے بہ پے آتے رہے
انقلاباتِ جہاں نیرنگ دکھلاتے رہے — اپنے حالاتِ زبوں پہ ہم بھی شرماتے رہے

کس مپرسی سے ہماری سختیاں بڑھتی رہیں
اور اقوامِ جہاں سوئے فلک چڑھتی رہیں

الغرض رہتی نہیں یکساں ستم کی ایک چال — پھر نئے سر سے ہوا پیدا ترقی کا خیال
دیکھ کر حالِ سلف دل کو ہوا حد سے ملال — محسنِ ملّت، جلالِ قوم کو آیا جلال

پہلی فرصت میں انہوں نے کیا ہی اچھی بات کی
یعنی طرح ڈال دی اس انجمن سادات کی

محسنِ ملّت جلالِ قوم کی ایجاد سے — انجمن سادات جیسی دلنشیں بنیاد سے
یعنی اس کے سرپرستانہ یدِ امداد سے — مٹ گئی گردِ مذلت سیکڑوں افراد سے

الغرض جب سے یہ چشمہ آشکارا ہو گیا
ڈوبنے والوں کو تنکے کا سہارا ہو گیا

اس ادارہ نے کئے جو کام ہوں کیونکر بیاں — سیکڑوں خدمات اس کی اور بھی ہیں [illegible]
سیکڑوں افراد تھے جو ہونہار و نوجواں — جن کی پیشانی سے ظاہر تھے سعادت کے نشاں

ان کی مجبوری و ناداری کو اس نے کھو دیا
تخمِ ایثارِ سلف گویا دوبارہ بو دیا

بیشتر افراد پہنچے اس سے تا حدِّ کمال — ہیں بہت سے عہدہ دارانِ معزز خوش خصال
اس نے پیدا کر دئیے وہ صاحبِ مال و منال — سرپرستی میں ہیں جن کی سیکڑوں اہل و عیال

عین موقع پر حقیقت میں جگایا قوم کو
اس نے سیلاب حوادث سے بچایا قوم کو

جشن بست و پنج ۲۵ سالہ آج ہے اسکا بپا　　ہیں محرک جس کے فخر قوم نازِ جارچا
شہرۂ آفاق ہے جن کی ترقی مرحبا　　انجمن کے فیض سے بی۔اے کیا بی۔ٹی کیا

حاملِ فہم و ذکا ہیں صاحبِ اعزاز ہیں
صاف ہی کہدوں وہ میرے دوست ہیں اعجاز ہیں

واقعی اعجاز کی تحریک یہ اعجاز ہے　　زندگیٔ قوم کا مضمر اسی میں راز ہے
جذبِ قلبِ قوم کا دلکش یہی انداز ہے　　کامیابی دیکھ کر کیوں مضطرب غماز ہے

جنوری سے جون تک کے دن ہو گئے بیشمار
اور آمد میں اضافہ دیکھئے ڈھائی ہزار

ہے جلالِ قوم کی کاوش سے یہ بحرِ بقا　　خضر موجود ہیں لیکن اس کے احمد میرزا
کوششِ اعجاز ہے اس کے لئے معجز نما　　دیکھتے ہی دیکھتے جس سے وہ آگے بڑھا

اب روانی اس کی عالمگیر ہو جانے کو ہے
اقتدار قوم شاید پھر پلٹ آنے کو ہے

بانیانِ انجمن کو دے خدا اجرِ جمیل　　ایسے آڑے وقت میں جو ہو گئے اس کے کفیل
ورنہ رہتی قوم نظروں میں زمانہ کی ذلیل　　کرتا ہے پُرزور مومن قوم سے اب اپیل

اس کی امداد و اعانت جلد تر فرمائے قوم
کام ہے ادنیٰ توجہ سے تو پھر بنجائے قوم

اس کو اربابِ ہمم کا اک سہارا چاہئے　　پھر ترقی قوم کی اس وقت دیکھا چاہئے
کب حیاتِ چندروزہ پر بھروسا چاہئے　　کل کو جو کرنا ہو اس کو آج کرنا چاہئے

گوئے سبقت لے بجائیں اور قومیں دہر کی
آپکی غفلت نہ دکھلائے رنگت زہر کی

رحم ناداری پہ افرادِ شیعہ کی کیجئے　　جسقدر امکان ہو اس کو ترقی دیجئے
نیک نامی کے سوا عقبیٰ کا توشہ لیجئے　　جنت الفردوس میں صہبائے کوثر پیجئے

اک کرشمہ میں بنے جاتے ہیں دو کار اہم
دہر میں اعزاز پانا حشر میں باغِ ارم

اقتصادی کشمکش میں مبتلا ہے اک جہاں　　اُٹھ رہی ہے اسکے باعث دہر میں ہر شور و فغاں
تھوڑا تھوڑا دیجئے تاکہ نہ ہو زائد گراں　　آپکی ادنیٰ توجہ سے پڑیگی اس میں جاں

دانہ دانہ کو فراہم کرکے بنجاتے ہیں من
قطرہ قطرہ جسطرح مل کر ہو بحرِ موجزن

پیغام نمبر ۲

از عالیجناب مولٰنا مولوی سیّد محمد صاحب قبلہ مجتہد العصر امروہہ

مستحق تہنیت و تبریک ہیں اعجاز جارچوی صاحب پروپیگنڈا سکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین کہ جنکی عالی دماغی کا قابل قدر نتیجہ انجمن کی پچیس سالہ جوبلی کا جشن ہے جو نہ صرف دو ایک روز کے لطف صحبت اور چند جلسوں کی صورت میں وقتی مظاہرہ اور عارضی جذبہ کے ماتحت منایا جائیگا بلکہ یہ وہ بےمثال یادگار رسم مسرت ہوگی جس کے پائیدار نقوش ہمیشہ ہمیشہ شیعی دنیا کے صفحۂ قلب پر باقی و برقرار رہیں گے۔

یہ ایک چمنستان ایمان ہوگا جس کے لئے رنگ رنگ کے پھول طرح طرح کے گل بوٹے ایک جگہ فراہم کئے جا رہے ہیں۔ یہ ایک کتاب قومی ہوگی جسکی ایک جلد میں متفرق اوراق ملت شیرازہ بندی کے ساتھ جمع کئے جائیں گے یہ مجلہ انجمن ہذا کے تمام سوانح حیات کا حامل اور اس کی جملہ قومی و ملی خدمات کا آئینہ دار اور مشاہیر قوم کے حالات زندگی کا ایسا مجموعہ ہوگا جس کی مثال شاید کہیں مشکل سے مل سکے۔

انجمن وظیفہ سادات قوم کا وہ واحد ادارہ ہے کہ جس نے نہ معلوم کتنے یتیم بچوں کی تعلیمی سرپرستی کی۔ کس قدر نادار اور دشوار گذار راستوں میں پھنسے ہوئے بچوں کے لئے انجمن کا دست شفقت راہ نجات بنا۔ کتنے پریشان حال طالبعلموں کی اس نے دستگیری کی۔ کتنے پژمردہ نونہالوں کو سرسبز و شاداب کیا اور دولت علم کی ایسی گھٹائیں اٹھائیں اور برسائیں کہ تقریباً سوا لاکھ روپیہ وظائف پر تقسیم کیا۔ اور شاید ملک میں کوئی شیعہ آبادی ایسی ہو کہ جہاں انجمن کے چشمہ ہائے فیض نے اپنا اثر نہ دکھایا ہو یہ اس کی وہ عظیم الشان خدمات ہیں کہ جنکا بزرگان قوم و ملت کو تہ دل سے اعتراف ہے پس جس طرح کہ یہ انجمن ایک بے نظیر ادارہ ہے اسی طرح اس کی جوبلی بھی بےمثال ہے اور اس سلسلہ میں وہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو کسی زندہ قوم کا دستور ہو سکتا ہے عام طور پر اس نمبر کی اشاعت سے انجمن کے

متعلق ہمدردی پیدا ہو جائیگی اور چند روز میں اس کا حلقۂ اثر وسیع ہو جائیگا
جو پچیس سال کی خاموشی میں نہ ہو سکا۔ قوم کے پرخلوص سچے کارکن اور
خادمان ملت کی یاد تازہ رکھنا اور اُن کی خدمات کی قدر کرنا قومی زندگی
کا ثبوت اور سب سے پہلا اخلاقی فریضہ ہے ایک طرف اس نمبر کے ذریعہ سے
انجمن کی خدمات کا بہترین اعلان اور دوسری طرف اعیان قوم ہمدردان
ملت سے شیعی دنیا کا تعارف۔ یہ دونوں ایسی اہم چیزیں ہیں جنکی بناء پر یقین
ہے کہ انجمن وظیفہ سادات کی اس مبارک تجویز کا امید سے زائد خیر مقدم
کیا جائیگا۔ اور قبل اشاعت نمبر ہذا فہرست ممبران اور بہ سلسلہ جوبلی مالی
امداد میں کافی اضافہ ہوگا۔ اور کوئی شیعہ بستی ایسی باقی نہ رہیگی جس کے
ذکر سے یہ نمبر خالی رہے۔ اور کم از کم وہاں کے کسی ایک بزرگ کا تذکرہ
حالات اور فوٹو اس بیش بہا کتاب میں نہ ہو۔

اعجاز جارچوی صاحب جو اس انجمن کے بڑے جوشیلے کارکن ہیں اس
نمبر کو شاندار حیثیت سے نکالنے میں ایسے سرگرم ہیں کہ آج کل اُن کا دل
و دماغ صرف اسی طرف متوجہ ہے۔ جارچوی صاحب باعتبار ترتیب
تالیف اور صوری و معنوی حیثیت سے اس تذکرہ قومی کو دلکش بنانے
میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کرنے والے نہیں ہیں۔ ان کا جوش وانہماک
قوم و ملت پر بڑا احسان ہے جس سے اس انجمن کی ترقی میں چار چاند لگ
جائیں گے۔ اگر اس موقع پر امید سے زائد ان کی ہمت افزائی نہ ہوئی
تو سخت ناشکری ہے۔ بحمد اللہ ابھی ہمارے دلوں میں جرأت۔ ہمارے
دماغوں میں طاقت۔ اور ہمارے مزاجوں میں جوش موجود ہے۔

انجمن وظیفہ سادات کو ایسا تعلیمی بیت المال بنا دینا کہ جو انقلاب زمانہ
سے کسی وقت زوال میں نہ آئے۔ کچھ مشکل بات نہیں ہے خداوند عالم
مدد فرمائے اور یہ عظیم الشان انجمن اپنے انتہائی مقصد میں جلد از جلد کامیاب ہو
اور اس کی یہ رفیع المکان جوبلی بھی سے نیک فال ثابت ہو۔

نواب سید احمد میرزا صاحب بھی قابل مبارکباد ہیں کہ ان کا زمانہ
سکریٹری شپ نہایت کامیاب ثابت ہوا اور ان کی جدوجہد سے سو
روپیہ ماہوار کی مستقل رقم نواب صاحب بہادر رامپور کے یہاں سے
منظور ہو گئی۔

پیغام نمبر ۳

از جناب فخر قوم مولوی سید کلب عباس صاحب وکیل رائے بریلی

خدا جزائے خیر دے اعجاز جارچوی صاحب کو جنھوں نے انجمن وظیفہ سادات
و مومنین کی پچیس سالہ زندگی اور اُس کے کارناموں کا تبصرہ کرنے کا یہ
طریقہ نکالا ہے کہ اس کے کارکنان، خادمان اور ممبران سے عام شیعی دنیا
کا تعارف کرائیں اور اُن کے حالات اور تصاویر اکٹھا کر کے دنیا پر ظاہر
کریں کہ ہماری قوم میں کیسے کیسے باخبر اور باایثار لوگ موجود ہیں۔ حقیقت
یہ ہے کہ یہ انجمن اپنی آپ نظیر ہے۔ اس کے بانیان برادر محترم محسن میرزا صاحب
اور مخدوم حاجی جلال الدین حیدر صاحب کے خلوص نیت کا یہ نتیجہ ہے کہ
یہ انجمن خاموشی کے ساتھ پھیلتی رہی۔ وہ ایک دانہ جو سنگ لاخ زمین میں
پڑا تھا آج قوم کا لہلہاتا ہوا پودا ہے۔ اگر اس کو باخلوص کارکن نہ ملے
ہوتے اور انھوں نے خاموش گرانہماک سے انجمن کے حلقۂ اثر کو بڑھانے کی
سعی نہ کی ہوتی تو آج سوا لاکھ روپیہ کا وہ باخیر مصرف جو مختلف صنعتی و ادبی
درسگاہوں میں وظائف کی صورت میں ہونہار شیعہ طلباء پر ہوا۔ کیسے ممکن
ہوتا۔ سچ پوچھئے تو انجمن وظیفہ سادات و مومنین ایک امدادی بیمہ کمپنی
اور تعلیم کا بنک ہے جس سے عند الضرورت نادار او مستحق طلباء اپنے استحقاق
کا ثبوت دیکر وظیفہ حاصل کر سکتے ہیں اور برسر روزگار ہونے کے بعد
بتدریج اُسے ادا کر سکتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آج ممبرین کرکل کے لئے اپنے
بچوں کے واسطے سامان تعلیم ممبران فراہم کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ انجمن
اپنے ممبران متوفی کے بچوں کو وظیفہ دینے میں ترجیح دیتی ہے اور آجتک
نہ معلوم کتنے بچے ایسے یتیم ہوگئے جنکو انجمن نے زیور تعلیم سے آراستہ کر کے
اُن کے چہروں سے گرد یتیمی کو دھو دیا ہے۔ دنیا میں اچھی باتیں کیسی ہی
اچھی کیوں نہ ہوں جب تک اُن کی مثال بطور مظاہرہ آنکھوں کے سامنے
پیش نہ کیجائے اپنا گرویدہ کم بناتی ہے۔ اسی طرح ہماری انجمن بھی اپنی
خاموشی کی وجہ سے آج تک اپنے حلقۂ اثر میں زیادہ وسعت نہ پیدا کرسکی
یہ امر نہایت مسرت خیز ہے کہ اعجاز جارچوی صاحب نے اس کمی کو پورا کیا۔
اور انجمن کی خدمات کا اعلان کرنے کا یہ دیدہ زیب اور دلفریب ذریعہ نکالا

کہ ایک کتاب کی صورت میں اُس کی تاریخ، اُس کے کارنامے اور اُس کے کارکنان کے سوانح اربابِ ملت کے ہاتھوں تک پہنچانے کا تہیہ کر لیا۔ یہ سلور جوبلی نمبر انشاء اللہ انجمن کی زندگی کا وہ پہلا سنگِ بنیاد ہوگا جس کے اوپر عالیشان اور مرتفع عمارت مستقبل قریب میں انشاء اللہ اُٹھ سکیگی۔ وہ دن اعجاز جارچوی صاحب اور ساری قوم کے لیئے مبارک دن ہوگا۔ اس لیئے میں تمام ممبران انجمن سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنی اپنی سوانح عمریاں اور فوٹو مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔ جناب اعجاز جارچوی بی۔ اے۔ بی ٹی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری انجمن وظیفہ سادات امروہہ۔

پیغام نمبر ۴

منقول از سرفراز لکھنؤ

از عالیجناب حجۃ الاسلام عمدۃ العلما السید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر لکھنؤ

انجمن وظیفہ سادات کو عالم وجود میں آئے ہوئے پچیس برس ہوئے اور بہت سے آلِ رسولؐ جو تشنۂ علم تھے اس قلیل مدت میں انجمن سے مالی امداد حاصل کر کے زیورِ علم سے آراستہ ہو گئے۔ علم کی فضیلت کے بعد طالب علم کی اعانت میں فضیلت ہے خصوصاً جبکہ اولادِ علیؑ و فاطمہؑ بھی ہو اور یہی فضیلت اس انجمن نے حاصل کی۔

یقیناً اس پچیس سالہ خدمات کی یادگار میں سلور جوبلی نمبر کی تقریب مناسب بھی اور مبارک بھی ہے اور اس تقریب کے سلسلہ میں جوبلی نمبر کی اشاعت بہت زائد مستحسن بھی۔

یہ نمبر انجمن وظیفہ سادات کے زرّیں کاموں کا موثق تذکرہ بھی ہوگا اور مشاہیر قوم کی بہترین تاریخ بھی۔ ارکان انجمن کی بلند نگاہی قابل داد ہے کہ تمام موجودات کے نتیجہ آخر یعنی فنا پر نظر کرتے ہوئے تذکرۂ اسلاف و اخلاف کا قصد کیا تاکہ یادِ رفتگاں کے نمونے ہمت افزا ہوں۔ انشاء اللہ ارکان انجمن کی یہ کوشش سعی مشکور ہوگی۔

منقول از اسد لکھنؤ

پیغام نمبر ۵

از عالیجناب سید مجاہد حسین صاحب جوہر ایڈیٹر جریدہ اتحاد امروہہ

انجمن نے اعجاز جارچوی صاحب کی تحریک سلور جوبلی نمبر کی اشاعت کو منظور کر لیا ہے اور تین سو روپیہ جارچوی صاحب کے لیئے اس نمبر کی اشاعت میں منظور کیئے ہیں۔ اس سے ممبران انجمن کے تدین، انجمن کے ساتھ سچی ہمدردی کا کافی ثبوت مل سکتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سلور جوبلی نمبر کی اشاعت کے اخراجات معمولی نہیں ہیں۔ اس کے لیئے تین سو روپیہ کی رقم کیا حقیقت رکھتی ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے جارچوی صاحب کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ حتی المقدور تمام اُن ممبران کارکن کمیٹیوں کے فوٹو جو انجمن کے ابتدائی ذکر سے آج تک اسکی کمیٹیوں میں داخل ہوتے رہے ہیں حاصل کر کے شامل کریں اور یہی نہیں ۱۹۳۶ء کی سالانہ رپورٹ بھی جارچوی صاحب کو چھپوا کر شامل کرنا ہوگی۔ لیکن اس کے کثیر اخراجات پر نظر کرتے ہوئے ممبران کارکن کمیٹی نے انھیں اجازت دی ہے کہ وہ جسقدر ممبران کے فوٹو اور سوانح عمریاں اس نمبر میں چاہیں شامل کر سکتے ہیں۔ حقیقتاً کارکن کمیٹی کا اس اجازت سے یہ مقصد ہے کہ اُن حضرات سے جو سلور جوبلی نمبر کی اہمیت اور اس کے فوائد کا احساس رکھتے ہیں امداد مل سکے۔

یہ سوال کہ سلور جوبلی نمبر انجمن کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے کسی زیادہ تشریح کا محتاج نہیں۔ کسی کام کے پروپیگنڈے میں ایسی تدابیر ہی ہوا کرتی ہیں جو اسے کامیاب اور مقبولِ عام بنا سکتی ہیں اگر سلور جوبلی نمبر بڑی تعداد میں شاندار طور پر شائع ہو سکا تو ہمیں یقین ہے کہ قوم کے ہر طبقہ کو انجمن کی طرف رجوع کر دیگا۔ جارچوی صاحب کا انہماک متوقع بنا رہا ہے کہ وہ اس نمبر کو نہایت شاندار طور پر قوم کے سامنے پیش کر سکیں گے۔ ۸ر جنوری ۱۹۳۶ء

پیغام نمبر ۶

از عالیجناب منور علی صاحب مدیر الحافظ لاہور

ہمیں یہ معلوم کر کے از حد مسرّت ہوئی ہے کہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین نے اپنے پچیس سالہ جشن سالگرہ کے لیئے شان و شوکت سے تیاری شروع کر دی ہے اس تقریب میں انجمن کی ایک سلور جوبلی بک شائع کرنیکا بھی فیصلہ کیا گیا ہے جس میں انجمن کے آغاز سے اب تک نہ صرف انجمن کے حالات اور ۱۹۳۶ء کی رپورٹ شائع ہوگی بلکہ سرکردہ اصحاب انجمن کے فوٹو اور سوانح حیات بھی درج کیئے جائیں گے۔ جناب اعجاز جارچوی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی امروہہ

نے جو قوم کے ایک ممتاز اور سرگرم رُکن ہونے کے علاوہ ایک قابل ادیب بھی ہیں اور جنکی قومی بہتری اور بہبودی کی تحریریں قوم کے لوح دل پر اکثر نقش ہوتی رہتی ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام و انصرام اپنے ذمہ لیا ہے اور انجمن کے ارکین سے استدعا کی ہے کہ وہ اُنہیں تصاویر اور حالات بھیجیں اور چونکہ یہ کتاب ہزاروں کی تعداد میں طبع ہوگی اور خرچ زیادہ آئیگا۔ اس لئے انجمن کی امداد بھی فرمائیں ہمیں امید ہے کہ انجمن کے قدیم و جدید ارکان انجمن کی ان خدمات حسنہ کے پیش نظر دونوں طریقوں سے امداد فرمائیں گے اور اپنا پورا تعاون انجمن کے حوالے کرکے یہ کوشش کرینگے کہ جوبلی بک ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔

پیغام نمبر ۷

ازعالیجناب خواجہ اسد اللہ صاحب اسد ایڈیٹر جریدہ اسد لکھنؤ

اس اخبار میں انجمن وظیفہ سادات کی کارروائی اور اس کے پروپگینڈا سکریٹری جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کا ایک مراسلہ درج کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب اعجاز جارچوی انجمن کا ایک سلور جوبلی نمبر نکالنے والے ہیں۔ ممدوح نے اس نمبر کا جو خاکہ پیش کیا ہے اُسے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس نمبر کے لئے جو رقم انجمن وظیفہ سادات سے منظور ہوئی ہے وہ بہت کم ہے لہٰذا ضرورت ہے کہ انجمن وظیفہ سادات کا یہ سلور جوبلی نمبر شایان شان حیثیت میں نکالا جاسکے۔ ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء

پیغام نمبر ۸

ازعالیجناب سید اعظم حسین صاحب اعظم مدیر جریدہ سرفراز لکھنؤ

اس ہفتہ میں ہمیں جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی کا ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی طرف سے طے کیا گیا ہے کہ اس کی جوبلی کے موقع پر ایک ایسا کتابی مجموعہ شائع کیا جائے جس میں اس کی پچیس سالہ خدمات بالتفصیل قلمبند کی جائیں۔ یہ مراسلہ اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ درج کردیا گیا ہے اور یہاں ناظرین کرام کی توجہ اسکی طرف مبذول کرائی جاتی ہے بتجویز بہرحال بہت اہم ہے اور ہمدردان انجمن کی پوری توجہ کی مستحق ہے۔ ۹ جنوری ۱۹۳۶ء۔

پیغام نمبر ۹

ازعالیجناب ظفر عباس صاحب فضل ایڈیٹر جریدہ نظارہ لکھنؤ

ہمیں جناب اعجاز جارچوی کے سرفراز نامہ اور مراسلہ سے یہ معلوم کرکے انتہائی مسرت ہے کہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کا سلور جوبلی نمبر شائع ہونیوالا ہے جس کے پروپگینڈا سکریٹری جناب اعجاز جارچوی مقرر ہوئے ہیں اس میں شبہ نہیں کہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین ہی قوم کی اس وقت ایسی انجمن ہے جو عمل کے دامن سے وابستگی ہی اپنے وجود کا حقیقی مقصد سمجھتی ہے اس وقت تک یہی انجمن ایسی ہے جس نے کافی سرمایہ سے قوم کے بچوں کو تعلیم دلوائی اور علمی حیثیت اختیار کی۔ ہمیں انجمن کی جانب سے علاوہ مراسلہ کے جو جناب اعجاز جارچوی کے اسم گرامی سے اسی اخبار میں شائع ہو رہا ہے انجمن کی طویل کارروائی بھی موصول ہوئی تھی لیکن افسوس کہ ہم جگہ کی قلت اور نظارہ کے حجم کم ہونیکی وجہ سے مذکورہ کارروائی کو شائع نہ کرسکے۔ ہمیں امید ہے کہ قوم جناب اعجاز جارچوی کی سلور جوبلی نمبر نکالنے میں مدد کریگی۔ کیونکہ اس مخصوص نمبر نکالنے کے لئے جو رقم انجمن سے منظور ہوئی ہے وہ بہت کم ہے اور کام بہت زیادہ ہے جناب اعجاز جارچوی کی شخصیت قوم میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اس لئے ہمیں آپ کی ذات سے قوی امید ہے کہ مذکورہ نمبر بہت عمدہ اور کامیاب ہوگا۔ ۱۴ جنوری ۱۹۳۶ء۔

پیغام نمبر ۱۰

ازعالیجناب فخر قوم خواجہ غلام السیدین صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج علی گڈھ

آپکے کئی خطوط اور اپیلیں اخباروں میں پڑھیں اور ان کا جواب نہ دیسکنے کی وجہ سے میرے ضمیر پر بار ہے۔ آپ انجمن کا سلور جوبلی نمبر نکال رہے ہیں بہت اچھا خیال ہے۔

پیغام نمبر ۱۱

از عالیجناب حکیم کاظم علی خانصاحب ایڈوکیٹ (امروہہ)

جوبلی نمبر کی تیاری کا کام جو آپنے اپنے ذمہ لیا ہے وہ فی الواقعی معمولی نہیں ہے - خداوند عالم کا فضل اور آپ کا انہماک یہ یقین دلاتا ہے کہ وہ بطریق احسن انجام پائیگا میں بھی اپنی مختصر سوانح عمری اور فوٹو روانہ کروں گا - آپکی یہ تحریک نہایت ہی مفید ثابت ہو گی -

پیغام نمبر ۱۲

از عالیجناب آغا نثار احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر جھنگ

آپکا خط ملا - واقعی تجویز نہایت اچھی ہے اور ترقی انجمن کے لئے بہترین ذریعہ ہے میں بھی اپنا فوٹو مختصر سوانح عمری ارسال خدمت کرونگا مشاغل ملازمت وغیرہ سے وقت نکال کر جلد تعمیل ارشاد کرسکونگا - آپکی یہ قومی خدمت قابل تحسین و صد آفرین ہے -

پیغام نمبر ۱۳

از عالیجناب سید وصی حیدر صاحب بلگرامی مظفر پور

مکرم و محترم زید مجدکم - انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی جو گرانقدر خدمات آپ انجام دے رہے ہیں وہ صلہ ستائش اور تشکر و امتنان سے بالاتر ہیں - اللہ کرے عزم و عمل اور زیادہ ہو بعض کرم فرماؤں کے اصرار پر اپنے مختصر حالات بھیج رہا ہوں میری طرف سے اس کے اندراج و اخراج کا آپ کو پورا حق حاصل ہے -

پیغام نمبر ۱۴

از عالیجناب نواب سید خاقان حسین صاحب رضوی عارف کانپور

دنیا کی وہ قوم جو علم و تمدن مہذبانہ رکھتی ہے ارباب علم و فضل کی قدر افزائی اپنا فرض جانتی ہے صاحبان علم اگر واقعی عالم ہیں تو قوم کے تمدن کی اصلاح مذہب حقیقی کی تعلیم ان کا فرض ہے شعراء بشرطیکہ اسرار فن سخن سے واقف ہوں اپنے خیال وارادہ کو کام میں لا کر سامعین کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں پھر اُن کو جس طرف چاہتے ہیں متوجہ کر دیتے ہیں ان نکات کو سمجھ کر اہل یورپ نے اپنے علماء اور فضلاء و شعراء کی قدردانی نصب العین قرار دے رکھی ہے -

شیکسپیر وغیرہ شعراء کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک مصرعہ حامل لطائف معنوی خیال کیا جاتا ہے - اس وقت شیکسپیر کے کلام کی توضیح و تشریح میں جسقدر کتابیں معرض طبع میں آچکی ہیں اگر فراہم کیجائیں تو بے شبہ ایک کتبخانہ بن سکتا ہے - مگر وائے برحال ہمیں بغض و نفاق اور حسد و خود پرستی سے فرصت کہاں کہ انصاف کے ساتھ اپنی قوم کے نفوس کاملہ کی قدردانی کی طرف متوجہ ہوں اور اُن کی شہرت و بقائے نام کو اپنی شہرت اور اپنا نام سمجھیں - یہاں ہر شخص اپنے نام و نمود کی فکر میں ایسا مصروف ہے کہ ارباب کمال کی تنقیص ذریعہ عزت و نیکنامی سمجھتا ہے دنیا میدان ترقی کیطرف چستی و سبک خیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے - یہاں قسمت کے ساتھ پاؤں بھی سو گئے ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتے -

علماء اپنے کو مفید مطلب بنائیں تمدن کی اصلاح کو مہتم بالشان سمجھ کر اس طرف متوجہ ہوں -

شعراء اپنی قوت ارادی اور شیریں زبانی سے دلوں کو مسخر کریں - قوم قدردان ہو - حوصلہ افزائی کیجائے پھر دیکھئے خدا کیا کرتا ہے -

آدمی شو اگر خدا خواہی

اس وقت مجھے جناب اعجاز جارچوی بی - اے - بی - ٹی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری انجمن وظیفہ سادات امروہہ کی تحریک سلور جوبلی نمبر کا خیال آیا - واقعی جو اس مرد دوراندیش نے کام کیا ہے وہ لائق دید و قابل داد ہے اور جو کارنامہ سلور جوبلی نمبر کے نام سے عنقریب شائع ہونیوالا ہے - اُسکو ارباب ذوق بشوق پڑھیں اور میرے ہمراہ مولانا اعجاز جارچوی کے مداح و شاکر بنجائیں

راست گفتن شعار عارف ہست

جن حضرات نے ابتک اس عظیم الشان قومی البم میں اپنے حالات روانہ نکئے ہوں وہ جلد از جلد ۱۵ ر دسمبر تک اعجاز جارچوی صاحب بی - اے - بی ٹی امروہہ کے پتہ پر روانہ فرمائیں - منقول از اسد لکھنؤ مورخہ ۱۲ ر دسمبر ۱۹۳۶ء -

---

پیغام نمبر ۱۵

ازعالیجناب محمد حضور عالم صاحب گورنمنٹ انسپکٹر لیدر اینڈ سٹر یحبنور

جناب اعجاز جارچوی صاحب - سلام علیکم آپ کا مطبوعہ خط پہنچا جس میں آپنے میرے حالات زندگی اور فوٹو طلب فرمائے ہیں - دونوں چیزیں حاضر ہیں میں آپکی اس تحریک کو پسند کرتا ہوں -

پیغام نمبر ۱۶

ازعالیجناب نواب سید احمد میرزا صاحب بالقابہ آنریری سکریٹری انجمن وظیفہ سادات نیو دہلی

تقریباً ایک سال سے سلور جوبلی نمبر کا پروپیگنڈہ اسکریٹری جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی بی - اے آنریری پروپیگنڈا اسکریٹری قومی اخبارات میں فرما رہے ہیں اور ممبر صاحبان کی خدمت میں علیحدہ علیحدہ خطوط بھی ارسال کئے گئے ہیں لیکن اُن کی آخری رپورٹ سے یہ معلوم کرکے بیحد افسوس ہوا کہ اسوقت تک کل دو سو فوٹو اور سوانح عمریاں ان تک پہنچی ہیں - انجمن وظیفہ سادات جیسی ہردلعزیز اور محبوب انجمن کی رپورٹ کے جوبلی نمبر کے لئے یہ کچھ بھی نہیں - ضرورت اس امر کی ہے کہ کوئی ممبر بھی ایسا نہ رہے جس کے حالات اور فوٹو اس نمبر میں شائع ہونے سے رہ جائیں تاکہ صحیح معنوں میں اس کو قومی البم کہا جاسکے جو گولڈن جوبلی نمبر تک سینہ سے لگا کر رکھا جاسکے - اس لئے نہایت ادب سے گذارش ہے کہ اس طرف توجہ فرمایئے اور ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء تک فوٹو اور حالات جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی کے پتہ پر امروہہ ارسال فرما کر اپنے محبوب ادارہ کے جوبلی نمبر کی شان کو دوبالا فرمایئے - جن حضرات نے فوٹو اور حالات روانہ فرمائے ہیں لیکن عطیہ یعنی صرفہ بلاک مرحمت نہیں فرمایا ہے وہ اپنا عطیہ جلد روانہ فرمادیں -

منقول از سرفراز مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۶ء

پیغام نمبر ۱۷

ازعالیجناب حجۃ الاسلام سلطان الواعظین مفتی سید محمد احمد صاحب قبلہ مدظلہ سوہ نبیت

اقوام عالم میں ملت شیعہ وہ قوم ہے جس نے اس وقت تک اس گرانقدر دولت علم کے حاصل کرنے میں ہر قوم سے زیادہ اپنے عزم اور اپنے عمل کا ثبوت دیا اس دور فلاکت و مصیبت میں ہمارے قوم کے مایۂ ناز افراد آسمان ہندوستان کی تعلیم و تمدن اور معاشرت و سیاست کے آفتاب و ماہتاب ہیں - لیکن اس کے باوجود اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ شیعوں کے تعلیمی ادارے خواہ وہ تعلیم جدید کے مرکز ہوں یا تعلیم قدیم کی درسگاہیں سب کے سب نہایت نازک اور کمزور حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں انھیں تعلیمی اداروں میں ایک مشہور انجمن بھی ہے جسکو انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے - خدا ہی خوب بہتر جانتا ہے کہ وہ کونسی نیک ساعت تھی جب اس کی بنیاد جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب اور مرحوم جناب سید محسن میرزا صاحب نے اپنی نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ رکھی اُسوقت سے لیکر آجتک یہ انجمن برابر اور مسلسل قوم کے نادار اور غریب اطفال کے لئے تعلیمی امداد اور سہولت کے سامان فراہم کر رہی ہے - تمام قوم میں آپ کو جستجو کے بعد ایک فرد بھی ایسی نہ ملیگی جو اس کے مفید اور ضروری ہونے کا انکار کر سکے لیکن اس کے باوجود آپکو اپنی ہی قوم میں بہت سے ایسے تعلیمیافتہ دولتمند حضرات ملیں گے جنھوں نے آجتک اس کی ممبری قبول کرکے اپنی کثیر آمدنی کے ایک قلیل جز کا اپنے نادار اور غریب بھائیوں کو حصہ دار بنانا منظور نہیں کیا - کیا یہ امر کچھ کم افسوسناک ہے ؟ قوم کے عوام الناس سے اگر قطع نظر بھی کر لیجائے تو بھی اس قوم میں تنزل و انحطاط کے باوجود ابھی بہت سے ایسے تعلیم یافتہ اور دولتمند حضرات موجود ہیں جو دوسری اقوام کے اداروں کی امداد و اعانت کرتے رہتے ہیں لیکن اُنکو اپنی قوم کے شوم بخت اور بدنصیب اطفال کے حال زار کی طرف کبھی توجہ کا موقع نہیں ملتا ضرورت ہے کہ قوم پوری یکجہتی اور اتفاق و اتحاد سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی امداد کرکے اس کو اس قابل بنا دے کہ وہ قوم کے ہر غریب بچہ کی تعلیمی ضرورتوں کی کفیل ہوسکے - اور ہر سال سرمایہ کی کمی کی وجہ سے جو متعدد امیدواروں کی درخواستیں مجبوراً واپس کرنا پڑتی ہیں اور وہ غریب اپنا دل مسوس کر رہجاتے ہیں یہ دل آزار اور رنجدہ صورت آیندہ پیش نہ آئے - آپکی یہ مفید اور مقبول انجمن اپنی زندگی کے پچیس سال آپکی خدمت میں مصروف رہ کر بسر کر چکی ہے اس تقریب میں اسکے پُر جوش اور

مخلص کارکن جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی
اس کا جوبلی نمبر شائع فرما رہے ہیں اور اس سعی میں مصروف ہیں کہ قوم کے
تمام مشاہیر اور انجمن وظیفہ سادات کے معاونین کی عکسی تصاویر کے ساتھ
ان کی مختصر سوانح حیات شائع کرکے جوبلی نمبر کو قومی البم بنا دیں۔ رائے بہت
معقول اور تجویز نہایت پسندیدہ ہے اور اس لئے موصوف نے جس
ہمت و ایثار کا ثبوت دیا ہے اس کے لئے جناب ممدوح مستحق صد آفرین و
ستائش ہیں۔ یہ جوبلی نمبر انجمن وظیفہ سادات کی پچیس سالہ خدمات کا دلکش
مرقع اور شیعوں کی تعلیمی زندگی کا دلآویز تاریخی ثبوت ہوگا۔

انجمن وظیفہ سادات کی موجودہ حالت درحقیقت اس قابل نہیں کہ اس کے
لئے ہم کوئی جوبلی نمبر شائع کرکے دوسری اقوام کے سامنے اپنی تعلیمی بیحسی کا
تحریری ذخیرہ مہیا اور پیش کردیں۔ جب میں اس پر غور کرتا ہوں کہ دوسری
اقوام ہماری سب سے بڑی اور مشہور تعلیمی انجمن کی مالی حالت کو دیکھ کر
ہماری نسبت کیا رائے قائم کرینگی تو میرا سر بار ندامت سے جھک جاتا ہے
وہ قوم جو اپنے تعلیمی عروج اور علمی کمالات کی وجہ سے سارے عالم سے
خراج تحسین وصول کرچکی ہے آج اسکی کامیاب ترین انجمن کی یہ حالت ہے کہ
وہ بڑی کفایت شعاری اور سخت پابندی کے بعد پچیس سال میں صرف
پچاس ہزار روپیہ جمع کرسکی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہمیں اپنے
دوسرے مفلس اداروں کو دیکھتے ہوئے یہ رقم خطیر اور گرانقدر نظر آئے
لیکن درحقیقت ایک تعلیم یافتہ قوم کی واحد اور کامیاب انجمن کے لئے یہ
کوئی عظیم الشان کامیابی نہیں ہوسکتی۔

اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ قوم کی ہر وہ فرد جو کم از کم آٹھ آنے ماہوار
ادا کرسکتی ہو جوبلی نمبر کی اشاعت سے قبل اس انجمن کی ممبری قبول فرمائے
تاکہ جوبلی نمبر ہماری قومی ترقی اور تعلیمی احساس کی صحیح اور دل افروز یادگار
ثابت ہوسکے اور ہم غیر اقوام کے افراد کے سامنے پیش کرکے اپنے دردِ ملت
کا ثبوت دے سکیں۔

اکابر ملت اور عمائد قوم سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ جلد از
جلد اپنے حالات اور واقعات مختصر طور پر قلمبند فرما کر جناب سید اعجاز حسین
صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی پروپیگنڈا سکریٹری انجمن وظیفہ سادات امروہہ
ضلع مراد آباد کے پتہ پر ارسال فرمائیں اور اس کی ممبری قبول فرماکر
اپنی امداد و اعانت سے اسکی بنیاد کو مستحکم اور مضبوط کرکے اپنے نادار
اور مفلوک الحال بچوں کی سرپرستی فرمائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ میرے
احباب میں اکثر حضرات اس انجمن کے ممبر ہیں اور جن صاحب کو ابتک اسکی
امداد کا موقع نہ ملا ہو اُن سے میں استدعا کرونگا کہ وہ اس انجمن کی ممبری
قبول فرماکر دین و دنیا میں سرخرو ہوں اور ناچیز خادم ملت کو شکریہ کا موقع
مرحمت فرمائیں۔ "منقول از اسد لکھنوی"

پیغام نمبر ۱۸

از عالیجناب مولوی السید مطاہر حسن صاحب نقوی فرقانی امروہوی

ماشاء اللہ یوں تو شیعان ہند کے متعدد ادارے ایسے ہیں جو آنکھوں کے نور اور دلوں کے سرور
کہے جانیکے مستحق ہیں اور فی الجملہ اپنے اپنے موقع پر فرائض متعلقہ کی بجا آوری میں ساعی
نظر آتے ہیں لیکن جس قسم کی پُرخلوص اور ٹھوس خدمات اس قلیل مدت میں انجمن وظیفہ
سادات نے سرانجام دیں ان پر نظر غائر ڈالنے نیز توازن و تقابل کرنے سے ثابت
ہوتا ہے کہ یہ ادارہ حقیقی معنوں میں آنکھوں کا تارہ ہے فی الحقیقت یہی وہ
نافع ترین ادارہ ہے جس کے زرین کارنامہ جات پر دنیائے شیعیت بجا طور پر
سربلند و سرفراز ہوکر فخر و مباہات کرسکتی ہے اسکی چوبیس سالہ لائف پر اگر ہم
اجمالاً بھی تبصرہ کریں تو ورق کے ورق اس کی زرین خدمات سے جگمگاتے نظر
آئیں گے۔ اس تھوڑی سی مدت میں سیکڑوں ہونہار کم استطاعت ارباب
احتیاج پر تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ قرینہ سے صرف کرکے اس نے ہزارہا افراد
قوم کو تباہی و بربادی سے محفوظ کردیا سیکڑوں افراد جنکا کوئی حامی و مددگار
نہ تھا اور ناداری کے باعث کچھ نہ کرسکتے تھے آج اس ادارہ کی سرپرستی کی وجہ
سے بڑے بڑے عہدوں پر فائز و کامیاب ہوکر ہزارہا افراد کی آسایش و
فارغ البالی کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ قوم نے ابتک اسکی جانب
سے ناروا بے اعتنائی برتی اور کماحقہٗ اسکی طرف متوجہ نہ ہوئی اور اس کے
شایان شان اعتراف خدمات نہ کرسکی۔ مگر ابھی کچھ نہیں گیا۔ اسموقع پر جبکہ اسکا
جشن سیمیں منایا جانیوالا ہے ارباب ثروت و وجاہت اور صاحبان ہمت و دولت
کو اس محبوب ترین ادارہ کی طرف اپنی توجہات مبذول فرمانی چاہئیں (از اسد لکھنؤ)

حضور پر نور اعلیحضرت عالیجاہ فرزند دلپذیر دولت انگلیشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامرا
ہز ہائینس نواب سر سید محمد رضا علی خاں صاحب بہادر کے سی ایس آئی فرمانروائے رامپور دام ملکہم

حالات بانیان سکریٹریان وممبران کارکن کمیٹی

من ابتدائے ۱۹۱۲ء لغایتہ دسمبر ۱۹۳۶ء

حضور پُرنور عالیجناب ہز ہائینس نواب سید رضا علیخاں صاحب بہادر فرمانروائے رامپور دام اقبالہ کے سی ایس آئی

(سرپرست انجمن وظیفہ سادات ومومنین)

اجداد کا حال ریاستہائے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ریاست رامپور کو ایک امتیازی درجہ حاصل ہے۔ اٹھارویں صدی کے آغاز میں اس ریاست کی بنیاد نواب سید علی محمد خاں بہادر نے جو نامور سادات بارہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور جنکے زیر حکومت علاوہ روہیلکھنڈ کمایوں ڈویژن کے نواحی حکومتوں کے حصص بھی تھے۔ وہ نہ صرف ایک بہادر سپاہی یا ایک مدبر فرد کی حیثیت رکھتے تھے۔ بلکہ فطرتاً رہنمائی کے اوصاف سے متصف تھے۔ اکثر اور بیشتر لڑائیوں میں قسمت اُن کی پشت و پناہ رہی۔ اور ہمیشہ فتح کا سہرہ اُن کے سر رہا۔ مغلیہ شہنشاہ وقت کی فرمانبرداری میں بہت سی نمایاں خدمات انجام دیں۔ جن کے دربار سے علاوہ عطیۂ شاہی مراتب کے جو رائل فش کا امتیازی نشان تھا۔ انھیں نواب روہیلکھنڈ بنا دیا گیا۔

۱۷۴۹ء تاریخ کا بڑا پُر آشوب زمانہ تھا جس میں ہی نواب صاحب بہادر کا انتقال ہوا۔ اور ان کی حکومت نے بہت سے انقلابات دیکھے۔ یہانتک کہ رامپور کی ایسی سرسبز اور عظیم سلطنت ایک برائے نام ریاست نظر آنے لگی۔ اب ان کے بیٹے نواب سید فیض اللہ خاں بہادر نے ریاست کا صدر مقام رامپور قرار دیا ارتباط باہمی انھوں نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ پیدا کیا۔ اُسے تاریخ کبھی نہیں بھلا سکتی۔ اس تعلق کا عملی ثبوت اس وقت ظہور میں آیا جبکہ انگلینڈ اور فرانس کی معرکہ آرائی میں انھوں نے فوری امدادی افواج برٹش کی معاونت میں بھیجیں۔ جس کے صلہ میں ۱۷۷۹ء میں گورنر جنرل کی جانب سے مندرجہ ذیل تحریر وصول ہوئی۔

"میں اپنی و نیز بورڈ یعنی بورڈ آف ڈائرکٹران ایسٹ انڈیا کمپنی کیجانب سے انتہائی گرمجوشی کے ساتھ اس بیمثال ہمدردی او رخلوص کا جو آپنے کمپنی اور انگریز قوم کے ساتھ فرمائی شکر گذار رہوں"۔

والئ رامپور، نواب یوسف علیخاں بہادر کو پھر ایک موقع ملا کہ وہ برٹش گورنمنٹ کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلق اور فرمانبرداری کا عملی ثبوت دیں۔ یہ زمانہ غدر ۱۸۵۷ء کا تھا جس میں ملک انتہائی ابتری کا آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ خصوصاً روہیلکھنڈ ڈویژن پر انتشار کے بادل اُمڈ رہے تھے ایسی صورت میں برٹش گورنمنٹ کو مدد پہونچانا از حد دشوار ترین مرحلہ تھا۔ ہز ہائینس نے امدادی قدم بڑھایا۔ اور انگریزوں کی نہ صرف عدیم المثال حفاظت کی بلکہ ضروری سامان رسد بھی بہم پہنچایا۔ اور زر نقد سے بھی دریغ نہ کیا۔ مزید براں باغیوں کی نقل و حرکت پر بھی کافی نظر رکھی۔ چنانچہ یہ صلہ خدمات ضلع مراد آباد کو اُن کے چارج میں دیدیا گیا جس کا انتظام کرکے ہز ہائینس نے

انتہائی قابلیت کا ثبوت پیش کیا۔ لارڈ کیننگ نے ایک دربار عام جو بمقام فتح گڑھ بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۸۵۹ء منعقد ہوا۔ ہز ہائینس سے فرمایا کہ مجھے یہ موقع پاکر انتہائی مسرت ہے کہ میں آپکی اُن خدمات کا جو آپنے ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے ساتھ بنظر ہمدردی کی ہیں۔ اعتراف کرتے ہوئے شکر گذار ہوں۔ نہ صرف یہ کہ خود بغاوت سے پہلو تہی کی بلکہ اس سے کہیں زیادہ آپنے ملکہ معظمہ کے افسران کی ہر ممکن امداد فرمائی۔ اپنی ذات کو خود خطرہ میں ڈالکر اپنے ملحقہ علاقہ جات میں امن و امان قائم رکھا۔ ان سب سے بڑھکر یہ کہ آپنے ہز مجسٹی کی انگریز رعایا کی ایسے پُرآشوب زمانہ میں کہ خطرات اُن پر ہر چہار طرف سے مسلط تھے۔ جانوں کی حفاظت کی اور ہر ممکن سامان راحت بہم پہنچایا۔

مجھے خوشی ہے کہ جب میں آپکی خدمات کا اعتراف کر رہا ہوں، حاضرین میں ہندی افواج برطانیہ کے کمانڈر انچیف۔ ہز مجسٹی کے اعلیٰ افسران و نیز آپ کی ریاست کے ملحقہ اضلاع کے دوسرے ہندوستانی امراء و نیز بڑے بڑے اور ذمہ دار افسران موجود ہیں مجھے یقین کامل ہے کہ آپکی تفصیلی خدمات حاضرین کے لئے ایک زبردست یادگار ہونگی۔ اُس کے ساتھ یہ بھی قوی امید ہے کہ دوسرے ہندوستانی حاضرین برٹش گورنمنٹ کی عملی خدمات کے وقت آپکی مثال کو اپنا راہبر بنائیں گے۔

برٹش گورنمنٹ نے جملہ خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے علاوہ پروانہ جات خوشنودی کے ایک علاقہ منظور فرمایا جو علاقہ جدید کے نام سے موسوم ہے۔ اور آجتک والئی ریاست کے قبضہ میں چلا آتا ہے۔ ان اعزازات سے مزین اور دائمی شہرت کو لئے ہوئے حضور نواب صاحب بہادر نے ۱۸۶۴ء میں انتقال فرمایا۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے نواب سر کلب علیخاں صاحب بہادر جانشین ہوئے جنھوں نے اپنے آپکو ایک والاشان۔ بلند پایہ نامور باپ کا ایک ہونہار بیٹا ثابت کیا۔

نواب سر کلب علیخاں صاحب بہادر

دوران حکومت نواب سر کلب علی خاں صاحب بہادر میں، جو علوم مشرقیہ کے کامل ترین ماہر تھے رامپور اہل صنعت۔ اہل حرفہ۔ شعراء اور ماہرین موسیقی سے بھرا ہوا نظر آیا۔ آپنے فارسی کے بیش قیمت قلمی اور نادر نسخہ جات جمع کئے۔ جو آجتک اسی آب و تاب سے کتبخانہ ریاست میں نظر آتے ہیں خصوصاً نواب صاحب بہادر کا دور حکومت رامپور کی بحالی اور تموّل کا بڑی حد تک حامل ہے۔

۱۸۸۷ء میں نواب سر کلب علیخاں صاحب بہادر کا انتقال ہوا۔ اور آنکی وفات پر اُن کے ضعیف بیٹے نواب مشتاق علیخاں صاحب بہادر گدّی نشین ہوئے جو بہت تھوڑے دن حکومت کر کے ۱۸۸۹ء میں راہی ملک عدم ہوئے ۱۸۸۹ء میں جنّت مکان نواب سر محمد حامد علیخاں صاحب بہادر، موجودہ والئی رامپور کے والد ماجد بعمر چودہ سال تخت نشین ہوئے۔

جنّت مکان نواب سر محمد حامد علیخانصاحب بہادر

۱۸۹۶ء سے ۱۹۳۰ء تک حضور ممدوح کو کمل اختیارات سے مزیّن و آراستہ کردیا گیا اس زمانہ میں رامپور حیرت انگیز ترقیاں کر کے ایک روشن دور سے گذرا اور شہر رامپور کو حضور ممدوح نے از سر نو ایک دلکش اور قابل دید سانچے میں ڈھال دیا۔ جو شمالی ہندوستان کے خوبصورت شہروں میں شمار کیا جانے لگا۔ رامپور دربار نے مشرقی علماء۔ ماہرین صنعت اور موسیقی وغیرہ کو گہوارہ سے نکال کر پروان چڑھایا۔ یہاں تک کہ رامپور دنیا کی نظر میں قابل رشک بنگیا۔ اس زمانہ میں مغربی و نیز یورپ کے بیش بہا نوادرات کو محفوظ شدہ مشرقی مخزن میں شامل کیا گیا۔

انتہائی خوشگوار یہ امر ہے کہ نواب صاحب بہادر نے باوجود کمال مذاق علمیہ کے کبھی اپنی رعایا کے آرام۔ فلاح و بہبود کو نظر انداز نہ کرتے ہوئے اس کو کمالات اور ترقیات کی انتہائی سیڑھی تک پہنچا دیا۔ ہز ہائینس نے زر کثیر آبپاشی کے اوپر صرف کیا۔

ہز ہائینس کے ہر کارنامہ سے برٹش گورنمنٹ سے انتہائی دلی دوستی کی بو آتی ہے۔ وہ ہمیشہ برٹش گورنمنٹ اور اس کے افسران اعلیٰ کے ساتھ بہتر سے بہتر تعلقات پیدا کرنے میں اپنی ہمدردیوں کا ثبوت دیتے رہے ہز ہائینس سچے معنوں میں برٹش گورنمنٹ کے حقیقی دوست اور برٹش مفاد کے سچے مددگار و معاون تھے۔ لہذا کوئی تعجبات سے نہیں ہے کہ ہز ہائینس نے جنگ عظیم کے زمانہ میں خود کو و نیز اپنی ریاست کو برٹش گورنمنٹ کی امداد کے لئے وقف کر دیا تھا۔ افواج ریاست رامپور، خصوصاً فرسٹ رامپور انفینٹری نے دوران جنگ مشرقی افریقہ کے محاذ پر قابل یادگار خدمات انجام دیں۔

ہز ہائینس نواب سر سید رضا علیخانصاحب بہادر

نواب جنت مکان کی وفات پر ان کے فرزند نواب سر سید رضا علی خاں صاحب بہادر مسند آرائے حکومت ہوئے۔ ماہ جون میں نواب صاحب بہادر اپنی حکومت کے آٹھ سال پورے فرمائیں گے۔ حضور ممدوح کا جشن تاجپوشی بتاریخ ۲۶ ر اگست ۱۹۳۰ء ہوا۔ بروقت تاجپوشی حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم کی عمر کا چونتیسواں سال تھا۔ کہ حضور نے اعلان فرمایا کہ وہ مثل اپنے آباؤ اجداد اور خصوصاً اپنے پدر بزرگوار کے قدم بقدم چلکر ہر ممکن طریقہ سے رعایا کے مفاد کی اعلیٰ پیمانہ پر محافظت کرینگے نہ صرف حفاظت ہی بلکہ نمایاں جلا دینگے سات سال کا زمانہ گذرتا ہے کہ حضور اپنی رعایا کی کمال بہبودی اور مفاد کے لئے اپنے وعدہ کو حرف بحرف ایفا کرکے مطمئن ہیں۔

ہز ہائینس اوائل عمر ہی سے محنت اور ہر معاملہ میں غور و خوض کے عادی ہیں اور تخت نشینی کے بعد بھی حضور نے اپنی اس عادت کو جاری رکھا ہے سلطنت کے معمولی معمولی معاملات پر بذات خود غور و خوض فرماتے ہیں رامپور کی موجودہ معراج ترقی اس محنت اور خلوص کا نتیجہ ہے، جو حضور کو اپنی ریاست اور رعایا سے وابستہ ہے۔ ہر دو کی فلاح و بہبود انکی ان تھک سرگرمی کا تصدق ہے۔

ہز ہائینس کی تمام تر توجہ اسکی طرف مبذول رہی ہے کہ کس طور سے اسلاف کے لگائے ہوئے چمن کی آبیاری کیجائے۔ کہ اس کی سرسبزی عدیم المثال ہو۔ ریاست کو حضور ممدوح نے طرح طرح سے جدید تہذیب کے مطابق منظم کیا۔ نئی نئی اصلاحات فرمائیں۔ حضور ممدوح کو اس کی تکمیل کے وقت ہزارہا عقدہ ہائے لاینحل کو کھولنا پڑا اور اپنے آپ کو صبر آزما مشکلات میں ڈال کر رعایا کے لئے فلاح و بہبود کے دروازے کھولدئے۔ یہ ہز ہائینس کی انتظام سلطنت میں ذاتی دلچسپی کا سبب ہے۔ کہ حضور ممدوح نے احساس کیا کہ خوش انتظامی کے لئے نئی اصلاحات کا اجرا ازبس ضروری ہے۔

۱۹۳۰ء میں حضور ممدوح نے اپنی واپسی یورپ پر انتظام سلطنت کو ایک کونسل کے سپرد فرمادیا جو ایک پریسیڈنٹ اور ممبران پر مشتمل ہے، اور اُسے مناسب اختیارات عطا فرمائے۔

ہز ہائینس نے ۱۹۳۰ء میں میونسپل بورڈ کا قیام فرمایا اور ۱۹۳۳ء میں اُسے کمل مطلق العنان فرمادیا۔ جس طرح سے برٹش انڈیا کے ہر بلدہ میں رائج ہے۔ آغاز دور حکومت میں ایک مختصر سی جماعت قوانین کے وضع کرنے کے لئے مقرر تھی۔ لیکن دوبارہ اُس کی تنظیم کرکے اُسے بڑھا دیا گیا ہے۔ جس میں شہری اور مفصلات کے ممبر شامل ہیں۔ صیغہ مال میں مستاجری سسٹم جو بڑی حد تک کاشتکاروں کی تکالیف کا ذمہ دار تھا۔ اُسے توڑ کر وصول مطالبہ کا تعلق براہ راست قابل افسران سے کردیا تاکہ بآسانی گورنمنٹ اور کاشتکاروں کی سہولت پر نظر رکھکر مطالبہ وصول کر سکے۔ آہستہ آہستہ قریباً ہر سال تعلیم اور شفاخانہ جات پر مصارف کو بڑھایا جارہا ہے۔ اس موقع پر اس کے بھی اظہار کی ضرورت ہے کہ حضور پر نور دام اقبالہم وملکہم نے جو خاص توجہات اقتصادی حالت کی درستی کی جانب مبذول فرمائی ہیں پہلا قدم اُن مقاصد کے حصول میں رامپور میں رضا شوگر فیکٹری کا اجرا ہے جس سے نہ صرف کاشتکاران کو اپنے گنے کی فصل منفعت کے ساتھ بیچنے میں سہولت ہوگئی بلکہ ایک حد تک رامپور کی بیکار پبلک کے لئے ملازمت کی ایک نئی صورت پیدا ہوگئی۔

اعلیحضرت نے گذشتہ جولائی میں بروقت تشریف آوری ہز ایکسیلنسی سر ہیری ہیگ اسٹیٹ بنکوئٹ میں اپنی تقریر میں اُن کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے فرمایا کہ "

یور ایکسیلنسی۔ برٹش انڈیا اور ریاست ہند کا طرز حکومت گو جدا سہی۔ لیکن دونوں کا مقصد یا مطمح نظر ایک ہی ہے۔ بہ الفاظ دیگر دونوں کو اپنی اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کی فکر ہے۔ مکمل اصلاح یا حصول فلاح اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب تک کہ زمانہ کی رفتار کے مطابق ہماری رعایا تعلیم یافتہ اور معاملات حکومت میں ماہر نہ ہو۔ میں نے اپنی تخت نشینی کے بعد سے یہ ہمیشہ کوشش کی ہے کہ رعایا کے افراد کو تعلیمی مواقع و نیز ملازمتیں دی جائیں۔

گذشتہ ۵ سال میں ہمارے مدارس میں طلباء کی تعداد میں نمایاں زیادتی ہوگئی ایک

جدید اسکیم جس کی رو سے رامپور میں ایک دوسرا ہائی اسکول کھولا جائے منظوری دیدی گئی ہے۔ گرلس اسکول رامپور میں پہلی مرتبہ تین سال ہی پیشتر کھولا گیا ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف کی تعداد تقریباً دوگنی کر دی گئی ہے۔ مفصلات میں بھی مدارس کی تعداد میں زیادتی کر دی گئی ہے۔

سنہ ۱۹۳۰ء میں رامپور میونسپلٹی کی دوبارہ تنظیم کی گئی اور سنہ ۱۹۳۴ء میں اختیارات بھی عطا کر دیئے گئے اس کے دو تہائی ممبران منتخب کئے گئے، اور باقی ماندہ کو نامزد کر دیا گیا۔ چیئرمین میونسپلٹی ایک منتخب شدہ غیر سرکاری فرد ہیں۔

میری حکومت کی یہ بھی تجویز ہے کہ مفصلات قصبات ریاست میں ٹاؤن ایریا کا قیام ہو مجھے امید ہے کہ زمانہ قریب میں اسکی متفرق اسکیمیں پورے طور سے میری رعایا کی اصلاح اور اُن کے معاشرتی مفاد کی معاون ہونگی۔

پانچ سال ہوئے کہ میں نے ریاست میں قوانین وضع کرنیکے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی اس میں مناسب ترمیم کرکے اب اُسے وسعت دیدی گئی ہے اور کچھ ممبران کا انتخاب پبلک سے بھی کیا ہے تاکہ وضع قوانین کے ذریعہ پورے پورے طور سے رعایا کے حقوق کی نگہداشت ہو سکے۔ مجھے قوی امید ہے کہ اس طور سے مجملاً رعایا کے قلوب کو حکومت مسخر کر سکیگی جس کے نتیجہ میں خوشحالی۔ ترقی اور بہبودی ریاست کا واحد حصہ ہوگا"

اس تنظیم جلیلہ کے صلہ میں برٹش گورنمنٹ نے سنہ ۱۹۳۶ء میں ہز ہائینس کو۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب مرحمت فرمایا ہے۔

۸ مارچ سنہ ۳۶ء کو انجمن وظیفہ سادات و مومنین کا ایک وفد ہز ہائینس بالقابہ کی خدمت میں باریاب ہوا۔ حضور پُرنور دام اقبالہٗ نے انجمن کے حالات کو بڑی دلچسپی سے سُنا۔ اور سو روپیہ ماہوار سے انجمن کی سرپرستی فرمائی۔

عادات وخصائل منادی

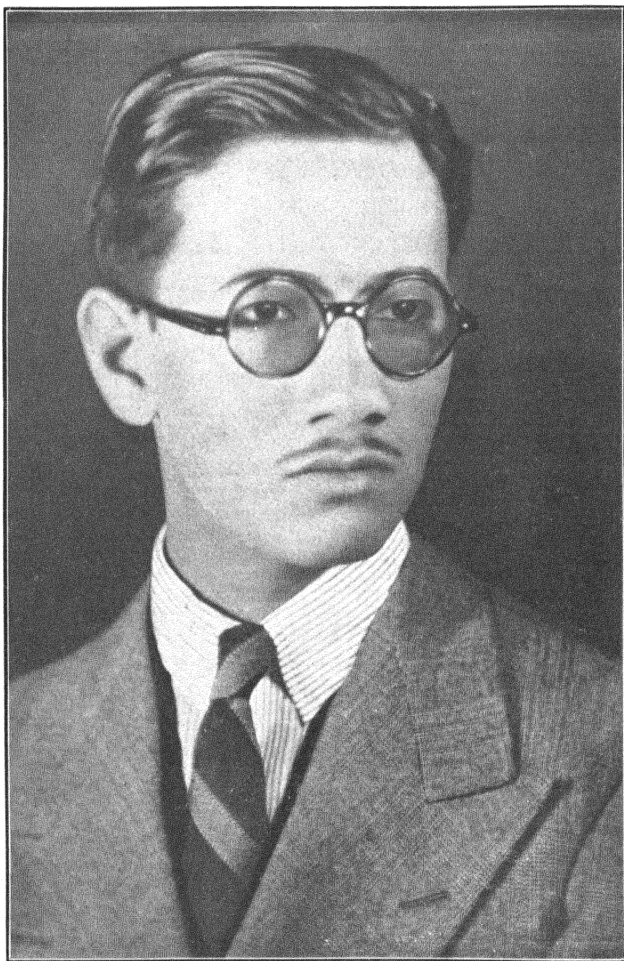
علوم جدید و قدیم کے ماہر مشرقی اور اسلامی تمدن کے ہندوستان میں سب سے بڑے حامی سرپرست طبیعت میں شاعرانہ نزاکت و نفاست ہے۔ ان کی بزم کئی صدی پہلے کی آراستہ و مرصع بزم معلوم ہوتی ہے۔ انکی نظر بہت بلند اور وسیع ہے۔ مشرقی بادشاہوں کی طرح اپنی بلند نظری اور وسعت عزم سے شاہانہ کام کرتے ہیں۔

حکومت کے ہر جزو کل سے آگاہ اور انتظامی معاملات میں بڑے مستعد اور جفاکش ہیں۔ حکومت کے ہر محکمہ کے کاموں کو خود دیکھتے ہیں۔ انکی قوت فیصلہ بہت مضبوط اور جو لوگ رؤسا ہند کی نسبت کہتے ہیں کہ رئیس ہمیشہ گومگو میں رہتے ہیں جلدی اور صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے۔ وہ ہز ہائینس تاجدار رامپور کو دیکھیں جو بڑے سے بڑے اہم معاملہ کو ایک منٹ میں سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے منٹ میں فیصلہ کر دیتے ہیں۔ اور وہ فیصلہ ہمیشہ درست ہوتا ہے۔ جو حکم انکی زبان سے نکلتا ہے پورا ہو کر رہتا ہے اور اُسکی تعمیل و تکمیل کے لئے وہ خود ایک برقی مشین کی طرح کام کرتے رہتے ہیں۔ ایک بڑی سڑک بنانے کا حکم دیا کہ آٹھ روز میں تیار ہو جائے۔ حالانکہ وہ آٹھ مہینے میں تیار ہونیکے لایق تھی۔ یہ حکم دیتے ہی انھوں نے محمود و تیمور کی طرح کام کی یلغار شروع کر دی اور آٹھ دن مسلسل کام کراتے رہے اور خود اپنی ذات کا آرام ترک کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سڑک آٹھ روز میں تیار ہو گئی۔

اعلیٰحضرت حضور نظام اور بڑے بڑے رئیس ہز ہائینس رامپور کی دماغی برتری اور عقلی فوقیت اور عملی مستعدی کے مدّاح و معترف ہیں۔ وہ ہر کام میں اسقدر تیز ہیں کہ برقی مجسمہ معلوم ہوتے ہیں اور انکی مستعدی کی وجہ سے اُن کے سب وزرا اور عہدہ دار بھی ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔

رامپور۔ حیدرآباد۔ جے پور۔ جودھپور وہ ریاستیں ہیں جنکا درجہ مغل سلطنت میں سب سے بلند تھا۔ اور برٹش گورنمنٹ میں بھی ان کا بڑا اقتدار ہے اور موجودہ گورنمنٹ ہند بھی تاجدار رامپور کی اہلیت و قابلیت کو اکثر رؤسائے ہند سے زیادہ تسلیم کرتی ہے۔

ان کے دور حکومت میں عدالت کے محکمہ نے برطانی عدالتوں کی سی مکمل صورت اختیار کر لی ہے اور مالی و فوجی انتظام بھی ان کے یہاں سب سے اچھا ہے۔ وہ بڑے باخبر ہیں اور ان کا حافظہ بہت زبردست ہے۔ اپنی حکومت کے ایسے حالات سے بھی واقف رہتے ہیں جنکو بڑے بڑے حکمران بھی نہیں جانتے۔ مشرقی فنون (آرٹ) کے وہ خوب ماہر ہیں۔ موسیقی اور فوجی کمالات کے بیشل کامل ہیں۔ طبائع انسانی کے فہم میں ان کو فلسفیانہ قدرت حاصل ہے اور مشرقی تاریخ اور اپنے اجداد کی تاریخ ان کو حفظ یاد ہے۔ وہ طلسم خانہ ہند میں ایک غیر معمولی حیثیت رکھتے ہیں جس کی نظیر سارے ملک میں نہیں ہے۔



حضور پُرنور اعلیحضرت عالیجاہ راجہ سید محمد امیر احمد خاں صاحب بہادر بالقابہ تعلقدار ریاست محمود آباد

عالیجناب راجہ محمد امیر احمد خاں صاحب خان بہادر بالقابہ

تعلقدار ریاست محمود آباد

مورث اعلیٰ قاضی نصر اللہ صاحب بہادر

اس خاندان کے مورث اعلیٰ قاضی نصر اللہ بعہد شہاب الدین غوری بادشاہ ہندوستان فرمان سلطنت اور خلعت لیکر شہر بغداد سے ہندوستان تشریف لائے شہاب الدین غوری نے باصرار تمام آپکو روک لیا اور ہندوستان وطن ہوگیا، امروہہ اور اُس کے گرد و نواح کا حصہ جاگیر میں ملا۔ عہدۂ جلیلہ قاضی القضاۃ پر سرفراز ہوئے اور تین پشت تک برابر عہدۂ قضا کے ساتھ ہدایت و تبلیغ اس خاندان میں جاری رہی

قاضی نصرت اللہ صاحب بہادر

ضروریات زمانہ پر لحاظ کرتے ہوئے قاضی نصر اللہ صاحب بہادر کی چوتھی پشت میں قاضی شیخ نصرت اللہ صاحب عرف شیخ نتھن نے اپنے علم و فضل کے ساتھ حرب و ضرب میں بھی مہارت حاصل کی اور ابتداءً سنبھل کے باغی صوبہ دار سے مقابلہ کیا اور پھر بحکم بادشاہ دہلی اقوام بہر و کھبٹ کے استیصال و قلع و قمع کے لئے صوبۂ اودھ روانہ کئے گئے اور اضلاع بارہ بنکی و سیتاپور میں ان اقوام کا کافی استیصال کیا جس کے صلہ میں سلطنت دہلی سے یہی علاقہ بطور جاگیر عطا ہوا۔ اور اس غیر آباد علاقہ کے انتظام و انصرام کی ضرورت سے امروہہ کی سکونت ترک کرکے اودھ میں قیام اختیار فرمایا۔

قاضی شیخ نصرت اللہ کے صاحبزادہ شیخ نظام اور اُن کے صاحبزادہ شیخ غلام مصطفےٰ یکے بعد دیگرے اس جاگیر پر قابض اور اُسکے انتظام میں مصروف رہے قاضی شیخ غلام مصطفےٰ کے صاحبزادہ نواب داؤد خاں بہادر تھے جنکو سلطنت دہلی دور اکبر اعظم میں بڑا درجہ اور وقار حاصل ہوا مختلف لڑائیوں میں شریک ہوئے اور خطابات نواب و خان بہادر سے سرفراز کئے گئے۔ بالآخر جنگ رنتھنبور میں شہید ہوئے۔

نواب محمود خاں صاحب بہادر

نواب داؤد خاں کے صاحبزادہ نواب محمود خاں شکار کے بہی شوقین تھے۔ اور جہاں اس وقت آبادی محمود آباد ہے یہاں جھیلیں اور تالاب بکثرت تھے۔ نواب محمود خاں صاحب اکثر بغرض شکار یہاں آیا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد اس قطعہ آراضی کو تیار کرایا اور اپنے نام سے منسوب کرکے محمود آباد نام رکھا۔ نواب محمود خاں صاحب بھی مثل اپنے والد کے دربار شاہنشاہ دہلی میں خاص اعزاز و رسوخ رکھتے تھے، آپ جونپور کے فوجدار تھے اور وہیں انتقال فرمایا۔ قلعہ جونپور کے پھاٹک کے قریب دفن ہوئے

بایزید خاں صاحب بہادر

عمدۃ الموالی امیر الممالک نواب بایزید خاں بہادر غضنفر جنگ، نواب محمود خاں بہادر کے صاحبزادہ تھے دور جہانگیری میں ان کا شمار ممتاز رؤسا اور امراء دولت میں تھا سلسلۂ جنگ اودے پور خلعت خاص اور شمشیر عطا ہوئی، شمشیر مذکور اسوقت تک اسلحہ خانۂ ریاست میں موجود ہے۔ نواب بایزید خاں بہادر نے اپنے دور حکومت میں آبادی محمود آباد میں ترقی فرمائی اور مختلف دیہات اضلاع بارہ بنکی و سیتاپور میں اپنے نام سے آباد کرائے جو اسوقت قبضۂ ریاست محمود آباد میں ہیں۔ بسلسلۂ شکار ایک روز ہرن کے تعاقب میں گھوڑا ڈال دیا۔ گھوڑے کے ساتھ خود بھی گرے اور ایسے زخمی ہوئے کہ جانبر نہ ہوسکے۔ بلہرہ میں آپ کا عالیشان مقبرہ موجود ہے۔

نواب بایزید خاں بہادر کے تین صاحبزادہ عنایت خاں و فتح خاں و ہدایت خاں تھے اوّل الذکر نے بلہرہ اور آخر الذکر نے محمود آباد پایا۔ کچھ عرصہ بعد سلطنت دہلی ضعیف اور نواب وزیر اودھ کا تسلط و اقتدار قائم ہونیکی وجہ سے اولاد نواب بایزید خاں بہادر کے تعلقات دہلی سے منقطع اور وزارت اودھ سے قائم ہوگئے ابتداء میں ان کا زیادہ تر وقت اپنی ریاست کی ترقی اور انتظام میں صرف ہوتا رہا عنایت خاں کے بعد محمد قائم خاں صاحب شاخ بلہرہ اور ہدایت خاں صاحب کے بعد خلیل اللہ خاں صاحب شاخ محمود آباد کے جاگیردار ہوئے۔ قائم خاں صاحب کے بعد مرحمت خاں صاحب شاخ بلہرہ میں اور خلیل اللہ خاں صاحب کے بعد محمود خاں ثانی شاخ محمود آباد میں گذرے ہیں۔ مرحمت خاں صاحب کے محمد ناظم خاں صاحب شاخ بلہرہ میں اور ہدایت اللہ خاں صاحب شاخ محمود آباد میں ہوتے اس دور میں ابو المنصور خاں صفدر جنگ کی لڑائیاں بنگشوں کا لکھنؤ پر تسلط

اور شیخ الشیوخ نواب معز الدین خاں بہادر کے ساتھ رؤسا محمود آباد و بلہرہ کا شریک جنگ ہونا وقوع پذیر ہوا۔

دور آصف الدولہ بہادر وزیر اودھ روہیلوں کی لڑائی میں امیر علی خاں صاحب اور مصاحب علیخاں صاحب رئیس بلہرہ و محمود آباد شریک تھے۔

میاں مصاحب علیخاں صاحب بہادر | سرفراز علیخاں صاحب لاولد فوت ہوئے اور اُن کے چھوٹے بھائی میاں مصاحب علیخاں صاحب اُن کے بعد مسندنشین ہوئے آپ بیحد فیاض اور مہمان نواز تھے، نواب سعادت علیخاں بہادر وزیر اودھ کی وہ شاہانہ دعوت فرمائی جس کی نظیر تاریخ محمود آباد میں نہیں ہے آپکو انتظام ریاست کا خاص اور فطری سلیقہ تھا، آپکے دور میں ریاست محمود آباد کو بہت ترقی ہوئی اور اُس کے حدود اراضی میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ قصبہ محمود آباد کی آبادی میں بھی آپنے خاص طور پر اضافہ فرمایا غرب میں بیغمبرپور شرق میں موتی پور اور شمال میں اپنے نام سے کٹرہ آباد کرایا۔ افسوس ہے کہ ایسا مدبر رئیس لاولد فوت ہوا اور اُن کے بعد ان کی بیوہ قابض ریاست ہوئیں۔ لیکن پردہ نشین ہونیکی وجہ سے محض انتظام ریاست ہی میں خلل نہیں واقع ہوا، بلکہ زمینداران قرب وجوار نے ریاست کے بہت بڑے حصہ پر قبضہ کرلیا۔ میاں امیر علیخاں صاحب رئیس بلہرہ کے دو صاحبزادے عباد علی خاں صاحب و نواب علیخاں صاحب تھے۔ بیوہ مصاحب علیخاں صاحب نے جب اپنے علاقہ میں زیادہ ابتری دیکھی تو نواب علی خاں صاحب یعنی اپنے شوہر کے بھتیجہ کو اپنی آخر عمر میں متبنی کرکے مسندنشین محمود آباد کرا دیا۔ اور ان کے بڑے بھائی عباد علی خاں صاحب بعد امیر علیخاں صاحب کے رئیس بلہرہ قرار پائے۔

مقیم الدولہ راجہ نواب علیخاں صاحب بہادر | نواب علیخاں صاحب نے مسندنشین محمود آباد ہوکر ریاست محمود آباد میں چار چاند لگا دئے آپ بیحد مدبر اور بہترین منتظم اور زیور علم وفضل سے آراستہ تھے۔ مسندنشین ریاست ہونیکے بعد اُس علاقہ کے واپس لینے کی کوشش کی جو عہد بیوہ میاں مصاحب علی خاں صاحب میں لوگوں نے چھین لیا تھا شاہان اودھ کے دربار میں حاضرباشی کے ساتھ بہت کچھ رسوخ و اقتدار حاصل تھا کوئی فوج کشی اور محاربہ شاہ اودھ کی جانب سے ایسا نہیں ہوا جس میں افواج محمود آباد شریک و معین لشکر شاہی نہ رہی ہوں، ناظموں اور چکلہ داروں کی فوجی ضرورتوں میں اپنی افواج کے ذریعہ سے اعانت کرتے اور نظم ونسق ملکی میں اپنے اثرات وجبروت سے مدد فرماتے۔ حضور اپنے علم وفضل کے ساتھ شاعر اعلیٰ بھی تھے اور اصناف سخن کی ہر صنف میں طبع آزمائی فرماتے تھے، آپ کو آغا حجو صاحب شرف شاگرد رشید حضرت ناسخ مرحوم سے تلمذ حاصل تھا۔ اور آخر میں جان عالم محمد واجد علی شاہ صاحب آخر بادشاہ اودھ کی شاگردی کا شرف بھی حاصل فرمایا تھا۔ آپ کا کلیات آپکے جانشین سر راجہ امیرالدولہ بہادر نے اپنے دور میں طبع کراکے شائع کرایا۔ شاہان اودھ نے آپکو خطاب راجہ اور مقیم الدولہ بہادر قیام جنگ عطا فرمایا تھا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد اور انگریزی تسلط سے قبل ۱۸۵۸ء میں آپنے رحلت فرمائی۔

راجہ محمد امیر حسن خاں صاحب بہادر | آپکے بعد آپکے فرزند وجانشین واحد راجہ محمد امیر حسن خاں صاحب بہادر کو نو سال کی عمر میں اپنے بعد چھوڑا جو کہ اپنے والد مرحوم کی وفات کے تیسرے روز مسندنشین ریاست ہوئے

راجہ محمد عباد علیخاں صاحب تعلقدار بلہرہ کے انتقال کے بعد راجہ محمد کاظم حسین خاں صاحب بہادر اُن کے فرزند واحد مسندنشین ریاست بلہرہ ہوئے۔

بہر حال اس عالم مسافرت وغربت میں بیگم صاحبہ اور میرزا برجیس قدر بہادر کو جو بمقام بونڈی مقیم تھے مقیم الدولہ بہادر کے انتقال کی خبر دیگئی اور وہاں سے خلعت وخطاب امیرالدولہ سعید الملک راجہ محمد امیر حسن خاں بہادر ممتاز جنگ مرحمت ہوا۔

دوسری جانب برٹش گورنمنٹ کا اقتدار اور تسلط صوبہ اودھ پر قائم ہوگیا، اور حکام گورنمنٹ برطانیہ نے راجہ مقیم الدولہ بہادر کے انتقال کی اطلاع پاکر ریاست محمود آباد کو زیر انتظام کورٹ آف وارڈس لے لیا اور رئیس نابالغ کی تعلیم وتربیت حاکم ضلع نے اپنی نگرانی اور اہتمام میں کرلی نو سال علاقہ کورٹ رہنے کے بعد ۱۸۶۷ء میں واگذار ہوا۔ اور راجہ امیرالدولہ بہادر قابض ومتصرف ریاست محمود آباد ہوئے۔ آپ کا عہد دیکھنے والے ابھی اکثر لوگ زندہ اور موجود ہیں۔ آپ پبلک کاموں میں شرکت فرماتے برٹش انڈین ایسوسی ایشن اودھ کے مقتدر وائس پریسیڈنٹ اور پریسیڈنٹ رہے۔ وائسرائے کی مجلس واضع آئین وقوانین کے ممبر تھے۔



عالیجناب مہاراجکمار محمد امیر حیدر خاں صاحب بالقابہ۔ آپ راجہ صاحب محمود آباد کے چھوٹے بھائی ہیں۔

عالیجناب ہز ہائنس میر فیض محمد خاں صاحب تالپور میر آف خیرپور اسٹیٹ سندھ

میر صاحب بہادر ۴ جنوری ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوئے ہز ہائنس شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور مرحوم ہائنس میر نواز علی خاں صاحب کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپکے والد ماجد شیعہ کانفرنس کے صدر بھی رہ چکے تھے اور کانفرنس کو سالانہ اجلاس کے موقع پر سکھر میں مدعو کیا تھا اور دس ہزار روپیہ آپنے اس موقع پر صرف کیا ہز ہائنس نے ابتدائی تعلیم میو کالج اجمیر میں پائی۔ خواجہ غلام السبطین صاحب بی۔ اے۔ حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم۔ اے کیپٹن آر۔ ان برکت کرنل سکف ورمیجر جے۔ ایس گریٹن آپکے اتالیق اور نگران رہ چکے ہیں ۱۹۳۳ء میں ہز ہائنس انگلینڈ بغرض تعلیم تشریف لے گئے۔ ۱۹۳۲ء میں آپ کی شادی نواب معین الدولہ بہادر میر بیگم حیدر آباد دکن کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ ۲۹ جون ۱۹۳۳ء میں برگھٹن انگلینڈ میں آپکے فرزند پیدا ہوا اور شاہنشاہ جارج پنجم کے نام نامی پر جارج علی مراد خاں تالپور نام رکھا گیا۔ آپ والد کے انتقال کے بعد گدی پر بیٹھے اور دستار بندی کی رسم ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء کو ادا ہوئی۔ ہز ہائنس آجکل بنگلور میں حکمرانی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ علاقہ سندھ میں خیرپور ہی ایک ریاست ہے اسکا رقبہ چھ ہزار پچاس مربع میل ہے۔ اسٹیٹ کی آبادی گزشتہ مردم شماری کے مطابق دو لاکھ ستائیس ہزار ایک سو تیراسی ہے۔ ریاست کی آمدنی ۱۹۲۵-۲۶ء میں چوبیس لاکھ بتیس ہزار سات سو چھتر روپیہ سالانہ تھی ہز ہائنس کو درجہ اول کے اختیارات اور پندرہ توپوں کی سلامی بیرون ریاست اور سترہ توپوں کی سلامی اندرون ریاست کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ جون ۱۹۲۹ء میں اس کے ممبر ہوئے تھے لیکن جب آپ ۱۹۳۳ء میں انگلستان بغرض حصول تعلیم تشریف لے گئے تو ممبری کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اب پھر عالیجناب حاجی حسین صاحب بالقابہ کی جدوجہد سے انجمن کیطرف توجہ فرمانیوالے ہیں چونکہ ہز ہائنس بنگلور میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں اس لئے واپسی کے بعد انشاء اللہ آپ پھر ممبری کی تجدید فرمائیں گے



حضور پُرنور اعلیحضرت عالیجاہ ہز ہائنس میر فیض محمد خان صاحب بہادر تالپور دام اقبالکم
میر آف خیرپور سٹیٹ سندھ

امیر الدولہ سعید الملک ممتاز جنگ خطاب کو برٹش گورنمنٹ نے تسلیم کیا اور
خان بہادر و راجہ کا موروثی خطاب قرار دیا اور بالآخر سنہ ۱۹۰۳ء میں خطاب
کے سی۔ آئی۔ ای عطا فرمایا۔ راجہ امیر الدولہ بہادر علم و فضل زہد و ورع
میں اپنے طبقہ کے اندر اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے آپکو انتظام ریاست کیجانب
خاص دلچسپی اور انہماک تھا۔ اور دن کے چند گھنٹے اس کام کے لئے مخصوص
کر دیئے تھے۔ آپ تصنیف و تالیف کے بھی بہت شائق تھے اور جسطرح انگریزی
میں کافی استعداد حاصل تھی عربی و فارسی میں بھی دستگاہ کامل اور مہارت
تامہ رکھتے تھے۔ آپ کو شاعری سے فطری ذوق تھا۔ فارسی اور اُردو میں
آپکا کلام بکثرت موجود ہے۔ غزل۔ قصیدہ۔ رباعی۔ قطعہ۔ نوحہ۔ سلام اور مرثیہ
وغیرہ سب ہی کچھ آپنے تصنیف کئے ہیں آپکی کلیات خاص انتظام اور اہتمام کے
ساتھ آپکی وفات کے بعد سر مہاراجہ صاحب بہادر اعلی اللہ مقامہ نے طبع
کرا کے اہل فن اور شائقین ادب میں تقسیم فرمائی تھی۔ آخر عمر میں مرثیہ گوئی
تک حضور نے اپنی شاعری کو محدود فرما دیا تھا۔ اور معمولاً شب کا بڑا حصہ اس
عمل خیر میں صرف فرمایا کرتے تھے۔ حضور کے مرثیے ابھی تک طبع نہیں
ہوئے ہیں اور ترتیب تہذیب کے ساتھ محفوظ ہیں۔

راجہ امیر الدولہ صاحب کی جود و سخا و بذل و عطا اپنے دور میں لاثانی تھی
اور اس وقت بھی اُس کے دیکھنے والے لکھنؤ میں موجود ہیں ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۳ء
کو اس سرمایہ ناز ہستی نے دنیا کو خیرباد کہکر سفر آخرت اختیار کیا۔

سال بھر بعد چچازاد بھائی راجہ محمد کاظم حسین خان صاحب بہادر تعلقدار
بلہرہ نے انتقال فرمایا اور اپنا جانشین راجہ محمد ابوالحسن خاں صاحب بہادر
کو چھوڑا جو راجہ بلہرہ ہوئے۔

راجہ محمد علی محمد خاں صاحب بہادر

راجہ امیر الدولہ بہادر کے انتقال کے بعد
انکے پسر اکبر راجہ محمد علی محمد خان صاحب بہادر مسند نشین ریاست محمود آباد ہوئے
ایام ولی عہدی میں آپ ریاست کا کام کرتے تھے اور اس ذریعہ سے اچھی
طرح اپنی ریاست کے حالات سے واقفیت حاصل کی مسند نشین ریاست
ہونے کے بعد آپ پبلک کاموں میں مصروف ہو گئے۔
سنہ ۱۹۰۴ء میں کونسل صوبہ کے ممبر نامزد ہوئے سنہ ۱۹۰۵ء میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس لکھنؤ
کی مجلس استقبالیہ کے صدر منتخب ہوئے سنہ ۱۹۰۶ء میں آپکی مسند نشینی ہوئی اور سنہ ۱۹۰۷ء
سے سنہ ۱۹۲۰ تک برابر کونسل وائسرائے کے ممبر منتخب ہوتے رہے۔ سنہ ۱۹۰۹ء میں
آپکو کے سی آئی۔ ای خطاب ملا۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں ایجوکیشنل کانفرنس مسلمانان ہند کے صدر
منتخب ہوئے جو رنگون میں منعقد ہوئی تھی۔ سنہ ۱۹۱۱ و سنہ ۱۹۱۲ء میں مسلم یونیورسٹی علیگڑھ
کے لیئے چندہ وصول کرنے کی غرض سے مختلف بلاد ہندوستان میں دورہ کر کے
کثیر رقم چندہ کی وصول کی اور کمیٹی تیاری قانون اساسی یونیورسٹی کے صدر
منتخب ہوئے۔ قانون مذکور کو کونسل وائسرائے سے پاس کرایا اور مسلم یونیورسٹی
علی گڑھ کے پہلے وائس چینسلر منتخب ہوئے۔ آپنے یونیورسٹی کو پچاس ہزار کا عطیہ
مرحمت فرمایا اور پچاس ہزار لکھنؤ میڈیکل کالج کو عنایت فرمایا سنہ ۱۹۱۳ و سنہ ۱۹۱۴ء
میں حادثہ انہدام مسجد مچھلی بازار کانپور پیش آیا اور یہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر
کا ایک زریں کارنامہ ہے جس میں بالآخر مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی
سنہ ۱۹۱۶ء میں مسلم لیگ اور نیشنل کانگریس کے اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوئے اور لکھنؤ
پیکٹ کے نام سے سیاسی حقوق کے متعلق اہل اسلام اور اہل ہنود میں ایک
معاہدہ ہوا جسکی کامیابی کا بہت کچھ سہرا آپکے سر ہے سنہ ۱۹۱۷ء میں آپ انجمن تعلقداران اودھ
کے پریسیڈنٹ منتخب ہوئے اور چند خصوصیتوں کی بنا پر آپکی صدارت یاد رہے گی۔
سنہ ۱۹۱۸ء میں آپکو انڈین نیشنل کانگریس کی صدارت اصرار کے ساتھ دیجاتی تھی لیکن
بوجوہ چند در چند آپ قبول نہ فرما سکے سنہ ۱۹۲۱ء میں آپ گورنمنٹ صوبہ کے پہلے ہوم ممبر معین ہوئے
سنہ ۱۹۲۲ء میں سی۔ ایس۔ آئی اور سنہ ۱۹۲۳ء میں کے سی۔ ایس۔ آئی خطاب عطا ہوئے
سنہ ۱۹۲۵ء میں مہاراجہ کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ ہندوستان میں آپ پہلے مسلمان
ہیں جنہیں یہ خطاب ملا۔ سنہ ۱۹۲۵ء کے آخر میں آپ گورنمنٹ صوبہ کی وزارت
عظمیٰ سے سبکدوش ہوئے اور سنہ ۱۹۲۶ء میں مع کثیر ہمراہیوں کے زیارت عتبات
عالیات سے مشرف ہوئے۔ مہاراجہ سر محمد علی محمد خان صاحب بہادر نے
۲۳ مئی سنہ ۱۹۳۱ء کو انتقال فرمایا اور آپ کے بعد آپکے پسر اکبر مسند نشین ریاست ہوئے

عالیجناب امیر الدولہ مہاراجہ محمد امیر احمد خان صاحب

خان بہادر بالقابہ

آپ ۵ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ نہایت وسیع الاخلاق۔ منکسر مزاج
غیر متعصب اور عدیم النظیر خوبیوں کے مالک ہیں۔ آواز میں شیرینی اور

روانی ہے ایک ایک لفظ علیحدہ اور شستہ ہوتا ہے گفتگو میں رعب دبدبہ
پایا جاتا ہے۔ ذہن رسا کے مالک۔ زبردست قوت فیصلہ کے مختار ہیں
ایران۔ عرب۔ شام و مصر بیت المقدس اور یورپ کی سیاحت فرما چکے ہیں
مقامات مقدسہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو چکے ہیں مشرقی اور مغربی علوم
پر قابو یافتہ ہیں۔ علم و ادب کے زبردست حامی و سرپرست ہیں۔
مرثیہ گوئی میں کمال رکھتے ہیں اعلیٰ تعلیم حضور سرکار کی لا مارٹینر کالج لکھنؤ
میں ہوئی تعلیمی سیاسی معاشرتی امور میں خاص انہماک رکھتے ہیں کتب بینی
خاص مشغلہ ہے خود شاعر بھی ہیں اور شاعر نواز بھی محبوب تخلص کرتے ہیں۔
کتابوں کی فراہمی کیطرف خاص توجہ ہے ایک عظیم کتب خانہ موسوم بہ
کتب خانہ سفر الدنیا قائم کیا پچھلے تین سال کے عرصہ میں مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ
مہاراجکمار صاحب بہادر نے اپنی کوششوں سے پندرہ ہزار نادر نسخہ جات جمع کئے جن میں
سے ۲ ہزار قلمی نسخے ہیں۔ ۴ جنوری ۱۹۳۶ء کو ٹرسٹیوں کے بورڈ ریاست کے
انتظام سے سبکدوش ہوئے اور کل اختیارات حضور سرکار کے سپرد ہوئے
دسمبر ۱۹۳۶ء کو آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی یادگار اور کامیاب صدارت فرمائی
جو ناقابل فراموش ہے۔ سیتاپور۔ بارہ بنکی۔ لکھنؤ کھیری لکھیم پور وغیرہ میں
تقریباً پانچسو مواضعات کے مالک ہیں جنکی مجموعی آمدنی اکیس لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے
طالبان علوم کے ساتھ اس خاندان نے ہمیشہ ناقابل فراموش احسانات
کئے ہیں یہ خاندان خود عالم ہونے کے ساتھ علم پرور و علم دوست رہا ہے
حضور سرکار دام حشمتہ طالب علمی کے زمانہ ہی سے نادار غیر مستطیع طلبا کی
امداد فرمایا کرتے تھے آپ نے اپنے اس مختصر عرصہ اور محدود زمانہ ہی میں اپنے علم
فضل و فاوت معاملہ فہمی دوراندیشی و مصلحت بینی، تدبر و بذلہ سنجی اور اخلاق
شہرت کا سکہ عوام الناس کے قلوب پر بٹھا دیا ہے۔ آپ نے ریاست محمود آباد میں
دارالتصنیف و التالیف قائم کرکے ایک ایسا مبارک و مسعود قدم اٹھایا ہے جس سے
اردو زبان کی زبردست خدمت ہو سکے گی۔ آپ نے اپنی رعایا اور متوسلین کی
صحت و تندرستی قائم رکھنے کی غرض سے ریاست میں ایک مستقل ایمبک
بورڈ قائم کیا ہے جسکی وجہ سے سالانہ مظاہرہ ورزشی ہوتے رہتے ہیں۔ جناب ممدوح کو
ورزش اور فنون سپہ گری سے خاص دلچسپی ہے۔ اسی طرح صنعت و حرفت کی
ترقی سالانہ نمائش ہوتی رہتی ہے

وفد انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی باریابی

۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کو گیارہ بجے دن کے لکھنؤ میں بمقام محمود آباد ہاؤس قیصر باغ ممبران کارکن کمیٹی کا ایک وفد
حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں باریاب ہوا حضور ممدوح نے حالات انجمن کو
بڑی دلچسپی اور توجہ سے سماعت فرمایا اور انجمن کی سرپرستی قبول فرمائی۔ اختتام
کلام پر خاکسار نے حالات زندگی اور فوٹو کے لئے درخواست کی تو حضور سرکار نے
میری درخواست کو شرف قبولیت بخشا میں اس سلسلہ میں عالیجناب مہدی حسن صاحب
پرائیویٹ سکریٹری مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ کا بیحد شکر گزار ہوں اس لئے کہ جناب
ممدوح کی مہربانی سے حالات زندگی کی ترتیب میں مجھ کو بہت مدد ملی اور سرکار عالی کی خدمت
میں دو تین مرتبہ باریابی کا موقع ملا جناب مہدی حسن صاحب بڑے خلیق اور متواضع ہستی ہیں

عالیجناب مہاراجکمار محمد امیر حیدر خاں صاحب بالقابہ

میں نے عالیجناب مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ میں
چاہتا ہوں کہ اس جوبلی نمبر میں مہاراجکمار صاحب بہادر کے حالات اور فوٹو بھی ہوں
اس سلسلہ میں جناب ممدوح نے مجھکو ۱۹ اپریل ۱۹۳۷ء کو لکھنؤ میں طلب فرمایا
میں امروہہ سے ۱۷ اپریل ۱۹۳۷ء کو روانہ ہوا۔ عالیجناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب
بالقابہ کے دولتکدہ پر مقیم ہوا۔ ۱۹ اپریل ۱۹۳۷ء کو ۱۱ بجے سرکار محترم نے طلب
فرمایا میں حاضر ہوا تو مہاراجکمار صاحب بہادر اور مہاراجہ صاحب بہادر تشریف فرما تھے
ایک گھنٹہ تک انجمن کے متعلق گفتگو ہوتی رہی اور بالآخر مہاراجکمار صاحب بہادر
بالقابہ نے بہ تحریک مہاراجہ صاحب بہادر انجمن کی ممبری قبول فرمائی حضور مہاراجکمار
صاحب بہادر سلجھی ہوئی اور صاف طبیعت کے مالک ہیں جسمیں شاہانہ نفاست اور شاعرانہ
نزاکت موجود ہے۔ غرور تمکنت نام کو نہیں جسم خوبصورت ہے اقبالمندی کے آثار
پیشانی سے ہویدا ہیں خوش رو خوش خو اور خوش اخلاق ہیں ایسے منکسر المزاج
کہ جیسے پھلوں سے لدا ہوا درخت ہوتا ہے ابتدائی و اعلیٰ تعلیم لا مارٹینر لکھنؤ
میں ہوئی فخر قوم ہیں شیعہ کانفرنس کے زبردست معاون و سرپرست ہیں۔
حضور سرکار کی خدمت میں دوبارہ دو دن ۲ جولائی کو حاضر ہوا تو کھانا
کھاتے وقت میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضور سرکار انگریزی پر قابو یافتہ
ہیں اور بڑی روانی کے ساتھ انگریزی بولتے ہیں۔
حضور مہاراجہ صاحب بہادر کے قوت بازو ہیں اور ریاست کے کاموں
میں بڑی دلچسپی و انہماک سے حصہ لیتے ہیں۔

عالیجناب نوّاب سیّد محسن میرزا صاحب موسوی مرحوم دہلوی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی

بانی انجمن وظیفہ سادات و مومنین

اجداد کا حال نوّاب سیّد محسن میرزا صاحب مرحوم۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی سابق پرنسپل گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج کیمبل پور۔ شہر دہلی کے ایک نہایت ہی معزز خاندان کی (جس کا تعلق لکھنؤ کے شاہی خاندان سے تھا) قابل فخر ہستی تھے۔ آپکے بزرگ شاہان مغلیہ کے عہد حکومت میں ہمیشہ اعلیٰ اور معزز عہدوں پر سرفراز و ممتاز رہے۔

حسب و نسب۔ سلسلہ آپکے نسب عالی کا اس ترتیب سے ہے سیّد محسن میرزا مرحوم ابن سیّد زین العابدین حیدر المعروف سیّد اکبر میرزا مرحوم۔ ابن نواب معین الدولہ صفدر الملک عمدۃ الامراء سیّد ذوالفقار الدین حیدر نظارت جنگ بہادر ذوالفقار جنگ المعروف سیّد حسین میرزا مرحوم ابن نواب ممتاز الدولہ سے ملتا ہوا یہ سلسلہ امام ہفتم سے ملجاتا ہے۔ مرحوم کے جد امجد نوّاب معین الدولہ صفدر الملک عمدۃ الامراء سیّد ذوالفقار الدین احمد حیدر نظارت جنگ بہادر ذوالفقار جنگ المعروف سید حسین میرزا مرحوم سلطنت دہلی کے آخری تاجدار ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی کے دربار میں نظارت کے عہدہ پر فائز تھے۔

۱۸۵۷ء کے انقلاب عظیم نے جہاں خاندان مغلیہ کا چراغ گل کر دیا اور شاہی خاندان کے اکثر افراد کو نانِ شبینہ کو محتاج کر دیا وہاں اُن شریف خاندانوں کا بھی خاتمہ کر دیا جنکے افراد دربار شاہی میں ممتاز عہدوں پر مامور تھے۔ چنانچہ فخر قوم و محسن ملّت سیّد محسن میرزا صاحب مرحوم کا خاندان بھی زمانہ کی اس دستبرد سے نہ بچ سکا۔ اور ایک مدّت تک بڑے مصائب و آلام کا شکار رہا۔ تمام جاگیر اور جائداد ضبط ہوگئی مرحوم کے جد امجد نوّاب سیّد حسین میرزا صاحب مرحوم کی زندگی کا یہ ایسا دور تھا کہ جس میں استقلال و ہمت سے کام لینا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوگیا تھا۔ چنانچہ غدر کے کچھ عرصہ بعد مصیبتیں برداشت کرتے کرتے آپکے دل و دماغ نے بالکل جواب دیدیا اور زندگی کا آخری زمانہ بہت ہی تکلیف میں گذرا۔

سیّد محسن میرزا صاحب مرحوم کے والد ماجد نواب سیّد اکبر میرزا صاحب مرحوم المتخلص بہ سیّد دہلوی جو پرانی وضع کے زمانہ شناس بزرگ تھے دہلی کے شعراء کے آخری دور میں خاص عزت و وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے آپکے بزرگوں کی شان و شوکت اور عروج کو دربار شاہی میں دیکھا تھا آپکی غربت کا خیال کرتے ہوئے نہایت ہی خلوص و محبت سے پیش آتے تھے۔ آپکی تمام عمر ایک قلیل التنخواہ ملازمت میں گذری مگر آپ نے اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلانے میں نہایت محنت و جانفشانی کی ہر قسم کے ایثار سے کام لیا اور ہر مصیبت کو نہایت خندہ پیشانی اور کشادہ دلی سے برداشت کیا۔

پیدائش و ابتدائی تعلیم سیّد محسن میرزا صاحب مرحوم بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۸۸۳ء شہر دہلی کے مشہور محلہ فراشخانہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اعتماد الدولہ اینگلو عربک اسکول میں حاصل کی جو اب ڈگری کالج ہوگیا ہے۔ یہ کالج بھی آپ ہی کے ایک بزرگ کے چشمۂ فیض سے آجتک جاری ہے اور مسلمانانِ دہلی کی زمانہ قدیم سے واحد تعلیمگاہ ہے۔ مرحوم نے اسی اسکول میں پہلی سے دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کی اور ہمیشہ اپنی جماعت میں اوّل نمبر پاس ہوتے رہے اور نمبری وظیفے پائے۔ مرحوم نے انٹرنس کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور اپنے اسکول میں فرسٹ رہے۔ اوائل عمر ہی سے آپ کا اخلاق اسقدر وسیع تھا اور آپ میں ایسی خوبیاں تھیں کہ ہر کس و ناکس اپنا و بیگانہ آپکا گرویدہ ہوجاتا تھا۔ چنانچہ آپکے تمام اُستاد اور ہم جماعت آپ کو نہایت عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ آپکی ذہانت اور خداداد قابلیت اسکول میں خاص طور سے مشہور تھی۔ آپکی تہذیب، شائستگی، بُردباری اور اخلاق کی خاص شہرت تھی آپ کی انسانیت اور محبت و ہمدردی مثالاً پیش کیجاتی تھی۔

کالج کی تعلیم انٹرنس پاس کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کا مسئلہ گھر کی مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے خاصہ وقت طلب تھا۔ مگر ایک حد تک اپنے والد ماجد کے

بارکوہلکا کرنے اور گھر کی آمدنی کو بڑھانیکے لئے ملازمت کرنیکی ضرورت آسانی سے نظرانداز نہیں کیجا سکتی تھی لیکن باوجود ان تمام پریشانیوں اور تفکرات کے مرحوم کے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنیکے شوق میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا۔ اسی سال مرحوم کی خوش قسمتی سے "ہندو کالج" جس میں صرف ایف۔ اے کی دو جماعتیں کھولی گئی تھیں کھل گیا جس میں ایف۔ اے کی فیس صرف دو روپیہ ماہوار دینی پڑتی تھی۔ ایف۔ اے کا امتحان مرحوم نے پنجاب یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور یونیورسٹی کی طرف سے وظیفہ حاصل کیا بی۔ اے میں مرحوم مشن کالج دہلی میں داخل ہوئے اور یہاں سے ۱۹۰۰ء میں بی۔ اے پاس کیا۔ پڑھائی کے ساتھ ہی مرحوم کو ورزش اور کھیل کا بھی کافی شوق تھا کھیل کو پڑھائی کا ایک جزو سمجھتے تھے۔ زمانۂ تعلیم میں اسکول و کالج کے کھیلوں میں نہایت باقاعدگی کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ اور اکثر سکول اور کالج کی ٹیم کے کپتان رہے اور بہت سے تمغہ جات اور انعامات حاصل کئے۔ مرحوم میں اوائل عمر ہی سے باقاعدگی حد درجہ تھی۔ آپ نے اپنے اوقات کی تقسیم کر رکھی تھی۔ پڑھنے کے گھنٹوں میں کھیل کا ذکر اور کھیل کے اوقات میں پڑھنے کا تذکرہ حرام خیال کرتے تھے۔

ٹریننگ کالج کا زمانۂ تعلیم

اوّل تو مرحوم کو تعلیم سے بے انتہا شوق تھا دوسرے اوائل ہی سے مرحوم کے دل میں بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کا جذبہ موجود تھا چنانچہ فارغ التحصیل ہوکر آپ نے اس کا قطعی فیصلہ کر لیا تھا کہ ملازمت اس محکمہ میں کرینگے جس میں سب سے زیادہ بنی نوع انسان کی خدمت کیجا سکے۔ اس لئے آپکی نظر انتخاب محکمۂ تعلیم پر پڑی اور آپ بی۔ اے پاس کرنیکے بعد ٹریننگ کالج لاہور میں داخل ہو گئے ۱۹۰۴ء میں آپنے ایس۔ اے وی۔ کا امتحان پاس کیا حسن اتفاق سے اسی سال پنجاب یونیورسٹی نے بی ٹی کی بھی ڈگری قائم کی۔ ... صاحب اس زمانہ میں ٹریننگ کالج لاہور کے پرنسپل تھے جنکو آپ سے خاص محبت ہو گئی تھی ان کے اصرار پر مرحوم نے ایک سال سلسلۂ تعلیم اور جاری رکھا۔ بی ٹی کا امتحان ۱۹۰۵ء میں امتیازی نمبروں میں پاس کیا۔

زمانۂ ملازمت

بی۔ ٹی پاس کرنیکے بعد آپنے کچھ عرصہ کے لئے اپنی پرانی درسگاہ یعنی عربک ہائی سکول میں سکنڈ ماسٹر کی حیثیت سے کام کیا

سرکاری ملازمت

۷ اپریل ۱۹۰۶ء کو آپ گورنمنٹ ملازمت میں سب سے پہلے انبالہ میں بعہدۂ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس لگائے گئے مرحوم نے اپنی خداداد قابلیت وحسن اخلاق کی وجہ سے بہت جلد افسران اعلیٰ اور ماتحتوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد مرحوم نارمل اسکول راولپنڈی کے ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔

ایم۔ اے کا امتحان

۱۹۱۰ء میں جب آپ لاہور میں تعینات تھے مرحوم نے پرائیویٹ طور پر تاریخ کا امتحان دیا اور پنجاب یونیورسٹی میں اوّل نمبر پاس ہوئے۔

گزیٹڈ سروس و امپیریل سروس

۲۶ رمئی ۱۹۱۶ء کو آپ گزیٹڈ سروس میں آگئے۔ دوران جنگ میں مرحوم نے ایک عرصہ تک قائم مقام کی حیثیت سے امپیریل سروس کے گریڈ میں بھی کام کیا۔

شیعہ کالج لکھنؤ کی پرنسپلی

جس زمانہ میں شیعہ کالج قائم ہوا مرحوم نے اپنی سالانہ ترقی کی پروا نہ کرتے ہوئے سرکاری ملازمت سے چھٹی لے کر دو سال تک بہ حیثیت پرنسپل شیعہ کالج لکھنؤ نہایت جانفشانی اور تندہی سے کام کیا۔ اور اسے چلانیکی انتہائی کوشش کی اور ایک حد تک مرحوم اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ ۳۲ سال کے دوران ملازمت میں مرحوم نے بہ حیثیت ہیڈ ماسٹر، اسسٹنٹ انسپکٹر، پروفیسر، پروفیسر ٹریننگ کالج و بہ حیثیت پرنسپل صوبہ پنجاب کے متفرق اضلاع۔ مثلاً لاہور۔ ہوشیارپور انبالہ۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ میانوالی۔ گوجرانوالہ۔ رہتک اور کیمبل پور وغیرہ وغیرہ میں کام کیا۔ ہر جگہ آپکی ہر دلعزیزی زبان زد خلائق ہے اور آپکی قابلیت کا سکہ بیٹھا ہوا ہے اور آج تک وہاں کے لوگ مرحوم کو یاد کرتے ہیں۔

مرحوم محکمۂ تعلیم کے ان مخصوص افسران میں سے تھے جنہوں نے فرقہ دارانہ جنگ کے نازک زمانہ میں بھی اپنے آپ کو اس سے محفوظ رکھا۔ آپ جملہ اقوام کو ایک نظر سے دیکھتے تھے۔ آپکے اخلاق کی تعریف بلا امتیاز مذہب و ملت ہر شخص کرتا تھا۔ ملازمت کے اس قدر طویل زمانہ میں مرحوم نے کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیا۔ آپکے افسران کی قابلیت اور دیانتداری کی وجہ سے آپکو ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپکے شاگرد آپکی صرف عزت ہی نہیں بلکہ آپ سے محبت رکھتے تھے۔

مرحوم کی قومی خدمات مرحوم کو اوائل عمر ہی سے تعلیم سے لگاؤ تھا۔ آپ نے ساری عمر ہندوستانیوں میں تعلیم کا صحیح مذاق پیدا کرنیکی انتہائی کوشش کی۔ نادار شیعہ طلباء کی مدد کے لئے خصوصاً انکو صنعت وحرفت کی طرف مائل کرنیکی غرض سے مرحوم نے اپریل ۱۲ء میں انجمن وظیفہ سادات ومومنین کی بنیاد ڈالی۔

انجمن وظیفہ سادات ومومنین جسکی باقاعدہ رجسٹری ۲۷ اگست ۱۵ء کو لاہور میں ہوئی۔ مرحوم اس کی فلاح وبہبودی کی کوشش میں مرتے دم تک کوشاں رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ انجمن مرحوم کے زمانہ حیات ہی میں بام ترقی پر پہونچ گئی اور آج اس انجمن سے سیکڑوں نادار تشنۂ تعلیم افراد کی تشنگی بجھ رہی ہے۔ یہ انجمن ابتک تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کے وظائف تقسیم کرچکی ہے اور انجمن کا سرمایۂ محفوظ اس وقت پچاس ہزار روپیہ ہے۔ مرحوم متعدد بار اس انجمن کے سکریٹری بھی رہے اور کئی مرتبہ انجمن کے ممبران میں اضافہ کرنے کی غرض سے ہندوستان کے مختلف اضلاع کا دورہ بھی اپنے خرچ سے کیا مرحوم ہر سال تقریباً بیس پچیس نئے ممبر تو ضرور ہی اپنی ذاتی کوشش سے بنا ہی لیا کرتے تھے مرحوم کو اس انجمن سے عشق تھا۔

انجمن اسلامیہ کیمبل پور ضلع کیمبل پور کے مسلمانوں میں اعلی تعلیم کا شوق دلانے کی غرض سے مرحوم نے انجمن اسلامیہ کیمبل پور کی بنیاد اپنی ملازمت کے زمانہ کیمبل پور میں ڈالی جو نادار مسلمان طلباء کے لئے چشمۂ فیض بنی ہوئی ہے اس انجمن کا بھی سرمایۂ محفوظ پچاس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ کیمبل پور کے سادات حضرات میں تعلیم اور مذہبی زندگی کا شوق پیدا کرنیکی غرض سے مرحوم نے انجمن حسینی کیمبل پور سیدان کی بنیاد ڈالی۔ جو نادار سادات طلباء کو وظائف وغیرہ دینے کے علاوہ اپنے سالانہ جلسہ کے موقع پر نہایت شاندار پیمانہ پر مجالس عزا بھی برپا کرتی ہے جس میں اکثر بڑے بڑے واعظین شرکت فرماتے ہیں۔

انجمن عقد بیوگان جیسی مفید انجمن کا وجود بھی جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم۔اے اور مرحوم ہی کا مرہون منت ہے مرحوم نے اس انجمن کے سکریٹری کی حیثیت سے بھی کام کیا۔

محسنیہ سادات ایسوسی ایشن دہلی مرحوم کی سب سے آخری زمانہ کی یادگار ہے جس کی بنیاد مرحوم نے جون ۱۹۲۹ء میں اپنے زمانہ علالت میں انتقال سے صرف چند یوم پہلے ڈالی۔ جس کے مقاصد نوجوانوں میں تعلیم کا شوق پیدا کرنا۔ تعلیم کو ترقی دینا۔ ممبران میں قوت گویائی بڑھانا۔ نوجوانوں میں مجالس ومحافل میں شرکت کا مذاق صحیح پیدا کرنا اور انکی تنظیم میں کوشش کرنا۔ شیعہ یتیم خانوں کا مذاق صحیح پیدا کرنا اور انکی تنظیم میں کوشش کرنا) شیعہ یتیم خانوں بیواؤں اور دیگر مستحقین کی حتی المقدور امداد کرنا ہیں۔ مندرجہ بالا مقاصد کے علاوہ مرحوم کے ذہن میں محسنیہ سادات ایسوسی ایشن کے قیام کے وقت سب سے بڑا یہ مقصد تھا۔ کہ عام نوجوانوں میں خصوصاً اپنے خاندان کے نوجوانوں میں زمانہ طالب علمی ہی میں جذبۂ ایثار اور قومی خدمت کرنیکی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ گو مرحوم آج زندہ نہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ محسنیہ سادات ایسوسی ایشن کے ممبران مرحوم کے بتائے ہوئے راستہ پر نہایت تیزی کے ساتھ گامزن ہو رہے ہیں۔ تعلیم کو ترقی دینے کی حتی المقدور کوشش۔ ممبران میں قوت گویائی کو بڑھانے۔ بیواؤں و دیگر مستحقین کی امداد۔ امامیہ یتیم خانہ دہلی کی حتی الوسع امداد کرنیکے علاوہ۔ جشن میلاد نبیؐ۔ جشن میلاد حضرت علی علیہ السلام۔ یوم حسینؑ۔ مجلس وفات حضرت علی علیہ السلام کے مواقع پر جیسی نرالی شان کے عظیم الشان اجتماعات یہ ایسوسی ایشن اہل دہلی کے لئے مہیا کرتی ہے وہ اپنی آپ ہی نظیر ہیں اور یادگار رہیں۔ جن میں ہر مذہب وملت کے لوگ شریک ہوتے ہیں اور ہر مذہب وملت کے مقررین تقاریر فرماتے ہیں۔ خدا اس ایسوسی ایشن کو اس سے بھی زیادہ قومی خدمت کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آج کل اس ایسوسی ایشن کے سکریٹری مرحوم ہی کے صاحبزادے سید محمد تقی میرزا صاحب بی۔اے ہیں۔ جنھیں مرحوم کی طرح چھوٹی ہی عمر سے قومی خدمت کا ذاتی شوق ہے اور ابھی سے اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور آپ اس انجمن کے ممبر بھی ہیں۔

اس وقت تک مرحوم نے ہر قومی تحریک کو جس طرح لبیک کہا شیعی دنیا اس سے بخوبی واقف ہے۔ جس سرگرمی کے ساتھ مرحوم نے ہر قومی کام میں حصہ لیا۔ شیعوں کا بچہ بچہ اس سے آشنا ہے۔ مرحوم کی قومی خدمات محتاج بیان نہیں مرحوم کے دل میں قومی درد تھا اور مرحوم میں قومی خدمت کا ولولہ تھا اس کا اندازہ آپ صرف ایک فقرہ سے لگا سکتے ہیں جو مرحوم نے بحیثیت سکریٹری اپنی سالانہ رپورٹ انجمن وظیفہ سادات ومومنین بابت سال ۱۹۲۸ء کے آخر میں تحریر کیا ہے جبکہ آپ بستر مرگ پر دراز تھے۔

آخر میں میں اپنی صحت کے لئے دعا کا امیدوار ہوں جس کی بڑی تمنا اس لئے

ہے کہ اپنی قوم کی مزید خدمت کرسکوں" مرحوم کا صرف یہ فقرہ ہی مرحوم کی قومی خدمات کو زندہ رکھنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن افسوس ہزار افسوس قضا نے مرحوم کو مہلت نہ دی۔

طویل علالت اور انتقال دماغی کام کی وجہ سے مرحوم دوران خون کی زیادتی اور اعصابی کمزوری کے امراض میں مبتلا ہوگئے تھے کچھ عرصہ کیمبل پور ہی میں رہکر علاج کرایا پھر اپنے وطن دہلی تشریف لے آئے اور دو ماہ کی طویل علالت کے بعد بتاریخ ۲ رجون ۱۹۲۹ء صبح ۴ بجے ۶۴ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی انتقال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ افسوس صد ہزار افسوس۔

شعر

ابھی جام عمر بھرا نہ تھا کف دست ساقی چھلک پڑا
رہیں دل کی دل ہی میں حسرتیں کہ نشان قضا نے مٹا دیا

عالیجناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم۔ اے۔ ایف۔ آر۔ ایس۔ اے

بانی انجمن وظیفہ سادات و مومنین لکھنؤ

ابتدائی تعلیم آپکی ولادت ۱۵ فروری ۱۸۶۷ء کو دیوگام ضلع اعظم گڈھ میں ہوئی۔ آپ جونپور مفتی محلہ کے سادات زیدیہ میں سے ہیں۔ ابتدا میں بیدلی کے ساتھ عربی پڑھی۔ طفولیت کے زمانہ میں والدہ ماجدہ کو بیوگی کے مصائب جھیلتے دیکھا اور اس پر مستزاد یہ ہوا کہ اسی زمانہ میں شادی ہوگئی۔ فکر معاش نے اور والدہ ماجدہ کی خدمتگذاری کے شوق نے انگریزی پڑھنے پر مجبور کیا معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی پڑھنے کے زمانہ میں بیدلی نہ تھی کیونکہ ساڑھے تین سال میں انٹرنس پاس کرلیا۔ اور پھر انتہا یہ کہ ایم۔ اے تک کبھی کسی امتحان میں ناکامیاب نہیں ہوئے۔ عربی زبان میں انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے دونوں میں یونیورسٹی میں اول آئے۔ یونیورسٹی سے انعام اور وظائف اور کالج سے وظائف برابر ملتے رہے۔

ملازمت ۱۸۹۵ء میں بی۔ اے پاس کرنیکے بعد الہ آباد گورنمنٹ سکریٹریٹ میں ملازم ہوگئے۔ چار برس کی نوکری میں پچیس روپیہ ماہوار سے ساٹھ روپیہ ماہوار تک پہونچے ایم۔ اے اسی ملازمت ہی کے زمانہ میں پاس کیا۔

علیگڈھ کی مدرسی ۱۹۰۱ء میں وجہ معاش کی ضرورت کے متعلق آخری فیصلہ یہ کیا کہ سررشتۂ تعلیم کے ذریعہ ترقی حاصل کیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۰۱ء میں اپنی سکریٹریٹ کی ساٹھ روپیہ کی نوکری ترک کی اور علیگڈھ کالج میں چالیس روپیہ کی مدرسی پر خوشی سے چلے آئے۔ یہاں ۱۹۰۴ء کے آخر تک ملازم رہے اور چالیس سے پچاسی ماہوار تک پہونچے۔ علیگڈھ کالج کی ملازمت کا زمانہ بہت مختصر تھا۔ اسی ساڑھے تین سال کے زمانہ کو اپنی زندگی کا ماحصل سمجھتے ہیں۔ یہیں کام کو کام کی غرض سے کرنا سیکھا اور قومی ہمدردی کی ایک چنگاری نے آپ کے دل میں ایک سوزش پیدا کی۔ یہاں آپنے غریب طلباء کو ٹیوشنوں اور وظائف میں سرگرداں پایا۔ اور یہاں آسانی کے ساتھ آپ اپنے زیادہ تر اور خوشحال طلباء سے حسب حیثیت چندہ جمع کرتے اور غریب طالبعلموں کی مدد کرتے۔ اسٹاف اور طلباء میں آپکو بیحد ہر دلعزیزی حاصل ہوگئی تھی۔ چنانچہ علیگڈھ سے رخصت ہوتے وقت آپکو ایڈریس اور پارٹیاں دی گئیں۔

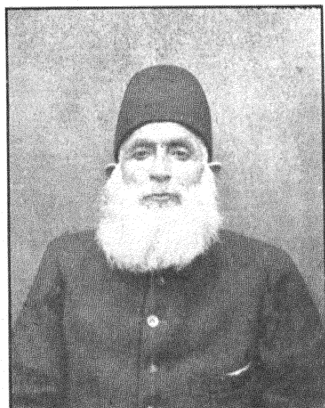
چیفس کالج جنوری ۱۹۰۵ء میں چیفس کالج لاہور میں اسسٹنٹ ماسٹر ہوکر آگئے۔ یہاں آپنے ۲۳ سال ملازمت کے گذارے اور ہیڈ ماسٹر ہی سے پنشن لی۔ ایک سو بیس سے پانچ سو بتیس تک پہونچے۔ خدا کا شکر ہے علیگڈھ میں جو سبق راست روی اور ہمدردی کا سیکھا تھا وہ یہاں بھی کام آیا۔ اس طویل عرصہ میں آپکو دو پرنسپلوں کی ماتحتی میں کام کرنا پڑا جن میں سے ایک نے آپکی نسبت لکھا کہ" میں جلال الدین حیدر صاحب سے بہتر ماسٹر اپنے ساتھ کے لئے خیال میں بھی نہیں لاسکتا"

دوسرے نے لکھا کہ" میں پنجاب اور راجپوتانہ میں جتنے آدمیوں سے ملا ہوں اُن سب سے بہتر جلال الدین حیدر صاحب کو اپنے کام میں سمجھتا ہوں"

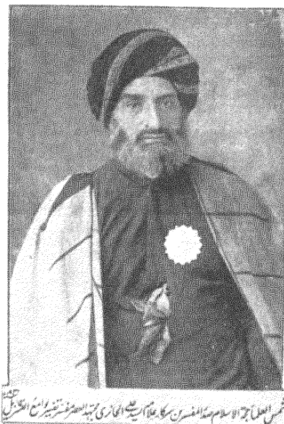


حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب بالقابہ [illegible] میں





عالیجناب علی جاہ سید جلال الدین حیدر صاحب بالقابہ ۱۹۱۳ء میں پچیس سال بعد۔



شمس العلماء حجۃ الاسلام صدر المفسرین سرکار علامہ سید علی الحائری مجتہد العصر مفسر تفسیر لوامع التنزیل مدظلہ



عالیجناب غلام تقی صاحب بالقابہ





عالیجناب خان بہادر سید تہذیب حسنین صاحب بالقابہ

اتفاق کی بات ہے کہ آپکی ملازمت کا تعلق ایسی درسگاہ سے تھا کہ آپکے شاگرد نواب اور راجے مہاراجے ہوتے تھے۔ صوبہ کے گورنمنٹوں کے ممبر بلکہ خود گورنر کے عہدے تک آپکے شاگرد ممتاز ہوئے آپکے ساتھ سلوک ان سب کا مودبانہ رہا۔ کیونکہ آپنے کبھی کوئی غرض ان کے سامنے پیش نہیں کی۔ لاہور سے رخصت ہوتے وقت تقریباً ایک مہینہ پیشتر سے آپکے لئے ڈنر اور پارٹیز کا سلسلہ شروع ہوگیا جس میں بعض میں سے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیمات اور انسپکٹر اور کالجوں کے پرنسپل وغیرہ شریک ہوئے۔ یہ آپکے انتہائی عروج کا زمانہ تھا۔

پنشن کے بعد کا زمانہ لاہور سے آپنے شروع ۱۹۲۸ء میں پنشن لی اور وقف منصبیہ کے متولی۔ ولی عہد صاحب بہادر خیرپور سندھ کے آتالیق۔ منصبیہ کالج کے پرنسپل اور شیعہ یتیم خانہ کے اسسٹنٹ سکریٹری رہے۔ مگر ان کل اداروں نے آپکی حسن خدمات سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ اور اب آپ لکھنؤ میں مقیم ہیں۔

اس مقام پر بنائے انجمن وظیفہ سادات کا ذکر کر دینا ضروری ہے اور اس کے لئے بجائے کسی نئی تحریر کے اس عبارت کی نقل کر دینا کافی جانتا ہوں جو آپنے محسن قوم سید محسن میرزا مرحوم کی وفات کے متعلق انجمن کی سالانہ رپورٹ بابتہ ۱۹۲۹ء کے صفحہ ۱۷ پر درج کی ہے جس سے یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ انجمن کی بنا کیونکر ہوئی۔

اقتباس از رپورٹ انجمن بابتہ ۱۹۲۹ء

خاتمہ کلام پر مجھے دو آنسو سید محسن میرزا صاحب مرحوم پر بہا لینے دیجئے۔ نام کے ساتھ کلیجہ پھٹنے لگتا ہے اور دو دھارے اشک نثار ہونے کیلئے ایک دوسرے پر مسابقت شروع کر دیتے ہیں۔ مجھے مرحوم کی سوانح عمری لکھنے یا ان کی قومی خدمات کا گننا منظور نہیں ہے۔ مجھے تو اپنے مطلب سے مطلب ہے۔ انجمن وظیفہ سادات کے بنا کا منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۳ مارچ ۱۹۱۲ء کو مرحوم مجھ سے ملنے کے لئے چیفس کالج لاہور میں آئے۔ میں نے عرصہ سے کالج میں ایک وظیفہ فنڈ قائم کر رکھا تھا۔ اپنے ماتحت طالب علموں سے چندہ وصول کرتا اور لاہور کے کسی طالب علم کو وظیفہ دیا کرتا تھا۔ اس کے لئے طلباء کی ایک کمیٹی تھی اور میں اس کا صدر تھا ان ایام میں جنگ طرابلس کے سبب سے طلباء میں ترکوں کے ساتھ ہمدردی کا جوش موجزن تھا۔ وظیفہ کمیٹی نے باوجود صدر کی مخالفت کے فیصلہ کیا کہ وظیفہ فنڈ میں سے ایک معتدبہ رقم ترکوں کے پاس بھیجدی جائے۔ کالج کے پرنسپل نے اپیل پر کمیٹی کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا لیکن لڑکوں کی ہمدردی اس فنڈ سے جاتی رہی اور عملاً یہ فنڈ ہی ٹوٹ ٹاٹ کر برابر ہوگیا۔ میں قدرتاً بچوں کی حرکت پر افسردہ خاطر تھا۔ سید محسن میرزا صاحب مرحوم کے حساس دل نے محسوس کیا۔ جہاں انھوں نے میری تسلی و تشفی زبانی کی وہاں انھوں نے اپنی جیب سے دو روپیہ بھی نکال کر میرے حوالے کئے اور کہا کہ ڈھائی روپیہ آپکے اور دو روپے میرے ملا کر ساڑھے چار روپئے ماہوار ایک اسکول کے طالب علم کے لئے کافی وظیفہ ہے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی زندگی بھر اپنی آمدنی کا ایک فیصدی وظیفہ کے لئے دیتا رہونگا چنانچہ یکم اپریل ۱۹۱۲ء کو سید محسن میرزا صاحب مرحوم نے یہ بیج بو دیا اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ آپ حضرات کے پیش نظر ہے۔ اسی کو کہتے ہیں قول مرداں جان دارد۔ جو بات زبان سے نکلی تھی وہ جان کے ساتھ رہی۔ بہت سے بھائیوں کو شاید معلوم نہ ہو کہ مرحوم کی رحلت دماغی امراض سے ہوئی جس میں وہ کام کی کثرت کے سبب اور افکار کی وجہ سے مبتلا ہوئے۔ کالج کے منصبی کام کے علاوہ مرحوم پر بڑا بار انجمن کا تھا۔ مرتے جیتے ہر وقت انجمن کا کلمہ زبان پر تھا۔ وہ مجھ سے اور میں اُن سے ملنے کا مشتاق تھا۔ لیکن جب میں تاریخ معینہ پر دہلی پہنچا تو مرحوم کے سوم کی مجلس میں شریک ہوا۔ رہے نام اللہ کا۔ اللہ بس باقی ہوس۔ کیا آپ حضرات اس محسن کے لئے ایک سورۂ فاتحہ سے بھی دریغ کرینگے۔ والسلام۔

عالیجناب خان بہادر سید تہذیب حسنین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی الہ آباد

ولادت ۱۲ دسمبر ۱۸۷۸ء مطابق ۱۸ ذی الحجہ ۱۲۹۵ھ یوم جمعہ بمقام نجیب آباد ضلع بجنور جہاں والد مرحوم مولوی سید ذاکر علی صاحب تحصیلی اسکول میں مدرس اعلیٰ تھے، پیدائش ہوئی۔ اصلی وطن قصبہ چھالو ضلع بجنور ہے اور سلسلۂ نسب امام زین العابدین علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم اردو و فارسی ریاضی وغیرہ کی تعلیم والد مرحوم کی نگرانی میں مکان پر ہوئی اور ۱۸۹۲ء میں انگریزی تعلیم بجنور ہائی اسکول میں شروع کی اور ۱۸۹۷ء میں مڈل اور ۱۸۹۹ء میں انٹرنس بجنور سے اور ۱۹۰۱ء میں ایف اے بریلی کالج سے اور ۱۹۰۳ء میں بی۔ اے علیگڑھ سے پاس کیا تعلیمی حالت ہمیشہ ممتاز رہی اور مڈل کے بعد برابر سرکاری وظیفہ ملتا رہا۔

ملازمت چنانچہ جب نومبر ۱۹۰۳ء میں الہ آباد یو۔ پی سکریٹریٹ میں ٹرانسلیٹر کی جگہ ملی نے پرائیم۔ اے کی تعلیم چھوڑی تو تیس روپے ماہوار وظیفہ مل رہا تھا ابتدا میں ۶۰ روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر ہوئی لیکن ۱۹۲۰ء تک رفتہ رفتہ ترقی ہو کر ترجمہ کے محکمہ کی سپرنٹنڈنٹی مل گئی جس کی تنخواہ چار سو پچاس روپے ماہوار سے چھ سو پچاس روپیہ ماہوار تک تھی۔ اسی دوران میں ۱۹۱۴ء میں بحالت ملازمت ایل۔ ایل۔ بی بھی پاس کر لیا ۱۹۲۱ء میں ترجمہ کا محکمہ توڑ دیا گیا اور آپ کو پھر میر منشی کا ایک جدید عہدہ قائم کر کے اس پر بھیجدیا گیا جس کی تنخواہ اگرچہ کم تھی لیکن آپ کی اصل تنخواہ اور گزٹیڈ درجہ بدستور قائم رہا جنوری ۱۹۳۳ء میں تندرستی خراب ہو جانے کی وجہ سے اپنی درخواست پر قبل از وقت پنشن لے لی اور پنشن کے بعد جون ۱۹۳۳ء میں گورنمنٹ نے خان بہادر کا خطاب عطا کیا۔

سفر عراق ۱۹۲۸ء میں دو مرتبہ عتبات عالیات کی زیارت سے اور ایک مرتبہ مشہد مقدس اور زیارت ایران سے مشرف ہوئے اور ۱۹۳۴ء میں دوبارہ مشہد مقدس حاضر ہوئے ۱۹۳۵ء میں حج اور زیارت مکہ و مدینہ سے فراغت حاصل کی۔

قومی خدمات انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے بانیان کی صدا پر سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں ہیں چنانچہ سید محسن میرزا صاحب مرحوم اور حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم۔ اے کے بعد ممبروں میں تیسرا نمبر آپ کا ہی ہے ۱۹۱۹ء میں انجمن کے سکریٹری ہوئے۔ دفتر کے کام کی کثرت دو لڑکیوں کی طویل علالت اور موت اور ترجمہ کے محکمہ کے ٹوٹ جانیکی وجہ سے اور خود آپکی جگہ کا معرض خطر میں ہونا، ان سب باتوں کی وجہ سے آپ انجمن کے کام کو مطلق نہ دیکھ سکے اور سب کام دوسرے لوگوں پر چھوڑنا پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انجمن کی معتدبہ رقم غائب ہوگئی۔ اور چونکہ آپ اس کے ذمہ دار تھے اس لئے آپ نے اس کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لی اور خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کل رقم تلف شدہ مع زائد از دو ہزار روپیہ فاضل رقم کے بطور خسارہ انجمن کو ادا کردی۔ اب تک انجمن کے بعض ممبران نے مجھ سے دورۂ پنجاب کے دوران میں اس رقم کا حال دریافت کیا اس لئے ضروری ہوا کہ اس کا ذکر خان بہادر صاحب کے حالات زندگی میں آجائے۔ امید کہ حاجی تہذیب حسنین صاحب مجھ کو معاف فرمائیں گے۔ اس رقم کا ذکر بعض حضرات کے تشکوک کو دور کرنیکی غرض سے لایا گیا ہے۔ ورنہ جبکہ یہ پوری رقم معہ زائد عطیہ کے وصول ہو چکی تھی تو کوئی وجہ اسکے اظہار کی نہ تھی لیکن میں نے اسکی ضرورت کو محسوس کیا اور چند سطور میں اس اعتراض کے دفعیہ کی ضرورت سمجھی

عالیجناب سید حیدر مہدی صاحب وکیل ہائیکورٹ الہ آباد

حالات زندگی سید حیدر مہدی صاحب کی ذات مشہور و معروف ہے الہ آباد ہائیکورٹ میں وکالت کرتے ہیں دماغ بہت رسا پایا ہے ہر معاملہ کو غور و خوض کے بعد کرتے ہیں قانونی پیشہ میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ قومی معاملات میں بھی بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں کانگریسی خیالات رکھتے ہیں مسلم لیگ، مسلم پارلیمنٹری بورڈ وغیرہ کے ممبر رہ چکے ہیں ایک اچھے مقرر ہیں شیعہ کانفرنس سے خاص محبت رکھتے ہیں بڑی دھواںدار تقریریں کرتے ہیں ہائیکورٹ کے کامیاب ترین وکلاء میں شمار ہوتا ہے انجمن کے ۱۹۱۲ء سے ممبر ہیں

عالیجناب علامہ سید علی حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر لاہور

ولادت و تعلیم آپ ۱۲۸۸ھ میں پیدا ہوئے فقہ و اصول فقہ و تفسیر و کلام اپنے والد ماجد سید ابوالقاسم صاحب کشمیری سے پڑھا پھر بغرض تکمیل علوم عتبات عالیات کو روانہ ہوئے اور سامرہ میں عرصہ تک سرکار جناب میرزا محمد حسن صاحب شیرازی علیہ الرحمتہ کے درس خارج میں شرکت کی اور کچھ عرصہ میرزا حبیب اللہ رشتی نجفی مرحوم کے بھی درس میں شریک رہے اور ان دونوں بزرگواروں نے اور جناب آقا سید کاظم صاحب طباطبائی اور جناب آقا مازندرانی اور جناب ملا محمد کاظم صاحب خراسانی اور جناب السید ابوالقاسم صاحب طباطبائی الشہیر بعلامہ طباطبائی نے آپکو اجازے مرحمت فرمائے ملک پنجاب و سندھ وغیرہ میں آپکے مقلد زیادہ ہیں۔

مشاغل آپ کا موعظ نہایت مدلل ہوتا ہے اور ہر فریق منصف مزاج شوق سے سنتا ہے اور نہایت بے دھڑک ہو کر بلا تقیہ مگر مہذب الفاظ میں پڑھتے ہیں اور کتب فریق مخالف کے حوالے دیکر اور وقت پر دکھلا کر ثابت کر دیتے ہیں اس وجہ سے کہ آپ کا کتب خانہ عمدہ ہے آپکی توجہ سے انجمن مواعظ صادقیہ انجمن اثنا عشریہ انجمن اعوان الوفا لاہور و انجمن مرتضوی امرتسر انجمن امامیہ پٹیاور و انجمن اتفاق امامیہ بٹالہ و انجمن تذکرۃ المعصومین فیروزپور وغیرہ قائم ہوئیں۔ آپ ۱۹۱۴ء میں صدر آل انڈیا شیعہ کانفرنس بھی قرار پائے اور آپکی تقریر افتتاحیہ نے کانفرنس کی کایا پلٹ کر دی آپکی ذات سے نماز عیدین و جمعہ و جماعت و امور خیر کا سلسلہ جاری ہے آپکے والد صاحب مرحوم نے جو تفسیر قرآن تیس جلدوں میں لکھنے کا قصد کیا تھا اور بارہ جلدیں ہو چکی تھیں اب آپ اس کو پورا کرنے میں مشغول ہیں یہ تفسیر بحر زخار اور دریائے ناپیدا کنار ہے اس کے بعد پھر کسی تفسیر کی ضرورت ہی نہیں رہتی اور اکابر علمائے عراق و ایران و مصر و حجاز و ہندوستان اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔

آپ کتب کثیرہ کے مصنف ہیں اور مذہبی کتب میں غایۃ المقصود - تقریظات المشاہیر وغیرہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ ۱۹۱۲ء میں کارکن کمیٹی کے ممبر تھے

عالیجناب پروفیسر سید غلام تقی صاحب کاظمی ایم۔ اے ناگپور

ولادت وغیرہ آپکی ولادت بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۸ء بمقام سارنگپور سیدان متصل انبالہ شہر (پنجاب) واقع ہوئی آپکا سلسلۂ نسب انتیس واسطہ سے امام ہفتم جناب موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق علیہما الصلوٰۃ والسلام سے ملتا ہے۔ آپکے والد مرحوم سید رستم علی صاحب اپنی بستی میں سب سے بڑے خود کاشت زمیندار تھے اچھے خاصے تعلیم یافتہ تھے۔ اردو فارسی میں کافی دستگاہ رکھتے تھے کلام پاک ناظرہ نہایت صحت اور قرأت کے ساتھ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ گرد و نواح میں مشہور سوزخواں تھے۔

ابتدائی تعلیم آپکی تعلیم کی ابتدا گھر پر ہوئی۔ شروع میں کلام پاک کے چند پارے اپنے والد صاحب مرحوم سے پڑھے اس کے بعد ایک قریب کی بستی میں پرائمری اسکول میں داخل ہوئے۔ جہاں سے ۱۹۰۰ء میں اردو پرائمری امتحان میں بہت اعلیٰ نمبر حاصل کئے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کا مڈل اسکول اسکالرشپ حاصل کیا۔ پھر مشن ہائی اسکول انبالہ شہر میں داخل ہوئے ۱۹۰۲ء میں آپ کے والد ماجد کا سایۂ عاطفت سر سے اٹھ گیا۔ اور آپ کی تعلیم گرداب مشکلات میں پھنس گئی خداوند کریم کی کارسازی سے تعلیم جاری رہی اور ۱۹۰۴ء میں امتحان مڈل پنجاب یونیورسٹی سے نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ صوبۂ پنجاب کے کامیاب طلباء میں آپ کا دوسرا نمبر تھا اور قسمت دہلی کے طلباء میں اول۔ چنانچہ یونیورسٹی کی طرف سے انعام ملا۔ اور ڈویژنل اسکالرشپ دو سال کے لئے پایا۔

اعلیٰ تعلیم ۱۹۰۶ء میں میٹرکولیشن پنجاب یونیورسٹی سے درجہ اول میں پاس کیا اور ایف۔ اے کی تعلیم کے لئے وظیفہ ملا۔ اعلیٰ تعلیم ایف۔ اے سے ایم۔ اے تک ایم۔ اے۔ او کالج علیگڈھ میں حاصل کی اور تینوں امتحان الہ آباد یونیورسٹی

سے سکنڈ ڈویژن میں پاس کئے۔ آپ ابھی ایم۔ اے میں تعلیم پا رہے تھے کہ محسن قوم سید محسن میرزا صاحب مرحوم اور جلال قوم سید جلال الدین حیدر صاحب نے انجمن وظیفہ سادات فنڈ کی بنا ڈالی۔ بانیان انجمن نے ابھی چند ہی افراد قوم کو اپنا ہمخیال بنایا تھا کہ سید علی عباس صاحب چھولسی نے انجمن کے کاغذات آپ کو دکھلائے۔ چنانچہ انکی تحریک پر آپ انجمن کو قوم کے لئے بہت مفید پاکر بحالت طالب علمی ۱۲ عنہ ماہوار کے چندہ سے ممبر ہوگئے اور بعد ازاں جب فارغ التحصیل ہوکر ملازمت اختیار کی تو حسب قاعدہ چندہ میں اضافہ ہوتا رہا۔

ملازمت | جولائی ۱۹۱۴ء میں آپکو بہار نیشنل کالج بانکی پور پٹنہ میں عربی فارسی کی پروفیسری ملگئی۔ جہاں آپ ۱۹۲۰ء تک کامل چھ سال تعلیم دیتے رہے۔ بانکی پور کے دوران ملازمت ہی میں ۱۹۱۵ء میں پہلی مرتبہ انجمن وظیفہ سادات کی کارکن کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے اور متواتر چار سال تک منتخب ہوتے رہے۔ اس عرصہ میں دو تین سال کے لئے انجمن کے محکمۂ مشاورت کے ممبر بھی رہے۔ انجمن کی برادری میں بھی اضافہ کے باعث ہوئے۔

جولائی ۱۹۲۰ء میں بہار نیشنل کالج بانکی پور کی ملازمت سے مستعفی ہوکر رابرٹسن کالج جبل پور میں فارسی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ نومبر ۱۹۲۳ء تک جبل پور میں قیام رہا۔ مارسین کالج ناگپور میں عربی تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے محکمۂ تعلیم کو آپ کا تبادلہ ناگپور کرنا پڑا۔ چنانچہ آج کل مارسین کالج ناگپور میں شعبۂ عربی و فارسی آپ کے متعلق ہے۔ اور ناگپور یونیورسٹی میں شعبۂ اردو کی صدارت بھی حاصل ہے۔

جون ۱۹۱۳ء سے انجمن کے قدیم ترین ممبروں میں ہیں اور انجمن کے معاملات میں خاص دلچسپی کا اظہار فرماتے ہیں۔

عالیجناب خان بہادر سید احمد حسن صاحب سی۔ آئی۔ ای مرحوم جونپور

ولادت و اجداد کا حال | سید احمد حسن صاحب ۲۹ مئی ۱۸۷۶ء کو جونپور کے اس خاندان میں پیدا ہوئے جس نے پشت ہا پشت سے گورنمنٹ برطانیہ کی خدمات بڑی وفاداری کے ساتھ انجام دیں۔ اور جس خاندان کے اکثر افراد نے بڑے بڑے عہدوں پر رہکر اپنی قابلیت اور وفاداری کا پہلے ہی ثبوت دیا تھا اور اب تک دیتے چلے آرہے ہیں جس کے صلہ میں سلطنت کی جانب سے جاگیر و خطابات ذاتی اور موروثی دونوں قسم کے ملتے رہے ہیں۔ سید احمد حسن صاحب خان بہادر سید محمد کاظم صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر کے بڑے صاحبزادہ تھے۔

ابتدائی تعلیم | آپنے عربی فارسی کی تعلیم پرانے قاعدے کے مطابق گھر پر حاصل کی۔ اسکول کی تعلیم ختم کرنیکے بعد میور سنٹرل کالج الہ آباد میں داخل ہوئے وہاں سے ۱۸۹۷ء میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔

ملازمت | ۱۹۰۰ء میں گورنمنٹ نے آپ کو نائب تحصیلدار مقرر کیا اور چند مہینوں کی تحصیلداری کے بعد آپ ۱۹۰۲ء میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے ۱۹۱۱ء میں جب ریاست بنارس خود مختار ہوئی تو مرحوم کی خدمات ریاست نے حاصل کرلیں۔ جہاں وہ کلکٹری کے عہدہ پر مقرر ہوئے اور نہایت نیکنامی کے ساتھ ریاست کی خدمات بجالاتے رہے ۱۹۲۰ء میں گورنمنٹ نے آپکو غازی پور میں کلکٹر مقرر کیا۔ جنگ عظیم کے خدمات کے سلسلہ میں سرکار برطانیہ اور ریاست بنارس نے آپکو تمغے عطا کئے۔ دہلی دربار کا میڈل ملا۔ اور ۱۹۲۱ء میں خان بہادری کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۹۲۲ء میں بلرام پور کے اسپشل منیجر مقرر ہوئے اور اسی کے آخر میں راجہ صاحب نانپارہ کے اتالیق مقرر ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۶ء میں ریاست بنارس نے آپکی خدمات پھر حاصل کیں اور چیف سکرٹری کے عہدہ پر ممتاز فرمایا۔ جنوری ۱۹۳۲ء میں سی۔ آئی۔ ای کا خطاب حاصل کیا۔ اپریل ۱۹۳۳ء میں آپنے بیرون ہند کا لمبا چوڑا سفر کیا ہندوستان آنیکے بعد اکتوبر ۱۹۳۳ء میں آپ ملازمت سے سبکدوش ہوگئے۔ مرحوم بڑے پابند وضع۔ منکسر المزاج۔ اصول کے پابند اور زبان کے بڑے تھے۔ سرکار برطانیہ اور ریاست بنارس میں آپنے اپنی خدمات کا بہت گہرا اثر چھوڑا۔ ۱۹۱۱ء سے ممبر تھے

قومی خدمات قومی ادارات مثل انجمن وظیفہ سادات و مومنین اور جامع العلوم جوادیہ بنارس وغیرہ کی آپ ہمیشہ مالی امداد فرمایا کئے۔ محتاج۔ غربا۔ فقرا۔ یتیموں اور بیواؤں کی آپ اس قدر پوشیدہ مدد کرتے تھے کہ اُن میں سے اکثر کا پتہ آپ کے انتقال کے بعد دوسروں کو ہوا۔ فضول گوئی سے آپ کو نفرت تھی کبھی کوئی ایسا وعدہ نہ کرتے تھے جس کو پورا کبھی نہ کرتے ہوں آپ تمام عتبات عالیات عاشق اہلبیت اور بڑے خدا ترس تھے۔ افسوس کہ مرحوم کو دو سال بھی اپنی پنشن سے فائدہ اُٹھانیکا موقع نہ ملا۔ اور بہت

تھوڑے دنوں فالج میں مبتلا رہکر ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء کو لکھنؤ میں انتقال فرمایا اور جونپور میں مدفون ہوئے۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ساتھ آپکو خاص ہمدردی تھی اور ترتیب و ترمیم قواعد میں انجمن کو آپ سے بیحد مدد ملا کرتی تھی آخر وقت تک آپ اس انجمن کے ممبر رہے ۱۹۱۳ء میں آپ اسکی کارکن کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے تھے سید مصطفےٰ حسین صاحب جونپوری نے آپکی تاریخ وفات لکھی۔

گو بزودی شمع روشن گل شدہ

فوت شد مقبول عالم سید احمد حسن

۱۳۵۴ھ

عالیجناب مولانا سید شبیر حسن صاحب قبلہ مجتہد العصر جونپور (فیض آباد)

ہندوستانی مسلمانوں کے لائق فرزندوں میں سے اگر کبھی کسی شخص کو اس سرزمین علمائے اسلام اور یہاں کے علم خیز خطوں کی تاریخ لکھنے کا اتفاق ہوگا تو وہ یقیناً ایسے خطوں کی فہرست میں شہر جونپور کو بھی نمایاں طریقہ سے ثبت کرنے پر مجبور ہوگا۔

ابتدائی حالات آپکے دادا کے بھائی جناب مولوی ناصر حسین صاحب مرحوم نے اپنے اسلاف میں کوئی اولاد نرینہ نہیں چھوڑی لیکن اہل جونپور بلکہ اس زمانہ علم میں تمام قوم کی خوش قسمتی کہ جناب مرحوم نے اپنے اخلاف میں جناب تقدس مآب مولانا مولوی سید شبیر حسن صاحب قبلہ جیسے شخص جلیل کو چھوڑکر دنیا سے انتقال کیا جناب موصوف ادام اللہ وجودہ الشریعت جناب مرحوم کے وہ قابل فخر پوتے ہیں جنکو مرحوم نے مثل اپنی اولاد کے پرورش کیا اور تاحیات خود اُن کی تعلیم و تربیت کے متکفل رہے اور جب جناب مرحوم کا انتقال ہوگیا تو جناب موصوف شوق تکمیل میں لکھنؤ تشریف لائے اور یہاں کے علماء کرام خصوصاً جناب سرکار شریعتمدار حضرت صدر المحققین ناصر الملۃ آقا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر کی خدمت عالیہ میں اپنی عمر کا ایک معتدبہ حصہ صرف کیا۔

تعلیم عراق اعلیٰ سے اعلیٰ ریاضت ہائے علمیہ کے بعد عازم عتبات عالیات ہوئے، اور مرتبہ اوّل میں سال بھر اور مرتبہ دوم میں تین برس تک ان آستان ہائے مقدسہ میں حاضر رہکر وہاں کے علماء کرام کے حلقہ ہائے درس میں اس عنوان سے تکمیل فقہ و اصول میں مصروف رہے کہ بالآخر خداوند عالم عز اسمہ نے درجہ رفیعۂ اجتہاد تک پہنچا دیا اور اکابر علماء نجف اشرف و کربلائے معلّیٰ سے اجازت حاصل کرکے ہندوستان کو واپس ہوئے۔ اس زمانہ میں ہندوستان سے شاید ہی کوئی طالب تکمیل ایسا گیا ہو جس کے کمالات کو علماء عراق ادام اللہ ظلالہم نے تسلیم کیا ہو اور جس کی اہلیت اجتہاد کا وہاں کے تمامی علماء نے اعتراف کرکے اجازۂ اجتہاد مرحمت فرمائے ہوں یہ شرف اگر اس زمانہ میں کسی کو حاصل ہوا ہے تو وہ صرف مولانا ہی کی ذات فیض آیات ہے۔

جناب مولانا کے زمانہ میں جناب سرکار آقائے آخوند خراسانی اعلیٰ اللہ مقامہٗ اور جناب سرکار آقائے شریعت قیام اور جناب سرکار آقا السید محمد کاظم یزدی اور جناب سرکار آقائے صدر ادام اللہ ظلالہم ہی کی ذات قدسیہ پر علم و اجتہاد کا دارومدار تھا اور ان میں سے ایک بزرگوار کا اجازہ بھی کافی تھا چہ جائیکہ یہ سب حضرات جناب مولانا کے مجیز ہیں۔ جماعت ممتاز الافاضل اور صدر الافاضل میں سے آپ پہلے وہ شخص ہیں جنھوں نے

درجۂ رفیعۂ اجتہاد حاصل کرکے جماعت طلاب سے جماعت مجتہدین میں اپنی جگہ حاصل کی۔ عراق سے اجازۂ اجتہاد لیکر مولانا موصوف ہندوستان واپس تشریف لائے۔

ملازمت جناب مولانا سید محمد رضا صاحب مرحوم اُس وقت وثیقہ اسکول فیض آباد میں مدرس اعلیٰ تھے۔ اسی سال مولانا مرحوم سلطان المدارس لکھنؤ میں پروفیسر مقرر ہوئے اور جناب مولانا سید شبیر حسن صاحب قبلہ کو یہ خالی شدہ جگہ پیش کی گئی جسے جناب ممدوح نے منظور فرمایا اُسوقت سے ابتک اس اسکول میں جو نیم سرکاری اسکول کہا جاتا ہے، مدرس اعلیٰ کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے عہد میں اسکول برابر ترقی کرتا رہا۔ اسکول کے طلباء ہر سال یونیورسٹی کے امتحانات شعبۂ مشرقیہ میں شریک ہوتے ہیں اور کامیابی کے بعد سرکاری مدارس میں عربک اور پرشین ٹیچر کی حیثیت سے کام کررہے ہیں۔

مولانا ممدوح کو زبان عربی پر خاص عبور حاصل ہے اور اس زبان میں ممدوح کے قصائد آپ کے علم کی شہادت دے رہے ہیں۔ مولانا موصوف کے ارشد تلامذہ میں سے جناب مولانا ڈاکٹر اعجاز حسین صاحب پی۔ ایچ ڈی بیرسٹر متولی وقف ہگلی جنکی ذات شہرۂ آفاق ہے ہیں۔

مولانا موصوف کے مزاج میں تصنع و بناوٹ مطلق نہیں ہے نہایت سادہ بود و باش رکھتے ہیں۔ علم دین کے طلباء اعزا۔ یتیموں بیواؤں؛ دو لاوارثوں کی خبرگیری مولانا کا خاص جوہر ہے۔ لڑکوں کے لئے وظائف حاصل کرنے میں مولانا کی دوڑ دھوپ ایک ایک کے سامنے ہاتھ پھیلانا یہ وہ صفت ہے کہ جس کی بدولت نہ معلوم کتنوں کی زندگیاں درست ہوگئی ہیں۔

اپریل ۱۹۱۳ء سے انجمن وظیفہ سادات کے قدیم ممبر ہیں ۱۹۱۷ء میں کارکن کمیٹی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔

عالیجناب حافظ سید امیر کاظم صاحب رئیس نگینہ

(ضلع بجنور)

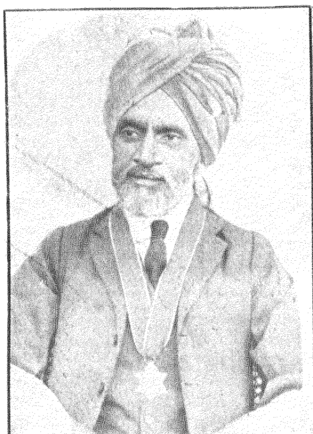
ولادت آپ صفر ۱۲۸۶ھ میں پیدا ہوئے۔ سلسلۂ نسب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک پہونچتا ہے۔ سلسلۂ خاندان صفوی سے ملتا ہے۔ ایران سے ہندوستان میں آئے۔ اوّل قنوج میں سکونت پذیر ہوئے۔ وہاں سے اسی خاندان کے ایک بزرگ نگینہ میں آکر آباد ہوئے۔ لکھنؤ کی سلطنت کے زمانہ میں آپ کے پردادا حکیم مددعلی صاحب بزمرۂ طبیب خاص محمد علیشاہ مرحوم کے یہاں ملازم ہوئے۔ غدر ۱۸۵۷ء سے نگینہ میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ اور نگینہ کے معززین میں شمار ہوتا ہے۔

آپنے اُردو۔ عربی۔ فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت پیدا کی ہے۔ اہل سنت حضرات کو یہ یقین نہ آتا تھا کہ شیعوں میں حفاظ بھی ہوتے ہیں اس لئے آپنے ۵ ماہ میں کلام مجید حفظ کرکے انکو سنایا۔ آپ انجمن کی کارکن کمیٹی کے ممبر ۱۹۲۵ء میں تھے۔

عالیجناب خانبہادر حاجی سید ظل حسنین صاحب اسپشل مجسٹریٹ دہرہ دون

ولادت بمقام نجیب آباد ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد بزرگوار جناب مولوی سید ذاکر علی صاحب ساکن جھالو ضلع بجنور سے فارسی اور عربی وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ اُردو مڈل اوّل نمبر پاس کیا انگریزی کا انٹرنس پاس کرکے

ملازمت سروے آف انڈیا میں تیس روپیہ ماہوار کے کلرک مقرر ہوئے اور ایسی تندہی اور جفاکشی و تدین سے کام کیا کہ بہت جلد ہیڈ کلرک بنادئے گئے۔ پراونشل سروس کے امتحان میں بیٹھے کامیاب ہوئے اور وہاں اسقدر



عالیجناب خان بہادر سید ظل حسنین صاحب بالقابہ



عالیجناب سید احمد میرزا صاحب بالقابہ



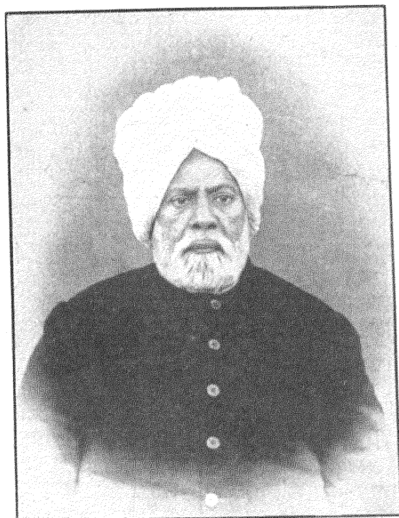
عالیجناب فخر قوم مولوی سید کلب عباس صاحب قبلہ



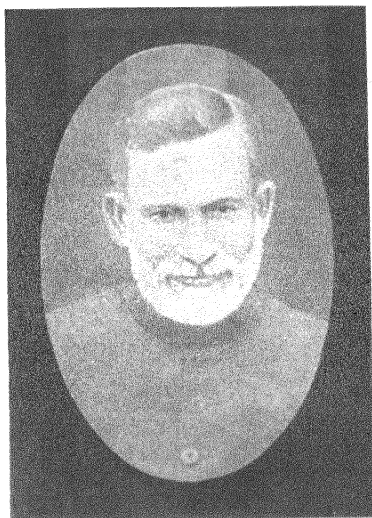
عالیجناب پروفیسر سید تجمل حسنین صاحب بالقابہ



عالیجناب پروفیسر سید مقصود حسین صاحب بالقابہ



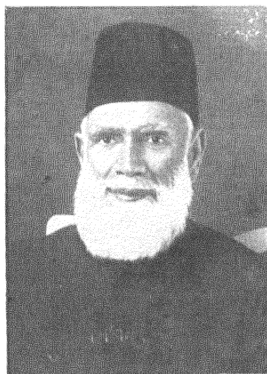
عالیجناب خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی بالقابہ



عالیجناب محمد محسن صاحب مرحوم



الجناب ڈاکٹر سید علی حسن صاحب بالقابہ



عالیجناب محمد حسین صاحب شوق مرحوم

ترقی کی کہ چونتیس سال کی کامل ملازمت کے بعد ۱۹۱۰ء میں سات سو روپیہ ماہانہ مشاہرہ سے پنشن پائی، دورانِ ملازمت میں اسپیشل مجسٹریٹ بھی بنا دئے گئے۔ انجمن وظیفہ سادات کے قدیم ممبروں میں سے منتخب فرد ہیں ۱۹۲۳ء میں انجمن کے سکریٹری بھی رہ چکے ہیں، بعد پنشن حج و زیارات سے فراغت حاصل کرکے خان بہادر کا خطاب پایا۔ نہایت باوقعت زندگی بسر کی بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے اپریل ۱۹۱۲ء سے سرگرم ممبر ہیں۔

عالیجناب نواب سید احمد میرزا صاحب آنریری جنرل سکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین

(نیو دہلی)

ابتدائی حالات جناب نواب سید احمد میرزا صاحب بالقابہ ۱۸۹۳ء میں دہلی کے محلہ فراشخانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ محسن قوم نواب سید محسن میرزا صاحب اعلیٰ بانی انجمن کے برادر خورد ہیں اور اُن تمام صفات و خوبیوں کے حامل ہیں جو مرحوم میں پائی جاتی تھیں آپکے خاندانی حالات صفحہ ۲۵ پر ملاحظہ فرمائیے آپ پانچ سال کی عمر میں مدرسہ میں داخل ہوئے۔ اور جب مڈل میں پہونچے تو آپکے بڑے بھائی محسن میرزا صاحب مرحوم اپنے ہمراہ راولپنڈی لے گئے۔ وہاں تعلیمی سلسلہ جاری رہا اس کے بعد دہلی عربک کالج سے ۱۹۰۹ء میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد لاہور تشریف لے گئے وہاں ایف۔ اے تک پڑھکر تعلیمی سلسلہ منقطع کردیا۔

ملازمت دہلی کے محکمہ پی۔ ڈبلو۔ ڈی میں چالیس روپیہ ماہوار سے ملازمت شروع کی لیکن یہ محکمہ آپ کو پسند نہ آیا۔ اس لئے اس کی دوہری برانچ میں اپنی خدمات کو بحیثیت نائب خزانچی منتقل کرالیا۔ کام کی کثرت سے صحت خراب ہوگئی اور ۱۹۲۴ء میں علالت نے خطرناک صورت اختیار کرلی عزیز و اقارب نے بڑی محنت و جانفشانی سے تیمارداری کی اور صحت کلی حاصل ہوئی۔

قومی خدمات طالب علمی ہی کے زمانہ سے آپ کو قومی امور سے دلچسپی شروع ہوگئی تھی۔ انجمن شیعۃ الصفا کے ممبر ہوئے اور مختلف حیثیت سے اس کی خدمات انجام دیں ۱۹۳۲ء میں آپ نے انجمن اثنا عشریہ رجسٹرڈ کی نئی دہلی میں بنیاد ڈالی۔

سرکار سے زمین دوامی پٹہ پر حاصل کی اور عنقریب تعمیر کا کام شروع ہونیوالا ہے۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے حامیان میں سے ہیں ۱۹۳۳ء میں دہلی میں شیعہ کانفرنس کو مدعو کیا اور اس اجلاس کو کامیاب بنانے میں ساعی رہے امامیہ مشن لکھنؤ کے ابتدائی روز سے ممبر ہیں اور مشن کے رسالے منگا کر دہلی میں خود اپنے احباب میں فروخت کرتے ہیں اور ممبروں کا اضافہ کیا۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ابتدائی دور سے ممبر ہیں اور اس کی ایسی عظیم الشان خدمات انجام دیں کہ ۱۹۳۵ء میں اس کے آنریری جنرل سکریٹری منتخب ہوئے۔ اور آپ کے زمانہ سکریٹری شپ میں انجمن نے قابل تعریف ترقی کی۔ انجمن سے محبت کا حال صرف اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے اس کے ابتدائی دور میں اپنی دوا ترک کرکے انجمن کا چندہ ادا فرمایا۔ خداوند عالم ایسے مخلص و ہمدرد کارکن کو عمر نوح عطا فرمائے۔

آپ کی سعی و کوشش سے نیو دہلی میں سرکار سے زمین برائے تعمیر مسجد و امام باڑہ ملگئی ہے اب قوم کی اگر توجہ ہوگئی اور مسجد و امام باڑہ کے لئے چندہ فراہم ہوگیا تو شیعیان نیو دہلی کی یہ تکلیف دور ہو جائے گی اور دیگر اقوام کی طرح شیعوں کی بھی یہ مذہبی ضرورت پوری ہو جائیگی۔

آپ میرے خاص کرم فرما ہیں۔ جنوری ۱۹۱۳ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔ بڑے خلیق۔ متواضع۔ منکسر المزاج اور مومن خالص ہیں۔

عالیجناب حاجی مولوی مقبول احمد صاحب قبلہ مرحوم دہلوی

پیدائش و تعلیم وغیرہ اخبار اثنا عشری دہلی مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۱ء کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ۱۸۷۰ء میں بمقام دہلی پیدا ہوئے ایام رضاعت میں آغوش مادر اور سات سال کی عمر میں سایۂ پدر چھوٹا تو آپ بڑے بھائی پیرجی حفیظ اللہ کی سرپرستی میں پانی پت رہے اور چھٹی جماعت تک پڑھکر دہلی آئے اور یہاں ماسٹر میرزا احمد بیگ صاحب سکنڈ ماسٹر اینگلو عربک ہائی اسکول نے خاص توجہ فرمائی۔ اکثر ماسٹر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایسے دل و دماغ والا طالب علم میرے درجہ میں نہیں آیا اور مثل اپنی اولاد کے سمجھ کر پڑھایا اور تحقیق مذہب کی چاٹ لگا دی اور بحث کر کر کے ایک سال میں مسئلہ خلافت طے ہوا تو سولہ سال کی عمر میں آپ شیعہ ہوگئے اور اشہد ان علیاً ولی اللہ خلیفتہ بلا فصل کی آواز بلند کی اور جوش میں آکر دہلی کی جامع مسجد میں جاکر اعلان کردیا کہ میں سنیوں کے علماء سے مباحثہ کرنے پر تیار ہوں مگر کسی نے مقابلہ کی جرأت نہ کی۔ ۱۸۸۵ء میں عربک ہائی اسکول سے مڈل میں اور ۱۸۸۷ء میں انٹرنس کا امتحان مشن ہائی اسکول سے دیا اور ہر مرتبہ تمام پنجاب میں اول نمبر آئے اور ۱۸۸۹ء میں مشن کالج سے ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا پھر تعلیم ترک کردی کیونکہ [illegible] تعلیم کا خرچ اور پھر شادی بھی ہوئی تو معزز خاندان قزلباش میں اگرچہ تعلیم کا خرچ آپکی خوشدامن صاحبہ کرتی تھیں لیکن ان کا سرمایہ بھی محدود تھا اور پھر بقائے نسل کا سامان ہونے لگا۔

تصانیف و تالیفات اور اطباء کی درسی کتابیں تصنیف کرنا شروع کیں اور کسب معاش کا سلسلہ چل پڑا۔ پھر حضرت دانیالؑ کی کتاب النجوم کا انگریزی زبان سے ترجمہ کیا اور زائچہ تقدیر نام رکھا۔ خوب مشہور ہوا اور عربی میں آپ جناب مولوی سید آفتاب حسین صاحب مرحوم ساکن بیتن پٹری سادات ضلع بجنور کے شاگرد تھے سب سے پہلے کتاب دراثبات ایمان حضرت ابیطالب مصنفہ سید احمد دحلان مفتی مکہ معظمہ کی عربی میں ہے اس کا ترجمہ کیا۔ اس کا نام اسنی المطالب ہے ۱۸۹۴ء میں جناب سرکار راجہ سید باقر علیخاں صاحب مرحوم والئ ریاست پنڈراول و میراف کوٹھا یہ دہلی میں تشریف لائے ؎

اقبال سرش ز ہوش مندی — بتافت ستارۂ بلندی

تو مدرسہ اثنا عشریہ دہلی کی طرف سے راجہ صاحب ممدوح کی خدمت میں ایک وفد گیا تو آپ بھی اس میں تھے راجہ صاحب اپنے ساتھ لیگئے اور پرائیویٹ سکریٹری اپنے یہاں کرلیا اور راجہ صاحب نے تاحین حیات جدا نہ کیا۔ ۱۹۰۲ء میں بعد قطع تعلق پنڈراول سے دہلی میں آئے اور تین ماہ تک بیکار رہے تو ایک دواخانہ یونانی کھولا۔

دواخانہ کا اجراء مرکبات اس کے نہایت اہتمام سے تیار ہوتے تھے۔ اس کمپنی کا نام ایس۔ ایم احمد اینڈ کمپنی رکھا اور قیمت فی حصہ پچاس روپیہ قرار دئے۔ سرمایہ کم تھا کام کم چلا اب آپکے دو فرزند شجاع الدولہ و آصف الدولہ ذکی ہوچکے تھے حصہ داروں کو روپیہ ادا کردیا اور کارخانہ مذکور کے مستقل مالک ہوگئے۔ وسعت رزق کے متعلق ساڑھے تین ماہ ایک [illegible] جس میں متواتر روزے رکھے بیٹھ بیٹھ کر [illegible] زمانہ ۲ بجے غسل کرکے عمل خوانی کو بیٹھ جاتے عمل ختم ہوا اور عروج کا زمانہ آیا ۱۹۱۲ء میں ۹ ماہ رمضان ماہ صیام یوم جمعہ ریاست بیلتی پور ضلع فیض آباد راجہ سید

ذاکری ابوجعفر صاحب والئ ریاست کا تار آیا کہ شب بست و یکم کی مجلس پڑھنے کو تشریف لائیے۔ آپ اسوقت نواب حامد علی خاں صاحب مرحوم کی مسجد واقع دہلی کشمیری دروازہ میں مصروف وعظ تھے استخارہ دیکھا واجب آیا تشریف لے گئے تو راجہ صاحب نے بڑی قدر کی اور تمام ضلع فیض آباد کو [illegible] جلالپور ضلع فیض آباد کے معرکے ابتک زبان زد ہیں اور ہر زبان کے اخباروں میں آپ کے وعظ کی تعریف چھپی پھر جونپور تشریف لے گئے وہاں کی مجالس نے تو غضب ہی کردیا۔ پھر ایک چکر آپ کا لگا وہاں کے مومنین نے سرکار عالی سے اجازت لیکر سرکاری امام باڑہ میں مجلس منعقد کی۔

ریاست رامپور میں عہدۂ آڈیٹری

پھر تو یہ خبر سرکار کے کانوں تک پہنچی اور آپ دہلی چلے آئے اور پھر قدر و منزلت کے ساتھ ریاست کے عہدۂ آڈٹ آفیسری پر مامور ہوئے بارہ سال برابر سرکاری خدمات کو انجام دیا۔ اسی زمانہ میں ترجمۃ القرآن کو انجام پہونچایا قرآن کی خدمت سے وہ مقبول خدا ہوگئے۔ قرآن مجید کا آخری پارہ ترجمہ اور تفسیر سے مکمل ہوا۔ اب پھر آپکا ستارۂ اقبال تنزلی کی طرف چلا اور بڑا لڑکا ہیضہ میں مبتلا ہوکر ۸ گھنٹہ میں جان بحق ہوا۔ دوسرا لڑکا جو دو سال چھوٹا تھا انیس سال کی عمر تھی اُسکا ئی آتے ہی اسہال شروع ہوئے تو مولانا نے اس کو دہلی بھیجدیا وہ یہاں آکر جاں بحق ہوا۔ اب یہ دو کوہ غم ہفتہ عشرہ میں گرے اگرچہ آپکے استقلال میں فرق نہ آیا مگر نو برس آپ نیم جان زندہ رہے اور دو سال صحت بھی خراب رہی اور ترجمہ کا کام بھی بند رہا مگر پھر شروع ہوا اور قرآن مترجم و محشی چھپکر تمام ہند میں اُس کی اشاعت ہوگئی۔ اس کے بعد ضمیمہ لکھا اور وہ بھی شائع ہوا۔ حلیۃ المتقین کا ترجمہ اس سے پہلے چھپ چکا تھا پھر چھوٹے چھوٹے رسالوں کی طرف توجہ کی اور ادعیہ ماثورہ کے ترجمے کئے دو سال آخر میں شیعہ مشن کی خدمات انجام دینی شروع کیں تقریباً ۱۹۲۰ء میں تخمیناً سو آغاخانی خوجوں کو شیعہ اثنا عشری کیا اور ۱۹۲۱ء میں اس سے بھی زیادہ آغاخانی بمبئی میں شیعہ ہوئے وہاں کے خوجوں سے بیحد ربط و ضبط ہوگیا تو حج و زیارات عالیہ سے بھی مشرف ہوئے۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۱ء کو شملہ سے دہلی آئے اور ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء کو انتقال فرمایا۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

جابجا آپکی فاتحہ خوانی کی مجالس مومنین نے کیں اور شعراء و رؤسا و علماء نے تعزیت کے خطوط اُن کے فرزند امین الدولہ کو لکھے شعراء نے تاریخیں نظم کیں مولوی شیخ محمد علی صاحب قبلہ ملا فاضل و مولوی فاضل کی تاریخ یہ ہے۔

ماہ ربیع الاول بدآہ شب چاردہ و حسرتا | مقبول احمد مولوی رفتہ ازیں دار فنا
در سرزمین ہند آہ شد ماتمش صبح و بگاہ | عالم بدوبے اشتباہ بر وعظ او عالم گواہ
محنت بسے بردا زجہاں رحمت ندید از این و آں | اللہ باشد مہرباں باشد مقامش در جناں
آں قائد مومنیں غائب شدہ زیر زمیں | پیر و جواں اندوہگیں در پیچ کر ذندش دفیں
مقبول احمد ناگہاں رفتہ ازیں فانی جہاں | سال وفاتش این بخواں مخلد شد آں مہماں
۱۳۴۰ھ

مومنین دہلی نے درگاہ پنجہ شریف میں مدرسۃ القرآن کے نام سے ایک دینی مدرسہ مرحوم کی یادگار میں قائم کیا ہے اور شیعیان آگرہ نے بھی ایک مقبول یادگار مقبول المدارس کے نام سے قائم فرمائی ہے۔ آپ خلق مجسّم تھے مومن کو دیکھ کر باغ باغ ہوجانا آپکے خصائص میں سے تھا اور حتی المقدور مومن کو فائدہ پہونچاتا تھا۔ لیکن نہ معلوم کس وجہ سے جناب مولوی شیخ مظہر علی خاں صاحب قبلہ مدظلہ سے شکر رنجی ہوگئی تھی اور مضامین مناظرہ کو نذر ہوکر پڑھتے تھے اور پڑھنے میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریا جوش مارتا چلا آتا ہے۔ وعظ میں نہایت شیریں ظرافت ہوتی تھی۔ آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے بڑے سرگرم رکن تھے ۱۹۱۵ء میں جو وفد ہز ہائینس نواب حامد علی خاں صاحب بہادر والئی رامپور کی خدمت میں باریاب ہوا تھا اُسکے آپ قائد تھے اور آپکی کوشش سے انجمن کو سو روپیہ ماہوار نواب صاحب بہادر کے یہاں سے ملنے لگے تھے۔ ۱۹۱۵ء میں آپ کار کن کمیٹی کے ممبر بھی منتخب ہوئے تھے۔ اور ۱۹۱۴ء سے انجمن ہذا کے ممبر تھے۔

عالیجناب فخر قوم مولوی سیّد کلب عباس صاحب وکیل سرکار ایم۔ ایل۔ سی

(رائے بریلی)

خاندانی حالات

آپکا وطن مالوف قصبہ جائس ضلع رائے بریلی ہے اس مردم خیز خطہ کے شرفا ہمیشہ اپنی ذکاوت و فراست کے لئے ممتاز رہے ہیں۔ خاندان اجتہاد کے افراد اسی سرزمین جائس سے تعلق رکھتے ہیں اس سرزمین جائس نے مشہور و معروف بڑے بڑے مقدس عالم پیدا کئے۔ جنکے نام ہمیشہ زندہ رہینگے۔

حالات زندگی

فخر قوم کے والد بزرگوار مولوی سیّد کلب جعفر صاحب ضلع گورکھپور میں سیاہا نویس تھے۔ آپ فروری ۱۸۹۱ء کو بانس گاؤں میں پیدا ہوئے

آپکا تاریخی اسم گرامی ظفر حسین ہے جس سے ۱۳۰۸ھ نکلتی ہے جب آپ پانچ سال کے ہوئے تو کاسگنج میں آپکی بسم اللہ قدوۃ العلماء سید آقا حسن صاحب مرحوم نے کرائی ۱۹۰۱ء سے ایٹہ میں تعلیم انگریزی شروع ہوئی اور ایٹہ مڈل اسکول میں درجہ ششم میں داخل ہوگئے اور اپنی خداداد ذہانت کے جوہر دکھائے۔ اور اپنے درجہ میں ہمیشہ اوّل نمبر آنے لگے ۱۹۰۵ء میں آپکے بڑے بھائی کا تبادلہ لکھنؤ کا ہوگیا اور آپ حسین آباد ہائی اسکول میں داخل ہوگئے اور ۱۹۰۷ء میں امتحان انٹرنس امتیاز کے ساتھ پاس کیا اس کے بعد آپ علیگڈھ مسلم یونیورسٹی میں داخل ہوگئے اور وہاں سے بی۔ اے ایل ایل بی کیا۔ اور اپنی قابلیت و ذکاوت کے ایسے جوہر دکھلائے کہ علیگڈھ میں آپ نمایاں طلبا میں شمار ہوتے تھے علیگڈھ میں آپ یونین کینٹ کے ممبر اور ریڈشین سوسائٹی کے سکریٹری رہے۔ کالج کے مشاعروں اور نمایش میں حصہ لیتے رہے۔ یونین کے ہال میں بڑی زبردست تقریریں کیں کہ آج تک آپکا اسم گرامی یونین بورڈ پر لکھا ہوا ہے۔ علیگڈھ سے فارغ التحصیل ہوکر آپنے پیشہ وکالت رائے بریلی میں شروع کیا۔

پیشہ وکالت فخر قوم نے اپنے پیشہ میں جو عروج رائے بریلی جیسے مقام پر رہکر حاصل کیا وہ بھی قابل تعریف ہے، موصوف نے اپنی قابلیت کا ایسا سکہ قلوب پر بٹھایا کہ ایک سال میں آپ مشہور و ہر دل عزیز ہوگئے اور موصوف کا دیوانی فوجداری مال وغیرہ میں کامیاب ترین وکلاء میں شمار ہونے لگا۔ وکالت کے صرف آٹھ سال بعد آپ وکیل سرکار منتخب ہوگئے اور حال میں آپ لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی منتخب ہوئے ہیں جس سے موصوف کی ہر دلعزیزی اور خدمات قومی کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

قومی خدمات (۱) "آل انڈیا شیعہ کانفرنس سے دلچسپی"، ۱۹۰۸ء میں قدوۃ العلماء مرحوم نے آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی بنا ڈالی اور رفاہ عام لکھنؤ میں جلسہ کیا اس جلسہ میں فخر قوم نے ایک معرکۃ الآراء تقریر کی جو بہت پسند کیگئی ۱۹۰۸ء ۱۹۰۹ء کے اجلاسوں کے لئے آپنے مضافات رائے بریلی سے ممبر بنائے اور چندہ جمع کیا اس روز سے آجتک آپ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے شیدائی ہیں ۱۹۳۶ء میں اس کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے (۲) صیغہ وقف کی زرّیں خدمات ۱۹۲۰ء میں آپ صیغہ وقف کے سکریٹری منتخب ہوئے اور آج تک اسکے سکریٹری ہیں، اوقاف کی اصلاح کی طرف آپنے توجہ فرمائی اور ایک کتاب "کلید اوقاف" تصنیف فرمائی۔ وقف کوڑا جہان آباد جیسے وقف کا مقدمہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے یہ آپ ہی کی عرقریزی کا نتیجہ تھا کہ مقدمہ میں کامیابی حاصل ہوئی۔ وقف محسنیہ ہگلی کیواسطے آپنے مواد جمع کیا۔ ایک قرن کی خدمات کے صلہ میں قوم نے آپکو "فخر قوم" کا خطاب دیا۔

(۳) آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ۔ اس ادارہ کو بھی آپکی ذات سے بہت فائدہ پہونچا۔ موصوف نے خود پانچسو روپیہ کی رقم سنگ بنیاد کے موقع پر عنایت کی اور مختلف مقامات سے اس ادارہ کے لئے چندہ جمع کیا (۴) شیعہ کالج لکھنؤ۔ شیعہ کالج میں موصوف کا بہت انہماک رہا۔ تقریباً تمام وفود میں موصوف شریک رہے۔ اسکی اساسی کمیٹی کے آپ سکریٹری رہے (۵) انجمن تحفظ مآثر متبرکہ۔ اس انجمن کی بنا ۱۳۴۸ھ میں آپ نے ڈالی، اور تحریک رضاکاران جنت البقیع کو آپ نے اُٹھایا۔

(۶) انجمن وظیفہ سادات و مومنین ۱۹۱۸ء سے فخر قوم انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔ اُس سال سے آپ آج تک ممبر کار کن کمیٹی منتخب ہوتے رہے ہیں۔ اور بلحاظ تعداد ووٹ آپ کا نمبر ہمیشہ دوسرا تیسرا رہا ہے۔ جو رقم خان بہادر سید تہذیب حسنین صاحب کے زمانہ سکریٹری شپ میں غائب ہوگئی تھی اُسکی واپسی میں آپنے نمایاں حصہ لیا ۱۹۲۶ء میں انجمن کے سکریٹری منتخب ہوئے اور آپ اس کی توسیع ممبران میں ہمیشہ سعی فرماتے رہتے ہیں جو وفد ہز ہائینس نواب صاحب امپور بالقابہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس کے آپ رکن تھے اور فوٹو اس گروپ وفد میں آپ کا موجود ہے۔

عالیجناب پروفیسر سید تجمل حسین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی علیگڈھ ٹریننگ کالج

(سامانہ)

حالات زندگی اگست ۱۸۹۳ء میں آپ سامانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی سید تفضل حسین صاحب ہے جو ریاست پٹیالہ میں وکالت کرتے ہیں۔ سامانہ پرانا قصبہ ہے۔ کسی زمانہ میں صوبہ کا صدر مقام تھا۔ بغرا خاں وہاں گورنر تھا۔ امیر خسرو بغرا خاں کے ساتھ سامانہ میں رہے ہیں۔ تیمور سامانہ ہوتا ہوا دہلی پہونچا تھا۔ سادات کی پرانی بستی ہے خلیفہ محمد حسن صاحب وزیر اعظم ریاست پٹیالہ و خلیفہ محمد حسین

صاحب وزیر خارجہ ریاست پٹیالہ یہیں کے رہنے والے تھے۔

خاندان کی مختصر تاریخ میراماں اللہ آپ کے جداعلیٰ سامانہ میں آکر آباد ہوئے تھے۔ ان کے مورث اعلیٰ محمد غوری کے ساتھ ہندوستان آئے تھے۔ آپ سادات رضویہ میں سے ہیں آپکے اعزا میں چھوٹے بھائی سید جمیل حسین صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی ریاست میں وکالت فرماتے ہیں، نامی وکلا میں شمار ہے۔ آپکے برادرنسبتی سید محمد ذکی صاحب ایڈیشنل ناظم پٹیالہ ہیں۔ قومی اداروں سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں شیعہ یتیم خانہ کی بڑی سرپرستی کرتے ہیں۔ آپکے بڑے صاحبزادہ اجمل حسین صاحب میڈیکل کالج میں فائینل ایر میں ہیں دوسرے صاحبزادہ اکمل حسین صاحب اس سال انجنیئرنگ کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں اوّل آئے ہیں۔ مغلپورہ ریلوے ورکشاپ میں ملازم ہیں۔

تعلیم ۱۹۱۰ء میں ہائی اسکول پٹیالہ سے پاس کیا۔ ۱۹۱۴ء میں مہندر کالج پٹیالہ سے بی۔ اے پاس کیا۔ ایم۔ اے علیگڈھ یونیورسٹی سے کیا۔ اس کے بعد بی۔ ٹی و ایس۔ اے۔ وی کی ڈگریاں لاہور ٹریننگ کالج سے لیں اس کے بعد آپ زمیندارہ ہائی اسکول میں اسسٹنٹ ماسٹر اور پھر ہیڈ ماسٹر ہوئے ۱۹۲۴ء سے آپ ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی میں لکچرار ہیں۔

قومی خدمات آپ تین سال انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے سکریٹری رہے۔ ۱۹۲۹ء سے منتظمہ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ انجمن کی خدمت کو فرض اوّلین سمجھتے ہیں۔ آپ کے زمانہ میں انجمن نے کافی ترقی کی اور آپ نے مختلف مقامات کے دورے کرکے انجمن کی برادری کو وسیع تر بنایا۔

دردِ قومی سے دل لبریز ہے۔ شیعہ قوم کے لئے آپ کی ذات باعث فخر ہے۔ اس قدر مال ومنال اور علم کے باوجود طبیعت میں تمکنت قطعی نہیں ہے۔ آپ نہایت نیک طینت اور منکسر المزاج ہیں۔ ہر ادنیٰ و اعلیٰ سے بڑے اخلاق سے ملتے ہیں میرے خاص محسن و ہمدرد ہیں۔

عالیجناب پروفیسر سید مقصود حسین صاحب نقوی ایم۔ اے الہ آباد
شکارپور ضلع بلندشہر

مقام و تاریخ پیدائش قصبہ شکارپور ضلع بلندشہر (یو۔ پی) میں اپریل ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوئے۔

آبا و اجداد کا مختصر حال سکندر لودی کے زمانہ سے جب سے قصبہ آباد ہوا اجداد ہمیشہ بڑے بڑے درجات پر فائز رہے اور آخر زمانہ تک تو صرف زمیندار باقی رہگئے تھے مگر زمیندار بھی بڑے یعنی کئی کئی گاؤں مسلم زمینداری میں شامل تھے بالآخر تعلیم کی کمی اور جہالت میں سب کچھ کھو بیٹھے۔ حتیٰ کہ آپ کے والد ماجد جناب سید مقبول حسین صاحب کو پولیس کی نوکری کرنی پڑی۔

حسب و نسب کی حیثیت سے نقوی البخاری سادات ہیں۔ اور سید عبداللہ قطب بخاری کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ جناب امام ہمام حضرت علی نقی علیہ السلام کی انتیسویں پشت سے ہیں۔

ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم ابتدائی تعلیم انٹرنس تک ۱۹۱۵ء گورکھپور میں ہوئی جہاں آپ کے والد ماجد ملازم تھے بعدہٗ میور سنٹرل کالج۔ الہ آباد میں ایم۔ اے تک تعلیم حاصل کی ایک سال کے بعد ریسرچ اسکالرشپ یونیورسٹی میں مقرر رہے۔

ملازمت جولائی ۱۹۲۲ء میں گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج الہ آباد میں، تاریخ و منطق پڑھانے کے لئے ملازم ہوگئے جہاں اب تک ہیں۔

گذشتہ سال آپ ہسٹری میں ریسرچ (RESEARCH) کرنیکے لئے ولایت تشریف لے گئے ہیں اور دو سال بعد کورس ختم کرکے ہندوستان واپس تشریف لائیں گے۔

انجمن سے خصوصیت | ۱۹۱۷ء میں جب ایف۔ اے میں پڑھتے تھے اور مسلم ان بورڈنگ ہاؤس میں رہتے تھے تو جناب سید امیر الحسن صاحب (جو اسوقت بی۔ اے میں تعلیم پاتے تھے اور آج کل فیض آباد کے سربرآوردہ وکیل ہیں) کی تحریک سے ممبر ہوئے اور آجتک انجمن کے دلدادہ ہیں۔

۱۹۲۹ء میں آپ انجمن مذکورہ کی کارکن کمیٹی کے ممبر ہوئے۔ اور بڑی دلچسپی کے ساتھ انجمن کے کاموں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ شیعہ کانفرنس شیعہ یتیم خانہ۔ مدرستہ الواعظین۔ سرفراز۔ اسد وغیرہ کی امداد کرتے رہتے ہیں۔ آپ مارچ ۱۹۱۷ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب چودھری سید نظیر الحسن صاحب فوق رضوی رئیس مہابن ضلع متھرا

پیدائش و خاندانی حالات | تاریخ ولادت قریب ۱۸۹۱ء بمقام مہابن ضلع متھرا۔ چودھری سید سردار علی صاحب رضوی مرحوم رئیس اعظم مہابن کے تیسرے صاحبزادہ ہیں خاندان اثنا عشری سادات رضوی المشہدی سے ہیں۔ آپ کے خاندان کا تذکرہ متھرا میموئر مسٹر گردین صاحب سابق کلکٹر و مجسٹریٹ متھرا میں درج ہے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم | آپ نے اپنے مکان پر فاضل اساتذہ سے عربی فارسی پڑھی۔ عربی میں درسیات صرف نحو منطق۔ فقہ کی تکمیل کی۔ کتب علم طب عربی کی تکمیل کی۔ آپ شروع سے علمی مشاغل میں مصروف رہتے ہیں۔ کتب بینی اور تالیف و تصنیف۔ آپ کا دلچسپ مشغلہ ہے، آپ شاعر بھی ہیں اور نظیر تخلص کرتے تھے ۱۹۰۵ء سے فوق تخلص کرتے ہیں میرزا اوج لکھنوی مرحوم سے تلمذ ہے جو آپ کی بیحد وقعت و منزلت کرتے تھے اور آپ کی شاگردی پر فخر کرتے تھے مگر اب عرصہ سے شوق نظم چھوڑ کر نثر نگاری و انشاء پردازی پر توجہ ہے

قومی خدمات | چودھری سید نظیر الحسن صاحب کا نام ہی خواہان قوم کی تاریخ میں ممتاز ہے۔ کوئی قومی تحریک ایسی نہ ہوگی جس میں نمایاں حصہ نہ لیا ہو۔ اور قوم کو اپنے مفید مشوروں سے مستفید نہ کیا ہو۔

شیعہ کانفرنس جب شروع میں شیعہ کانفرنس قائم ہوئی مولوی سید علی غضنفر صاحب سابق سکریٹری کے مددگار و مشیر رہے اور بنا‌ء کانفرنس میں مدد دی جب سید علی غضنفر صاحب بغرض مشورہ بناء کانفرنس ہمراہی سید عبد اللہ صاحب مہابن تشریف لائے تو اُن کو مفید مشورے دئے کانفرنس کے شروع مسلسل دس پندرہ جلسوں میں دورے دور تک کئے۔ لکچر دئے۔ رزولیوشن پیش کئے۔

(**قضیہ حدیث خوانی علیگڈھ کالج**) جب مولوی سبط حسن صاحب مرحوم کی حدیث خوانی علیگڈھ کالج کے متعلق جھگڑہ کا ایک طوفان عظیم برپا ہوا تو آپ نے چند مرتبہ ہمراہی جناب سید مجاہد حسین صاحب جوہر علیگڈھ کا سفر کیا۔ عمائدین قوم خصوصاً میجر سید حسین صاحب بلگرامی وغیرہ سے ملے، عمائدین قوم سے خط و کتابت کی۔ اس کے متعلق اخبارات میں ایسے مخالفانہ مضامین کے دندان شکن جواب لکھے۔ انجمن وظیفہ سادات کے برسوں ممبر رہے۔ چندہ دیا اور برسوں تک انتظامیہ کمیٹی کے ممبر کثرت رائے ممبران انجمن سے منتخب ہوتے۔

تصانیف و تالیف | آپ کے رشحات قلم سے علمی و ادبی دنیا سرسبز و شاداب ہوئی۔ اُردو علم ادب کی جو شاندار خدمتیں کیں وہ سب پر ظاہر ہیں آپ کی زبردست قوت تحریر اور فصیح و بلیغ و پُر زور انشاپردازی کا ہر شخص مداح ہے۔ عرصہ ہوا فتوکیل نے ایک کتاب "بدعات محرم" لکھی جسکو اہل سنت فخر سے ہر مقام پر پڑھتے تھے اس کے جواب میں آپنے "حسنات محرم" لکھ کر محرم کے حسنات و فوائد اور بدعات محرم کے تمام اعتراضات و شبہات کے نہایت معقول و مدلل جوابات دئے کہ ہر شخص ساکت ہوگیا اور ثابت ہوگیا کہ محرم اور عزاداری کے رسوم کس قدر ضروری ہیں اور اس سے کیا کیا فوائد دینی و دنیوی ہیں۔ کیا کیا اخلاقی سبق حاصل ہوتے ہیں۔ اہل سنت پر بہت گہرا اثر پڑا اور بہت سے دیکھنے کو لیگئے۔ آپ کی مشہور و معروف کتاب "المیزان" (بجواب موازنہ انیس و دبیر مولفہ مولوی شبلی) نے ملک میں آپکی

انشاپردازی اور وسیع معلومات کا سکہ بٹھا دیا۔ یہ کتاب یادگار زمانہ ہے جس کی عبارت فصیح، پرزور اور انشاپردازی کا اعلیٰ نمونہ ہے اور آپکے فضل و کمال زبردست لیاقت علمی، قوت استدلال، وسیع النظری کا اظہار ہوتا ہے۔ مبصرین کا قول ہے کہ یہ کتاب اُردو علم ادب میں بیش قیمت اضافہ ہے۔ یہ کتاب تصانیف مولوی شبلی۔ مولوی حالی مولوی نذیر احمد۔ مولوی آزاد کے دوش بدوش اکثر یونیورسٹیوں کے بی۔ اے۔ ایم۔ اے کورس میں داخل اور اعلیٰ قابلیت اُردو کے کورس میں بھی ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر اور پڑھ کر خود مولوی شبلی نے لکھا ہے کہ :-

آپ نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے جواب لکھا ہے جو اس زمانہ میں غنیمت ہے۔ آج مجھ کو اپنے موازنہ کی قدر ہوئی۔ کیونکہ اس بہانے سے اُردو میں ایک اچھی کتاب کا اضافہ اور ایک باکمال مصنف کے جوہر اچھی طرح کھلے، میں آپ کی طرز تحریر کا مداح ہوں

عالیجناب خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی

(رئیس اعظم ملتان)

ولادت ۲۲ نومبر ۱۸۶۱ء کو آپ ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ حسینی سادات سے ہیں۔ پانچ سال تک آپ ملتان میں رہے۔ پھر آپ کے والد بزرگوار سید مراد شاہ صاحب مرحوم مغفور نے ان کو بہاولپور میں بلوا لیا جہاں اسوقت وہ نائب پولیٹکل ایجنٹ (گورنمنٹ پنجاب) کے عہدہ پر ممتاز تھے۔

دس سال تک اپنے والدگرامی کے زیر سایہ بہاولپور میں رہے ۱۰ جنوری ۱۸۷۶ء کو آپ کے والد ماجد مرحوم مغفور نے بمقام ملتان وفات پائی۔ اسوقت سے ابتک پھر اپنے وطن ہی میں رہائش رہی۔ کرنل منچن صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ ریاست بہاولپور اور کرنل مرسر صاحب ڈپٹی کمشنر ملتان دستاربندی کی تقریب پر آپ کے مکان پر تشریف لائے اور ریاست کی طرف سے پانچسو روپیہ کا خلعت دستاربندی مرحمت فرمایا۔ آپ کی جائداد کا انتظام تا زمانہ نابالغی سرکار نے بذریعہ کورٹ آف وارڈس فرمایا۔ آپ بہت عرصہ تک ممبر میونسپل کمیٹی آنریری مجسٹریٹ اور وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی رہے۔

قومی خدمات قومی کاموں میں بھی آپ ہمیشہ حصہ لیتے رہے علیگڑھ کالج کو مسلم یونیورسٹی بنانیکی تجویز درپیش ہوئی تو چندہ جمع کرنیکے لئے ملتان میں بھی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ اس کمیٹی کا پریزیڈنٹ آپ کو بنایا گیا۔ آپ نے اس میں اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ مرحمت فرمایا۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا اجلاس پانزدہم آپ ہی کی کوشش سے ملتان میں منعقد ہوا اس کے اخراجات کے لئے آپ نے دو ہزار روپیہ استقبالیہ کمیٹی کو پیش کیا اجلاس کا پنڈال آپکے مسکن "حسن کوشک" کے لان میں بنایا گیا اور مہمانوں کی ایک بڑی تعداد تھی جس میں علمائے کرام اور مجتہدین عظام بھی شامل تھے۔ "حسن کوشک" ہی کی وسیع عمارات میں فروکش ہوئی مہمانوں کے کھانے کا ہوٹل اور اجلاس کی متعلقہ نمائش بھی حسن کوشک ہی کے احاطہ اور ہال میں کھولی گئی۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے دار الیتیم خانہ کیلئے آپ نے ایک ہزار روپیہ مرحمت فرمایا۔ ایک سو روپیہ سے صیغہ اوقاف کی بھی امداد فرمائی۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے متعدد اجلاس آج تک مختلف مقامات پر منعقد ہوتے رہے مگر ملتان کے سوا اور کسی مقام پر اس کی مستقل یادگار قائم نہیں ہوئی۔ اس مستقل یادگار کا سہرا بھی آپ ہی کے سر رہا ہے۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے اجلاس منعقدہ ملتان میں ایک رزولیوشن پاس ہوا کہ ملتان میں کانفرنس کی یادگار میں ایک دینی درسگاہ کھولی جائے۔

اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ چندہ طلب کیا گیا۔

باب العلوم کا افتتاح مدرسہ کا افتتاح بھی ہوا اور باب العلوم مدرسہ کا نام بھی رکھا گیا۔ مگر قوم کی عدم توجہی کے باعث کامیابی نہ ہوئی مدرسہ بند کرنا پڑا۔ اب بھی آپ مایوس نہ ہوئے اور قوم کو متوجہ کرنے کی کوشش بدستور جاری رکھی۔ اس کے باوصف بھی جب سردست قوم کی توجہ کے آثار نظر نہ آئے تو آپنے پانچ مربع آراضی چک نمبر ۱۹۱ نہر لوئر چناب پر مدرسہ باب العلوم کے لئے وقف کی اور قوم کے متوجہ ہونے تک چھوٹے پیمانہ پر بچوں کے لئے ایک دینی درسگاہ کی بنیاد ڈالدی۔ نرخوں کے گر جانے کے سبب آج کل تو وقف شدہ مربعوں کی سالانہ آمدنی گیارہ سو روپیہ کے قریب ہے مگر پہلے بہت سالوں تک انکی آمدنی مبلغ تین ہزار روپیہ سالانہ رہی چنانچہ گورنمنٹ ہائی اسکول ملتان کے مقابل مدرسہ کے لئے سات آٹھ ہزار روپیہ کی آراضی خرید کی گئی اور قریباً نو دس ہزار روپیہ کی لاگت سے مدرسہ کی تعمیر ہوئی۔ بورڈنگ و مسجد کی تعمیر ابھی زیر تجویز ہے۔ مدرسہ چھوٹے پیمانہ پر جاری ہے۔ دو اُستاد مقرر ہیں۔ دس گیارہ طلباء مستقل طور پر مدرسہ میں زیر تعلیم ہیں جنکو کھانا بھی مدرسہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ دس گیارہ لڑکے اپنے گھروں میں رہتے ہیں اور مدرسہ کے وقت مدرسہ میں آکر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

اس مدرسہ کے مبلغ پانچ ہزار روپیہ سے کچھ زائد ملتان کے مخیر بزرگوار نے بھی امداد فرمائی ہے۔ جب قوم نے اپنی اس دینی درسگاہ کی طرف توجہ فرمائی تو یہ مدرسہ بہت بڑے پیمانہ پر جاری ہو سکتا ہے۔ خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے وہ دن دکھلائے جب طلبا عالم و فاضل بنکر نکلنے لگیں اور ملک میں دین حقہ کی اشاعت ہونے لگے۔ جو اس مدرسہ کا اصل مدعا ہے

آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے بھی قریباً بیس سال سے ممبر چلے آتے ہیں۔ دو روپیہ ماہوار چندہ جو پہلے دن لکھایا تھا برابر مرحمت فرماتے ہیں۔ چنانچہ ہرسال اکتوبر نومبر کے مہینہ میں مبلغ چوبیس روپیہ چندہ سالانہ یکدفعہ بلا تقاضا بھیجدیا کرتے ہیں ۱۹۲۳ء میں انجمن کی کارکن کمیٹی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں انجمن وظیفہ سادات و مومنین سے خاص ہمدردی ہے اسکی توسیع ممبران کی سعی فرماتے رہتے ہیں۔ آپ نومبر ۱۹۱۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید محمد متحسن صاحب زیدی مرحوم بیرسٹر سہارنپوری

(میرٹھ)

آبا و اجداد کا حال آپ خاندان سادات بنی فاطمہ سے تھے جو تقریباً چار سو سال قبل وسط ایشیا سے نقل وطن کرکے ہندوستان آگیا تھا ریاست پٹیالہ میں سامانہ نامی قصبہ انہی کے اجداد کا آباد کیا ہوا ہے کچھ زمانہ کے بعد اس خاندان کی ایک شاخ نے سرزمین سہارنپور کو اپنا وطن بنالیا۔ حکومت وقت نے اس معزز خاندان کی قدرشناسی کی اور ان کو بڑی بڑی جاگیریں عطا کیں۔ سلطنت دہلی کے زوال کے بعد جب یہ جاگیریں بھی آہستہ آہستہ ختم ہوگئیں تو اس خاندان کے افراد نے سلطنت انگریزی کی ملازمت اختیار کرلی جہاں انکی بڑی قدر و عزت ہوئی۔ ان کے دادا سید جمعیت علی صاحب مرحوم اور والد خانبہادر سید محمد حسین صاحب شوق مرحوم محکمہ نہر میں ڈپٹی مجسٹریٹ تھے۔ ان ہر دو حضرات کا شمار بلحاظ قابلیت اور کارگذاری اپنے زمانہ کے بہترین حکام میں تھا۔ گورنمنٹ اور پبلک دونوں کی نظروں میں ان کی بڑی عزت تھی۔ خانبہادر سید محمد حسین صاحب شوق زیدی مرحوم اردو فارسی کے بڑے عالم اور ایک پُرگو شاعر تھے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم سید محمد متحسن صاحب مرحوم مئی ۱۸۸۷ء میں بمقام سہارنپور پیدا ہوئے اور اٹاوہ میں جہاں آپ کے والد مرحوم بحیثیت ڈپٹی مجسٹریٹ تعینات تھے، ابتدائی تعلیم حاصل کی ۱۹۰۲ء میں انٹرنس پاس کرنے کے بعد علیگڈھ محمڈن کالج میں داخل ہوئے۔

اور وہاں سے ۱۹۰۶ء میں بی - اے کی ڈگری حاصل کر کے ۱۹۰۹ء تک اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ میں ٹیچر رہے ۱۹۱۰ء میں ان کے والد نے ان کو بغرض تعلیم انگلستان بھیجا وہاں کیمبرج یونیورسٹی سے ریاضی میں بی - اے کی ڈگری حاصل کی اور نومبر ۱۹۱۳ء میں بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے ہندوستان واپس آئے -

ملازمت وغیرہ ۱۹۱۴ء میں آپ نے میرٹھ کے مشہور و معروف قانون داں آنریبل خواجہ غلام الثقلین مرحوم وکیل کے ساتھ پریکٹس شروع کی قدرت نے ایک غیر معمولی دل و دماغ عطا فرمایا تھا تھوڑے ہی عرصہ میں آپکا شمار یہاں کے مشہور و معروف بیرسٹروں میں ہونے لگا - آپ ۱۹۳۰ء میں میرٹھ کالج میں لا پروفیسر مقرر ہو گئے تھے اور اس کام کو آخری وقت تک بڑی خوبی سے انجام دیا اور کالج میں ہر دلعزیز پروفیسروں میں آپکا شمار ہونے لگا - شعر و سخن سے آپ کو بڑی دلچسپی تھی - آپ کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ دو پابند مذہب تھے، آپ کی وضع، قطع، لباس، طرز معاشرت سب ہندوستانی تھا - چنانچہ آپ کے متعلق مشہور ہے کہ انگلستان سے آپ ہی کے وقت ساحل بمبئی پر قدم رکھتے ہی انگریزی ٹوپی سر سے اتار دی تھی - اور پھر تمام عمر کبھی ہیٹ استعمال نہیں کیا - پیشہ بیرسٹری مگر طریقہ حمایت مظلوم سچ کے طرفدار جھوٹ سے انکار، پیشہ میں کامیاب لیکن گھر ثروت دنیا سے خالی، جو کمایا خدمت غربا میں صرف کیا -

یہ اپنے نامور باپ کی طرح نہایت باصفات انسان تھے طبیعت میں انتہا درجہ کا انکسار اور خلوص تھا - حسن اخلاق کی وجہ سے آپ نہ صرف تمام مسلمانوں میں ہر دلعزیز تھے بلکہ غیر مسلم حضرات بھی آپکی بڑی عزت کرتے تھے -

قومی خدمات قومی کاموں میں آپ ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے ۱۹۳۰ء سے آپ وقف منصبیہ میرٹھ کے آنریری متولی مقرر ہوئے تھے اس وقف کی موجودہ ترقی بڑی حد تک آپ کی پرخلوص کوششوں کی مرہون منت ہے - آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے مستقل ممبر تھے اور ۱۹۳۴ء سے کارکن کمیٹی کی ممبری کے فرائض بھی انجام دے رہے تھے اٹاوہ ہائی اسکول، فیض عام اسکول میرٹھ کی مجلس انتظامیہ کے ممبر بھی تھے ؎

تازگی ہے عمل خیر میں یہ بعد وفات - لوگ ابتک تربت علینے کا گمان کرتے ہیں

افسوس کہ عید الضحیٰ سے ایک یوم قبل بروز سہ شنبہ ۳ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ بروز چہار شنبہ کو خان بہادر سید محمد حسین صاحب کے انتقال سے صرف ایکسال ۷ ماہ بعد ایک معمولی اپریشن کے دوران میں آپ نے اچانک اس دار فانی سے انتقال فرمایا -

وفات کے وقت آپ کی عمر صرف ۴۹ سال تھی - اس بے وقت اور المناک موت نے صرف خاندان ہی کی کمر نہیں توڑ دی بلکہ قوم شیعہ کا ایک ایسا گوہر بے بہا چھن گیا جس کی تلافی مشکل سے ہو سکیگی - ایک لڑکا اور پانچ کمسن لڑکیاں آپکی یادگار رہیں - بیرسٹر صاحب مرحوم کو ہندوستانی میووں میں آم سے خاص شوق تھا - آپ نے میرٹھ میں ایک وسیع اور خوبصورت باغ لگایا جس میں ہر قسم کے مشہور آم کے پودے نصب تھے لیکن افسوس کہ ابھی باغ پر پوری بہار آنے بھی نہ پائی تھی کہ ان کے گلشن حیات کی بہار ختم ہو گئی ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد - روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آپ جون ۱۹۱۷ء سے انجمن کے ممبر تھے اور بڑے خلوص سے کام کرتے تھے -

⁂

عالیجناب خان بہادر سید محمد حسین صاحب شوق زیدی سہارنپوری

ولادت آپ ۲ نومبر ۱۸۵۹ء کو پیدا ہوئے اور ۲۴ اگست ۱۸۸۱ء کو گورنمنٹ سروس میں داخل ہوئے، دوران ملازمت میں آپ نے اپنے قابلانہ تدبر اور خوش انتظامی سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ افسر و ماتحت کو خوش رکھا اور ہر معاملہ میں انصاف سے کام لیا - گورنمنٹ نے آپکی قابل قدر خدمات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۱۹۲۶ء میں خان بہادری کے خطاب سے سرفراز فرمایا - یوں تو آپ دوران ملازمت میں بھی ہمیشہ قومی کاموں میں پیش پیش رہتے

تھے لیکن ۱۹۱۹ء میں عہدۂ ڈپٹی مجسٹریٹی سے ریٹائر ہوکر آپنے اپنی بقیہ زندگی
کیلئے قومی اور مذہبی خدمات کے لئے وقف فرما دی تھی۔

تولیت وقف منصبیہ میرٹھ آپ کا بڑا حصہ وقف منصبیہ
میرٹھ کی اصلاح میں صرف ہوا۔ وقف منصبیہ میرٹھ کی حالت بڑی ناگفتہ بہ
تھی۔ آپ کے زمانہ تولیت میں اس وقف نے بڑی ترقی کی، وقف منصبیہ کو
جو عروج وکمال حاصل ہوا ہے وہ آپکی خوش انتظامی، دیانتداری اور
اعلیٰ تدبیر کی ایک زندہ مثال ہے۔ ہر شخص آپ کے اوصاف حمیدہ کا گرویدہ تھا

قومی خدمات قوم کے مختلف ادارے انجمن وظیفہ سادات ومومنین
شیعہ یتیم خانہ، شیعہ کانفرنس، امامیہ مشن وغیرہ کے آپ مستقل ممبر و
معاون تھے۔ آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کے آپ لائف ممبر تھے فیض عام
ہائی اسکول میرٹھ، محمد اسمعیل گرلز اسکول وغیرہ کی انتظامیہ کمیٹی کے ممبر تھے
مرحوم اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کے ایک خاص رکن اور سرپرست تھے
سر سید مرحوم کے ساتھ آپنے مسلمانان ہند کی تعلیمی ترقی میں نہایت سرگرمی
سے حصہ لیا تھا۔ آپکی سخاوت اور ہمدردی کا یہ حال تھا کہ کبھی کوئی حاجتمند
آپکے پاس سے مایوس ہوکر نہیں گیا۔ انجمن وظیفہ سادات ومومنین کی
کارکن کمیٹی کے ممبر ۱۹۲۱ء میں منتخب ہوئے تھے۔ اور برابر آپکے مفید
مشوروں سے انجمن مستفید ہوتی رہی۔ میرٹھ کے مقامی ممبروں سے
چندہ وصول کرکے صدر دفتر کو روانہ کیا کرتے تھے۔ شاعری میں بھی بہت
اچھا مذاق تھا۔ شوق تخلص کرتے تھے۔ نماز ظہر وعصر ادا کرنے کے بعد رضا بقضا
وتسلیماً مرہ کہکر اس دار فانی سے عالم جاودانی کی راہ اختیار کی۔ میرٹھ میں
"منصبیہ ہوسٹل" اس محسن قوم کی یادگار اسٹیشن روڈ پر موجود ہے۔ جولائی
۱۷ء میں انجمن کی ممبری قبول فرمائی تھی۔ اور آخر وقت انجمن سے دلچسپی رہی

عالیجناب خان بہادر ڈاکٹر سید علی حسن صاحب

بانکی پور (پٹنہ)

ابتدائی واعلیٰ تعلیم آپ کا وطن صوبہ بہار کی مشہور بستی کھجوہ
ضلع سارن ہے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم وتربیت والدین ہی کے زیر
سایہ عمل میں آئی۔ تعلیم کا زمانہ کلکتہ میں نہایت عسرت سے بسر ہوا یعنی
از ابتدا تا انتہا آپ ٹیوشن کرکے اپنی تعلیم حاصل کرتے رہے۔
آپنے انٹرنس ۱۸۹۶ء میں مدرسہ عالیہ کلکتہ سے فرسٹ ڈویژن میں گورنمنٹ
اسکالرشپ کے ساتھ پاس کیا۔ اسی سال آپکی شادی بھی ہوئی لیکن عام
نظریہ کے خلاف اس نے آپ کی تعلیم پر کوئی برا اثر نہ ڈالا ۱۸۹۸ء میں
آپنے ایف۔ اے پریسیڈنسی کالج کلکتہ سے فرسٹ ڈویژن میں گورنمنٹ
اسکالرشپ کے ساتھ پاس کیا۔ اور ۱۹۰۴ء میں ایل۔ ایم۔ ایس۔ کی ڈگری
کلکتہ میڈیکل کالج سے نہایت کامیابی کے ساتھ حاصل کی۔
بہار میڈیکل سروس میں آپ ۱۹۰۵ء میں بحیثیت ایک سول اسسٹنٹ
سرجن کے داخل ہوئے اور اٹھارہ برس تک نہایت کامیابی کے ساتھ
ٹمپل میڈیکل اسکول میں معلم رہے۔ اس کے بعد بارہ برس تک ڈپٹی
سپرنٹنڈنٹ میڈیکل کالج ہسپتال کے عہدہ پر فائز رہے۔
آپکی ذہانت۔ دیانتداری۔ فرض شناسی کا احساس عوام الناس
ہی کو نہیں بلکہ گورنمنٹ نے بھی اس کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو
۱۹۲۵ء میں خان بہادری کے خطاب سے سرفراز کیا۔ آپ بعد تکمیل
ملازمت ۱۹۳۵ء میں پنشن لیکر اپنے عہدہ سے سبکدوش ہوئے۔

قومی خدمات اپنے وطن کی خدمت میں آپ سب سے آگے رہے
چنانچہ بستی میں ہسپتال اور ایک مڈل انگلش اسکول قائم کیا۔ آپ
عربی تعلیم کے بھی سچے دلدادہ ہیں اور ہر ممکن کوشش بچوں کو عربی تعلیم
دلانے کی فرماتے ہیں۔ اپنے عزیزوں اور غیروں کو سرکاری ملازمت
دلانے میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ ان سب سے بڑھ کر کھجوہ ٹرسٹ فنڈ
کا اجرا آپکی زندگی کا وہ کارنامہ ہے جو سنہرے حرفوں میں لکھے جانیکے



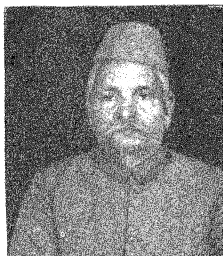
عالیجناب سر سید سلطان احمد صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید محمد صاحب قبلہ دہلوی



عالیجناب خان بہادر نواب قبال بہادر صاحب بالقابہ



عالیجناب ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی اکرام عالم صاحب بالقابہ



عالیجناب ڈاکٹر ریاض الحسن صاحب بالقابہ



عالیجناب سید عباس حسین شاہ صاحب گردیزی بالقابہ



عالیجناب سید محمد مہدی صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید محمد حسنین صاحب بالقابہ

قابل ہے - اس فنڈ کا سرمایہ دس ہزار روپیہ تک پہونچ چکا ہے - قوم پرستی سے بھی آپ بیگانہ نہیں - وطن پرستی کے انہاک نے آپ کے جذبہٴ قومیت پر کوئی اثر نہیں ڈالا - انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے آپ قدیم ترین ممبروں میں ہیں اور انجمن کے کاموں میں آپ نے جو سرگرمی دکھائی ہے قوم سے پوشیدہ نہیں - آپ کار کن کمیٹی کے ایک رکن اور اسسٹنٹ سکرٹیری اور ایکٹنگ سکرٹیری کے عہدہ پر بھی فائز رہ چکے ہیں - وظیفہ یاب حضرات سے انجمن کی دی ہوئی رقمیں واپس کرانے اور ممبران سے چندہ کی بروقت وصولی میں بیحد کامیاب ہے جدید ممبران کا اضافہ بھی برابر کرتے رہے - آپ اگست ۱۹۱۷ء سے انجمن کے ممبر ہیں -

عالیجناب مولوی سید محمد صاحب قبلہ زیدی (دہلی)

آپ جناب مولوی سید آفتاب حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہٗ کے فرزند اکبر ہیں -

پیدائش پیدائش آپکی بیتن ہیڑی ضلع بجنور میں ہوئی اور تربیت دہلی میں - ابھی آپ صغیر السن تھے کہ آپ کے والد ماجد نے رحلت فرمائی -

تعلیم و تربیت آپ شمس العلماء مولوی سید عباس حسین صاحب جارچوی قبلہ اعلی اللہ مقامہٗ کی خدمت میں بغرض تعلیم بھیجدئے گئے اور محض شوق ترقی تعلیم دینی میں آپکی والدہ مرحومہ نے قبلہ و کعبہ کے چہلم کے ایکدن بعد اپنے پارۂ جگر کو اپنے سینہ سے جدا کر دیا اور اسی نیک بی بی کے ایثار کا ثمرہ ہے جس سے تمام ہندوستان آج فیض پا رہا ہے مگر افسوس کہ ایکسال کے بعد آپ پر پھر رنج و الم کا پہاڑ ٹوٹا اور صغیر السنی میں والدہ محترمہ کا داغ اٹھانا پڑا اور اس سانحہ کی وجہ سے پھر تعلیم ترک ہوگئی - مراسم عزا سے فارغ ہو کر جب آپ دہلی تشریف لائے تو جناب مولوی میرزا محمد حسن صاحب مرحوم نے جو ایک نہایت متقی اور پرہیزگار عالم باعمل تھے اور مولوی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہٗ کے فدائی دوستوں میں سے تھے آپکو دہلی سے جدا کرنا گوارا نہ فرمایا - اور علامہ زنگی پوری مولوی السید محمد ہارون صاحب قبلہ مرحوم جو آپ کے والد ماجد کی جگہ عربک اسکول میں صدر مدرس علوم مشرقی قرار پائے تھے اُن کی خدمت میں سپرد فرما دیا، جہاں کافیہ تک آپ نے تعلیم حاصل کی - خداداد ذہانت اور ذکاوت کسی جامع العلوم درسگاہ کی خواہشمند تھیں اور ذوق علم چاہتا تھا کہ مجمع طلبا میں جوہر ذاتی و محنت دکھائے جائیں - اس امر نے دہلی سے دل برداشتہ کر دیا اسوقت عجیب گومگو کی حالت تھی ادھر تو دہلی کی تعلیم سے دل برداشتہ ادھر فقدان سامان تعلیم لیکن خدا خود میر سامان است ارباب توکل را ”مردے از غیب آید و الا مضمون ہوگیا“ - جناب سید محمد باقر مرحوم انسپکٹر پولیس جو کھٹر ضلع انبالہ کے مشہور خاندان سیادت کے ایک فرد اور نہایت متقی پرہیزگار پابند صوم و صلوٰۃ تھے اور خصوصیت سے مولوی سید آفتاب حسین صاحب قبلہ مرحوم کے محب خالص اور بہت زائد عقیدت مند تھے دہلی تشریف لائے تو ان حالات پر مطلع ہو کر بیچین ہو گئے اور اسی دن مولوی صاحب موصوف کو بلا کر فرمایا کہ میاں! میں تمہارے والد کا نیاز مند اور خالص دوست ہوں، اور تم بجائے فرزند ہو، اگر یہاں تمہارا دل نہیں چاہتا تو کہیں اور چلے جاؤ اور اپنے والد کا نام روشن کرو!

لکھنؤ میں نتیجہ یہ ہوا کہ دو دن کے بعد آپ لکھنؤ روانہ ہوگئے اور سرچشمۂ علم و حکمت دار العلوم مدرسہ ناظمیہ میں پہونچ گئے - حضرت نجم العلما نے نہایت شفقت سے آغوش تربیت و علم میں لے لیا اور آپ چار سال تک وہاں مقیم رہے - رفتار تعلیم چونکہ بہت سست تھی اس لئے آفتاب دین کی اعظم ترین شعاع یعنی جناب حضرت قبلہ و کعبہ جناب مولوی حکیم سید مقبول احمد

رامپور میں صاحب مرحوم اعلی اللہ مقامہٗ نے آپکو رامپور بلا لیا اور اُستاد دوران جناب شیخ محمد طیب عرب مکی مرحوم کی خدمت میں تحصیل علم کے لئے بھیجدیا، اسی بےمثل عالم کی خدمت میں رہکر علوم مشرقیہ کے تمام امتحانات دئیے اور فراغت پاکر دہلی تشریف لے آئے -

عربک کالج دہلی میں حسن اتفاق سے اس زمانہ میں عربک اسکول کے

سکریٹری آغائی نواب سید امراؤ مرزا مرحوم تھے۔ مرحوم شیعیان دہلی کے سردار اور بڑے قبلہ وکعبہ مرحوم کے شاگرد تھے اور اول سے مرحوم کا یہی قول تھا کہ اس جگہ کے حقدار مولوی سید محمد صاحب ہیں۔ جس دن خدا نے انکو کسی قابل کر دیا میں یہاں بلا لونگا، ہو بہو یہی ہوا کہ فراغ تعلیم کے بعد ہی آپ آ مدرسہ کے سامنے یہ صورت پیش کی گئی اور جناب ہیڈ ماسٹر فضل الدین صاحب بی۔اے نے جو اس زمانہ میں ہیڈ ماسٹر تھے اور قبلہ وکعبہ مرحوم کے احباب میں بھی تھے مولانا کے علم وفضل پر مطمئن ہو کر اس تقرر کو منظور فرمالیا اور گردشوں کے بعد یہ فرزند آفتاب اپنے اصلی مطلع پر پہونچ گیا، خداداد قابلیت فصاحت بیان اور حسن بیان تبحر علمی نے اپنے جوہر دکھانے شروع کر دئے اور آوازہ تقریر وشہرت شرق وغرب میں پھیلنے لگا اور قوم نے اسقدر پسند کیا اور عروج پایا کہ کثرت مجالس سے ہوش آنا مشکل ہو گیا۔ اہل دہلی کے لئے مولوی سید آفتاب حسین صاحب قبلہ کی ذات اور مولوی سید مقبول احمد صاحب جیسے مقبول عام کی ذات کیا کم تھی کہ اس فخر کو اس ذات سے اور معراج مل گئی اہل دہلی کی مسرت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ایک بہت عظیم الشان مجلس کے دوران میں ابو القلم سید منیر حسن صاحب منیر نے مولانا کی شان میں ذیل کا قطعہ پڑھا ؎

ظاہر و باطن میں ہیں یہ مثل تمثیل آفتاب | مولوی سید محمد ہیں عدیل آفتاب
چوم کر انکے قدم کہتی ہے دلی کی زمیں | سچ کہا ہے آفتاب آمد دلیل آفتاب

تو تمام مجمع انتہائے جوش میں تڑپ اٹھا اور کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جس میں مرحوم کو یاد کر کے آنسو نہ بھر آئے ہوں۔

حسن اتفاق سے اسی زمانہ میں جناب مولوی صاحب قبلہ بمبئی تشریف لے گئے اس قدر مقبول عام مجالس ہوئیں کہ آج نو سال کا عرصہ ہوتے آیا اہل بمبئی نے آپکو نہیں چھوڑا۔

قومی خدمات

ہندوستان میں ایسی عظیم الشان مجلس دوسری جگہ نہیں ہوئی کہ جس میں بیک وقت دس ہزار آدمیوں کا مجمع اور آلۂ مکبر الصوات (لاؤڈ اسپیکر) لگایا جائے عام اہل بمبئی مولانا کے ایثار، جوش ایمانی، قوت بیان پر فدا ہیں اور جس قدر عزت دیکھنے والوں نے وہاں مولانا کی دیکھی وہ ابھی تک کسی کو نصیب نہیں ہوئی، مولوی صاحب کی سعی فی الدین کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ آپ ہمیشہ اپنی تعطیلات میں دس بارہ ہزار میل کا سفر فرماتے ہیں اور تشنگان علم وحکمت انھیں ایام گرما میں مولانا کے سننے کے لئے مجالس برپا کرتے ہیں اس عمر اور اس جوانی میں اسقدر عروج ہندوستان میں کسی واعظ کو نصیب نہیں ہوا۔ ذالک فضل اللہ۔ مولانا کے اثر اور علمی قابلیت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ جب عربک سکول کو ترقی دیکر ڈگری کالج بنایا گیا تو ہر علم کے لئے مستند پروفیسر بلائے گئے مسٹر واکر صاحب پرنسپل اور میر محمد حسین صاحب موجودہ سکریٹری عربک کالج نے عربی کا پروفیسر آپ ہی کو مقرر فرمادیا غرض مولانائے موصوف کا ایثار اور دینی خدمات اور بے لوث سعی ایسی چیزیں ہیں جس سے شیعی دنیا کا بچہ بچہ واقف ہے آپ کی علمی خدمات پر دہلی کی مساجد اور سادات بارہ کے بچوں کے لئے باہرہ بورڈنگ ہاؤس بہترین سند ہیں خداوند کریم آپکے علم وفضل میں بیش از بیش اضافہ فرمائے اور قوم کو آپکے بیان اور دینی خدمات سے متمتع ہونیکی توفیق عطا فرمائے، آپنے حیدرآباد دکن میں سال گذشتہ جو معرکۃ الآرا مجالس پڑھی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں، پہلی مجلس میں خود ہز ہائینس حضور نظام حیدرآباد دکن تشریف رکھتے تھے جناب قبلہ وکعبہ کا بیان اسقدر مقبول و پسند ہوا کہ حضور نظام بالقابہ نے آپ کو اپنے دولتکدہ پر بلا کر بہت دیر تک مذہبی مسائل پر گفتگو فرمائی اور سو روپیہ ماہوار تاحیات وظیفہ مقرر فرمایا۔ آپ انجمن وظیفہ سادات ومومنین کی کارکن کمیٹی کے ممبر ۱۹۳۲ء میں ہوئے آپکی ذات سے انجمن کو بہت امداد ملی ہے۔ آپ اگست ۱۹۳۱ء سے انجمن کے ممبر اور انجمن کے کاموں میں خاص طور سے دلچسپی فرماتے ہیں۔ میرٹھ کی مجالس میں جبکہ خاکسار نے تقریر کی درخواست کی تو آپنے میرا سامعین سے تعارف کرایا اور دس منٹ تقریر کرنیکے لئے مرحمت فرمائے

---

(۱) جو حضرات انجمن کی اعانت بارہ سو روپیہ سالانہ کے حساب سے سال بسال کیا کرینگے وہ سرپرست انجمن کہلائینگے
(۲) انجمن کا انتظام ایک کارکن کمیٹی کے سپرد ہے جو کثرت آرا سے منتخب ہوتی ہے۔
(۳) انجمن کا سرمایہ محفوظ بنک میں موجود ہے۔

عالیجناب خانصاحب نوّاب سیّد اقبال بہادر صاحب بی۔ اے رئیس اعظم شمس آباد ضلع فرّخ آباد

ولادت واجداد کا حال آپ ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے - آپ شاہی خاندان سے ہیں آپکے دادا کے والدماجد نواب معین الدولہ نصیر الملک سیّد عنایت علیخاں صاحب بہادر فتح جنگ امجد علی شاہ صاحب اودھ کے رشتہ دار طرفی تھے اور آپ ابتک وثیقہ پاتے ہیں - آپکی نانی صاحبہ نواب جعفری بیگم صاحبہ مرحومہ ضیاءالملک اعتمادالدولہ نواب فضل علیخاں صاحب بہادر وزیر اعظم نصیرالدین حیدرشاہ اودھ کی صاحبزادی تھیں اور آپکے نانا نواب محمد علیخاں صاحب مغفور رضوی سلاطین ایران کی نسل سے ہیں -

خدمات نوّاب صاحب موصوف ڈسٹرکٹ بورڈ کے سینیر وائس چیرمین رہ چکے ہیں اور ممالک متحدہ کے زمیندار ایسوسی ایشن کے ممبر اور شیعہ کالج کے متولی ہیں اس کالج کے واسطے موصوف الیہ نے چودہ ہزار روپیہ جمع کیا اور چھ ہزار روپیہ خود اپنی جیب سے عطا فرمایا، دوران جنگ میں انھوں نے ۱۲۵ ریکروٹ اپنے علاقہ سے دئے اور ضلع کے ریکروٹنگ فنڈ میں چندہ دیا انھوں نے بارہ ہزار آٹھ سو روپیہ قرضہ جنگ میں دیا اور اپنی والدہ ماجدہ اور زوجہ سے بائیس ہزار پانچ سو روپیہ اور اُنیس ہزار آٹھ سو علی الترتیب دلوائے -

ریکروٹنگ کی خدمات کے سلسلہ میں جناب موصوف کو اوّل درجہ کی سند ضلع میں ملی اور دوسری سند لفٹنٹ گورنر بہادر نے خوشنودی مزاج کے اُن خدمات کے صلہ میں عطا فرمائی جو ہندوستانی فوج کے دوران جنگ میں کیگئیں ہزآنر نے وار بورڈ کے رزولیوشن میں شکریہ ادا فرمایا اور جناب چیف جسٹس بہادر نے جو ممالک متحدہ کے اسپشل وار فنڈ کی انتظامیہ کمیٹی کے صدر تھے ایک خط شکریہ کا اس کام کی خوبی کے صلہ میں عطا فرمایا جو اس فنڈ کے انداز میں کیا گیا تھا جناب موصوف ۴ر فروری ۱۹۳۰ء کو آنریری منصب مقرر ہوئے امن سبھا کے سلسلہ میں ان کو ایک اور سند ہزایکسیلنسی گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے عطا فرمائی اور خانصاحب کا خطاب ۱۹۲۳ء میں سال نو کی فہرست خطابات میں شائع ہوا -

ستمبر اور اکتوبر ۱۹۲۴ء جو سیلاب اس ضلع میں آیا اور اس سے جو اتلاف جان و مال ہوا اور اس میں آپنے جو خدمات انجام دیں اور چندہ عنایت فرمایا اس کا شکریہ سرگرم دوڈمیر چیف جسٹس ہائی کورٹ نے جو سیلاب کے ریلیف فنڈ کے صدر تھے اپنے خط مورخہ ۸ر جون ۱۹۲۵ء میں خاص طور پر ادا فرمایا ہے -

قومی خدمات جناب موصوف کو قومی ادارت سے بیحد دلچسپی ہے اور مدرسۃ الواعظین، شیعہ یتیم خانہ، انجمن وظیفہ سادات و مومنین اور امامیہ مشن لکھنؤ کی امداد برابر کرتے رہتے ہیں انجمن وظیفہ سادات کے آپ مستقل ممبر ہیں مدرسۃ الواعظین کو مستقل مالی امداد دیتے ہیں اور امامیہ مشن کے لائف ممبر ہیں آپ انجمن وظیفہ سادات کی کارکن کمیٹی کے ممبر ۱۹۲۸ء میں منتخب ہوئے تھے اپنے مفید مشوروں سے آپ انجمن کو مستفیض فرماتے رہتے ہیں آپ ستمبر ۱۹۱۰ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب ڈاکٹر سیّد سجّاد حسین صاحب پٹنہ

خاندانی حالات جناب ڈاکٹر صاحب کے والد ماجد کا نام جناب مولوی سید احمد حسین صاحب مرحوم، سکونت آبائی محلہ حاجیگنج پٹنہ سٹی ہے - آپ ۱۸ر اکتوبر ۱۸۷۳ء مطابق ۱۵ر شعبان ۱۲۹۰ھ کو پیدا ہوئے - آپکا خاندانی سلسلہ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے ملتا ہے، آپکے مورث اعلیٰ مغلیہ عہد میں جہانگیر کے عہد میں نیشاپور سے آکر دہلی میں مقیم ہوئے آپ کے جدّ اعلیٰ ملاّ سید مبارک شہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں شہزادی زیب النساء کی تعلیم پر مامور ہوئے جس خدمت کو بہ احسن وجوہ انجام دینے کے صلہ میں سرکار بہار میں جاگیر سے سرفراز ہوئے، چنانچہ آپکے سکونتی مکان کے احاطہ

ہیں ملا مبارک مغفور کی تعمیر کردہ مسجد اب تک موجود و قائم ہے اور اس سے تقریباً دو میل پورب ملا مبارک کا وہ باغ اب تک ان ہی کے نام سے موسوم ہے جہاں وہ پیوند خاک ہیں اور جہاں آپکے خاندان کے بعض دیگر بزرگوار مدفون ہیں آپکے خاندان کے اکثر و بیشتر بزرگوار صاحبان علم و فضل گذرے ہیں، مرحوم نے مختلف علوم میں تصنیفیں اور تالیفیں چھوڑیں، جن میں آپکی مشہور تصنیف عربی زبان میں مجمع البحرین ایک ہزار صفحوں پر مشتمل ہے جو طبقہ علماء میں بیحد مقبول ہوئی۔

تعلیم و تربیت آپنے اپنی عمر کی ابتدائی بارہ منزلیں بڑے ناز و نعم میں گذاریں اور اپنے ننہیال موضع بلاسی ضلع گیا میں اپنی جدّہ مادری کے ہمراہ مقیم رہے مگر آپ کے والد مرحوم اس کو نہیں برداشت کر سکے اور مارچ ۱۸۸۶ء میں آپ کا نام گورنمنٹ پٹنہ سٹی سکول میں لکھوا دیا جہاں آپ نہایت کامیابی کے ساتھ انٹرنس کلاس تک ترقی پاتے آئے ۱۸۹۲ء میں آپکی شادی مولوی سید رحیم جان صاحب مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی جو دیوان محلہ کے مشہور رئیس و شاعر و اہل علم تھے۔ موصوف جناب مولانا سید اشرف حسین صاحب کی نسل سے تھے جن کے علم و تبحّر کا تذکرہ ماثر الامراء میں بالتفصیل درج ہے۔ عظیم آباد میں موصوف کے تبحر علمی کی یہ نقل آج بھی زبان زد خاص و عام ہے کہ کرنل کلب علیخاں بہادر (مورث مادری جناب خان بہادر نواب سرفراز حسین خانصاحب مرحوم) کو دو سال کی قلیل مدت میں بے تکلف عربی نوشت و خواند کی مہارت پیدا کر دی جسکے صلہ میں کرنل صاحب موصوف نے ۲۴ ستمبر ۱۸۲۶ء کو تین سو روپیہ سالانہ کی دوامی مقرری لکھدی جو مرحوم کی جائداد سے حسب وصیت نسلاً بعد نسل ملتی آتی ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی جناب ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ یعنی بی بی امیری بیگم صاحبہ عطیہ مذکور مسٹر تجمل حسین خاں بیرسٹر متولی و قائم مقام خان بہادر نواب سرفراز حسین خانصاحب مرحوم سے پاتی ہیں۔

ملازمت وغیرہ جون ۱۸۹۳ء میں آپ نے میڈیکل اسکول پٹنہ میں نام لکھوایا۔ ہر سال اپنی جماعت میں اوّل آتے اور انعامی وظیفہ پاتے رہے۔ میڈیکل اسکول سے کامیابی کے ساتھ ہی سرکاری ملازمت حاصل ہوگئی اور جیل خانہ، پولیس، ہسپتال، پاگل خانہ، پٹنہ صدر ہسپتال پٹنہ سٹی، میونسپل ہسپتال میں بیحد نیکنامی کے ساتھ خدمتیں انجام دیتے رہے۔

۱۹۰۸ء میں آپ کے والد ماجد مولوی سید احمد حسین صاحب نے انتقال فرمایا آپکی سوتیلی ماں مریم بیگم صاحبہ نے ایک لاکھ بیس ہزار مہر کا دعوی کر دیا ملازمت سے استعفی دینا پڑا جیگنج کا قیام ترک کر کے متین گھاٹ میں سکونت اختیار کی۔ مدت مدید تک مقدموں کا سلسلہ رہا بالآخر کلکتہ ہائیکورٹ سے مقدمہ جناب ڈاکٹر صاحب کے خاطر خواہ ہوا۔ مگر آپکی پدری و مادری کل جائداد نذر مقدمہ ہوگئی نیز مدعیہ بھی تباہ ہوگئیں اور فریقین کے پاس صرف مقدمات کی مسلیں رہگئیں، فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ان امور سے فارغ البال ہو کر ۱۹۱۱ء میں جناب ڈاکٹر صاحب نے ہر ہائینس جناب بیگم صاحبہ مرحومہ بھوپال بالقابہا کے اسٹیٹ میں ملازمت کرلی۔ دہلی دربار میں ہر ہائینس کے کیمپ میں میڈیکل افیسر تھے۔ یہ خدمت کچھ ایسی مقبول ہوئی کہ دہلی ہی میں ہر ہائینس کے پرسنل اسٹاف میں لئے گئے۔ اور ڈاکٹر جوہری کیمپ میڈیکل کئے گئے ۱۹۱۲ء کے آخر میں ہز ہائینس جناب نواب صاحب بہادر کی طلبی و ملازمت کا حکمنامہ صادر ہوا اور بعض احباب کے اصرار سے بھوپال سے مستعفی ہو کر رامپور گئے اور اعلیحضرت کے طبیب خاص کے عہدہ پر سرفراز ہو کر بیگمات شاہی کے معالجہ کی خدمت پر مامور ہوئے۔ اور نہایت نیکنامی سے خدمتیں انجام دیتے رہے اور انعامات پاتے رہے۔

۱۹۱۴ء کے آخر میں آپ کے صاحبزادہ سخت علیل ہوئے امید زیست باقی نہیں رہی تار پر تار پہونچنے کے سبب بے اجازت سرکار وطن آنے اس حالت میں پہاڑ کی ہوا کھلانے کی تجویز تھی اس لئے ساتھ رہنا ضروری ہوا اور مجبوراً ملازمت سے مستعفی ہونا پڑا، وہ لڑکا جانبر نہ ہوا اور جوان داغ مفارقت دیگیا۔

۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۲ء تک مختلف مقامات پر ڈسٹرکٹ بورڈ کے ملازم رہے پرائیویٹ پریکٹس کرتے رہے۔ ۱۹۲۳ء میں جناب ڈاکٹر صاحب خود مرض استسقا میں مبتلا ہوگئے۔ کلکتہ علاج کو گئے۔ صحتیاب ہونیکے بعد حسب تجویز و النیٹر مدراس۔ حیدر آباد اور دارجلنگ میں تبدیل آب و ہوا کرتے رہے، بعد ازاں مکان واپس آئے۔ ایک تازہ

شادی صاحبزادی نے دفعتہً انتقال کیا۔ اس نے علاج و معالجہ سے نفرت پیدا کردی۔ ملازمت سے استعفا دیدیا اور گوشہ نشینی اختیار کرلی اگر کسی مقامی مریض نے مجبور کیا یا جس مریض کو علاج کرانے کی قدرت ہی رکھتے نہیں پایا اُس کا علاج کردیا بلکہ دوا بھی اپنے پاس سے منگوادی باقاعدہ مطب کرنا یا علاج کی فیس لینا قطعاً ترک کردیا۔

جناب ڈاکٹر صاحب کو فن زمینداری کا بھی فطری سلیقہ خداوند عالم نے ودیعت کیا ہے، آپکی سسرال کی جائداد پر تقریباً ساٹھ ہزار دین تھا جسے آپنے اپنے حسن انتظام سے مستخلص کرلیا اور تمام دین ادا کردیا۔ تقریباً ۱۷۵ بیگہ اراضی خود کاشت حاصل کی، ۵۰ بیگہ کا باغ لگایا۔ ۸۰ بیگہ اپنی کاشت وجوت میں رکھتے ہیں۔ اپنے جدی مکانات اور کچھ کٹرہ جات و متفرقہ کو مسجد موسومہ مسجد ملا مبارک واقع محلہ حاجی گنج میں وقف کرکے اپنی سوتیلی بہن کو متولی کردیا۔ اپنی حاصل کردہ و سسرالی جائداد کو تباہی سے بچانیکے لئے وقف علی الاولاد کرکے اس کا ایک معقول حصہ امور خیر کیلئے مختص کردیا اور اب ہجرت کرکے معہ اہلیہ حج و زیارت مشاہد مقدسہ کا قصد رکھتے ہیں ۱۹۳۴ء میں [illegible] سے چند یوم قبل ایک جوان قابل و صالح لڑکے نے جو طبیہ کالج پٹنہ سے آخری سال کا امتحان دینے والا تھا ۲۲ سال کی عمر میں پانچ دن کی قلیل علالت میں دفعتاً انتقال کیا۔ باقی چار اولادوں میں موصوف نے اپنے بڑے صاحبزادہ سید علی سجاد صاحب کو فن زمینداری کی تعلیم دی ہے اور اس نے ان ہی کو متولی وقف علی الاولاد کیا ہے ان کی شادی جناب نواب سید وزیر نواب صاحب مرحوم رئیس حاجی گنج کی پوتی سے ہوئی ہے چھوٹے صاحبزادہ سید حمید سجاد صاحب ہنوز محمڈن اسکول پٹنہ میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کی شادی سرکار شریعتمدار مولانا سید باقر صاحب مجتہد کراچی کی صاحبزادی سے ہوئی ہے آپ کے بڑے خویش جناب نواب وارث نواب صاحب پٹنہ کے رئیس اور ایک قدیم خاندان کے رکن ہیں۔

قومی خدمات | جناب ڈاکٹر صاحب جنوری ۱۹۲۰ء میں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی برادری میں شریک ہوئے۔ یوں تو طلبا کو وظیفہ دینے کا سلسلہ آپ کے یہاں ہمیشہ جاری تھا اور رہا، مگر اس منظم طریقے سے وظیفہ دینے کی صورت کو آپ نے بیحد پسند کیا اور ہمیشہ اس کا تذکرہ دائرہ احباب میں فرماتے رہتے ہیں۔ آپنے بڑی کوشش کی کہ یہ سلسلہ منظم طریقہ سے منجانب بہار شیعہ کانفرنس بھی جاری کیا جائے۔ مگر اس کی ہنوز کوئی معقول صورت نہیں پیدا ہوسکی۔

آپ کا خیال ہے کہ اگر کوئی ممبر اپنے سالانہ چندہ کی مقدار کا بیس گنا یکمشت یا بہ اقساط ادا کرے تو وہ انجمن کا لائف ممبر قرار دیا جائے۔ گو یہ تجویز اس سال کامیاب نہیں ہوئی مگر اُن کا خیال ہے کہ یہ مسئلہ غور طلب ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ایسی رقم بجائے سال کی آمدنی میں محسوب ہونیکے سرمایہ مستقل میں جمع کرنا پڑیگی اور فائدہ یہ ہوگا کہ تقاضوں کا سلسلہ اور اخراج نام کی دشواریاں موقوف ہوجائینگی فضول اخراجات اور پریشانیاں کم ہوجائینگی۔ کام کا دائرہ محدود و دور مستقل ہوجائیگا اور انجمن میں نئی اسپرٹ پیدا ہوجائیگی۔

عالیجناب سید سلطان احمد صاحب

پٹنہ

ولادت وغیرہ | سر سید سلطان احمد صاحب کی ذات شیعی دنیا ہی میں نہیں بلکہ اسلامی دنیا میں محتاج تعارف نہیں، آپکی علمی استعداد، قانونی قابلیت کے سکے ہندوستانیوں کے قلب پر نہیں بلکہ انگریزوں کے دلوں پر جمے ہوئے ہیں۔ آپ ۲۴ دسمبر ۱۸۸۰ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم پٹنہ میں حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کلکتہ میں پائی۔

تعلیم انگلستان | پیشہ قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ انگلینڈ

تشریف لیگئے۔ قیام انگلینڈ کے زمانہ میں آپکے تمام اساتذہ آپکی خداداد قابلیت کے معترف تھے اور آپ کے کام سے ہمیشہ خوش رہے۔

پیشہ وکالت انگلینڈ سے واپسی کے بعد کلکتہ میں اگست ۱۹۰۵ء سے پریکٹس کی۔ اور جب پٹنہ میں ہائیکورٹ قائم ہوگیا تو آپ مارچ ۱۹۱۶ء میں اسسٹنٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ مقرر ہوئے۔ اور صوبۂ بہار میں آپکی استعداد قابلیت مشہور و معروف ہے۔ ہر مذہب و قوم کے افراد آپکی ذہانت اور قوت معاملہ فہمی کی تعریف کرتے ہیں۔

قومی خدمات ۱۹۲۳ء میں آپ پٹنہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہوئے جسکی خدمات آپنے انتہائی دلچسپی اور انہاک کے ساتھ سات سال تک بطریق احسن انجام دیں۔ آپنے یونیورسٹی کی مالی حالت کو درست کرنے میں بہت کافی حصہ لیا۔

آپ کی ان اعزازی خدمات کے صلہ میں "ڈاکٹر آف لاز" کی اعزازی ڈگری حاصل ہوئی۔ ان تمام قومی و تعلیمی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے "سر" کا خطاب ۱۹۲۷ء میں عطا فرمایا۔ ۱۹۳۲ء میں گورنر کی کونسل کے ممبر رہے جوائنٹ سکریٹری مسلم لیگ رہے آپ اس وفد میں بھی شامل تھے جو سر آغا خاں نے مسلم یونیورسٹی کے لئے فراہمی چندہ کے لئے تیار کیا تھا۔ سائمن کمیشن کی ضمنی ہرٹاگ کمیٹی کے ممبر تھے۔ آپ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے دو مرتبہ نمایندہ ہوکر لندن گئے اور اسکے کاموں میں خاص طور سے حصہ لیا۔ آپکی ذات مسلمانوں کے لئے قابل فخر ہے، شیعہ کانفرنس، شیعہ یتیم خانہ شیعہ کالج وغیرہ کے ہمدرد ہیں۔ شیعہ یتیم خانہ کو ایکہزار روپیہ مرحمت فرمائے۔ درگاہ پنجہ شریف کو ایک ہزار مرحمت فرمایا۔ اور اسی طرح سے قومی اداروں کی امداد و اعانت اپنا مذہبی، اخلاقی اور قومی فریضہ خیال فرماتے ہیں۔ یہ خبر شیعی دنیا میں موجب مسرت ہوگی کہ آپ گورنمنٹ آف انڈیا میں ممبر اقتصادیات مقرر ہوگئے ہیں۔ انجمن کے اپریل ۱۹۳۱ء کے نمبر میں

عالیجناب سید عباس حسین شاہ صاحب گردیزی بی۔ اے

(ملتان)

حالات زندگی ۱۹۰۱ء میں آپ پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کی دوسری شادی ہوجانے کے باعث اپنے جد بزرگوار خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی رئیس اعظم ملتان کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے کا امتحان ایک مدرس کی حیثیت میں پرائیویٹ پاس کیا۔

عتبات عالیات کی زیارات سے مشرف ہوچکے ہیں۔ جولائی ۱۹۳۳ء میں بمقام مشہد مقدس ہزایکسلنسی محمد ولی خاں اسدی نائب متولی سے در نیابت متولی آستانہ قدس ایک سند پائی جسکی روسے آستانہ قدس کی خادمی کا شرف حاصل ہوا۔

آپ کا آبائی پیشہ زمینداری ہے۔ ۱۹۳۵ء سے حکومت عالیہ نے تحصیلداری کے عہدہ پر ممتاز فرمایا ہے۔

قومی خدمات ۱۹۳۰ء سے ایکر متواتر تین سال تک انجمن شباب الشیعہ ملتان کے آپ سکریٹری رہے ہیں۔ ۱۹۳۰ء میں آل انڈیا شیعہ بورڈ کانفرنس کا ایک شاندار اجلاس ملتان میں منعقد کیا جس میں اکابر قوم و علماء دین نے شرکت کی۔ وقف مدرسہ باب العلوم ملتان کے سکریٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور اس ادارہ کا انتظام بھی آپ ہی کی سپرد ہے۔

۱۹۳۴ء میں پنجاب شیعہ کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے جسکے سلسلہ میں آپکو پنجاب میں دورہ کرنا پڑا جس سے قوم میں خاصی بیداری پیدا ہوگئی۔ رؤسا و علماء ملت کے دو وفود کے ذریعہ شیعیان پنجاب کے مطالبات حکومت پنجاب کے سامنے پیش کئے۔

آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے خیر اندیش ممبر ہیں۔ آپ ۱۹۳۶ء کے لئے انجمن کی کارکن کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔ میرے پنجاب کے دورہ میں آپنے مجھ کو بہت امداد پہنچائی۔

عالیجناب سید ممتاز حسین صاحب جونپوری

(لکھنؤ)

حالات زندگی آپ ۱۸۸۱ء میں جونپور میں پیدا ہوئے آپکے والد ماجد جواد حسین صاحب جونپور کے مشہور وکلا میں سے تھے - آپ نے عربی و فارسی گھر پر پڑھی - اس کے بعد انٹرنس کا امتحان پاس کیا -

ملازمت ججی میں ملازم ہوئے اور منصرم ہو کر دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ پائی - دوران ملازمت میں آپ نے کبھی رشوت نہیں لی اور نہایت دیانتداری سے فرائض انجام دئے -

قومی خدمات آپ کی قومی خدمات سے کوئی فرد شیعہ ناواقف نہیں ہے - آپ ہمیشہ نادار اور غریب طلبا کی امداد و اعانت فرماتے رہتے ہیں اور شیعہ و سنی اداروں میں نہایت دلچسپی لیتے ہیں - آپنے ندوۃ العلما کے لئے چندہ کی فراہمی اور وفد کی ترتیب کی - اٹاوہ ہائی اسکول کے لئے چندہ جمع کیا - مسلم یونیورسٹی کے لئے کئی ہزار فراہم کیا - شیعہ کالج کے ٹرسٹی تھے دو برس کی چھٹی لیکر بلا معاوضہ کام کیا - آٹھ دس ہزار اپنے اثرات سے جمع کیا مگر علما کے مناقشہ میں مستعفی ہو گئے -

اخبار سرفراز کے سکریٹری ہیں - شیعہ مشن کے پرجوش کارکن ہیں - یتیم خانہ کی امداد میں عملی حصہ لیتے ہیں - شیعہ صنعتی نمائش کے سکریٹری رہ چکے ہیں - اجلاس شیعہ کانفرنس ۱۹۲۳ء میں شیعہ مردم شماری کی جو تجویز پاس ہوئی تھی اُس کے روح رواں آپ ہی ہیں - غرضکہ آپ نے اپنی زندگی کو قومی خدمات کے لئے بالکل وقف فرما دیا ہے - آپ ۱۹۲۲ء میں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی کارکن کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے تھے اور ستمبر ۱۹۲۱ء سے انجمن کے نہایت باقاعدہ ممبر ہیں

عالیجناب ڈاکٹر سید ریاض احسن صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر امپیریل ویٹرنری سیرم

(عزت نگر بریلی)

ولادت و سکونت آپکی عمر تقریباً چالیس سال ہے اور مستقل سکونت لاہور میں ہے - آپ کے والد ماجد سادات قاضی واڑہ تھانیسر کے تھے اور والدہ ماجدہ سادات قصبہ شاہ آباد یونڈری ضلع کرنال سے تھیں آپکے خاندانی حالات پنجاب گزٹیر میں مفصل درج ہیں -

تعلیم و تجربات پنجاب یونیورسٹی و پنجاب ویٹرنری کالج کے گریجویٹ ہیں نیز کالج آف فزیشن و سرجن اسکول آف ٹراپیکل میڈیسن کلکتہ میں تعلیم پائی اور امپیریل بیکٹری آلوجیکل لیبورٹیسر و سنٹرل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ وغیرہ وغیرہ طبی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کی - آپ ہفت زبان ہیں - جن میں سے پانچ زبانوں میں بخوبی گفتگو کر سکتے ہیں - انگلستان میں آپنے یونیورسٹی آف لیورپول فیکلٹی آف میڈیسن و رائل ویٹرنری کالج لندن میں تعلیم پائی اور ان الذکر یونیورسٹی میں ریسرچ اسکالر و کلاس ڈیمانسٹریٹر بھی رہے - ڈبلن میں رہکر آپنے امراض مستورات کے مشہور نیشنل زنانہ ہسپتال میں مکمل تعلیم حاصل کی جہاں کہ آپ بطور ہاؤس سرجن بھی کام کرتے رہے نیز آپ رائل سوسائٹی آف میڈیسن لندن کے فیلو ہیں - جرمنی میں آپ ہمبرگ یونیورسٹی کے طالب علم رہے اور جہازوں کی مشہور درسگاہوں میں ریسرچ اسکالر رہے -

ملازمت جنگ عظیم میں آپنے خاص خدمات انجام دیں آپ اوّل بطور عہدہ وارنٹ آفیسر مقرر ہوئے اور سپلائی و ٹرانسپورٹ کے ہمراہ

رہے - پھر وٹیرنیری ہسپتال و سنٹرل لیبارٹری پشاور میں افسر رہے - جنگ کے بعد آپکی خدمات سول سکریٹریٹ پٹنہ میں مستقل ہوگئیں جہاں کہ آپ ڈائرکٹر سول ڈیپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ میں رہے اور ایک سال بعد پنجاب وٹیرنیری کالج میں بطور پروفیسر تبدیل ہوگئے - لاہور میں آپکو حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم - اے و سید محسن میرزا صاحب ایم - اے سے تبادلہ خیالات کا موقع ملا اور دوستانہ مراسم رہے -

قومی خدمات آپ جنوری ۱۹۲۳ء سے انجمن کے ممبر رہے اور متعدد بار انجمن کی کارکن کمیٹی کے ممبر منتخب ہوچکے ہیں انجمن سے آپ کو بڑی ہمدردی ہے

لٹریری خدمات آپ تین سال تک وٹیرنیری جنرل کے ایڈیٹر رہے ہیں - آپکے تصنیفات اور مضامین علمی رسائل میں بزبان جرمنی انگریزی و اردو اس ملک و غیر ممالک میں شائع ہوتے رہے - سفرنامہ متبرک مقامات عراق بزبان انگریزی فارمن کرسچن کالج لاہور و علی گڈھ میگزین کے علاوہ انگلستان و جرمنی میں بھی شائع ہوا ہے اور آپ عرصہ تک رائل ایشیاٹک سوسائٹی لنڈن کے ممبر رہے ہیں -

دیگر خصوصیات سلور جوبلی پر آپ کو سلور میڈل عطا ہوا اور بوجہ قابلیت و ہر دلعزیزی جس طرح اور حکام اعلیٰ سے آپکے دوستانہ مراسم ہیں اسیطرح عام مخلوق بھی آپکے حسن اخلاق کی گرویدہ رہی ہے آپ بحیثیت مسلمان دینی اصول سے واقف اور اُن پر کاربند ہیں اور بحیثیت انسان عدل و مساوات اور ملکی ہمدردی کے جذبات سے آپ کا پیمانۂ دل لبریز ہے - اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ اپنے ہوں یا پرائے ہندو ہوں یا مسلمان سکھ ہوں یا عیسائی آپکی نظر میں سب ایک دوسرے کی ہمدردی کے یکساں مستحق ہیں اور اسی اصول کی بنا پر آپ چھوٹوں پر پدرانہ شفقت اور اُن کی عزت کو ملحوظ رکھنے کی وجہ سے ہر طبقہ میں یکساں ہر دلعزیز رہے ہیں

عالیجناب سید محمد حسنین صاحب

(دہرہ دون)

ولادت و تعلیم آپ بمقام جھالو ضلع بجنور ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم خانبہادر سید فضل حسنین صاحب سے حاصل کی - اس کے بعد مسلم یونیورسٹی علیگڈھ سے ایف - اے پاس کیا پھر رڑکی کے انجنیرنگ کالج سے میکینکل انجنیرنگ سند حاصل کی - اس کے بعد سرکاری ملازمت ملگئی - اب آپ پراونشل سروس میں ہیں -

قومی خدمات مذہبی امور سے خاص طور پر دلچسپی رکھتے ہیں مارچ ۱۹۲۳ء سے انجمن کے باقاعدہ ممبر ہیں ۱۹۳۶ء میں کارکن کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے -

عالیجناب نواب زادہ سید محمد مہدی حسن رضا رضوی حسنی ایم ایل سی چیرمین پٹنہ سٹی میونسپلٹی

ابتدائی حالات آپ شہر پٹنہ کے مشہور خاندان سادات سے ہیں شرف سیادت کے ساتھ ساتھ خداوند عالم نے دولت و ثروت سے بھی ممتاز کیا ہے اور نوابین پٹنہ میں آپ مشہور خلائق ہیں - آپکی پیدائش ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۱۶ھ بروز ولادت امام زمانہ عجل اللہ ظہورہ ہوئی - دو برس کا سن تھا کہ آپ ہمراہ اپنے والد ماجد جناب نواب سید محمد اکبر علیخاں صاحب عرف سید چھوٹے نواب صاحب مرحوم زیارت مشہد مقدس و عتبات عالیات سے مشرف ہوئے اور پھر ۱۹۲۸ء میں خود معہ چند احباب کے مشہد مقدس تشریف لیگئے - اور تیسری بار ۱۹۳۰ء میں آپ زیارت کربلائے معلیٰ سے دوبارہ مشرف ہوئے - عربی تعلیم گھر پر کافی حاصل کی اور اُسی کے ساتھ انگریزی تعلیم کی بھی تکمیل کی - آپکے جد امجد جناب نواب سید لطف علیخاں

صاحب سی۔ آئی۔ ای مرحوم صوبۂ بہار کے مشہور ترین دولتمند رئیس تھے جنکی جائداد چودہ ضلعوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ گورنمنٹ سے خطاب نوّاب اور سی آئی ای آپکو عطا ہوا تھا۔

قومی خدمات جنہوں نے بسلسلۂ تشریف آوری شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم آنجہانی جب بحیثیت پرنس آف ویلز پٹنہ میں بھی تشریف لائے تھے سوا لاکھ روپیہ کا یکمشت چندہ گورنمنٹ کو دیا تھا جسکی یادگار بہار انجینیرنگ کالج پٹنہ قائم ہے۔ آپکے بڑے چچا جناب نواب سید محمد مہدی حسن خاں صاحب عرف سید بادشاہ نوّاب صاحب مرحوم کو بھی نوابی کا خطاب ملا مگر افسوس کہ اُن کی ناگہانی موت نے بہت سی قومی وخاندانی آرزوئیں پوری نہ ہونے دیں۔ آپکی یادگار بھی بادشاہ نوّاب ٹریننگ کالج برائے نسواں قائم ہے جس میں دس ہزار سالانہ آمدنی کی جائداد آپنے دی ہے اسی طرح پٹنہ جنرل ہسپتال کی عمارت میں گذری وارڈ، اور لیڈی ڈفرن ہسپتال فنڈ میں کافی چندے دئیے۔ اور محمڈن عربک اسکول پٹنہ سٹی میں غریب طلبا۔ کی اسکالرشپ وتعمیر فنڈ میں کثیر رقمیں عنایت فرمائیں۔ اسی طرح آپکے منجھلے چچا نواب سید محمد ابراہیم حسین خاں صاحب عرف سید منجھلے نوّاب صاحب مرحوم اور آپکے والد ماجد جناب نوّاب سید محمد اکبر علیخاں صاحب عرف سید چھوٹے نواب صاحب مرحوم بھی ہمیشہ قومی کاموں اور مذہبی اداروں میں برابر دلچسپی لیتے رہے۔ تینوں بھائیوں میں نوّاب زادہ موصوف اکلوتے بیٹے ہیں شیعہ کانفرنس کے ہردو اجلاس منعقدہ پٹنہ آپ کے والد ماجد ہی کی مشہور کوٹھی باؤلی ہال میں منعقد ہوئے اور تمام ممبران آپ ہی کے مہمان رہے خود نواب زادہ صاحب موصوف کو بھی ابتدا سن شعور سے مذہبی اور قومی کاموں سے دلچسپی رہی، شیعہ کانفرنس۔ شیعہ آرفنج اور انجمن وظیفہ سادات کے ہمیشہ مخصوص معاون بلکہ رکن رہے۔ فراہمی چندہ شیعہ کالج میں آپ دوش بدوش جناب راجہ سیّد ابو جعفر صاحب مرحوم پٹنہ میں گشت کرتے رہے۔ اور اپنے چندہ کے علاوہ اپنے خاندان سے کافی رقمیں دلوائیں سنہ ۱۹۳۲ء میں شیعہ کانفرنس منعقدہ رائے بریلی میں آپ پریسیڈنٹ مقرر ہوئے اور اس سے پہلے بہار صوبہ کانفرنس میں برابر عملی حصّہ لیتے رہے اسی کے ساتھ ساتھ آپ سنہ ۱۹۳۰ء سے بہار کونسل کے ممبر ہیں اور اپریل سنہ ۱۹۳۶ء سے آپ چیرمین میونسپلٹی ہیں ان ہردو انتخابات نے آپکی ہردلعزیزی اور قابلیت کا سکّہ قلوب پر بٹھا دیا ہے آپکی عمر تقریباً اسوقت ۳۹ سال کی ہے۔ آپ سنہ ۱۹۲۳ء میں کارکن کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے تھے۔

عالیجناب مولوی اکرام عالم صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل بدایونی

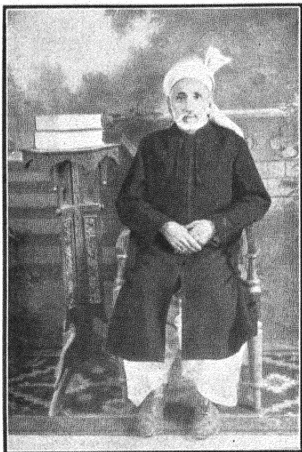
(بریلی)

ولادت وسکونت سنہ ۱۸۷۸ء میں بمقام بدایوں پیدا ہوئے۔

خاندانی حالات حضرت محمد بن ابوبکر کی اولاد سے ہیں۔ علاقہ سبزوار مملک ایران سے عہد غیاث الدین بلبن میں آپکے مورث ملک صدر الدین صاحب وارد ہندوستان ہوئے اور اپنے علم وفضل کے لحاظ سے عہدہ قاضی القضاۃ پر معمور ہوئے۔ صدر جہاں کا خطاب عطا ہوا اور عہدہ قضا ان کے ورثا میں حکومت اسلامی کے زمانہ سے جاری رہا جس کی یادگار اب تک مواضعات معافی موجود ہیں، بدایوں میں یہ خاندان ہمیشہ سے نہایت معزز رہا ہے اور اس کی ایک شاخ قدیم الایام سے شیعہ ہے۔

مولوی اعزاز عالم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی ہیڈ ماسٹر اور مولوی اقتدار عالم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ آپکے بھائی ہیں، اور مولوی حضور عالم صاحب بی۔ ایس سی انسپکٹر گورنمنٹ لیدر انڈسٹریز آپکے بڑے صاحبزادہ ہیں۔

کوائف ومشاغل زندگی سنہ ۱۹۰۱ء میں علیگڈھ کالج سے بی۔ اے پاس کیا۔ تقریباً چھ سال ریاست رامپور کے محکمۂ تعلیم میں ملازمت کرنیکے بعد ضلع علیگڈھ میں سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہوئے سنہ ۱۹۰۸ء لیکر امتحان وکالت



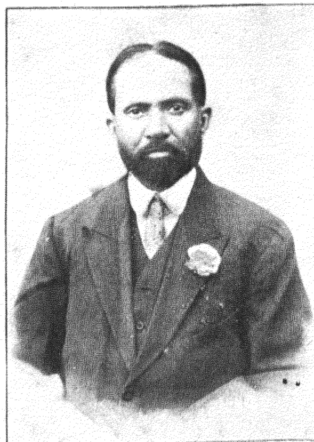
عالیجناب سید علی شاہ صاحب رضوی بالقابہ



عالیجناب خان بہادر آغا محمد اکرم صاحب بالقابہ



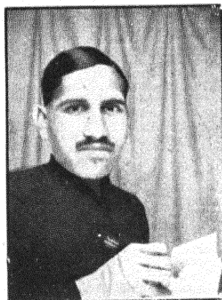
عالیجناب مولوی سید ابن حسن صاحب قبلہ جارچوی



عالیجناب آغا نثار احمد صاحب بالقابہ



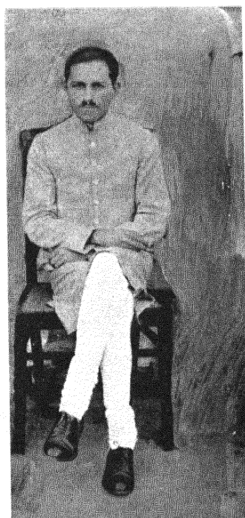
عالیجناب ڈاکٹر حیدر علی خان صاحب بالقابہ



اعجاز جارچوی مؤلف سلور جوبلی نمبر



عالیجناب خان بہادر ڈاکٹر مولوی سید اعجاز حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب خواجہ غلام السیدین صاحب بالقابہ

خاموش کام کرنے والی ہستی ہیں۔ آپ کو قومی کاموں میں خاص دلچسپی ہے آل انڈیا شیعہ کانفرنس، مدرسۃ الواعظین لکھنؤ، شیعہ یتیم خانہ انجمن صادقیہ بھاولپور اور دیگر قومی ادارات آپکے فیض سے یکساں مستفیض ہورہے ہیں۔ آپکو اگر شیعہ کمیونٹی کی روح رواں کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ آپ دسمبر ۱۹۲۵ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں اور ۱۹۲۳ء میں کارکن کمیٹی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔

عالیجناب حاجی ڈاکٹر حید علی خاں صاحب ایف۔ آر۔ سی۔ ایس پرنسپل میڈیکل کالج جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

ولادت و اجداد کا حال آپکی ولادت شہر حیدرآباد دکن میں ہوئی آپکے والد بزرگوار مولوی حکیم داؤد علیخاں صاحب مرحوم بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ علاوہ عالم متبحر ہونیکے ڈاکٹر اور حکیم حاذق بھی تھے۔ ماسوا اس کے مختلف علوم و فنون مثلاً نجوم، ریاضی، ابرقیات، فوٹوگرافی وغیرہ میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ آپکو سیاحت کا بہت شوق تھا اور بہت کچھ تجربہ سیاحت سے حاصل کیا تھا۔ اسی سلسلہ میں زنجبار (افریقہ) بھی پہونچے۔ جہاں اتنی قدر ہوئی کہ پبلک اُن کو مسیح زماں سمجھنے لگی اور وہاں کا بادشاہ سلطان حمید بن ثوینی نے آپ کو اپنا مشیر خاص و وزیر گردانا اور کوکب الدری کا خطاب عطا ہوا۔

تعلیم زنجبار میں ڈاکٹر حید علیخاں صاحب اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ رہے، اور ان ہی کے ساتھ حج سے مشرف ہوئے، اور ابتدائی تعلیم ان ہی کے زیر سایہ ہوئی، والد ماجد کے انتقال کے بعد حیدرآباد واپس ہوکر مدرسہ عالیہ نظام کالج میں تعلیم حاصل کی۔ اور بعدہٗ بمبئی میں گرانٹ میڈیکل کالج میں ڈگری حاصل کی اور جے۔ جے ہسپتال میں سرجیکل رجسٹرار مامور ہوئے۔

تعلیم ڈاکٹری جنگ عظیم کے زمانہ میں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے لندن پہونچے۔ جہاں پر گائیز ہاسپٹل اور مڈل سکس ہسپتال کے مدارس میں تعلیم پائی اور ایل۔ آر۔ سی۔ پی و ایم۔ آر۔ سی۔ ایس کے امتحانات میں کامیابی حاصل کی۔ ساتھ ہی ساتھ پرائمری ایف۔ آر۔ سی۔ ایس میں بھی کامیاب ہوئے۔ اثناء قیام لندن میں بگریو ہسپٹل اور مٹراپولیٹن کے ہاؤس سرجن اور مڈل سکس ہسپٹل میں اناٹمی ڈمانسٹریٹر رہنے کا فخر حاصل کیا۔ اس کے بعد اڈمبرا روانہ ہوئے۔ وہاں سے ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔ جو جراحی کا اعلیٰ ترین امتحان ہے پاس کیا۔ دوران تعلیم بمبئی یونیورسٹی اسکالرشپ اور حیدرآباد یورپین اسکالرشپ سے آپکی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس زمانہ میں ہر قسم کے میدانی اور دریائی کھیلوں کا آپکو شوق رہا۔ اور اپنے زمانہ کے فٹ بال کے مشہور کھلاڑی تھے۔ اب بھی فرصت کے وقت ہاکی کرکٹ ٹینس کھیلتے ہیں اور فن تیراکی اور کشتی بانی کے ماہر ہیں۔

ملازمت یورپ سے ۱۹۱۹ء میں حیدرآباد واپس ہوکر بہ حیثیت سول سرجن اورنگ آباد سلک ملازمت سرکار آصفیہ میں داخل ہوئے اور تقریباً تین سال کے بعد حیدرآباد افضل گنج جنرل ہسپٹل میں تقرر ہوا اور نواب صدر اعظم بہادر کے اسٹاف سرجنی کا اعزاز حاصل کیا۔

میڈیکل کالج حیدرآباد میں پروفیسر بیالوجی کی خدمت آپکے تفویض رہی اس کے بعد پروفیسر اناٹمی مقرر کئے گئے ۱۹۲۵ء میں پرنس آف ویلز پٹنہ میڈیکل کالج کو ایک ماہر فن پروفیسر کی ضرورت لاحق ہوئی اور ہر حصۂ دنیا سے درخواستیں طلب کی گئیں، درخواست گذاروں میں جنکی ایک تعداد کثیر تھی، ڈاکٹر صاحب موصوف کو ہزار روپیہ سے پسند کرکے انتخاب کیا۔ حیدرآباد میں دکن میڈیکل جنرل اور پٹنہ میں پٹنہ میڈیکل جرنل کی اشاعت کا سہرا آپ کے سر رہا۔ آپکی تصانیف ایلمنٹس آف زوالجی (حیوانات) اور ایلمنٹس آف امبریولوجی (جنیات) ہندوستان کے متفرق کالجوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ اپنے پیشہ کے لحاظ سے علم جراحی سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں آپکے ہاتھوں سخت ترین اپریشن کامیابی کے ساتھ انجام پائے جس کے سبب آپ کا شہرہ دور دور تک ہوگیا۔

سیاحت عالم آپکو سیاحت کا بہت شوق ہے۔ علاوہ حج و زیارات عتبات عالیہ، مقامات مقدسہ ایران وغیرہ کے ہندوستان دیورپکے

تمام مشہور مقامات کو دیکھا ہے ۱۹۳۳ء میں آپنے یورپ کا تیسرا سفر کیا اور یورپ کے مشہور مقامات کے ہسپتال اور میڈیکل کالج کا تفصیلی معائنہ کیا۔ اسکے بعد تمام دنیا کی سیاحت کرکے امریکہ جاپان، چین، اسٹریٹ سٹلمنٹ جزائر فلپائن اور کولمبو کے طبّی اداروں کی خاص طور سے معلومات حاصل کیں۔

حیدر آباد میں میڈیکل کالج کی پرنسپلی کی جگہ خالی ہونے پر آپکا تقرر ہوا جسکا کام فی الحال انجام دے رہے ہیں۔

قومی خدمات انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر جنوری ۱۹۲۶ء میں ہوئے اور آپکا انہماک اتنا رہا کہ دوسرے سال ہی ممبر کارکن کمیٹی مقرر ہوئے اور ۱۹۳۱ء میں سکریٹری ہوئے، اس سال انجمن کی جو خدمات آپنے انجام دی ہیں ۱۹۳۱ء کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہیں۔ باوجود اصرار کے عدیم الفرصتی کی بنا پر آپ نے سکریٹری شپ سے استعفا دیا۔ مگر انجمن سے ایسی ہی ہمدردی ہے جیسے پہلے تھی۔ چنانچہ ہندوستان کے مختلف حصّوں میں آپکی طرف سے ممبر بنائے گئے اور ہمیشہ انجمن کی بہبودی کے لئے تیار رہیں قومی امور سے آپکو خاص دلچسپی ہے، جہاں جہاں رہے خاموشی سے ٹھوس کام کئے ۱۹۳۲ء میں پٹنہ شیعہ صوبہ کانفرنس کے آپ صدر منتخب ہوئے اور آپ کے خطبۂ صدارت نے جو حریت و اخوت اور خصوصاً حالات مستورات پر روشنی ڈالی تھی اپنی روشن خیالی کی وجہ سے پٹنہ میں ایک ہلچل مچا دی تھی۔

عالیجناب آغا نثار احمد صاحب دہلوی ڈپٹی کلکٹر

(جھنگ)

مقام و تاریخ پیدائش آپ دسمبر ۱۸۸۵ء میں ہندوستان کے دار الخلافہ دہلی میں پیدا ہوئے۔

آبا و اجداد کا حال حاذق الملک حکیم ذکا اللہ خاں صاحب آپکے مورث اعلیٰ اپنے برادر حقیقی نواب رکن الدولہ کی معیت میں ملک ہندوستان میں شہنشاہ محمد جلال الدین اکبر اعظم کے عہد حکومت میں ایران سے ہجرت کرکے تشریف لائے۔ اور خطابات اور جاگیریں سلطنت سے حاصل کیں اور حاذق الملک ممدوح الشان کے خلف جناب حکیم امیر الدین خاں صاحب آپ کے دادا کی شادی خان بہادر نواب فتح علی خاں صاحب رئیس اعظم اجراڑہ تحصیل ہاپوڑ ضلع میرٹھ کی دختر سے ہوئی تھی۔ بڑی جائیداد کے مالک رہے جن کا ذکر اب افسانہ ہوکر رہگیا۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم گھر پر عربی، فارسی، اُردو وغیرہ کی تعلیم حاصل کی گورنمنٹ اینگلو عربک کالج میں انگریزی تعلیم حاصل کی پندرہ سال کی عمر میں میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔

ملازمت محکمہ انہار میں ملازمت شروع کی اس کام کو اس دیانتداری اور خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ حکام آپکے کام سے بہت خوش ہوئے اور مقام مسرت ہے آج آپ حسن خدمات کے باعث ابتدائی منازل طے کرکے مئی ۱۹۲۹ء سے ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر فائز ہیں اور آجکل جھنگ میں ہیں۔ میں نے اپنے پنجاب کے دورہ میں ہر شخص سے آپکی تعریف سُنی۔

قومی خدمات ۱۹۲۸ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور انجمن سے سچّی ہمدردی رکھتے ہیں۔ الواعظ۔ سفینہ۔ قومی جرائد کے معاونین میں سے ہیں۔

---

(۱) انجمن ایک لاکھ چالیس ہزار وظائف پر تقسیم کر چکی ہے

(۲) اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ ضرورتمند شیعہ طالب علموں کو تعلیم دینی و دنیوی کی غرض سے وظیفہ بطور قرض حسنہ دے

(۳) انجمن کا چندہ ممبری اقلاً ۸ ر ماہوار ہے۔

عالیجناب خواجہ غلام السیدین صاحب ایم۔ ایڈ پرنسپل ٹریننگ کالج (مسلم یونیورسٹی علیگڈھ)

اجداد کا حال خواجہ غلام السیدین صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج علیگڈھ کا اسم گرامی کسی خاص تعارف کا محتاج نہیں آپ اپنی ذاتی قابلیت حسن اخلاق اور بے نظیر فصیح و بلیغ ہونیکی حیثیت سے ہندوستان کے تعلیمیافتہ طبقہ میں کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

خواجہ صاحب نے مشرق و مغرب کے تعلیمی رجحانات، طریقوں اور تواریخ کا گہرا مطالعہ کرنیکے بعد وہ اصول اور طریقہ ہائے تعلیم انتخاب کئے ہیں، جو ہندوستان کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ لہذا ان کی تعلیمی سرگرمیوں کا علم اور اُن کے تعلیمی نقطۂ خیال سے واقف ہونا ہر محب الوطن اور ہر اس معلم کے لئے جو اپنے کام میں دلچسپی رکھتا ہو از بس مفید ہے۔

بڑی ناانصافی ہوگی اگر ایسے قابل نوجوان اور ملک کے حقیقی محسن کے حالات زندگی کو عوام اور خصوصاً طلبا اور مدرسین سے مخفی رکھا جائے اس جگہ صرف ان کے حالات زندگی ہی مجمل طور پر لکھے جاتے ہیں۔

خواجہ صاحب کی پیدائش ایک ایسے گھرانے میں ہوئی جو علم و فضل کی وجہ سے ہندوستان میں ممتاز تھا مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی آپکے نانا تھے، جنھوں نے سرسید کے ساتھ ملکر ہندوستان کی تعلیمی معاشرتی اور مذہبی اصلاح میں معتد بہ حصہ لیا۔ اور مسدس حالی لکھکر اپنا نام زندۂ جاوید کر گئے۔ آپ کے والد ماجد آنریبل خواجہ غلام الثقلین مرحوم علیگڈھ کے ان مایۂ ناز سپوتوں میں سے تھے جنکا نام آج بھی مسلم یونیورسٹی میں فخر سے لیا جاتا ہے۔ وہ نہایت فصیح البیان مقرر اور بلند پایا مصنف تھے۔ انھوں نے ایک نامور قومی لیڈر اور یوپی کونسل کے ممبر ہونے کی حیثیت سے بہت سی گرانقدر خدمات انجام دیں اور رسالہ "عصر جدید" اور تحریک اصلاح تمدن، کے ذریعہ سے ملک کی اصلاح کے لئے ہر ممکن کوشش کی، لیکن افسوس کہ یہ نوجوان مصلح اور محب وطن زیادہ عرصہ تک ملک کی خدمت نہ کرسکا۔ عین اس وقت جبکہ ملک کو ان کی سخت ضرورت تھی تقریباً ۳۵ برس کی عمر میں اس جہان فانی کو الوداع کہدیا

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خاندان کو قادر مطلق کی طرف سے ملک کی تعلیم و اصلاح کا فرض سونپا گیا ہے اور علاوہ خواجہ غلام السیدین صاحب کے نانا اور والد کے اب بھی ان کے خاندان کے بہت سے افراد اسی دائرہ عمل میں سرگرم کار نظر آتے ہیں۔ ان میں سے ان کے نہایت قریبی رشتہ دار خواجہ سجاد حسین صاحب بی۔ اے ریٹائرڈ انسپکٹر جنرل آف ایجوکیشن صوبہ سرحد خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

ابتدائی تعلیم خواجہ صاحب نے انٹرنس کا امتحان حالی مسلم ہائی اسکول پانی پت سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور گورنمنٹ اسکالرشپ حاصل کیا۔ جب آپ ہائی کلاسز میں پڑھتے تھے تو آپکے اُستاد صاحبان آپکی اس چھوٹی سی عمر میں بے نظیر لیاقت اور فصیح البیانی دیکھ کر حیران ہوا کرتے تھے۔ اور انھیں بہ نسبت عمر کے آگے بڑھا ہوا پاتے تھے۔ اسکول کی ہر تحریک، ہر سوسائٹی اور ہر انجمن میں آپ نے نہ صرف حصہ ہی لیا بلکہ اپنے ہمعصروں کو اپنی غیر معمولی خداداد لیاقتوں کا پورا پورا ثبوت دیا۔ زبان کی روانی اور فصیح البیانی جس نے آپکے نام کو نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ تک مشہور کر دیا ہے، ذہانت کے بیج خدا کی قدرت کاملہ نے بچپن ہی میں آپ کے اندر بو دئے تھے۔ اسکول میں کسی مباحثہ یا علمی انجمن میں جب کبھی آپ حصہ لیتے تو طلباء اپنے آپ کو ان کے مقابلہ میں عاجز پاتے۔ یوں تو مولانا حالی کا نواسا اور خواجہ غلام الثقلین کا صاحبزادہ ہونیکی وجہ سے سب کی آنکھیں اُن پر گڑی ہوئی تھیں۔ لیکن آپکی ذاتی لیاقت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔

اسکول کے کسی کام میں اساتذہ کرام کو ان کے متعلق شکایت کا موقع نہیں ملا آپ نے ہر کام میں باقاعدگی کو ملحوظ خاطر رکھا۔ کھیل ہو یا تعلیمی کام اس میں کما حقہٗ حصہ لیا۔ اسکول کی لائبریری میں جو جو پڑھنے کے قابل کتابیں

تھیں وہ سب آپنے پڑھیں آپ کے والد صاحب نے کچھ اچھی کتابیں پڑھنے کے لئے مہیا کیں جن سے اس ہونہار نوجوان نے پورا استفادہ حاصل کیا۔ کھیل کا میدان ہو یا اسکول کا احاطہ، آپ نے ضبط اسکول کی روح کو ہمیشہ ایک نئی زندگی بخشنے کی کوشش کی۔ آپ اپنے ساتھیوں کے سامنے اُتنے ہی مؤدب ہوتے تھے۔ جتنے اسکول کی بالا ہستیوں کے سامنے، اُستادوں کی عزت اور ساتھیوں سے محبت، سراپا الفت و نیاز یہ جملہ اوصاف تھے جو فطرت نے انھیں ودیعت کئے۔ آپکے والد محترم کے اس نام کو جو مولانا حالی نے پیدا کیا تھا۔ بدستور قائم رکھنے کے لئے اپنے بیٹے کے درس و تدریس میں ان تھک کوشش کرتے رہے اور اپنے ہونہار نورِ نظر کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے کہ میری محنت ٹھکانے لگ رہی ہے، آپکے والد بزرگوار نے ایک کتاب بنام "طالب علم کی زندگی" لکھی تھی جس کے حرف حرف کو آپ نے ایسا عملی جامہ پہنایا کہ آپکی زندگی اس کتاب کی زندہ تصویر نظر آنے لگی۔ ہندوستان کے ہائی اسکولوں نے اس سے بہتر شاید ہی کوئی طالب علم دیکھا ہو، اور اگر کوئی اسکول ایسا طالب علم پیدا کر دے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس نے اپنا تعلیمی فرض پورا کر دیا۔

اعلیٰ تعلیم انٹرنس پاس کرنیکے بعد آپ علیگڈھ یونیورسٹی میں داخل ہوئے ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات فرسٹ ڈویژن اور تمام یونیورسٹی بھر میں اول رہکر پاس کئے۔ اسکول کی زندگی میں تو آپکے والد صاحب آپکے ہر طرح مددگار رہتے۔ آپکی ہر کامیابی اور ہر شاندار ترقی کو اگر بہ نظر تعمق دیکھا جائے تو پس پردہ ایک دوسری طاقت آپکی شرکت میں کام کرتی نظر آتی درحقیقت آپکی اسکول کی شاندار زندگی آدھی آپکے والد بزرگوار کی کوششوں کی وجہ سے تھی، اور آدھی خود ان کی اپنی محنتوں کا ثمرہ۔ لیکن اب وہ وقت آچکا تھا کہ یہ اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہو جائیں اور ایک مضبوط زمین اپنے پاؤں کے نیچے محسوس کریں۔ لہذا آپنے اپنے والد ماجد کی کوششوں کی اپنے کاموں سے خوب داد دی۔ قیام علیگڈھ کے دوران میں آپ یونیورسٹی میں تقریر کے جسقدر انعامات تھے وہ سب آپ حاصل کرتے رہے آج سارا ہندوستان آپ جیسے بے نظیر مقرر پہ ناز کر رہا ہے۔

بنارس میں آل انڈیا ڈیبیٹ مباحثہ ہوا۔ آپ بھی اس میں شریک تھے کامیابی کے تاج کے لئے بہتیروں نے سخت کوششیں کیں۔ لیکن یہ تاج آپ ہی کے فرق مبارک کی زینت ہوا۔ یونیورسٹی میں ایک کیمرج میڈل ہر سال ایک طالب علم کو عطا ہوا کرتا تھا۔ آپکے والد صاحب نے اپنے زمانہ طالب علمی میں وہ میڈل حاصل کیا تھا۔ لیکن جب ان کا یونیورسٹی کا زمانہ آیا تو آپنے بھی وہی میڈل جیتا۔ یہ ہے اعلیٰ مثال ان لائق بیٹوں کی جو اپنے آباؤ اجداد کے حاصل کردہ تجربہ اور مال سے ترقی کے ہمیشہ اوپر جانیوالے راستہ پر وہاں سے آگے سفر شروع کر دیتے ہیں، جہاں اُن کے آبا و اجداد کو طاقت کے ختم ہو جانے پر ٹھہرنا پڑا تھا۔

تعلیم انگلستان ۱۹۲۳ء میں آپنے اسٹیٹ اسکالرشپ حاصل کیا اور لیڈز کی مشہور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنیکے لئے انگلستان تشریف لیگئے وہاں آپنے "ڈپلومہ ان ایجوکیشن" کا امتحان پاس کیا جس میں دوہرا امتیاز حاصل کیا۔ جو یونیورسٹی کی تاریخ میں آپ سے پہلے صرف ایک مرتبہ ایک طالب علم کو حاصل ہوا تھا۔ ۱۹۲۵ء میں آپ نے ایم۔ ایڈ کی ڈگری حاصل کی۔ جس کے لئے "مغرب میں تعلیم جدید کے رجحانات" کے عنوان سے ایک مقالہ سپرد قلم کیا۔ جو ممتحنوں نے بہت پسند کیا۔ لیڈز کے قیام کے دوران میں کئی دفعہ آپکو یونیورسٹی کا نمائندہ بنا کر دوسری یونیورسٹیوں میں بھیجا گیا یونیورسٹی یونین پارلیمنٹ کے وزیر اعظم اور انٹرنیشنل سوسائٹی کے صدر کے فرائض آپ نے انجام دئے۔ متعدد اہم مباحثوں اور علمی انجمنوں میں حصہ لیا آپ کی تقریریں اور بحثیں دو سال تک انگلستان بلکہ دنیا کے سب سے مشہور اخبار ٹائمز میں شائع ہوتی رہیں۔

ملازمت انگلستان سے واپس آتے ہی علیگڈھ کی مشہور جوبلی ڈبیٹ (مباحثہ) میں بہ حیثیت محرک کے حصہ لیا۔ اور باوجود سر علی امام اور مسٹر جناح وغیرہ کی مخالفت کے مضمون زیر بحث کو یونین نے پاس کیا ۱۹۲۸ء میں آپ علیگڈھ ٹریننگ کالج کے پرنسپل اور شعبۂ تعلیم کے صدر بنائے گئے۔ ۱۹۳۱ء میں بہ حیثیت پروفیسر آف ایجوکیشن کے تقرر ہوا اس آٹھ سال کے عرصہ میں ٹریننگ کالج نے غیر معمولی ترقی کی اور ملک میں ایک امتیازی شان حاصل کی۔ آج کل اس کی ڈگریوں کو نہایت وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ طلبا کو سرکاری وظائف اور سرکاری

ملازمتیں ملتی ہیں، یونیورسٹی کے باہر تمام ہندوستان کا علم دوست طبقہ آپکو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے - تمام یونیورسٹیاں آپکو ایک غیر معمولی شخصیت تسلیم کرتی ہیں - ملک کی تمام ادبی اور تعلیمی انجمنیں اپنے سالانہ اجلاس پر آپکی صدارت منظور فرمالینے کو بڑی سعادت سمجھتی ہیں -

تصنیفات حال ہی میں آپنے تصنیفات بھی کی ہیں - علاوہ اخبارات اور رسائل کے لئے خاص مضامین لکھنے کے آپکی مندرجہ ذیل تصنیفات قابل ذکر ہیں -

۱ - قومی سیرت کی تشکیل (شائع کردہ ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد)
۲ - علیگڈھ کی تعلیمی تحریک (شائع کردہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ)
۳ - تہذیب کا حقیقی مفہوم (شائع کردہ جامعہ ملیہ دہلی)
۴ - اصول تعلیم (ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد)
۵ - ہندوستان میں اسلامی تعلیم (انگریزی)
۶ - درسگاہ مستقل (انگریزی انڈین پریس الہ آباد)

یہ ہیں مختصر سوانح حیات اس شخص کے جس کی عمر اس وقت پینتیس سال سے زیادہ نہیں -

علمی قابلیت کے علاوہ آپ کا حُسن اخلاق، انکسار طبع اور فرض شناسی مشہور خلائق ہے - ٹرئینگ کالج کے طلبا کی زبانی سُنا گیا ہے کہ آپکو کالج کے اندر یا باہر کسی حالت میں نہیں دیکھا - زیادہ بلند آواز سے بولنا خودستائی یا مبالغہ کرنا بالکل نہیں جانتے - تعلیمی انہاک کا یہ عالم ہے کہ صبح سے شام تک لیکچر تیار کرنے، طلبا ٹرئینگ کالج کے اسباق کی نگرانی اور اُن کے مضامین کی تصیح کرنے سے بالکل فرصت نہیں ملتی - وقت کے اسقدر پابند ہیں کہ ہر کام کے لئے پانچ منٹ سات منٹ پہلے پہونچ جاتے ہیں طلباء ٹرئینگ کالج آپ پر فدا ہیں - آپکے پریڈ کے ہمیشہ منتظر رہتے ہیں - اور جب آپ اپنی شیریں اور جادو بیان تقریر کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو تمام طلباء ہمہ تن گوش ہوتے ہیں - طریقہ تعلیم ایسا دلکش اور اسلوب بیان ایسا سادہ ہوتا ہے کہ بے اختیار طالب علم کی زبان سے نکلتا ہے ؎

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دلمیں ہے

آپ فروری ۱۹۳۲ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں اور کارکن کمیٹی کے ممبر بھی ہیں انجمن سے بڑی محبت ہے اور اسکی ہر تحریک میں دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں -

عالیجناب سید علی شاہ صاحب رضوی جنرل سکریٹری پراونشل شیعہ کانفرنس صوبہ سرحد (پیشاور)

حالات زندگی آپ ماہ رجب ۱۲۸۰ھ کو بمقام پیشاور پیدا ہوئے آپکے والد کا اسم گرامی سید نفضل علی ہے - اور سلسلۂ نسب سید ابو الحسن الرضوی القمی حاب ثراہ سے ملحق ہوتا ہے - جو کہ ملک ابراہیم خاں وزیر مملکت ایران کی معیت میں شہر قم سے پنجاب ہوتے ہوتے سری نگر کشمیر میں رونق افروز ہوئے تھے اور جنکا مزار سری نگر کشمیر بمقام علی کدل ایک وسیع عمارت میں واقع ہے - آپکے ساتھ برادر خورد سید حسین قمی علیہ الرحمہ بھی تشریف لائے تھے جنکا مزار شہر کشمیر کے موضع صوپور میں جسکو زینہ گیر بھی کہتے ہیں، مرجع خلائق ہے آپکے بزرگ سید ہادی اعلی اللہ مقامہ کشمیر سے پیشاور تشریف لائے اور اُسی جگہ مستقل رہائش اختیار کی آپنے ابتدائی تعلیم میرزا زین العابدین صاحب عابد افغان پیشاوری تفضیلی سے حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کا انتظام ملک التجار حاجی اکبر علی صاحب نے فرمایا - چنانچہ روضہ خوانی کی قدیمی خدمت بھی ممدوح کی وساطت سے حاصل ہوئی -

قومی خدمات آپ مومنین پیشاوری کی غمی و شادی کی خدمات شرعی انجام دیتے ہیں - اور بارہ سال سے پراونشل شیعہ کانفرنس صوبہ سرحد کے آنریری عہدۂ جنرل سکریٹری کا اعزاز حاصل ہے نیز مرثیہ خوانی بھی فرماتے ہیں آپ پہلے ۱۹۲۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور ۱۹۳۴ء میں کارکن کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے تھے -

عالیجناب مولوی سید ابن حسن صاحب جارچوی ایم ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی

(دہلی)

حالاتِ زندگی آپ کا وطن مالوف جارچہ ضلع بلند شہر ہے ۔ زمانۂ طفولیت ہی میں والد بزرگوار کے سایۂ عاطفت سے محروم ہوگئے تھے منصبیہ کالج میرٹھ سے عربی و فارسی کے امتحانات پاس کئے اس کے بعد فیض عام ہائی اسکول میرٹھ سے انٹرنس پاس کیا ۔ انٹرنس پاس کرنیکے بعد کراچی میں ملازم ہوگئے ۔ پرائیویٹ طور پر ایف ۔ اے ۔ بی ۔ اے صرف زبان میں پاس کئے ۔ لاہور سے ایم ۔ او ۔ ایل کی ڈگری حاصل کی ۔

۱۹۳۳ء میں مسلم یونیورسٹی ٹریننگ کالج علیگڈھ سے بی ۔ ٹی کا امتحان پاس کیا اور جامعہ ملیہ دہلی میں پروفیسر ہوگئے ۔

قومی خدمات آپ ایک بلند پایہ ذاکر ہیں اور ذاکری کو پیشہ نہیں بنایا ہے بلکہ مذہب حقہ کے اصلی خد و خال غیر اقوام کے سامنے پیش فرماتے ہیں اور نوجوانوں کو شاہراہ عمل کی طرف لیجانے کی سعی بلند فرماتے ہیں بمبئی میں محرم کے زمانہ میں ہزاروں کے مجمع میں مجالس پڑھتے ہیں اور مومنین آپکے بیان سے بیحد فیضیاب ہوتے ہیں، شیعہ کانفرنس کے ممد و معاون ہیں "فلسفۂ آل محمد" دو حصوں میں تصنیف فرمائی ہے ۔ یہ کتاب بڑی مقبول و پسند ہوئی ہے اور دیگر کتب کثیرہ کے مصنف ہیں ۔ قومی رسائل و جرائد میں ہزاروں علمی و ادبی مضامین شائع ہو چکے ہیں، اور قوم سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں ۔ قرول باغ دہلی سے جو رسالہ رہبر نکلتا ہے اُس کے آپ سرپرست ہیں ۔ اور اس رسالہ میں لارڈ گبن کی کتاب "زوال رومۃ الکبریٰ" کے حصہ اسلام کا ترجمہ اُردو میں آپ فرما رہے ہیں ۔ اس رسالہ کی خصوصیت یہ ہے کہ چندہ صرف ایک روپیہ ماہوار ہے اور بالکل مذہبی رسالہ ہے، آپکے نہایت اعلیٰ مضامین اس رسالہ میں شائع ہوتے ہیں ۔ آپ اکتوبر ۱۹۳۴ء سے انجمن کے ممبر ہیں ۱۹۳۵ء میں انجمن کی کارکن کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے تھے ۔

عالیجناب خان بہادر ڈاکٹر مولانا سید اعجاز حسین صاحب پی ایچ ۔ ڈی مولوی فاضل متولی وقف محسنیہ

(ہگلی)

حالاتِ زندگی آپ مظفرپور میں اپریل ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے آپکے والد کا اسم گرامی حاجی مولوی سید محمد حسین خاں صاحب جعفری عرف میر نواب جان جونپوری ہے جو نواب ظفر الدولہ سید مظفر حسین صاحب خان بہادر ضیغم جنگ لکھنوی کے پوتے تھے ۔

اعلیٰ تعلیم و ملازمت آپنے اُردو فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم مکان پر حاصل کی پھر مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ اور وثیقہ عربی اسکول فیض آباد اور سلطان المدارس لکھنؤ میں علوم شرقیہ کی تحصیل کی آپنے ۱۹۱۳ء میں ملا کا امتحان پاس کیا ۔ اور ۱۹۱۵ء میں ملا فاضل کا امتحان پاس کیا ۔ آپ کے اساتذہ مولانا حکیم حافظ سید فرمان علی صاحب ۔ مولانا سید محمد رضا صاحب ۔ مولانا سید شبیر حسن صاحب قبلہ تھے اس کے بعد آپ وثیقہ عربی اسکول فیض آباد میں ۱۹۱۸ء تک اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر رہے اور ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ ضلع اسکول مظفرپور میں عربی ٹیچر مقرر ہوئے اور ۱۹۲۶ء تک یہاں کی ملازمت کی ۱۹۲۰ء سے آپنے انگریزی تعلیم شروع کی اور میٹرک کا امتحان پورے مضامین میں پٹنہ یونیورسٹی سے پندرہ مہینہ کی جانکاہ کوششوں کے بعد پاس کیا ۱۹۲۱ء ہی میں آپ کی شادی سید محمد حسن خاں عرف نواب بخشی جان خلف نواب سید محمد تقی خاں بہادر مظفرپوری کی

لڑکی سے ہوئی ۱۹۲۳ء میں آپنے انٹرمیڈیٹ کا امتحان تمام مضامین میں پٹنہ یونیورسٹی سے پاس کیا۔ اس کے بعد آپنے محکمۂ تعلیم سے رخصت لی اور جی بی۔بی کالج مظفرپور میں بغرض تعلیم داخل ہوئے ۱۹۲۶ء میں جبکہ بی۔اے کے امتحان کے پانچ ماہ باقی رہگئے تھے ہگلی امام باڑہ کے متولی مقرر ہوئے اور سرکاری ملازمت سے مستعفی ہوگئے کارکن متولی نے چارج دینے سے انکار کیا اور مقدمہ شروع ہوگیا۔ تین سال تک کلکتہ میں مقدمہ کی پیروی کے سلسلہ میں رہے ۱۹۲۹ء میں کلکتہ ہائیکورٹ میں اپیل دائر کرنیکے بعد مظفرپور واپس ہوئے آپ کی زندگی کا یہ دور جسمانی۔ دماغی۔ مالی آلام سے پُر تھا ۱۹۲۷ء میں آپ کی اہلیہ دو بچوں کو چھوڑکر رحلت کرگئیں جنکی پرورش اور ترتیب کے لئے آپکو ۱۹۲۸ء میں اسی خاندان میں شادی کرنی پڑی اس کے بعد پھر آپ جی۔بی۔بی کالج میں داخل ہوئے اور اپنے آپکو مطالعہ کے لئے وقف کردیا اور جانکاہ محنت کے بعد بی۔اے آنرز کا امتحان پاس کیا اور پٹنہ یونیورسٹی میں اوّل نمبر آئے ۱۹۳۰ء میں آپ کو داؤد بھائی فضل بھائی آف بمبئی کے ٹرسٹ اسٹیٹ سے دس ہزار کی رقم بطور قرض حسنہ ملی اور آپ انگلینڈ تشریف لیگئے۔ جہاں سے دو سال کی تعلیم کے بعد آپنے لندن یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کا تھیسس (THESIS) بہت زیادہ پسند کیا گیا اور لندن یونیورسٹی کی جانب سے شائع ہوا ۱۹۳۲ء میں آپ ہندوستان واپس تشریف لائے مگر یہاں کوئی ملازمت نہ کی اسی سال آپکے والد کا انتقال ہوگیا۔

تولیت وقف ہگلی

۱۹۳۲ء میں کلکتہ ہائیکورٹ سے اپیل آپکی موافقت میں طے ہوا اور امام باڑہ ہگلی کی منتظمہ کمیٹی نے ۲۷ ر اگست ۱۹۳۲ء کو عارضی متولّی مقرر کیا آپنے نظمی خرابیوں کو رفع کرنے اور اصلاحات میں کوشش کرنے کے لئے شب و روز اپنے آپ کو وقف کردیا اور دوران مقدمہ میں چونکہ امام باڑہ کا اندرونی و بیرونی نظم خراب ہوگیا تھا لہذا آپ کو آٹھ سال تک اس کی بہبودی کے لئے کافی کوشش کرنی پڑی۔ آپ کی دماغی قابلیت اور انتظامی اہلیت کو دیکھتے ہوئے کمیٹی اور گورنمنٹ نے اپریل ۱۹۳۴ء میں پانچ سال کے لئے متولی مقرر کیا ۱۹۳۴ء کے زلزلہ میں آپکی دوسری اہلیہ بھی انتقال فرماگئیں اور دو کمسن بچیاں اپنی یادگار چھوڑیں۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں ممبران منتظمہ کمیٹی نے گورنمنٹ کی سفارش پر دس سال کی توسیع کی۔ ڈھائی سال تک آپنے اس مذہبی ادارہ کی وہ قابل قدر خدمات انجام دیں جسکی مثال مولانا سیّد کرامت علیصاحب جونپوری کے عہد تولیت کے بعد ملنا مشکل ہے جیساکہ انتظامیہ رپورٹ سے ظاہر ہے۔

قومی اور ملکی خدمات

علاوہ ان ذمہ داریاں کے جو شیعہ وقف بنگال کے سلسلہ میں آپ پر عائد ہیں آپ ہگلی محسن کالج۔ ہگلی مدرسہ۔ کالجیٹ اسکول سینٹ جانس اسکول امام باڑہ ہاسٹل کے ممبر ہیں، ومحسنیہ جونیر مدرسہ کے سکریٹری ہیں اور مسلم ایجوکیشن سوسائٹی اور سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن ہگلی کے نائب صدر ہیں اور ادارہ محسنیہ ہگلی کے صدر ہیں۔ اور ان تمام اداروں میں آپ کی خدمات خراج تحسین حاصل کرتی رہتی ہیں ۱۹۱۵ء سے اس وقت تک آپکے لمحات زندگی اعلیٰ تعلیم کے حصول اور قوم کی مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی خدمات میں صرف ہوئے ہیں۔

ہندوستان میں مختلف مقامات پر سیکڑوں مجلسیں آپنے پڑھیں جسکا ثبوت امامیہ کیلنڈر دہلی میں آپ کا فوٹو دے رہا ہے آپ تمام شیعہ اداروں کے ممبر ہیں مثلاً آل انڈیا شیعہ کانفرنس اور انجمن وظیفہ سادات آخرالذکر کا رکن کمیٹی کے آپ ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ علما اور زعمار قوم کے نزدیک ایسے ہی معزز اور موقر ہیں۔ جیساکہ بہار اور بنگال کی گورنمنٹ کی نظروں میں آپکی ہستی نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ جنوری ۱۹۳۷ء میں گورنمنٹ نے آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا کیا۔

آپ کی شخصیت قوم کے نوجوانوں کے لئے ایک مثال ہے۔ آپ ایک طرف علوم شرقیہ کے عالم اور دوسری طرف السنہ مغربی کے اسکالر ہیں آپ کی ذات سے قوم کی بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ ۱۹۲۴ء میں انجمن نے اکی کارکن کمیٹی کے ممبر رہے اب آپنے اس کی توسیع ممبران کی خدمت اپنے ذمّہ لی ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ بنگال میں انجمن کے لئے کافی پروپیگنڈا فرمائیں گے۔ شیعہ کانفرنس کے موقع پر آپ سے نیاز حاصل ہوا تھا بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں اور قوم کے لئے باعث فخر ہیں آپ انجمن کے ــــــ سے ممبر ہیں۔

سیّد اعجاز حسین رضوی جارچوی بی۔اے۔بی۔ٹی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری انجمن وظیفہ سادات ومومنین

(امروہہ)

لطف دیجائیگی میری داستاں — تیرے دل میں درد ہونا چاہئے

اجداد کا حال جارچہ ضلع بلند شہر شیعوں کی ایک قدیم بستی ہے جو اب پستی کی حالت میں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس سرزمین جارچہ نے ایسی ایسی ممتاز ہستیاں پیدا کی ہیں جنکے نام ابد الآباد تک زندہ رہیں گے۔ لیکن اب اس کی شان وشوکت علم وفضل، دولت وثروت افسانہ ہوکر رہگئی۔ سرزمین جارچہ سے ایسے ہیرے اور جواہرات پیدا ہوئے کہ جنکی علمی قابلیت کا ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ بیرون ہند بھی ڈنکا بجا لیکن افسوس صد افسوس انقلاب ۱۸۵۷ء کے بعد جارچہ کو زوال شروع ہوا اور اس حد تک پہونچا کہ اگر اب وہاں جائیے تو معلوم ہوگا کہ عالیشان مکانات اپنے مکینوں کی یاد میں گریہ وزاری کر رہے ہیں۔ اہل جارچہ سبزوار ایران سے آکر یہاں سکونت پذیر ہوئے کارہائے نمایاں کئے اس کے صلہ میں املاک وجائداد شاہ وقت نے عطا کیں ۱۸۵۷ء حکومت وقت کے لئے انتہائی پُر آشوب زمانہ تھا کسی دشمن وحاسد نے جاکر غلط اطلاع دیدی کہ اہل جارچہ بھی بغاوت میں شامل ہیں حالانکہ جارچہ خود آماجگاہ باغیان ہوا اور قرب ونواح کے جاٹ اور راجپوت حملہ آور ہوئے اور تاجروں کی لوٹ مار کرکے چلے گئے بہرکیف "دقسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے" جارچہ کی قسمت میں یوں ہی لکھا ہوا تھا۔ عالیجناب قاری سید جعفر علی صاحب قبلہ مرحوم جیسی بزرگ ہستی بجرم بغاوت ۱۸۵۷ء جیلخانہ میں بھیجدئے گئے۔ اکثر لوگ اب بھی زندہ ہیں جنکی زبانی سنا گیا ہے کہ جب قاری صاحب قبلہ نماز پڑھتے تھے تو آپ اپنے ہاتھ پاؤں سے بیڑیاں اور ہتھکڑیاں جدا کر دیتے تھے اور بعد نماز پھر پہن لیتے تھے جب سادات جارچہ جیلخانہ سے چھوٹے تو جارچہ ضبط کر لیا گیا۔ اب جارچہ ضبط ہوچکا ہے اہل جارچہ جو ایک ثروت ودولت کی زندگی بسر کررہے تھے بیدار ہوتے ہیں۔ فکر معیشت میں اپنے گھروں کو خیرباد کہکر باہر جاتے ہیں جس کا جس طرف کو منھ اٹھا چلا گیا۔ میرے والد بزرگوار سیّد انصاف حسین صاحب قبلہ مرحوم ریاست کوٹہ پہونچے وہاں محکمہ پولیس میں ملازمت کی تیس سال کی ملازمت کے بعد پھر وطن کو واپس تشریف لائے۔ جارچہ میں اب بھی ایسے حضرات موجود ہیں جنکی زبان سے والد مرحوم کے زہد واتقا۔ تدین ووضعداری کی تعریف سُنی جاتی ہے۔ والد مرحوم کے زمانہ حیات ہی میں میرے سب سے بڑے بھائی عالیجناب سید الطاف حسین صاحب قبلہ فارغ التحصیل ہوکر کوٹہ میں وکالت کرنے لگے اور اب وہاں کے کامیاب ترین وکلاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے میرے دوسرے بھائی سید سجاد حسین صاحب قبلہ میرٹھ کالج میں ہیں اُن سے چھوٹے سیّد ابن حسن صاحب کوٹہ میں مختار ہیں۔

ابتدائی تعلیم میری بسم اللہ پانچ سال کی عمر میں جارچہ میں عالیجناب شمس العلماء مولانا مولوی عباس حسین صاحب قبلہ جارچوی مرحوم پروفیسر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے مکتب میں ہوئی۔ آمدنامہ۔ کلام مجید وغیرہ اس مکتب میں پڑھا اس کے بعد جارچہ کے سرکاری پرائمری اسکول میں درجہ چار تک پڑھا۔ اس کے بعد برادر معظم سید سجاد حسین صاحب قبلہ کے پاس میرٹھ بھیجدیا گیا۔ وہاں ایک سال تک بھائیصاحب نے پرائیویٹ طور پر انگریزی پڑھائی اور فیض عام ہائی اسکول میرٹھ میں درجہ ہفتم میں داخل کرادیا۔ میں درجہ نہم میں تھا کہ جون ۱۹۲۴ء میں والد بزرگوار کے سایۂ عاطفت سے محروم ہوگیا فیض عام ہائی اسکول میں نمایاں طلبا میں شمار ہوتا تھا۔ وہاں کے علمی مباحثوں میں برابر حصّہ لیتا رہا۔ عالیجناب مولوی ارشاد علی خاں صاحب ایم۔اے۔ ایل۔ٹی، مولوی محمد فاضل صاحب صدیقی بی۔اے۔بی۔ٹی۔ ماسٹر حمید جان خاں صاحب بی۔اے ایل۔ٹی اور ماسٹر علاء الدین صاحب وغیرہ کے حسن سلوک کا ممنون ہوں۔

اعلیٰ تعلیم فیض عام ہائی اسکول میرٹھ سے انٹرنس کا امتحان پاس کرنیکے بعد ۱۹۲۶ء میں میرٹھ کالج میں داخل ہوگیا اور مسلم ہوسٹل میرٹھ کالج میں پانچ سال تک رہا۔ پروفیسر جیلانی صاحب ایم۔اے اور پروفیسر مظہری صاحب ایم۔اے ہوسٹل کے وارڈن تھے۔ ان کا سلوک میرے ساتھ بہت اچھا رہا۔

ہوسٹل میں متعدد عہدے تھے۔ گیم سکرٹیری۔ لٹریری سکریٹری اور فائنل سکریٹری کئی سال تک رہا۔ میری کالج کی تمام اعلیٰ تعلیم عالیجناب خان بہادر شیخ محمد بشیر الدین صاحب رئیس اعظم میرٹھ اور برادر معظم سید سجاد حسین صاحب کی مرہون منت ہے۔ ان بزرگ و مخیر ہستیوں کے حسن سلوک اور علم پروری کے ناقابل فراموش نقوش میرے قلب سے کبھی محو نہیں ہو سکتے ہیں۔ بی۔اے کی کامیابی کے بعد ایل۔ایل۔بی اور ایم۔اے میں داخلہ کرایا اور ساتھ ہی ساتھ بی۔ٹی کے داخلہ کے لئے درخواست عالیجناب خواجہ غلام السیدین صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج علیگڈھ کی خدمت میں روانہ کی مقابلہ کے امتحان کے لئے بلایا گیا۔ امتحان میں کامیاب ہوا اور گورنمنٹ سے تیس روپیہ ماہوار وظیفہ ایک سال تک ملا۔ میرا کالج کا زمانہ بھی بہت شاندار رہا۔ کالج میں کثرت آرا سے دو سال تک برابر سوشل سکریٹری منتخب ہوا۔ میرٹھ کالج میگزین اور شیعہ کالج میگزین لکھنؤ میں برابر انگریزی میں مضامین شائع ہوتے رہے میرٹھ کالج کے انگریزی پروفیسروں نے جن شاندار الفاظ میں اپنے سرٹیفکٹ میں میرا ذکر کیا ہے اگر یہاں پر اُن کا اقتباس لکھوں تو خودستائی پر محمول ہوگا ٹریننگ کالج سے بی۔ٹی کا امتحان تھیوری اور پریکٹس میں سکنڈ ڈویژن میں پاس کیا اور انگریزی میں اسپشلٹ ہوا۔ اور شروع کے ان طلبا میں پاس ہوا جنکے نام سرکاری ملازمت کے لئے سررشتۂ تعلیم کو جاتے ہیں اُس دن سے آج تک کبھی سرکاری ملازمت کی کوشش نہیں کی۔ زمانۂ تعلیم میں چار سال تک انجمن وظیفہ سادات سے چھ روپیہ ماہوار وظیفہ ملا جسکی ادائیگی برابر جاری ہے۔ زمانۂ تعلیم میں ٹیوشن کئے اور مجھ کو اس امر پر خوشی ہے کہ جسقدر میرے پاس ٹیوشن تھے وہ اہل ہنود کے تھے عالیجناب رام رائے صاحب ڈپٹی کلکٹر میرٹھ منشی لال صاحب بی۔اے انسپکٹر آبکاری۔ الکھپت سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس پروفیسر مظہری صاحب ایم۔اے وغیرہ کی لڑکیوں اور لڑکوں کو تعلیم دی یہ حضرات میرے کام سے ہمیشہ مطمئن رہے اور کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی

ملازمت و قومی خدمات

قومی خدمات اس شخص کی کیا ہو سکتی ہیں جو خود کشمکش حیات میں مبتلا رہا ہو۔ ۱۹۲۸ء سے مضمون نگاری کا شوق پیدا ہوا اور سب سے پہلی مذہبی خدمت یہ انجام دی کہ حضرت نیاز فتحپوری مدیر نگار سے تحریری جنگ چھڑی نگار میں سرور مرحوم کی کتاب سکینہ بنت حسینؑ کا اشتہار شائع ہو رہا تھا۔ یہ کتاب شیعوں کے لئے انتہائی دل آزار تھی۔ نیاز صاحب کو اشتہار بند کرنیکے لئے لکھا اُنھوں نے جواب دیا کہ میں اس کتاب میں کوئی چیز شیعوں کے لئے دل آزار نہیں پاتا۔ اور نگار میں ایک مضمون میرے خلاف لکھا۔ اور مجھ کو چیلنج دیا کہ میں ثابت کروں کہ یہ کتاب تکلیف دہ ہے۔ میں نے سرفراز۔ آئینۂ ذوالفقار الصراط وغیرہ میں مضامین لکھے اور بالآخر نتیجہ یہ نکلا کہ نیاز صاحب کو اعتراف کرنا پڑا اور حضرت سکینہ بنت حسینؑ کا اشتہار نگار کے صفحات سے ہمیشہ کے لئے جلا وطن کر دیا گیا میں نیاز صاحب کا ممنون ہوں۔

جریدہ سرفراز میں میرے برابر مضامین شائع ہوتے رہے اور جولائی ۱۹۳۰ء میں سرفراز رجب نمبر ۱۹۳۰ء کے لئے یہ اعلان کیا کہ جن صاحب کی نظم یا مضمون بہترین ہوگا اُنکی خدمت میں ایک تمغہ پیش کرونگا۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا علی نقی صاحب صفی کا قصیدہ "طغرائے ریحانی" بہترین رہا اور میں نے حضرت صفی کی خدمت میں بتوسط خواجہ اسد اللہ صاحب اسد تمغۂ طلائی روانہ کیا اس کے جواب میں حضرت صفی کا مندرجہ ذیل گرامی نامہ موصول ہوا"

۱۷ ستمبر ۱۹۳۰ء مولوی گنج لکھنؤ

مکرمی زاد لطفکم۔ تسلیم۔ عنایت نامہ ہمراہ تمغہ بتوسط مدیر سرفراز وصول ہو کر موجب تشکر ہوا ۔

اختر بخت ہمارا چمکا — صبح پیری کا ستارا چمکا

وہ تحفہ جو ایک سخن فہم۔ معنی رس۔ قدرشناس کی طرف سے پیش کیا جائے وہ یقیناً کسی والیٔ ملک کے جام زرنگار و مرصع کار سے میری نظر میں کہیں زیادہ وقیع ہے۔ گلشن ملت کے ایک نونہال کی جانب سے یہ قدر افزائی ہوئی ہے بسر و چشم قبول قطعہ

ادائے شکر منعم فرض ہے فرض — کیا چشم عنایت نے سرافراز
صفی میری نظر میں ہے یہ تمغا — سنہری آیت اخلاص اعجاز

زیادہ نیاز

صفی لکھنوی عفی عنہ

وقف منصبیہ میرٹھ کی اصلاح کے لئے متعدد جرائد میں مضامین لکھے دسمبر ۱۹۳۳ء سے انجمن وظیفہ سادات کا ممبر ہوں اور ۱۹۳۵ء میں کار کن کمیٹی کا ممبر بھی منتخب ہوا اور آنریری پروپیگنڈا سکریٹری کی خدمت میرے سپرد کی گئی۔

جون ۱۹۳۶ء میں پنجاب کا دورہ کیا۔ پانی پت۔ سونی پت۔ کرنال۔ شاہ آباد

انبالہ - لودھیانہ - لاہور - منٹگمری - ملتان - جھنگ وغیرہ سے ساٹھ کے قریب ممبر بنائے - یوپی کے مختلف شہروں کا دورہ کیا اور اس طرح اب تک شاید دو سو ممبر بنا چکا ہوں یہ تعداد انجمن کی تاریخ میں سب سے زیادہ بتائی جاتی ہے -

تصنیفات و تالیفات ۱۹۳۳ء میں موازنۂ انیس و دبیر لکھی جو دو سال تک آگرہ یونیورسٹی کے بی - اے کورس میں رہی - طہران مخوف کا اقتباس اور انگریزی میں شرح الفاظ مشکلہ لکھی یہ کتاب بی - اے میں فارسی غیر درسی کورس میں دو سال تک رہی - ایک کتاب "تعلیم یافتہ دولہن" افسانہ کی صورت میں تعلیم نسواں کے فوائد پر لکھی - جب میں ایم - اے میں تھا تو ایک مضمون EVOLUTIONARY HEDONISM OF HERBERT SPENCER انگریزی میں بی - اے کے طلباء کے لئے شائع کرایا جس کو فلاسفی کے پروفیسر صاحب نے بہت پسند کیا اور کالج کے طلباء نے اس سے استفادہ حاصل کیا - ایک کتاب انگریزی میں TEN MODEL ESSAYS دسویں و نویں جماعت کے طلباء کے لئے لکھی جو کافی مقبول و پسند ہوئی -

بی - ٹی پاس کرنے کے بعد میرٹھ سے ایک رسالہ نکالنے کا ارادہ تھا اور شیعہ دار الاشاعت قائم کرنیوالا تھا کہ سرفراز میں امام المدارس ہائی اسکول امروہہ میں ایک انگریزی ماسٹر کی جگہ کا اشتہار نظر سے گذرا - امروہہ شیعوں کا مرکز ہے یہ خیال کرکے کہ یہاں پر اپنے قومی ادارہ کی خدمت کا شرف حاصل ہوگا درخواست روانہ کر دی انٹرویو کے واسطے منیجر صاحب نے طلب فرمایا - حاضر ہوا مجلس انتظامیہ کے سامنے پیش ہوا - پندرہ بیس ممبران کی صورت دیکھ کر ایک اجنبی آدمی کو جسقدر بھی ڈر ہو کم ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ سب اپنے مومن بھائی تھے اور انٹرویو میں کامیابی حاصل ہوئی جولائی ۱۹۳۴ء سے امروہہ میں اہل امروہہ کی خدمت کر رہا ہوں - ایک عرصہ تک آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کا ممبر بھی رہ چکا - اجلاس دہلی و لکھنؤ میں سبجیکٹ کمیٹی کا ممبر بھی تھا - امروہہ میں آل احمد گرلز اسکول کی مجلس منتظمہ کا رکن رہا -

اولاد ۲ رشعبان المعظم ۱۳۴۷ھ مطابق ۲۶ رجنوری ۱۹۲۹ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا تاریخی نام سید "مظہر حسین" ہے لیکن مشہر حسین جارچوی کے نام سے موسوم ہے - میرے محسن و مربی خان بہادر حاجی شیخ محمد بشیر الدین صاحب قبلہ رئیس اعظم میرٹھ نے ایک اشرفی عطا فرمائی تھی جس کو میں بچے کے خوش نصیب ہونے پر محمول کرتا ہوں -

اس کے بعد چار بچے اور ہوئے لیکن زندہ نہ رہے - امروہہ میں عالیجناب حجۃ الاسلام مولانا مولوی سید محمد صاحب قبلہ مجتہد العصر سے الہیہ کے ام الصبیان کے مرض کا ذکر کیا تو آپ نے ایک عمل بتایا جس کو اکیس روز تک کیا جاتا ہے - اس عمل کے بعد جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ خدا کے فضل و کرم سے زندہ ہیں اور ایک دو سال کا ہو چکا ہے مدثر حسین جارچوی نام ہے اگر کسی مومن کو اس عمل کی ضرورت ہو تو وہ حجۃ الاسلام قبلہ سے دریافت فرما سکتے ہیں -

یہ ہیں حالات زندگی اس شخص کے جس نے اپنے ذاتی شوق و محنت سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی - ممکن ہے کہ یہ حالات نوجوان طلباء کے لئے سبق آموز ثابت ہوں پروردگار عالم سے دعا ہے کہ وہ امور خیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے - انجمن کا ۱۹۳۲ء سے ممبر ہوں

عالیجناب سید ابرار حسین صاحب مختار میرٹھ

حالات زندگی آپکا اصلی وطن دھولڑی ضلع میرٹھ ہے لیکن آپکی ابتدائی و اعلیٰ تعلیم میرٹھ میں ہوئی - مختاری کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے میرٹھ میں پریکٹس شروع کی اور اپنی محنت و صداقت کی وجہ سے بہت جلد کامیاب مختاروں میں آپ کا شمار ہونے لگا -

وقف منصبیہ میرٹھ کے مجلس منتظمہ کے ممبر ہیں اور کچھ عرصہ تک تولیت کا بھی کام کیا - انجمن عزا میرٹھ کے سکریٹری ہیں - قومی کاموں میں کافی حصہ لیتے ہیں - شیعہ کانفرنس کے جلسوں میں برابر شرکت فرماتے رہتے ہیں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے نومبر ۱۹۲۶ء سے ممبر ہیں اور عارضی طور پر ۱۹۳۶ء میں کارکن کمیٹی کے ممبر بھی منتخب ہوئے تھے - بڑے کام کرنیوالے لوگوں میں ہیں - انجمن کے دائرہ ممبران کو وسیع کرنے میں کافی حصہ لیتے ہیں -

حالات ممبران عمومی

من ابتدائے ۱۹۱۲ء لغایۃ ۱۹۳۶ء

عالیجناب سید رضا احمد صاحب رضوی انسپکٹر پولیس اکبر آبادی

(کروی ضلع باندہ)

اجداد کا حال سید رضا احمد صاحب رضوی نجیب الطرفین سادات سے ہیں۔ فتح ایران کے بعد آپکے بزرگ ہندوستان میں آباد ہوئے۔ اور شہاب الدین محمد غوری کے دوسرے حملہ میں آپکے میر اعلیٰ جو فوج میں نائب سپہ سالار تھے ہندوستان آئے۔ پٹھان بادشاہوں کے زمانہ تک عروج رہا۔ اس خاندان کے افراد مغلوں کے زمانہ میں راجپوتانہ میں پناہ گزین ہوئے، سلطنت مغلیہ کے زوال پر جاٹوں کے ساتھ ملکر ریاست بھرت پور قائم کی اور رہیلک کی جاگیر معافی میں پائی۔ انگریزوں کے عروج کے آثار دیکھ کر محلہ شاہ گنج شہر آگرہ میں غدر سے قبل آپ کے بزرگوں نے کچھ جائداد پیدا کی اور سرکاری نوکریاں شروع کیں۔ غدر ۱۸۵۷ء کے زمانہ میں سرکار انگلشیہ کی خیر خواہی میں اس خاندان کے اکثر افراد نے جو معزز عہدوں پر تھے مکانات، جاگیریں، ملکیت وغیرہ پائیں چنانچہ آپکے دادا میر تراب علی مرحوم ڈپٹی کلکٹر و نانا میر ارشاد علی مرحوم تحصیلدار کو بھی بڑے بڑے اعزاز حاصل ہوئے۔

حالات زندگی سید صاحب کی پیدائش بھی آگرہ میں ہوئی ابتدائی مکتبی تعلیم خان بہادر سید محمد مجتبیٰ صاحب بی۔ اے پنشنر دیوان ریاست کی زیر نگرانی ہوئی۔ اور تکملہ تعلیم آگرہ کالج اور ایم۔ اے او کالج علی گڈھ میں ہوا۔

قومی خدمات و ملازمت مذہبی رنگ ابتدا ہی سے تھا۔ انجمن امامیہ شاہ گنج کے مدت تک سکریٹری رہے۔

۱۹۱۲ء میں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہوئے اور روز اول سے آج تک ہمیشہ بلا مانگے پیشگی چندہ دیتے رہے ہیں۔ ۱۹۳۴ء میں تاریخ ابتدا سے انجمن کا چندہ ادا کرکے سابقین کے ساتھ ہو گئے۔ انجمن عقد بیوگان۔ عزاداری شہداء کربلا میں امداد اور اپنے عزیزوں، دوستوں کی تعلیم میں پوری کوشش کرتے رہے ہیں۔

یوں تو ہر کار خیر میں شریک رہتے ہیں لیکن مندرجہ بالا تین مخصوص لائن میں زیادہ حصہ لیتے ہیں ۱۹۱۷ء میں بطور سب انسپکٹر پولیس علیگڈھ میں تعینات ہوئے۔ اور ۱۹۳۶ء کے آخر میں سب انسپکٹری کوتوال و انسپکٹری میں کار نمایاں کرکے کروی ضلع باندہ تبدیل ہوکر تشریف لے گئے۔

اگرچہ آپ محکمۂ پولیس میں ہیں لیکن نہایت رحمدل، منکسر المزاج شریف اور قومی درد رکھنے والا دل رکھتے ہیں۔ آبا و اجداد سے جو زمینداری پائی ہے وہ اپنی سب کمائی نیک کاموں میں لگاتے رہتے ہیں۔ خود بہت سادہ وضع کے ہیں، سب سے بڑی صفت آپ میں خلوص ہے۔ جو آپسے ایک دفعہ ملتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو جاتا ہے۔ نام و نمود سے بچتے ہیں۔ اور سوانح عمری بھی بدقت حاصل ہوتی ہے۔ آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ۱۹۱۲ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب نواب سید سرفراز حسین صاحب ارمان دہلوی تحصیلدار ریواڑی ضلع گوڑگانوہ

اجداد کا حال آپکے مورث اعلیٰ میر خلیل اللہ خاں صاحب مرحوم ایران سے شہنشاہ جہانگیر کے عہد حکومت میں ہندوستان تشریف لائے اور دہلی میں سکونت پذیر ہوئے۔ شہنشاہ جہانگیر نے "منصب ہزاری" مرحمت فرمایا۔ شاہجہاں کے عہد حکومت میں آپ خاص امرا میں شمار ہوتے تھے اور لاہور کا شالامار باغ" اور دہلی کی جامع مسجد میر خلیل اللہ خاں مرحوم ہی کی زیرنگرانی تیار ہوئیں۔ میر خلیل اللہ خاں نے تین زبردست بادشاہوں جہانگیر شاہجہاں، عالمگیر کا زمانہ دیکھا۔ اور ان ہرسہ شاہان مغلیہ نے میر خلیل اللہ خاں مرحوم کا خاص احترام کیا۔ ۱۰۹۱ھ میں میر خلیل اللہ خاں کا انتقال ہوگیا نواب سید سرفراز حسین صاحب کے والد بزرگوار خان بہادر سید عابد حسین خاں صاحب مرحوم دہلی کے معززین میں سے تھے۔ آپکے اعزا مناصب جلیلہ پر فائز ہیں

حالات زندگی آپ دہلی میں ۱۸۸۳ء میں پیدا ہوئے۔ فارغ التحصیل ہونیکے بعد ۱۹۱۰ء میں ملازمت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اولاً آپ نائب تحصیلدار ہوئے لیکن آپکی قابلیت اور استعداد اور حسن انتظام سے افسران اعلیٰ بہت خوش ہوئے اور آپ اب تحصیلدار ہیں۔

قومی خدمات درد قومی سے آپ کا دل لبریز ہے، نام و نمود سے کوسوں دور ہیں، شیعہ کالج کے لئے جب چندہ کے لئے وفد ہندوستان کا گشت کررہا تھا تو آپ نے تین ہزار روپیہ کے زیورات و جواہرات پیش کئے۔ جس کا ذکر اتحاد دہلی مورخہ یکم جولائی ۱۹۱۶ء میں موجود ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔ اتحاد مورخہ یکم جولائی ۱۹۱۶ء کالم نمبر ۲ صفحہ ۴

"نہایت قیمتی طلائی اور جڑاؤ زیورات سید سرفراز حسین خاں صاحب ارمان رئیس دہلی نائب تحصیلدار ریواڑی نے بذریعہ مولوی سید حسین علی صاحب سبزواری مرحمت فرمائے ہیں، جناب حاج سید حسین علی صاحب سبزواری کی یہ گرانقدر سعی اور جناب سید سرفراز حسین صاحب کی یہ عالی ہمتی شیعہ کالج کی تاریخ میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہے اور یہ حضرات تمام قوم کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں"

آپ نہایت خاموش کام کرنے والے بزرگ ہیں۔ ایتام کی پرورش خاص طور سے کرتے ہیں اور سو روپیہ ماہوار اس مد میں صرف کردیتے ہیں، قومی جرائد ورسائل کی امداد اپنا فرض سمجھتے ہیں، اپنی داد و دہش کا اعلان کرنا نہیں چاہتے ہیں بڑی مشکلات کے بعد دیگر حضرات سے آپکے کچھ حالات دستیاب ہوسکے ہیں انجمن کے ابتدائی دور سے ممبر ہیں، بانی انجمن نواب سید محسن میرزا صاحب مرحوم کے عزیز قریب ہیں

عالیجناب خانصاحب ڈاکٹر سید سرفراز حسین صاحب میڈیکل آفیسر کربلا (عراق)

(نوگانواں ضلع مرادآباد)

پیدایش آپکے آباؤ اجداد ہمیشہ سے خصوصیات سیادت و اوصاف شرافت کا بہترین نمونہ ہیں۔ آپ ۲۱ اپریل ۱۸۸۴ء کو پیدا ہوئے تھے۔

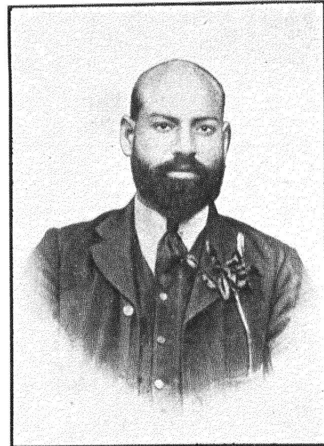
تعلیم آپ ۶ سال کی عمر میں بغرض تحصیل علم مظفرنگر تشریف لے گئے جہاں سے ۱۶ سال کی عمر یعنی ۱۹۰۰ء میں انٹرنس پاس کیا اور اسی سال آگرہ میڈیکل اسکول میں داخل ہوئے، چار سال کا کورس پورا کرنیکے بعد ۱۹۰۵ء میں ڈاکٹری کی سند اس معیار پر حاصل کی جس پر ایک اعلیٰ ذہانت اور بلند دماغ کا طالب علم کرسکتا ہے۔ جس پر آپکی سرزمین وطن (نوگانواں ضلع مرادآباد) بڑی حد تک فخر و ناز کرسکتی ہے۔



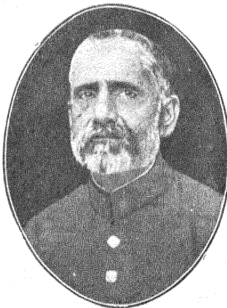
عالیجناب سیّد رضا احمد صاحب بالقابہ



عالیجناب نواب سیّد سرفراز حسین صاحب بالقابہ



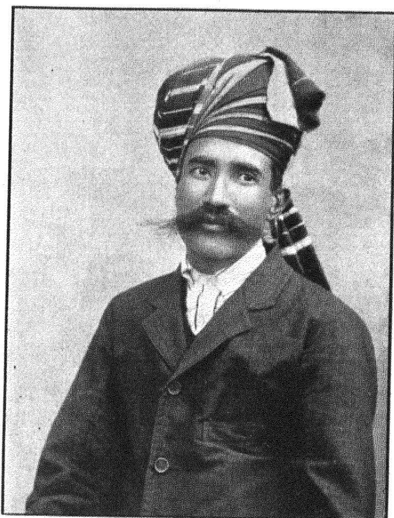
عالیجناب ڈاکٹر سیّد سرفراز حسین صاحب مرحوم



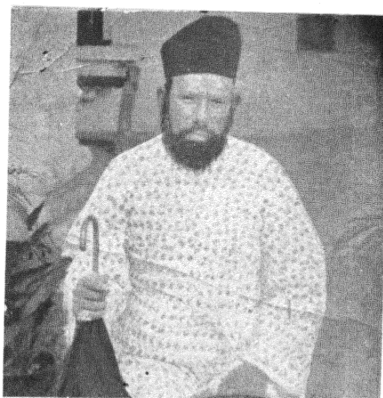
عالیجناب سیّد آل احمد صاحب بالقابہ



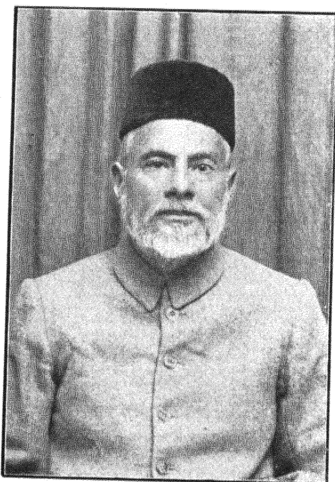
عالیجناب سید شبیر حسین صاحب زیدی بالقابہ



عالیجناب محمد شاہ صاحب بالقابہ



عالیجناب سید علمدار علی صاحب بالقابہ



عالیجناب نواب حیدر میرزا صاحب بالقابہ

ملازمت ڈاکٹری کی سند حاصل کرنیکے بعد صوبہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں مختلف مقامات پر تعینات رہے ۱۹۱۲ء میں گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے ایران میں آپ کا تعین ہوا اور کچھ عرصہ تک کرمان شاہ رہے وہاں سے آپکا تبادلہ ہندوستان کو ہوا۔ ہندوستان سے ۱۹۱۶ء میں آپ ڈیپوٹیشن پر عراق تشریف لے گئے۔ ۲۰ سال تک قورنہ میں رہے جہاں سے آپکا تبادلہ بغداد کو ہوا۔ مگر آپکی دلی تمنا یہ تھی کہ مقامات مقدسہ میں سے کسی مقام کو تبادلہ ہو جائے چنانچہ ۱۹۱۹ء میں خلوص تمنا اور جذب صادق نے اثر دکھلایا۔ اور آپ کا تبادلہ بہ حیثیت میڈیکل آفیسر کاظمین کے لئے ہوا یہاں سے تین سال کے قیام کے بعد آپ کربلائے معلی تشریف لے گئے مگر عمر نے وفا نہ کی اور وہاں پر دس ماہ کے قیام کے بعد ۱۵ مارچ ۱۹۲۳ء کو انتقال کیا۔

عالیجناب سید آل احمد صاحب اکسائز انسپکٹر پنشنر

(امروہہ)

پیدائش وتعلیم آپ ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے اور چونکہ آپکے والد ماجد علیگڈھ کی طرف منصف تھے اس لئے ابتدائی تعلیم ۱۸۸۰ء سے علیگڈھ میں شروع ہوئی۔ ۱۸۸۷ء میں گورنمنٹ ہائی اسکول سے مڈل پاس کیا اور گورنمنٹ سے وظیفہ حاصل کیا۔ ۱۸۸۹ء میں الہ آباد یونیورسٹی میٹرک کا امتحان ممتاز حیثیت سے پاس کیا اور گورنمنٹ علی گڈھ کالج سے ایف۔ اے تک وظیفہ ملتا رہا۔ ۱۸۹۱ء میں ایف۔ اے پاس کرنیکے بعد ڈاکٹری کی طرف متوجہ ہوئے اور میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ کرایا لیکن علیل ہوجانے کے باعث ڈاکٹری مشورہ کی بناء پر میڈیکل کالج سے کنارہ کشی کی اور صحت یاب ہونیکے بعد ملازمت شروع کی۔

ملازمت ۱۸۹۶ء میں پیشکار آبکاری مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۰۶ء میں تحصیل بھوگنی پور ضلع کانپور کی تحصیلداری پر تشریف لے گئے اس کے بعد محکمہ آبکاری میں منتقل ہوگئے اور تیس سال ملازمت کرنیکے بعد فروری ۱۹۲۷ء سے پنشن لے لی۔

قومی خدمات ۱۸۹۳ء میں امروہہ میں انجمن سادات قائم کی جس نے اہل امروہہ کو تعلیم مشرقی و مغربی کی طرف متوجہ کیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد انجمن قائم نہ رہ سکی۔

پنشن لینے کے بعد آپنے اپنی زندگی قومی خدمات کے لئے وقف کردی ڈیڑھ سال تک مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے آنریری سکریٹری مالیات اور آنریری ایڈیٹر مسلم ریویو رہے۔

جولائی ۱۹۳۴ء سے امروہہ میں ایک گرلز اسکول کا اجراء کیا۔ جس میں تقریباً ساٹھ ستر طالبات تعلیم دینیات و دستکاری و دیگر علوم دنیاوی کے حصول میں منہمک ہیں۔ اور جس کو آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرس علی گڈھ اور میونسپلٹی امروہہ سے امداد ملتی ہے۔ اس اسکول کی امروہہ کے بعض حضرات نے مخالفت کی لیکن خدا کا شکر ہے کہ یہ اسکول ابھی تک قائم ہے اور باد مخالف بار آور نہ ہوسکی۔

مدرسۃ الواعظین کے شعبۂ اشاعت کتب تبلیغی کے لئے آپنے چار ہزار سے امداد کی۔ آپ ہر قومی کام میں نہایت جوش اور نیک نیتی سے حصہ لیتے ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں سرفراز کو پچاس روپیہ عطا فرمایا۔ نہایت خاموش کام کرنے والے بزرگ ہیں۔ گرلز اسکول امروہہ پر اب تک ایک ہزار سے زائد اپنی جیب خاص سے صرف کرچکے ہیں۔ جولائی ۱۹۱۳ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے نہایت باقاعدہ ممبر ہیں اور اس کے کاموں میں بڑی دلچسپی کا اظہار فرماتے ہیں۔

عالیجناب سیّد حیدر میرزا صاحب موسوی فراشخانہ

(دہلی)

تعلیم و پیدائش وغیرہ جناب سیّد حیدر میرزا صاحب موسوی نشنیر ۱۸۷۲ء میں بمقام دہلی محلہ فراشخانہ میں پیدا ہوئے - ابتدائی تعلیم اینگلو عربک اسکول دہلی میں ہوئی انٹرنس مشن اسکول سے ۱۸۹۳ء میں پاس کیا -

ملازمت اور اسی سال قانون گوئی میں نام درج ہوگیا - مگر یہ محکمہ پسند نہ آیا اور دہلی میں کمشنر صاحب کے دفتر میں محافظ دفتر ہوئے - تین سال امیدواررہ کر نومبر ۱۸۹۶ء میں مستقل محرر رجسٹری ہوئے - کچھ عرصہ تک اسسٹنٹ قانون گو بھی رہے - ۱۹۲۷ء میں سخت بیمار ہونیکے باعث پنشن لیکر عہدہ مسل خوانی سے سبکدوش ہوئے -

قومی خدمات انجمن کے بانی نواب سیّد محسن میرزا صاحب مرحوم کے بڑے چچازاد بھائی ہیں، انجمن کے قدیم ممبروں میں ہیں اور نہایت باقاعدہ ممبر ہیں - آپ اس امر کا خاص خیال فرماتے ہیں کہ کبھی کسی رپورٹ میں بقایا نہ درج ہو - آپکے خاندان میں تقریباً تمام افراد کاسیہ انجمن کے ممبر ہیں اور چندہ کی ادائیگی کو اپنا فرض خیال کرکے برابر بغیر تقاضہ کے روانہ فرمادیتے ہیں - اپریل ۱۹۱۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور انجمن سے خاص دلچسپی ہے۔

عالیجناب سیّد محمد شاہ صاحب ٹھیکیدار بلتستانی

(سنجولی شملہ)

تاریخ و مقام پیدائش آپ موضع ہمت پور پرگنہ بھر دیکلاں علاقہ سرکار گورنمنٹ پٹیالہ ضلع کوہ شملہ میں ۱۳ ر رجب المرجب ۱۲۸۹ء روز دوشنبہ بروز عید مولود سعید جناب امیر المومنینؑ مطابق ۱۸۷۱ء پیدا ہوئے، آپکے والد مرحوم سید ابراہیم شاہ صاحب ملک بلتستان علاقہ کشمیر سے معہ آپکی والدہ ماجدہ کے اس جگہ تشریف لائے اور ایک چھوٹی سی آراضی کو آباد کرکے یہاں موضع مذکورۂ بالا میں مقیم ہوئے - وہیں آپکی ولادت ہوئی آپ اولاد حضرت زید شہید سے ہیں - آپکے خاص وطن بلتستان میں آپ کے کنبہ کا نام "سیدان میر وزیر" سے مشہور رہے - کسی زمانہ میں جبکہ آپکے وطن کے راجہ احمد شاہ صاحب مرحوم با اختیار تھے آپکے جد میں سے کوئی بزرگ عہدہ وزارت پر تھے اس لئے آپ کا خاندان میر وزیر کے نام سے پکارا جاتا ہے -

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم اس زمانہ میں اسکول مدرسہ وغیرہ نہ تھے اور آپ دیہات میں رہتے تھے اس لئے تعلیم کا سلسلہ محدود رہا - محض چند بزرگ مولویوں اور منشیوں کے پاس پرائیویٹ تعلیم حاصل کی آپ کے متعدد اتالیقوں میں سے ایک خان بہادر سیّد محمد بشیر حسین صاحب باتقا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس و آنریری مجسٹریٹ رئیس کھڑ ضلع انبالہ تاحال زندہ ہیں -

ملازمت ۱۹ برس کی عمر میں یعنی ۱۸۹۰ء دسمبر میں اپنے خسر عبد الکریم ٹھیکیدار کی ملازمت کرکے مقام کوہ چائل چلے گئے جہاں اب کوٹھیات حضور انور ہمری مہاراجہ بہادر پٹیالہ بنگئی ہیں - اس کے بعد ۱۸۹۷ء میں ملازمت چھوڑکر کام ٹھیکیداری عمارات وغیرہ شروع کیا جو کہ بفضلہ ابتک کر رہے ہیں اور وہ ارزق الانام اسی کام میں آپکو رزق عطا فرما رہا ہے - موضع ہمت پور جائے پیدائش اس وقت تمام آپکا ہے تین کوٹھیاں ہمت پور میں اور ایک سنجولی متصل شملہ آپکی ملکیت ہے جو کرایہ

پر چل رہی ہیں - اور آپ بہت کافی جائیداد کے مالک ہیں۔

قومی خدمات | انجمن وظیفہ سادات و مومنین سے خصوصیت ہے ۱۹۱۳ء میں جناب خلیفہ سید محمد ہاشم صاحب قبلہ بٹیالوی کے ذریعہ آپ انجمن ہذا کے ممبر ہوئے تھے - جس کو اب پچیس سال کا زمانہ گذرتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے خود بہت سے ممبر فراہم کئے۔

آپ حتی الامکان غربا و مساکین قوم سے حسب توفیق سلوک کرتے ہیں - جو فوٹو آپ نے مرحمت فرمایا ہے وہ ۱۹۱۳ء کا ہے - انجمن سے آپکو خاص دلچسپی ہے۔

عالیجناب حاجی سید علمدار علی صاحب

(نوگانواں سادات ضلع مرادآباد)

مقام پیدائش | قصبہ نوگانواں سادات پرگنہ امروہہ ضلع مرادآباد ہے

آباؤ اجداد کا مختصر حال | نوگانواں سادات میں ۱۶ خاندان سادات کے ہیں، آپ خاندان سید حسن عرف سید بڑے کے خاندان سے ہیں سادات زیادہ تر قصبہ نوگانواں سادات میں حضرت زین العابدین علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور اُن کے فرزند جناب عمر اشرف کی اولاد سے ہیں۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم | حیدرآباد دکن میں ہوئی۔

قومی خدمات | انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے تقریباً ۱۶ سال سے ممبر ہیں - سال ۱۳۴۲ھ میں انجمن ظہیر المومنین نوگانواں سادات قائم ہوئی جس کے تین چار سال تک پریسیڈنٹ رہے اور تمام سادات و مومنین کے جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری و مال طے کرتے رہے۔
شیعہ کالج کی کمیٹی کے سکریٹری چند سال تک رہے اور دس بارہ سال تک مرکزی کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے ممبر بھی رہے - ۱۹۳۲ء میں جو انجمن موسومہ اصلاح تمدن نوگانواں سادات میں قائم ہوئی اس کے پریسیڈنٹ رہے دس سال قبل حج بیت اللہ و زیارت مدینہ طیبہ و زیارت دمشق و مصر و شام و بیت المقدس و مسجد اقصیٰ و ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کی زیارت و آٹھ مرتبہ زیارت کربلا و نجف اشرف و کاظمین و سامرہ و چار مرتبہ زیارت مشہد مقدس و معصومہ وغیرہ سے مشرف ہوئے۔

ملازمت | آپ عالیجناب نواب نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خان خاناں بہادر دام اقبالہم کی جاگیرات میں سررشتہ دار عدالت رہے ۱۹۱۳ء میں عالیجناب نواب صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک بہادر کی جاگیرات میں تحصیلدار مقرر ہوئے اور چند سال کی ملازمت کے بعد تعلقدار (کلکٹر) تین پرگنوں پر رہے اور اس کے بعد ڈپٹی کمشنر انعام یعنی (معافیات) کا کام کرتے رہے اور ۱۹۳۵ء میں ترک ملازمت کر کے اپنے وطن مالوف قصبہ نوگانواں سادات تحصیل امروہہ ضلع مرادآباد میں اپنے مواضعات موضع محمد پور مزرعہ - موضع بڑکھیڑہ سادات - و موضع تاراپور محال نیاز علی - موضع پیلا کنڈ - موضع قطب پور، حمید پور عرف کوتوپورہ - ملک بوہرہ، قصبہ نوگانواں سادات - موضع آسی پور تھن گانوڑی پرگنہ و تحصیل امروہہ ضلع مرادآباد - موضع مالوہ جاگیر محال غضنفر حسین ضلع بجنور کے انتظامات میں مصروف و مشغول ہوئے - جاگیرات نواب صاحب ممدوح میں تین دفعہ تین پرگنوں پر مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ کا مستقل اضافہ مالگذاری و لگان میں کیا اور ہر اضافہ پر آپکو زمانہ تحصیلداری میں خلعت عطا ہوا اور تنخواہ میں اضافہ ہوتا رہا - چنانچہ پانچ اسناد فخر الملک صاحب بہادر کی جانب سے آپکو ملی ہیں جس میں آپکے کام کی تعریف کی گئی ہے ۱۹۲۰ء میں گورنمنٹ برطانیہ نے جو دیہاتی پنچایتیں قائم کیں اس کے تین چار سال تک پریسیڈنٹ رہے جس میں پچیس روپیہ تک دیوانی اور بیس روپیہ تک صیغہ فوجداری میں اختیارات تھے اور اس مدت مذکور میں تمام مقدمات دیوانی و فوجداری کے فیصل کئے - آپ ۱۹۱۴ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب سید بشیر حسین صاحب بہادر زیدی بی۔اے (کینٹب) بار ایٹ لا

(چیف منسٹر رامپور اسٹیٹ)

اعلیٰ تعلیم ۱۹۱۹ء میں سینٹ اسٹیفنس کالج دہلی سے گریجویٹ ہوئے پھر انگلینڈ روانہ ہو کر کیمرج یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۲۱ء میں انٹرنیشنل طلبا کانفرنس ٹرنو (یوگوسلویکیا) میں ہندوستان کی نمایندگی کی۔ سال ۱۹۲۲ء/۱۹۲۳ء میں ممبران بلٹھوون سینٹر (ہالینڈ) کی طرف سے خطبہ کی دعوت دی گئی۔ ۱۹۲۲ء میں کیمرج یونیورسٹی سے ہسٹری میں گریجویٹ ہوئے۔ پھر سال ۱۹۲۳ء میں وہیں سے بار ایٹ لا کی ڈگری حاصل کی۔ فارغ التحصیل ہونیکے بعد یورپ کی خوب سیاحت فرمائی اور حج بیت اللہ سے فراغت پاتے ہوئے آپ ہندوستان تشریف لائے۔

شروع سال ۱۹۲۴ء میں مسلم یونیورسٹی اسکول۔ علیگڈھ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور ۱۹۳۰ء تک علیگڈھ میں مذکورہ بالا خدمات انجام دیں جولائی ۱۹۳۰ء میں اعلیٰ حضرت والی رامپور دام اقبالہم وملکہم کے ایما کے مطابق ہائی کورٹ کے پیونی جج مقرر ہوئے پھر حضور ممدوح نے فروری ۱۹۳۱ء میں اُن کا تقرر ہاؤس ہولڈ منسٹری پر ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۳ء میں سر عبد الصمد خاں صاحب بہادر کی روانگی یورپ کے دوران میں صاحب موصوف قائم مقام چیف منسٹر رہے اور اس کے بعد مستقلاً پولیٹیکل منسٹری کی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۳۲ء میں تھرڈ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں رامپور کی نمایندگی کی۔ صاحب موصوف کے چارج میں متفرق صیغہ جات۔ پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ، پی۔ ڈبلو۔ ڈی بجلی گھر واٹر ورکس تعلیمات اور پبلسٹی بیورو ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں یو۔پی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے سیشن کی مراد آباد میں صدارت فرمائی ۱۹۳۶ء میں محکمہ جات ریونیو اور فائنس کا چارج لیا۔ اب آپ چیف منسٹر رامپور ہیں۔ ۱۹۳۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔ بڑے خلیق اور منکسر المزاج ہیں۔

عالیجناب مولوی سید زین العابدین صاحب قبلہ

(ملتان)

پیدائش وغیرہ آپ کا تاریخی نام جواد اصغر ہے۔ آپکی پیدائش ۱۲ صفر ۱۳۰۳ھ کو موہنہ ضلع گوڑگانواں میں ہوئی۔ والد بزرگوار کا اسم مبارک سید ممتاز علی صاحب ہے آپ نقوی سادات گردیزی میں سے ہیں جو ضلع گوڑگانواں و نواح دہلی میں آباد ہیں۔

اجداد کا حال آپ کے جد اعلیٰ سید شمس الدین علیہ الرحمۃ ہیں جنھیں سلطان علاء الدین غوری ۶۰۵ھ میں اپنے ساتھ غزنی سے دہلی میں لائے اور اپنی دختر نیک اختر کے ساتھ تزویج فرمایا۔ اور عہدہ وزارت عطا فرما کر مزید ممتاز فرمایا۔ آپکی قبر مبارک مہرولی میں حوض شمسی کے نام سے مشہور ہے آپ امام دہم حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی ساتویں پشت میں ہیں اور آپ حضرت قدوۃ الروحانین شاہ محمد یوسف شاہ طالب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ ملقب بہ شاہ گردیز علیہ الرحمۃ (جنکا مزار مبارک شہر ملتان محلہ شاہ گردیز میں واقع ہے) کے حقیقی بھانجہ ہیں۔

آپ کا خاندان اگرچہ ایک عرصہ سے فوجی خاندان ہے اور آپکے حقیقی جد پدری اور جد مادری دونوں انگریزی رجمنٹ میں رسالدار تھے اور آپکے دادا صاحب مرحوم کو سردار بہادر کا خطاب بھی حاصل تھا

لیکن باوجود فوجی ہونیکے آپکے سارے خاندان کو دینی علوم سے ہمیشہ سے ایک اُنس رہا ہے اسی وجہ سے اہل علم کی قدردانی اور عزت افزائی کے علاوہ اپنی یہ عادت رکھی ہے کہ کسی نہ کسی فرد خاندان کو عالم دین ضرور بنایا جائے۔ چنانچہ اس آخری صدی میں بھی آپکے خاندان میں سے جناب مولانا مولوی سید محمد صادق صاحب اعلی اللہ مقامہٗ و جناب مولوی سید حیدر علی صاحب مرحوم جلیل القدر فاضل گذرے ہیں اور اُن کے حقیقی برادرزادہ عزیزم مولوی سید مرتضیٰ صاحب صدر الافاضل ہیں جو نہایت قابل قدر و مقدس بزرگ ہیں۔

چنانچہ اسی جذبۂ دیرینہ نے آپکے والد ماجد مدظلہم العالی کو بھی مجبور کیا کہ آنجناب بھی اپنی اولاد میں سے آپکو علوم دینیہ کی تحصیل کرائیں۔ باوجودیکہ آپکے بہت سے عزیز رفتار زمانہ سے متاثر ہوکر آپکے والد مدظلہم کی اس رائے کے سخت مخالف تھے اور تحصیل علوم دنیاوی کا مشورہ دیتے تھے اس لئے کہ انھیں حکومت انگریزی میں خاندانی حقوق حاصل ہونیکی وجہ سے بہت کچھ فوائد دنیاوی کی امید تھی لیکن آپکے والد ماجد مدظلہم العالی و شکر اللہ سعیہم نے فلاح آخرت کو نجاح دنیا پر ترجیح دی۔ آپ پورے پچاس سال کے ہیں آپ نے ابتدائی تعلیم مختلف اساتذہ سے پائی جب آپ تیرہ سال کے ہوئے تو آپنے عربی صرف و نحو شروع کی اس میں آپکے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ شفیق اور مفید استاد جناب مولانا مولوی سید محمد ظفریاب صاحب قبلہ مدظلہم العالی ہیں جنکے طریق تعلیم سے آپکو آخر تحصیل تک بڑی مدد ملی ان کے بعد استاد الاساتذہ جناب مولانا مولوی مظفر علی خاں صاحب مرحوم مرادآبادی (جن سے طبقہ علما خاص طور پر واقف ہے) سے وطن ہی میں کچھ عرصہ تک تحصیل کرتے رہے بعد ازاں جناب مولانا مولوی محمد ہارون صاحب قبلہ مرحوم زنگی پوری سے دہلی میں چند کتابیں پڑھیں، بعد ازاں جبکہ مولانا مظفر علی خاں صاحب مرحوم کا ریاست رامپور سے ایک معقول تعلق پیدا ہوگیا تو آنجناب مرحوم نے اپنی بزرگانہ شفقت سے آپکو رامپور بلالیا اور مدرسہ عالیہ رامپور میں داخل کرادیا دینیات شیعہ مرحوم خود پڑھاتے تھے وہاں چند امتحانات میں کامیابی حاصل کی پھر آپکی خواہش ہوئی کہ لکھنؤ جاکر کسی اپنے مذہبی مدرسہ میں داخل ہوکر مذہبیات حاصل کریں اسی زمانہ میں آپکی شادی کردیگئی شادی کے ایک ہی ماہ بعد آپ لکھنؤ چلے گئے اور وہاں پانچ سال تک سلطان المدارس میں داخل رہکر وہاں کا دوسرا درجہ جسکا نام اب سند الافاضل ہے نہایت اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا۔ آپ جولائی ۱۹۱۹ء سے انجمن کے باقاعدہ ممبر ہیں

عالیجناب خان صاحب سید حیدر کرار صاحب جعفری

(بلرام پور گونڈہ)

مقام و تاریخ پیدائش جناب خاں صاحب سید حیدر کرار صاحب جعفری اسسٹنٹ منیجر کورٹ آف وارڈس بلرام پور ضلع گونڈہ ۸ نومبر ۱۸۷۹ء میں بمقام بلرام پور پیدا ہوئے۔ آپ آگرہ کے معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ غدر ۱۸۵۷ء کی خدمات کے صلہ میں آپکے آبا و اجداد کو مرادآباد و نواح میں جاگیریں عطا ہوئی تھیں آپکے اعزا میں سے اب بھی ممتاز عہدوں پر مامور ہیں آپکے والد ماجد جناب سید مہدی حسن صاحب بلرام پور میں ممتاز عہدوں پر مامور تھے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم فارسی اُردو وغیرہ کی تعلیم گھر پر حاصل کی اس کے بعد بی۔ اے تک علیگڈھ ایم۔ اے۔ او کالج میں حاصل کی۔ اور لاء و کا کورس کا امتحان بمبئی سے پاس کیا۔

ملازمت وغیرہ بیس سال سے بلرام پور ضلع گونڈہ میں اسسٹنٹ منیجر کورٹ آف وارڈس ہیں۔ زمانہ جنگ عظیم میں زبردست خدمات انجام دیں ۱۹۱۷ء میں گورنر صاحب بہادر یو۔ پی نے ایک سرٹیفکٹ عطا فرمایا جس میں آپکی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔

قومی خدمات چوبیس سال تک آنریری مجسٹریٹ رہے۔ تیس سال تک میونسپل بورڈ بلرام پور کے ممبر رہے اور ایک سال تک چیرمین بھی رہے تین سال تک اسمبلی کے ممبر رہے۔ نو سال تک بلرام پور گرلز اسکول کے سکریٹری رہے۔ اکیس سال تک شیعہ کالج کے ٹرسٹی رہے۔ چودہ سال تک مرکزی کمیٹی شیعہ کانفرنس کے ممبر رہے۔

۱۹۱۱ء میں جشن تاجپوشی کے وقت آپ کو خدمات کے اعتراف میں ایک تمغہ عطا ہوا۔ ۱۹۳۵ء آپکو گورنمنٹ کی جانب سے خانصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ آپ جنوری ۱۹۱۷ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب حاجی سیّد دلدار حسین صاحب مرحوم رضوی

(علی نگر بھیکپور)

ولادت مولوی سید دلدار حسین صاحب رضوی مرحوم (ریٹائرڈ اورسیر) اپنے وطن علی نگر بھیک پور ضلع سارن (بہار) میں ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوئے۔

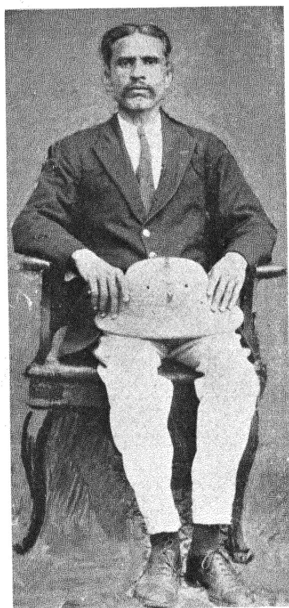
آپکے والد ماجد مولوی میر الہی بخش صاحب مرحوم رسولپور اسٹیٹ (ضلع اعظم گڈھ) میں مدرس تھے۔

تعلیم و تربیت حاجی صاحب ابھی سن رشد کو بھی نہ پہونچے تھے کہ شفیق باپ کا سایہ اُٹھ گیا۔ مگر سچ ہے جب اللہ کسی کو سنوارنا اور بنانا چاہتا ہے تو ویسے ہی قدرتی سامان بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ اب آپکی تعلیم و تربیت آپکے نسبتی بھائی صاحب مصنف "لواعج الاحزن" و مواعظ المتقین فخر الحاج و المعتمرین مولانا سید محمد مہدی صاحب قبلہ (علی نگر بھیکپور) اعلی اللہ مقامہ امام جامع مسجد مظفر پور (بہار) کی سرپرستی و نگرانی میں ہونے لگی پھر پٹنہ جاکر انگریزی تعلیم کا ذوق ہوا اور انجنیرنگ لائن میں آپ داخل ہوئے سر عبد الرحیم کے خسر مولوی یحیٰی صاحب وکیل کے یہاں رہ کر انگریزی میں اچھی خاصی مہارت پیدا کر لی۔ رڑکی کالج میں بھی کچھ دنوں تعلیمی سلسلہ میں قیام رہا۔ ۲۲-۲۳ برس کی عمر میں قانون گو ہوگئے۔ اس کے بعد اورسیری لائن میں آئے اور ایک باکمال اورسیر کی حیثیت سے کامل پینتیس برس بڑی تندہی، جانفشانی، نیکنامی، ایمانداری اور دیانت کے ساتھ ملازمت کی۔

قومی خدمات اورسیر کی مذہبی و قومی خدمات بھی اپنی نوعیت میں نہایت ہی ممتاز اور سبق آموز ہیں، زندگی بھر کار خیر میں مصروف رہا کئے۔ ہزارہا روپیہ کی جائدادیں خرید کرکے وقف فرمادیں عظیم الشان جامع مسجد، بڑا امام باڑہ۔ کربلا۔ مدرسہ۔ یہ چیزیں وطن میں یادگار ہیں چہاردہ معصومین علیہ السلام کی ولادت و وفات کے لئے بالالتزام محافل و مجالس کا انعقاد مستقل طور پر اقامت جمعہ و جماعت کے لئے پیش نماز و مؤذن کا تقرر، مدرس و متولیوں کا نظم و نسق، عشرۂ محرم کی مجالس و تعزیہ وغیرہ کے لئے معقول آمدنی کا باضابطہ انصرام۔ اور دیگر مقامی و غیر مقامی مثل سادات وظیفہ فنڈ وغیرہ ادارات کے لئے مالی امداد۔ یہ سب امور خیر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جاری رہنے والے ہیں۔

اورسیر صاحب کو سادات وظیفہ فنڈ سے کس درجہ محبت و الفت تھی اور اسے کیسا ضروری اور اہم قومی کام سمجھتے تھے، اس کا اندازہ یوں کیا جا سکتا ہے کہ جہاں اپنے اہل وطن کی ضرورتوں کا لحاظ فرماتے ہوئے جائدادیں وقف فرمادیں وہاں وظیفہ فنڈ کو بھی فراموش نہ فرمایا باضابطہ بذریعہ رجسٹری ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کار خیر کے لئے بھی سرمایہ محفوظ فرمادیا۔

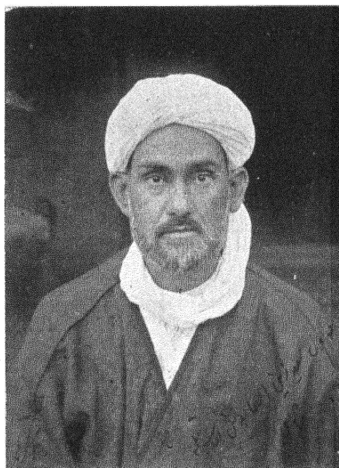
حج و زیارات سے بھی فارغ ہو چکے تھے بلکہ متعدد مرتبہ زیارات عتبات عالیات و مشہد مقدس سے مشرف ہوا کئے۔ ابھی حال ہی میں خراسان تشریف لیگئے تھے اور عنقریب پھر جانیکا عزم تھا اور ہجرت کرکے جانیوالے تھے کہ موت نے مہلت نہ دی۔ ۱۱ بجے دن کے گلزار باغ



عالیجناب ڈاکٹر محمد احمد صاحب بالقابہ



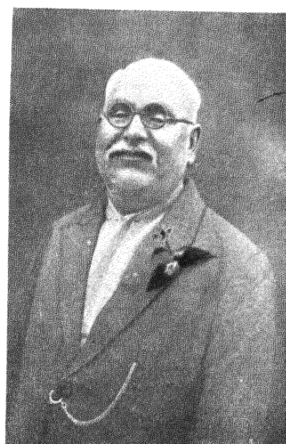
عالیجناب سید حیدر کرار صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید زین العابدین صاحب قبلہ



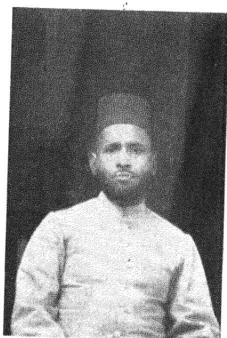
عالیجناب حاجی دلدار حسین صاحب مرحوم



عالیجناب خان صاحب سید منظور حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب حاجی سید العابدین صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید ریاست حسین صاحب قبلہ



عالیجناب نواب رضا میرزا صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید حامد حسین صاحب عشروی قبلہ

پٹنہ میں انتقال فرمایا خمس و ذکوٰۃ کے نکالنے میں بلیغ اہتمام فرماتے تھے علمائے کرام و مجتہدین عظام کثرہم اللہ امثالہم عراق و لکھنؤ کی خدمات میں پابندی کے ساتھ رقمیں جایا کرتی تھیں۔ اس معاملہ خاص میں دوسروں کو بھی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ آپ کے بڑے صاحبزادہ جناب سید غلام حسین صاحب رضوی وقف کے متولی ہیں۔

آپ اگست ۱۹۱۸ء سے انجمن کے ممبر تھے اور جب تک انجمن قائم ہے ممبر رہیں گے۔ اس لئے کہ آپنے اپنے وصیت نامہ میں اس انجمن کے چندہ ماہانہ کے لئے معقول انتظام کر دیا ہے

عالیجناب ڈاکٹر سید محمد احمد صاحب نقوی امروہوی

(بغداد)

ولادت محمد احمد صاحب نقوی ولد سید محمد ابراہیم علی صاحب مرحوم (وکیل) ساکن قصبہ امروہہ محلہ گذری ضلع مراد آباد ۱۲ ر رمضان المبارک ۱۳۰۵ھ کو پیدا ہوئے۔

اعلیٰ تعلیم شروع میں مکتب میں قرآن شریف اور اُردو فارسی کی تعلیم پائی ۱۸۹۹ء میں گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ میں داخل ہوئے وہاں فروری ۱۹۰۳ء تک پڑھتے رہے مارچ ۱۹۰۳ء میں گورنمنٹ ہائی اسکول مراد آباد میں داخل ہوگئے۔ مراد آباد اسکول میں جاکر کھیلوں میں بھی کافی حصہ لیا اور ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء میں کرکٹ کے کپتان رہے جسکی وجہ سے مراد آباد اسکول میں بہت ممتاز طلبا میں شمار رہا ہیڈ ماسٹر گارڈن صاحب بہادر بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ کرکٹ، ہاکی اور فٹ بال اسکول میں کھیلتے تھے ٹینس کا کھیل اسکول لائف کے بعد شروع کیا۔ بہرحال ۱۹۰۸ء میں میٹرکولیشن پاس کیا۔ اس وقت تک زندگی بہت شان کے ساتھ گذری۔

ملازمت ۱۹۰۸ء اور ۱۹۱۵ء کے درمیان منصفی امروہہ میں ملازمت کی ۱۹۰۹ء میں سروے آف انڈیا میں بحیثیت کلرک کے راولپنڈی اور منصوری میں ملازمت کی۔

۱۹۱۲ء میں مراد آباد میں اپرنٹس ہوگئے محکمہ کلکٹری میں اور اپرنٹسی کے زمانہ میں ہی نائب تحصیلداری کے لئے نامزد ہوتے رہے چونکہ نائب تحصیلداری کی امید تھی اس وجہ سے کلکٹری میں کوئی مستقل جگہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن جب ۱۹۱۵ء میں نائب تحصیلداری سے مایوسی ہوئی تو آپکی عمر ساڑھے چوبیس سال اسکول سارٹیفکٹ کے لحاظ سے ہوگئی تھی اور ۲۵ سال کی عمر کے بعد پنشن کی کوئی جگہ نہیں ملسکتی تھی اس لئے شروع اگست ۱۹۱۵ء میں سننے میں آیا کہ آگرہ میڈیکل اسکول میں بھرتی ہورہی ہے۔ چنانچہ آپنے ایک عرضی وہاں بھیجدی جس کے جواب میں بذریعہ تار اطلاع دی گئی کہ تم کو ملیٹری کلاس میں داخل کرلیا گیا ۱۹۱۸ء میں میڈیکل اسکول سے پاس ہوئے اور اسی وقت سے ملیٹری میں سب اسسٹنٹ سرجن کی حیثیت سے ملازم ہیں۔ میڈیکل اسکول آگرہ میں داخل ہونے کے بعد آپکو اس انجمن سے بہت دلچسپی ہوگئی کیونکہ وہاں پر آپنے دیکھا کہ کئی لڑکے اس انجمن سے وظیفہ لے رہے ہیں اور محض اس وظیفہ کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم جاری رکھ کر کامیاب ہوئے اور ملازم ہوگئے۔ آپکو انجمن سے اسقدر دلچسپی ہوگئی تھی کہ آپنے وہاں سے پاس ہوتے ہی اپنا نام ممبری کے لئے بھیجدیا۔ چنانچہ اپریل ۱۹۱۸ء سے برابر ممبر ہیں ۱۹۲۰ء میں انجمن نے ممبروں سے یہ درخواست کی کہ اگر ہر ممبر ہر سال ایک جدید ممبر فراہم کردیا کرے تو ہر سال ممبروں کی تعداد دُگنی ہوسکتی ہے۔ آپ کو یہ ہدایت انجمن کی بہت پسند آئی اور آپنے ۱۹۲۰ء سے برابر یہ کوشش جاری رکھی۔ ہر سال انجمن کو ایک دو ممبر دیتے ہیں۔ آپ کا ممبر بنانا کا اوسط ایک ممبر فی سال سے کم نہیں رہا۔ اس سال خوش قسمتی سے چھ ممبر بنا سکے ہیں جس میں سے ایک صاحب چار روپیہ ماہوار کے ممبر ہیں۔ ممکن تھا کہ آپ اس وقت

ہیں زیادہ ممبر بنا سکتے۔ مگر آپکے لئے ہمیشہ یہ مشکل رہی کہ آپ ہمیشہ ایسی چھاؤنیوں میں تعینات رہے جہاں کسی شیعہ کا وجود ہی نہیں ہوتا تھا اور سال دو سال اپنے ایمانی بھائیوں کو دیکھنے کیلئے آنکھیں ترستی رہتی تھیں اپنے مذہب کی بات کرنیوالا بھی کوئی نہیں ملتا تھا۔ آپ بغداد میں رہوی ہسپتال کمیٹی کی انیسویں اور دسویں ۱۹۲۱ء میں انجمن کے ممبر

عالیجناب خانصاحب سید منظور حسین صاحب پنشنر فارسٹ رینجر

(نوگانواں)

خاندانی حالات | خان صاحب سید منظور حسین صاحب نوگانواں سادات ضلع مراد آباد کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جنکی تعلیم و تربیت ایسی آغوش میں ہوئی کہ خان صاحب موصوف ابتدا ہی سے مذہبی اور قومی معاملات میں مصروف ہو گئے اپنی قوم کے قریب قریباً تمام قومی جرائد و رسائل آپکے مطالعہ میں ہیں۔

ملازمت | ۱۹۰۰ء سے ملازمت شروع ہوئی اور محکمہ جنگلات میں اپنے کام کو اس خوبی و محنت اور دیانتداری سے کیا کہ تمام حکام آپکے کام سے خوش و مطمئن تھے اور ان خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ سے "خان صاحب" کا خطاب ملا۔

اوائل ۱۹۳۵ء میں پنشن لیکر آپ اپنے وطن مالوف میں رہتے ہیں نوگانواں میں آپ بہت ہر دلعزیز ہیں۔

آپ اپریل ۱۹۱۹ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں اور انجمن سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں اور اکثر ممبری بھی مرحمت فرماتے رہتے ہیں درد قومی سے آپ کا دل لبریز ہے اور شیعہ کانفرنس کے جلسوں میں برابر شرکت فرمایا کرتے ہیں اور قومی اداروں کی امداد و اعانت کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

عالیجناب سید محمد رضا صاحب

(ضلع ایٹہ)

وطن | آپ کا مولد قصبہ بڈاگاؤں ضلع فیض آباد ہے۔ آپکا تعلق وہاں کے ایک شریف اور معزز خاندان سے ہے آپ کے اعزا سرکاری محکمہ جات میں معزز عہدوں پر ممتاز رہے اور ہیں۔ آپنے ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی۔

ملازمت | نومبر ۱۹۱۲ء میں آپ ضلع علی گڈھ سے کورٹ آف وارڈس کی ملازمت میں بھرتی ہوئے۔ ۱۹۱۶ء میں آپ علی گڈھ سے ایٹہ آ گئے نومبر ۱۹۱۹ء میں پھر ہاتھرس ضلع علیگڈھ تعینات ہوئے۔ ۱۹۲۲ء میں پھر آپکا تبادلہ ایٹہ کو ہوا۔ اسوقت سے ابتک یہیں کام کر رہے ہیں۔ آپ ضلعدار کے کامیاب ترین ضلعدار ہیں۔ زمانۂ عدم تعاون میں آپنے نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں اور اس کے صلہ میں ایک بندوق انعام میں پائی۔ آپکے دل میں درد قومی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ کوئی درد مند قوم آپکی اعانت سے محروم نہیں ہے۔ جنت البقیع کے رضاکاروں میں بھرتی ہونیکے بعد آپکی زندگی میں انقلاب ہو گیا۔ آپ نہایت متشرع اور پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔

قومی خدمات | ۱۹۲۶ء سے مندرجہ ذیل کے خریدار ہیں۔ یتیم خانہ جنت البقیع عقد بیوگان۔ دنیا رشہید ثالث علیہ الرحمۃ۔ مدرستہ الواعظین۔ امامیہ مشن

انجمن زینت المصطفیٰ بڑاگاؤں ضلع فیض آباد۔ الواعظ سیمی کی خدمات آپ سالانہ چندہ سے پابندی کے ساتھ فرماتے ہیں۔ جولائی ۱۹۱۹ء آپ انجمن کے ممبر کیا۔

عالیجناب مولوی سید ریاست حسین صاحب جعفری

(سیتاپور)

مقام پیدائش و تعلیم وغیرہ آپ بمقام سیتاپور اپریل ۱۸۹۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد بزرگوار سید محب حسین صاحب جعفری مشن اسکول سیتاپور میں اسسٹنٹ ماسٹر تھے۔ آپکے والد بزرگوار نے ابتدائی کتب اردو خود پڑھائیں لیکن جب ۱۹۰۲ء میں والد ماجد صاحب کا انتقال ہوگیا تو اسکول میں داخل کرالیا اور بڑی محنت و شوق سے کام کیا جس کا نتیجہ خاطر خواہ ثابت ہوا اور ۱۹۱۱ء میں اردو مڈل فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور گورنمنٹ سے وظیفہ ملا ۱۹۱۶ء میں انٹرنس پاس کیا

ملازمت وغیرہ طبیعت کا فطرتی رجحان درس و تدریس کی طرف تھا اس لئے ۱۹۱۸ء میں ٹریننگ کے لئے لکھنؤ پہونچے ۱۹۱۹ء میں ٹریننگ سے فارغ ہوکر ۱۹ جولائی ۱۹۱۹ء سے سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے اب آپ ڈیڑھ سو کے گریڈ میں سیتاپور گورنمنٹ ہائی اسکول میں ہیں اردو و اعلیٰ قابلیت اور منشی کے امتحانات بھی [illegible] پاس کئے۔

قومی خدمات [illegible] انجمن [illegible] کی خدمت ۱۹۲۲ء میں آپکے سپرد [illegible] سکریٹری کا کام کیا اور آپکے زمانہ میں ممبروں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا۔ ہر قومی معاملہ میں نہایت مستعدی اور گرمجوشی سے حصہ لیتے ہیں [illegible] کے ممبر ہیں۔ شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ کے ہمدرد و معاون ہیں [illegible] و مومنین کے [illegible] ۱۹۲۲ء سے ممبر ہیں اور بڑی دلچسپی سے انجمن کے معاملات میں حصہ لیتے ہیں۔

عالیجناب مولوی سید حامد حسین صاحب قبلہ عشروی

(گونڈہ)

ولادت مولانا ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ میں اپنے وطن مالوف موضع عشری ڈاکخانہ حسنپور ضلع سارن صوبہ بہار میں پیدا ہوئے سلسلۂ نسب امام ثامن رضا علیہ السلام تک پہونچتا ہے۔ شومئی قسمت سے آپکے والد بزرگوار سید غلام حسین صاحب نے خورد سالگی ہی میں انتقال فرمایا۔ بچپن ایسا تھا کہ اچھے برے کی تمیز کیا بلکہ حروف شناسی تک نہ تھی۔ خدا مغفرت کرے حقیقی چچا سید محمد جعفر صاحب مرحوم اعلی اللہ مقامہ اور چچی صاحبہ مرحومہ کی کہ ان فرشتگان رحمت نے گردیتیمی جمنے نہ دی اور اس طرح تعلیم و تربیت فرمائی جس کی مثال اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم کچھ ابتدائی کتابیں بڑے بھائی صاحب قبلہ مولانا حکیم سید محمد بشیر صاحب سے پڑھیں اس کے بعد تعلیمی سلسلہ صوبہ بہار کے مشہور و مایۂ ناز مقام کھجوہ ضلع سارن میں فخر بہار فلسفیٔ وقت مولانا حاجی سید علی نقی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ سے شروع ہوکر ابتدائی کتب درسیہ ختم ہوئیں ۱۹۱۱ء میں مدرسہ سلطان المدارس لکھنؤ میں داخل

ہوکر مورد الطاف وعنایات اساتذہ کرام ہوئے - حضرت باقر العلوم اعلی اللہ مقامہٗ خاص توجہ فرمایا کرتے تھے ۱۹۱۴ء تک لکھنؤ میں تعلیم مروجہ حاصل کی ۱۹۱۵ء میں بسلسلۂ امتحانات پنجاب یونیورسٹی ریاست رامپور میں آئے پھر ۱۹۱۹ء میں سلسلہ درس نظامی کا تکملہ بہ سرپرستی و شاگردی مولانا فضل حق صاحب پرنسپل کے ۱۹۲۰ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور ۱۹۲۱ء میں منشی فاضل کے امتحانات سے باحسن وجوہ فراغت حاصل کر کے سلسلۂ ملازمت میں منسلک ہوئے - دوران تعلیم میں خصوصیت سے سرکار باقر العلوم اعلی اللہ مقامہٗ نیز حضرت ظہیر الملتہ دام ظلہم کی سرپرستی حاصل رہی - حضرت ناصر الملتہ دام ظلہٗ اور حضرت نجم العلما مدظلہم العالی بھی بہت محبت فرماتے ہیں -

قومی خدمات زمانۂ تعلیم ہی سے قومی اور مذہبی خدمات کا شوق دامنگیر ہے - اس لئے برابر اس کے مظاہرے بذریعہ مضامین ہوتے رہا کئے چنانچہ موجودہ اخبارات کے علاوہ مرحوم اخبار اثنا عشری دہلی - شیعہ کالج کانپور - لکھنؤ - ذوالفقار لاہور اور قرطاس امروہہ وغیرہ میں بکثرت شائع ہوچکے ہیں - انجمن وظیفہ سادات و مومنین سے زمانۂ تعلیم ہی سے دلچسپی رہی اس لئے اسی زمانہ میں اس کے سرگرم ممبر ہوگئے اور خود ممبر ہونے کے بعد ہر سال کافی تعداد میں ممبر بھی بنائے - باقیداروں سے وصولی کی سعی بھی برابر کرتے ہیں اور مضامین بھی انجمن کے متعلق لکھا کرتے ہیں -

حضرات مجتہدین کرام دام ظلہم نے اجازہ پیش نمازی سے بھی سرفراز فرمایا ہے - ذاکری کا بھی شوق ہے - لیکن وہ صرف اس حد تک کہ اسکو کبھی بھی ذریعہ معاش نہیں قرار دیا - انجمن عقد بیوگان کے حامی اس کے ابتدائی قیام ہی سے تھے اور قبل ممبر ہونیکے اس کے لئے سعی مشکور کرچکے تھے اسی بنا پر بعض احباب نے ۱۹۲۸ء میں ممبروں کی متفقہ رائے سے آل انڈیا انجمن عقد بیوگان کا سکریٹری تجویز کر دیا جسکا سلسلہ ابتک قائم ہے اس انجمن کی خدمات بھی امکان بھر باحسن طریق انجام دے رہے ہیں -

الحمد للہ کہ دو مرتبہ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۳ء میں زیارت مشاہد مقدسہ عراق و ایران وغیرہ سے بھی معہ اہل وعیال کے مشرف ہوچکے ہیں - ابتدائی مستقل ملازمت گورنمنٹ ہائی اسکول ایٹہ سے ہوئی - تقریباً چھ برس وہاں رہے اسکے بعد تبادلہ گونڈہ کا ہوا جسکو اب نواں سال ہے مدرس عربی اُردو، فارسی ہیں تقریباً تمام قومی مشہور انجمنوں سے دلچسپی ہے - چنانچہ شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی - امامیہ مشن کی کارکن کمیٹی وغیرہ کے ممبر بھی ہیں - آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے جولائی ۱۹۲۰ء سے ممبر ہیں -

---

عالیجناب خواجہ اختر حسن صاحب تحصیلدار

(فیروزپور جھرکہ)

حالات زندگی خواجہ سید اختر حسن صاحب کے والد ماجد حکیم خواجہ حیدر حسن صاحب پانی پت میں طبابت فرماتے تھے - آپنے دہلی سے میٹرک کیا اس کے بعد علی گڈھ میں داخل ہوگئے - وہاں سے ایف - اے کیا -

ملازمت ابتداءً نائب تحصیلدار ہوئے اس کے بعد تحصیلدار ہوگئے - اپنی صداقت - دیانتداری اور وضعداری کے لئے مشہور ہیں - آپ کا خاندان پانی پت میں خاص خصوصیات سے علم کا حامل ہے - اور آپ کے افراد خاندان معزز عہدوں پر مامور ہیں -

آپ کا دل قومی درد سے لبریز ہے - آپ کو قومی اداروں سے نہایت دلچسپی ہے اور اُن کی اکثر امداد فرماتے رہتے ہیں - جنوری ۱۹۲۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں -

عالیجناب نواب سیّد رضا میرزا صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی وکیل
(دہلی)

پیدائش و ابتدائی حالات جناب سیّد رضا میرزا صاحب ۱۸۹۵ء میں پیدا ہوئے آپ جناب سیّد حیدر میرزا صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادہ ہیں ۔ ابتدائی تعلیم اینگلو عربک اسکول دہلی میں ہوئی اور ۱۹۱۱ء میں انٹرنس پاس کیا اور ۱۹۱۵ء میں اسٹیفینسن کالج دہلی سے ایل ۔ ایل بی کا امتحان پاس کیا ۔

پیشہ وکالت ۱۹۲۱ء سے دہلی میں وکالت شروع کی اور چونکہ اپنے فرائض کو محنت و مشقت سے انجام دیتے ہیں اس لئے پیشہ وکالت میں بہت شہرت حاصل کر لی ہے ۔ دہلی کے کامیاب وکلا میں شمار ہوتا ہے دماغ نہایت اچھا اور طبیعت رسا پائی ہے ۔

قومی خدمات ہر قومی کام میں دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں ۔ اجلاس ست و پنج آل انڈیا شیعہ کانفرنس دہلی کی مجلس استقبالیہ کے سکریٹری رہ چکے ہیں آپکے حسنِ انتظام سے یہ جلسہ دہلی میں بہت کامیاب رہا ۔ اینگلو عربک کالج دہلی اور بار ایسوسی ایشن دہلی کے مجلس انتظامیہ کے ممبر ہیں ۔ اور پراونشل شیعہ کانفرنس دہلی اور مجلس لیگ دہلی کے دو سال تک صدر رہ چکے ہیں آپ بہت اچھے مقرر ہیں ۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے نہایت باقاعدہ ممبر جنوری ۱۹۲۰ء سے ہیں ۔

عالیجناب حاجی السید العابدین صاحب کربلائی مشہدی
(شاہ گنج آگرہ)

حالات زندگی آپ ۱۲ ردسمبر ۱۸۷۴ء کو آگرہ میں پیدا ہوئے آپکے دادا سید ہدایت علی صاحب مرحوم شاہ گنج کے قدیم امام باڑہ کے بانی تھے ۔ آپکے والد ماجد سید احترام علی صاحب مرحوم پولیس میں سب انسپکٹر تھے اور زمانہ پنشن میں پچیس برس تک کتب بینی اور حصول علم دین اور تصنیف میں مشغول رہے ۔ حاجی صاحب موصوف کلکٹری آگرہ میں پیشکار تھے اور ۱۹۳۴ء سے پنشن پا رہے ہیں ۱۹۲۲ء میں آپ نے سفر حج کیا ۔ ۱۹۲۸ء میں کربلائے معلیٰ اور دیگر عتبات عالیات کی زیارت سے مشرف ہوئے ۔ ۱۹۳۳ء میں مشہد مقدس تشریف لے گئے ۔ آپ شاہ گنج آگرہ کے پرانے امام باڑہ کے متولی ہیں ۔

قومی و مذہبی خدمات آپ مدرسۃ الواعظین ۔ شیعہ یتیم خانہ کی اعانت فرماتے رہتے ہیں ۔ درد آشنا دل رکھتے ہیں ۔

آپ نے ایک مکان پختہ محلہ شاہ گنج آگرہ میں بنوا کر بغرض دائمی چندہ سالانہ مذکورۂ بالا شعبوں و نیز بڑے امام باڑہ شاہ گنج کے لئے وقف فرما دیا ہے ۔ شیعہ کالج کی تعمیر کے وقت اس کے چندہ میں آپ شریک تھے ۔ اس تحریک کو کامیاب بنانے میں ساعی رہے

آپکو انجمن وظیفہ سادات و مومنین سے بڑی دلچسپی ہے اور آپ اس کے ۱۹۱۶ء سے ممبر ہیں ۔ بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں ۔

آپ سے انجمن جشن جوبلی کی خوشی میں صرف دو ممبر چاہتی ہے

عالیجناب سید عابد حسین شاہ صاحب گردیزی ضلعدار نہر کوٹ شاہ ضلع منٹگمری

(ملتان)

حالات زندگی خاندان سادات گردیزی ملتان میں قدیم الایام سے آباد ہے۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت سید جمال الدین محمد یوسف قدس سرہٗ سلطان مسعود ابن سلطان محمود غزنوی کے وقت قصبہ گردیز سے جو کہ غزنی کے قرب و جوار میں واقع ہے آئے تھے۔ قصبہ گردیز کی وجہ سے اس خاندان کو گردیزی کہا جاتا ہے۔ اس خاندان کا ذکر "تذکرہ رؤسائے پنجاب" "ملتان گزٹیئر" میں درج ہے۔ سید عابد حسین شاہ صاحب بھی سادات گردیزی سے ہیں۔

آپ پنجاب یونیورسٹی سے انٹرنس پاس ہیں اور آجکل بمقام کوٹ شاہ ضلع منٹگمری فرسٹ گریڈ ضلعدار نہر ہیں۔ عتبات عالیات کی زیارات سے مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ جولائی ۱۹۱۹ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید اقبال حسین شاہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

(منٹگمری)

مقام پیدائش بھیرہ ضلع شاہ پور آپ کا وطن ہے۔ ابتدائی تعلیم اردو وغیرہ کی بھیرہ میں حاصل کی۔ اس کے بعد لاہور تحصیل علم کی غرض سے آگئے۔ اعلیٰ تعلیم لاہور میں حاصل کی۔

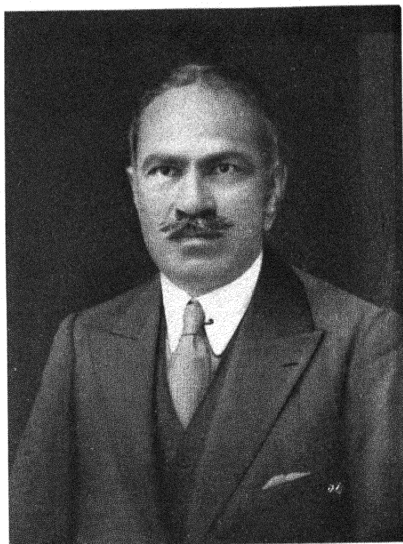
قومی خدمات قومی امور میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔ یہ زمانہ آپکی طالب علمی کا تھا اس وقت سے اب تک اس کے سرگرم رکن ہیں۔ امامیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے تین سال تک آنریری سکریٹری رہے۔

ملازمت آج کل منٹگمری میں اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس ہیں آپ ہر جگہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر بنانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ قومی درد موجود ہے غریب بچوں کی امداد کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جب میں پنجاب کے دورہ کے سلسلہ میں منٹگمری پہنچا تو آپ بڑے اخلاق سے پیش آئے اور وہاں کے مقتدر حضرات کے پاس مجھ کو لے گئے۔

عالیجناب خان بہادر سید سجاد حسین صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ریزیڈنٹ صاحب بہادر گوالیار

(لکھنؤ)

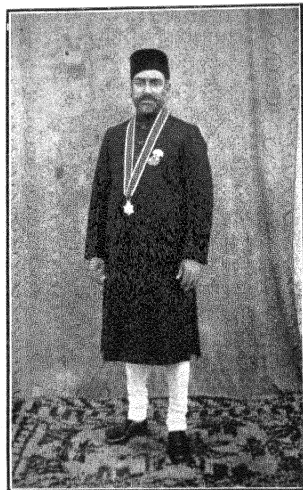
خاندانی حالات آپ قصبہ بجنور ضلع لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے صاحبزادہ حضرت حسینؑ کی اولاد سے ہیں سید محمد صاحب جو حضرت حسینؑ کی گیارھویں پشت میں تھے مع اپنی زوجہ محترمہ کے مشہد مقدس سے ہجرت کر کے وارد ہندوستان ہوئے۔ سید محمد صاحب کی چوتھی پشت ہے۔ سید محمد ابن سید عمر کے دو صاحبزادے تھے بڑے بیٹے سید علی صاحب تھے۔ یہ صاحب اودھ تشریف لائے اور پرگنہ



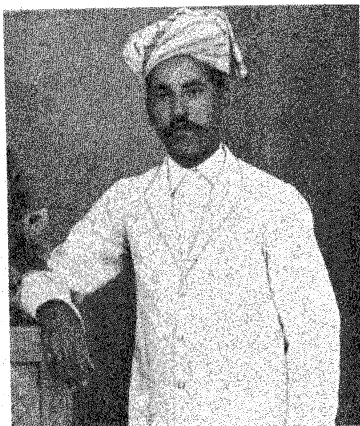
عالیجناب خان بہادر ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ صاحب بالقا



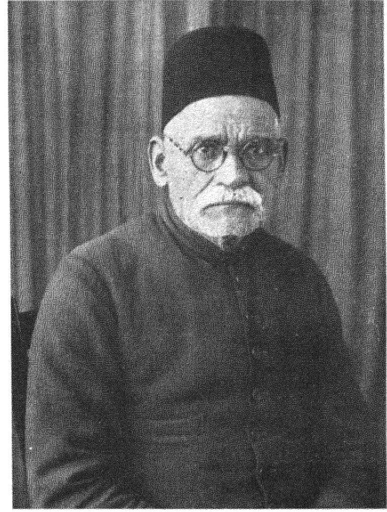
عالیجناب نواب سید علی سجاد صاحب بالقابہ



عالیجناب خان صاحب میرزا خادم حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب سید تصدق حسین صاحب نقوی بالقابہ



عالیجناب خان بہادر سید سجاد حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب سید اقبال حسین شاہ صاحب بالقابہ



عالیجناب سید شکور علی صاحب بالقابہ



عالیجناب سید عابد حسین شاہ صاحب گردیزی بالقابہ

خیر آباد میں سکونت پذیر ہوئے اور اس مقام کا نام علی پور بسہار رکھا
دوسرے صاحبزادہ سید مبارک لکھنؤ تشریف لائے۔

تعلیم اور ملازمت آپنے اردو مڈل، انگریزی مڈل اور انٹرنس
پاس کیا۔ ایف۔ اے میں چند روز تعلیم پاکر ملازمت کے سلسلہ میں
داخل ہوئے۔ شروع میں محکمہ سروے ضلع بریلی میں محافظ دفتر مقرر
ہوئے۔ اس کے بعد ضلع نینی تال میں ہیڈ کلرک و آفس ہیڈ انسپکٹر رہے
بعد کو ضلع ایٹہ کا تبادلہ ہوا سروے سے علیحدگی کے بعد چند روز لکھنؤ
میں قیام کیا اور ۱۰ ارجولائی ۱۹۰۵ء کو پولٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر
نوگانوں (سنٹرل انڈیا) کے دفتر میں کیمپ کلرک مقرر ہوئے ۱۹۰۸ء
میں میرمنشی کے عہدہ پر ترقی پائی ۱۹۱۰ء میں مالوہ ایجنسی (نیمچ) کو تبادلہ
ہوا ۱۹۱۶ء میں ہیڈ کلرک مقرر ہوئے اور ۱۹۲۵ء میں ریزیڈنٹ صاحب
بہادر گوالیار کے انڈین اسسٹنٹ مقرر ہوئے اور ۲۶ راکتوبر ۱۹۳۵ء
میں پنشن پائی۔ ۱۹۲۳ء میں شہزادہ ڈیوک آف کناٹ کے دربار بمقام
دہلی "DONST" کا تمغہ عطا ہوا۔ ۱۹۲۴ء میں خانصاحب کا
خطاب عطا ہوا۔ ۱۹۲۹ء میں خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

قومی خدمات آل انڈیا شیعہ کانفرنس سے بیسہ فنڈ کے سلسلہ میں
آپکو دومرتبہ تمغے ملے۔ میرزا بابر صاحب مرحوم کے امام باڑہ واقع
مال بازار آگرہ کی مرمت کرائی۔ چھوٹے حضرت علیہ السلام کی درگاہ میں
تربت پر چاندی کی چادر چڑھوائی۔ شہید رابع علیہ الرحمہ کا مقبرہ دہلی۔
درگاہ پنجہ شریف میں بنوایا۔ اس میں تقریباً سات ہزار روپیہ صرف ہوا ہے
آپ ۱۹۱۴ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے نہایت باقاعدہ ممبر ہیں مجھکو
آپسے ذاتی نیاز حاصل ہے بڑے متواضع اور خلیق ہیں۔ پانسو روپیہ دے کر
یتیم خانہ لکھنؤ میں ایک کمرہ بنوایا۔

عالیجناب شکور علی صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر و رئیس سنجولی

(شملہ)

حالات زندگی آپ معززین شملہ میں ایک خاص درجہ رکھتے ہیں
آپکا دائرہ احباب بہت وسیع ہے اور ہر قوم و ملت کا فرد آپکی ذات
سے حتی الوسع مستفیض ہوتا رہتا ہے۔
الحمد للہ کہ موصوف آج اپنی ذاتی جدوجہد کے باعث (سنجولی) شملہ
میں کئی کوٹھیوں کے مالک ہیں اور شملہ میں ایک کامیاب کنٹریکٹر ہیں۔
آپ سابق کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کے پریزیڈنٹ تھے اور فی الحال
شملہ بنک لمیٹیڈ کے شیئر ہولڈروں میں سے ہیں۔
قومی و مذہبی امورات سے دلچسپی ہے۔ مقامی انجمن حیدریہ شملہ کی
اکثر مدد فرماتے رہتے ہیں۔
عرصہ سے موصوف آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے مرکزی کمیٹی کے ممبر
ہیں۔ مختلف قومی اخبارات کے خریدار ہیں۔ جولائی ۱۹۲۲ء سے
انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے باقاعدہ ممبر ہیں۔

عالیجناب سید تصدق حسین صاحب نقوی

(کیمبل پور)

مقام و تاریخ پیدائش ۲۹ رجنوری ۱۸۹۹ء کو بمقام کیمبل پور ضلع اٹک (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔

آباؤ اجداد کا حال سلسلہ سیادت اولاد امام نقی علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے اور بھاکری سادات سے منسوب ہوتے ہیں آپ کے والد بزرگوار سید پھول حسین صاحب جبکہ آپکی عمر تین سال کی تھی انتقال فرماگئے۔ آپکی پرورش آپکی والدہ معظمہ نے کی۔ آپ کے جد بزرگوار موضع کامل پور میں ایک معزز اور ممتاز بزرگ تھے۔ آپ موضع کامل پور میں پہلے شخص تھے جنھوں نے مذہب شیعہ کی اشاعت کی۔ آپنے زر کثیر صرف کرکے علماء و مبلغین بلا بلاکر کامل پور میں تبلیغ مذہب جعفریہ کی اور یہ ان کی بدولت سادات کامل پور اصولی شیعہ ہیں۔ آپکے دادا صاحب ہی کی کوشش سے عمارت امام باڑہ تعمیر ۱۹۱۹ء میں ہوئی۔ جو پنجاب میں اپنا نمونہ آپ ہی ہے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم سید باغ علی شاہ صاحب قبلہ کی بدولت دسویں جماعت تک کیمبل پور گورنمنٹ ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کی اور پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۱۶ء میں دسویں جماعت کا امتحان پاس کیا اور فوراً ہی اپنے ضلع میں ملازم ہوگئے اور اب بعہدہ ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ اٹک کیمبل پور ملازم ہیں۔

قومی خدمات بزمانہ جناب سید محسن میرزا صاحب مرحوم سکریٹری انجمن ہذا جبکہ انجمن کا دفتر کیمبل پور میں تھا تو آپنے دو سال انجمن کے حالات کو بلا معاوضہ آڈٹ کیا۔

سید محسن میرزا صاحب مرحوم بانی انجمن حسینیہ کیمبل پور نے دوران قیام کیمبل پور اس انجمن کی بنیاد قائم کی تھی۔ اور انجمن حسینیہ کامل پور کے بعہدہ نائب سکریٹری دو سال تک کام کرتے رہے۔ پھر دو سال تک جنرل سکریٹری رہے۔ آپ آنریری سکریٹری انجمن معین التبلیغ ضلع اٹک کیمبل پور کی خدمت باوجود بیحد مصروفیت کے سرانجام دیتے ہیں۔ جولائی ۱۹۲۳ء سے انجمن وظیفہ سادات کے ممبر ہیں۔

عالیجناب نواب سید علی سجاد صاحب متولی گلزار باغ

(پٹنہ)

حالات زندگی آپ ۱۸۹۷ء میں پیدا ہوئے آپنے ابتدائی و اعلیٰ تعلیم پٹنہ میں حاصل کی آپ شہر پٹنہ کے مشہور و معروف خاندان نواب عبد العلی خاں صاحب نائب ناظم پٹنہ کے چشم و چراغ ہیں۔ زمانہ تعلیم نہایت شاندار رہا

قومی خدمات آپکا خاندان خصوصیت سے کار ہائے خیر و سرپرستی مذہب میں مشہور رہے۔

آپ کی جدہ ماجدہ جناب امام باندی بیگم صاحبہ مغفورہ نے جو کثیر جائداد کی مالکہ تھیں کار ہائے خیر و عزاداری امام مظلوم علیہ السلام کے لئے وقف کردی۔

وقف گلزار باغ ان ہی مرحومہ کی یادگار رہے۔ جس کی زمام تولیت جناب نواب صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ ایک مدرسہ تعلیم دینیات کے لئے اپنے والد بزرگوار کے نام پر "مدرسہ عباسیہ" قائم کیا۔ جس میں تقریباً سو سوا سو طلبہ تعلیم پاتے ہیں اور اُن کے خورونوش و قیام کے لئے بورڈنگ بھی تعمیر کیا۔

مسافرین و سیاح اور دیگر ضرورتمندوں کے لئے ہمیشہ آپ کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ سیکڑوں بیواؤں اور یتیموں کی پرورش کرتے ہیں۔

انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے جنوری ۱۹۲۳ء سے ممبر ہیں اور انجمن کے محسن ہیں اور اس کی ترقی میں کوشاں رہتے ہیں۔

کیا آپ توسیع ممبران کی طرف توجہ نہ فرمائیں گے؟

عالیجناب خان بہادر ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ صاحب سول سرجن
(فتح گڈھ)

پیدائش و تعلیم آپ اکتوبر ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے - آپ کا وطن سادات ہمن ضلع بجنور رہے - آپکے والد ماجد سید غلام مصطفیٰ صاحب الواسطی ہمن کے معززین میں سے تھے - اعلیٰ تعلیم جے پور کالج میں حاصل کرنیکے بعد ۱۹۰۹ء میں لاہور میڈیکل کالج سے ایل - ایم - ایس کیا -

ملازمت ۱۹۰۹ء میں اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے ۱۹۱۸ء میں بحیثیت لکچرار آگرہ میڈیکل کالج میں تعیناتی ہوئی اور وہاں پر گیارہ سال تک اپنے فرائض منصبی کو بطریق احسن انجام دیا جس کے صلہ میں ۱۹۲۰ء میں گورنمنٹ نے خان بہادری کا خطاب عطا فرمایا اور ۱۹۲۹ء میں عہدۂ سول سرجنی پر مقرر کیا - آج کل آپ فتح گڑھ میں تعینات ہیں -

انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے اگست ۱۹۲۳ء سے ممبر ہیں نام و نمود کو پسند نہیں فرماتے، میرے مسلسل تقاضوں اور درخواست پر اپنا فوٹو مرحمت فرمایا ہے

عالیجناب خواجہ تہور علی حیدر صاحب بی - اے - ایل ایل - بی وکیل
(پانی پت)

حالات زندگی آپ کے والد بزرگوار خواجہ حیدر علی صاحب پٹیالہ میں مشہور و معروف وکیل تھے - خواجہ تہور علی حیدر صاحب کی ابتدائی و اعلیٰ تعلیم ریاست پٹیالہ ہی میں ہوئی - لاہور سے ایل - ایل - بی پاس کیا ابتداءً کرنال میں پریکٹس شروع کی بعدہٗ پانی پت میں تشریف لائے اور اب مستقلاً پانی پت میں وکالت کرتے ہیں - مذہبی و قومی امور میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں - شیعہ پنچایت و انجمن حسینی کے سکریٹری ہیں اکتوبر ۱۹۲۲ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب خان صاحب میرزا خادم حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ
(گورکھپور)

حالات زندگی آپ کا مولد فیض آباد ہے - مورث اعلیٰ نادر شاہ کے ساتھ دہلی تشریف لائے تھے اور وہیں فوجی خدمات انجام دیتے رہے بعد ازاں شاہان اودھ کے یہاں فوجی خدمتگزاریاں کیں - آپکے پردادا کپتان کے عہدہ پر فائز تھے اور اسی کی خدمت میں بہت بڑی جاگیر گورکھپور کے ضلع میں معافی ملی تھی چنانچہ کپتانگنج اپنے نام سے ایک موضع آباد کیا میرزا صاحب اسکے اسوقت معافیدار ہیں آپنے یونیورسٹی علیگڈھ میں تعلیم پائی ایک کتاب "تحفۂ صغریٰ" المعروف بہ رفیق النساء تصنیف کی - شیعہ کانفرنس کے ہمدرد ہیں اور تمام قومی ادارات کی امداد فرماتے رہتے ہیں - اگست ۱۹۲۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں نہایت ہی منکسر المزاج ہیں

عالیجناب حجۃ الاسلام مولانا مولوی سید محمد صاحب قبلہ مجتہد العصر پرنسپل سید المدارس

(امروہہ)

ولادت و اجداد کا حال جناب مولانا قبلہ بتاریخ ۱۲ ربیع الاول مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۱ء بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ تاریخی اسم گرامی نظیر حسن ہے۔ آپکے والد ماجد جناب مولانا السید احمد حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ اعاظم علما سے تھے۔ جنکے علمی انوار و برکات کے حقیقی حامل و وارث مولانا ہیں۔

تعلیم آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ سید المدارس امروہہ میں حاصل کی اور منطق و فلسفہ و ہیئت و کلام و فقہ و اصول فقہ معقولات و منقولات کی مروجہ کتب درسیت اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں۔

۱۳۲۸ھ میں والد صاحب مرحوم کے انتقال سے چند سال بعد آپ لکھنؤ تشریف لے گئے اور سلطان المدارس کے درجۂ اعلیٰ میں مشغول تحصیل رہے ۱۳۳۶ھ میں سند صدر الافاضل حاصل کی۔ پھر وطن تشریف لائے۔ اور سید المدارس امروہہ کی صدارت اختیار فرمائی لیکن اسی اثنا میں علمی ولولہ و فطری ذوق نے باوجود بہت سی ذمہ داریوں کے سفر عراق پر آمادہ کیا جس کے لئے انجمن وظیفہ سادات و مومنین اور سلطان المدارس لکھنؤ نے آپکے واسطے وظائف منظور کئے۔

انجمن ہذا کا یہ وظیفہ جو اُس کی دینی دلچسپی کا ایک نمونہ ہے اور جسکی واپسی اُس نے اپنے دستور عام کے مطابق لازمی بھی قرار نہیں دی۔ سب سے اول مولانا کے واسطے جاری کیا گیا۔ اور سلطان المدارس کی تاریخ میں یہ دوسرا وظیفہ تھا جیسا کہ اُس ایڈریس سے ظاہر ہوتا ہے جو ۱۹۲۲ء میں بحضور سر ولیم مارس صاحب بہادر گورنر ممالک متحدہ کی جانب جامعہ سلطانیہ پیش کیا گیا تھا۔ اس سپاسنامہ میں ان پانچ فارغ التحصیل افاضل کا تذکرہ ہے جنکو تکمیل علوم کے لئے ملک عراق بھیجا گیا اور جو حضرات وہاں سے واپس ہو کر مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔ اس فہرست میں دوسرے نمبر پر جناب مولانا کا نام مبارک ہے۔

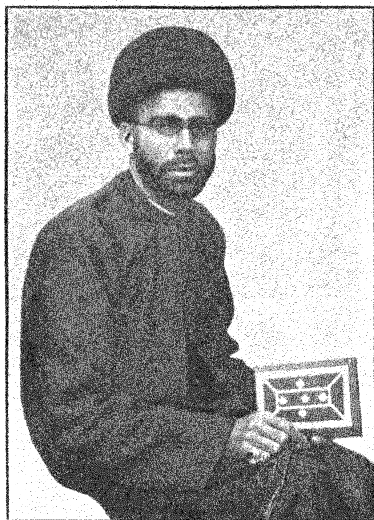
تعلیم عراق عراق میں علاوہ دیگر حجج اسلام کے خصوصیت کے ساتھ سرکار آقا میرزا محمد تقی صاحب شیرازی کے درس میں آپ کی شرکت رہی اور حجۃ الاسلام آقا سید محمد نجف فیروزآبادی حجۃ الاسلام آقا شیخ حسین حائری مازندرانی حجۃ الاسلام آقا شیخ محمد کاظم شیرازی کے اجازات اجتہاد سے مشرف ہو کر ۱۳۳۹ھ میں آپ ہندوستان تشریف لائے۔ اور پھر سید المدارس امروہہ کی سرپرستی قبول فرمائی۔

سید المدارس جس کے مولانا آج کل پرنسپل ہیں امروہہ میں علوم مشرقیہ کی ایک قدیم و مشہور سب سے پہلی تعلیمگاہ ہے جو ابتدا میں صرف دینیات کا ایک مدرسہ تھا لیکن مولانا کے فیوض و مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ اس میں چودہ سال سے علوم و فنون عربیہ و السنہ مشرقیہ کا تعلیمی سلسلہ زیر نگرانی سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ دو سرکاری امتحانات مولوی عالم و فاضل، منشی کامل میں کافی تعداد سے طلبا شریک ہوتے ہیں۔

یہ مولانا کی مخصوص جامعیت ہے کہ جس طرح آپکے تبحر علم و فضل سے تشنگان علم بحیثیت درس و تدریس سیراب ہوتے ہیں اسی طرح آپکے مواعظ و تصنیفات کے چشمہائے فیوض جاری ہیں اور ایسے ممتاز و مشہور فصیح البیان و طلیق اللسان واعظ ہیں جنکی خصوصیت قوم و ملت کے لئے موجب تشکر و باعث منت ہے کہ آپنے امروہہ یا بیرونجات میں کسی مقام سے کبھی کسی وقت نذر وغیرہ کا قبول فرمانا گوارا نہیں کیا اور محض قربۃً الی اللہ تمام عظیم الشان مجالس مذہبیات کی زحمت برداشت فرماتے ہیں۔

تصانیف قلمی رسائل میں آپ بیش بہا جواہر کے مالک ہیں "رسائل الشرعیہ" "وظائف الشیعہ" "نور العین" "فتح الفریقین" "فرق الفریقین" "اصول خمسہ" "عشرہ کاملہ" ایسی قابل قدر تصنیفات ہیں جن میں اول الذکر بے مثل و بے نظیر کتابیں ملک میں شائع ہو چکی ہیں اور تمام اطراف و اکناف سے جنکی عظمت و جلالت کا اعتراف ہو رہا ہے۔

حجاز کانفرنس کی صدارت حجاز کانفرنس دہلی کا وہ اجلاس



عالیجناب مولوی سید محمد صاحب قبلہ مجتہد



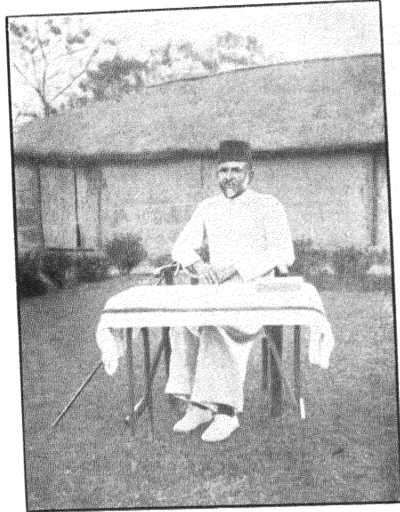
عالیجناب جسٹس سید فضل علی صاحب بہادر بالقابہ



[illegible]



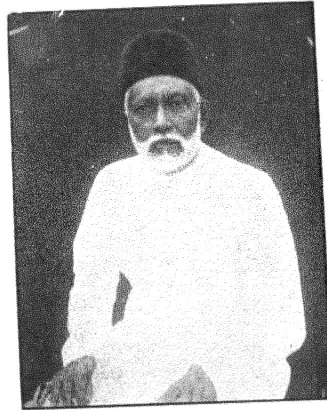
عالیجناب سید مہدی حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی شریف الحسن صاحب قبلہ



عالیجناب مولوی سید علی حیدر صاحب کاظمی بالقابہ



عالیجناب خان بہادر احمد علی صاحب بالقابہ



عالیجناب ممتاز حسین صاحب بالقابہ

جو آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے ساتھ اپریل ۱۹۳۲ء میں منعقد ہوا تھا اور جس کے جناب مولانا صدر تھے اس موقع پر ایسا فصیح و بلیغ پُر زور و پُر از معلومات زبانی خطبہ صدارت ارشاد فرمایا تھا جو بیحد مقبول ہوا۔ اس حجاز کانفرنس میں خاکسار بھی موجود تھا۔ یہ ایسی معرکۃ الآرا تقریر تھی کہ ہزاروں کا مجمع ہمہ تن گوش تھا اور ہر طرف سے تحسین و آفرین کے فلک شگاف نعرے بلند تھے۔ جب حضرت مولانا نے انہدام جنت البقیع کا نقشہ کھینچا ہے تو تمام سامعین گریہ و بکا کر رہے تھے۔ یہ اسپیشل اجلاس شیعہ کانفرنس کی تاریخ میں ایک یادگار اجلاس رہیگا۔

غرضکہ مولانا کے مدارج علمیہ و خدمات ملیہ و اوصاف حمیدہ و خصائل پسندیدہ، محاسن اخلاق، تواضع، ایثار، منکسر مزاجی، روشن خیالی کے پائدار نقوش صفحات قلوب پر ثبت ہیں۔ حضرت مولانا انجمن وظیفہ سادات سے خاص ہمدردی رکھتے ہیں سرفراز۔ اسد۔ سفینہ۔ الواعظ۔ اتحاد وغیرہ میں "سلور جوبلی" نمبر کی تائید اور انجمن کی خدمات کے اعتراف میں متعدد مضامین شائع ہوئے ہیں جناب قبلہ و کعبہ اپریل ۱۹۲۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب شاہزادہ میرزا محمد مراد شاہ صاحب گورگانی

(دہلی)

آبا و اجداد کا حال شاہزادہ میرزا فیاض بخت عرف میرزا محمد فیاض شاہ مرحوم کی حقیقی ہمشیرہ نواب عمدۃ الزمانی بیگم عرف نادر الزمانی بیگم صاحبہ ملکۂ وقت تھیں اور ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی آخری بادشاہ دہلی سے منسوب تھیں۔ والدہ کا نام نواب ستی بیگم صاحبہ دختر لاڈو بیگم صاحبہ چچا زاد بہن جناب نواب ملکۂ آفاق والدہ نواب والدہ نواب سید علی شاہ والی لکھنؤ اور نواب ستی بیگم صاحبہ کے والد کا نام میرزا آغا علی ولد نواب کاظم علیخاں قلعدار خلف نواب ہاشم علی خاں۔ شاہزادہ مذکور الصدر کو تا ایام غدر ۱۸۵۷ء پانچ سو پچاس روپیہ ماہوار وظیفہ شاہی ملتا رہا۔

بعد غدر شاہزادہ صاحب کا بہت سا زمانہ معیت اپنی زوجہ شہزادہ بیگم صاحبہ (پروتی شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی) ریاست عالیہ بھوپال تاج محل میں گذرا۔ اور علیہ نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ مرحومہ و مغفورہ والیہ ریاست بھوپال کے دریائے فیض و کرم نے اسدرجہ سیراب کیا کہ انقلاب دہلی کی تمام کلفتیں فراموش ہوگئیں۔ شاہزادہ صاحب نے جب دہلی میں انتقال کیا تو آپ کے فرزند میرزا محمد شاہ کی عمر دس سال کی تھی۔

پیدائش و تعلیم میرزا محمد مراد شاہ کی پیدائش شاہجہاں آباد المعروف بہ دہلی شہر میں ہوئی سکونت من ابتدائے پیدائش تا ایندم اپنے موروثی مکان واقع گلی میہ جلہ۔ بازار لال چاہ دہلی میں ہے۔ اینگلو عربک ہائی اسکول دہلی میں تعلیم حاصل کی، اور ۱۹۰۲ء میں انٹرنس پاس کیا۔

ملازمت ۱۹۰۵ء میں دفتر صاحب ڈپٹی اکونٹنٹ جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف اوڈٹ آفس دہلی میں ملازم ہوئے اور اسوقت سینیئر ڈویژن سپروائزر ہیں۔ زمانہ پنشن قریب ہے۔ بڑے صاحبزادہ میرزا اکبر شاہ سینٹ اسٹیفنز کالج دہلی میں بی۔ ایس۔ سی۔ کلاس (فائنل) میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چھوٹے صاحبزادہ میرزا اصغر شاہ ٹمل کلاس میں پڑھتے ہیں دونوں کو گورنمنٹ سے پولیٹیکل اسکالرشپ برائے حصول تعلیم ابتدا سے ملتا ہے۔

قومی خدمات میرزا صاحب انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے پرانے معاون ہیں۔ اور انجمن سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔

آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ کی اعانت میں ابتدا سے حصہ لیتے ہیں مذہبی و قومی کاموں میں خلوص سے امداد کرتے ہیں نہایت متواضع اور خلیق واقع ہوئے ہیں۔ مجھ کو آپ سے نیاز حاصل ہے۔ آپ جنوری ۱۹۲۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب آنریبل جسٹس سید فضل علی صاحب بہادر جج ہائی کورٹ

(پٹنہ)

ولادت وغیرہ سال ولادت ۱۸۸۶ء ہے۔ آپکے والد ماجد جناب سید ناظر علی صاحب بنارس میں وکالت کرتے تھے اور ایک نہایت معزز و بابرکت ہستی تھی جنکی خیر و برکت سے اُن کے زمانۂ حیات میں بہت سے لوگ مستفید ہوا کرتے تھے۔ اور امور خیر میں جناب سید صاحب موصوف کو بہت انہماک تھا اور تعزیہ داری و محبت اہلبیت میں خاص خلوص و دلچسپی رکھتے تھے۔ چنانچہ جج صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ اُن کو دنیوی ترقی ہوئی ہے وہ اُن کے والد ماجد کی فیاضیوں کا نتیجہ ہے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم جج صاحب نے مذہبی تعلیم مدرسہ ایمانیہ بنارس میں حاصل کی اور فخر العلما جناب مولانا سید علی خورد صاحب مرحوم و مغفور کے زیر تعلیم رہے اور انگریزی تعلیم جناب موصوف نے لندن مشن اسکول بنارس میں حاصل کی اور لندن مشن کے ہر درجہ میں اوّل ہوتے رہے اور بہت سے تمغے و انعامات سال بسال پاتے رہے اور انٹرنس کے امتحان الہ آباد یونیورسٹی میں اوّل ہوئے منجملہ ور انعامات کے موصوف کو ایک تمغہ اسکول سے اس بنیاد پر ملا کہ اسکول کے اساتذہ نے آپکی خداداد ذکاوت و ذہانت کی تعریف کی، یہ تمغہ اسکول کو ایک امریکن نے نذر کیا تھا۔

جج صاحب کے والد ماجد سید ناظر علی صاحب کا انتقال اُسی سال ہوا جس سال امتحان انٹرنس کی تیاری کر رہے تھے اور اُن کے انتقال کی وجہ سے ایک انقلاب عظیم زندگی و خاندان میں پیدا ہوگیا اور بحالت کم سنی میں موصوف طرح طرح کے تردّدات میں مبتلا ہوگئے۔ مگر نہایت استقلال کے ساتھ اپنی تعلیم میں مصروف رہے اور بعد کامیابی انٹرنس کے کوئن کالج بنارس میں داخل ہوئے۔ چنانچہ ایف۔ اے کا امتحان فرسٹ ڈویزن میں پاس کیا اور یونیورسٹی کے امتحان میں موصوف کا چوتھا نمبر تھا اور ۱۹۰۶ء میں موصوف نے بی۔ اے پاس کیا اور پھر الہ آباد یونیورسٹی میں فرسٹ ہوئے۔ اس کے بعد میور سنٹرل کالج الہ آباد میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے اور ایم۔ اے و ایل۔ ایل۔ بی کے درجوں میں داخل ہوئے۔ ۱۹۰۸ء میں پریوس ایم۔ اے کا امتحان فرسٹ ڈویزن میں پاس کیا اور پھر کل یونیورسٹی میں فرسٹ ہوئے۔ اسی سال موصوف ولایت روانہ ہوئے۔ اور امتحان بیرسٹری کو فرسٹ کلاس میں پاس کیا اور ۱۹۱۲ء میں ہندوستان واپس ہوکر شہر چھپرہ میں پریکٹس شروع کی تھوڑے عرصہ میں بہت کافی شہرت حاصل کی اور مختلف اضلاع یو۔ پی و بہار میں ان کی طلبی ہونے لگی۔

چنانچہ کثرت مشاغل یعنی مقدمات کی وجہ سے عرصہ دراز تک چھپرہ سے غیر حاضر ہونا پڑتا تھا۔ لہذا چند احباب کے اصرار پر ۱۹۲۴ء میں چھپرہ چھوڑکر پٹنہ میں بیرسٹری شروع کی اور ۱۹۲۸ء میں جج ہائی کورٹ ہوئے۔

بیگم فضل علی صاحبکے والد جناب سید ذاکر حسین صاحب مرحوم بہار اڑیسہ کے ایک مشہور ڈپٹی کلکٹر تھے اور الحمد للہ کہ جناب جج صاحب کے اس وقت پانچ اولاد ہیں۔ جن میں دو پسر و تین دختر ہیں۔ چنانچہ بڑی صاحبزادی کی شادی سید مہدی امام صاحب بی۔ اے بار ایٹ لا پسر مسٹر حسن امام صاحب مرحوم سے ہوئی ہے۔ جج صاحب موصوف نہایت خلیق اور منکسر المزاج ہیں۔ آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے جولائی ۱۹۲۲ء سے نہایت باقاعدہ ممبر ہیں۔

ہر شخص جو اپنی آمدنی کا ایک فی صدی ماہوار چندہ ادا کرے اس انجمن کا ممبر ہو سکتا ہے۔
جو حضرات پانچسو روپیہ یکمشت چندہ مرحمت فرمائیں وہ لائف ممبر متصور ہونگے۔

عالیجناب سید مہدی حسین صاحب زیدی نائب تحصیلدار

(فیروزآباد ضلع آگرہ)

حالات زندگی سید مہدی حسین صاحب زیدی خلف خانصاحب میر ولایت حسین صاحب سابق اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر ایم - اے او کالج علیگڈھ نے ابتدا سے انتہا تک تعلیم علیگڈھ کالجیٹ اسکول و کالج میں پائی چونکہ آنکھیں کمزور تھیں اس لئے صرف ایف - اے تک پڑھا - اگست ۱۹۱۸ء میں عارضی نائب تحصیلدار مقرر ہوئے ۱۹۲۴ء سے مستقل نائب تحصیلدار ہیں اور ستمبر ۱۹۲۸ء سے فیروزآباد ضلع آگرہ میں تعینات ہیں درد قومی سے آپ کا دل لبریز ہے -

قریب قریب ہر سال دو چار جدید ممبر انجمن کو دیتے ہیں - مقامی ممبران سے چندہ وصول کرکے سکریٹری صاحب انجمن کے پاس بھیجتے ہیں آپ فروری ۱۹۱۹ء سے انجمن کے ممبر ہیں -

---

عالیجناب خان بہادر سید احمد علی صاحب انصاری رئیس و ڈپٹی کلکٹر

(پٹنہ)

پیدائش و اجداد کا حال آپکی پیدائش یکم جولائی ۱۸۶۸ء کو بمقام پٹنہ ہوئی آپ کے والد بزرگوار کا نام سید ہادی علی خاں صاحب مرحوم تھا - آپ کا مادری سلسلۂ نسب مخدوم شاہ شرف الدین صاحب بہار شریف اور پدری ابوالفتح صاحب واسطی تک پہنچتا ہے -

ابتدائی تعلیم گھر پر مختصر سی تعلیم حاصل کرنیکے بعد پٹنہ کالجیٹ اسکول میں داخل ہوئے ۱۸۸۳ء میں اسی اسکول سے انٹرنس کے امتحان میں کامیابی حاصل کی اور ۱۸۸۵ء میں ایف - اے اور ۱۸۸۷ء میں بی اے آنرز پٹنہ کالج سے پاس کیا -

ملازمت سرکاری ۱۸۹۱ء میں سب ڈپٹی مقرر ہوئے اور ۱۸۹۵ء میں ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر فائز ہوئے ۱۹۰۵ء لغایتہ ۱۹۱۱ء کمشنر کے پرنسپل اسسٹنٹ رہے ۱۹۰۹ء میں خانصاحب کا اور ۱۹۱۵ء میں "خان بہادر" کا خطاب ملا ۱۹۱۸ء میں خدمات جنگ کے صلہ میں سند ملی اور اُسی سال وار میڈل ملا - اس کا تذکرہ اس فہرست میں ہے جو گورنمنٹ آف انڈیا گزٹ مرقومہ ۲۹ جولائی ۱۹۱۹ء کے ساتھ شائع ہوئی ہے ۱۹۲۳ء میں کچھ دنوں کے لئے قائم مقام کلکٹر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع سارن رہے ۱۹۲۴ء میں پنشن ملی - دوران ملازمت میں نہایت ہی نیک نام رہے اور کارگزار افسران میں شمار رہا - متعدد اسناد آپکی مستعدی قابلیت اور تدین کے متعلق افسران اعلیٰ نے مرحمت فرمائی ہیں -

نیم سرکاری خدمات کچھ دنوں تک ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع سارن کے چیرمین رہے - اور پٹنہ یونیورسٹی کے انعقاد کے موقع پر جو کمیٹی مرتب ہوئی تھی اس کے منجملہ تین ممبران کے ایک ممبر تھے

قومی خدمات ۱۹۲۴ء میں پنشن پانے کے بعد ہمہ تن قومی خدمت کی طرف متوجہ ہوئے دسمبر ۱۹۲۶ء میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا سالانہ اجلاس پٹنہ میں نہایت ہی کامیابی کے ساتھ آپکی کوششوں سے ہوا آپ مجلس استقبالیہ کے سکریٹری بھی تھے - سنہ مذکور میں آپنے پٹنہ میں بہار صوبہ شیعہ کانفرنس کا انعقاد کیا اور نہایت ہی جانفشانی اور نیکنامی سے آنریری سکریٹری کے فرائض ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۵ء تک انجام دیتے رہے - اس دوران میں بہت سے ایسے موقع آئے جبکہ بظاہر نہ سلجھنے والی گتھیوں کی وجہ

سے کانفرنس ٹوٹنا چاہتی تھی مگر آپ نے خوش اسلوبی سے قومی بیڑے کو سنبھالا ۱۹۳۵ء میں جبکہ بوجہ ضعیفی آپ نے سکریٹری شپ سے استعفا دیا تو قوم نے آپ کو ایک سپاسنامہ نقرئی کاسکٹ میں بعوض حسن خدمات پیش کیا اور اس سپاسنامہ کے الفاظ سے آپ کی بے لوث سعی اور مخلصانہ خدمات کا پتہ چلتا ہے۔ آپ اس ضعیفی میں بھی جوانوں سے زیادہ کام کرسکتے ہیں۔

تصانیف و تالیفات آپ فارسی کے ایک باکمال شاعر ہیں اور فن تاریخ گوئی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ آپکی تصانیف فارسی میں، حدیقہ آخرت مخمس غیر منقوط۔ مثنوی برگ سبز۔ مثنوی تشکر، مواعظ عقلیۂ وغیرہ مشہور ہیں۔ آپ نہایت ہی پابند مذہب اور ہمدرد قوم ہیں۔ ہر قومی کام میں باعذر شرکت کرتے ہیں۔

آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے جولائی ۱۹۲۲ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید ممتاز حسین صاحب اورسیر

(سہسرام ضلع شاہ آباد)

حالات زندگی گورنمنٹ ہائی اسکول میرزاپور سے انٹرنس پاس کرنیکے بعد پٹنہ انجنیرنگ کالج میں چار سال تعلیم حاصل کرکے اورسیر کلاس کا امتحان پاس کیا اور ایک سال ٹریننگ کے بعد اپر سپارڈنیٹ کا سرٹیفکٹ حاصل کیا ابتداءً میں پانچ برس پٹنہ ضلع میں ملازمت کی پھر اپریل ۱۹۲۷ء سے شاہ آباد (آرہ) میں ملازمت کی جہاں ابتک ملازم ہیں ۱۹۲۹ء میں اپنے والد ماجد جناب خان بہادر حاجی سید محمد خلیل صاحب ایم۔ اے مرحوم کے ہمراہ مشہد مقدس کی زیارت سے مشرف ہوتے پھر دوبارہ ۱۹۳۳ء میں بہ ہمراہی سید مجتبیٰ حسن صاحب بلگرامی موضع سمری ضلع شاہ آباد کے مشہد مقدس سے براہ قم کربلائے معلیٰ و عتبات عالیات کی زیارت سے مشرف ہوکر دو ماہ بعد واپس وطن ہوئے۔ آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے جولائی ۱۹۲۲ء سے ہیں۔ اور انجمن سے بڑی دلچسپی کا اظہار فرماتے ہیں۔

عالیجناب علی حیدر صاحب کاظمی بی۔ اے ایل۔ ٹی ہیوتنی

(ایٹہ)

ولادت دسمبر ۱۸۹۶ء میں ولادت بمقام قصبہ نیوتنی ضلع اُناؤ ہوئی۔ ابتدائی تعلیم سے فراغت پانیکے بعد حسین آباد ہائی اسکول لکھنؤ سے میٹرکولیشن اور کنگ کالج لکھنؤ سے بی۔ اے پاس کیا۔

ملازمت تعلیم سے فرصت پاتے ہی بلا انتظار اگست ۱۹۲۱ء میں سب ڈپٹی انسپکٹری مل گئی۔ جھانسی۔ ہمیرپور۔ اُناؤ ہوتے ہوئے ایٹہ پہونچے۔ دوران ملازمت میں رخصت لیکر ۱۹۲۹ء میں ایل۔ ٹی الہ آباد سے کیا۔ نہایت ہی مستقل مزاج ہیں اور ترقی کرنے کا مادہ موجود ہے۔ اپنے فرائض منصبی کو نہایت تندہی اور محنت کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات کے نومبر ۱۹۲۶ء سے ممبر ہیں اور انجمن ہذا سے بہت دلچسپی کا اظہار فرماتے ہیں۔ مجھے آپ سے نیاز حاصل ہے۔

عالیجناب مولوی سید شریف حسین صاحب زیدی الواسطی باہرہوی حسین آبادی

ولادت وغیرہ | تاریخ ۲ ر اکتوبر ۱۸۹۳ء کو اپنے خاص وطن قصبہ حسین آباد ضلع پلاموں میں ولادت ہوئی۔ اصل نام نور روز محمد ہے یہ نام والدین نے اس مناسبت سے رکھا کہ ولادت کے دن ۹ ربیع الاول تھی۔ سید شریف حسین کے نام سے مشہور ہوئے۔ شریف تخلص کرتے ہیں۔ والد کا نام سید فراست حسین عرف وزیر نواب صاحب (ابن حکیم حاذق سید تصدق حسین صاحب عرف غلام حسین صاحب رئیس اعظم حسین آباد ضلع پلاموں) ہے نیز مشیر الملک معین الدولہ نواب سید غلام حسین خاں صاحب بہادر ظفر جنگ وسعید الدولہ نواب سید علی خاں صاحب بہادر شمشیر جنگ (ابن بخشی الممالک نواب سید ہدایت علی خاں صاحب بہادر اسد جنگ کی لڑکیوں (جدۂ اعلی وجدۂ ماجدہ) کے واسطے سے سلسلۂ امام حسن ابن علی علیہ السلام تک پہونچتا ہے۔

تعلیم | آسودہ اور خوشحال گھرانے میں پیدا ہوئے۔ دسویں برس قصبہ حسین آباد کے مڈل اسکول میں داخل ہوئے۔
۱۹۱۰ء میں مڈل پاس ہوئے۔ مہربان مدرسین کے ذریعہ ڈالٹین گنج آئے ٹرینگ اسکول میں داخلہ ہوا۔ قاعدہ کے مطابق مبلغ چار روپیہ وظیفہ ملنے لگا۔ ۱۹۱۱ء میں یہاں سے فرسٹ ڈیپارٹمنٹ میں کامیاب ہوئے رانچی گئے۔ مہربان معلمین کی سفارش یہاں بھی کام آئی۔ رانچی ٹرینگ اسکول میں نام درج ہوا، مبلغ سات روپیہ وظیفہ ہوا۔

ملازمت | ۱۹۱۳ء میں مدرسہ انجمن حیدریہ حسین آباد میں ملازمت ملی اس وقت سے برابر سررشتہ تعلیم میں ملازمت کا سلسلہ جاری ہے دوران ملازمت غیر انسپکٹنگ مولوی بحال رہے۔ گڑھوا، کھوناتھ پور کے جنگلوں اور پہاڑوں کی سیر و سیاحت کا موقع ملا۔ سون ندی کے کنارے کنارے خوب گلگشت ہوئی۔ شیروں وغیرہ درندوں کی آوازیں جن سے کبھی کان آشنا نہ تھے دن دہاڑے جنگلوں میں سنا کئے داؤد نگر مڈل انگلش ضلع گیا میں آکر پٹنہ سے فائنل کی سند پرائیویٹ امتحان دیکر حاصل کی۔ اپر موڈل مکتب حسین آباد و کوسیارہ میں مدرس اعلی رہے۔ کھجوہ مڈل انگلش اسکول میں آنا ہوا یہاں سے مڈل ورناکیولر اسکول مولانگر ضلع مظفر پور کے مدرس اعلی بحال ہوکر ۱۳ ر مئی ۱۹۲۴ء میں مولانگر آنا ہوا اور ۲۹ ر اپریل ۱۹۳۳ء میں مڈل انگلش اسکول اوراؤی ضلع مظفر پور تبدیل ہوکر پہونچے۔

قومی خدمات | اگست ۱۹۲۵ء میں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہوئے چندہ وقت پر ادا ہوتا رہا۔ نظری مشاغل کتب بینی اور روحانی غذا، اخباری دنیا سے باخبر رہنا ہے۔ اپنی اس چھوٹی بضاعت میں ہزار سے زیادہ کتابوں کے مالک ہیں۔ جن میں اکثر و بیشتر کمیاب و نایاب ہیں۔ بزرگوں کے ہاتھوں کے لکھے قلمی نسخے اور قرآن مجید بڑی مشکلوں سے بہم پہونچی اس اس میں سو کے قریب فن تاریخ و تذکرہ، سوانحات اور نسب نامے وغیرہ ہیں۔ جد و جہد اور کاوشوں کا نتیجہ اول "تذکرۃ الاجداد فی احوال حسین آباد" جامع طباعت سے مزین ہوکر خراج تحسین وصول کر رہا ہے۔
اسی طرح خدا کرے باقی تصنیف و تالیف بھی جلد شائع ہوں۔ آمین ثم آمین یارب العلمین قومی کاموں میں اب تک جو کچھ حصہ لیا ہے اس کی شہادت اثنا عشری، سرفراز، ذوالفقار، وغیرہ کے فائل دیں گے۔ گروقا صاحب جن کا سلسلہ نسب مشیر الملک ممدوح الذکر سے ملتا ہے، کی تصنیف "نظارۂ وطن" میں لکھا ہے ؎

اہلِ ولا شریف حسین افتخار ما | جانِ کمال ذی ہنر و صاحب ذکا
ہمدردِ قوم صاحب اخلاق بے ریا | فخر زمن محب وطن مایۂ وفا
ارباب ذوق محرک "نظارۂ وطن"
ذاتِ شریف زینت گہوارۂ وطن

آپ کا دل قومی و مذہبی درد سے لبریز ہے۔ اور آپ انجمن وظیفہ سادات و منین سے بہت دلچسپی کا اظہار فرماتے ہیں۔

عالیجناب سید کاظم میرزا صاحب موسوی ایل ایل-بی وکیل

(دہلی)

پیدایش وابتدائی حالات آپ ۱۸۹۱ء میں فراشخانہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اینگلو عربک کالج دہلی میں حاصل کی سنہ ء میں انٹرنس پاس کیا۔ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ سے بی۔ اے ۱۹۲۷ء میں پاس کیا ۱۹۲۹ء میں ایل۔ ایل۔ بی پاس کیا اور اب دہلی میں وکالت کرتے ہیں۔

قومی خدمات قومی امور میں کافی دلچسپی لیتے ہیں مجلس لیگ دہلی کے سکریٹری ہیں جنوری ۱۹۲۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولوی سید سعید حسن صاحب مرحوم نقوی وکیل

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوئے آپکے والد مرحوم سید الطاف حسین صاحب امروہہ کے معافیداران میں سے تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں آپکے سر سے سایۂ پدری اُٹھ گیا آپکے ماموں سید خادم حسین صاحب کی زیر نگرانی ابتدائی تعلیم امروہہ میں حاصل کی۔

اُردو مڈل نہایت عمدہ نمبروں سے پاس کرنے کے بعد آپنے عربی وفارسی کی اعلیٰ تعلیم کی طرف توجہ کی۔ تھوڑے عرصہ میں فلسفہ منطق علوم دینیہ میں کافی دستگاہ حاصل کر لی۔ اس کے بعد امتحان وکالت کے لئے قانون پڑھنا شروع کیا ۱۸۷۴ء میں ۲۴ سال کی عمر میں وکالت کا امتحان پاس کرکے مراد آباد میں وکالت شروع کی۔ بہت تھوڑی مدت میں اپنے پیشہ میں بڑی شہرت حاصل کر لی اور ۱۹۱۵ء تک نہایت کامیابی کے ساتھ وکالت کی۔ ۸ر ستمبر ۱۹۱۵ء میں آپ نے اس دارفانی سے رحلت فرمائی ایک لاکھ سے کچھ زائد مالیت کا ترکہ چھوڑا۔

قومی خدمات شیعہ کانفرنس کو امروہہ میں مدعو کرنے کے لئے سب سے پہلے محرک آپ تھے۔ قومی اور ملی معاملات میں آپ کو بے انتہا دلچسپی تھی۔ انجمن وظیفہ سادات کے ممبر تھے۔

عالیجناب سید جانباز حسین صاحب ایم-اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع جھانسی

خاندانی حالات آپ کے مورث اعلیٰ قاضی عبدالرزاق صاحب کا وطن مشہد مقدس تھا۔ سرکار سنبھل میں بعہدہ قضا مامور ہوئے اور ان کے بعد اُن کی اولاد میں سے دو صاحبان بعہدۂ قاضی ومفتی سرکار دہلی کی طرف سے مقرر ہوئے۔ ڈپٹی صاحب موصوف کا سلسلہ مفتی سید نجم الدین صاحب سے ملتا ہے اور یہ خاندان ابھی تک مفتی خاندان کے نام سے موسوم ہے۔ آپکے خاندان میں ہمیشہ علم سے دلچسپی رہی اور بڑے بڑے عالم و فاضل گزرے ہیں عالیجناب آنریبل سر سید رضا علی صاحب سی۔ بی۔ ای ایجنٹ گورنر جنرل ہند آپ کے بہت قریب کے عزیز ہیں آپ اپنے وطن کندرکی ضلع مراد آباد میں ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے۔

تعلیم اور ملازمت ابتدا میں اُردو وفارسی کی تعلیم اپنے والد بزرگوار اور چچا صاحب مرحوم سے حاصل کی اس کے بعد اُردو مدارس میں پڑھے اُردو مڈل کے امتحان میں صوبہ میں اوّل نمبر پاس ہوئے جس کے صلہ میں



عالیجناب سید کاظم میرزا صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی جانباز حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب سید اظہار الحسین صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید سعید حسن صاحب مرحوم



عالیجناب سید صدرالاسلام صاحب بالقابہ



عالیجناب محمود علی خان صاحب بالقابہ



عالیجناب ڈاکٹر عابد رضا صاحب بالقابہ



عالیجناب سید محمد عبدالجلیل شا صاحب بالقابہ

حاکم ضلع ونٹر صاحب بہادر نے اپنی جیب خاص سے دس روپیہ انعام دیا اور گورنمنٹ سے وظیفہ مقرر ہوا۔ اس کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول مراد آباد میں انگریزی تعلیم شروع کی۔ اور اپنے اُستاد جناب گارڈن صاحب ہیڈ ماسٹر کی شفقت اور اپنی ذہانت سے پانچ سال کا کورس چار سال میں پورا کرکے انٹرنس کا امتحان ۱۹۱۶ء میں پاس کیا اور اپنے اسکول میں اوّل نمبر آئے۔ آپ ابتدا میں امام المدارس اسکول امروہہ میں جو اسوقت تک درجہ ۸ تک تھا ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور باوجود اپنی نوعمری کے اپنے فرائض کو حسن وخوبی سے انجام دیا اس کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ میں چند سال کام کیا اور گورنمنٹ ٹریننگ کالج لکھنؤ سے سی۔ ٹی کا امتحان پاس کیا اور کالج میں اوّل نمبر آئے موصوف کا نام کالج کے آنر بورڈ پر سنہرے حرفوں میں لکھا ہوا ہے بعہدۂ سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہوکر ضلع بستی میں کام کیا اور یہ ثابت کر دیا کہ موصوف محکمۂ تعلیم کے افسر ہونیکی حقیقی قابلیت رکھتے ہیں۔ دوران ملازمت میں آپنے پرائیویٹ طور پر ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم اے پریویس کے امتحان پاس کئے ایم۔ اے پریویس کے امتحان میں آپ درجہ اوّل میں کامیاب ہوئے آٹھ برس تک آپ بعہدۂ ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسلامیہ گورکھپور اور آگرہ میں کام کرتے رہے۔ اور مدارس اسلامی و مکاتب کے بڑھانے میں اپنی پوری طاقت صرف کی اب آپ ضلع جھانسی میں بعہدۂ ڈپٹی انسپکٹر مدارس مامور ہیں۔

قومی خدمات موصوف پابند مذہب و ذاکر امام مظلوم ہیں اور عام فہم مجالس پڑھتے ہیں آپنے اپنے بہت سے اعزا کو تعلیم انگریزی دلائی۔ طلبا کو وظیفے دئے بیواؤں یتیموں کی غائبانہ امداد کی، اسلامیہ ہسکول جھانسی کے باقاعدہ ممبر او سرپرست ہیں امام المدارس ہائی اسکول امروہہ کی تعمیر میں امداد فرمائی اور اسکے ٹرسٹی ہیں ۱۹۲۵ء سے آپ انجمن کے جوشیلے ممبر ہیں اور انجمن کو شیعوں کا بہترین ادارہ خیال فرماتے ہیں

عالیجناب سیّد اظہار الحسنین صاحب نقوی ہیڈ ماسٹر اسکول بریلی

(بھوپال)

حالات زندگی آپ ۱۳۱۶ھ کو بمقام قصبہ منڈوا ضلع فتحپور ہسوہ میں پیدا ہوئے آپکے والد حاجی سیّد غنی حیدر صاحب ضلع باندہ میں بصیغہ مال ملازم رہے۔ حج اور زیارات سے مشرف ہوئے۔ آپنے ۱۹۲۱ء میں رائے بریلی سے ایس۔ ایل۔ سی کا امتحان پاس کیا۔ اسی سال آپ بھوپال کے ایک اسکول میں اسسٹنٹ ماسٹر مقرر ہوگئے۔ اس کے بعد آپ ہیڈ ماسٹر اور ڈپٹی انسپکٹر مدارس بھی عارضی ہوتے رہے اور آپ بریلی (بھوپال) میں ہیڈ ماسٹر ہیں اور ۱۹۲۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب ڈاکٹر سیّد عابد رضا صاحب جعفری

(میرٹھ)

پیدائش و وطن آپ ۱۸۹۶ء میں بمقام سیونی ملک متوسط میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد سیّد آل محمد صاحب جعفری پہر سریاست بھرت پور کے ساکن تھے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم ابتدائی تعلیم ساگر میں ہوئی۔ آگرہ میں سینٹ جانس

کالج سے ایف۔ اے کا امتحان پاس کرکے آگرہ میڈیکل کالج میں ۱۹۲۱ء میں داخل ہوئے اور ۱۹۲۵ء میں امتحان ڈاکٹری پاس کرکے ۱۹۲۶ء سے میرٹھ میں پریکٹس کرتے ہیں۔ ستمبر ۱۹۲۷ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔ بڑے پابند صوم و صلوٰۃ ہیں اور ہر شخص سے اخلاق و مروت سے ملتے ہیں۔

عالیجناب سید محمد عبد الجلیل شاہ صاحب گردیزی رئیس

(ملتان)

اجداد کا حال آپ جناب خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی رئیس اعظم و پراونشل درباری ملتان کے بڑے صاحبزادہ سید زمرد حسین شاہ مرحوم منفور کے اکلوتے بیٹے ہیں آپکے والد بزرگوار نے عین عالم شباب میں رحلت فرمائی اس صدمۂ جانکاہ سے متاثر ہوکر آپکے جد امجد خان بہادر موصوف نے بذریعہ ہبہ نامہ آپکو جائیداد زرعی و سکنی علیحدہ کرکے حوالہ کردی جس پر آپ قابض ہیں آپکی عمر اس وقت ۲۰ سال کی ہے۔

تعلیم سات آٹھ سال تک آپنے چیفس کالج لاہور میں تعلیم پائی ڈپلومہ کلاس کی تعلیم کے دوران میں آپکو لندن جانے اور وہاں تعلیم حاصل کرنیکا خیال پیدا ہوا اور آپنے انگلینڈ کا سفر اختیار کیا۔ پانچ سال کے قریب آپ وہاں مقیم رہے ۱۹۳۰ء میں آپکے جد امجد سخت بیمار ہوگئے۔ انھوں نے آپکو واپس بلالیا۔ چونکہ شفا پانیکے بعد عالم پیری کی وجہ سے آپکے جد امجد کی طاقت پھر بحال نہ ہوسکی اس لئے انھوں نے پھر آپکی مفارقت گوارا نہ کی اور آپ کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس ٹھہرالیا۔ لندن کے قیام اور یورپ کے بعض ممالک کی سیاحت سے آپ کو بہت فائدہ حاصل ہوا۔ انگریزی زبان انگلش رسم و رواج اور موجودہ پالٹیکس کے آپ پورے ماہر ہوگئے۔ ایشیا پر آپنے بمبئی۔ دہلی۔ آگرہ۔ شملہ اور کشمیر کی بھی سیاحت کی اور ملک ایران اور عراق کو بھی دیکھا اور زیارات مشاہد مقدسہ سے بھی مشرف ہوئے آپ کو زمانہ حال کے سیاسی، معاشرتی، اور اقتصادی امور کی بھی خاصی واقفیت ہوگئی اور آپکے وجود ذیجود میں ملک و ملت کی خدمت بجا لانیکی بھی قابلیت پائی جاتی ہے۔ اپنے مرحوم بڑے بیٹے کے فرزند ہونے کی وجہ سے خان بہادر موصوف نے آپکو اپنا جانشین کردیا ہے۔ جنوری ۱۹۲۹ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔

عالیجناب خانصاحب محمود علی خاں صاحب دریاآبادی

(الہ آباد)

حالات زندگی آپکے جد اعلیٰ نواب ادارت خاں صاحب الہ آباد کے صوبہ دار (گورنر) تھے۔ ضلع الہ آباد و فتحپور میں دو سو سے زائد مواضعات علاقہ کے تھے جنکی مالگذاری سلطنت برطانیہ کے ابتدائی دور میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ تھی اور اب پانچ لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ غدر کے زمانہ میں بہت زیادہ حصہ علاقہ کا نکل گیا حکومت برطانیہ نے وفاداری کے صلہ میں خاں صاحب کا خطاب عطا کیا آپ اسپیشل مجسٹریٹ بھی ہیں۔ اور اپنے فرائض کو بطریق احسن انجام دیتے ہیں۔

قومی خدمات آپ ہمیشہ سے قومی خدمات میں پیش پیش رہتے ہیں۔ اور ہر شعبہ کی امداد کرتے رہتے ہیں۔ آپ ۱۹۲۹ء کی آل انڈیا شیعہ کانفرنس الہ آباد کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر تھے ۱۹۱۶ء میں جو وفد ہز ہائینس نواب

صاحب بہادر مرحوم کی خدمت میں شیعہ کالج قائم کرنیکے لئے گیا تھا اسکے بھی آپ رکن تھے اور نواب صاحب بہادر نے دو لاکھ روپیہ کالج کے لئے مرحمت فرمایا تھا۔ انجمن تبلیغ الایمان الہ آباد کے صدر رہے۔ آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کے محرکین میں آپ بھی ہیں آپکا دل درد قومی سے لبریز ہے۔ اسد۔ سرفراز۔ الواعظ۔ اتحاد وغیرہ کی بھی مدد کرتے رہتے ہیں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے جنوری ۱۹۳۰ء سے رکن ہیں۔

عالیجناب سید صدر الاسلام صاحب جارچوی صدر سرکل انسپکٹر پولیس

(بجنور)

آپکے آباؤ اجداد کا اصلی وطن جارچہ ضلع بلند شہر ہے۔لیکن ایک عرصے بسلسلۂ ملازمت ترک وطن کرکے لکھنؤ میں مستقل طور سے سکونت اختیار کرلی ہے۔

ملازمت فارغ التحصیل ہوکر جون ۱۹۱۸ء میں بہ حیثیت سب انسپکٹر پولیس ملازمت شروع کی۔ ایک عرصہ تک لکھنؤ میں سرکل انسپکٹر رہے اور آج کل بجنور میں سرکل انسپکٹر ہیں۔

شاعری کی ابتدا ۱۹۱۳ء سے ہوئی اور جناب محشر سے تلمذ ہے۔ قصیدہ غزل۔ مرثیہ۔ اور نظمیں سیکڑوں کی تعداد میں کہی ہیں۔ اکثر سرفراز اور دیگر رسائل و جرائد میں آپ کا کلام شائع ہوا ہے۔ بڑے خوش اخلاق لوگوں میں ہیں۔ میرے قریبی عزیز ہیں۔ درد قومی سے آپکا دل لبریز ہے۔ آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے اکتوبر ۱۹۳۰ء سے ممبر ہیں

عالیجناب مولوی سید بدر الاسلام صاحب جارچوی پروفیسر منصبیہ کالج

(میرٹھ)

حالات زندگی آپ کا وطن مالوف جارچہ ضلع بلند شہر ہے لیکن والد صاحب مرحوم ترک وطن کرکے میرٹھ آگئے تھے۔ آپکی ابتدائی و اعلیٰ تعلیم میرٹھ ہی ہوئی۔ منصبیہ کالج سے منشی، منشی کامل، مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل وغیرہ کے امتحانات پاس کئے کچھ عرصہ تک امروہہ میں تعلیم حاصل کی۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد منصبیہ کالج میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ نہایت سنجیدہ طبیعت پائی ہے۔ قومی درد دل میں موجود ہے۔ انجمن کے بہی خواہ ہیں۔ عربی اور فارسی کے مسلم الثبوت استاد ہیں۔ ذاکری بھی فرماتے ہیں اور شاعر بھی ہیں۔ جنوری ۱۹۳۰ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

ہر شخص جو اپنی آمدنی کا ایک فی صدی ماہوار چندہ ادا کرے اس انجمن کا ممبر ہو سکتا ہے۔
جن حضرات کے ذمہ ایک سال کا چندہ باقی ہوگا اُن کا نام خارج کیا جا سکتا ہے۔
جن حضرات کے ذمہ اگست تک چندہ باقی ہوگا وہ کارکن کمیٹی کے ممبر منتخب نہیں ہو سکتے۔

عالیجناب کیپٹن سیّد محمد ضامن علی صاحب ضامنؔ ایم۔اے صدر شعبۂ اردو
(الہ آباد یونیورسٹی)

خاندانی حالات آپ کی ولادت ۱۸۹۰ء میں قصبہ مصطفےٰ آباد ضلع رائے بریلی کے ایک معزز خاندان سادات میں ہوئی۔ سادات گردیزہ اپنے شرف و نسب کی حیثیت سے کافی مشہور ہیں اور آپکا نسبی سلسلہ بھی انھیں سے جاکر ملتا ہے اس خاندان نے ہر عہد میں علم دین اور علم ادب کے ماہر پیدا کئے۔ ماضی کے نامور افراد کو چھوڑ کر اگر ہم صرف ایک ہی پشت اوپر دیکھیں تو کئی مشہور و معروف ہستیاں نظر آتی ہیں آپکے عم نامدار مولوی سید مظہر حسین صاحب اپنی عربی کی قابلیت کی وجہ سے ایک ممتاز درجہ رکھتے تھے عربی ادب کے علاوہ آپ فارسی اور اردو کے بھی شاعر تھے۔ مناظرہ اور علم الکلام میں آپکی دو کتابیں مذہبی ادبیات کے لئے سرمایۂ افتخار ہیں۔ جہانتک علم و ادب اور مذہبی خدمات کا تعلق ہے اس خاندان کے افراد نے ہمیشہ کوئی نہ کوئی کارنمایاں پیش کیا ہے۔ آپ کے ایک دوسرے چچا جنکی عربی نثر کی کتاب "کواکب دریہ" کے نام سے چھپ چکی ہے زبان عربی کے بے مثل ادیب اور شاعر تھے مولوی سید محمد مہدی صاحب نام تھا اور رشتہ میں شمس العلما مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر کے بہنوئی تھے انکی حیثیت ایک مسلم الثبوت ماہر ادب کی تھی۔ ضامن علی صاحب کے والد سید واجد علی صاحب مرحوم بھی اردو کے شاعر تھے۔ آپ کے جدّ محترم سید نوروز علی صاحب مرحوم شاہان اودھ کے یہاں ناظم سلطنت کے باوقار عہدہ پر مامور تھے۔

یہ تو اُن کے والد مرحوم کے خاندان کا مختصر تذکرہ تھا۔ ماں کی طرف سے بھی قدرت نے ایک ذی اثر اور ذی مرتبہ خاندان عطا کیا تھا۔ آپکے نانا میر علی سجاد صاحب ڈپٹی کلکٹر ہونے کے علاوہ اردو زبان کے ایک باکمال شاعر بھی تھے۔ حکومت نے انکی غدر ۱۸۵۷ء کی خدمتوں کو سراہتے ہوئے جاگیر عطا کی میر صاحب کے دو صاحبزادے میر علی جواد صاحب و میر علی عباد صاحب تحصیلدار تھے۔ میر علی عباد صاحب اردو کے زبردست شاعر تھے اور نیساں تخلص فرماتے تھے انکی علمی قابلیت اور ان کے شاعرانہ کمالات کی دیکھنے والی آنکھیں آج بھی انھیں یاد کرکے آنسو بہاتی ہیں۔

تعلیم جس خاندان میں اس طرح علم ادب اور شاعری کا تذکرہ ہو اُس کا ماحول ہی بچوں کے لئے ایک مکتب ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ضامن علی صاحب میں بھی بچپن ہی سے وہی خوبو پائی جاتی تھی بچپن کا بیشتر حصہ لکھنؤ میں گزرا اور علامہ سید جواد صاحب و مولانا شیخ فدا حسین صاحب سے شرف تلمذ رہا۔ علوم مشرقیہ کی تعلیم زیادہ تر وہیں حاصل کی ہاں جب انگریزی تعلیم شروع ہوئی تو اپنی سہولتوں کے لحاظ سے مختلف جگہوں سے مختلف امتحانات پاس کرتے رہے ایف۔اے آگرہ سے اور بی۔اے و ایم۔اے الہ آباد سے پاس کیا۔

ملازمت ۱۹۱۶ء میں بی۔اے کی سند حاصل کرتے ہی الہ آباد ہائیکورٹ میں مترجم کی ممتاز جگہ پر مامور ہوگئے۔ تھوڑی ہی مدت میں ڈپٹی کلکٹری کے لئے بھی نامزد ہوگئے لیکن چونکہ طبیعت کو اس طرح کی ملازمتوں سے لگاؤ نہ تھا اور خمیر میں علمی مذاق رچا ہوا تھا اس لئے اس طرح کی تمام ملازمتوں کا خیال ترک کرکے آپنے کرسچین کالج الہ آباد میں فارسی کا پروفیسر ہونا پسند کیا۔ کم و بیش چھ سال تک اسی کالج میں کامیابی اور عزت کے ساتھ پڑھاتے رہے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ناصری صاحب مرحوم بھی الہ آباد یونیورسٹی میں فارسی کے پروفیسری کے عہدہ پر مامور تھے ناصری صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول لکھنؤ کے ہیڈ ماسٹر ہوکر الہ آباد سے چلے گئے۔ یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد نے انکی جگہ پر آپ کا تقرر کیا جب ۱۹۲۴ء میں الہ آباد یونیورسٹی میں پہلی پہل شعبۂ اردو قائم ہوا تو آپ ہی اُس شعبہ کے صدر قرار پائے۔ اُسوقت سے اتبک آپ بڑی حسن و خوبی سے اس کشتی کی ناخدائی میں مصروف ہیں۔ آپ کی علمی قابلیت طریقۂ تعلیم اور وسیع اخلاق نے نہ صرف یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلبا کو آپکا

گرویدہ بنا دیا ہے بلکہ ہر شخص آپکی وسیع النظری سے متاثر اور اخلاق کا معترف نظر آتا ہے۔

علمی اور قومی کارنامے ماحول کا اثر، خداداد ذہانت اور شوق کا یہ عالم رہا کہ آپنے علمی دنیا میں اپنے لئے بڑی وقیع جگہ تلاش کر لی ہے۔ میر علی عباد صاحب نیساں مرحوم کی صحبت نے فطری مذاق شاعری پر اور جلا کر دی اور آپکا شمار اُردو کے مشہور شعراء میں ہونے لگا۔ یونیورسٹی کے عالمانہ لیکچر تو خیر روز کی بات ہے آپنے دوسرے کاموں کے لئے بھی وقت نکالا۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ اُردو زبان اور ادب پر وہ مقالہ ہے جو آپنے ہندوستانی اکیڈمی کی اُردو سروے کمیٹی کی رپورٹ پر پیش کیا تاریخ زبان و ادب اُردو میں وہ ایک ریسرچ کا مرتبہ رکھتا ہے اور اُردو زبان کے مخرج اور ابتدائی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ایک ناگزیر کتاب ہے۔

رسول و آل رسول سے محبت بھی آپکے خمیر میں ہے چنانچہ قصائد اور سلام، رباعی اور مرثیہ وغیرہ کے علاوہ آپنے واقعات کربلا پر ایک زبردست تاریخی مقالہ اورینٹل کانفرنس میں پڑھا۔ علم تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے ہی اُن کی کاوش اور تحقیق کی داد دے سکتے ہیں۔ یہ مقالہ اس قدر پسند کیا گیا کہ ابتک اس کے دو تین ایڈیشن نکل چکے ہیں اور بہت سے لوگوں کے لئے رہنمائی کا سبب بنچکے ہیں۔ مرثیہ سے آپ کو خاص شغف رہا۔ اور یہی وجہ تھی کہ آپنے تمام اصناف سخن میں اسی کو اپنی تحقیقات اور مطالعہ کا مرکز بنایا۔ اس سلسلہ میں ان کے پاس بہت زیادہ مواد فراہم ہو گیا ہے۔ دیکھئے اُن کے شائع ہونے کی نوبت کب تک آتی ہے کیونکہ اُن میں اُردو زبان کی سب سے گرانبہا چیز پر نہایت مخصوص انداز میں دادِ تحقیق دی گئی ہے۔

مختصر یہ کہ آپکے علمی کارنامے اُس سے کئی گونہ زیادہ ابھی شائع ہونیکو باقی ہیں جتنے ہماری نظر سے گزر چکے ہیں۔ آپ زبان اور ادب سے تعلق رکھنے والی بہت سی انجمنوں اور کمیٹیوں کے ممبر اور صدر رہیں۔ اس صوبہ کے باہر بھی اکثر کمیٹیاں آپ کی رائے سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔

اُن کے یہ مختصر حالات زندگی تشنہ رہجائیں گے اگر ہم یہ بھی نہ بتا دیں کہ آپکو فوجی تعلیمات سے بڑی دلچسپی ہے چنانچہ اسی شوق کا اثر ہے کہ آپ اپنے ادبی مشاغل سے وقت نکالکر یو۔ ٹی۔ سی کے آفیسر کمانڈنگ کی حیثیت سے بھی کچھ وقت صرف کرتے ہیں۔ گورنمنٹ نے فی الحال آپ کو کیپٹن کا درجہ دیا ہے۔ لیکن ہم بہت جلد اس سے بھی بڑے منصب کی امید رکھتے ہیں آپ کے اس شوق میں قوم کے نوجوانوں کے لئے ایک بڑا گہرا سبق پوشیدہ ہے۔ آپ مئی ۱۹۲۱ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور خاکسار کو آپ سے ذاتی شرف نیاز حاصل ہے۔ انجمن کے کاموں میں آپ دلچسپی لیتے ہیں اور ممبر بنانے کی سعی بھی فرماتے رہتے ہیں۔ شیعہ کانفرنس سے ہمدردی ہے

عالیجناب محمد حضور عالم صاحب بی۔ ایس سی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ ایف۔ آر۔ ایس۔ اے

(انسپکٹر لیدر انڈسٹریز صوبجات متحدہ)

ولادت آپ بدایوں میں ۱۰ر جنوری ۱۸۹۷ء کو پیدا ہوئے سکونت اکرام منزل بدایوں ہے۔

آبا و اجداد کا مختصر حال مورث اعلیٰ حضرت شیخ حمید الدین گنوری جو حضرت محمد بن ابی بکر کی نسل میں تھے۔ سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد میں سبزوار (ایران) سے ہندوستان میں وارد ہوئے۔ حکومت برطانیہ کے زمانہ میں بھی بزرگوں نے عہدہ قضا کی مناسبت سے عدالتی پیشہ اختیار کیا اور اس میں نمایاں ترقی حاصل کی۔ چنانچہ آپکے والد بزرگوار مولوی اکرام عالم صاحب قبلہ وکیل بریلی اس صوبہ کے ایک ممتاز ماہر قانون ہیں

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم ۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۶ء تک نجی طور پر اُردو اور فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۱۴ء تک شاہجہاں پور اور بدایوں کے

گورنمنٹ ہائی سکولوں میں انگریزی تعلیم پاکر ایم۔ اے۔ او کالج علیگڈھ میں داخل ہوئے اور ۱۹۲۲ء میں مسلم یونیورسٹی کے بی۔ اے کے پہلے امتحان میں شرکت کی ۱۹۲۳ء سے کانپور میں صنعتی تعلیم حاصل کی اور ساتھ ہی ایک ذاتی کارخانہ (ایشیاٹک سید کمپنی) کی بناڈالی ۱۹۲۷ء میں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے لندن گئے وہاں علاوہ صنعتی تعلیم کے بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی اسی زمانہ میں رائل سوسائٹی آف آرٹس کے فیلو اور رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے ممبر منتخب ہوئے۔ کچھ عرصہ جرمنی میں صنعتی تعلیم کی غرض سے نیز تجارتی تعلقات قائم کرنے کے واسطے قیام کیا اور ۱۹۲۹ء میں فرانس، ہالینڈ، بلجیم، آسٹریا، سوئیٹزرلینڈ، اٹلی اور مصر وغیرہ کی سیاحت کرتے ہوئے ہندوستان واپس ہوئے۔

تجارت و ملازمت ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۲ء تک ذاتی کاروبار کو فروغ دیا۔ حتیٰ کہ اس وقت آگرہ اور بغداد (عراق) میں برانچ آفس اور ہندوستان کے متعدد مقامات مثلاً کراچی، کوئٹہ، احمد آباد، کلکتہ، بمبئی اور دہلی وغیرہ میں ایجنسیاں قائم تھیں لیکن بعض مخصوص حالات سے مجبور ہو کر ۱۹۳۲ء میں کاروبار فروخت کرنا پڑا۔ اسی سال میں یو۔ پی گورنمنٹ نے ایک جدید عہدہ (لیدر انسپکٹری) قائم کرکے اس پر مقرر کر دیا۔ چنانچہ اس صوبہ میں چمڑے کی صنعت کو منظم کرنا اور ترقی دینا اب آپکا فرض ہے کانپور کے قیام کے زمانہ میں جبکہ فرقہ وارانہ بلوہ کے بعد ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات بیحد خراب ہو رہے تھے آپنے مسلم نیشنلسٹ پارٹی قائم کی اور اس کے آنریری سکریٹری تھے۔

اسی زمانہ میں ایک روزنامہ "انصاف" کانپور سے زیر ادارت حضرت قتیل لکھنوی جاری ہوا۔ اس کی مجلس انتظامیہ کے وائس پریسیڈنٹ تھے ان دونوں اداروں نے کانپور کی فضا درست کرنے میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے ممبر رہے ہیں اور اس کے ۱۹۳۳ء کے اجلاس لاہور میں آپ کی تحریک پر جو اقتصادی کمیٹی مرتب ہوئی تھی اس کے کارکن تھے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ جو بیشتر مولوی طفیل احمد صاحب (علیگ) کی کوششوں کا نتیجہ تھی۔ بہت مقبول ثابت ہوئی ۱۹۳۱ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے سرگرم ممبر ہیں۔ آپ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں اور ہر شخص سے نہایت خلوص و محبت سے ملتے ہیں۔ مذہبی امور میں خاص واقفیت کے مالک ہیں۔

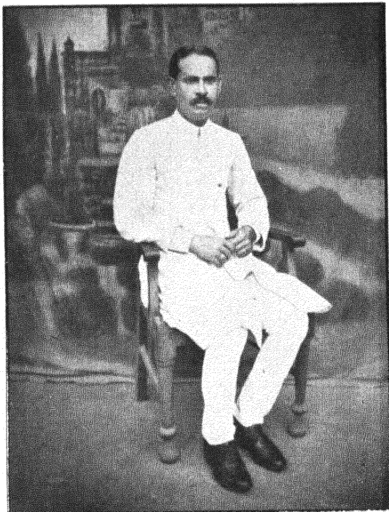
عالیجناب سید فقیر حسین صاحب بخاری ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی مسلم یونیورسٹی علیگڈھ
(بٹالہ ضلع گورداسپور)

آباؤ اجداد کا حال آپ کا خاندان بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ہے اور سادات بخاری کے نام سے موسوم ہے شاہان مغلیہ کے عہد حکومت میں اس خاندان کے مورث اعلیٰ سید محمد شاہ المعروف حضرت موحد ریا بخاری قصبہ اوچ شریف واقعہ ریاست بہاولپور سے جو ہندوستان کے بخاری سادات کا مرکز اولین ہے حسب طلب جلال الدین اکبر بادشاہ تشریف لائے اور آن کے قدوم میمنت لزوم کے بدولت چتوڑ کا قلعہ فتح ہوا اس خوشی میں بادشاہ نے ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر علی الدوام مرحمت فرمائی۔ موجودہ خاندان سادات بخاری کے لئے اس مقتدر ہستی کی اولاد میں سے ہونا باعث صد ناز و افتخار ہے۔ نہایت ہی بابرکت بزرگوار تھے جنکی نسبت کی وجہ سے بٹالہ آج تک "شریف" کے لقب سے ملقب چلا آتا ہے۔ علم طبابت میں بھی افراد خاندان ید طولیٰ رکھتے تھے جنہیں خصوصیت کے ساتھ سید بہاول شیر مرحوم اور آپکے والد بزرگوار سید زین العابدین صاحب مرحوم خاص شہرت کے مالک تھے۔ آپ کی ولادت ۱۸۹۹ء میں ہوئی۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم ابتدائی تعلیم مشن اسکول بٹالہ سے حاصل کی پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ اے آنرز کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں



عالیجناب سید فقیر حسین صاحب، بالقابہ



عالیجناب سید افتخار حسین صاحب بالقا



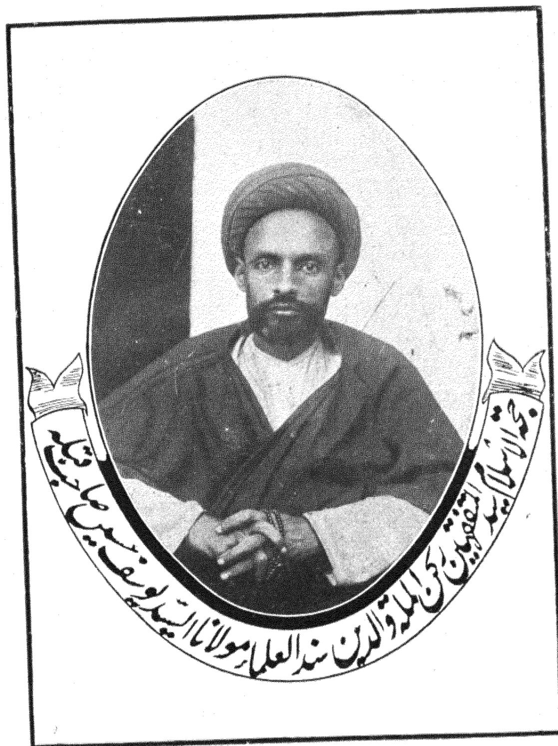
عالیجناب کیپٹن رستم علی صاحب بالقابہ

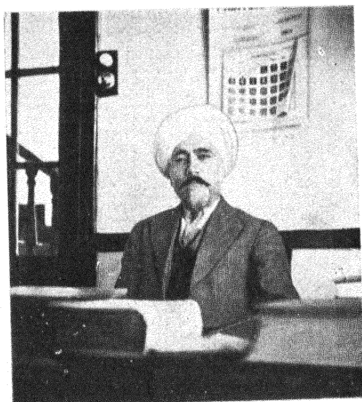


عالیجناب مولوی محمد حفیظ عالم صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید فرحت حسین صا بالقابہ





عالیجناب نصیب علی صاحب بالقابہ



عالیجناب سید محمد صفی صاحب بالقابہ

کامیابی حاصل ہوئی اور صوبہ بھر کے مسلمان طلبا میں اوّل رہنے پر ڈگن میڈل عطا ہوا۔ بعد ازاں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ اے انگریزی کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔ پھر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے بی۔ ٹی کیا اور اوّل رہنے پر طلائی تمغہ ملا۔ قابلیت کی بنا پر زمانۂ تعلیم میں اکثر وظیفہ ملتا رہا۔

ملازمت ۱۹۲۵ء لغایت ۱۹۳۰ء مسلم ہائی اسکول بٹالہ میں جس کے بانی سر فضل حسین کے والد گرامی میاں حسین بخش صاحب مرحوم سشن جج تھے بعہدۂ ہیڈ ماسٹر فائز رہے۔ اسی زمانہ میں شہر بٹالہ کے حلقہ نمبر ۶ کی جانب سے بلا مقابلہ میونسپل کمشنر منتخب ہوئے۔ مزید براں انجمن سادات بٹالہ کی صدارت کے فرائض بھی آپکی سپرد تھے۔ جولائی ۱۹۳۰ء سے مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں بطور پروفیسر انگریزی زبان مامور ہیں۔

قومی خدمات مارچ ۱۹۳۲ء سے انجمن کی رُکنیت قبول فرمائی اور اُس وقت سے چوبیس روپیہ سالانہ چندہ دیرہے ہیں اور بقدر امکان اپنے حلقہ اثر میں انجمن کی توسیع و اشاعت کے لئے کوشاں رہتے ہیں آپکا خاندان امور مذہبی میں خاص حصّہ لیتا ہے

عالیجناب سیّد افتخار حسین صاحب رجسٹرار علیگڈھ

(بیسل پور ضلع پیلی بھیت)

حالات زندگی آپ یہاسو ضلع بلند شہر کے ساکن ہیں مگر آپکے والد سید اعجاز حسین صاحب مرحوم وکیل بغرض تعلیم علیگڈھ تشریف لے آئے تھے اور یہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ مگر محرم میں آپ اپنے وطن قدیم اپنے بنا کردہ امام باڑہ میں مجالس منعقد کرنے کے لئے تشریف لیجاتے تھے۔ سید افتخار حسین صاحب بھی اپنے والد کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ آپ نے ایک کارخانہ قفل اور بکس کا کھولا تھا جو گیارہ سال چلنے کے بعد فیل ہوگیا۔

ایام جنگ میں آپ کی خدمات کو ملحوظ رکھکر کمانڈر انچیف صاحب نے آپکو ایک سند اور کمشنر صاحب نے ایک تلوار عطا فرمائی اب ۱۹۳۰ء سے آپ سب رجسٹراری کے عہدہ پر مامور ہیں، آپ ۱۹۳۲ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولوی سیّد فرحت حسین صاحب غازی پور

(بنارس)

پیدائش و اجداد کا حال آپ مارچ ۱۹۰۲ء کو ضلع جونپور میں پیدا ہوئے آپکے مورث اعلیٰ حافظ امان اللہ صاحب بنارسی عالمگیر اورنگ زیب کے اُستاد تھے اور آپکے جد مرحوم جناب مولانا محمد علی صاحب بنارس میں نہایت ہی عالم باعمل گزرے ہیں جنھوں نے اس کاشی کے ظلمت کدہ میں شمع ہدایت جلا کر اجر دارین حاصل کیا۔

مدارج تعلیم عربی تعلیم مولوی محمد رضا صاحب مرحوم سے حاصل کی ۱۹۱۸ء میں امتحان ملّا اور ۱۹۲۰ء میں ملّا فاضل الہ آباد پاس کیا اعلیٰ تعلیم ادب و فقہ حضرت مولانا مولوی سیّد شبیر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر پرنسپل فیض آباد و شیعہ اسکول سے حاصل کی۔

ملازمت ۱۹۲۱ء کو کوئینس کالج بنارس میں اپنے جد مرحوم مولوی محمد علی صاحب کی جگہ پر ان کا تقرر ہوا ۱۹۲۶ء میں علیگڈھ کا تبادلہ ہوگیا۔ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے دینی معاملات میں آپنے کافی مدد پہنچائی۔ آج کل آپ

غازی پور گورنمنٹ ہائی اسکول میں ہیڈ مولوی ہیں۔

قومی خدمات آپ ذاکر حسین بھی ہیں قدیم و فرسودہ رنگ کی ذاکری ناپسند ہے آپ جدید طرز پر ذاکری فرماتے ہیں اور بلا معاوضہ اس کار خیر اور تبلیغ عظیم میں حصہ لیتے ہیں انجمن سے خاص ہمدردی ہے آپ اپریل ۱۹۳۲ء انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب نصیب علی صاحب منیجر میٹروپول ہوٹل

(شملہ)

حالات زندگی آپ معززین شملہ میں سے ہیں اور فخر قوم جناب شکور علی صاحب کے برادر عزیز ہیں۔ آپ اب سے پیشتر ایسوسی ایٹیڈ ہوٹل انڈیا میں ہیڈ کلرک تھے۔ مگر ۱۹۳۲ء میں اپنا کاروبار شروع کرنے کی غرض سے آپ نے ملازمت ترک فرمائی۔ اب موصوف میٹروپول ہوٹل جو شملہ میں ایک نمایاں انگلش ہوٹل ہے اس کے کاروبار میں آپ حصہ دار ہیں اور بہ حیثیت منیجر کے ہوٹل کی جملہ ذمہ داری کے آپ مالک ہیں۔

گذشتہ دوران ملازمت میں جنگ عظیم کے بعد جبکہ شملہ میں ملیٹری افسران کے لئے کنو دیسنٹ ڈپو کھلا تو آپ کچھ عرصہ تک بہ حیثیت انچارج زیر ماتحت کرنل راس صاحب بہادر اس سرکاری ادارہ میں کام کرتے رہے کرنل صاحب نے آپکی ان خدمات کو بیحد سراہا۔ موصوف مقامی ہر مذہبی تحریک میں مالی امداد فرمایا کرتے ہیں اور انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے جولائی ۱۹۳۲ء ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد محمد صفی صاحب میرٹھ

(جارچہ ضلع بلند شہر)

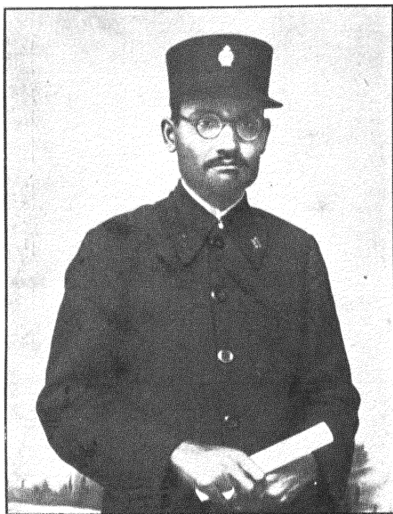
آباو اجداد کا حال سیّد محمد صفی صاحب متوطن قصبہ جارچہ ضلع بلند شہر ہیں۔ ضلع چھندواڑہ ملک متوسط میں پیدا ہوئے جہاں آپکے پدر بزرگوار مولوی سیّد تفضل حسین صاحب بہ سلسلۂ ملازمت تعینات تھے جنھوں نے بکمال اتقا و پرہیزگاری عہدہ ہائے جلیلہ نائب تحصیلداری وغیرہ سے انکار کر دیا۔ اور محض محافظ دفتری پر اکتفا کرکے اپنی عمر کا سارا حصہ گزار دیا اور چھ ماہ بعد حصول پنشن تحصیل منجھن پور ضلع الہ آباد میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی اور منجھن پور کی کربلا میں دفن ہوئے۔

ملازمت ۱۹۰۵ء میں الہ آباد میں بصیغۂ قانون گوئی ملازمت شروع کی جسے اپنی طبیعت کے خلاف پاکر ۱۹۱۲ء میں ریلوے میں ملازمت اختیار کی اور جون ۱۹۲۶ء سے میرٹھ میں تعینات ہیں تین اولاد پسری اور تین دختری رکھتے ہیں۔

سلسلۂ نسب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے جارچہ کی سکونت بوجوہ عرصہ سے ترک کر دی ہے اور اب میرٹھ میں سکونت پذیر ہیں آپکے فرزند اکبر ڈاکٹر سید قمر الاسلام صاحب میرٹھ میں ڈاکٹری کرتے ہیں دوسرے صاحبزادہ سیّد نجم الاسلام صاحب ممالک متوسط میں اکسائز سب انسپکٹر ہیں آپ نہایت با اصول لوگوں میں ہیں قومی امور میں بقدر استطاعت حصہ لیتے ہیں مشہور و معروف شاعر مولوی سیّد ضیاء الاسلام صاحب مرحوم جارچوی آپکے بھتیجہ تھے جون ۱۹۳۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں میرٹھ کی مقامی ضرورتوں میں فراخدلی سے چندہ مرحمت فرماتے ہیں۔



عالیجناب ڈاکٹر منصور حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب سردار مہدی صاحب بالقابہ



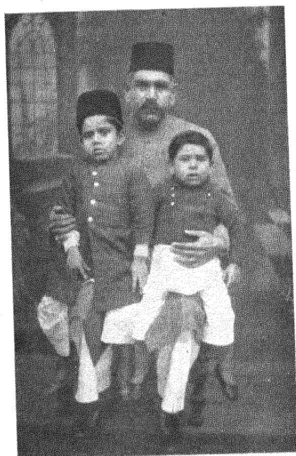
عالیجناب شیخ مظفر حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب سید عزیز حسن صاحب بالقابہ



عالیجناب سید مسعود حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب آغا نجا میرزا صاحب بالقابہ



عالیجناب سید حامد علی صاحب بالقابہ



عالیجناب سید علی عباس صاحب حسینی بالقابہ

عالیجناب حجۃ الاسلام مولانا سیّد یوسف حسین صاحب مرحوم مجتہد

(امروہہ)

ولادت آپکی ولادت ۱۸ ماہ رجب سنہ ۱۳۰۲ھ میں بمقام امروہہ محلہ دانشمندان ہوئی، مادہ تاریخ ولادت کا یہ ہے ع لکھ عزیزا لوجود یوسف بخت۔ آپکے والد ماجد مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ بھی فضلائے امروہہ میں سے تھے اور اعلیٰ درجہ کے مدرس تھے۔

تعلیم ابتدائی آپنے کتب درسیہ معقولات ومنقولات اپنے والد ماجد اور مولوی محمد امین صاحب سنی المذہب شاہ آبادی واقع ریاست عالیہ رامپور سے پڑھیں پڑھانے کا آپکو بچپن سے شوق تھا۔

تعلیم عراق سنہ ۱۳۲۴ھ میں بغرض تکمیل فقہ واصول فقہ وحدیث وغیرہ عراق تشریف لے گئے اور زیارات مقامات مقدسہ سے مشرف ہوکر نجف اشرف مدرسہ آغا سید محمد کاظم صاحب طباطبائی میں قیام فرماکر علوم دینیہ کی تکمیل جناب آغائے اخوند ملا محمد کاظم صاحب خراسانی اور آقا ابو الحسن صاحب اصفہانی اور آغا شیخ علی صاحب قوچانی اور آقا شیخ ضیا عراقی اور آقا سید کاظم طباطبائی اور آقا سید محمد صاحب اور آقا سید ابو تراب صاحب خوانساری وغیرہ کے درس خارجی وسطحی میں شریک ہوتے رہے اور کربلائے معلیٰ میں مولوی سیّد کلب باقر صاحب مجتہد ہندی نصیر آبادی اور آقا شیخ مہدی صاحب کشمیری سے تلمذ رہا بعد تکمیل سنہ ۱۳۳۲ھ میں اپنے وطن تشریف لائے چونکہ آپ اور جناب مولوی سیّد سبط نبی صاحب قبلہ مجتہد نوگانوی یہاں سے بھی ساتھ تشریف لیگئے تھے اور وہاں بھی ساتھ ساتھ رہے تو مراجعت بھی ساتھ ہوئی تو سادات امروہہ وسادات نوگانوہ اسٹیشن امروہہ پر آپکے استقبال کو حاضر ہوئے تو مجمع کثیر وجم غفیر سے اسٹیشن بھرا ہوا تھا درود کے نعروں سے گویا زمین ہلتی تھی فینس میں سوار ہوکر شہر میں تشریف لائے اور مومنین سے معانقہ ومصافحہ تفصیلاً ہوئے، آپ بڑے ذہین وطباع تھے خلق وتواضع وذہانت وذکاوت آپکی نورانی صورت سے ظاہر تھی اور جناب سید کاظم صاحب طباطبائی جناب آقائے شریعت فتح اللہ اصفہانی اور جناب آقا سیّد ابو الحسن صاحب موسوی اصفہانی اور جناب آقا السیّد ابو تراب صاحب موسوی نجفی خونساری اور جناب آقا شیخ علی خراسانی قوچانی اور جناب حاجی شیخ حسین مازندرانی حائری نے نہایت آب وتاب سے اجتہاد کے اجازے عنایت فرمائے۔

کفایۃ الاصول مصنفہ اخوند ملا محمد کاظم صاحب پر آپنے حاشیہ بھی لکھا ہے اور رسالہ توضیح الرکعات عن آیات الصلوٰۃ درجواب رسالہ تصدق حسین پنجابی آپنے تحریر فرمایا ہے۔

میرٹھ منصبیہ کی پرنسپلی سنہ ۱۳۴۰ھ میں آپ مدرسہ منصبیہ میرٹھ میں مدرس اوّل ہے تو یہاں آپکی سرپرستی میں انگلٹ ہوا پرچہ الہادی جاری ہوا اس میں آپکے فتوے بھی چھپتے تھے

پروفیسری مسلم یونیورسٹی علیگڈھ بعد وفات جناب قاری عباس حسین صاحب قبلہ جارچوی کی جگہ پر علیگڈھ کالج میں آپ پروفیسر ہوئے آپ اگست سنہ ۱۹۲۲ء سے انجمن کے ممبر تھے

عالیجناب سردار مہدی صاحب رضوی

(لکھنو)

پیدایش آپ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء میں قصبہ زید پور صوبہ اودھ میں پیدا ہوئے سلسلۂ نسب تینتیسویں پشت میں حضرت امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام

تک منتہی ہوتا ہے، مورث اعلیٰ سید عبداللہ زرنجش ایران کے مشہور شہر قم سے آکر زیدپور میں مقیم ہوئے اور زیدپور اپنے بیٹے سید زید کے نام پر آباد کیا۔ آبا و اجداد زمانۂ شاہی میں اعلیٰ عہدوں پر ممتاز رہے۔

تعلیم مسلم یونیورسٹی سے ہائی اسکول کا امتحان پاس کرکے انٹرمیجیٹ تک تعلیم حاصل کی چھ سال تک اے۔ وی کاظمین اسکول لکھنؤ میں اسسٹنٹ ماسٹر رہے۔ ایرانی النسل ہونیکی وجہ سے زبان فارسی سے خاص اُنس ہے آجکل اسکی تکمیل میں کوشاں ہیں دارالعلوم لکھنؤ میں مقیم ہیں فارسی انگریزی و اُردو کے مضامین برابر اخبار و رسائل میں شائع کرتے رہتے ہیں ۱۹۳۵ء میں ہیرکامل بھی پاس کرچکے ہیں

قومی خدمات انجمن سابق طلبا شیعہ کالج کی مجلس منتظمہ کے جوائنٹ سکریٹری کئی بار منتخب ہوئے آجکل انجمن امامیہ مشن کے جوائنٹ سکریٹری ہیں۔ مذہبی امور کے دلدادہ ہیں، انجمن وظیفہ سادات کے بڑے ہمدرد ہیں۔ جنوری ۱۹۳۳ء سے اس کے ممبر ہیں۔ حضرات مومنین کو ممبری کے لئے ترغیب دیتے رہتے ہیں۔

عالیجناب شیخ مظفر حسین صاحب

(لکھنؤ)

حالات زندگی شیخ مظفر حسین صاحب سپروائزر ٹیلیگراف آفس لکھنؤ قومی ہمدردی رکھنے والے ہیں۔ اور قومی امور میں دلچسپی لیتے ہیں۔ خوش اخلاق اور بامروت بزرگ ہیں۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء سے انجمن وظیفہ سادات کے ممبر ہیں۔

عالیجناب خواجہ اسداللہ صاحب اسدؔ ایڈیٹر اسد لکھنؤ

(بنارس)

ابتدائی حالات جناب خواجہ اسداللہ صاحب اسدؔ کی ذات شیعی دنیا میں محتاج تعارف نہیں۔

آپ کے والد بزرگوار خواجہ عصمت اللہ صاحب بنارس میں پیشکار رہچکے تھے آپ کے آبا و اجداد کشمیر میں مناصب جلیلہ پر فائز تھے خواجہ عبدالرسول اور خواجہ نعیم اللہ صاحب مرثیہ گوئی میں مشہور و معروف تھے۔ آپ ۱۸۹۴ء میں بنارس میں پیدا ہوئے۔ عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کرنیکے بعد انٹرنس پاس کیا۔ ۱۹۱۴ء میں نواب شفاء الدولہ بہادر کی پوتی سے آپ کی شادی ہوئی۔

ملازمت و قومی خدمات ۱۹۲۰ء میں پیشکار رہچکے ہوئے لیکن نجف اشرف کی گولہ باری کے سلسلہ میں جو مضامین لکھے اُس کی بنا پر آپ کو سرکاری ملازمت سے مستعفی ہونا پڑا اور ردود جدید الکمال۔ الحکیم وغیرہ کے ایڈیٹر رہے ۱۹۲۵ء میں سرفراز کے ایڈیٹر ہوئے اور اپنے ایثار اور اعلیٰ مضامین سے سرفراز کی ترقی کے باعث ہوئے اور دس سال تک سرفراز میں رہے۔

۱۹۳۴ء سے اسدؔ جاری کیا اور لکھنؤ میں مستقل سکونت اختیار کی ستمبر ۱۹۳۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں

ممبروں کی سفارش پر وظیفہ ملتا ہے

عالیجناب سیّد عزیز حسین صاحب رضوی بی۔ اے سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس سیتاپور

(زیدپوری)

پیدائش آپ جنوری ۱۸۹۷ء میں قصبہ زیدپور ضلع بارہ بنکی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار سید نصرت حسین صاحب رضوی زیدپور کے معززین میں سے تھے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم آپنے ابتدا میں قدیم دستور کے بموجب قرآن شریف اور معمولی درسیات کی تعلیم اپنے وطن زیدپور میں پائی پھر مدرسہ میں داخل ہوئے۔ اپر پرائمری امتحان پاس کرنے کے بعد وظیفہ کے امتحان میں شریک ہوکر ضلع بارہ بنکی میں اوّل نمبر پر کامیاب ہوئے، کچھ عرصہ بعد لکھنؤ تشریف لیگئے اور مڈل اسکول نوبستہ سے ورناکیولر فائینل امتحان ۱۹۱۲ء میں درجہ اوّل میں پاس کیا اور صوبہ ممالک متحدہ میں بارھواں نمبر حاصل کرکے گورنمنٹ سے وظیفہ پایا۔ اس کے بعد حسین آباد گورنمنٹ ہائی اسکول لکھنؤ کے اسپیشل کلاس میں بھرتی ہوئے اور اُسی اسکول سے پانچ سال بعد ۱۹۱۷ء میں میٹریکولیشن کا امتحان درجہ اوّل میں پاس کیا اس مرتبہ صوبہ ممالک متحدہ میں آپ کا چوتھا نمبر تھا گورنمنٹ کی جانب سے پھر وظیفہ عطا ہوا کہ کالج کی تعلیم حاصل کریں۔

والد صاحب کے ۱۹۱۵ء میں پنیشن پاجانے سے آپ لوگوں کی مالی حالت اچھی نہیں رہی تھی اور آپ کے اعزا کی رائے تھی کہ آپ سلسلۂ تعلیم ترک کردیں لیکن آپنے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ جب تک بی۔ اے کی ڈگری نہ حاصل کرلینگے ہرگز تعلیم سے دستبردار نہ ہونگے۔ چنانچہ آپ کیننگ کالج لکھنؤ میں داخل ہوگئے اور اپنی ذاتی جد وجہد سے ۱۹۱۹ء میں ایف۔ اے سکنڈ ڈویژن میں اور ۱۹۲۱ء میں بی۔ اے پاس کیا۔

ملازمت بی۔ اے پاس کرنیکے چند ہی مہینے بعد آپکو ضلع غازی پور میں سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس کی جگہ مل گئی۔ کچھ عرصہ بعد آپ سیتاپور تبدیل ہوگئے تین برس بعد آپکا تبادلہ ضلع ہردوئی کا ہوگیا جہاں آپ چھ برس رہے آپکو تعمیر عمارت کا بڑا شوق ہے چنانچہ ۱۹۳۶ء میں چار ماہ کی رخصت لیکر اپنے وطن میں ایک مکان "عزیز منزل" کے نام سے بنوایا اس درمیان میں آپ کا تبادلہ ضلع کھیری کو ہوگیا۔ وہاں ڈیڑھ دو برس کام کرنیکے بعد آپ تین چار ماہ کی رخصت لیکر مع اہل وعیال ۱۹۳۷ء میں کربلائے معلیٰ گئے۔ ملک عراق کی زیارات کے بعد خراسان کا بھی ارادہ تھا مگر بوجوہ چندیہ تمنا پوری نہ ہوسکی۔ وہاں سے واپسی کے بعد ضلع لکھنؤ میں تقرر ہوا لیکن کم وبیش ایک سال بعد ہی دوبارہ ضلع سیتاپور تبدیل ہوئے جہاں فی الحال کام کررہے ہیں۔

قومی خدمات آپ کو اشاعت تعلیم کا بھی بہت شوق ہے چنانچہ آپنے اپنے وطن زیدپور میں ایک مکتب عزیز المدارس کے نام سے جاری کیا تھا جو تقریباً ایک سال تک قائم رہا۔

چونکہ آپ پردیس میں تھے اُس کی کافی نگرانی نہ ہوسکی اور ابنائے وطن نے اس سے کافی دلچسپی نہ لی اور نہ معقول فائدہ اُٹھایا لہذا مجبوراً اسکو بند کرنا پڑا۔

اس کے علاوہ اپنے ایک قریبی رشتہ دار کی ڈھائی سال پانچ روپیہ ماہوار کی اعانت بغرض حصول تعلیم انگریزی کرتے رہے۔ آپ ماہ نومبر ۱۹۳۳ء سے انجمن وظیفہ سادات ومومنین کے باقاعدہ ممبر ہیں اور آپ انجمن سے خاص طور پر دلچسپی رکھتے ہیں۔

عالیجناب ڈاکٹر سیّد منصور حسین صاحب رضابی۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ بی۔ ایس

(لکھنؤ)

پیدائش وغیرہ جناب ڈاکٹر سیّد منصور حسین صاحب کی ولادت ۱۹۰۲ء میں بمقام جونپور محلہ دریبہ ہوئی، آپکے والد بزرگوار سیّد علی حامد صاحب

بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی جج تھے آپ خاندان ذوالقدر بہادر سے ہیں۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے بی ۔ ایس ۔ سی اور ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کی اسناد حاصل کیں۔ زمانہ تعلیم میں نہایت اچھے طلبا میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

کوائف زندگی اس وقت آپ لکھنؤ میں ڈاکٹری کر رہے ہیں۔ کنگس یونانی ہسپتال میں سپرنٹنڈنٹ ہیں اور گورنمنٹ طبیہ اسکول کے پرنسپل ہیں بہت نیک نفس اور ہر دلعزیز ہیں آپ اکتوبر ۱۹۳۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب آغا سجاد میرزا صاحب لکھنو

(فیض آباد)

حالات زندگی آپ ۱۸۸۵ء میں بمقام فیض آباد پیدا ہوئے آپکے بزرگ ایرانی تھے جو بادشاہ کے ہمراہ دہلی آئے تھے ننہیال کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب میرزا صاحب تک پہنچتا ہے بادشاہان دہلی نے متعدد جاگیریں آپکے بزرگ محمد رضا خاں صاحب کو عطا کی تھیں۔ زمانہ غدر میں آپکے دادا اور نانا صاحب دہلی سے فیض آباد آگئے تھے۔ آپکے دادا بعہد نواب شجاع الدولہ گیسدار تھے۔ شاہی خدمات کے صلہ میں آپکے خاندان کے لوگوں کو نواب بہو بیگم صاحبہ کا وثیقہ ملتا ہے۔ آپ نے اردو انگریزی کی تعلیم پائی اور نقشہ نویسی کا کام سیکھا اور سب اوورسیر ہو گئے۔ پھر ترقی کرتے رہے اور مختلف عہدوں کے فرائض انجام دیتے رہے آج کل آپ لکھنؤ میں پی ۔ ڈبلو ۔ ڈی سکریٹریٹ میں ملازم ہیں۔

قومی خدمات فیض آباد میں انجمن سجادیہ قائم کی اور غیر آباد مساجد کو آباد کیا۔ درگاہ چوک فیض آباد کی درستی کے لئے احباب کی معیت میں آپنے ڈھائی ہزار روپیہ چندہ وصول کیا اور درگاہ کی تعمیری خدمات انجام دیں۔ درگاہ حضرت عباس علیہ السلام لکھنؤ کے گنبد کی درستی میں تعمیری خدمات انجام دیں۔ شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ کی تعمیر کے سلسلہ میں تقریباً سات سال تک خدمت کی۔ فیض آباد میں شب یازدہم محرم کو شام غریباں کی مجلس کی بناڈالی۔ آپ خود اور آپکی اہلیہ اور دو صاحبزادے انجمن کے ممبر ہیں جو دوسروں کے لئے قابل تقلید ہے، نہایت ہی خوش اخلاق اور متواضع ہیں۔ شیعہ کانفرنس کے حامیان میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ انجمن کے ساتھ حقیقی محبت رکھتے ہیں۔ اور اس کے دائرہ ممبران کو وسیع کرنے کی سعی بلیغ فرماتے رہتے ہیں اور آپ ماہ نومبر ۱۹۳۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب اعجاز حسین صاحب قزلباش انسپکٹر پولیس

(سانگی پور)

حالات زندگی آپ خاندان قزلباش سے ہیں جو حضرت ظل سبحانی شاہ صفی صاحب طاب ثراہ کا مرید تھا۔ آپکے مورث اعلیٰ مراد علی خاں نادرشاہ کے ہمراہ اصفہان سے ہندوستان وارد ہوئے۔ اور قیام کیا۔ دہلی سے اودھ تشریف لائے اور نواب اودھ کے درباری ہوئے اور خطاب رکن الدولہ پایا۔ ان کے صاحبزادہ فیض علی بیگ آگرہ چلے گئے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں تحصیلدار رہے اور آخر میں فقیری اختیار کرکے جنگل کی راہ لی اُن کے صاحبزادہ میرزا حاتم بیگ تھے آگرہ میں وکیل سرکار تھے، منصف ہوئے مگر استعفا دیکر وکالت کرتے رہے، غالب کے

ہمعصر تھے خطوط غالب میں تذکرہ ہے صاحب دیوان ہیں۔ آپکے خسر عالی مقام ولی اللہ حاجی الحرمین عالی جناب شاہزادہ میرزا منعم بخت صاحب بہادر تیموری گورگانی سب جج نے بمقام لکھنؤ ۱۹۳۵ء میں انتقال فرمایا وامام باڑہ غفران مآب طاب ثراہ میں مدفون ہوئے۔ آپکے دو لڑکے اور دو لڑکیاں عطیہ مولائے دوجہاں علی ابن ابیطالب ہیں بڑے صاحبزادہ آغا مصطفیٰ قاسم قزلباش امتحان بی۔اے میں امسال شریک ہوئے ہیں انجمن کے دسمبر ۱۹۳۳ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب پروفیسر سیّد مسعود حسن صاحب رضوی ادیب ایم۔اے صدر شعبۂ فارسی و اُردو (لکھنؤ یونیورسٹی)

آبا و اجداد کا حال پروفیسر سیّد مسعود حسن صاحب رضوی ادیب ایم اے کے اجداد ذی عزت اور خوش حال تھے بعض پرانے سرکاری کاغذات سے جو موصوف کے پاس موجود ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپکے دادا سیّد عزیز علی صاحب مرحوم ولد سیّد عبدالمطلب کی ایک جاگیر کی تفصیل درج ہے جو نواح لکھنؤ میں واقع تھی۔ سیّد عزیز علی صاحب مرحوم کی ایک بڑی جاگیر نواح گورکھپور میں بھی تھی۔ آپکے والد سیّد مرتضیٰ حسین صاحب مرحوم ایک ذی علم بزرگ اور حاذق طبیب تھے اودھ کے ضلع اناؤ میں نیوتنی کا قصبہ ان کا وطن تھا مگر علم کا شوق لکھنؤ کھینچ لے گیا تھا اور آب و دانہ کی کشش نے ان کو بہرائچ پہنچا دیا تھا جہاں ان کی ذہانت۔ صداقت۔ اتقا اور پابندیٔ وضع کی تعریف کرنیوالے اب بھی موجود ہیں۔

پیدایش و ابتدائی تعلیم وغیرہ بہرائچ ہی میں پروفیسر صاحب محرم الحرام ۱۳۱۱ھ کو پیدا ہوئے۔ جب آپ چار برس چار مہینے اور چار دن کے ہوئے تو آپکی بسم اللہ ہوئی۔ عربی و فارسی کی تعلیم ہونے لگی آپ کے والد بزرگوار آپکو اپنے نقش قدم پر چلانا اور طب یونانی کا ماہر اور علوم اسلامی کا عالم بنانا چاہتے تھے۔ مگر آپ ابھی دس سال کے تھے کہ والد بزرگوار کا انتقال ہوگیا۔ والدہ ماجدہ نے اسکول بھیجدیا اسکول کا پہلا امتحان اپر پرائمری پاس کرکے وظیفہ کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا اور وظیفہ حاصل کیا اس کے بعد ورناکیولر فائنیل امتحان اول درجہ میں پاس کرکے وظیفہ حاصل کیا۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم انگریزی تعلیم ابتدا سے میٹرکولیشن تک حسین آباد ہائی اسکول لکھنؤ میں ہوئی۔ خان بہادر میرزا حبیب حسین مرحوم اس اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے وہ ہمیشہ آپکی ذہانت، قابلیت اور محنت سے خوش رہے اور اپنے سرٹیفکٹ میں آپ کی بڑی تعریف کی اور لکھا کہ آپ اسکول میں ہر حیثیت سے بہترین طالب علم تھے۔ انٹرمیڈیٹ اور بی۔اے کی تعلیم کیننگ کالج لکھنؤ میں ہوئی مسٹر کیمرن پرنسپل کالج آپکی محنت قابلیت رسائی ذہن اور سلامت فہم سے بہت خوش رہے ۱۹۱۷ء میں بی۔اے کا امتحان پاس کرلیا۔ ایم۔اے کے درجہ میں داخل ہوگئے۔ مگر زمانۂ امتحان کے قریب ایک سخت بیماری کے باعث امتحان میں شریک نہ ہوسکے۔ آپ کی طالب علمی کا زمانہ قابل رشک اور قابل تقلید ہے

سررشتہ تعلیم میں ملازمت بی۔اے پاس کرنیکے بعد اپریل ۱۹۱۸ء میں صوبۂ متحدہ کے سررشتہ تعلیم میں ملازمت کرلی اس جگہ کی ابتدائی تنخواہ سو روپیہ ماہوار تھی اور کام یہ تھا کہ ہر سہ ماہی میں اس صوبہ میں جتنی کتابیں طبع ہوں اُن کی فہرست تمام ضروری تفصیلوں کے ساتھ مرتب کرکے صوبہ کے سرکاری گزٹ میں شائع کیجائے۔ ساڑھے تین سال تک اس جگہ پر کام کیا اس زمانہ میں صوبۂ متحدہ میں ہر سال ڈھائی تین ہزار کتابیں چھپتی تھیں اس طرح مختلف موضوعوں پر تقریباً دس بارہ ہزار کتب آپکی نظر سے گزریں۔ مطالعہ کی اس کثرت نے آپکی نظر میں وسعت اور دل میں تصنیف و تالیف کا شوق پیدا کیا۔

ایل ٹی کا امتحان اور اسکول کی ملازمت اسی ملازمت کے زمانہ میں رخصت لیکر ٹریننگ کالج الہ آباد سے ۱۹۲۲ء میں ایل۔ٹی کی سند حاصل کی اور اسی سال جولائی کے مہینہ میں گورنمنٹ ہائی اسکول فتح گڈھ

میں ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پر آپ کا تقرر ہوگیا۔

لکھنؤ یونیورسٹی میں ملازمت اس ملازمت کو ابھی چالیس دن ہوئے تھے کہ لکھنؤ یونیورسٹی میں اُردو کے جونیر لکچرار کی جگہ آپ کو ملگئی جس کی تنخواہ اس وقت ۲۵-۰-۲۲۵ تھی۔ چار برس کی ملازمت کے بعد اکتوبر ۱۹۲۶ء سے حسن خدمات کے صلہ میں آپکو اپنی مقررہ تنخواہ کے علاوہ پچیس روپیہ ماہوار الاؤنس ملنے لگا۔ اگست ۱۹۲۷ء میں آپکا تقرر ۲۵۰-۰-۵۰ ہ کے گریڈ میں پونے تین سو روپیہ ماہوار پر اُردو کے لکچرار کی حیثیت سے ہوگیا ۱۹۲۵ء میں آپنے فارسی ایم۔اے کا امتحان اوّل درجہ میں امتیاز کے ساتھ پاس کیا کہ یونیورسٹی نے ایک طلائی تمغہ عطا کیا۔ اگست ۱۹۳۰ء میں آپ کا تقرر فارسی کے ریڈر اور شعبۂ فارسی و اُردو کے صدر کی حیثیت سے ۸۰۰-۵۰-۵۵۰ روپیہ کے گریڈ میں ہوگیا اور اب آپکی موجودہ تنخواہ آٹھسو روپیہ ماہوار ہے۔

آپکی تصانیف آپنے اوائل ۱۹۲۳ء میں "ہماری شاعری" کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی یہ کتاب فن شعر کی قوت اور سخن فہمی کا ملکہ پیدا کرنے میں بے نظیر ہے جس تفصیل، جس خوبی، جس خوش اسلوبی اور جن مختلف پہلوؤں سے اُردو شاعری پر نظر ڈالی گئی ہے اور جس طرح نگاہوں سے اوجھل نکتے منظر عام پر لائے گئے ہیں وہ صد رہا تحسین اور داد کے مستحق ہیں۔ یہ تصنیف اسقدر مقبول ہوئی کہ اس کے تین ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ یہ کتاب کئی یونیورسٹیوں میں داخل نصاب ہے اور ملک کے مشہور و معروف نقادوں نے اس پر شاندار الفاظ میں ریویو کیا ہے۔ ابتک جن کتابوں کی تصنیف، تالیف ترتیب ترجمہ، یا تحشیہ آپنے کیا ہے اُن کے نام یہ ہیں امتحان وفا۔ فرہنگ امثال۔ ہماری شاعری۔ فیض میر۔ مجالس رنگین۔ دبستان اُردو۔ روح انیس۔ نظام اُردو۔ جواہر سخن۔ آپکے ذخیرہ کتب میں زیادہ تر ایسی کتابیں ہیں جو ادبی تحقیق کے لئے بالعموم اور ادب اُردو کی تاریخ کے لئے بالخصوص کارآمد ہیں تین چیزیں خاص طور سے قابل ذکر ہیں ایک مشاہیر کے خطوط کے مجموعے، دوسرے واجد علی شاہ کی تصانیف۔ تیسرے مراثی۔ مرثیوں کا ذخیرہ حقیقتاً حیرت انگیز ہے اور کئی سو مرثیہ گویوں کے کئی ہزار مرثیوں پر مشتمل ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف کی جو شہرت ایک باکمال ادیب و انشاپرداز کی حیثیت سے تمام ہندوستان میں ہے وہ کسی تفصیل کی محتاج نہیں ہے۔

آپ مختلف ادبی اداروں کے صدر، نائب صدر، سکریٹری و ممبر وغیرہ رہ چکے ہیں جس میں ہندوستانی اکیڈمی۔ انجمن اُردو لکھنؤ وغیرہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

اس وقت دو کتابیں زیر تصنیف ہیں ایک "حیات انیس" دوسری "تاریخ مرثیہ"۔ شعر کا شوق و ذوق فطری ہے اور آپ ادیب تخلص کرتے ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔ نہایت خلیق اور متواضع ہیں، کلام میں شیرینی ہے۔ جب میں لکھنؤ دورہ پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ کے حسن اخلاق نے میرے قلب پر گہرا اثر ڈالا تھا۔ درمیان میں ممبری کا سلسلہ منقطع ہوگیا تھا لیکن پھر جنوری ۱۹۳۲ء سے ممبری کی تجدید فرمائی ہے۔

عالیجناب پروفیسر سید علی عباس صاحب حسینی ایم۔اے۔ایل۔ٹی

(پارہ ضلع غازی پور)

خاندانی حالات فروری ۱۸۹۹ء میں پارہ ضلع غازی پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے جد امجد مولوی سید حسین اصغر صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ حضرت مفتی میر محمد عباس صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ کے ارشد تلامذہ میں تھے اور آپکے والد ماجد مولانا سید محمد صالح الحسینی اعلی اللہ مقامہ حضرت تاج العلما اعلی اللہ مقامہ سے شرف تلمذ رکھتے تھے۔ آپ کے عم محترم سید محمد اسحٰق الحسینی صاحب مدظلہ ہمیشہ قومیات سے گہری دلچسپی لیتے رہے۔

اور آپکے والد بزرگوار کے ساتھ ساتھ خود بھی انجمن وظیفہ سادات ومومنین کے بہت عرصہ تک ممبر رہے۔

تعلیم سید علی عباس صاحب حسینی نے ابتدا میں مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ میں عربی کی تعلیم حاصل کی، پھر انگریزی کی طرف رجوع کیا ۱۹۱۵ء میں میٹرک ۱۹۱۷ء میں ایف۔ اے اور ۱۹۱۹ء میں بی۔ اے کے امتحانات پاس کئے کچھ دنوں کے لئے محمڈن اینگلو عربک کالج علیگڈھ میں انگریزی میں ایم۔ اے اور قانون کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ مگر صحت کی خرابی کی وجہ سے یہ دونوں امتحانات ترک کردینے پڑے ۱۹۲۰ء میں آپنے الہ آباد ٹرننگ کالج سے ایل۔ ٹی کی ڈگری حاصل کی اور گورنمنٹ ہائی اسکول رائے بریلی میں اسسٹنٹ ماسٹر مقرر ہوئے وہیں سے آپنے ۱۹۲۲ء میں تاریخ میں ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا آج کل آپ گورنمنٹ جوبلی کالج میں اسسٹنٹ ماسٹر ہیں آپنے جس طرح کے ماحول میں تربیت پائی تھی اُس کا نتیجہ وہ علمی وادبی ذوق ہے جس نے انھیں ایک معلم کی زندگی پسند کرنے پر مجبور کیا ہے اور جو انھیں قصّے کہانیاں ناول، فسانے علمی اور تنقیدی مضامین لکھنے میں ہمیشہ منہمک رکھتا ہے آپکا سب سے پہلا ناول سر سید احمد پاشا ۱۹۱۹ء میں لکھا گیا ہے، کچھ دنوں صحت کی خرابی ایل۔ ٹی کی تیاری اور معلمی کی ابتدائی دشواری نے قلم پر پہرے بٹھائے پھر نچلا نہ بیٹھا گیا اور برابر کچھ نہ کچھ لکھتے ہی رہے اور فسانہ نویسی میں ایک خاص امتیازی شان پیدا کر لی۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں آپکے فسانوں کا مختصر مجموعہ "رفیق تنہائی" اس سال کی تمام ادبی کتابوں سے بہتر تسلیم کیا گیا اور ہندوستانی اکیڈمی یو۔ پی نے آپکو اس پر پانچسو روپیہ کا گرانقدر انعام عطا فرمایا علاوہ ان دس سے زیادہ درسی کتابوں کے جو اب تک لکھ چکے ہیں۔ آپ اس وقت ایک ضخیم کتاب دو جلدوں میں "اُردو اور ناول نویسی" کے موضوع پر لکھنے میں مشغول ہیں۔

قومی خدمات شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کے باقاعدہ ممبر ہیں۔ آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ کے ہمدرد ہیں۔

سرفراز پریس اور اخبار سرفراز کی کمیٹی کے ممبر ہیں سرفراز میں برابر اخلاقی اور ادبی، معاشرتی مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات ومومنین کے آپ ایک جوشیلے ممبر اور سچے بہی خواہ ہیں اور فروری ۱۹۳۴ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید حامد علی صاحب رئیس

(بیلڑہ ضلع مظفرنگر)

حالات زندگی آپ موضع بیلڑہ ضلع مظفرنگر میں ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے آپکے والد بزرگوار سید جیون علی صاحب مرحوم ومغفور کو امور دینی سے زیادہ دلچسپی رہی تعمیرات کا کافی شوق تھا علاوہ مکانات رہائش کے ایک مسجد اور ایک امام باڑہ جو بہت اچھی حیثیت رکھتے ہیں تعمیر کرایا۔ مرحوم انجمن جعفریہ مظفرنگر کے سرگرم رکن تھے۔ آپ کے برادر حقیقی جناب سید محمد علی صاحب اس وقت آنریری اسسٹنٹ کلکٹر ہیں۔ انجمن ترقی تعلیم سادات باہرہ مظفرنگر کے ٹرسٹی اور ریاست وقف متعلقہ انجمن مذکور کے مہتمم ہیں۔ پرائیویٹ طریقہ سے اُردو فارسی کی تعلیم حاصل کی اور انگریزی میں ایف۔ اے تک پڑھا۔ کوئی ملازمت نہیں کی اپنی زمینداری کے کام کو بہت دلچسپی کے ساتھ کرتے ہیں اور اس میں ترقی بھی کافی کی اور تقریباً ایک ہزار روپیہ بطور مالگذاری ادا کرتے ہیں۔ باغات میں بھی زیادہ دلچسپی سے کام کیا اور ابھی تک کر رہے ہیں۔

قومی خدمات انجمن ترقی تعلیم سادات باہرہ مظفرنگر کے بھی آپ ممبر ہیں اور نہایت دلچسپی سے کام کرتے ہیں۔ شیعہ یتیم خانہ دہلی، لکھنؤ کی بھی اعانت کرتے رہتے ہیں اور ایسی ہی دوسرے قومی اداروں کی بھی امداد فرماتے ہیں اور آپنے رفاہ عام کو مدنظر رکھتے ہوئے دو عدد چاہ پختہ بھی تعمیر کرائے ہیں۔ انجمن کے مارچ ۱۹۳۴ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولانا سیّد اختر علی صاحب تلہری

(لکھنو)

ولادت وغیرہ مولانا سیّد اختر علی صاحب تلہری خلف سیّد اکبر علی صاحب تلہر ضلع شاہجہاں پور میں ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم آپکی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی اس کے بعد مدرسہ عالیہ رامپور میں داخل ہوگئے جہاں آپ کا شمار ممتاز طلبہ میں رہا ۱۹۱۶ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ۱۹۱۷ء میں درس نظامی کے درجہ اعلیٰ کی سند حاصل کی ۱۹۱۸ء میں منشی فاضل پاس کیا۔

ملازمت ۱۹۱۹ء میں سرکاری ملازمت حاصل ہوئی۔ ابتدائی تقرر گورنمنٹ ہائی اسکول ہمیر پور میں ہوا ۱۹۲۱ء میں زمانہ ملازمت میں ہی انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ کا تبادلہ جوبلی انٹر کالج لکھنؤ کو ہوگیا۔ جہاں آپ بڑی خوبی سے اپنا کام انجام دے رہے ہیں۔

تصانیف وغیرہ قومی جرائد میں آپکے بلند پایہ مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں آپ نے "ابتلاء عظیم" لکھی جس کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور بڑے بڑے ادبا نے شاندار الفاظ میں اس کتاب پر ریویو کیا دیگر تصانیف "رسول کی پاکدامنی" "شہادت عظمیٰ" اسلامی جہاد وغیرہ ہیں۔

آپ کی تمام تصانیف پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئیں آپکے ادبی و علمی مضامین سرفراز۔ ادب۔ نگار۔ زمانہ۔ الحکیم وغیرہ میں برابر شائع ہوتے رہتے ہیں۔

قومی خدمات قومی امور میں کافی دلچسپی ہے۔ شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کے ممبر ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات کے مارچ ۱۹۳۴ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب کرار حسین صاحب انصاری ایم۔ اے میرٹھ کالج

(شکارپور)

حالات زندگی آپ کے اجداد کا اصلی وطن شکارپور ضلع بلندشہر ہے۔ لیکن بسلسلۂ ملازمت آپ کے والد بزرگوار کوٹہ ریاست میں سکونت پذیر ہوگئے ہیں۔

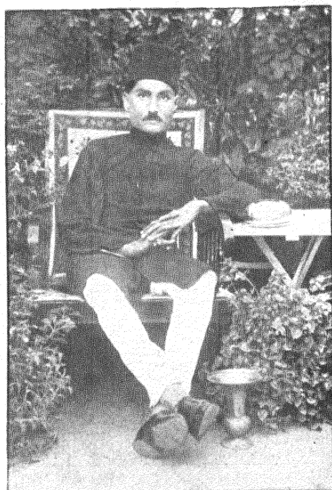
ابتدائی تعلیم ابتدائی و اعلیٰ تعلیم کوٹہ میں مہاراجہ انٹر کالج میں حاصل کی ایف۔ اے پاس کرنے کے بعد آگرہ کالج میں داخلہ کرالیا۔ پھر بی۔ اے کی سند آگرہ کالج سے نہایت اعلیٰ نمبروں سے حاصل کی اور گورنمنٹ سے تیس روپیہ ماہوار وظیفہ دو سال تک ملا۔ میرٹھ کالج سے ایم۔ اے انگریزی میں پاس کیا۔

ملازمت وغیرہ ایم۔ اے پاس کرنیکے بعد میرٹھ کالج میں لکچرار ہوگئے نہایت قابل اور قانع لوگوں میں سے ہیں۔ جو کچھ ملگیا ہے اُس پر مطمئن ہیں آگے ترقی کرنا نہیں چاہتے اگر چاہیں تو قوم کی بڑی خدمت کرسکتے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

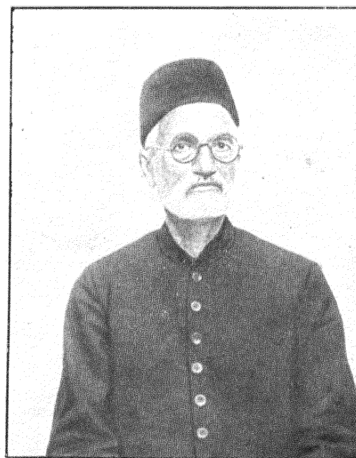
ہر سال کی ہر قسم کی آمدنی کا چوتھائی حصّہ بطور سرمایۂ محفوظ کے جمع ہوتا ہے۔ سرمایہ محفوظ پچاس ہزار ہوگیا ہے۔ ممبروں کی سفارش پر وظیفہ ملتا ہے۔



عالیجناب پرنس سید محمد عباس صاحب بالقابہ



عالیجناب سید توصیف الحسن خان صاحب بالقابہ

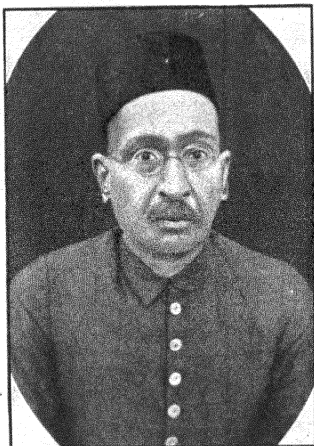




عالیجناب سید صغیر حسین صاحب بالقابہ



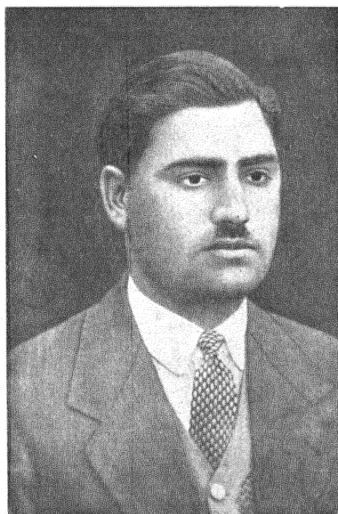
عالیجناب مولوی سید ضیا الاسلام صاحب مرحوم



عالیجناب نواب خاقان حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی ارشاد حسین صاحب بالقابہ



[illegible]

عالیجناب سید توصیف الحسن خانصاحب رئیس و میونسپل کمشنر

(امروہہ)

حالات زندگی آپ کی ولادت جولائی ۱۹۱۰ء کو امروہہ ضلع مراد آباد میں ہوئی۔ آپکے والد بزرگوار سید منور حسن خاں صاحب امروہہ کے رئیس اور زمیندار تھے۔ ابتدائی تعلیم پرائیویٹ طور پر ہوئی عربی فارسی اور اُردو تعلیم کی تکمیل گھر پر کی اس کے بعد انگریزی بھی بقدر ضرورت پڑھی امام المدارس ہائی اسکول کی مجلس انتظامیہ کے رکن ایک عرصہ تک رہے امروہہ محلہ دربار کلاں کے متمول اور معزز حضرات میں شمار ہوتا ہے متواتر سات آٹھ سال سے بلا مقابلہ میونسپل کمشنر منتخب ہوتے رہے ہیں نہایت خلیق اور متواضع ہیں کلام میں شیرینی ہے۔ انجمن وظیفہ سادات کے اکتوبر ۱۹۳۴ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب ڈاکٹر سید اظہر حسن صاحب

(امروہہ)

حالات زندگی ڈاکٹر سید اظہر حسن صاحب سادات امروہہ کے مشہور خاندان کے ایک ممتاز رکن ہیں جو ۹ فروری ۱۸۷۱ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے آپ پرانی وضع کی ایک زندہ یادگار ہیں آپکے والد ماجد کا اسم گرامی سید مظہر حسن صاحب تھا جو وکالت کا پیشہ کرتے تھے اور امروہہ کے معافیداروں میں تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے دادا کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اور اُن کی بابت مشہور ہے کہ جب اولاد نرینہ یعنی ڈاکٹر صاحب کے والد سید مظہر حسن صاحب پیدا ہوئے تو اس خوشی میں اُنھوں نے چھٹی کی رسم میں امروہہ کے ہندو مسلمانوں کو ایک وسیع اور اعلیٰ پیمانہ پر دعوت دی ڈاکٹر صاحب کی تعلیم اس زمانہ میں ہوئی جبکہ امروہہ میں انگریزیت کی ابتدا تھی اور ماسٹر فتح چند صاحب کی ہیڈ ماسٹری میں ایک مڈل اسکول امروہہ میں کھولا گیا تھا۔ اور انگریزی تعلیم کو کفر بھی سمجھا جاتا تھا۔ آپنے عربی، فارسی کی معمولی تعلیم کے بعد اس زمانہ کے اسکول میں صرف چوتھے درجہ تک انگریزی تعلیم حاصل کی اور آگرہ کے میڈیکل اسکول میں داخل ہوگئے اور ۱۸۹۱ء میں وہاں سے ڈاکٹری کی سند حاصل کی اور پھر ۱۸۹۱ء ہی میں میرٹھ کی فوج میں ڈاکٹر ہوگئے۔ ۱۸۹۳ء میں وزیرستان فیلڈ فورس پر تعیناتی ہوئی اور ۱۸۹۷ء میں چترال ریلیف فورس پر آپ بھیجے گئے ۱۹۰۰ء و ۱۹۰۱ء میں چین فیلڈ فورس پر تعینات ہوئے اسپیشل پروموشن حاصل کیا ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۸ء تک یورپ گریٹ وار میں بغداد اور بصرہ میسوپوٹامیہ میں خدمات انجام دیں شیعہ کالج کو ایک پوری تنخواہ ماہانہ کی مرحمت فرمائی جنگی خدمات کے صلہ میں جملہ لڑائیوں سے آپکو میڈل ملتے رہے ۱۹۱۹ء میں لندن گریٹ وار سلیبریشن یعنی جنگ عظیم کے بعد جشن کی خوشی میں سرکاری طور پر آپ نامزد کئے گئے یعنی ہندوستان کے میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں منجملہ تین ہزار ڈاکٹروں کے صرف سات اصحاب کا جو انتخاب ہوا تھا ان میں ایک ڈاکٹر سید اظہر حسن صاحب بھی شامل تھے۔ اس کے بعد ۱۹۲۲ء میں آپنے پنشن لیکر اپنے وطن امروہہ میں پرائیویٹ طور پر پریکٹس شروع کی اور اہل وطن کی پُر خلوص خدمات کو اپنا مشغلہ زندگی اور ذریعہ نجات قرار دیا۔ مریضوں کے علاج میں جس طرح انکا دست شفا دراز اور وسیع ثابت ہوا اسی طرح انکی طمع کا دامن کھنچا ہوا رہا وہ بڑے بامروت اور پُر خلوص خدمت کرنیوالے اور ہر شخص کی حالت کو دیکھتے ہوئے خدمت کرنیوالے ثابت ہوئے قومی معاملات میں پوری دلچسپی لیتے ہیں۔

اور حتی الامکان قومی تحریکات میں امداد فرماتے ہیں۔ آپ اکتوبر ۱۹۳۴ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔

عالیجناب پرنس نواب سید محمد عباس صاحب موسوی الصفوی رئیس

(شمس آباد)

[illegible] اکتوبر ۱۹۰۹ء کو کانپور میں پیدا ہوئے۔

آباء و اجداد کا حال آپ سلاطین صفویہ انار اللہ تعالیٰ برہانہم کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد نے [illegible]ء میں زوال سلطنت صفویہ کے بعد ماژندران وغیرہ میں لوائے حکومت بلند کرنا چاہا لیکن کامیابی نہیں ہوئی بالآخر شاہ عالم ثانی کے عہد سے کچھ پیشتر شاہ محسن وارد ہندوستان ہوئے، حکومت مغلیہ زوال پذیر تھی پھر بھی سلاطین وقت نے کافی قدر کی اور شاہ محسن اور انکی اولاد کو مناصب جلیلہ عطا کئے گئے۔ نصیر الدین حیدر شاہ اودھ کے عہد میں شاہ میرزا صاحب لکھنؤ تشریف لے گئے اور وہیں اُن کے بڑے صاحبزادہ نواب محمد علی خاں کا عقد میر فضل علی وزیر اعظم اودھ کی صاحبزادی جعفری بیگم سے ہوا۔ میر فضل علی کے انتقال کے بعد ۱۸۳۵ء میں نواب محمد علی خاں المعروف بہ نواب دولہ شمس آباد ضلع فرخ آباد میں مقیم ہوگئے۔ نواب محمد علی خاں کے صاحبزادہ نواب مہدی علی خاں کا انتقال ۱۹۱۳ء میں ہوا۔

حالات زندگی آپ نواب مہدی علی خاں مرحوم کے بڑے صاحبزادہ نواب حیدر سلطان مدظلہ العالی کے صاحبزادہ ہیں۔ والدین کے اکلوتے بیٹے ہونے کی وجہ سے کسی سرکاری درسگاہ میں داخل نہیں ہوئے پرائیویٹ طور سے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے ۱۹۲۵ء میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا ۱۹۲۷ء میں ایف۔ اے کا امتحان پرائیویٹ دیا۔ زمینداری کے کاروبار میں مشغول ہونیکی وجہ سے کہیں ملازمت نہیں کی۔

قومی خدمات امور قومی میں بقدر استطاعت حصہ لیا انجمن عقد بیوگان کی اکثر اعانت کی نظارہ لکھنؤ، سہیل یمن لکھنؤ، اصلاح کھجوا اور دیگر شیعہ جرائد میں حمایت مذہب شیعہ میں کچھ نہ کچھ لکھتے رہے علم الرجال سے والہانہ شغف ہے۔ موضوع احادیث کا تیا زکر نیکے لئے دو کتابیں "تنقید الاحادیث" اور "تطبیق الاحادیث" شائع کیں جنھیں قوم کے روشن خیال طبقے نے بہ نظر استحسان دیکھا۔ نومبر ۱۹۳۴ء سے آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔

عالیجناب حجۃ الاسلام مولوی سید سبط نبی صاحب قبلہ مجتہد العصر

(نوگانواں ضلع مرادآباد)

پیدائش آپ [illegible] شعبان [illegible]ھ میں نوگانواں میں پیدا ہوئے آپنے ابتدا میں مولوی محمد حسین صاحب نوگانوی سے پڑھا پھر مولوی حکیم سید ظہور الدین صاحب نوگانوی سے پڑھا اس کے بعد آپنے مدرسہ نور المدارس امروہہ میں جناب حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ امروہوی اور مولوی محمد امین صاحب سنی المذہب ساکن شاہ آباد واقع ریاست عالیہ رامپور سے امروہہ میں رہکر پڑھا۔

تعلیم عراق آپ اور مولوی سید یوسف حسین صاحب قبلہ امروہوی ۱۳۲۴ھ میں بغرض تکمیل علوم دینیہ عتبات عالیات کو گئے بعد زیارات

دورۂ کربلائے معلیٰ میں جناب مولوی کلب باقر صاحب مجتہد ہانسی اور جناب آغا شیخ مہدی صاحب کشمیری سے پڑھا اور پھر نجف اشرف میں مدرسہ جناب آغا سید کاظم صاحب طباطبائی میں قیام فرما کر مشغول تحصیل علوم ہوئے فقہ و اصول فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ آغا اخوند سید کاظم صاحب خراسانی اور آغا سید ابوالحسن صاحب اصفہانی اور آغا شیخ علی صاحب قوچانی اور آغا سید محمد پسر آغا سید کاظم طباطبائی اور آغا سید محمد فیروز آبادی اور آغا شیخ ضیا عراقی اور آغا سید کاظم طباطبائی اور آقائے شریعت فرج اللہ اور دیگر ممتاز علما کے درس سطحی و خارجی میں شریک ہوتے رہے اور اپنے وطن کا عیش و آرام سالہا سال چھوڑ کر علم کے شوق میں وہاں رہے حالانکہ آپکی شادی بھی ہو چکی تھی بالآخر جناب کاظم صاحب طباطبائی اور جناب آقائے شریعت اور جناب آقا السید ابوالحسن موسوی اصفہانی اور جناب آقا ابوتراب صاحب موسوی نجفی اور آقائے قوچانی اور جناب آقا شیخ محمد حسین صاحب حائری مازندرانی نے اجتہاد کے اجازے عطا فرمائے نوگانوہ میں آپ مجتہد ہیں ۱۳۳۲ھ میں نوگانوہ تشریف لائے اور نوگانوہ میں ایک مدرسہ ۱۳۳۳ھ میں جاری فرمایا - اس درسگاہ میں یونیورسٹی کی تعلیم ہوتی ہے خود بھی پڑھاتے تھے لیکن جب جناب مولانا یوسف حسین صاحب قبلہ مرحوم کا انتقال ہوا تو انکی جگہ پر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں آپ کا تقرر بحیثیت ناظم شیعہ دینیات ہوا - آپ نہایت سادہ طبیعت اور متواضع واقع ہوئے ہیں - نہایت نیک طینت، مقدس و متقی ہیں - نام و نمود و شہرت کے متمنی نہیں ہیں آپ ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں -

عالیجناب سید صغیر حسن صاحب کاظمی بی - اے اکبر پور فیض آباد

(شیخوپورہ)

حالات زندگی آپ تحصیل اکبر پور کے ایک موضع قیام الدین پور شیخوپورہ میں یکم اگست ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مقامی اسکولوں میں حاصل کی اس کے بعد ۱۹۲۹ء میں آگرہ یونیورسٹی سے بی اے کی سند حاصل کی۔

ملازمت یکم فروری ۱۹۲۹ء کو محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم ہوگئے اور آجکل اکبر پور میں تعینات ہیں اور بہت ہر دلعزیز ہیں طرز معاشرت نہایت سادہ ہے قومی امور میں حتی المقدور حصہ لیتے ہیں - دسمبر ۱۹۳۳ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں -

عالیجناب نواب خاقان حسین صاحب رضوی عارف

(کانپور)

ابتدائی حالات آپ کا اسم گرامی سید خاقان حسین صاحب رضوی اور عارف تخلص ہے بزرگوں کا اصلی وطن قم ایران ہے ترک وطن کر کے دہلی میں آباد ہوئے اب آپ کانپور میں رہتے ہیں عمر تخمیناً ۶۰ سال ہے سال ولادت ۱۸۷۶ء ہے - آغاز عمر میں عربی فارسی کی کتابیں اور اساتذہ ایران کے دو ادین آقا احمد صاحب آذربائجانی سے پڑھیں نظم فارسی کا شوق اور مذاق صوفیانہ اور حکیمانہ انھیں بزرگوار کی ہمنشینی کا نتیجہ ہے -

فارسی کی نظم پر اصلاح سالہا سال تک انھیں جناب آقا احمد صاحب حامد مرزائمہ سے جو ایرانی تھے لیتے رہے۔ انگریزی گورنمنٹ اسکول میں حاصل کی آقائے موصوف سے کچھ ترکی زبان بھی سیکھی تھی۔

اجداد کا حال آپکے دادا نواب سید علی حسین خاں صاحب مرحوم نواب دولہ صاحبکے بزرگ دربار عالمگیری میں عہدہائے ممتاز پر فائز تھے گولکنڈہ وغیرہ صوبوں کی گورنری یعنی صوبہ داری بھی ان سے متعلق رہی ہے دلی کی تباہی کے بعد فیض آباد آ رہے دادا صاحب مرحوم کی ولادت یہیں ہوئی اور نواب معتمد الدولہ آغا میر صاحب کی صاحبزادی سے شادی ہوئی۔ ان معظمہ کے بطن سے تین صاحبزادے پیدا ہوئے۔ نواب سید اکبر حسین خاں مرحوم المتخلص بہ سیف آپکے بڑے چچا تھے، آپکے والد نواب سید مظفر حسین خاں صاحب المتخلص بہ سرخوش آپکے چھوٹے حقیقی چچا نواب سید احمد حسین خاں مرحوم سالک وغیرہ تھے۔ غازی الدین حیدر بہادر بادشاہ اول اودھ نے غالباً ۱۸۲۵ء میں کچھ روپیہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو ۵ فیصدی کے سود پر دئے تھے اور وصیت کی تھی کہ میرے بعد فلاں فلاں اشخاص کو اس میں سے دیا جائے۔ چنانچہ نواب آغا میر صاحب الملقب بہ معتمد الدولہ بہادر سابق الذکر کے واسطے بیس ہزار روپیہ ماہواری کی پنشن مقرر کی جو آج تک حصہ رسد آپ لوگوں کو ملا کرتی ہے۔ دوسرا ذریعہ معاش کرایہ مکانات، دوکان، دیہات کی آمدنی ہے۔ خدا کے فضل سے آپکے دو لڑکے ہیں: سید قیصر حسین صاحب قیصر تخلص اور سید انور حسین سلمہما اللہ تعالیٰ، دونوں خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ و صاحب اولاد ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے ۱۹۳۳ء تک کام کیا۔ اس عرصہ میں دیانتداری اور خوش اخلاقی اور عمدگی کے بکثرت سارٹیفکٹ آف آنر آپ کو ملے دو تمغے چاندی کے پھر دو موقعوں پر حاصل ہوئے۔ چنانچہ دربار تاج پوشی کے موقع پر ایک تمغہ ملا ہے ۱۹۳۴ء میں جب آپنے کام کی کثرت اور صحت کے بگڑ جانے سے مجبور ہوکر استعفا دیا اس وقت آپ کو گورنمنٹ نے ازراہ قدردانی "ہول لائف اسپیشل مجسٹریٹ" کا درجہ اختیارات مزید کے ساتھ عنایت فرمایا۔

تصانیف و تالیفات آپکے مؤلفات فارسی میں ایک دیوان ہے چھ ہزار اشعار کے قریب، ایک معدن الاسرار نامی مثنوی ہے جس میں تین ہزار سے زائد شعر ہیں فلسفہ اور تصوف اور حل عقائد مذہبی بمذاق حکیمانہ اس کا موضوع ہے، اردو میں العلم و عمل نامی کتاب لائق دید ہے مذہب اثنا عشری کا اصلی حال دکھایا ہے۔ مولویوں کے اثر سے یہ کتاب بالکل علیحدہ ہے۔ انگریزی میں اسٹڈی آف شیازم سب سے پہلی کتاب ہے جس میں عقائد و تعلیم مذہب کا خلاصہ چھاپا گیا ہے۔

سب سے پہلے اس موضوع پر جس نے قلم اٹھایا اور لوگوں کو ایسا کرنے پر آمادہ کیا وہ آپ ہی ہیں۔

عربی میں الحکمۃ لدنیہ ایسے مضمون پر لکھی گئی ہے جس کی نظیر دنیا کے مذاہب میں کہیں نظر نہیں آتی مگر افسوس زمانہ کی ناقدرشناسی سے باستثناء نمبر ۳ کے اور سب غیر مطبوع موجود ہیں۔ آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ماہ اکتوبر ۱۹۳۴ء سے ممبر ہیں اور آپکو انجمن سے بڑی ہمدردی ہے۔

عالیجناب سید شبیر حسین صاحب بخاری بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر زمیندار مسلم ہائی اسکول
(گجرات پنجاب)

حالات زندگی سید صاحب موصوف کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی اردو فارسی، عربی وغیرہ آپنے پرائیویٹ طور پر پڑھی اس کے بعد مقامی اسکول میں داخل ہوگئے۔ ابتدا ہی سے آپ بڑے ذہین تھے اور اپنی ذہانت و ذکاوت کا سکہ لوگوں کے قلوب پر بٹھا دیا۔ لاہور سے بی۔ ٹی کی سند حاصل کرکے آپ ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوگئے آج کل آپ گجرات میں مسلم زمیندار ہائی اسکول میں گورنمنٹ کی طرف سے اور ڈیپوٹیشن

اپنے کام میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید اظہر حسین صاحب
(بیسلپور ضلع پیلی بھیت)

حالات زندگی آپ کا تاریخی نام محمد اظہر حسین ہے آپ ۲۰ صفر ۱۳۲۵ھ کو موضع نوریون سرائے تحصیل سنبھل ضلع مُرادآباد میں پیدا ہوئے اصل و نسل سے زیدی سید ہیں آباؤ اجداد کا پیشہ زمینداری تھا والد ماجد سید مظہر حسین صاحب مرحوم کا سایہ ۵ سال کی عمر میں سر پر سے اٹھ گیا۔ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ جانے کے بعد والدہ معظمہ نے اپنے برادر سید اعجاز حسین صاحب عرف ننھے میاں ساکن قصبہ سرسی ضلع مُرادآباد کی نگرانی میں دونوں بھائیوں کو پرورش کیا اور تعلیم دلائی۔ آپ نے پہلے اپنے پیدائشی مقام نوریوں سرائے کے اپر پرائمری اسکول میں درجہ چہارم تک تعلیم پائی۔ ۲۰ مئی ۱۹۱۹ء کو درجہ چہارم پاس کیا۔ اس کے بعد وظیفہ کا امتحان دیا۔ جس میں کامیاب ہوئے اور ڈسٹرکٹ بورڈ سے دو روپیہ ماہوار اُردو مڈل تک وظیفہ پایا۔ درجہ پنجم سے اُردو مڈل تک تحصیلی اسکول سنبھل میں تعلیم پائی۔ مارچ ۱۹۲۲ء میں اُردو مڈل اتنے اچھے نمبروں سے پاس کیا کہ گورنمنٹ نے انگریزی تعلیم کے واسطے پہلے مبلغ چھ روپیہ ماہوار دو سال تک اور بعد میں مبلغ آٹھ روپیہ ماہوار ہائی اسکول پاس کرنے تک دیئے۔ انگریزی تعلیم ہیوٹ مسلم ہائی سکول مُرادآباد میں حاصل کی اور ۱۹۲۷ء میں ہائی اسکول پاس کیا۔ اس کے بعد مُرادآباد کالج کے انٹرمیڈیٹ کلاس میں داخل ہوگئے لیکن مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم چھوڑدی اور کلکٹری مُرادآباد میں ہیڈ اپرنٹس کر لی ہیڈ اپرنٹسی کی حالت میں قانون گو ٹریننگ اسکول کے داخلہ کے واسطے مقابلہ کے امتحان میں شریک ہوگئے جس میں کامیاب ہوئے اور ہیڈ اپرنٹسی سے استعفا دیکر قانون گو ٹریننگ اسکول ہردوئی میں داخل ہوگئے۔ قانون گو ٹریننگ اسکول کی تعلیم کے واسطے انجمن وظیفہ سادات سے ۱۹۲۸ء میں آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ دس ماہ تک لیا اس ٹریننگ کو پاس کرنے کے بعد پریکٹیکل سروے ٹریننگ کے واسطے بجنور کے بندوبست میں بھیجے گئے جہاں تین ماہ تک دس روپیہ ماہوار کے حساب سے انجمن سے اور وظیفہ لیا اسکے بعد یکم مئی ۱۹۲۹ء سے ضلع گونڈہ میں بحیثیت قانونگو آپکا تقرر ہوگیا۔ تنخواہ پاتے ہی آپ نے قرض حسنہ کی ادائیگی شروع کردی اور جنوری ۱۹۳۲ء کو قرض حسنہ سے سبکدوش ہوگئے۔ ستمبر ۱۹۳۴ء میں دوبارہ ضلع پیلی بھیت بھیجدیئے گئے یہاں تحصیل پورنپور میں ۱۲ ستمبر ۱۹۳۴ء کو چارج لیا اسی تاریخ سے آپ مستقل کردئے اور قانون گو کردئے گئے۔

آپکے چھوٹے بھائی سید ناصر حسین صاحب مرض جنون میں مبتلا ہیں آپ نے منت مانی ہے کہ اگر ان کو صحت ہوگی تو آپ بارہ روپیہ ماہوار شیعہ یتیم خانہ اور انجمن وظیفہ سادات کو مرحمت فرمایا کریں گے۔

ممبران انجمن سے درخواست ہے کہ موصوف کے برادر کی صحت کے لئے دُعا سے بخل نہ فرمائیں آپ مارچ ۱۹۳۲ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

خداوندعالم آپ کے برادر کو شفا عطا فرمائے۔

عالیجناب سید ضیاء الاسلام صاحب عیاں آجاپوری بی اے ایل ایل بی مرحوم
(میرٹھ)

پیدائش وغیرہ سید ضیاءالاسلام نام اور عیاں تخلص تھا۔ اخیر زمانہ ۱۸۹۷ء میں بمقام رُڑکی ضلع سہارنپور جہاں عیاں صاحب مرحوم کے

نانا سید مہدی علی صاحب مرحوم ڈپٹی کلکٹر تھے، بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ عیاں مرحوم کے والد بزرگوار سید سلطان الحق صاحب مرحوم سید محمد مرتضیٰ صاحب بیان ویزدانی جارچوی میرٹھی کے چھوٹے بھائی تھے۔ بیان میرٹھی نے اپنے زمانہ حیات ہی میں عیاں کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ عیاں مرحوم کی ابتدائی تعلیم گورکھپور سے جہاں انکے والد بسلسلۂ ملازمت متعین تھے شروع ہوئی لیکن جبکہ عیاں مرحوم کی عمر ۱۰½ سال کی تھی انکے والد مولوی سید سلطان الحق کا انتقال بمقام لکھنؤ بعارضۂ فالج ہو گیا۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم اب اس خاندان کا بار کفالت عیاں صاحب مرحوم کے چچا میر سید حسین صاحب مرحوم تحصیلدار و سید علی اوسط صاحب مرحوم بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ پر رہا۔ اور عیاں صاحب مرحوم کا سلسلۂ تعلیم جوبلی ہائی اسکول لکھنؤ میں شروع ہوا۔ میٹرکولیشن کا امتحان شاندار حیثیت سے پاس کر کے کیننگ کالج میں داخل ہوئے اور ایف۔ اے پاس کیا۔ زمانہ کی ضروریات نے مجبور کر کے لکھنؤ چھڑا دیا اور عیاں نے گورکھپور جا کر بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔

وکالت ایل۔ ایل۔ بی پاس کرنے الہ آباد چلے گئے۔ اسی دوران تعلیم [illegible] مجبوراً [illegible] اسکول میں [illegible] ماسٹر بھی رہے۔ امتحان وکالت میں کامیاب ہو کر میرٹھ میں [illegible] وکالت شروع کی اور وہاں کے بڑے [illegible] اور کامیاب وکیل تھے۔

شاعری کی ابتدا عیاں مرحوم کی طبیعت بچپن سے شعر و شاعری کی طرف مائل تھی چنانچہ جب عیاں کی عمر [illegible] سال کی تھی تو اپنے ایک بھائی سے متعلق برجستہ یہ شعر کہا تھا؎

نماز صبح آپ پڑھتے نہیں
خدا کی عبادت بھی کرتے نہیں

پہلی غزل اکتوبر ۱۹۱۵ء میں کہی جس پر اپنے بڑے بھائی سید صدرالاسلام صاحب صدر سرکل انسپکٹر پولیس کے مشورہ سے مداح آل محمد جناب میرزا کاظم حسین صاحب محشر لکھنوی سے اصلاح لی اور کچھ دنوں جناب محشر ہی سے اصلاح لیتے رہے۔ عیاں مرحوم کی غزل کا ایک شعر آج تک اس زمانہ کے طلبا میں مشہور ہے جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لطف سے خالی نہ ہوگا؎

آ اے اجل کہ دیکھ نہ لے آسماں کہیں
مر مر کے آج پہنچے ہیں ہم کوئے یار میں

لکھنؤ چھوڑ کر جب گورکھپور پہنچے وہاں مشاعروں میں شریک ہونے لگے۔ کلام کی بلاغت اور دلکشی نے وہیں سے ممتاز شعرا کی صف میں شامل کر لیا۔ اصلاح لینے کا سلسلہ ترک ہو گیا۔ الہ آباد میں غزلوں پر سر تیج بہادر سپرو اور موتی لال نہرو کے تمغہ جات حاصل کئے۔ مہدی حسین صاحب ناصری مرحوم کے مشورہ سے ذاکری شروع کی اور اس درجہ کامیاب ذاکر ہوئے کہ میرٹھ۔ لاہور۔ امروہہ۔ بہرائچ بمبئی۔ علی گڑھ اور لکھنؤ میں ان کی مجالس یادگار ہیں اور خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

علالت و رحلت وسط سال ۱۹۳۴ء میں مرض معدہ میں مبتلا ہوئے میرٹھ میں جب کوئی فائدہ کی صورت نہ ہوئی تو اپنے بھائی سید صدرالاسلام صاحب جو لکھنؤ میں انسپکٹر پولیس تھے ان کے پاس علاج کے لئے آئے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور تقریباً ۴۷ سال کی عمر میں ۲۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو [illegible] بجے سے قبل انتقال کیا اور وہیں منشی فضل حسین کی کربلا میں دفن ہوئے ذیل کے دو شعر اپنے زمانہ حیات میں تصنیف کئے جو انکی وصیت کے مطابق سنگ مزار پر کندہ ہیں؎

مطلع شام غربت کب تیری جان نکلی ہائے گردونِ نجم آخر جس وقت ڈوبتا تھا
میں اور قیام دنیا مجبور تھا عیاں دل ذاکی خوشی تھی ورنہ جینے میں کیا دھرا تھا

مرنے کی تاریخیں تو بہت ہیں لیکن جناب محشر لکھنوی کا قطعہ عام طور پر پسند کیا گیا اور وہی قبر پر کندہ کرا دیا گیا؎

نوجوانی میں اجل آئی ہائے ٭ اٹھ گیا دار فنا سے ناکام
سنگ تربت پہ لکھوائے محشر ٭ یہ بنی قبر ضیاء الاسلام

ملازمت کرنے کے عیاں مرحوم بہت خلاف رہے کہتے تھے کہ اپنی زندگی پر پابندیاں خود لگا لینا ایک فضول بات ہے۔ چنانچہ ۱۹۲۱ء میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کا عہدہ مل رہا تھا لیکن باوجود اعزا کے اصرار کے کبھی لینے کی کوشش نہ کی۔

ایک مرتبہ ایک اپیل میں مظفر نگر کے کلکٹر کے اجلاس پر گئے۔ کلکٹر صاحب

پہچانتے نہ تھے عیاں نہایت سادہ لباس میں تھے جب انھوں نے بحث شروع کی تمام اجلاس خالی ہوگیا لیکن جس وقت بحث ختم کی اس وقت باہر تک جلاس و کلا سے بھرا ہوا تھا اور کلکٹر نے علاوہ اس کے کہ فیصلہ انکے موافق دیا ان کو اس روز مہمان بھی رکھا۔

کلام کا نمونہ یہاں موجود نہیں ہے میرٹھ میں زیر طبع ہے۔ اصل وطن جارچہ تھا لیکن دادا کے وقت سے میرٹھ میں سکونت پذیر رہے۔ نہایت خوش رو اور صاف رنگ کے آدمی تھے۔ ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ انجمن سے امداد کی تھی جو سب ادا کردی۔ انجمن کے جون ۱۹۳۳ء سے ممبر تھے۔

عالیجناب مولوی سید ارشاد حسین صاحب

(آگرہ)

حالات زندگی آپکا وطن بلند شہر ہے آپ بالائے کوٹ محلہ قاضی واڑہ پیدا ہوئے۔ مورث اعلیٰ مشہد مقدس سے شمس آباد ضلع فرخ آباد آئے آپکے والد ماجد کا گھر اطراف بلند شہر میں مشہور و معروف رہا ہے جب آپ سن تمیز کو پہنچے تو خود بخود تحصیل عربی کا دل میں شوق پیدا ہوا بدقت چھپکر امروہہ پہنچے اور سید المدارس میں داخلہ کرالیا۔ ۱۹۱۹ء میں ملا الہ آباد اور مولوی پنجاب سید المدارس ہی سے پاس کیا۔ عالم فلسفہ و منطق اور ادیب فاضل ۱۹۲۲ء میں نور المدارس سے پاس کیا ۱۹۳۵ء میں بصرورت ملازمت منشی الہ آباد اور اعلیٰ قابلیت آگرہ میں پاس کیا۔ اب آپ آگرہ میں مشن ہائی اسکول میں مدرس ہیں اور آپ جنوری ۱۹۳۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولوی منیر حسین صاحب بیباک [illegible] ایڈیٹر

(اعظم گڈھ)

ابتدائی حالات آپ کا مولد و مسکن قصبہ [illegible] ضلع اعظم گڈھ ہے آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن کے مدرسہ میں حاصل کی اور پھر گورکھپور سے نارمل اسکول پاس کیا۔ خدا نے آپ کے دماغ کو ذہن و ذکاوت کی ایسی تیز بجلیاں عطا فرمائی ہیں کہ آپ جس میدان میں قدم رکھتے ہیں اسے سر کئے بغیر نہیں رہتے۔ نارمل اسکول کے امتحان میں آپ اول نمبر کامیاب ہوئے منشی کا امتحان بھی شاندار طریقہ پر پاس کیا۔

ملازمت نارمل اسکول کے اسٹاف میں داخل ہونے کے بعد آپ ترقی کرکے نارمل اسکول کی ماسٹری پر پہنچے اور اب گورنمنٹ اسکول ایٹہ میں ٹیچر ہیں۔

قومی خدمات آپ کی قومی زندگی اسوقت سے شروع ہوئی جب آپ نے ہوش سنبھالا۔ اس میدان میں قدم رکھنے کے بعد آپ برابر قلم فرما رہے ہیں۔ متعدد رسالے اور بیشمار مضامین آپکے قلم کی روانی کا نتیجہ ہیں۔ کوئی اخبار یا قومی رسالہ ایسا نہیں ہے جس میں آپ کے دریائے نگارش کی لہریں جاری نہ ہوں۔ مسائل قومی اور حفظ مذہب حقہ میں آپکا قلم بجلی کی رو سے زیادہ سرعت سے چلتا ہے۔ اہل بیت اطہار سے آپ کو غیر معمولی محبت ہے۔ ان کے آستانہ پر آپنے عقیدت کے ایسے ایسے گلہائے شاداب نثار کئے ہیں جنھوں نے نظم کے پھولوں کی رنگت کو بھی ماند کردیا ہے فرائض منصبی اور حوائج ضروری سے فراغت کے بعد آپ کو اگر کوئی کام

ہے تو قلم رانی۔ قومی خدمات کی دوڑ میں آپ کی زبان کبھی آپ کے قلم سے پیچھے نہیں رہی، آپکو علامہ حائری قبلہ سے شرف تلمذ حاصل ہے اس کے علاوہ بھی کسی موقع پر جہاں بولنا چاہیئے آپ خاموش نہیں رہتے۔ آپ لفظاً ہی بیباک نہیں ہیں بلکہ معناً و عملاً بھی ہیں۔ آپ جنوری ۱۹۳۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب سید محمد زاہد صاحب ڈپٹی کلکٹر آگرہ

(سید واڑہ ضلع بارہ بنکی)

ابتدائی حالات آپکا وطن سید واڑہ ضلع بارہ بنکی ہے۔ سنہ ۱۸۹۰ء میں ولادت ہوئی۔ سادات زیدی ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار سید محمد عابد صاحب مرحوم نے رائے بریلی میں وکالت کی اور بہت نام حاصل کیا۔ رائے بریلی میں قیام کی وجہ سے آپ کی ابتدائی تعلیم یہیں ہوئی سنہ ۱۹۰۹ء علی گڑھ میں اور سنہ ۱۹۱۴ء تک اکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔

ملازمت وغیرہ تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد قریب ایک سال کے ریاست میں بطور پرائیویٹ سکریٹری پرنس شیواجی راؤ کے کام کیا۔ علاوہ اخراجات کے چار سو روپیہ ماہوار تنخواہ تھی۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں بستی میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے تنخواہ ماہ ۲۵۰ روپیہ ماہوار سے شروع ہوئی۔ اس درمیان میں دو مرتبہ کارخاص میں مقرر ہوئے سنہ ۱۹۲۱ء میں سہارنپور میں مردم شماری کا دفتر سپرد ہوا سنہ ۱۹۳۰ء ۱۹۳۱ء میں پراونشل ٹریننگ کلاس مُرادآباد میں لکچرار کی خدمت سپرد ہوئی دونوں جگہ خوش اسلوبی اور نیک نامی سے کام انجام دیا۔

اس وقت آپ آگرہ میں ڈپٹی کلکٹر ہیں۔ آپ کی موجودہ تنخواہ ساڑھے سات سو روپیہ ماہوار ہے۔ آپ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء سے انجمن وظیفہ سادات کے ممبر ہیں۔

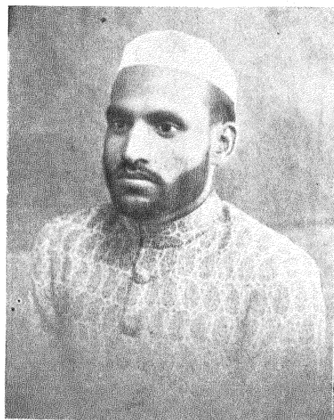
عالیجناب مولوی سید محمد مجتبیٰ صاحب عراق

(نوگانواں ضلع مُرادآباد)

ابتدائی حالات آپ کی ولادت ۴ رجب سنہ ۱۳۲۳ھ کو اپنے وطن مالوف نوگانواں سادات ضلع مُرادآباد میں ہوئی۔ اگرچہ آپ کا خاندان بحیثیت قدردانی علم و فضل، احساس مذہب جذبات ملت۔ پابندئ شرعیات ہمیشہ سے امتیازی شان رکھتا ہے لیکن ماضی قریب سے آپکے خاندان کو علم و کمال سے غیر معمولی ربط ہے یعنی آپ کے والد ماجد مولانا سید محمد حسین صاحب امام جمعہ و جماعت جانسٹھ ضلع مظفرنگر بڑے پایہ کے واعظ و ذاکر صاحب صفات قدسیہ عالم جید فقیہ مستند بڑی بڑی ضخیم و مفید کتابوں کے مصنف ہیں جن کی اولاد میں دو ہستیاں ایک آپ اور ایک آپکے بڑے بھائی مولانا حکیم سید مظاہر حسین صاحب علم و فضل میں بڑے مرتبہ پر فائز ہیں، ابتدائی صرف و نحو جانسٹھ میں رہکر اپنے والد سے پڑھی درجہ مولوی پنجاب کی سند منصبیہ کالج میرٹھ میں مولانا ناظر حسین صاحب ممتاز الافاضل بڈھانوی سے اور مولوی عالم پنجاب کی سند ڈبائی ضلع بلندشہر میں مولوی سید زوار حسین صاحب مولوی فاضل نوگانوی سے پڑھکر حاصل کی اس کے بعد ایکسال تک مدرسہ عالیہ رامپور میں رہکر مولوی سید تاثیر حسن صاحب مرحوم ممتاز الافاضل پھندیڑوی مولوی فضل حق صاحب فلسفی حنفی اور مولانا سید محمد داؤد صاحب



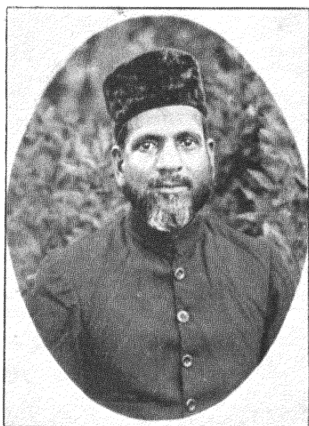
عالیجناب مولوی اولاد حسین صاحب شاعر قبلہ



عالیجناب مولوی سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ



عالیجناب سید محمد زاہد صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی منیر حسین صاحب مبارکاھلی بالقابہ



عالیجناب مولوی صفی حیدر صاحب بلگرامی قبلہ



عالیجناب سید محمد تقی ہادی صاحب بالقابہ



عالیجناب سید محمد نواز شاہ صاحب بالقابہ



عالیجناب سید حسن علی شاہ صاحب بالقابہ



عالیجناب سید افسر علی صاحب بالقابہ

منشی فاضل، مولوی فاضل، ممتاز الافاضل زنگی پوری قبلہ سے شرح لمعہ۔ تفسیر بیضاوی شرح اشارات وغیرہ وغیرہ میں تلمذ رہا۔ پھر چھ سات سال تک سید المدارس امروہہ میں رہکر جناب مولانا السید محمد صاحب قبلہ مجتہد العصر امروہوی سے استفادات کرتے رہے۔ درجات عالم۔ آدیب فاضل۔ فقیہہ فاضل الٰہ آباد کی سندیں ممدوح ہی کے زیر سایہ رہکر حاصل کیں۔ امروہہ و لکھنؤ وغیرہ جہاں بسلسلۂ تحصیل علم رہے مرجع طلاب بھی رہے یعنی خارج اوقات میں اکثر ماتحت طلاب آپ سے عالم و فاضل کی کتابیں پڑھتے تھے جس قدر میدان علم میں آگے بڑھتے گئے ویسے ویسے وسعتیں بھی ترقی کرتی گئیں یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے اساتذہ و بلکہ تمام علماء و مجتہدین کی نظروں میں وقیع و عزیز رہے اور ہیں چنانچہ آپکے اساتذہ میں سے جناب مولانا مجتہد العصر سید محمد صاحب امروہوی۔ مولانا سید کلب حسین صاحب مجتہد لکھنوی، مولانا سید محمد ہادی صاحب لکھنوی اور غیر اساتذہ میں سے جناب سلطان العلماء مولانا سید محمد رضا صاحب مجتہد لکھنوی اور جناب ناصر الملۃ مولانا سید ناصر حسین صاحب مجتہد لکھنوی نے جو اجازات عطا فرمائے ہیں وہ آپکی تحقیقی و تدقیقی تحصیل اور علمی تعمق و تبحر کی شاندار دلیل ہیں

ملازمت وغیرہ دوران تحصیل میں بھی اور اس کے بعد بھی آپنے چار پانچ سال تک بسلسلۂ ملازمت سید المدارس کی علمی خدمات انجام دیں اور یونیورسٹی کے اعلیٰ درجات کی تعلیم میں شاندار نتائج برآمد کئے اب تک سے اپنے وطن میں اپنے ادارہ تصنیف و تالیف دائرۃ الاشاعت کے سرپرست ہیں۔ آپ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے پُرجوش ہمدرد ممبر ہیں اس کی ہر قسم کی بہبودی میں منہمک رہتے ہیں اور باوجود غیر معمولی عدیم الفرصتی کے اکثر اوقات عملی حصہ لیتے رہتے ہیں۔

تصانیف وغیرہ آپ کا علم و کمال ہمدردیٔ قوم کی تعلیم و تدریس وغیرہ وغیرہ میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ آپ اپنے بیان و تقریر سے قوم و مذہب کی وہ گراں قدر و گرانبہا خدمات فرماتے رہتے ہیں جن کی ایک مذہبی کارآمد و پُرجوش عالم سے امید ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے مواعظ و مجالس نے اطراف و اکناف ہند میں باوجود اس حداثت سن و سال کے آپ کا قابل رشک تعارف کرا دیا ہے۔ آپ کو تصنیف و تالیف سے خاص شغف ہے اپنے جواہر علم کو قوم کے سامنے بے دھڑک پیش فرما کر مذہب کی بہترین خدمات انجام دیتے رہتے ہیں۔

آپکی بہت سی ضخیم و جدید کتابیں دنیائے طباعت و صحافت میں آچکی ہیں اور آتی رہتی ہیں جنھیں قدر دانان قوم نے بیش قیمت خراج تحسین دیا ہے۔ علماء و مجتہدین، دیگر ارباب قلم اور مدیران جرائد و اخبار کی بہترین تقریظات و آراء جو بذریعہ اشتہارات برابر اخباروں میں شائع ہوتی رہتی ہیں آپ کے کمال علم اور علوشان پر ناطق گواہ ہیں آپکی ان خدمات کا مرکز دار الاشاعت نوگانواں سادات ہے جسکے مستقل اور بذریعہ اخبار و جرائد اشتہارات سے ہندوستان کا کوئی دور و نزدیک مقام خالی نہیں۔ آپ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ میں بغرض تحصیل مراتب اجتہاد عراق تشریف لے گئے ہیں۔ خداوند عالم آپ کو کامیاب فرما کر عامہ فیوض پر مجتہدانہ افادات کا اضافہ فرمائے۔

عالیجناب مولوی سید وصی حیدر صاحب بلگرامی

(مظفرپور)

حالات زندگی آپ سادات بلگرام سے ہیں۔ آپکے والد ماجد مغفور سید محمد عسکری صاحب بلگرامی بڑے دیندار بزرگ تھے۔ آپکی ولادت قصبہ کوانتھ ضلع شاہ آباد میں ۲۱ محرم ۱۳۱۳ھ کو ہوئی ۱۳۲۶ھ میں والد مرحوم کے انتقال بعد نانا مرحوم کے ساتھ مظفرپور میں رہنے لگے اور اب تک ماموں سید محمد امیر صاحب بلگرامی زمیندار و پریسیڈنٹ یونین بورڈ کے ساتھ ہیں۔ شادی ۱۳۳۸ھ میں قاضی سید ضمیر الحسن صاحب بلگرامی ساکن موضع باڑی ضلع ہردوئی کی منجھلی لڑکی سے ہوئی۔ جن سے ایک لڑکی اور دو لڑکے حیات ہیں۔

تعلیم وغیرہ ابتدائی تعلیم قصبہ کو اتھ ضلع آرہ میں حکیم مولوی سید محمد سعید صاحب بلگرامی کے زیر نگرانی ہوئی۔ والد مرحوم کے انتقال کے بعد مدرسہ ایمانیہ مظفرپور میں داخل ہوئے۔ جہاں عربی کی اوسط اور فارسی کی اعلیٰ درسیات کی تعلیم ہوئی یہ سلسلہ مدرسہ ایمانیہ کی انتہائی تعلیم سے آگے نہ بڑھ سکا۔

ملازمت ۱۳۴۲ھ میں مدرسہ ایمانیہ میں مدرس سوم بحال کئے گئے دو سال کے بعد مدرس دوم کے استعفا پر ان کی جگہ آپکو دی گئی ۱۹۲۳ء سے اوائل ۱۹۳۰ء تک مدھیپورا اور سرسنڈھا ہائی انگلش اسکولوں میں ہیڈ مولوی کے عہدہ پر مامور رہے۔ جہاں ہندی اور انگریزی کی مہارت حاصل کی۔ فروری ۱۹۳۰ء کالیجیٹ اسکول مظفرپور میں ہیڈ مولوی ہیں کو اتھ "انجمن معراج التقریہ" بزم مقاصدہ، انجمن امامیہ، اور شیعہ مشن مظفرپور کے بانی، سکریٹری اور کارکن رہ چکے ہیں۔ ۱۹۳۴ء کے زلزلہ بہار کے بعد انجمن عباسیہ علی نگر سارن کی خدمات مساجد وغیرہ میں بھی حصہ لیا اور اس کے سرمایہ کی فراہمی میں چند اضلاع بہار کا دورہ بھی کیا۔ آپ نومبر ۱۹۳۴ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور اس کی توسیع ممبران میں خاص حصہ لیتے ہیں۔

عالیجناب مولوی سید اولاد حسین صاحب شاعر قبلہ لکھنوی

(رامپور)

ولادت جناب مولوی سید اولاد حسین صاحب شاعر ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ کو بمقام لکھنؤ محلہ سبزی شریعتکدہ حضرت عماد الدین مولانا سید مصطفیٰ صاحب میں ہوئی۔ حضرت عماد العلماء آپکے حقیقی نانا تھے۔

اجداد کا حال آپکے والد بزرگوار مولوی سید فرزند حسین صاحب مرحوم ذاکر اپنے حقیقی ماموں نواب مولوی سید احمد حسن فاخر مرحوم کے دولتخانہ واقع محلہ بڑھی حضرت گنج لکھنؤ میں رہتے تھے۔ لہذا دولت کے سایہ میں آپکے چودہ برس گذرے۔ یہیں آپکی تعلیم کی ابتدا ہوئی۔ آپکے اساتذہ میں آپکے حقیقی چچا شمس العلماء مولوی سید سبط حسن صاحب مرحوم اور قدوۃ العلماء طاب ثراہما حضرت ممتاز العلما مولوی سید ابو الحسن صاحب قبلہ کے اسمائے گرامی خاص طور قابل ذکر ہیں۔ مدرسوں میں مدرسہ ناظمیہ اور سلطان المدارس قابل تحریر ہیں۔ آپکے دادا حضرتِ فاخر مرحوم کا دولتخانہ ایک طرف تو دولت دنیا سے مالا مال تھا۔ دوسری جانب علم و ادب کے جواہر ریزے سنگریزوں کی طرح راہ میں بچھے ہوئے تھے۔ یہاں شعراء کا مجمع تھا۔ مولوی سید مہدی حسین صاحب ماہر۔ مولوی سید بندہ کاظم صاحب جاوید مولوی ساجد حسین صاحب فہم کے ادبی حلقہ تاثرات نے آپ کو ۸ سال کی عمر میں شاعر بنا دیا۔ شاعر پر ماحول کا اثر ہوا کرتا ہے لہذا ان مرثیہ گویوں میں رہکر سب سے پہلے آپنے مرثیہ کی طرف توجہ کی اور شعراء کی انجمن سے علیحدہ ہوکر لیل ونہار کے انقلابات نے آپکو مجبور کیا کہ ملازمت تلاش کریں اور آپ سیارہ اخبار میں دس روپیہ ماہوار پر ملازم ہوگئے۔ آپسے قدوۃ العلما نے فرمایا کہ ذاکر بنجاؤ! حدیث خوانی کی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور یکم محرم کی پہلی مجلس پڑھی اور کاشی مرحوم کا مرثیہ پڑھا، مجلس نہایت کامیاب رہی اور دھوم مچگئی ہر شخص کی زبان پر تعریف تھی۔ اور سیارہ اخبار میں بھی آپکے زور قلم کی دھوم ہوئی اور بالآخر سب ایڈیٹر ہوگئے اور پھر بہ حیثیت شریک ایک حصہ کے مالک ہوگئے۔ سیارہ کے بعد سفینہ اخبار نکالا اور وقت نے مساعدت کی۔ نجف اشرف کی گولہ باری کا قضیہ چھڑ گیا تھا اور آپ کے مضامین دیکھ کر لوکل گورنمنٹ نے باغیوں کی فہرست میں لکھدیا۔

نواب صاحب خیرپور کی اتالیقی واعظی کے سلسلہ میں حیدرآباد کے مولوی سید عبد الرسول صاحب نے خیرپور اسٹیٹ پہنچا دیا اور یہاں کے نواب صاحب بہادر نے موجودہ نواب صاحب کا استاد بنایا۔ نواب صاحب بہادر مرحوم نے آپکی سرپرستی کی۔

ریاست رامپور میں حضرت قدوۃ العلما نے مولانائے موصوف

کو رامپور پہنچایا۔ نواب جنّت مکان اعلیٰ اللہ مقامہ کے رعب نے وہ سکہ بٹھایا کہ سیاسیات سے قطع تعلق کیا اور رامپور میں واعظ مقرر ہوئے اس کے بعد آڈیٹری کا عہدہ مرحمت فرمایا۔ اس کے بعد معلم الاطفال مقرر ہوئے اور جنت مکان کے انتقال کے بعد موجودہ نواب صاحب بہادر نے پہلے مقتی پھر سیلبسٹی آفیسر پھر افسر اوقاف اور اوقاف میں مصرف خیر کے صیغہ جات کا اضافہ فرماکر افسر امور خیر کر دیا ہے۔ اور آج کل آپ رامپور میں ہیں نہایت خلیق اور متواضع ہیں۔ جب میں دہلی ہز ہائینس نواب صاحب بہادر کی خدمت میں وفد کے ہمراہ گیا تھا تو آپ کی خدمت میں شرف باریابی حاصل ہوا۔ میری درخواست پر فوٹو مرحمت فرمایا ہے۔ آپ جون ۱۹۳۵ء سے انجمن وظیفہ سادات کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد محمد نواز شاہ صاحب گردیزی

(ملتان)

ابتدائی حالات زندگی آپ جولائی ۱۸۸۲ء میں اپنے وطن مالوف ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار عالیجناب خان بہادر سیّد حسن بخش صاحب گردیزی کا معززین و روساء عظام میں شمار ہوتا ہے۔ چھ سال کی عمر میں کلام پاک کی تعلیم شروع کی۔ تین سال بعد اسکول میں داخل ہوگئے۔ ۱۹۰۱ء میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا پھر ۱۹۰۱ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے امتحان ایف۔ اے پاس کیا۔

ملازمت زمانۂ ملازمت ۱۹۰۴ء سے شروع ہوتا ہے۔ ابتداءً قائمقام نائب تحصیلدار مقرر ہوئے اور بعد کو امتحان تحصیلداری پاس کیا۔ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۵ء تک مختلف مقامات میں تحصیلداری کے فرائض کو بطریق احسن انجام دیا اور جنگ عظیم وسیلاب ضلع مظفر گڑھ کی خدمات کے صلہ میں سندات و انعامات حاصل کئے۔ ۱۴ر اپریل ۱۹۲۵ء سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوکر ضلع منٹگمری میں چارج لیا۔ جون ۱۹۳۲ء تک اس عہدہ کے فرائض بحیثیت مجسٹریٹ درجہ اوّل انجام دئے۔ جولائی ۱۹۳۲ء سے پنشن لیکر ملتان میں اپنے وقت کو قومی خدمات میں صرف کر رہے ہیں۔

قومی خدمات وغیرہ حصول پنشن کے بعد سے آپ اپنا وقت مذہبی کتب کے مطالعہ میں صرف کرتے ہیں۔ آپ کا زیادہ وقت تفسیر کلام مجید کی تلاوت میں صرف ہوتا ہے ۱۸۹۴ء اور ۱۹۲۹ء میں زیارات مشاہد مقدسہ سے مشرف ہوئے۔ ہر قومی کام میں حصہ لیتے ہیں۔ جولائی ۱۹۳۳ء سے انجمن کے باقاعدہ ممبر ہیں۔ ۱۹۳۷ء کی کارکن کمیٹی کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔

بڑے ہمدرد قوم اور مخلص ہیں۔ اور انجمن وظیفہ سادات و مومنین سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ جولائی ۱۹۳۳ء سے انجمن وظیفہ سادات کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد محمد تقی ہادی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل میونسپل کمشنر

(امروہہ)

ابتدائی حالات آپ خان بہادر سیّد نبی ہادی صاحب رئیس اعظم امروہہ سابق ایم۔ ایل۔ اے کے فرزند ارجمند ہیں۔ ۱۹۰۲ء میں امروہہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ پھر گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ میں داخل ہوگئے اور ۱۹۲۱ء میں انٹرنس پاس کیا اس کے بعد شیعہ کالج لکھنؤ

میں داخل کرایا۔ چند ماہ کے بعد علیگڈھ مسلم یونیورسٹی میں داخل ہوگئے۔ ۱۹۲۱ء میں بی۔اے پاس کیا۔ اور ۱۹۲۳ء میں ایل۔ایل۔بی کی ڈگری حاصل کرکے امروہہ میں پریکٹس شروع کر دی۔

قومی خدمات | علیگڈھ سے تشریف لانے کے بعد امروہہ کی مقامی انجمن اصلاح معاشرت میں سرگرمی سے حصہ لینے لگے اور یہاں پر سیاسی ہر دلعزیزی حاصل کی۔ امام المدارس ہائی اسکول کے منیجر منتخب ہوتے ۱۹۳۱ء سے۔ اسکول کی ترقی میں برابر جدوجہد کرتے رہے اور چار ہزار کی رقم سے اسکول کی امداد بھی کی اور اسکول کی تعمیر میں بہت ساعی رہے۔ سر سید رضا علی بالقابہ سے عمارت اسکول کا سنگ بنیاد رکھوایا اور بیس ہزار سے زائد کی رقم چندہ سے جمع کرکے امام المدارس ہائی اسکول امروہہ کی عمارت پر صرف کیا۔ یہ آپ ہی کے مساعی اثرات و کوشش کا نتیجہ تھا کہ جبکہ ریکگنیشن کمیٹی ہائی اسکول درجات کھولنے کی درخواست نامنظور کر چکی تھی مسٹر اے۔ ایم میکنزی صاحب سابق ڈائرکٹر آف ایجوکیشن نے اپنے خصوصی اختیارات سے امام المدارس کو ہائی اسکول کیا۔ یو۔پی کے منیجروں کی کانفرنس کے ممبر ہیں۔ اور اس وفد میں جو وزیر تعلیمات کی خدمت میں باریاب ہوا تھا آپ بھی شریک تھے۔ آپ کے والد بزرگوار نے علاوہ مستقل امداد کے ایک کمرہ تقریباً دو ہزار کے صرفہ سے ینی ہادی روم تعمیر کرایا۔

انجمن اصلاح معاشرت کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ آل انڈیا گرلز اسکول کی کارکن کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ ۱۹۳۱ء میں میونسپل بورڈ امروہہ کے ممبر ہوئے اور ۱۹۳۲ء میں جبکہ سر ہیری ہیگ گورنر یوپی امروہہ تشریف لائے ہیں تو آپ میونسپل بورڈ کے وائس چیئرمین تھے۔ ۱۹۳۵ء میں پھر آپ میونسپل کمشنر منتخب ہوئے اور تعلیمی کمیٹی کے آپ چیئرمین ہیں۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس، مسلم لیگ، مسلم ایجوکیشنل کانفرنس وغیرہ کے ممبر بھی ہیں۔ نہایت خاموش کام کرنے والے لوگوں میں ہیں نمود نمائش [illegible] واقع ہوئے ہیں اور ہر کام کو بہت غور و تحوض کرنے کے بعد کرتے ہیں۔ انجمن کے ستمبر ۱۹۳۵ء سے ممبر ہیں۔

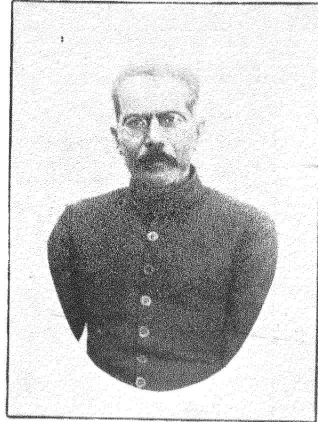
عالیجناب سید حسن علی شاہ صاحب

(بھاولپور)

ابتدائی حالات زندگی | سید حسن علی شاہ صاحب قبلہ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی سید چراغ علی شاہ صاحب مرحوم ہے۔ آپکی جائے پیدائش فیروزپور قصوری دروازہ ہے۔ آپ کے والد ماجد سید چراغ علی شاہ صاحب مرحوم برہما پٹالین میں ملازم تھے۔ صوبہ داری کے عہدے سے پنشن یاب ہوکر اپنے حقیقی ماموں سید کاتب شاہ صاحب کے پاس فیروزپور میں مقیم ہوتے اور شرف دامادی حاصل کیا۔ نو سال کی عمر میں آپ فیروزپور میں فقیر قمر الدین صاحب کی خدمت میں جو اس وقت شاید تحصیلدار تھے پہنچے۔ وصیت نامہ اور سرکاری کاغذات مختارنامہ جات وغیرہ دکھائے۔ ممدوح بکمال شفقت پیش آئے اور لاہور میں تعلیم دلوانے کا وعدہ فرمایا۔ مگر آپکی نانی صاحبہ نے لاہور میں رکھنا منظور نہ فرمایا اور فیروزپور میں بلاکر حکمت وغیرہ کی تعلیم دلوائی۔

ملازمت | آپ سال ۱۹۰۹ء سے بھاولپور میں منصرم جاگیر ہوئے اور مطب بھی ساتھ ہی رکھا۔ اس کے بعد ملازمت کو محکمہ پولیس میں ٹرانسفر کرایا۔ مئی ۱۹۲۳ء تک پولیس بھاولپور میں رہ کر کار منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ ڈکیتی اور سرقہ کے مقدمات برآمد کرکے حکام وقت سے انعام اور خوشنودی مزاج کے سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔ آپ کو علم جفر میں کمال مہارت حاصل ہے جو خاندانی عطیہ ہے۔

ملازمت خیرپور | ہز ہائینس جنت آشیانی میر علی نواز خاں صاحب فرمانروائے ریاست خیرپور میرس آپکو کمال محبت تھی۔ میر صاحب مرحوم کا زمانہ ولیعہدی نہایت پرآشوب تھا۔ اس زمانہ میں آپ لکھنو شولاپور بمبئی وغیرہ مقامات میں آپ کے ہمراہ تھے۔ میر صاحب ممدوح نے مسندنشین ہونے پر آپ کی ملازمت دس سال کے لئے بھاولپور اسٹیٹ



عالیجناب سید احسان حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب خواجہ حبیب علی صاحب بالقابہ



عالیجناب صبیح الحسن صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید بشیر حسین صاحب قبلہ



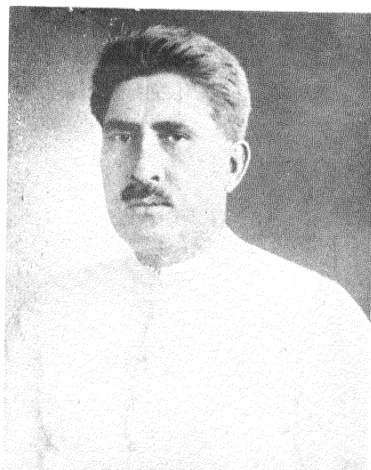
عالیجناب طاہر حسین صاحب قریشی بالقابہ



عالیجناب مرزا مہدی رضا صاحب بالقابہ



عالیجناب ظہور الحسنین صاحب بالقابہ



عالیجناب سید محمد اصغر صاحب بالقابہ

سے عارضی لی اور خیرپور پولیس میں بمقام کوٹ ڈیجی فوجدار پولیس تعینات ہوئے۔ بہاولپور میں باقاعدہ عزاداری امام ہمام امام حسین علیہ السلام روحی و روحنا فداہ آپ نے قائم کی جس کے باعث آپ کو سخت ترین مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ سال ۱۹۲۶ء کے واقعات اوراق تاریخ میں تاقیامت تابندہ رہیں گے۔ الحمد للہ آپ اپنے ارادوں میں نہایت خوش اسلوبی سے کامیاب ہوئے۔ بہاولپور میں امام باڑہ قائم کر کے وقف علی الاولاد کیا۔ باقاعدہ عزاداری کی بنیاد ڈالی۔ ریاست خیرپور میں بھی عزاداری کو رونق دی۔ فوجدار پولیس رہے اور آخر میں مرحوم ہز ہائینس میر علی نواز خاں صاحب کی محبت میں ریٹائرڈ ہوئے۔ بہاولپور میں بھی عہدہ سارجنٹی کی پنشن ملی جس کی وصولی یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو ہوئی ہے۔ سال ۱۹۱۵ء میں آپ زیارات عتبات عالیات سے مشرف ہو چکے ہیں۔

قومی خدمات آپ کی اولاد نرینہ میں بفضلہ تعالیٰ صرف سید علمدار حسین صاحب کربلائی ہیں۔ آپ خاموش قومی کام کرنے والے ہیں۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے اجلاس ہائے منعقدہ ملتان۔ سکھر۔ منٹگمری وغیرہ میں آپ نے شمولیت کی اور اراکین کانفرنس کو اپنے زریں مشوروں سے امداد دی۔ سال ۱۹۰۸ء میں انجمن صادقیہ بہاولپور اسٹیٹ کی بنیاد رکھی جو اس وقت تک بہاولپور کی شیعی پبلک کی اہم خدمات انجام دے رہی ہے۔ یہ انجمن آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا سٹیٹ باڈی کی حیثیت میں شیعیان بہاولپور کی نمایندگی کرتے ہوئے ملحقہ ادارہ ہے۔ آپ اس قومی ادارہ کے صدر ہیں۔ انجمن جولائی ۱۹۳۴ء سے ممبر ہیں اخبار بینی کا از حد شوق ہے سرفراز۔ الواعظ لکھنؤ۔ شیعہ لاہور۔ اسد لکھنؤ۔ درنجف سیالکوٹ، سفینہ لاہور۔ اصلاح کھجوہ۔ اتحاد امروہہ وغیرہ وغیرہ جرائد کے مستقل خریدار ہیں۔

عالیجناب سید افسر علی صاحب زیدی

(دہلی)

ابتدائی حالات آپ ۱۰ رمئی ۱۹۰۶ء کو دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۹۱۳ء میں عربک اسکول میں پہلی جماعت میں داخل ہوئے۔ ۱۹۲۳ء میں تعلیمی سلسلہ انٹرنس جماعت سے منقطع ہوگیا اور تجارت وغیرہ میں مصروف ہوگئے لیکن اس میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی اس لئے ۱۹۲۶ء میں انٹرنس کا امتحان دیا اور کامیاب ہوئے۔

قومی خدمات انٹرنس کرنے کے بعد اگست ۱۹۲۷ء میں آر۔ ایم ایس محکمہ میں ملازم ہوگئے۔ قومی اور مذہبی کاموں میں خوب حصہ لیتے ہیں۔ مختلف قومی اداروں کے عہدہ دار رہے اور اپنے فرائض کو نہایت مستعدی اور خوبی سے انجام دیا۔ نہایت ہی غیور واقع ہوئے ہیں اور "اپنی مدد آپ" کے اصول کو پسند کرتے ہیں۔ دہلی میں درجنوں اداروں نے آپ کی خدمات سے فائدہ اٹھایا ہے ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات کے ممبر ہیں۔

عالیجناب خواجہ حبیب علی صاحب تحصیلدار پانی پتی

(روپڑ ضلع انبالہ)

حالات زندگی خواجہ محب علی صاحب مرحوم پانی پت کے معززین میں سے تھے۔ آپ خواجہ غلام السبطین صاحب کے حقیقی بھانجے ہیں۔ آپ

اگست ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم دینیات فارسی، اُردو وغیرہ گھر پر مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب سے حاصل کی ۱۹۲۴ء میں بی ایس سی علیگڈھ یونیورسٹی سے پاس کیا۔ کالج اور اسکولوں میں آپ کی محنت اور قابلیت کی داد اساتذہ نے خوب دی کالج میں وظیفہ حاصل کیا آپ نہایت ذہین ہیں۔ آپ نے ڈپٹی کلکٹری کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا اور ڈپٹی کلکٹری کیلئے نامزد ہوئے۔

ملازمت وغیرہ کچھ عرصہ تک گورنمنٹ آف انڈیا میں کام کیا۔ اس کے بعد ایک سکول میں اعلیٰ جماعتوں کی تعلیم دی آپ ڈیرہ ضلع انبالہ میں تحصیلدار رہیں آپنے تحصیلداری کا امتحان نہایت اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔

قومی خدمات درد قومی رکھتے ہیں۔ ہر قومی تحریک میں انہاک سے حصہ لیتے ہیں۔ آپ جولائی ۱۹۳۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولوی سید رضا حیدر صاحب رضا زیرہ ضلع فیروزپور

(میمن سادات)

حالات زندگی وطن مالوف میمن سادات ہے۔ ابتدائی و اعلیٰ تعلیم منصبیہ کالج میرٹھ میں عالیجناب حافظ خواجہ فیاض حسین صاحب قبلہ مرحوم اور مولوی سید یوسف حسین صاحب قبلہ مجتہد مرحوم سے حاصل کی اور اسی درسگاہ سے الہ آباد یونیورسٹی کے منشی اور مولوی کے درجات پاس کئے اور منشی عالم پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ بعد ازاں اورنٹیل کالج لاہور سے منشی فاضل کی ڈگری حاصل کی اور ٹرننگ کالج لاہور سے ٹرننگ کی سند حاصل کرکے جالندھر ڈویژن کے مقامات پر ۱۹۲۷ء سے ملازم ہیں۔

قومی خدمات دس سال تک نورپور ضلع کانگڑہ میں بہ سلسلۂ ملازمت قیام رہا اور انجمن معین الغربا قائم کی۔ تین چار سال تک مرکزی کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے ممبر رہے۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین سے خاص اُنس ہے۔ جولائی ۱۹۳۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد افتخار حسین صاحب تحصیلدار پنشنر

(جاگیردار موہنہ)

حالات زندگی جناب میر افتخار حسین صاحب تحصیلدار پنشنر جاگیردار موہنہ نے ابتدائی تعلیم عربی و فارسی علیگڈھ میں عالیجناب شمس العلماء مولوی سید عباس حسین صاحب جارچوی مرحوم کی خدمت میں رہکر حاصل کی اور جناب قبلہ وکعبہ مولانا مولوی قاری سیّد جعفر علی صاحب سے قرأت سیکھی محمڈن کالج علی گڑھ سے انٹرنس پاس کیا۔ آپ کے والد بزرگوار میر اشرف علی صاحب موہنہ کے معزز افراد میں سے تھے آپ کے والد ماجد نے کوشش کرکے آپ کو تحصیلدار کرادیا۔ جس خدمت کو آپ نے بڑی خوبی سے انجام دیا۔ اب آپ پنشن لیکر موہنہ میں سکونت پذیر ہیں۔

تصنیف و تالیف وغیرہ آپ کا ہمیشہ سے دینیات کی طرف رجحان رہا ہے۔ متعدد رسائل بھی تالیف کرچکے ہیں اور مذہبی جرائد و رسائل وغیرہ میں آپ کے گراں قدر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں

قومی خدمات یتیم خانہ دہلی کے ممبر ہیں۔ شیعہ کالج لکھنؤ کا وفد جب موہنہ پہنچا تو آپ نے ایک ہزار روپیہ مرحمت فرمایا تھا۔ زیارات عتبات

عالیات سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ | آپ ۱۹۳۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب سیّد احسان حسین صاحب موسوی

(حیدر آباد دکن)

حالات زندگی آپ یکم ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ کو قصبہ کیپور ضلع بارہ بنکی میں پیدا ہوئے جب بارہ سال کے ہوئے تو آپ کے والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا ابتدائی تعلیم قصبہ کیپور میں ہوئی۔ اس کے بعد سرپرستی مولانا مولوی سید کرامت حسین صاحب قبلہ مرحوم مرکیبسال تک علی گڑھ کالج میں تعلیم حاصل کی پھر لکھنؤ میں جوبلی کالج میں داخل ہوئے۔ عربی تعلیم حضرت ناصر الملۃ قبلہ سے حاصل کی آپ اگست ۱۹۳۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولوی سیّد بشیر حسن صاحب ہاپوڑ

(امروہہ)

حالات زندگی مولوی سید بشیر حسن صاحب امروہہ کے خاندان سادات کے ایک ممتاز رکن ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم سید المدارس امروہہ میں ہوئی ۱۹۰۹ء میں آپ اورنٹل کالج لاہور میں داخل ہوئے اور مولوی عالم اور مولوی فاضل پاس کیا۔ اس کے بعد انگریزی میں انٹرنس پاس کیا تعلیمی مدارج نہایت خوش اسلوبی سے طے کئے اور شاندار حیثیت سے امتحانات پاس کئے۔ مولوی عالم کے امتحان میں اوّل نمبر اور یونیورسٹی میں دوسرے درجہ پر رہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے دس روپیہ ماہوار دو سال تک اس شاندار کامیابی کے سلسلہ میں وظیفہ ملا۔ زمانۂ تعلیم ہی میں آپکو انجمن وظیفہ سادات سے اُنس پیدا ہو گیا تھا اور آپنے اس کی ممبری قبول قبول فرمائی تھی۔ لیکن درمیان میں ممبری کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا اب پھر آپ نے تجدید فرمائی ہے۔ فروری ۱۹۱۵ء سے سرکاری ملازمت میں بحیثیت مدرس عربی و فارسی داخل ہوئے۔ آج کل آپ ہاپوڑ گورنمنٹ ہائی اسکول میں مدرس ہیں۔

قومی خدمات و تصانیف قوم کی اخلاقی و معاشرتی اصلاح کی طرف خاص طور سے آپ متوجہ ہیں۔ تعلیم نسواں کے زبردست حامی ہیں۔ لڑکیوں کو اچھی بیٹی۔ کامیاب بیوی اور سلیقہ مند ماں بنانے کیلئے آپ نے ایک معرکۃ الآرا کتاب تصنیف کی جس کا نام "گھر گرہستی" ہے۔ یہ کتاب ہندوستان کے مشہور و معروف حضرات نے بہت پسند کی اور ایک ہندو صاحب نے اس کتاب کا ہندی میں ترجمہ کر کے شائع کیا آل احمد گرلز اسکول امروہہ کے سرپرستوں میں سے ہیں اور کافی امداد کرتے ہیں انجمن اصلاح معاشرت امروہہ کے خاص رکن ہیں۔ آپ جون ۱۹۳۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔ بڑے خلیق اور متواضع ہیں۔

غیر مستطیع شیعہ طلباء اس فنڈ سے وظیفہ پا سکتے ہیں
نیک چلن، پابند صوم و صلوٰۃ طالب علموں کو وظیفہ ملتا ہے

عالیجناب سید ظہور الحسنین صاحب نقوی فتح پوری
(کرنال)

حالات زندگی آپ کا وطن مالوف فتح پور ہے۔ آپ آج کل کرنال میں او رسپر محکمۂ آثار قدیمہ ہیں، قومی امور میں خاص دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں لاہور میں ۸ سال تک رہے اور انجمن اثنا عشری یو۔ پی قائم کی اور اس کے سکریٹری منتخب ہوئے۔ بڑے جوشیلے نوجوان ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے بڑے ہمدرد ہیں۔ اور نومبر ۱۹۳۲ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب میرزا مہدی رضا صاحب
(کانپور)

حالات زندگی آپ ۴ اگست ۱۸۹۰ء کو بمقام کانپور پیدا ہوئے آپ ضلع مظفر پور کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار مولوی علی میرزا صاحب بسلسلۂ ملازمت محکمۂ زراعت کانپور میں تشریف لائے اور یہیں مستقلاً سکونت پذیر ہوگئے۔ ابتدائی اردو فارسی و دینیات کی تعلیم گھر پر ہوئی۔ اس کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور میں داخل ہوئے اور اپنے ہم جماعتوں میں ممتاز رہے۔ ۱۹۱۳ء میں سب اوورسیری کا امتحان دیا اور اب آپ کانپور انپرومنٹ ٹرسٹ میں ملازم ہیں۔

قومی خدمات آپ کو قومی کام کرنے کا بڑا شوق ہے چنانچہ کانپور کی مقامی انجمنوں میں حصہ لیتے ہیں۔ انجمن ناصریہ کانپور کے جنرل سکریٹری ہیں۔ آپ کو انجمن وظیفہ سادات سے عشق ہے۔ کانپور سے متعدد ممبر بنائے اور لوکل سکریٹری ہیں۔ چندہ کی رقوم وصول کرکے صدر دفتر کو روانہ فرماتے ہیں۔ آپ پُرجوش اور خاموش کام کرنے والے بزرگ ہیں۔ شیعہ کانفرنس سے ہمدردی ہے مجھ کو آپ سے ذاتی تعارف حاصل ہے۔ آپ جولائی ۱۹۳۲ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب داروغہ سید محمد اصغر صاحب اسپیشل مجسٹریٹ
(لکھنؤ)

حالات زندگی آپ وقف شاہ نجف لکھنؤ کے داروغہ ہیں نہایت ہی نیک نفس مومن اور ہمدرد قوم بزرگ ہیں انجمن کے قدردان اور اس کی بہبودی کے خواہاں ہیں۔ شیعہ کانفرنس کے ہمدرد ہیں۔ نہایت خلیق اور خوش مزاج ہیں۔ آپ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔ لکھنؤ میں خاص اثر رکھتے ہیں۔ اسپیشل مجسٹریٹ ہیں اپنے فرائض منصبی کو بطریق احسن انجام دیتے ہیں۔

عالیجناب طاہر حسین صاحب قریشی

(بغداد)

حالات زندگی آپ لاہور میں ۶ مارچ ۱۹۰۰ء کو پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار حاجی مولا بخش صاحب قریشی لاہور کے ساکن ہیں آپ یکم دسمبر ۱۹۲۰ء کو بعہدہ محافظ زائرین عراق میں حکومت ہند کی جانب سے معین ہوئے ۱۹۳۰ء سے نظارت خیریہ اودھ دیگئی۔ ۲ جولائی ۱۹۳۶ء کو برٹش پرو قونصل کا عہدہ عطا ہوا۔ اور ۱۹۳۷ء میں آپ کی زریں خدمات کے صلہ میں حکومت برطانیہ کی جانب سے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ جنوری ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔ بڑے ہمدرد اور بہی خواہ انجمن ہیں۔

عالیجناب حکیم کاظم علی خاں صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۶ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار حکیم محمد رفعت علی خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر پینشنر کا امروہہ کی ممتاز و معزز ہستیوں میں شمار ہوتا ہے۔ آپ کے حقیقی نانا خان بہادر الطاف حسین خاں صاحب اسپیشل مجسٹریٹ تھے اور کانپور کے مشہور تعلقدار تھے۔ میرٹھ میں ابتدائی تعلیم ہوئی اور چرچ مشن ہائی اسکول میرٹھ سے ۱۹۱۶ء میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا اعلیٰ تعلیم علی گڑھ میں حاصل کی ۱۹۲۰ء میں علیگڈھ سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور ۱۹۲۵ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے ایل۔ ایل۔ بی پاس کیا لکھنؤ یونیورسٹی سے ایل۔ ایل بی پاس کرنے کے بعد لکھنؤ ہی میں پریکٹس شروع کر دی۔ لیکن امروہہ کی زمینداری نے مجبور کیا اور آپ امروہہ تشریف لے آئے اور ۱۹۳۱ء سے برابر امروہہ ہی میں پریکٹس کر رہے ہیں۔ اور یہاں کے کامیاب وکلاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے اور امروہہ بار ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں۔

قومی خدمات آپ کا دل درد قومی سے لبریز ہے۔ آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ کی مجلس انتظامیہ کے رکن تھے۔ شیعہ کانفرنس سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں برابر شرکت فرماتے رہتے ہیں ۱۹۳۵ء میں جو وفد ایران کے لئے منتخب ہوا تھا اس میں آپ کا بھی انتخاب ہوا تھا امام المدارس ہائی اسکول امروہہ کے بانیان میں سے ہیں۔ ایک ہزار روپیہ دے کر ایک کمرہ تعمیر کرایا جو آپ کے والد بزرگوار حکیم رفعت علی خاں صاحب بی۔ اے کے نام سے موسوم ہے ۱۹۳۱ء میں انجمن اصلاح معاشرت امروہہ کے صدر رہ چکے ہیں۔ آل احمد گرلز اسکول امروہہ کی مجلس انتظامیہ کے ممبر ہیں ڈسٹرکٹ اسکاوٹ کمشنر بھی ہیں شیعہ یتیم خانہ کی تحریک ماہی جبا کو فروغ دینے اور کامیاب بنانے میں آپنے بڑا حصہ لیا مسلم لیگ کے ممبر تھے لیکن جب آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس نے لیگ سے علیحدگی کا ریزولیوشن پاس کیا تو آپ نے سب سے پہلے اپنا استعفےٰ پیش کیا۔ میرے خاص کرم فرما ہیں۔ آپ خوش اخلاق اور متواضع ہیں۔ قومی اخبارات و رسائل و جرائد کی امداد فرماتے رہتے ہیں۔

ماہ دسمبر ۱۹۳۵ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے باقاعدہ ممبر ہیں۔ اور اس کی ہر ایک تحریک میں انہماک اور دلچسپی کا اظہار فرماتے ہیں۔

عالیجناب خان بہادر سیّد نبی ہادی صاحب سابق ایم ایل اے و رئیس اعظم

(امروہہ)

پیدائش و حالات اجداد خان بہادر سید نبی ہادی صاحب سابق ایم۔ ایل۔ اے و سابق چیرمین میونسپلبورڈ امروہہ و رئیس اعظم امروہہ اکتوبر ۱۸۷۹ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ آپکے مورث اعلی سید شرف الدین شاہ ولایت صاحب ۶۰۷ھ میں ایران سے امروہہ تشریف لائے اور امروہہ میں مستقل سکونت اختیار کی۔ غالباً آپ ہی نے اس قصبہ کا نام جو پہلے عزیزپور تھا امروہہ رکھا۔ اس لئے کہ آپکو آم اور روہو ماہی بہت مرغوب تھی اور یہ دو چیزیں یہاں افراط سے ہوتی ہیں۔ ان ہی بزرگ کا امروہہ میں مزار شریف بھی ہے جہاں ہر سال ایک اعلیٰ پیمانہ پر عرس ہوتا ہے۔ اس مقام کی جہاں آپ مدفون ہیں یہ خصوصیت ہے کہ اس احاطہ میں "دنیش عقرب" (بچھو کا ڈنک) کوئی اثر نہیں رکھتا۔ آپ اس کو ہاتھ میں لے لیجئے وہ آپکو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکیگا۔ اور جب اس مقام سے باہر لیجا کر اس بچھو کو چھوڑ دیکھئے تو فوراً اس کی قوت مضرت رسانی عود کر آئیگی۔ اس حیرت انگیز چیز کے ملاحظہ کے لئے سر ہیلی ہیگ سابق گورنر بہادر یو۔ پی خود شاہ ولایت تشریف لے گئے اور اس معجزہ کو دیکھ کر بہت متحیر ہوئے۔

آپکے جد اعلیٰ سید محمد صاحب کو عہد اکبری میں میر عدل کا خطاب ملا اور وہ قاضی القضاۃ مقرر ہوئے سید کرم علی صاحب کو خطاب حسان عطا ہوا تھا۔ اور ان ہی بزرگ کے نام سے آبادی کا ایک حصہ گھیر کرم علی خاں کے نام سے موسوم ہے آپکے والد بزرگوار سید ہادی علی صاحب مرحوم امروہہ کے کامیاب وکلاء میں سے تھے اور رؤساء امروہہ میں شمار ہوتا تھا۔ میونسپل بورڈ امروہہ کے وائس چیرمین بھی تھے۔

تعلیم گھر پر فارسی اُردو اور کلام مجید کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ سے انٹرنس پاس کیا۔

کوائف زندگی ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۹ء تک ممبر و وائس چیرمین میونسپل بورڈ امروہہ رہے ۱۹۱۱ء سے ۱۹۳۵ء تک آنریری مجسٹریٹ رہے ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۳ء تک ایم۔ ایل۔ اے رہے۔ زمانہ جنگ عظیم میں آنریری ڈسٹرکٹ آفیسر رہے ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۱ء تک چیرمین میونسپلبورڈ امروہہ رہے۔ ۱۹۳۱ء میں گورنمنٹ نے آپ کی خدمات کے اعتراف میں خان بہادری کا خطاب عطا فرمایا۔ ۱۹۳۵ء میں حج بیت اللہ سے مشرف اور چہاردہ ائمہ کے مزارات کی زیارت کی۔ امام المدارس ہائی اسکول امروہہ کے آنریری سکریٹری رہے۔ بارہ سو روپیہ میں نبی ہادی روم تعمیر کرایا۔ شیعہ کالج کے ٹرسٹی بھی تھے۔

شیعہ کالج کو دو ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے عرصہ تک ممبر رہے۔ آرٹ اسکول امروہہ کے صدر ہیں آپنے دو سو روپے آرٹ اسکول کو مرحمت فرمائے ہیں۔ وائسرائے بہادر کے درباری بھی ہیں۔ عرصہ دراز تک انجمن وظیفہ سادات کے ممبر بھی رہے ہیں اور اب پھر جنوری ۱۹۳۶ء سے ممبری کی تجدید فرمائی ہے۔

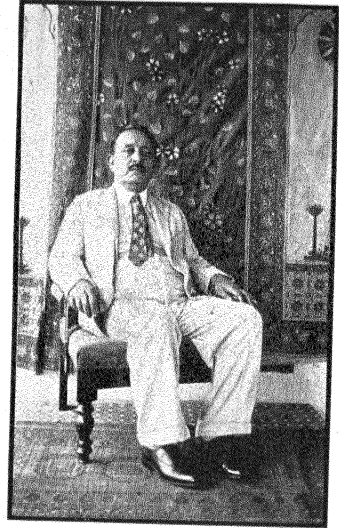
عالیجناب سیّد معقول احمد صاحب بی۔ اے سکریٹری سٹیٹ کونسل رامپور

(امروہہ)

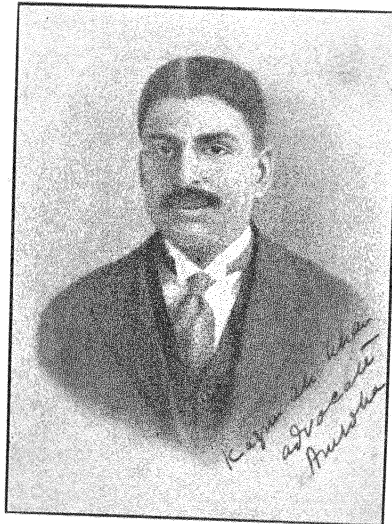
اجداد کا حال جناب سیّد معقول احمد صاحب بی۔ اے سکریٹری اسٹیٹ کونسل ریاست رامپور کے والد بزرگوار جناب سید مقبول احمد



عالیجناب خان بہادر سید نبی ہادی صاحب بالقابہ



عالیجناب آغا صادق حسین خان صاحب بالقابہ



عالیجناب حکیم کاظم علی خان صاحب بالقابہ

عالیجناب سید ابوالفارق محمد عسکری صاحب بالقابہ

عالیجناب سید معقول احمد صاحب بالقابہ

عالیجناب سید اصغر حسن صاحب طالب مرحوم

عالیجناب حاجی سید معجز حسن صاحب بالقابہ

صاحب مرحوم امروہہ کے معززین میں شمار ہوتے تھے یہاں کے مقتدر لوگوں میں تھے ۔ میونسپل بورڈ امروہہ کے ممبر و وائس چیرمین تھے ۔ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے تھے ۔ آپ نے ۱۹۱۲ء میں رحلت فرمائی ۔

ابتدائی و اعلیٰ تعلیم ابتدائی تعلیم کلام مجید و اُردو مقامی مکتب میں ہوئی ۔ انٹرنس گورنمنٹ اسکول امروہہ سے کیا ۔ اس کے بعد بی ۔ اے بریلی سے کیا ۔ تعلیم کا زمانہ نہایت خوش اسلوبی سے گذرا اور شاندار رہا ۔ اسکول کے مختلف شعبہ جات میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے تھے ۔

ملازمت و قومی خدمات کچھ عرصہ تک گورنمنٹ آف انڈیا میں رہے اس کے بعد ریاست رامپور میں سکریٹری اسٹیٹ کونسل ہیں ۔ اور اپنے فرائض کو بطریق حسن انجام دیتے رہے ہیں ۔ انجمن اصلاح معاشرت امروہہ کے صدر بھی منتخب ہوئے تھے ۔ آرٹ اسکول امروہہ کو سو روپیہ کا گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا اس صنعتی اسکول کے سرپرستوں میں ہیں آپکے والد بزرگوار نے ایک معقول آمدنی کی جائداد وقف کر کے امام المدارس کی بنیاد ڈالی تھی اور اس کے ابتدائی دور میں وہ خود سکریٹری تھے اب یہ اسکول بحمد اللہ ہائی اسکول کے درجہ تک پہنچ گیا ہے آپ اس اسکول کی مجلس منتظمہ کے ایک رکن ہیں آپ فروری ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں ۔

عالیجناب آغا صادق حسین خاں صاحب قزلباش و رئیس اعظم

(امروہہ)

آباؤ اجداد کا حال آغا صادق حسین خاں صاحب قزلباش طاش ولد سردار غلام علی خاں صاحب مرحوم کے آباؤ اجداد کا قدیم مسکن شہر لنکران متصل بحیرہ کیسپین تھا ۔ آپ کے مورث و جد امجد محمد حسن خاں صاحب مرحوم و مغفور تھے ۔ جو کہ امرائے دربار نادرشاہ سے تھے ۔ محمد حسن خاں صاحب مرحوم کے پسر خان محمد خاں مرحوم نے افغانستان کی مستقل سکونت اختیار فرمائی آپ کے آباؤ اجداد شاہ زماں و شاہ شجاع الملک شاہان افغانستان کے ہمراہ ہندوستان آئے اور پھر ۱۸۳۸ء میں جبکہ برٹش حکومت نے شاہ شجاع الملک کو مدد دیکر افغانستان پر فوج کشی فرمائی تو آپکے آباؤ اجداد شاہ جنت مکان کے ہمراہ تھے اور آپکے خاندان کے بہت سے افراد نے فوج میں کارہائے نمایاں کئے ۔ ۱۸۴۲ء میں شاہ شجاع الملک عام بغاوت کی وجہ سے افغانستان میں مارے گئے اور آپ کے نانا صاحب مرحوم سردار حیدر علی خاں صاحب ۱۳ ستمبر ۱۸۴۲ء مذکورہ میں بمقام تیزین بمقابلہ سردار اکبر خاں ولد دوست محمد خاں نہایت بہادری اور دلیری کے ساتھ اُس موقع پر جبکہ آپ اپنے مدمقابل کے جھنڈے کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہتے تھے مارے گئے ۔ اس جانبازی کے صلہ میں آپ کی نانی صاحبہ مرحومہ کو بیس ہزار نقد اور مبلغ سو روپیہ ماہوار کی پنشن بغرض پرورش اولاد انگریزی حکومت سے عطا ہوئی ۔

یہ خاندان شاہ ممدوح کے مارے جانے کے بعد ان کی اولاد و خاندان کے ساتھ ہندوستان چلا آیا اور مستقل سکونت لودھیانہ میں اختیار کی آپ کے خاندان نے جنگ میں بڑے بڑے زبردست اور محیر العقول کارہائے نمایاں کئے ہیں اور پولٹیکل خدمات بھی افغانستان ۔ ایران ۔ روس وغیرہ میں انجام دی ہیں جن کے صلہ میں خطابات ۔ القابات ۔ جاگیرات و اعلیٰ تمغہ جات عطا ہوئے ۔

امروہہ کی سکونت جاگیرات مختلف صوبجات و ممالک متحدہ آگرہ و اودھ و برہما میں عطا ہوئیں اس لئے اس خاندان کے مختلف افراد نے لودھیانہ کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی سکونت اختیار فرمالی ۔ اسی بنا پر آپکے حقیقی ماموں آنریری کپتان محمد حسین خاں صاحب رسالدار میجر سردار بہادر نے انجام دی ۔ فوجی خدمات کے علاوہ زیادہ تر پولٹیکل خدمات بھی ہیں ان کو عطیہ جاگیر کے علاوہ پوری پنشن عطا ہوئی تھی ۔ اپنی سکونت امروہہ ضلع

مراد آباد اور رایبریلی میں اختیار فرمائی تھی۔

کوائف و حالات آغا صاحب کی ولادت چھاؤنی مرار کی ہے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت امروہہ لودھیانہ وغیرہ میں ہوئی۔ آپ کی شادی آپ کے حقیقی ماموں کپتان محمد حسین خاں صاحب سردار بہادر و جاگیردار امروہہ و رایبریلی کی صاحبزادی سے ہوئی جس کے بطن سے اس وقت تین لڑکیاں ہیں آپ ایک مدت تک سکریٹری میونسپل بورڈ

بعدہٗ ریاست بھوپال میں چیرمین میونسپل بورڈ و ہاؤس ہولڈ سکریٹری و ناظم رائسین رہے۔ بیگم صاحبہ مرحومہ آپ سے بے انتہا خوش تھیں بھوپال کی واپسی کے بعد چھ سال متواتر ممبر میونسپل بورڈ امروہہ رہے۔ اتحاد و اتفاق کے آپ بزرگ سبز حامی ہیں۔ قومی و مذہبی امور میں پیش پیش رہتے ہیں۔ نہایت مہمان نواز متواضع اور خلیق ہیں مستقل سکونت امروہہ ضلع مراد آباد کی ہے۔ جنوری ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد محمد عسکری صاحب

(امروہہ)

حالات زندگی آپ امروہہ ضلع مراد آباد میں ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۳ھ کو پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار سید عابد حسین صاحب امروہہ کے معززین میں سے تھے۔ اور امروہہ کے باکمال لوگوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے عربی، فارسی اور اردو کی تعلیم مقامی مکتبوں میں حاصل کی۔ باندہ گورنمنٹ ہائی اسکول اور کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کانپور میں انگریزی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۰۴ء سے محکمۂ ڈاکخانہ میں ہیں اور کثیر الاشغال ہوتے

کے باوجود متعدد کتب کے مصنف ہیں۔ "دافع البہتان" "التقیہ فی الاسلام" "نیا زمانہ" "القول الجمیل فی التورات و الانجیل" "آفتاب صداقت" وغیرہ آپ کی تصانیف میں سے ہیں۔

قومی خدمات امروہہ کی انجمن تنظیم المومنین کے سرگرم رکن ہیں۔ مذہبی امور میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے باقاعدہ ممبر ہیں۔

عالیجناب حاجی سیّد معجز حسن صاحب رئیس

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۱۸۶۵ء میں بمقام امروہہ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مرحوم مولوی سید ابن علی صاحب امروہہ کے معزز و مقتدر لوگوں میں سے تھے۔ ابتدائی تعلیم اردو فارسی گھر پر ہوئی اس کے بعد انگریزی ۱۸۷۰ء میں آٹھویں درجہ تک پڑھ کر ترک کردی ۱۸۸۳ء میں والد بزرگوار کے انتقال کے بعد ضروریات

زمینداری میں مشغول ہوگئے۔ ۱۹۰۱ء میں آپ کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ ۱۹۰۶ء میں مکہ معظمہ کا سفر کیا اور ۱۹۰۸ء میں ایک اراضی محلہ سید عبد الحمید عرف مجاپوتہ میں خرید کر عزاخانہ و مسجد و چاہ اپنی زوجہ مسماۃ میمونہ خاتون کی یادگار میں مبلغ تین ہزار روپیہ میں تعمیر کرایا جس میں خصوصیت سے عشرۂ محرم وغیرہ میں مجالس

ہوا کرتی ہیں ۔ شب جمعہ میں اس مسجد میں عالیجناب مولانا سید محمد صاحب قبلہ مجتہد العصر نماز جماعت پڑھاتے ہیں ۸ ر فروری ۱۹۲۱ء کو مسٹر جی ۔ ایل ٹوشل صاحب بہادر کلکٹر نے سند عطا کی ۶ ر جون ۱۹۳۵ء کو صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر مردم شماری نے پروانہ خوشنودی مزاج عطا فرمایا ۱۹۳۵ء میں ایران عراق سے مشرف ہوئے امروہہ میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں ۔ انجمن کے فروری ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں ۔

عالیجناب حکیم سید معصوم حسن صاحب رئیس

(امروہہ)

حالات زندگی آپ حکیم سید مصطفےٰ حسن صاحب رئیس امروہہ کے خلف صالح ہیں جو طبابت اور امارت کے ساتھ ساتھ حذاقت اور سخاوت کی صفات سے متصف تھے ۔ آپکے جد اعلیٰ سید اسد اللہ خاں صاحب احمد شاہ ابدالی کی فوج میں تھے پانی پت کی آخری لڑائی میں حصہ لیا ۔ پنجہزاری منصب تھا ۔ پھر نواب دوندے خاں نواب روہیلکھنڈ کی ملازمت کی آپ کو شاہان وقت کی طرف سے جاگیریں عطا ہوئیں اور جن کا کچھ حصہ ابھی تک آپ کی اولاد میں موجود ہے ۔ حکیم صاحب موصوف سرزمین امروہہ کی مشہور و معروف شخصیت ہیں ۔ اسم بامسمیٰ انسان ہیں ۔ غریبوں اور یتیموں کی امداد اپنا فرض سمجھتے ہیں ۔ مذہبی اور قومی جوش دل میں رکھتے مہمان نوازی اور حسن سلوک آپ کی نمایاں خصوصیات ہیں ۔ آپ کی عمر اس وقت ۴۲ سال ہے ۔ آنریری مجسٹریٹ بھی رہ چکے ہیں ۔ عتبات عالیات کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں ۔

قومی خدمات قوم کی ہر آواز پر آپ لبیک کہتے ہیں ۔ شیعہ کالج کے چندہ جمع کرنے کے لئے امروہہ میں کافی کام کیا اور خود بھی تین سو روپیہ سالانہ آمدنی کی جائداد وقف فرمادی ۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے پرانے ممبر ہیں ۔ آپ نے کچھ جائداد امور خیر پر صرف کے لئے وقف کردی ہے ۔ شیعہ کانفرنس اور مدرسۃ الواعظین کو امروہہ میں مدعو کرنے میں آپنے کافی حصہ لیا ۔ جنوری ۱۹۳۶ء سے پھر انجمن کی ممبری کی تجدید فرمائی ہے

عالیجناب سید اصغر حسن صاحب طالب

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۱۹ ربیع الاول ۱۲۹۳ھ مطابق اپریل ۱۸۷۶ء کو بمقام امروہہ پیدا ہوئے ۔ آباؤ اجداد کا پیشہ زمانہ شاہی سے معافی و زمینداری رہا ہے ۔ آپ کے والد منصفی امروہہ میں وکالت کرتے تھے ۔

۱۸۹۶ء میں ہائی اسکول امروہہ سے انٹرنس پاس کرنے کے بعد ملازمت کا سلسلہ شروع ہوگیا اور اسی حالت میں منشی اور منشی عالم کے امتحانات پاس کئے ۔ فن شاعری میں آپ کو جناب مولانا صفی صاحب لکھنوی سے تلمذ حاصل ہے ۔ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۳۲ء تک آپ دفتر ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ میں کام کرتے رہے اور اسی دفتر سے جوڈیشل اسسٹنٹ کے عہدہ سے پنشن پائی ۔ اب عرصہ چار سال سے امروہہ میں مقیم ہیں ۔

قومی خدمات پنشن لینے کے بعد مذہبی نقطۂ نظر سے آپ نے مثنوی احسن القصص میں پیغمبروں کے حالات نظم کرنا شروع کئے ہیں جس کا حصہ اول

موسوم بہ "احسن القصص" حصّہ اوّل جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت اسمٰعیلؑ تک کے حالات ہیں طبع ہوگیا ہے اور دوسرا حصّہ موسوم "بزم پیغمبران" جس میں حضرت لوطؑ سے لیکر حضرت یوسفؑ تک کے حالات نظم کئے ہیں بالکل تیار ہے۔ آپنے پچیس جلدیں احسن القصص کی سلور جوبلی فنڈ کے لئے مرحمت فرمائی ہیں۔ کتاب کی قیمت ۱۴ر ہے لیکن انجمن کے ممبروں کی خدمت میں ۸ر میں پیش کیجائیگی۔ آپ فروری ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد ممتاز حسن صاحب تحصیلدار پنشنر

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۱۲ر جمادی الاخر ۱۲۸۷ھ مطابق ۹ر ستمبر ۱۸۷۰ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ سیّد ابرار حسین صاحب نے انگریزی پڑھانی شروع کی اور درسیات اُردو فارسی مختلف ذی علم حضرات مثل خلیفہ فیروز علی صاحب و خلیفہ سیّد سعید حسن صاحب وغیرہ سے پڑھتے رہے۔ ۹ر نومبر ۱۸۸۱ء وایڈڈ اسکول انگریزی امروہہ میں داخل ہوئے اور بعد ازاں ۱۲ر فروری ۱۸۸۴ء کو ہائی اسکول مراد آباد میں داخل ہوئے اور ۱۸۸۵ء میں واپس امروہہ آئے اور ۱۸۸۸ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا اور پھر مراد آباد ہائی اسکول میں داخل ہوکر ایف۔ اے ۱۸۹۲ء میں اور بی۔ اے ۱۸۹۴ء میں پاس کیا۔ اور اس کے بعد نائب تحصیلدار ہوئے۔ اسی سلسلہ میں ۳۰ر مارچ ۱۸۹۶ء کو چارج نائب تحصیلداری ضلع آگرہ کا لیا جو قائم مقامی ۸ر جولائی ۱۸۹۶ء کو ختم ہوئی پھر ۱۸ر مارچ ۱۸۹۹ء کو تحصیل کاسگنج ضلع ایٹہ میں نائب تحصیلدار ہوئے اور علی گنج وجلیسر میں بھی نائب تحصیلداری ۱۹۰۵ء تک کرتے رہے۔ ۲۷ر ستمبر ۱۹۰۵ء کو بیلانی ضلع باندہ میں تحصیلدار ہوکر گئے جس وقت سے برابر سلسلہ تحصیلداری کا رہا۔

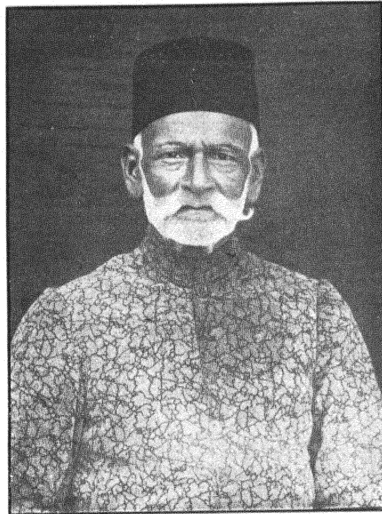
باندہ سے فتح پور اور وہاں سے الہ آباد پھر لکھیم پور کھیری پھر اناوہ پھر بدایوں و بریلی کے اضلاع میں تحصیلداری کی آخر میں ۹ر ستمبر ۱۹۲۸ء کو بہیڑی ضلع بریلی سے بحالت تحصیلداری پنشن لی۔

قومی خدمات آپ انجمن وظیفہ سادات کے ممبر عرصہ دراز تک دوران ملازمت میں رہے۔ دیگر قومی کاموں میں اپنے نام سے بوجہ ملازمت کے اشتغال کے حصّہ نہ لے سکے لیکن آپکے والد ماجد مرحوم نے امروہہ کے اندر صدہا کام کئے یہانتک کہ ہر کام اُنھیں کے زور بازو سے انجام پاتا تھا۔ شیعہ کالج میں مرحوم نے بہت کوشش کی ہزار ہا روپیہ کی جائداد وقف کردی یہ اُنہیں کا کام تھا کہ امروہہ سے پچاس ساٹھ ہزار روپیہ کا چندہ شیعہ کالج کے لئے ہوگیا۔ آپ انجمن کے ممبر جنوری ۱۹۳۶ء سے ہیں۔

عالیجناب سیّد سجاد حسین صاحب رضوی جارچوی

(میرٹھ کالج)

حالات زندگی آپ کا وطن مالوف جارچہ ضلع بلند شہر ہے۔ ابتدائی تعلیم فارسی اُردو وغیرہ عالیجناب شمس العلماء مولوی سیّد عباس حسین صاحب جارچوی مرحوم پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے مکتب میں حاصل کی۔ اس کے بعد میرٹھ تشریف لائے اور فیض عام ہائی اسکول میرٹھ میں داخل ہوگئے۔ تعلیم سے فارغ ہوکر میرٹھ کالج میں پندرہ سال سے لائبریرین ہیں۔ منشی، اُردو، اعلیٰ قابلیت وغیرہ کے امتحانات پاس کئے۔



عالیجناب سید ممتاز حسین صاحب بالقابہ



جناب میرزا محمد جواد صاحب بالقابہ



عالیجناب سید مجتبیٰ حسن صاحب بالقابہ



عالیجناب سید سجاد حسین صاحب جاجوی بالقابہ



عالیجناب سید آل احمد صاحب بالقابہ



عالیجناب خان صاحب آغا محمد زمان خان صاحب بالقابہ



عالیجناب محمد عقیل صاحب خوشتر بالقابہ



عالیجناب مبارک حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب سید مسعود حسن صاحب بالقابہ

اپنے عزیزوں کو تعلیم میں امداد دیتے ہیں۔ فارسی میں بیاتر تالیف کیا جو ایم۔ اے میں داخل ہے۔ قومی درد موجود ہے۔ میرٹھ میں مستقل سکونت اختیار کر لی ہے مختلف اداراتِ قومی کے ممبر ہیں، میرٹھ میں بہت ہر دلعزیز اور مشہور ہیں۔ مارچ ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید مجتبیٰ احسن صاحب بی۔ اے

(جونپور)

حالاتِ زندگی آپ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ کو پیدا ہوئے۔ آپکا وطن مالوف شہر جونپور محلہ دریبہ ہے۔ آپ کے والد ماجد سید محمد ہاشم صاحب مرحوم ڈپٹی کلکٹر تھے۔ جو بہت ہر دلعزیز تھے اور اپنی دینداری اور زہد و ورع کیلئے مشہور تھے آپ نے اوائل عمر میں عربی، فارسی، اُردو کی تعلیم اپنے وطن ہی میں حاصل کی ۱۹۰۵ء میں وطن چھوڑ کر آگرہ بغرض تعلیم گئے وہاں سینٹ جانس کالجیٹ اسکول میں داخلہ ہوا۔ وہاں ڈیڑھ سال تک تعلیم حاصل کی پھر بریلی تشریف لے گئے وہاں ایک سال تک گورنمنٹ ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کی اس کے بعد بنارس ۱۹۱۵ء میں انٹرنس پاس کیا۔ ۱۹۱۷ء میں سنٹرل کالج الہ آباد سے ایف۔ اے پاس کیا۔ ۱۹۱۹ء میں بی۔ اے پاس کیا۔ پھر ایل۔ ایل۔ بی میں داخلہ کرا لیا لیکن ستمبر ۱۹۲۱ء میں اس کو چھوڑ کر یو پی سکریٹریٹ میں ایک عارضی جگہ پر ملازمت کر لی اور ۱۹۲۸ء میں مستقل ہوگئے اور اب تک کام کر رہے ہیں تنخواہ ماصہ سے شروع ہو کر اس وقت ما؏ روپیہ ماہوار پا رہے ہیں انجمن سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں اور مارچ ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب ماسٹر مرتضیٰ حسین صاحب

(میرٹھ)

حالاتِ زندگی انگریزی میں انٹرنس پاس ہیں۔ ایک عرصہ تک منصبیہ کالج میں انگلش ٹیچر رہے، اور منصبیہ کالج سے منشی، اُردو اعلیٰ قابلیت وغیرہ کے امتحانات بھی پاس کئے۔ اس کے بعد آپ گرلز چرچ مشن اسکول میرٹھ میں اُردو فارسی کے ٹیچر ہیں۔ بڑے کام کے بزرگ ہیں اور ہمدردِ قوم ہیں لیکن قومی خدمات کرنے کا وقت نہیں ملتا ہے۔ مارچ ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید نسیم احمد صاحب رضوی جارچوی

(میرٹھ)

حالاتِ زندگی آپکے والد بزرگوار ڈاکٹر سید حسن صاحب میرٹھ چھاؤنی میں ڈاکٹر تھے۔ آپ کی ابتدائی و اعلیٰ تعلیم میرٹھ میں ہوئی۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد میرٹھ کنٹونمنٹ بورڈ میں اسٹور کیپر ہیں اسلامیہ اسکول لال کرتی میرٹھ کے آنریری سکریٹری رہے ۔ قومی امور میں دلچسپی لیتے رہتے ہیں ۔ مارچ ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں ۔ میرٹھ کی مقامی انجمنوں میں انہاک سے حصہ لیتے ہیں ۔

عالیجناب قاضی مختار احمد صاحب میرٹھ

(جارچہ ضلع بلند شہر)

حالات زندگی آپ کا وطن جارچہ ضلع بلند شہر ہے ۔ آپکے والد بزرگوار کا جارچہ میں خاص لوگوں میں شمار ہوتا تھا آپکے انتقال کے بعد آپنے ترک وطن کر کے میرٹھ میں سکونت اختیار کر لی ۔ اب آپ میرٹھ میں تجارت کرتے ہیں اور اس فن میں بہت تجربہ حاصل کر لیا ہے ۔ مارچ ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں ۔

عالیجناب میرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس

(لکھنؤ)

جناب میرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس لکھنو کی ذات محتاج تعارف نہیں ہے ۔ آپ اپنے مطبع کے ذریعہ مذہب کی جو عظیم الشان خدمات انجام دے رہے ہیں وہ افراد قوم سے مخفی و پوشیدہ نہیں ہے ۔ مولوی سید فرمان علی صاحب مرحوم کے مترجمہ کلام مجید کو جس خوبی اور عمدگی سے طبع کیا ہے وہ قوم پر روشن ہے ۔ اب "نہج البلاغۃ" کا ترجمہ باقساط شائع کر رہے ہیں ۔ آپ کی زندگی اور حالات ہم لوگوں کے لئے اور نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے خاص طور پر سبق آموز ثابت ہوں گے ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے حالات کو بغیر کسی قطع و برید کے من وعن درج کروں تاکہ محنت و مشقت صبر و استقلال کے نمونے آپکے سامنے پیش ہوسکیں اور معلوم ہوسکے کہ ایک قلیل سرمایہ سے کس طرح ہزاروں کی جائداد کے مالک ہوسکتے ہیں

حالات

(اعجاز جارچوی)

جناب اعجاز جارچوی صاحب کا حکم ہے کہ تم اپنے حالات لکھو ۔ لیکن میرے حالات ہی کیا اور ان سے لوگوں کو کیا دلچسپی ؟ بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں پریس کے کچھ حالات لکھوں کہ بغیر سرمایہ کے کیونکر ابتدا ہوئی اور کیسے چلایا ممکن ہے کہ ان واقعات سے اُن لوگوں کی ہمت بڑھے جو تجارت کو بغیر سرمایہ کے ناممکن سمجھتے ہیں ۔

خاندانی حالات مجھے لکھنؤ کے ایک شریف خاندان کے فرد ہونے کا فخر حاصل ہے میں نے جب آنکھ کھولی تو اپنے گرد تقریباً ستر بزرگوں کا جھرمٹ دیکھا ۔ لیکن زوال سلطنت کے جلو میں جو اخلاقی پستی رونما ہوئی تھی اُس کی زد سے میرا خاندان بھی محفوظ نہ رہ سکا اور خاندان کے تقریباً تمام افراد بیکاری کے عالمگیر سیلاب میں بہے چلے جا رہے تھے کسی کو اپنی موجودہ حالت کی اصلاح اور آیندہ کی فلاح کا خیال نہ تھا ۔ اور کد محنت سے ایک پیسہ پیدا کرنا گناہ تصور کرتے تھے ۔ بلکہ اکتساب علم و ہنر کے بجائے تضیع اوقات (بٹیر بازی کنکوا ، بادشاہ چنگ وغیرہ وغیرہ) میں مصروف رہتے تھے ۔

ابتدائی زندگی ماحول کے اس تیز دھارے کے خلاف تیرنے کے لئے میں نے چودہ سال کی عمر میں خوش نویسی سیکھی، جس سے آٹھ دس روپیہ ماہوار کی آمدنی تھی، جس میں والدہ اور کمزور دماغ باپ کا ساتھ تھا۔ خدا خدا کرکے سنہ ۱۹۲۲ء تک میری آمدنی پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار تک پہنچی، اُس وقت میں محلہ کاظمین میں دو روپیہ ماہوار کرایہ کے مکان میں رہتا تھا اور میرے پاس اُس وقت صرف دو قسم کا سرمایہ موجود تھا اوّل محنت، دوم فن کتابت، انھیں دو سرمایوں کے بل پر میں نے نظامی پریس کو صرف دو سو روپیہ کی حقیر رقم سے قائم کیا۔

پریس کا افتتاح پریس کے افتتاح پر اکثر اعزا و احباب نے سخت مخالفت کی (چونکہ سرمایہ تھا ہی نہیں اس لئے یہ مخالفت صحیح بھی تھی) لیکن میں نے نہ مانا، دو ماہ تک پریس کے سامان کی درستی و فراہمی کے بعد پریس کاظمین سے وکٹوریہ اسٹریٹ پر منتقل کیا گیا۔

لیکن پریس کی یہ حالت تھی کہ کہیں سے کام آتا نہ تھا۔ بازار سے کتب فروشوں سے کام کوشش کرکے حاصل کیا جاتا تھا۔ چونکہ اپنی غرض تھی اس لئے اجرت بہت کم ملتی تھی اور ابتداءً تجربہ بھی نہ تھا اس لئے پریس کے کام کرنے والوں کو اُجرت زیادہ دی جاتی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ دن بھر کام کرنے کے بعد ایک روپیہ سوا روپیہ روزانہ گھاٹا ہوتا تھا اور اور تقریباً ایک سال تک تیس چالیس روپیہ ماہوار کے گھاٹے سے پریس چلتا رہا۔ لیکن یہ کمی اس طرح پوری کی جاتی تھی کہ روزانہ رات کو بارہ بجے سے اُٹھ کر کتابت کا کام کرتا تھا اور صبح آٹھ بجے تک دن بھر سے زیادہ کام ہو جاتا تھا۔ یعنی دو ڈھائی روپیہ روزانہ کا کام کر لیتا تھا جس سے پریس کا گھاٹا اور گھر کے اخراجات پورے ہوتے تھے، اس لئے کہ دن بھر پریس کی مصروفیت، دوڑ دھوپ میں کام کا موقع نہ ملتا تھا اور پریس روزانہ چلا کرتا تھا، لوگ یہ جانتے تھے کہ ان کے پاس کام کافی موجود ہے۔ ایک سال کی متواتر محنت شاقہ اور جانفشانی کے بعد پریس میں کچھ کام آنے لگا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سال میں برابر رہے نہ نفع ہوا نہ گھاٹا۔ لیکن روزانہ ۱۲ یا ایک بجے رات سے اُٹھ کر کام کرنا ضروری تھا، اس لئے کہ جو گھر کے اخراجات سے بچتا تھا وہ پریس کے اشیاء کی خریداری میں صرف ہوتا تھا۔ تیسرے سال سے بفضلہ کام بھی آنے لگا اور کچھ نفع بھی ہونے لگا۔ اب مجھے یہ فکر ہوئی کہ مشین ہونا چاہئے۔ اس لئے بغیر مشین کے (دستی پریس) سے کام نہیں چل سکتا۔ پریس میں جو لاگت آتی ہے اس سے کم پر مشین والے چھاپ دیتے ہیں۔ لیکن سرمایہ نہ ہونے سے مشین ناممکن تھی مگر میں اسی دھن میں رہا۔

سنہ ۱۹۲۶ء میں کچھ کام ایسے چھپے جن میں سے ایک ہزار روپیہ مجھے ایک ہی زمانہ میں مل گیا۔ میں نے سوچا کہ اس سے مشین خریدنا چاہئے، لیکن مشین خریدنے کے لئے کم از کم چار ہزار روپیہ ہونا ضروری تھے۔ بہرصورت کسی طرح قرض وغیرہ سے انتظام کرکے میں بمبئی پہونچا اور ایک سکنڈ ہینڈ مشین خریدی اور کچھ ٹھپر لئے۔ غرض کہ چار ہزار روپیہ صرف ہو چکے اور تین ہزار کا مقروض ہو لیا تب مشین چالو ہوئی۔

دو سال کی دن رات محنت اور کشاکش کے بعد بفضلہ قرضہ ادا ہو گیا۔ کام کی زیادتی اور قرض کی ادائیگی کی وجہ سے حوصلہ بڑھا اور ہمت کرکے دوسری مشین خریدی۔ لیکن اس مرتبہ کچھ ایسے اتفاقات ہوئے کہ نقصانات پے درپے کا سامنا ہوا۔ اور پریس کی حالت سنہ ۲۹،۲۸ء میں اس قدر خراب ہوئی کہ بد سے بدتر ہو گئی۔ جو تدبیر کرتا تھا اُلٹی ہوتی تھی، جو کام کرتا تھا نقصان ہوتا تھا کافی قرضہ ہو گیا اور حالت نہایت نازک ہو گئی، یقین کامل ہو گیا کہ اب خاتمہ ہے، لیکن ہارا ایس ہی کیا تھا سوائے اس کے کہ استقلال کے ساتھ محنت اور مشقت کئے جائیں۔ غرضکہ مجبور ہو کر ایک مشین فروخت کر ڈالی اور اتنی قیمت پر کہ جس کی دوگنی قیمت ایک سال پہلے ملتی تھی۔

مذہبی خدمت تھوڑے ہی زمانہ کے بعد کام بدستور چلنے لگا اور قرض وغیرہ بھی سب ادا ہو گیا۔ لیکن اس وقت پریس میں صرف فرمایشی کام ہوتے تھے اپنی ذاتی کوئی کتاب نہ تھی اور دل چاہتا تھا کہ ایسی شاندار قومی خدمت کروں جو شیعیان ہند کے شایان شان ہو، آخر شعبان سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء میں نے قرآن مجید رنگین و سادہ مترجمہ مولانا فرمان علی اعلی اللہ مقامہ شروع کیا (قرآن مجید کی اس شان سے طباعت کرنے کو میرا دل عرصہ سے چاہتا تھا لیکن سرمایہ کی کمی کی وجہ سے ہمت نہ ہوتی تھی جس کی لاگت پندرہ ہزار روپیہ سے کم نہ تھی۔ خداوند عالم کی مدد اور

ہمدردانِ ملت کی ہمت افزائی سے اس اہم خدمت کو میں نے حسبِ وعدہ ایک سال میں تیار کر لیا۔ اور جیسا کہ یہ پروگرام بنایا تھا اس کے مطابق شروع شعبان ۱۳۵۲ھ مطابق دسمبر ۱۹۳۳ء میں ختم کر دیا اور "نظامی پریس بک ایجنسی" کی بنیاد ڈالی، قرآن مجید کی طباعت کی خصوصیتوں نے ہندوستان اور بیرونِ ہند کے ہمدردانِ ملت کی توجہ کو نظامی پریس اور بک ایجنسی کی طرف مبذول کر دیا۔ اور بفضلہ تعالیٰ بک ایجنسی کا کام اچھی طرح چلنے لگا۔ اس درمیان میں پریس تین مختلف کرایہ کے مکانوں میں (جن میں اوسطاً ۵۰ روپیہ ماہوار کرایہ دینا پڑتا تھا) منتقل ہوتا رہا۔ مگر اب ڈھائی سال سے اپنی ذاتی عمارت نظامی پریس بلڈنگ میں ہے جو لکھنؤ کی ایک مشہور عمارت ہے اور "آہنی پھاٹک" کے نام سے موسوم ہے۔

فی الحال "نہج البلاغۃ" معہ ترجمہ اور مفصل نوٹ کے ۵ قسم کی چھپائی جا رہی ہیں۔ دو قسم رنگین اور تین قسم کی سادی، جسکی لاگت کا تخمینہ بیس ہزار روپیہ کا ہے۔

ہندوستان اور بیرون ہند سے کثرت سے فرمائشیں آ رہی ہیں حضرات علمائے و فضلاء اور مومنین کرام اس کام کی مسرت میں نظامی پریس کے واسطے دعائیں کر رہے ہیں جن کی برکت سے پریس روز افزوں ترقی کرتا جا رہا ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ میں اُسی طرح محنت و مشقت کر رہا ہوں جس طرح ۱۹۲۳ء میں کرتا تھا۔ لکھنؤ کے دورہ کے سلسلہ میں، میں آپ کی خدمت میں اپریل ۱۹۳۶ء میں حاضر ہوا تھا۔ میری درخواست پر آپنے انجمن کی ممبری قبول فرمائی، آپ اپریل ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید مسعود حسن صاحب جعفری بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل سرکار

(امروہہ)

حالاتِ زندگی آپ امروہہ میں ۱۴ راگست ۱۹۰۱ء کو پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار مولوی سید سعید حسن صاحب مشہور و معروف وکیل تھے۔ ابتدائی تعلیم فارسی و اُردو و دینیات وغیرہ گھر پر ہوئی۔ گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ سے انٹرنس ۱۹۲۲ء میں پاس کیا۔ اس کے بعد علی گڑھ سے ایف۔ اے پاس کیا اور بی۔ اے ۱۹۲۶ء میں پاس کیا ۱۹۳۰ء سے امروہہ میں ایک سال ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد پریکٹس شروع کی اور وکیل سرکار ۱۹۳۱ء میں منتخب ہوئے۔ حال ہی میں آپ کی دوسری شادی سید نواب حسن صاحب جج خفیفہ آگرہ کی صاحبزادی سے ہوئی ہے۔

قومی خدمات آپ کو ہر قومی معاملہ میں دلچسپی ہے آپ انجمن اصلاح معاشرت کے ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۳ء میں صدر رہ چکے ہیں، گورنمنٹ پبلسٹی کا کام انجام دیا اور امروہہ میں لبرل ایسوسی ایشن کے سکریٹری رہے امام المدارس ہائی اسکول کی مجلس انتظامیہ کے ممبر ہیں شیعہ آرٹ اسکول امروہہ کے نیجر ہیں اور فراہمی چندہ میں آپنے اپنا وقت صرف کیا اور اس اسکول کے اجراء میں کوشش فرمائی تنظیم المومنین میں آپ مشیر قانونی ہیں جس زمانہ میں امروہہ میں جمعیت علماء ہند کا جلسہ ہوا تھا تو آپ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی طرف سے نمایندہ منتخب ہوئے تھے۔ جنوری ۱۹۳۶ء انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب خانصاحب آغا محمد زمان خاں صاحب قزلباش سپرنٹنڈنٹ اکسائز پنجاب

(لودھیانہ)

اجداد کا حال خاں صاحب آغا محمد زماں خاں صاحب قزلباش اپنے وطن مالوف کابل (افغانستان) سے ۷ سال کی عمر میں معہ عزیزو

اقارب اوائل ۱۸۸۸ء میں ہندوستان تشریف لائے۔ آپکے والد ماجد کربلائی آغا فقیر محمد خاں صاحب قزلباش مرحوم ایک زاہد و عابد بزرگ تھے اور ۱۸۸۸ء میں ہندوستان تشریف لائے۔ خاں صاحب مرحوم کی تعلیم و تربیت زیر سرپرستی سر نواب فتح علی خاں صاحب قزلباش مرحوم مغفور ہوئی۔ آپ محکمہ بند وبست کے ابتدائی ٹریننگ کے بعد ضلع گورداسپور کے بندوبست میں نائب تحصیلدار بندوبست مقرر ہوئے۔

ازاں بعد ۱۹۱۰ء میں اکسائز میں تبدیل ہوئے جہاں نہایت جرأت و دلیری سے اپنے فرائض منصبی انجام دیتے رہے آپ کے حسن خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ عالیہ نے آپ کو ۱۹۳۱ء میں سپرنٹنڈنٹ اکسائز کا عہدہ عطا فرمایا۔ اور جنوری ۱۹۳۶ء میں آپکے مستحسن خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے آپ کو خطاب خانصاحب عطا فرمایا۔ آپ مذہبی کاموں میں خلوص دل سے دلچسپی لینے والے افراد میں سے ہیں۔ جنوری ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید فقیر حسین صاحب رضوی

(ہلور ضلع بستی)

حالات زندگی آپ ۱۳۰۲ھ کو بمقام ضلع بستی پیدا ہوئے آپ کے والد کا اسم گرامی سید محمد حسین صاحب ہے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سید ابوالحسن صاحب امروہوی کی معرفت آپ امروہہ تشریف لے گئے اور سید المدارس امروہہ میں تعلیم پائی۔ اور حکیم سید محمد صاحب قبلہ کے مہمان رہے۔ کچھ زمانہ آگرہ رہے پھر گورکھپور ڈسٹرکٹ میں ملازمت کی اور آج کل بھی ورناکیولر مڈل اسکول دیوریا میں اسسٹنٹ ٹیچر ہیں ۱۹۲۶ء میں آپ نے اُردو اعلیٰ قابلیت کا امتحان پاس کیا۔ آپ سال ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولوی سید آل احمد صاحب نعیم وکیل

(امروہہ)

حالات زندگی آپ قصبہ سہسوان ضلع بدایوں میں پیدا ہوئے آپ کا تاریخی نام گرامی محمد ظریف ہے۔ آپ کے والد ماجد سہسوان میں بڑے نامور وکیل تھے قریب ۴۶ سال وکالت کی اور بڑا نام اور شہرت حاصل کی۔

مکان پر عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی اور بڑی قابلیت و استعداد حاصل کی ۱۸۸۴ء میں سرکلر آیا کہ امتحان وکالت ۱۸۸۶ء سے انگریزی میں ہوگا اس لئے آپ کی توجہ امتحان وکالت کی طرف منعطف ہوگئی اور جنوری ۱۸۸۵ء میں شریک امتحان ہوئے اور اوّل نمبر امتحان میں کامیاب ہوئے اور ممتحن نے آپ کی بہت تعریف کی۔

پیشہ وکالت ستمبر ۱۸۸۵ء سے وکالت کا پیشہ اپنے والد مرحوم کے ساتھ شروع کیا۔ اور کام میں خوب ترقی ہوئی۔ ۱۹۱۰ء سے ایسے مصائب میں مبتلا ہوئے کہ جن کے سننے سے سینہ پاش پاش ہوتا ہے جوان العمر اولاد نے داغ مفارقت دیا۔ تین شادی شدہ صاحب اولاد لڑکیوں نے رحلت کی اب موصوف کے ایک صاحبزادہ سید عطا حسین صاحب بی۔ اے نائب تحصیلدار ہیں۔ اگست ۱۹۱۲ء میں امروہہ تشریف لائے اور سرزمین امروہہ کچھ ایسی پسند آئی کہ یہاں پر مستقل سکونت اختیار فرمالی اور

اب آپ منصفی میں وکالت کرتے ہیں۔

تصانیف آپ کی تصانیف کثیرہ کی تعداد بہت طویل ہے۔ آپ ایک اچھے شاعر ہونے کے علاوہ ایک کامیاب مصنف بھی ہیں، مراثی و سلام آپکے بہت مشہور رہیں۔ رسالہ جنۃ النعیم میں آپنے بڑی خوبی سے یہ دکھایا ہے کہ از روئے قرآن پاک مالک جنت محض امام حسینؑ ہی ہیں۔

قومی خدمات امروہہ کی مقامی تحریکوں میں برابر حصہ لیتے رہتے ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ایک عرصہ تک رہ چکے ہیں لیکن اب پھر جنوری ۱۹۳۶ء سے ممبری کی تجدید فرمائی ہے۔

عالیجناب مولوی سید شفیق حسن صاحب ایلیا

(امروہہ)

حالات زندگی جناب مولوی سید شفیق حسن صاحب ۱۴ جولائی ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مخدوم سید شرف الدین حسین شاہ ولایت امروہہ کے خلف اکبر سید علی صاحب قاضی القضاۃ امروہہ کی اولاد میں ہیں۔ سلطان محمد تغلق اور فیروز شاہ تغلق کے زمانۂ حکومت میں اس خاندان کو بہت عروج حاصل ہوا اور مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے،

آپنے تعلیم کلام پاک اپنے جد امجد سید امیر حسن صاحب مرحوم سے پائی اور عربی کی تعلیم والد بزرگوار سید نصیر حسن صاحب اور مولوی سید اولاد حسین صاحب سے حاصل کی۔ آپ کو قدرت نے ذہن رسا اور طبع سلیم کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ سلسلۂ تالیف و تصنیف موصوف عربی، فارسی، انگریزی اور سنسکرت وغیرہ زبانوں سے مدد لیتے ہیں۔

تصانیف و تالیفات آپ کی تصانیف میں رسالہ اصل الاصول تبرا و تولا کے بیان میں قابل دید ہے۔ حقیقت المسیح، رئیس العالمین، شہید ازل و صاحب زماں، وغیرہ کتب اپنے طرز کی بالکل جدید تالیفات ہیں ان کے علاوہ آپ متعدد رسائل و کتب کثیرہ کے مؤلف و مصنف ہیں اور مجملہ تصدیق المعراج میں تحقیق السراج علم ہیئت میں ایک عجوبہ روزگار تالیف ہے ان تالیفات کے علاوہ مذاق نظم میں بھی موصوف کا پایہ بہت بلند ہے، تخلص حسرت ہے

قومی خدمات موصوف امور قومی و مذہبی میں بھی بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ۱۳۲۲ھ میں انجمن امامیہ امروہہ میں قایم کی تھی جو عرصہ تک قومی و مذہبی خدمات انجام دیتی رہی۔ اور اب رجب ۱۳۵۴ھ میں آپ نے اکابر و عمائد قدامت پسند کی سرکردگی میں انجمن تنظیم المومنین قائم کی ہے جو مغربی طرز کی تعلیم نسواں کے قطعاً خلاف ہے مارچ ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید محمد عقیل صاحب خوشتر

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے۔ امروہہ میں تعلیم پائی اور ٹاؤن اسکول امروہہ سے ورناکیولر مڈل کا امتحان پاس کیا اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے۔ آج کل بھی آپ خدمات تعلیمی انجام دے رہے ہیں۔ سخن سنج اور سخن فہم ہیں۔ نوجوان صالح ہیں۔ میری تحریک سے آپ فروری ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔

عالیجناب مبارک حسین صاحب ایم اے۔ بی۔ ٹی بریلی

(لکھنؤ)

حالات زندگی لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ گھر پر اُردو فارسی کی تعلیم شروع کی۔ تیرہ سال کی عمر میں چوتھے درجہ میں داخل ہوئے۔ جب پانچویں جماعت میں پہونچے تو انفلوئنزا کے مرض میں والدہ ماجدہ، والد بزرگوار اور بھائی وغیرہ سب ایک ماہ کے اندر انتقال فرما گئے۔ کوئی کفیل اور مددگار نہ رہا۔ ماں باپ کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو جانا اور پھر چودہ سال کی عمر جس پریشان حالی میں زندگی گذرنی چاہئے تھی اُس کا وہی لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں جنکو یتیموں سے کوئی واسطہ پڑا ہو۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی زین العباد صاحب کو جب یہ عبرتناک اور دردانگیز حال معلوم ہوا تو آپ کی فیس معاف کردی۔ انگریزی مڈل میں اوّل نمبر آئے۔ دسویں جماعت تک وظیفہ ملتا رہا۔ اس طرح سے اپنے ذاتی شوق اور معلمین کی عنایت سے انٹرنس پاس کیا۔ شیعہ کالج میں ایف۔ اے میں داخل ہوگئے۔ ٹیوشن کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور کالج نے وظیفہ مقرر کردیا۔ اس طرح سے ایف۔ اے پاس کیا۔ اب ایف۔ اے کے بعد بھی آپ کی طبیعت پست نہ ہوئی اور آپ نے بی۔ اے کا ارادہ کیا اور خدا پر بھروسہ کرکے بی۔ اے میں داخلہ کرا لیا۔

اور اب مصارف کی زیادتی کو دیکھتے ہوئے ٹیوشنوں میں اضافہ کرنا پڑا بی۔ اے کی سند حاصل کرنے کے بعد ایم۔ اے انگریزی میں لکھنؤ یونیورسٹی سے کیا۔

چونکہ ابتدا سن شعور سے درس و تدریس کا شوق تھا اس لئے بی۔ ٹی میں داخلہ کے لئے درخواست دی۔ پروفیسر سید تجمل حسین صاحب ایم اے اُس زمانہ میں انجمن وظیفہ سادات کے سکریٹری تھے۔ انجمن سے مصارف فیس وغیرہ کے لئے وظیفہ مقرر کرا دیا۔ جس کو آپنے ادا و بیباق کر دیا ہے بی۔ ٹی میں اوّل نمبر (PRACTICE) میں اور سکنڈ ڈویژن (THEORY) میں رہے اور آپ کا نام سررشتۂ تعلیم میں سرکاری ملازمت کے لئے گیا۔ لیکن آپنے قومی اداروں کی خدمت کرنا بہتر خیال کیا اور اب آپ بریلی اسلامیہ ہائی اسکول میں انگلش ماسٹر ہیں۔ بی۔ ٹی میں میرے ہم جماعت تھے۔ بڑے خاموش، سنجیدہ اور خلیق ہیں۔ آپنے جو کچھ حاصل کیا وہ (SELF HELP) سے کیا۔ بے یار و مددگار رہکر کسی دوسرے کے مرہون منت نہ ہوتے اپنے دست و بازو کی قوت سے حاصل کیا۔ بے یار و مددگار طالب علموں کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اپریل ۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب سیّد سعادت حسین صاحب

(امروہہ)

حالات زندگی آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام تک پہونچتا ہے۔ آپ کے اجداد میں سے مولانا بدرالدین اسحاق عالم و فاضل درویش کامل اور کتاب اسرارالاولیا کے مصنف تھے آپ کے حالات کتاب سیر الاقطاب و مدارج الولایت و جواہر فریدی میں درج ہیں۔ مولانا موصوف ہندوستان پاک پٹن میں تشریف لائے بابا شیخ فرید گنج شکر نے اپنی دختر بی بی فاطمہ کو ان کے حبالۂ عقد میں دیکر کمالات باطنی سے مفتخر فرما دیا۔ چند واسطوں کے بعد حضرت شاہ نصیرالدین غازی قدس سرہٗ آپ کے جد درویش کامل ہوتے جو قبل [illegible] ہجری

ہیں امروہہ تشریف لائے - اُن کے چند واسطوں کے بعد آپکے اجداد میں سے سید عبدالرسول عرف سید میراں خاں بعہد شاہان مغلیہ پنجہزاری منصب چار ہزار سوار علم ونقارہ اور خطاب بخشی الملک سے ممتاز ہوئے اور جاگیرات عطا ہوئیں - اور ان کے بعد بھی آپ کے اجداد کو سلسلہ بسلسلہ منصب اور جاگیرات پردادا تک عطا ہوتی رہیں - اور اب تک ان کے خاندان میں جاگیر کسی قدر باقی ہیں - آپنے فارسی تعلیم امروہہ میں اور عربی کی مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ میں پائی -

قومی خدمات ۱۹ سال سے بزم حق نما امروہہ کے آپ صدر ہیں اور عشرۂ محرم میں باجہ ودلدل وغیرہ کے منتظم رہتے ہیں اور خدمات عزاداران امام حسین علیہ السلام کرتے ہیں - سربرآوردۂ قوم امروہہ میں باعزت اور محلہ کے مکھیا ہیں - ہر قومی کام میں دلچسپی کا اظہار فرماتے او اورحتی المقدور اداروں کی امداد فرماتے ہیں آپکے بڑے بھائی سید سیادت حسین صاحب امروہہ کے معززین میں سے ہیں - آپ اپریل ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور چندہ باقاعدہ مرحمت فرماتے ہیں -

عالیجناب مولوی سید ابرار حسین صاحب پاروی

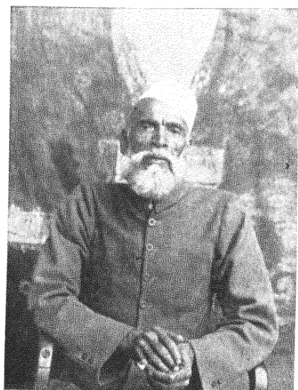
(پٹنہ)

حالات زندگی آپ کا وطن مالوف پارہ ہے لیکن اعلیٰ تعلیم لکھنؤ میں حاصل کی - آپ نے مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ سے ممتاز الافاضل اور لکھنؤ یونیورسٹی سے فاضل ادب پاس کیا ہے - مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ میں ادبیات پڑھاتے ہیں پانچ برس سے طلبا کی خدمت انجام دے رہے ہیں مضمون نگاری کا مشغلہ بھی عرصہ سے قائم رکھا ہے چنانچہ سرفراز کا کوئی محرم نمبر یا رجب نمبر آپکے مضمون سے خالی نہیں رہا ہے - اسد، الواعظ، وغیرہ میں بھی برابر مضامین بھیجتے رہتے ہیں - ذاکری کا سلسلہ بھی عرصہ سے قائم ہے محرم سے اربعین تک برابر کلکتہ وعظیم آباد میں خدمت سید الشہدا میں مصروف رہتے ہیں "انارۃ الابہم" ایک کتاب بھی آپ کی تصنیف سے ہے - اپریل ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور شیعہ کانفرنس کے حامی ہیں

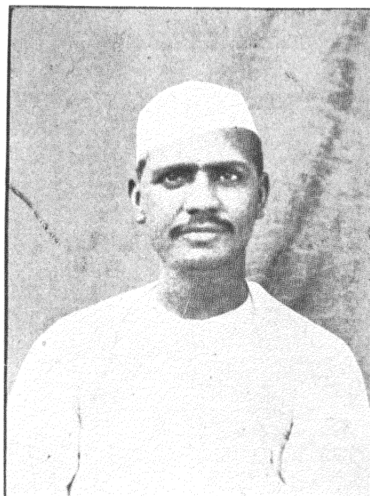
عالیجناب سید علی مقدس صاحب رضوی بی اے - بی - ٹی

(شاہ گنج آگرہ)

حالات زندگی آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید وجیہ الحسن صاحب رضوی ہے - آپ کی پیدائش جولائی ۱۹[illegible]ء محلہ شاہ گنج آگرہ میں ہوئی بچپن سے انگریزی تعلیم کا سلسلہ رہا ۱۹۳۵ء میں بی - اے کا امتحان آگرہ یونیورسٹی سے پاس کیا - اور ۱۹۳۶ء میں بی - ٹی کی ڈگری ٹیچرس ٹریننگ کالج علی گڑھ یونیورسٹی سے حاصل کی - علاوہ بریں دیگر امتحانات بھی بسلسلہ تعلیم پاس کئے - اسکول اور کالج لائف میں آپ مختلف ادبی عہدوں پر ممتاز رہے - مثلاً سکریٹری بزم اُردو، اڈیٹر آگرہ میگزین وغیرہ - آپ چند رسالوں کے مصنف بھی ہیں - قدرت نے ذوق شعر بھی عطا فرمایا ہے - اور ملک کے مختلف رسائل اور اخبارات میں آپ کی نظمیں شائع ہوتی رہتی ہیں - نثریہ مضامین بھی آپ سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں - مثلاً مرثیہ اور اخلاق" فی الحال آپ سینٹ پیٹرک کالج آگرہ میں اُردو لکچرار ہیں -



عالیجناب سید سعادت حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید ابرار حسین صاحب باروی



عالیجناب سید علی مقدس صاحب رضوی بالقابہ



عالیجناب سید المہاجرین صاحب بالقابہ



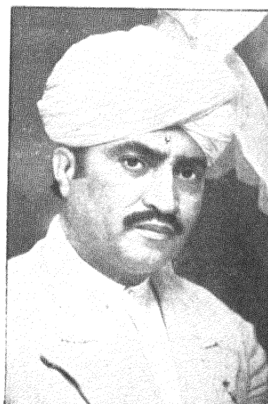
عالیجناب مولوی محمد داؤد صاحب قبلہ



عالیجناب مولوی سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد



عالیجناب پروفیسر سید محمد لقا علی صاحب بالقابہ



عالیجناب نواب غضنفر خان صاحب حیدری بالقابہ

قومی خدمات آپ انجمن مہدویہ شاہ گنج کے پُرجوش ممبر ہیں اور چند بار صدارت اور نیابت صدارت کے عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ آج کل بھی اس انجمن کے آپ صدر ہیں حاجی سید العابدین صاحب قبلہ کی تحریک پر آپ نے اکتوبر ۱۹۳۶ء انجمن کی ممبری قبول فرمائی۔

عالیجناب سید المہاجرین صاحب رضوی

(آگرہ)

حالات زندگی آپ ۸ مارچ ۱۹۱۴ء کو شاہ گنج آگرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان ملازمت پیشہ ہے۔ آپ کے دادا سید احترام علی صاحب یو۔پی پولیس میں سب انسپکٹر تھے۔ اور ہمیشہ دینی کاموں میں حصہ لیا کرتے تھے اور موصوف نے چند رسالے مذہب آریہ کی رد میں تحریر فرمائے۔ آپ کے والد سید الساجدین صاحب عدالت جج جھانسی میں نائب محافظ دفتر تھے۔ اور آپ منصفی اورئی میں اہلمد ہیں۔ اور نہایت خوش اخلاق ہیں۔

آپ اپنے چچا حاجی سید العابدین صاحب کی تحریک سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہوئے ہیں اور امامیہ مشن اور شیعہ یتیم خانہ کے بھی آپ مستقل ممبر ہیں۔ آپ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب لقمان زماں حکیم میر سید احمد صاحب

(امروہہ)

حالات زندگی آپ امروہہ محلہ لکڑہ میں ۲ ربیع الاوّل ۱۳۰۶ھ مطابق ۶ نومبر ۱۸۸۸ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے جد امجد حاجی محمد میر علی صاحب طبابت کرتے تھے اور حکیم غلام امام صاحب اکبرآبادی کے شاگرد تھے۔ آپ کے دادا سید مرتضیٰ صاحب امروہوی فرخ آباد میں طبابت کرتے تھے اور حکیم میر حسن خاں موہانی کے شاگرد تھے اور وہیں انتقال کیا۔ آپ کے والد بزرگوار حکیم سید محمد صاحب امروہہ کے مشہور و معروف اور ہر دل عزیز حکیم تھے۔ مدرسۃ الواعظین کو امروہہ میں مدعو کیا۔ استقبالیہ کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ بڑے دین دار اور پابند صوم و صلوٰۃ بزرگ تھے۔ آپ کی غربا پروری اب تک زبان زد خاص و عام ہے۔

سید المدارس امروہہ کے بانی تھے۔ سکریٹری بھی رہے۔ آپ نے سید المدارس امروہہ سے مولوی اور مولوی عالم کے درجہ تک تعلیم حاصل کی بعدہٗ والد ماجد کی خدمت میں رہ کر کامل ۲۲ سال تک تجربہ حاصل کیا

قومی خدمات سید المدارس کے سکریٹری ہیں امام باڑہ محلہ لکڑہ کے متولی ہیں۔ پابند خمس و زکوٰۃ ہیں۔ قومی امور میں خاص طور سے دلچسپی کا اظہار فرماتے ہیں۔ اربعین کے موقع پر مشہور و معروف ذاکرین کو مدعو کرکے مومنین امروہہ کو محظوظ کرتے ہیں۔ نہایت ہی خوش مزاج ہیں اپنے فن طبابت میں مسلم الثبوت استاد ہیں غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کی حتی المقدور اعانت و امداد کرتے رہتے ہیں۔ انجمن کے جون ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب داروغہ وزیر خاں صاحب حیدری

کپورتھلہ اسٹیٹ

حالات زندگی آپ بلوچ قوم سے تعلق رکھتے ہیں آپ کا سلسلۂ نسب جناب حبیب ابن مظاہر علیہ السلام تک پہنچتا ہے آپکے خاندان کے ذکور و اناث کے قلوب میں مودت اہلبیت اور محبت سادات کافی موجود ہے سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا کی مجالس عزا برپا کرنے میں آپ کی قوم ہر جگہ نہایت سے کام لیتی ہے۔ آپ ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۹ء تک فوج میں ملازم رہے نہایت خوش اخلاق ہیں۔

۱۹۲۰ء میں کپورتھلہ اسٹیٹ کیطرف سے انچارج اصطبل مقرر ہوئے اور اس وقت بھی اس عہدہ پر مامور ہیں۔

قومی خدمات آپ مبلغ مذہب ہیں۔ مجالس پڑھتے ہیں۔ فرانس کے جنگ عظیم کے زمانہ میں میدان جنگ میں آپنے مجالس منعقد کیں انجمن ... کپورتھلہ کے آپ جنرل سکرٹری ہیں۔ آجکل آپ مسجد و امام باڑہ کی تعمیر کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید المصلین صاحب

(شاہ گنج آگرہ)

حالات زندگی آپ سید الساجدین صاحب کے فرزند ہیں قدیم امام باڑہ واقع شاہ گنج آگرہ کے بانی کی اولاد میں ہیں ۱۹۱۹ء میں آپکے والد ماجد نے انتقال فرمایا۔ اُس وقت سے آپ تمام خاندان کے کفیل ہیں۔ آپ کے چچا حاجی سید العابدین صاحب کربلائی بھی انجمن کے ممبر ہیں۔

آپ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید کونین احمد صاحب رضوی علیگ میرٹھ

(چھولس ضلع بلند شہر)

حالات زندگی سید کونین احمد صاحب رضوی میر محمد حسین صاحب تحصیلدار ساکن چھولس ضلع بلند شہر کے سب سے چھوٹے صاحبزادہ ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے سایۂ پدری سے محروم ہوگئے تھے اور ان جملہ صعوبات کا سامنا کرنا پڑا جو ہر یتیم بچہ کو ایسے احول میں پیش آتے ہیں ۱۹۰۹ء میں مقامی اسکول میں تعلیم شروع کی ۱۹۱۵ء میں اُردو مڈل میں شاندار طور پر کامیابی حاصل کی اور انٹرنس تک سرکاری وظیفہ پایا ۱۹۲۰ء میں انٹرنس پاس کیا۔ علی گڑھ سے ایف۔ اے پاس کیا۔ اور تعلیمی سلسلہ منقطع کرکے ملازمت کی جستجو ہوئی۔ اور قدرت نے مساعدت کی آپ محکمۂ زراعت میں ہیں۔ آج کل میرٹھ میں متعین ہیں۔ قوم کا درد دل میں ہے لیکن دردِ قومی کا اظہار اپنی مصروفیتوں

کے باعث کر نہیں سکتے - نہایت خوش اخلاق اور شیریں کلام ہیں - مارچ ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں -

عالیجناب سید صفی حیدر صاحب سابق میونسپل کمشنر و رئیس

(امروہہ)

حالات زندگی | آپ ۱۸۹۸ء میں بمقام امروہہ پیدا ہوئے آپکے والد بزرگوار سید علی حیدر صاحب مرحوم مراد آباد میں وکالت کرتے تھے اور کامیاب وکلا میں شمار ہوتا تھا آپ کی ابتدائی تعلیم امروہہ میں ہوئی انگریزی تعلیم مسلم یونیورسٹی میں حاصل کی - آپ میونسپل بورڈ امروہہ کے ممبر تھے، انجمن اصلاح معاشرت امروہہ کے جنرل سکریٹری عرصہ تک رہے اور قومی خدمات میں خاص دلچسپی و انہاک سے کام لیتے ہیں - امام المدارس ہائی اسکول امروہہ کی مجلس منتظمہ کے رکن ہیں شیعہ آرٹس اسکول امروہہ کے اسسٹنٹ منیجر ہیں آپ کی ہمدردی قومی معاملات میں قابل رشک ہے - نہایت خلیق متواضع واقع ہوئے ہیں آپ جون ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں -

عالیجناب مولوی سید محمد داؤد صاحب

(رامپور)

حالات زندگی | اگرچہ مشہور یہ ہے کہ آپ بمقام زنگی پور ۹ رجب ۱۲۹۴ھ میں پیدا ہوئے - آپ کا تاریخی نام سید مظفر ہے - اور مولوی ہارون صاحب کے بعد آپ کا نمبر تھا مگر لیاقت علمیہ اور ذہانت وجودت میں کچھ کمی نہیں علاوہ علمی لیاقت کے آپ بڑے خوش بیان اور باا ثر ہیں - مجالس عزا میں مصائب ایسے طرز سے پڑھتے ہیں کہ ہر شخص محظوظ ہوتا ہے اور طبیعت میں اصلاح اور صواب رائے تو گویا آپ کی صفت ذاتی ہے - آپ کو اجازہ جو جناب نجم العلما نے عطا فرمایا ہے وہ آپ کی نمایاں لیاقت کی کافی دلیل ہے بچپن ہی سے آپ کو تلاوت قرآن و نماز و عبادت کا شوق تھا اور اب تو آپ کا تقویٰ و تورع پورے معیار پر پہونچا ہے بالکل مقدسین علماء کی روش اور وضع ہے چونکہ اختلاج قلب و نزلہ وغیرہ کا مرض رہتا ہے تو کچھ تصنیف کی نوبت نہیں آئی جہاں کچھ شروع کیا اور دوران سر پڑا، اور وہ ناقص ہی رہ گیا البتہ عربی فارسی اردو کے قصائد نہایت باا ثر و مضمون خیز ہوتے ہیں آپ فارغ التحصیل ہو کر جناب مولوی سید علی احمد صاحب رئیس اورنگ آباد ضلع بلند شہر کی تعلیم کے واسطے مقرر ہوئے وہاں کچھ قیام کیا تھا کہ مولوی سید ذکی حسن صاحب زنگی پوری نے اپنی نیابت پر پٹنہ بلا لیا - اور جناب اور جناب نواب سید محمد مہدی حسن خاں صاحب عرف بادشاہ نواب صاحب کی سرکار میں توسل ہو گیا - وہاں کے مومنین سب خوش رہے اور خود بھی مانوس تھے مگر وہاں کی آب وہوا مزاج کے موافق نہ آئی تو یہ سلسلہ ترک کر کے پھر اورنگ آباد میں تشریف لائے تو وہاں کے مومنین آپ کی خدمت کرنے لگے -

اب ۱۳۳۱ھ سے مدرسہ عالیہ رامپور میں مدرس ہیں مجھے بھی آپ سے نیاز حاصل ہوا فی الحقیقت خلق مجسم ہیں - انجمن وظیفہ سادات کے مئی ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں -

عالیجناب حجۃ الاسلام عمدۃ العلماء مولانا السیّد کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر والزماں

(لکھنؤ)

حالات زندگی ۶ شعبان ۱۳۱۱ھ کو جوہری محلہ لکھنؤ میں پیدا ہوئے آپ کا حسب ونسب آسمان علم پر آفتاب ماہتاب کی طرح روشن ہے پدر بزرگوار حضرت قدوۃ العلماء مولانا مولوی سید آقا حسن صاحب قبلہ مرحوم اور مادر گرامی قدر حضرت عماد العلماء مولوی سید مصطفےٰ عرف مولوی میر آغا صاحب مجتہد اعظم لکھنؤ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔

صرف ابجدی تعلیم آپ کی گھر پر ہوئی۔ جس کے بعد جامعہ سلطانیہ (سلطان المدارس) لکھنؤ میں آپ داخل ہوگئے اور ابتدائی درجوں ہی سے اساتذہ کی نگاہوں میں عزت اور وقعت پیدا کرلی۔ آپ وقت کے پابند ہر حال میں حاضر اور اپنی جماعت میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ۱۳۳۷ھ میں جامعہ کی آخری سند صدر الافاضل حاصل کرکے ہندوستان کی تعلیم سے فارغ ہوئے۔ آپ نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وقت کو ضائع نہیں کیا بلکہ ۱۳۳۸ھ کے ابتدا ہی میں عراق پہنچکر حجۃ الاسلام میرزا علی شہرستانی، علامہ سید محمد نیر دز آبادی و سید عبد الحسن حجۃ مدظلہم العالی جیسے مشاہیر روزگار علماء سے تحصیل علم فرمائی اور درس خارجی میں شریک رہے یہاں تک کہ منجرات مریض میں ایک ایسا رسالہ لکھا جو علماء عراق کے لئے ایک ہندی کے قلم سے ہونا ایک معجزہ تھا ان تمام حضرات نے خصوصاً حجۃ الاسلام آقا ابو الحسن اصفہانی اور جناب شیخ عبد اللہ مامقانی نے اور ان کے علاوہ خود حضرت قدوۃ العلماء طاب ثراہ نے بھی اجازات اجتہاد عطا فرمائے اور عمدۃ العلماء کے خطاب سے ممتاز ہوئے۔

حضرت عمدۃ العلماء کو اجازات اجتہاد ملنے کی خبر نے اہل لکھنؤ کے خانۂ دل میں چراغاں کردیا بے شمار مبارکباد کے مراسلے واپسی کے اصرار سے لبریز ہونچے آخر حضرت عمدۃ العلماء کو عراق چھوڑتے ہی بنا۔ اور تشنگان علم کے اصرار پر مدرسہ شیعہ بیت المال کے درجہ اعلیٰ کی تعلیم آپکے متعلق ہوگئی اور عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

نماز جمعہ لکھنؤ کے لوازمات مذہب کا علم بردار خاندان اجتہاد ہے اس لئے نماز جمعہ وجماعت عیدین کی ذمہ داری بھی ہمیشہ سے اس خاندان کے متعلق ہے حضرت غفرانمآب وسلطان العلماء وممتاز العلماء وشمس العلماء سید ابراہیم صاحب وعماد العلماء مولوی میر آغا صاحب اپنے اپنے عہد میں اس نماز کے امام ہوتے رہے ہیں جو آج سے چند سال پہلے حضرت قدوۃ العلماء طاب ثراہ نے اس عظیم الشان مذہبی خدمت کے پہلے ہی حضرت عمدۃ العلماء کو منتخب فرمالیا تھا۔ چنانچہ حضرت قدوۃ العلماء اپنی بیماری یا کسی ایسی اہم حالت میں اپنی زندگی میں نماز کے لئے حضرت عمدۃ العلماء کو اجازت دیا کرتے تھے۔ جس کا سلسلہ تقریباً ۱۳۴۱ھ سے شروع ہوگیا تھا اور ۱۳۴۴ھ میں تو حضرت قدوۃ العلماء کو ایک طویل وشدید بیماری کا سامنا کرنا پڑا جس میں تمام اہل لکھنؤ جناب کی زندگی سے مایوس ہوچکے تھے اور خود بھی حضرت قدوۃ العلماء اپنا حال خوب سمجھ رہے تھے اس عالم میں جناب نے نہ صرف نماز جمعہ بلکہ اوقاف وغیرہ کی تمام ذمہ داریاں بھی حضرت عمدۃ العلماء کے متعلق فرمادیں۔ ۱۳۴۵ھ میں جناب مرحوم بقصد ہجرت زیارت حرمین وعتبات عالیات کے لئے روانہ ہوئے اس وقت بھی نماز جمعہ وجماعت عیدین وتعلقات اوقاف شہر وبیرون شہر وجوابات مسائل وقومیات ومذہبیات کی ذمہ داری حضرت عمدۃ العلماء پر چھوڑ دی گئی۔ یہاں تک کہ جناب مرحوم جب اہل لکھنؤ کے اصرار بے پایاں سے مجبور ہوکر چند ماہ کے لئے دوبارہ لکھنؤ تشریف لائے تو آپ نے یہ ذمہ داریاں واپس نہیں لیں آخر ۱۳۴۸ھ میں جناب مرحوم کا حادثہ انتقال رونما ہوا۔

قومی خدمات خاندان خصوصی کی پرورش، خاندان عمومی کی حمایت اہل شہر کے مذہبی خدمات، لکھنؤ وبیرون لکھنؤ کے مسائل کے جوابات لکھنؤ وبیرون لکھنؤ، مواعظ ومحافل ومجالس، درس وتدریس، مطالعہ

وغیرہ میں خاص انہاک و دلچسپی رکھتے ہیں۔ حضرت عمدۃ العلماء جوان
ہیں مگر آپ کے اثر کا یہ عالم ہے کہ اہل لکھنؤ صرف اشارہ کے منتظر رہتے ہیں
ابن سعود کے خلاف ایک یوم غم شیعہ کانفرنس و دیگر علماء کی متحدہ انکوششوں
سے فاطمین میں منایا جاتا ہے۔ اور دوسرا یوم غم حضرت عمدۃ العلماء کے
ایماسے صفر کے پہلے اتوار کو شیعہ بیت المال کے امام باڑہ واقع ٹھاکر گنج میں
ہوتا ہے ہم ان دونوں کا صرف یوں مقابلہ کر سکتے ہیں جیسے لکھنؤ کے کسی
امام باڑہ میں معمولی شب جمعہ کی مجلس اور اسی امام باڑہ کی نویں ماہ محرم کی
مجلس اسی ابن سعود کی مخالفت میں لکھنؤ میں جب شیعوں کا جلوس نکلا ہے
تنہا حضرت عمدۃ العلماء کا حکم تھا اور جب آپ نے علم کی چھڑ پر ہاتھ رکھا ہے
تو پچاس ہزار کا مجمع اپنے جوش میں اُن حدود تک پہونچ گیا تھا جہاں سے قانون
شکنی کی حد قریب تھی۔ زلزلہ بہار کے بعد عریضہ دینے کے لئے نماز جمعہ کے
بعد بغیر اطلاع تنہا تشریف لے چلے تھے۔ گھر سے دریا تک پہونچتے پہونچتے
کا سیلاب اُمنڈ آیا یہاں تک کہ انتظاماً سواریوں کی آمدورفت روک دینا
پڑی تھی یہ ہے کہ آپ کا اثر ایک تو عالمانہ و مجتہدانہ ہے دوسرے واعظانہ
زور، ان دونوں مرتبوں پر آپ کے فائز ہونے کی نظیر دوسری
نہیں ملتی۔ آپ جون ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں
اور میرٹھ کی مجالس میں سامعین سے تعارف کرا کے انجمن کے متعلق تقریر کی
اجازت مرحمت فرمائی اور خود بھی انجمن کی تعریف فرمائی۔

عالیجناب پروفیسر سید محمد لقا علی صاحب نقوی ایم اے۔ ایل۔ ٹی الہ آباد

(امروہہ)

حالات زندگی آپ امروہہ ضلع مراد آباد میں ۱۹ راگست ۱۸۹۹ء
کو پیدا ہوئے۔ آپ نہ صرف امروہہ کے لئے باعث افتخار ہیں بلکہ آپکی ذات
والاصفات قوم کے لئے باعث صد فخر ہے۔ آپ ان چند ممتاز ہستیوں میں سے
ہیں جن کو SELF MADE MAN کا معزز لقب ملتا ہے کیونکہ
آپ کی تمام تر ترقی کسی دوسرے کی امداد کی رہین منت نہیں ہوئی جہاں
تک تعلیم و تعلم کا تعلق ہے آپ کی قابل قدر ہستی تمام نوجوانوں کے لئے
ایک بیش بہا نمونہ اور قابل تقلید شے ہے۔ باوجود انتہائی انگریزی
تعلیم حاصل کرنے کے مذہب اور مذہبیات سے آپ کو انتہائی دلچسپی
ہے اور آپ بجائے مذہب سے غافل ہونے کے مذہب سے خاص شغف رکھتے ہیں
آپ نہایت ذہین، طبّاع، فہیم اور خلیق ہیں۔ اور آج کل صوبہ متحدہ
کے محکمۂ تعلیم میں ہیں، آپ اپنی یکتا شان رکھتے ہیں۔ دل میں قوم کا سچا
درد رکھتے ہیں۔ آپ ظاہری نمائش و نام و نمود کو پسند نہیں کرتے بلکہ ہر جگہ
ٹھوس کام دیکھنا چاہتے ہیں۔
آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی حاجی سید ارتضیٰ حسین صاحب ہے
آپکے مورث اعظم سید شرف الدین صاحب شاہ ولایت ہیں۔ آپنے اولاً
اپنے ہی مکان پر کلام الٰہی ختم کیا۔ اور ابتدائی اردو دینیات اور حساب
وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ پھر گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ سے ۱۹۱۶ء میں
میٹرکولیشن پاس کیا۔ پھر عالی جناب الحاج مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب
قبلہ مرحوم امروہوی اور عالیجناب مولوی سید یوسف حسین صاحب قبلہ
مجتہد مرحوم امروہوی اعلی اللہ مقامہما کی زیر تعلیم امتحان مُلّا الہ آباد سے
۱۹۱۸ء میں پرائیویٹ طالب علم کی حیثیت سے سکنڈ ڈویژن میں پاس کیا
اور ۱۹۱۹ء میں امتحان ملا فاضل نور المدارس امروہہ سے پاس کیا اور
مدرسہ مذکورہ سے مبلغ تیس روپیہ کا انعام اعلیٰ کامیابی پر حاصل کیا۔ نصاب
تعلیم اور دینیات میں ہمیشہ اعلیٰ نمبر حاصل کئے۔ اور ۱۹۲۰ء میں امتحان
منشی فاضل (آنرز ان پرشین) میں سکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی
اپریل ۱۹۲۱ء میں گورنمنٹ ہائی اسکول فیض آباد میں بعہدہ ہیڈ مولوی
تقرر ہوا۔ اسی سال وہ اسکول انٹرمیڈیٹ کالج ہوگیا اور آپ وہاں
پانچ سال تک عربی وغیرہ پڑھاتے رہے۔ فرائض تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے

فرض تعلیم کو کبھی نہ بھولے۔ چنانچہ ۱۹۲۴ء میں یو۔ پی بورڈ آف ایجوکیشن کا امتحان ایف۔ اے سکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔ عربی میں نصرف درجہ اعلیٰ زملا لمیکل یو۔ پی میں اوّل نمبر کامیابی پر الہ آباد یونیورسٹی نے لسٹن اسکالرشپ عطا فرمایا۔

اگست ۱۹۲۵ء میں گورنمنٹ نے کل صوبہ سے پراونشیل پولیس ٹریننگ اسکول مراد آباد کی اُردو پروفیسری کے لئے آپ کا انتخاب کیا اور اگست ۱۹۲۵ء سے اپریل ۱۹۳۲ء تک بعہدہ پروفیسری کام کرتے رہے اور یوروپین اور انڈین گزیٹڈ افسران کو تعلیم دیتے رہے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں علیگڑھ یونیورسٹی سے کل مضامین میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ عربی میں اوّل نمبر کامیابی پر "حقی پرائز" پایا۔ ۱۹۴۲ء میں مسلم یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ اے (عربی) میں شریک ہوئے اور بفضل تعالیٰ اوّل درجہ اور اوّل پوزیشن کی کامیابی کا شرف حاصل کیا۔

چونکہ محکمۂ پولیس میں تنخواہ کی انتہائی حد پر پہونچ چکے تھے اس لئے ۱۹۳۲ء میں محکمۂ تعلیم کو واپس ہوئے اور نینی تال میں تعینات ہوئے۔ ۱۹۳۴-۳۳ء میں الہ آباد ٹریننگ کالج سے ایل۔ ٹی کی سند حاصل کی اور اب آپ انٹر کالج الہ آباد میں پروفیسری کی خدمات بطریق احسن انجام دے رہے ہیں۔ ۱۹۲۷ء میں زیارات عتبات عالیات عراق سے مشرف ہوئے اور ۱۹۲۸ء میں براہ خشکی زیارت امام ضامن ثامن علیہ الاف التحیۃ والثنا کا شرف حاصل کیا۔ اس دوران میں کئی سال تک انجمن اصلاح معاشرت امروہہ کے سرگرم کارکن رہے۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ کے ممبر رہتے اور ممبران عمومی کی فراہمی کی تحریک میں کافی حصہ لیا اور بہت سے ممبران عمومی کانفرنس کو فراہم کئے۔ کئی سال انجمن امامیہ مشن لکھنؤ کے ممبر رہے نیز آل انڈیا انجمن عقد بیوگان کے ممبر ہیں اور کافی تعداد میں انجمن مذکور کو ممبر فراہم کئے۔ انجمن وظیفہ سادات سے دلی ہمدردی ہے۔ مئی ۱۹۴۲ء سے ممبر ہیں۔ آپنے سو روپیہ آرٹ اسکول امروہہ کو مرحمت فرمایا۔

عالیجناب حکیم ساجد علی خانصاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل و رئیس

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۱۹۰۲ء میں بمقام امروہہ پیدا ہوئے۔ آپکے والد بزرگوار عالی جناب حکیم نواب علی خاں صاحب امروہہ کے رؤسا میں سے ہیں اور یہاں کے مقتدر و معزز حضرات میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ حکیم نواب علی خاں صاحب نے شیعہ کانفرنس کو امروہہ میں مدعو کرکے ایک ایسا اجلاس کیا جو شیعہ کانفرنس کی تاریخ میں یادگار رہیگا۔ کئی ہزار روپیہ اپنی جیب خاص سے خرچ کیا۔ شیعہ کالج کے لئے چندہ کیا اور خود بھی معقدبہ رقم دی۔ حکیم صاحب امروہہ میں بہت ہر دل عزیز اور مشہور و معروف ہیں۔ ساجد علی خاں صاحب کی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی اسکول حسین آباد لکھنؤ میں ہوئی۔ اس زمانہ میں آپکے چچا حامد علی خاں صاحب لکھنؤ میں بیرسٹر تھے۔ اس لئے آپ بیرسٹر صاحب کے ساتھ رہتے تھے۔ عربی، فارسی و دینیات کی تعلیم شمس العلماء مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر کی مکتب میں حاصل کی۔ امروہہ سے انٹرنس پاس کیا۔ آگرہ سے انٹر کیا اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کیا۔ سنہ ۱۹۳۰ء سے امروہہ میں وکالت کرتے ہیں۔ بہت مقبول و ہر دل عزیز ہیں۔ اصابت رائے کے لئے مشہور ہیں۔ جنوری ۱۹۳۶ء سے انجمن کے باقاعدہ ممبر ہیں۔ نام و نمود سے علیحدہ ہیں فوٹو دستیاب نہ ہوسکا۔ میرے خاص کرمفرما ہیں۔

ممبران کی اولاد کا حق سب پر مقدم سمجھا جاتا ہے
انجمن کے سرمایہ کو ایک لاکھ کر دینا آپ کا قومی فرض ہے

عالیجناب ڈاکٹر سید مطاہر حسن صاحب آئی۔ ایم ڈی ماندلے (رنگون)

(امروہہ)

حالات زندگی آپ سید اطہر حسن صاحب کے صاحبزادہ اور ڈاکٹر سید اظہر حسن صاحب صوبہ دار میجر کے بھتیجے ہیں۔ امروہہ میں تعلیم پائی زمانہ تعلیم میں کرکٹ کے مشہور کھلاڑی تھے۔ جنگ عظیم کے زمانہ میں فوج میں ڈاکٹر ہوئے اور ملی خدمات کے سلسلہ میں بیرونی ممالک فلسطین شام وغیرہ تشریف لے گئے۔ ہندوستان میں دور و دراز مقامات پر سلسلۂ ملازمت تشریف لیگئے ہیں۔ جوان صالح ہیں، مذہبی اور قومی درد دل میں رکھتے ہیں تقریباً ۴۲ سال کی عمر ہوگی۔ مڈیکل کالج آگرہ کی تعلیم کے لئے انجمن سے وظیفہ لیا ہے جو آپ ادا کر چکے ہیں۔ اور انجمن کے اپریل ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب حاجی خان محمد خان صاحب بلوچ کوہسہ

(ڈیرہ غازی خاں)

حالات زندگی آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سردار مکرم خاں صاحب ہے۔ آپ کا پیشہ زمینداری ہے۔ آپ کے خاندان کے سب لوگ شیعہ ہیں جو عتبات عالیات کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ ۱۹۲۰ء میں آپنے فریضۂ حج ادا کیا۔ اس کے بعد پانچ مرتبہ زیارات عراق اور تین مرتبہ مشہد مقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں۔ آپ مئی ۱۹۳۶ء انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید محمد حسین صاحب بخاری سادات گنج

(لاہور)

حالات زندگی آپ کوئی خواجہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مڈل اسکول مہاراجکی ضلع سیالکوٹ میں حاصل کی۔ انگریزی تعلیم اسلامیہ ہائی اسکول اور ہیلی کالج آف کامرس میں حاصل کی کچھ عرصہ تک نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور اور پنجاب لیجسلیٹو کونسل لاہور میں ملازم رہے۔

اب آپ مستقل طور پر ہیڈ کلرک و اکاؤنٹینٹ دفتر نادرن انڈیا چیمبر آف کامرس لاہور میں ہیں۔ بڑے دیندار اور محنتی ہیں۔

قومی خدمات آپ کا دل قومی درد سے لبریز ہے، قومی امور میں خاص طور سے حصہ لیتے ہیں۔ اس وقت شیعہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور کی انتظامیہ کمیٹی کے رکن ہیں۔ رفاہ عام ایسوسی ایشن کے نائب صدر رہ چکے ہیں۔ اب مفاد عامہ ایسوسی ایشن رجسٹرڈ کے سکریٹری ہیں جون ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید صبیح الحسن صاحب گانواں

(بارہ بنکی)

حالات زندگی آپ [illegible] مرحوم [illegible] گانواں [illegible] چودھری [illegible] سید علی [illegible] محمود [illegible] معزز [illegible] خاندان [illegible] سلسلہ تعلیم [illegible] انگریزی اسکول [illegible]

[illegible] ماہ شعبان ۱۳۳۳ھ کو آپ کے والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا اور آپ کا تعلیمی سلسلہ منقطع کر [illegible] اور ۲۳ فروری [illegible] مرحوم [illegible] ہمدردی و پرورش [illegible] جگہ [illegible] فرمائی اور [illegible] ۱۹۱۸ء [illegible] عطا فرمائی [illegible] ۱۹۳۱ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب محمد علی صاحب بی۔ اے

(شملہ)

حالات زندگی آپ [illegible] گورنمنٹ [illegible] میں [illegible] تعلیم [illegible] اسکول [illegible] ایسوسی ایٹڈ پریس [illegible] ملازمت مل گئی [illegible] موصوف [illegible] سال [illegible] میں بہ حیثیت [illegible]

ہو گئی [illegible] ملازمت چھوڑنی پڑی۔ کچھ عرصہ [illegible] شملہ میں [illegible] انجمن [illegible] شملہ کے سرگرم [illegible] ۱۹۳۱ء [illegible] کے ممبر ہیں۔

عالیجناب ذکاوت علی صاحب بی۔ اے

(شملہ)

حالات زندگی آپ [illegible] اسکول شملہ [illegible] کالج [illegible] آپ کو [illegible] ایسوسی ایٹڈ پریس میں ملازمت مل گئی مگر [illegible] کی وجہ سے آپ بھی چھوڑنے پر مجبور ہو گئے [illegible] ہوتے ہی آپ نے

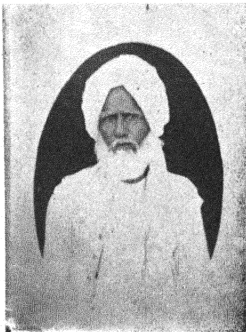
گورنمنٹ آف انڈیا کے مرکزی دفاتر کی ملازمت کے لئے پبلک سروس کمیشن کے امتحان [illegible] میں شرکت کی اور کامیاب ہوئے [illegible] وقت موصوف [illegible] شملہ میں ملازم ہیں گذشتہ سال سے موصوف مقامی انجمن [illegible] شملہ کے اسسٹنٹ سکریٹری ہیں۔ مئی ۱۹۳۱ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔



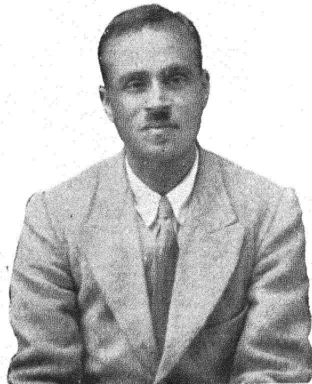
عالیجناب محمد حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب صبیح الحسن صاحب بالقابہ



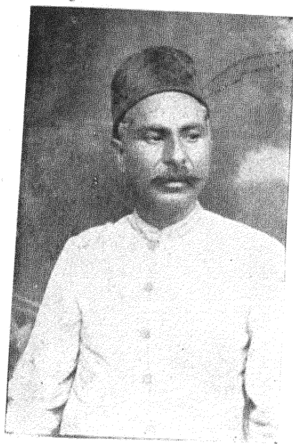
عالیجناب حاجی محمد جان صاحب بالقابہ



عالیجناب ڈاکٹر مطاہر حسن صاحب بالقابہ



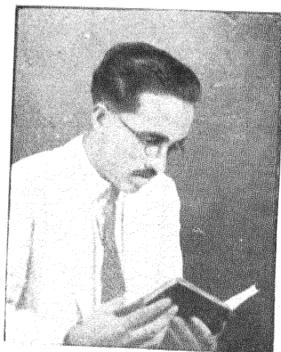
عالیجناب مشرف حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب صمصام علی صاحب بالقابہ



عالیجناب محمد علی صاحب بالقابہ



عالیجناب فکاوت علی صاحب بالقابہ

عالیجناب حکیم سید مشرف حسین صاحب رضوی

(اکبرپور فیض آباد)

حالات زندگی حکیم سید مشرف حسین صاحب رضوی سند یافتہ طبیہ کالج لکھنؤ ہیں - وطن آپ کا بڑا گاؤں ضلع جونپور ہے بہ سلسلۂ طبابت اکبرپور ضلع فیض آباد میں رہتے ہیں - بہت کامیاب حکیم ہیں - اور بہت ہر دل عزیز حکیم ہیں جوش ایمانی رکھتے ہیں - نام و نمود سے متنفر ہیں - ۱۹۲۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب سید صمصام علی صاحب فارسٹ رینجر

(بہرائچ)

حالات زندگی آپ ۱۸۹۶ء میں بمقام بہرائچ محلہ قاضی پورہ میں پیدا ہوئے - آپ کے اجداد بسلسلۂ تجارت ایران سے لاہور و امرتسر میں آکر مقیم ہوئے آپکے والد ماجد سید امجد علی شاہ بعد غدر جبکہ خیر خواہی گورنمنٹ کے صلہ میں عطایات ہوئے - سید امجد شاہ صاحب کے ہمراہ جو کہ اُن کے داماد تھے لاہور سے بہرائچ آئے اور یہیں سکونت اختیار کی صمصام علی صاحب نے ۱۹۱۲ء میں جنگل کی ملازمت شروع کی اور فارسٹری کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد فارسٹر اور ڈپٹی رینجر مقرر ہوئے - اس وقت فارسٹ رینجر کا عہدہ ہے -

قومی خدمات اوائل عمر میں انجمن فنا فی الحسین میں خاص کام کیا - اندازاً دس برس تک سکریٹری رہے - آج کل انجمن امامیہ بہرائچ کے سکریٹری ہیں اور سالانہ مجالس کا انتظام فرماتے ہیں - آپ نے انجمن کی ممبری ۱۹۲۳ء سے قبول فرمائی ہے -

---

عالیجناب آغا شہزادہ حسین صاحب قزلباش

(لدھیانہ)

حالات زندگی آپ کا سلسلہ حسب و نسب قزلباش ہے جو کہ شجاعت و دلیری میں اپنی نظیر آپ ہیں - آپ اپریل ۱۹۱۵ء میں پیدا ہوئے - آپ کے جد امجد جناب آغا اللہ یار خاں صاحب رسالدار میجر تھے - جنھوں نے سرکار انگلشیہ سے سردار بہادر کا خطاب اعلیٰ حاصل کیا تھا - زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں اپنی پامردی اور بہادری و وفاداری کا سکہ افسران بالا کے دلوں پر بٹھا دیا جس کے صلہ میں حکومت انگلشیہ نے جاگیر سے حوصلہ افزائی کی - اپنے سینہ و جسم کو باغیوں کی بے پناہ گولیوں سے چھلنی چھلنی کرا لیا - مگر یونین جیک کا جھنڈا غدار حکومت کے حوالہ نہ کیا حکومت نے ان خدمات کے صلہ میں اپنی بے حد مہربانیوں اور نوازشوں سے خوشنودی کے سرٹیفکٹ عنایت فرمائے -

آپ کی ابتدائی تعلیم ینگ کرسچن ہائی اسکول لودھیانہ میں ہوئی - ان ابتدائی مراحل کو بخیر و خوبی طے کرنے کے بعد اینگلو عربک کالج میں داخل

ہوئے لیکن یہ سلسلۂ تعلیم زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکا۔ آپ جون ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد محمد ہاشم صاحب منشی فاضل بریلی

(امروہہ)

حالات زندگی آپ سیّد محمد کاظم صاحب کے خلف اکبر ہیں۔ آپ کی تعلیم امروہہ میں ہوئی۔ گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ سے انٹرنس پاس کرکے السنۂ شرقیہ کی تحصیل کی طرف توجہ کی اور منشی فاضل پنجاب اور کامل اِلٰہ آباد سے پاس کیا۔ اس کے بعد پرائیویٹ انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔ اور نورالمدارس میں دجو علوم شرقیہ کا زبردست ادارہ تھا) انگریزی اور ریاضیات کے استاد مقرر ہوئے مگر ادارۂ مذکور کی انتظامی خرابی کو دیکھ کر آپ نے سی۔ٹی کا امتحان پاس کیا۔ چند سال مشن ہائی اسکول غازی آباد میں ماسٹر رہے آجکل اسلامیہ ہائی اسکول بریلی میں اسسٹنٹ ماسٹر ہیں خوش خلق خوش مذاق ہیں آپ اپریل ۱۹۳۶ء انجمن کے ممبر ہیں بڑے خوبی کے بزرگ ہیں چندہ برابر باقاعدہ مرحمت فرماتے ہیں۔

عالیجناب سیّد ابو الحسن صاحب

(استرزئی ضلع کوہاٹ)

حالات زندگی آپ دسمبر ۱۹۰۵ء میں استرزئی علاقہ شیعہ بنگش ضلع کوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ انگریزی تعلیم پائی مگر مالی کمزوریوں کی وجہ سے میٹرک پاس نہ کرسکے اور ایم۔ای۔ایس میں بعہدہ اسٹورکیپر ملازم ہوئے۔ اور ترقی کرکے سب اورسیر ہوگئے۔ آپ مومن مخلص اور ہمدرد قوم ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب ڈاکٹر سیّد تہور حسین صاحب مرادآباد

(امروہہ)

حالات زندگی شوال ۱۲۹۷ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی مکتبی تعلیم حاصل کی جو اردو فارسی پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد سرکاری مدرسہ میں داخل ہوگئے اور ساتھ ہی ساتھ مولانا سید اولاد حسن صاحب قبلہ مرحوم امام جمعہ امروہہ سے عربی حاصل کی، اردو کے مدرسہ سے مڈل پاس کرنے کے بعد انگریزی اسکول میں پڑھنا شروع کیا اور ۱۸۹۸ء میں انگریزی کی تعلیم ختم کرنے کے بعد میڈیکل اسکول آگرہ میں داخل ہوئے ۱۹۰۲ء میں میڈیکل اسکول کی تعلیم ختم کی اور سرکاری ملازمت کا زمانہ شروع ہوا۔ اور مکمل ۲۵ سال ملازمت کرنے کے بعد ۱۹۲۸ء میں پنشن حاصل

کی فی الحال مراد آباد میں پریکٹس کر رہے ہیں۔ دوران ملازمت میں مختلف مقامات ملک میں کام کرنے کے علاوہ جنگ عظیم کے زمانہ میں سلسلۂ فوجی خدمات افریقہ کا طویل سفر بھی کیا اور ۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۰ء تک تین سال کا زمانہ افریقہ کے مختلف حصوں میں فوجی خدمات انجام دیتے ہوئے بسر کیا۔ موصوف کے غیر ممالک کے سفروں میں سب سے پہلا سفر یا یوں کہنا چاہئے کہ دوسرا سفر افریقہ ہی ہے جو ۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۰ء تک جاری رہا۔ لیکن دوسرا سفر عراق اور ایران کے سفر میں پنشن حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۲ء میں بغرض زیارات عتبات عالیات ایران اور عراق کا سفر اختیار کیا اور تقریباً چار ماہ تک ان دونوں ملکوں میں رہ کر اسلامی ممالک کی معاشرت کا بنظر غائر مطالعہ فرمایا اور ۱۹۳۴ء میں دوبارہ زیارات سے مشرف ہوئے۔

تصانیف افریقہ کا سفر کچھ ایسا مبارک سفر تھا جس نے علمی اعتبار سے بہت زیادہ فائدہ پہنچایا چنانچہ موصوف نے دوران قیام افریقہ میں چند تصانیف فرمائیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) "اسلام اِٹس پیورٹی اینڈ ٹرتھ" انگریزی زبان میں مسیحیت اور اسلام کا مقابلہ کیا ہے۔ اولاً اصول اسلام یعنی توحید و نبوت اور قیامت پر عقلی دلائل کے ساتھ بحث کی ہے۔ اس کے بعد اصول مسیحیت پر بحث ہے جس میں تثلیث فی التوحید وغیرہ پر مفصل بحث ہے۔

(۲) "رسالہ متعہ" جو متعہ کو عقلی و نقلی حیثیت سے ثابت کیا ہے اردو زبان میں چھوٹے سائز پر ۲۴ صفحے کا رسالہ ہے جو امامیہ مشن لکھنؤ کی جانب سے شائع ہوا ہے۔

(۳) "ربوا" ایک مختصر مضمون ہے جو امامیہ مشن لکھنؤ کی جانب سے شائع ہوا اس میں سود کے مسئلہ پر عقلی حیثیت سے آیات قرآنی کے ساتھ بحث کی ہے۔

قومی خدمات قومی و مذہبی درد سے آپ کا دل لبریز ہے آپ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی مجلس عاملہ کے ایک عرصہ سے ممبر ہیں علاوہ اس کے دیگر قومی اداروں میں سے کئی بہت سے اداروں کے ممبر ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے تقریباً پندرہ سال ممبر رہے۔ سفر کے باعث ممبری کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور آپ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے پھر ممبر ہیں۔

عالیجناب سید نذر حسین شاہ صاحب نقوی

(ٹانک سرحد)

حالات زندگی سید نذر حسین شاہ صاحب نقوی البخاری بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء بمقام موضع نوال تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں صوبہ سرحد پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار سید نور حسین شاہ صاحب قوم کے ایک با اثر سرگرم ہستی تھے جن کا ۱۹۳۳ء میں اس جہان فانی سے انتقال ہوا۔ آپ کا شجرۂ نسب حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے ملتا ہے۔ اس لئے سادات نقوی کہلاتے ہیں۔ آپ کے دادا پیر سید بادشاہ صاحب ایک جید عالم و متقی تھے۔

سید نذر حسین شاہ صاحب اینگلو ورنیکلر مڈل تک تعلیم یافتہ ہیں مزید حصول تعلیم اپنے زمینداری و مصروفیات کے سبب سے نہ ہو سکی۔

آپ بعہدہ سپرنٹنڈنٹ نیکی ٹانک فائز ہیں۔ پیشہ زمینداری ہے۔ موضع نیدان تحصیل ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نمبردار ہیں۔ آپ کی اراضی موضع رتہ کلاچی و موضع نوال و ٹانک شہر میں مکانات و باغات رکھتے ہیں۔

قومی خدمات مقامی انجمن حامیہ شیعہ ٹانک کے پریذیڈنٹ ہونے کے ساتھ قوم کے سرگرم رکن مذہبی امور میں ہمیشہ دلچسپی سے کر مالی امداد کرتے رہتے ہیں۔ پراونشل شیعہ کانفرنس پشاور و امامیہ مشن لکھنؤ انجمن وظیفہ سادات کے ممبر ہیں۔ اس انجمن کے ممبر ہونے کے ساتھ ساتھ توسیع ممبران کے لئے ہمہ تن کوشاں رہتے ہیں۔ آپ ماہ جون ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب آغا نثار حسین خاں صاحب قزلباش

(لدھیانہ)

حالاتِ زندگی آپ ۱۴ ستمبر ۱۹۱۴ء کو لودھیانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار جناب آغا محمد زماں خاں صاحب قزلباش سپرنٹنڈنٹ ایکسائز پنجاب میں خاص شہرت کے مالک ہیں۔ آپ کا خاندان اپنی علمی قابلیت اور استعداد کے لئے ہمیشہ مشہور رہا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد افغانستان سے ۱۸۵۸ء میں ہندوستان آئے۔ اور یہاں پر اعلیٰ عہدوں پر مامور رہے۔ اور کارہائے نمایاں کے صلہ میں املاک و جائداد شاہ وقت نے عطا کیں ابتدائی تعلیم لدھیانہ کے اسکولوں میں ہوئی۔ ہائی اسکول پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لودھیانہ میں داخل ہوئے اور اب بفضلہ بی۔ اے فائینل میں تعلیم پا رہے ہیں۔ آپ میں مذہبی جوش بہت ہے اور مذہبی امور میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ جون ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب آغا سعادت حسین خاں صاحب قزلباش

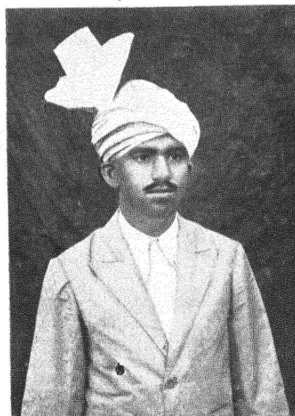
(لدھیانہ)

حالاتِ زندگی آپ ۵ ارنومبر ۱۹۱۶ء کو لدھیانہ میں پیدا ہوئے آپ کے اجداد ۱۸۵۸ء میں افغانستان سے وارد ہند ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار خاں صاحب آغا محمد زماں خاں صاحب قزلباش سپرنٹنڈنٹ محکمہ ایکسائز پنجاب ہیں آپ کے دیگر اعزا ہندوستان میں ممتاز عہدوں پر مامور ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم فارسی و اردو وغیرہ مکان پر ہوئی۔ اس کے بعد مقامی اسکول میں داخل ہوگئے۔ اور اب آپ گورنمنٹ کالج لدھیانہ میں ایف۔ اے جماعت میں تعلیم پا رہے ہیں۔ نہایت ہی متواضع اور خلیق ہیں میری درخواست پر پنجاب کے دورہ میں آپنے انجمن کی ممبری قبول فرمائی۔ آپ ۱۹۳۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب حکیم ڈاکٹر سید محمد باقر صاحب رضوی

(نانپارہ)

حالاتِ زندگی سید محمد باقر ابن حاجی سید حکیم سید محمد جعفر صاحب حضرت امام رضا علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ ۱۹۱۵ء میں بمقام لکھنؤ پیدا ہوئے۔ میر لندنی اور آغا میر وزیر اودھ کے خاندان سے تعلق ہے۔ اردو انگریزی فارسی کی تعلیم کے بعد یونانی طبیہ اینڈ اسکول لکھنؤ سے سند طبابت اور سرجری حاصل کی اور ہومیوپیتھک کا اعلیٰ ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔ تشخیص مرض میں خاص دستگاہ ہے۔ نانپارہ میں مطب اور ان کا ایک دواخانہ رضوی میڈیکل ہال ہے۔ آپ کا ارادہ ہے کہ دواخانہ کی آمدنی کا ایک جزو انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے لئے



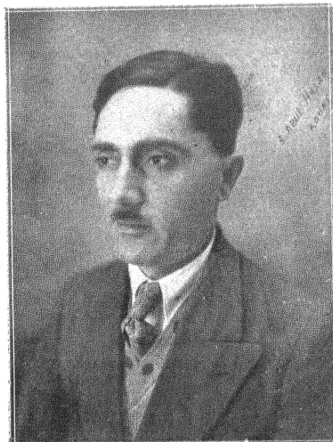
عالیجناب نذر حسن صاحب بالقابہ



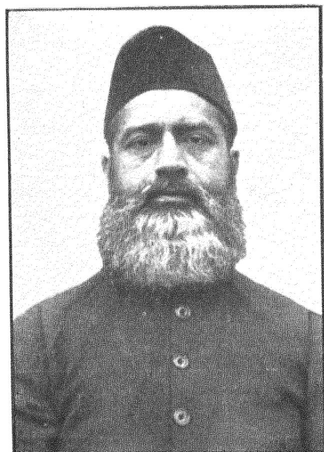
عالیجناب شہزادہ حسن صاحب بالقابہ



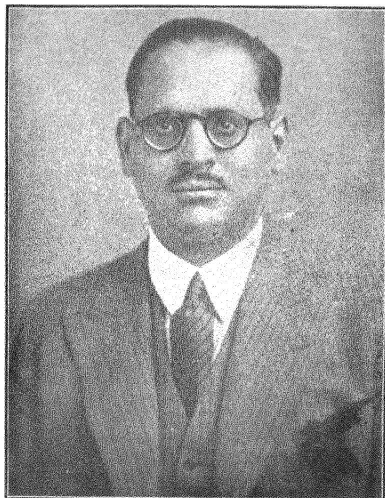
عالیجناب محمد ہاشم صاحب بالقابہ



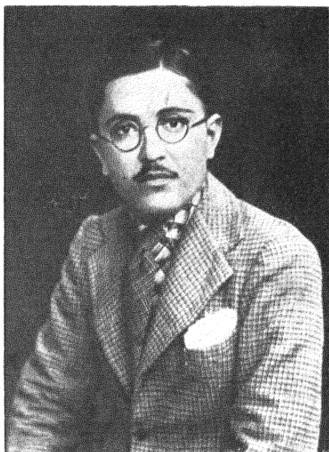
عالیجناب ابو الحسن صاحب بالقابہ



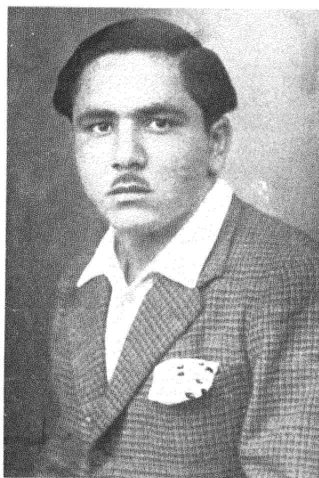
عالیجناب ڈاکٹر تہور حسین صاحب بالقابہ



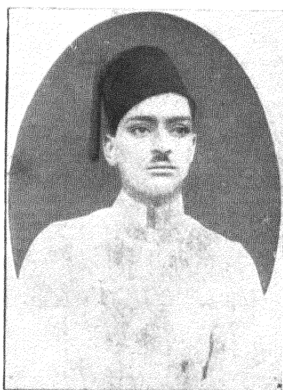
عالیجناب نجم الحسن صاحب بالقابہ



عالیجناب خان سعادت حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب خان نثار حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب محمد باقر صاحب بالقابہ

وقف فرمادیں - قومی کاموں سے خاص دلچسپی ہے - انجمن وظیفہ سادات سے
ہمدردی پیدا کرنے کے لئے جابجا تقریر وسعی فرماتے ہیں اکثر قومی کارکنوں اور

سفر کو کافی مدد دی - نائب پارہ میں عزاداری اور ماتمی دستہ کی تنظیم اور ترقی
کے روح رواں ہیں - آپ انجمن کے اپریل ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں -

عالیجناب مولوی حامد رضا صاحب جعفری بی - اے انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز مراد آباد

(بدایوں)

حالات زندگی آپ کا وطن مالوف بدایوں ہے اور آپ کے مورث
اعلیٰ سبزوار سے ہندوستان تشریف لائے تھے - شاہان مغلیہ کے زمانہ حکومت
میں کارہائے نمایاں کئے اور اس کے صلہ میں جاگیرات پائیں - سلطنت مغلیہ
نے اس خاندان کے افراد کی قدردانی کی اور مناصب جلیلہ پر فائز کیا -
عہدہ "قاضی القضاۃ" عطا کیا - آپ کی ابتدائی تعلیم کلام پاک اردو
فارسی گھر پر ہوئی - اس کے بعد انگریزی شروع کی اور الہ آباد یونیورسٹی
سے بی - اے پاس کیا - زمانہ تعلیم بڑا شاندار رہا اور آپ اپنے ہم جماعتوں
میں ممتاز رہے - فارغ التحصیل ہونے کے بعد محکمہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ میں انسپکٹر
ہیں - بڑے پابند صوم وصلوٰۃ ہیں - خاموش کام کرنا چاہتے ہیں مستحقین کی
امداد پوشیدہ طور پر کرتے رہتے ہیں - انجمن وظیفہ سادات ومومنین کے
اگست ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں - آپ کے بڑے بھائی خاں صاحب مولوی احمد علی
صاحب جعفری بھی انجمن کے پرانے ممبر ہیں - آپ بڑے خلیق اور دیندار بزرگ ہیں

عالیجناب سید نجم الحسن صاحب صبا بی - اے ایم ایل اے

(پٹنہ)

حالات زندگی آپ فروری ۱۹۱۱ء میں اپنے وطن علی نگر پالی
ضلع گیا میں پیدا ہوئے - ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سر سلطان احمد
کے ساتھ پٹنہ میں گھر پر حاصل کی ۱۹۳۱ء میں پٹنہ کالج سے بی - اے پاس کیا
پہلی مرتبہ ۱۹۳۱ء میں اپنے والد سر سلطان احمد کے ہمراہ سکرٹیری کی حیثیت
سے لندن تشریف لے گئے - اور راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں شرکت کی -
دوسری مرتبہ ۱۹۳۶ء میں پارلیمنٹری اصول کی تعلیم کے لئے تنہا لندن
گئے - اس سفر میں یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں جرمنی - اٹلی - فرانس
سوئیزرلینڈ کی سیاسی اور معاشرتی حالات کا بھی بغور مطالعہ کیا -

قومی خدمات ۱۹۳۷ء کے الکشن میں دیہاتی حلقہ انتخاب سے ممبر اسمبلی ہوئے
آپ اسمبلی کے سب سے کم عمر لائق وقابل ممبر ہیں آپ باوجود سخت مقابلہ کے بھی کامیاب ہوئے
آپ سیاسیات کے ساتھ ہی مذہبیات میں کافی دلچسپی لیتے ہیں - شیعہ کانفرنس کے اجلاس
ہائے سالانہ میں بھی برابر شرکت فرماتے رہتے ہیں اور یتیم خانہ اور کانفرنس کی اعانت
بھی فرماتے ہیں خداوند عالم آپ کی دلچسپیوں کو زائد کرے - اور سر سلطان احمد
کا صحیح جانشین بنائے - آپ انجمن کے دسمبر ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں -

عراق کی تعلیم دینیات کے لئے بھی دو وظیفے پندرہ پندرہ روپیہ ماہوار کے دئے جاتے ہیں
لڑکیوں پر واپسی قرض حسنہ ضروری نہیں ہے

عالیجناب مولوی مفتی سیّد محمد احمد صاحب

(سونی پت)

حالات زندگی مولانا سید محمد احمد صاحب کا نام نامی ملک اور قوم کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ مولانا کی عمر صرف پانچ سال کی تھی جبکہ مولوی علی خاں صاحب مرحوم نے اس دریتیم کو داغ یتیمی دیا۔ آپ کی تاریخ ولادت ۸ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ ہے۔ اسی اعتبار سے آپکے والد ماجد نے آپ کا تاریخی نام اختر حسن تجویز فرمایا تھا۔ آپ کی ابتدائی تربیت تمام آپ کی والدہ ماجدہ کے زیر سایہ ہوئی جو میر افتخار علی صاحب رئیس میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ (برادر عینی حضرت آیۃ اللہ مرحوم) کی صاحبزادی اور نہایت دانشمند اور منتظم خاتون تھیں۔ مرحومہ کو آپ کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رہتا تھا اور انھوں نے اس کے لئے بڑی زحمات اور تکالیف برداشت کیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ آپ کی ذکاوت کا یہ عالم تھا کہ سات سال کی عمر میں آپکے خالہ زاد بھائی اور سونی پت کے مشہور حافظ سید نظیر حسین صاحب نے آپ کو تمام قرآن شریف ختم کرادیا تھا۔ اردو اور فارسی اور حساب کی تعلیم منشی سید محمد قاسم صاحب مصنف الشہید دحیات المسلمین سے حاصل کی اور اسی دوران میں پانچویں درجہ تک سرکاری مدرسہ میں پڑھا۔ لیکن آپ کی صرف ۹ سال کی عمر تھی جبکہ آپ کی والدہ نے آپ کو اسکول سے اٹھالیا اور مشہور اہل حدیث عالم مولوی عبد اللطیف صاحب کے سپرد کردیا اور کچھ عرصہ بعد آپ مولوی محمد ہادی صاحب جارچوی کے پاس موضع فریدپور ضلع کرنال میں تعلیم کی غرض سے بھیجدئے گئے۔ وہاں جناب ممدوح سے کئی سال تک عربی کی تعلیم درجہ مولوی عالم تک حاصل کی۔

اسی عرصہ میں آپ ایک سال تک شمس العلماء مولوی عبد الرحمن صاحب پروفیسر مشن کالج دہلی سے بھی تعلیم پاتے رہے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مولوی محمد ہادی صاحب جارچوی اپنے وطن جاکر علیل ہوگئے تھے اس دوران میں آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے تعلیمی نقصان کو ملحوظ نظر رکھ کر آپ کو ایک سال کے لئے شمس العلماء موصوف کے پاس بھیجدیا۔

جناب مولانا کی ذکاوت اور محنت کی وجہ سے ان کے تمام اساتذہ ہمیشہ مداح رہے۔ عربی کے ساتھ ساتھ فارسی کی تکمیل بھی ہوتی رہی آپ کی چودہ سال کی عمر تھی کہ آپ مولوی عالم کے امتحان سے فارغ ہوکر اورینٹل کالج لاہور میں مولوی فاضل کے درجہ میں داخل ہوئے اور وہاں ۱½ سال شمس العلماء مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی اور مولانا مومن علی صاحب سے علوم عربیہ کی تکمیل کی۔ لیکن امتحان سے قبل آپ سوء اتفاق سے میعادی بخار میں مبتلا ہوکر وطن چلے آئے اور ایک عرصہ تک صاحب فراش رہے۔ اس کے بعد ریاست رامپور کے مدرسہ عالیہ میں داخل ہوکر مولوی فاضل اور درس نظامی کی تکمیل کی اور علوم مشرقیہ کی تکمیل کے بعد وطن میں چھ ماہ تک سرکاری ہائی اسکول میں عربک ٹیچر رہے۔ عربک ٹیچری کے زمانہ میں سرکار نجم العلماء مدظلہٗ اور مولانا سید محمد صاحب قبلہ دہلوی کی تحریک پر آپ کو مدرسۃ الواعظین کا شوق پیدا ہوا اور آپ ملازمت ترک کرکے لکھنؤ تشریف لے گئے وہاں پرائیویٹ طور پر سرکار نجم العلماء مدظلہٗ سے فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی اور اپنی خداداد ذہانت کی وجہ سے مدرسۃ الواعظین کا سہ سالہ نصاب نہایت کامیابی سے صرف دو سال میں ختم کرلیا۔ اور مدرسۃ الواعظین کے ہر امتحان میں اکثر اوّل نمبر کامیاب ہوتے رہے اور اس کے بعد الواعظ کی ادارت آپ کے سپرد کردی گئی اور آپ نے صیغہ دار التالیف بھی اسی زمانہ میں قائم کیا۔

قومی خدمات مولانائے ممدوح کی قومی خدمات کسی تبصرہ کی محتاج نہیں پندرہ سال سے آپ جس خلوص کے ساتھ تبلیغ و ہدایت کے فرائض کو انجام دے رہے ہیں وہ کسی سے مخفی و پوشیدہ نہیں ہیں اس کے علاوہ بھی آپ ایک روشن خیال عالم ہونے کی وجہ سے ہمیشہ قومی و ملی خدمات

انجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ عام قومی معاملات بھی بہت کم ایسے ہوں
ہونگے جس میں جناب مولانا کی ذات مستجمع صفات شریک نہ ہو۔ قومی اداروں
کی امداد و اعانت میں کبھی آپ کی طرف سے پہلوتہی نہیں کی گئی۔ آل انڈیا
شیعہ کانفرنس کے آپ عرصہ دراز سے اعزازی ممبر ہیں اور اس کی خدمات
کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ مدرستہ الواعظین سے آپ کا روحانی تعلق ہے
اور ہمیشہ اس کے سود و بہبود کی جناب ممدوح کو فکر رہتی ہے غرض خداوند
عالم نے آپکے پہلو میں وہ درد آشنا دل مرحمت فرمایا ہے جو ہر قومی مصیبت
کا حال سن کر بے چین ہو جاتا ہے۔ کراری کا حادثہ ہو یا سیالکوٹ کا معاملہ
اور اس کے قبل کے دیگر قومی مصائب میں جس درد اور انہاک کے ساتھ
جناب مولانا نے امداد فرمائی ہے وہ صفحہ ہستی پر ہمیشہ یادگار رہیگی۔

ان تمام مذہبی و قومی خدمات اور تبلیغ و ہدایات کے ساتھ سلسلہ
تصانیف و تالیف بھی جاری رہتا ہے۔

آپ مئی ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے رکن
ہوئے۔ اور میرے پنجاب کے دورہ میں آپ نے بڑی امداد
فرمائی ہے۔ اور سونی پت کے متقدر حضرات کی خدمت میں
مجھ کو اپنے ہمراہ لے گئے۔

عالیجناب ہدایت حسین صاحب زیدی
نہٹور ضلع بجنور

حالات زندگی آپ ۱۱ مارچ ۱۹۰۹ء کو نہٹور ضلع بجنور میں پیدا
ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قصبہ میں ہی حاصل کی۔ بعد ازاں اپنے نانا مسٹر
شبیہ الحسن صاحب مرحوم کی زیر تربیت امروہہ اور لکھنؤ میں مختلف
مقامات پر انٹرنس تک تعلیم حاصل کی مگر امتحان میں ناکامیابی کی وجہ سے
بجلی کا کام سیکھا اور اس کے بعد ٹکنیکل اسکول لکھنؤ میں داخل ہوئے یہاں
چار سال تعلیم پائی۔ اور مختلف کمپنیوں اور فیکٹریوں میں ملازمت کی
اب آپ تین سال سے سیتاپور الیکٹرک سپلائی کمپنی میں بحیثیت شفٹ انجینیر
ملازم ہیں۔ بڑے محنتی اور خوش اخلاق ہیں۔

قومی خدمات آپ ۱۹۲۶ء میں بحیثیت رضاکار دستہ حسین آباد
میں شریک تھے۔ سیتاپور میں آپ نے انجمن ذوالفقار حیدری میں عملی
خدمات انجام دیں۔ ماسٹر سید ریاست حسین صاحب جعفری کی تحریک
پر آپ نے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی ۱۹۳۶ء سے ممبری
قبول فرمائی ہے۔

عالیجناب سید محمد صالح صاحب پوسٹل کلرک کوٹہ اسٹیٹ

حالات زندگی آپ کا وطن مالوف دار المومنین قصبہ بھرسیر
ریاست بھرتپور ہے آپ ۲۵ ستمبر ۱۹۱۵ء کو بھرسیر میں پیدا ہوئے۔ آپکے
مورث اعلیٰ سید عبداللہ قلندر مرحوم مع اپنے برادر سید عبداللہ سکندر
مرحوم کے ایران سے وارد ہند ہوئے اور ان کی قیادت میں بیانہ دارالسلطنت
راجگان راجپوتانہ فتح ہوا اور حسب منشا شاہ وقت اسی جگہ آباد ہوئے
ان کی اولاد میں بڑے بڑے سربرآوردہ حضرات پیدا ہوئے جنھوں نے
بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی اور مناصب جلیلہ پر فائز ہوتے۔
ابتدائی تعلیم عربی و فارسی پرائیویٹ طور پر حاصل کی۔ اس کے بعد
صدر ہائی اسکول بھرت پور میں داخل ہو کر ۱۹۳۲ء میٹرک سکنڈ ڈویژن
میں پاس کیا۔ اب آپ ریاست کوٹہ میں پوسٹل کلرک ہیں۔ آپ جولائی ۱۹۳۶ء
سے انجمن کے ممبر ہیں اور انجمن سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور ممبر
فراہم کرتے رہتے ہیں۔

عالیجناب آقائے ثقۃ الاسلام مجتہد مرحوم

(بمبئی)

حالات زندگی حضرت ثقۃ الاسلام کا کیشیا (علاقہ کوہ قاف) کے شہر باکو سے نسبت رکھتے ہیں۔ آپ ۲۳ راگست ۱۸۷۷ء کو بمقام بلبلہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد باکو کے رؤسا میں سے تھے مگر سرکار ثقۃ الاسلام عنفوان شباب ہی سے اس صولت و ثروت کو ترک کر کے تحصیل علم کے لئے طہران تشریف لائے اور فقہ و کلام حکمت و فلسفہ اور ریاضیات کی تکمیل کی۔ یہاں آپ شاہ ایران اور دیگر رؤسا ایران میں معزز و موقر رہے۔ اس کے بعد آپ اجتہاد کے لئے نجف اشرف تشریف لے گئے اور چودہ سال تک آیۃ اللہ آقا سید محمد کاظم صاحب طباطبائی علیہ الرحمہ اور حضرت آیۃ اللہ آخوند ملا محمد کاظم صاحب خراسانی علیہ الرحمہ سے درس حاصل کیا اور رتبۂ اجتہاد پر فائز ہوئے اور پندرہ مجتہدین نے اجازۂ اجتہاد عطا فرمایا۔

قومی وملکی خدمات ایتام سادات کے لئے آپنے مدارس کا اجرا کیا اور صنعتی اسکول کھولے اور ان سب کا خرچ اپنی جیب خاص سے عنایت فرمایا اور بمبئی میں ایک اسکول لڑکوں کے لئے اور ایک اسکول لڑکیوں کے لئے قائم کیا۔ مدرسۂ نسواں کے خرچ کے لئے ۲۲ سال سے اپنی جیب سے عطا فرماتے رہے ہیں۔ تیس سال قبل نسوجات اسلامیہ کو عراق میں رائج کیا اور ایران کے کپڑے کا لباس تیار کر کے مجتہدین عراق کو مفت تقسیم کیا تاکہ یورپ کے کپڑے کا بائیکاٹ کریں۔ آپ پارلیمنٹ کے موئدین سے ہیں۔ اور ایران میں پارلیمنٹ کے قیام کے لئے کافی روپیہ خرچ کیا اور وجوب پر فتویٰ دیا۔ اور سلطنت روس کے نزدیک سیاسی مجرم قرار پائے چونکہ وہ آزادی ایران کے مخالف تھی۔ مگر سلطنت ایران نے ان خدمات جلیلہ کو دیکھتے ہوئے چند فرمان اور درجہ اوّل کے تمغے اور دولت ترکی نے تمغہ طلائی اور فرمان شاہی بغیر حضرت ثقۃ الاسلام کی استدعا کے عنایت فرمایا۔ اور ثقۃ الاسلام ذوالریاستین شمس الحق کے خطابات اور القاب سے سرفراز ہوئے۔

جنگ عظیم سے قبل اپنے والد ماجد کے ہمراہ باکو واپس ہونا چاہتے تھے کہ جنگ شروع ہوگئی لہذا بمبئی تشریف لے آئے۔ چونکہ حضرت ثقۃ الاسلام کی شخصیت ممالک اسلامی عراق۔ ایران۔ ترکستان۔ شام وغیرہ میں شہرت تامہ رکھتی تھی، اور ان ممالک کا سفر بھی آپ نے کیا تھا اور ان ممالک کی سیاست میں بھی دخل رکھتے تھے اور اتحاد اسلام کے موئدین سے تھے اس لئے حکومت ہند نے آغاز جنگ میں آپکے داخلہ کو مشکوک نظر سے دیکھا اور محترمانہ نظر بند کر دیا تاکہ ختم جنگ تک ہندوستان سے باہر تشریف نہ لیجائیں اور ختم جنگ پر حکومت ہند نے آزادی دیدی پھر انجمن خدام عتبات عالیات کی صدارت کے لئے (نجف اشرف پر گولہ باری کے زمانہ میں) لکھنؤ تشریف لائے۔ یہاں سے بمبئی گئے تو وہاں معلوم ہوا کہ آذربائجان کی حکومت جمہوری سے اور بالشویک سے جنگ شروع ہوگئی۔

چند سال بمبئی ہی میں رہے یہاں معلوم ہوا کہ آذربائجان بالشویکوں کے قبضہ میں آگیا اور آپ کی خاندانی جائداد پر بالشویکوں نے قبضہ کرلیا اور والد ماجد کا انتقال ہوگیا اور بھائی بالشویکوں کے ہاتھوں سے قتل کئے گئے۔

چونکہ بالشویک سرمایہ کے ایسے دشمن تھے جیسے مذہب کے لہذا حضرت ثقۃ الاسلام بمبئی ہی میں سکونت پذیر رہے اور اپنے ملک کو واپس تشریف نہ لے گئے۔ مرحوم کو شیعہ کانفرنس سے خاص ہمدردی تھی۔

افسوس جبکہ "جوبلی نمبر" کی کتابت ہی ہو رہی تھی آقائے ثقۃ الاسلام نے جنوری ۱۹۳۷ء میں حرکت قلب بند ہو جانے سے ریاست رامپور میں انتقال فرمایا۔ نواب صاحب رامپور نے آپکے جنازہ کو کاندھا دیا اور اہل سنت و شیعہ حضرات نے نماز میت ادا کی۔

عالیجناب مولانا مولوی سیّد علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر

(لکھنؤ)

حالات زندگی آپ مولانا سید ابو الحسن صاحب عرف منن صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے خلف اکبر ہیں ۱۳۲۳ھ میں متولد ہوئے اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ کبار سے تحصیل علم کیا۔ ہندوستان میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد ۱۳۴۵ھ میں تکمیل تعلیم کی غرض سے عراق تشریف لے گئے اور پانچ سال تک بڑی جانکاہی اور جانفشانی کے ساتھ تعلیم کو اتمام تک پہونچایا۔ اور اجتہاد کی سند لے کر ۱۳۵۱ھ میں لکھنؤ واپس تشریف لائے۔ عراق کے قیام کے زمانہ میں آپ کے علمی مضامین اخبارات میں اکثر چھپتے رہے۔ ہندوستان آنے کے بعد آپ لکھنؤ یونیورسٹی میں ملازم ہیں۔ آپ کے مواعظ میں جو ماہ مبارک رمضان میں روزانہ اور غیر ایام میں ہر اتوار کو ہوا کرتے ہیں مومنین کا اور خصوصاً انگریزی دانوں کا اچھا خاصہ مجمع ہوتا ہے۔ امامیہ مشن کے آپ سرپرست خصوصی ہیں اصلاح رسوم کے بڑے مؤید اور بیکار نوجوانوں کو تجارت اور صنعت و حرفت میں عملی حصہ لینے کے لئے ترغیب دیا کرتے ہیں ابھی آپ کا عنفوان شباب ہے آپ سے قوم کی دینی اور دنیاوی فلاحیں بہت کچھ وابستہ ہیں۔ ۳ دسمبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد غلام علی صاحب احسن وکیل شاہ گنج

(آگرہ)

حالات زندگی اصل وطن سید پورہ ریاست بھرت پور ہے لیکن ۶-۷ پشت سے شاہ گنج آگرہ میں آباد ہیں آپکے والد ماجد جناب سید بنیاد علی صاحب مرحوم ریلوے میل سروس میں ملازم تھے۔ پیدائش بمقام شاہ گنج آگرہ ۔ ۱۵ شعبان ۱۳۰۰ھ مطابق ۲۱ جون ۱۸۸۳ء کو ہوئی۔ تاریخی نام غلام علی احسن صاحب ہے۔

تعلیم آگرہ کالجیٹ اسکول میں پائی اور ۱۹۰۳ء میں اسکول فائنل کا امتحان پاس کرنے کے بعد دفتر کمشنری آگرہ میں بطور کلرک ملازمت کی ۱۹۱۴ء میں امتحان مختاری پاس کر کے آگرہ میں وکالت شروع کی۔ ابتدائے عمر سے آگرہ ہی میں قیام رہا۔ جب آگرہ میں شیعہ کانفرنس کا اجلاس ہوا تھا تو آپ سبجیکٹ کمیٹی کے سکریٹری منتخب ہوئے تھے شیعہ کالج کے ٹرسٹی ۱۲ برس تک رہے اور آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کے بھی چند سال ممبر رہے ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۵ء تک آگرہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر ہوئے اور بورڈ میں سینیر وائس چیرمین منتخب ہوئے۔

۱۹۳۲ء میں زیارت عتبات عالیات عراق و ایران سے مشرف ہوئے اور واپسی پر کتاب "رہبر زائران" لکھی جو عام طور پر مقبول ہوئی اور اخبارات میں ریویو کرتے ہوئے تحریر کیا کہ ایسی گائڈ آج تک نہیں لکھی گئی۔ میں نے آپ کی کتاب سے "باب المعلومات" میں مدد لی ہے۔ انگریزی طالب علموں کی مذہبی تعلیم کے لئے ایک رسالہ معراج الیقین لکھا جس کو حضرات علماء کثیر ہم اللہ نے بہت پسند فرمایا ہے اور اپنے زرّیں ریویو سے مزیّن کیا۔ آپ جون ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔

عالیجناب عمدۃ الفقہاء مولوی سید سجاد حسین صاحب قبلہ جونپوری

(ناپنارہ)

حالاتِ زندگی آپ ۱۷ شعبان المعظم ۱۲۹۶ھ میں اپنے آبائی وطن شہر جونپور محلہ ملاٹولہ میں پیدا ہوئے ۱۳۱۰ھ سے ۱۳۲۲ھ تک تحصیل علم کی تکمیل میں مصروف رہے ۱۳۲۱ھ میں کربلائے معلیٰ کے مجتہد اعظم جناب آقا سید اسمٰعیل صاحب صدر علیہ الرحمہ نے آپ کو اجازہ اور عمدۃ العلماء کا خطاب مرحمت فرمایا۔ مدرسہ عالیہ اسلامیہ لکھنؤ میں عرصہ تک تعلیم حاصل کی۔ اُردو کے آپ ایک باکمال ادیب و استاد کامل ہیں تخلص طور ہے۔

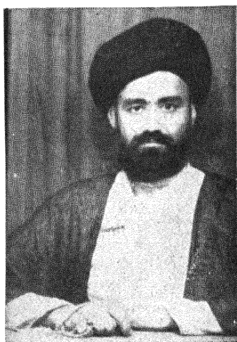
قومی خدمات قومی کاموں میں بھی آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ تمام قومی ادارات میں آپ کم و بیش حصہ لیتے ہیں۔ شیعہ کانفرنس کے ابتدائی ناخداؤں میں سے ہیں۔ شیعہ کالج کی تحریک میں خاص طور پر آپ نے امداد فرمائی اور چھتیس ہزار روپیہ مومنین ناپنارہ سے وصول کرکے شیعہ کالج کو عطا فرمایا۔ آپ کی تصانیف و تالیفات میں کتاب شارق المشارق عربی و روضۃ الرضا و صراط مستقیم وعظ سجادیہ وغیرہ خاص طور پر طور پر قابل ذکر ہیں۔ ناپنارہ میں امام جمعہ و جماعت ہیں، ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب الحاج خانصاحب خواجہ لطیف حسن صاحب آئی۔ ای۔ ایس پنشنر

(پانی پت)

حالاتِ زندگی آپ بمقام فراش خانہ دہلی ۱۸۶۷ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد حکیم خواجہ حیدر حسن صاحب مرحوم اپنے زمانہ کے حاذق طبیب تھے۔ فارسی کی تحصیل اپنے نانا مولوی سید باقر حسین صاحب مرحوم سے حاصل کی۔ انگریزی ماسٹر چندولال سے پڑھی۔ گورنمنٹ اسکول لاہور سے انٹرنس پاس کرکے سینٹ سٹیفنس کالج دہلی میں داخل ہوئے اور انجینئرنگ کالج رڑکی کے امتحان مقابلہ میں شریک ہوگئے اور کامیاب ہوئے۔ ۱۸۹۰ء میں آپ کارہائے واٹر ورکس دہلی کی تعمیر پر متعین ہوئے چندراول کے کنوئیں اور پہاڑی پر پانی کا خزانہ تعمیر کرایا۔ بعد تکمیل آب رسانی کارہائے ڈرینج دہلی کی تعمیر بھی آپ ہی کے ذریعہ عمل میں آئی۔ ازاں بعد لائل پور کا واٹر ورکس تعمیر کرایا جس کے بعد آپ کا تبادلہ ادھیانہ واٹر ورکس پر ہوگیا ۱۹۱۰ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کی تعمیر کے سلسلہ میں حصول جائداد کے لئے تشخیص معاوضہ کا کام تفویض ہوا اس موقع پر ایک مسجد کو جو میڈیکل کالج کی حدود میں آگئی تھی اپنے اثرات کو کام میں لاکر شہید ہونے سے بچایا۔ اس کے بعد ہی دربار تاجپوشی جارج پنجم کی تقریب میں کیمپ شاہی کی تیاری کا انتظام آپ کی سپرد ہوا حسن خدمت کے صلہ میں گورنمنٹ نے تمغۂ کورونیشن عطا کیا۔ اسی عرصہ میں بڑے بڑے نقادانِ فن اور صاحب کمال انجنیروں نے آپ کی خدمات کو بہ نظر تحسین دیکھا اور چند روز بعد آپ کی فنی قابلیت محنت اور دیانت کا اعتراف کرتے ہوئے انڈین سروس آف انجنیرس کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ خاں صاحب کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ دو سال ہوئے کہ عہدۂ اگزیکٹو انجنیری سے ریٹائر ہوئے۔ آپ نہایت خلیق پابند مذہب ہیں پنشن کے بعد پانی پت میں جو آپ کا آبائی وطن ہے قیام ہے اور قومی خدمت مصروف رہتے ہیں۔

قومی خدمات اسی زمانہ میں برمن میو ہائی اسکول کی تعمیر آپ کے



عالیجناب مولوی سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد



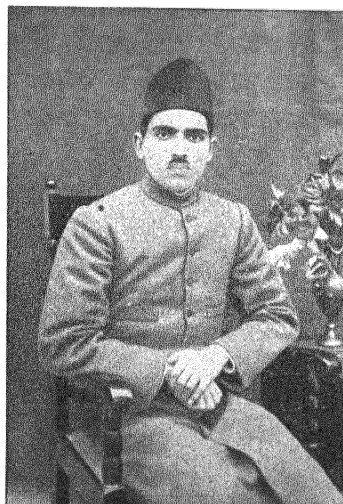
عالیجناب خواجہ لطیف حسن صاحب بالقابہ



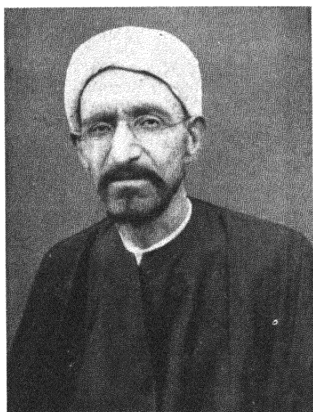
عالیجناب مولوی سید سجاد حسین صاحب قبلہ



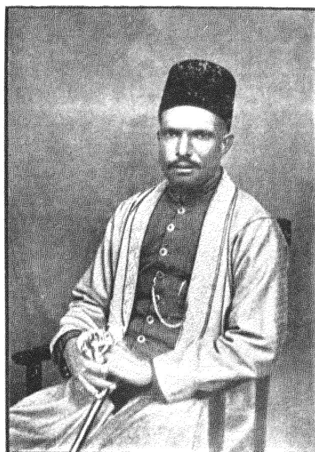
عالیجناب غلام علی صاحب احسن بالقابہ



عالیجناب زوار حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب ثقۃ الاسلام مرحوم



عالیجناب مفتی محمد احمد صاحب بالقابہٗ



عالیجناب ہدایت حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب محمد صالح صاحب بالقابہ

دست مبارک سے ہوئی۔ جس کا اعتراف سر فیروز خاں نون وزیر پنجاب نے سر دربار کیا۔ حال میں جامعہ ملیہ کی عمارت بمقام اوکھلا آپ کی نگرانی میں انجام پائی۔ حالی مسلم ہائی اسکول کی کمیٹی کے ممبر ہیں انکے علاوہ بھی متعدد قومی اداروں کے رکن ہیں۔ تعلیم نسواں کے بہت بڑے حامی ہیں اور چونکہ آپ کا قول اور عمل ایک ہی ہے پانی پت میں لڑکیوں کے دو مدرسے ایک مڈل کے درجہ تک اور دوسرا انڈسٹریل اعلیٰ پیمانہ پر اپنے ذاتی صرف سے جاری کئے ہیں۔ جشن صد سالہ یادگار حالی مرحوم کے موقع پر اہل پانی پت کے ایڈرس کے جواب میں نواب سر حمید اللہ خاں والئ بھوپال نے آپ کی قومی خدمات کا پُر جوش الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

پانی پت واٹر ورکس اسکیم کے لئے بھی بہت کوشش کی اور الحمدللہ کہ سعی مشکور ہوئی اور کار تعمیر شروع ہو گیا۔ پانی پت میں گورنمنٹ انڈسٹریل اسکول کا قیام بھی آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ پانی پت کی دو مسجدیں جو بوجہ فرقہ داری تنازعات گورنمنٹ کے قبضہ میں ہیں انکی بحالی کے لئے کوشاں ہیں۔ حج و زیارات سے مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ جون ۱۹۳۶ء انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب میرزا زوار حسین صاحب

(میرٹھ)

حالات زندگی قدیم وطن مراد پورہ ضلع مظفر نگر ہے لیکن اب آپ نے میرٹھ میں سکونت اختیار کر لی ہے آپکے اجداد شہنشاہ ہمایوں کے زمانہ میں ایران سے نقل وطن کر کے ہندوستان چلے آئے تھے اور فوجی خدمات پر مامور تھے۔ آپ کے والد میرزا ہادی حسین صاحب مرحوم ریاست اندور میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز تھے لیکن ۱۹۱۵ء کے قریب ان کے اچانک انتقال ہو جانے کی وجہ سے یہ خاندان جو ایک والدہ، تین صغیر السن بھائیوں اور دو بہنوں پر مشتمل تھا تمام دنیاوی راحت و آسائش اور وسائل امداد سے محروم بے یار و مددگار رہ گیا اور ہوش سنبھالتے ہی اپنی اور اپنے خاندان کی پرورش کے لئے کسب معاش کی فکر کرنی پڑی۔ الغرض زندگی کی ابتدائی منزل ہی میں دنیا کی سخت ترین مصیبتوں سے نبرد آزما ہونا پڑا۔ چونکہ طبیعت میں خودداری بے انتہا تھی کبھی کسی کا احسان برداشت کرنا گوارا نہ کیا جس طرح ممکن ہوا محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالا اور اس دلق پوشی اور فاقہ مستی کے زمانہ میں بھی اپنی تعلیمی جدوجہد کو جاری رکھا۔ آپ آج کل وقف منصبیہ میرٹھ میں مختار عام ہیں اور اسی ملازمت کے دوران میں اُردو فارسی کے امتحانات منشی فاضل وغیرہ پاس کرنے کے بعد ۱۹۳۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا اور یہ تعلیمی سلسلہ غالباً اب بھی جاری ہے۔ زوار حسین صاحب کو اس بات پر فخر ہے کہ انھوں نے اکثر ادبی و اخلاقی سبق خان بہادر سید محمد حسین صاحب شوق جیسی صاحب کمال اور با اخلاق ہستی سے حاصل کئے ہیں۔

ان کے یہ مختصر سوانح ان لوگوں میں جو دنیاوی وسیلوں سے بے نیاز ہو کر مذہبی اور اخلاقی حالت کو درست رکھتے ہوئے خدائی امداد کے بھروسہ پر اپنے پیروں کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہیں ایک اچھی مثال ہے۔ انجمن کے اپریل ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید عاشق حسین صاحب جعفری رئیس

(سونی پت)

حالات زندگی اپریل ۱۸۸۱ء میں بمقام سونی پت پیدا ہوئے ہوش سنبھالنے کے بعد اپنے والد ماجد مولوی سید مظہر علی صاحب مرحوم اعلی اللہ مقامہ کے زیر اثر تعلیم پائی۔ اور سونی پت مدرسہ سے جس کے بانی جناب مغفور تھے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اینگلو عربک ہائی اسکول دہلی سے انٹرنس پاس کیا بعدہٗ اسلامیہ کالج لاہور سے ایف - اے پاس کیا۔

۱۹۰۱ء میں پنجاب گورنمنٹ سیکرٹریٹ میں ملازم ہوئے اور ۱۹۱۲ء تک لاہور قیام رہا۔ وہاں پر بڑی ہر دل عزیزی حاصل کرلی

قومی خدمات دوران ملازمت میں پچیس سال تک شملہ جاتے رہے شملہ کے قیام کے زمانہ میں تمام مومنین شملہ نے جمع ہوکر ایک انجمن کی بنیاد ڈالی جو انجمن حیدریہ کے نام سے موسوم ہے اور آپ کو تین سال سے زیادہ صدر رہنے کا اور مومنین کی خدمت کرنے کا شرف حاصل رہا ہے اور دوران ملازمت میں جو مومنین و احباب تمام ہندوستان سے شملہ تشریف لاتے تھے ان کی خدمات جس طرح مناسب طریق سے ہوسکا کرتے رہے۔ اور جس کی وجہ سے حلقۂ احباب بہت وسیع ہوگیا۔ اور ہندوستان کے ہر گوشہ میں خداوند عالم اور ائمہ معصومین علیہ السلام کے تصدق سے کوئی کوئی دوست ضرور ملتا ہے ۱۹۳۰ء میں ملازمت کے ۳۰ سال ختم کرنے کے بعد خرابی صحت کی وجہ سے پنشن لیکر سونی پت آگئے اب اس جگہ سرکاری خدمات آنریری طور پر انجام دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آتے ہی اس قصبہ میں جس وقت کانگریس کا زور تھا ایک امن سبھا قائم ہوئی جس کے پریزیڈنٹ آپ منتخب ہوئے تین سال آنریری پنچایت آفیسر رہنے کے بعد مستعفی ہوگئے۔ اور اب آنریری اوفیسر ہیں، اسیسر بھی ہیں اور وقتاً فوقتاً جو سرکاری خدمات سپرد کیجاتی ہیں انجام دیتے رہتے ہیں اور اب گھر میں جو شملہ کی پہاڑی کی مانند بلند ہے خدا کی یاد میں مصروف ہیں آپ کا شمار شہر کے مسلمان رؤسا میں ہوتا ہے۔

آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ابتدائی دور میں ممبر رہ چکے ہیں لیکن چند سال سے رکنیت نہیں رہی تھی اب میرے پنجاب کے دورہ میں آپ نے جون ۱۹۳۶ء سے ممبری کی تجدید فرمائی ہے۔ بڑے خلیق ملنسار اور متواضع ہیں۔

عالیجناب میرزا مصطفٰے علی صاحب ہمدانی ایڈیٹر سفینہ

(لاہور)

حالات زندگی آباؤ اجداد ایران کے شہر ہمدان سے ہندوستان میں آئے تھے۔ لاہور میں نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ آپکی جائے پیدائش لاہور ہے اور سن پیدائش اپریل ۱۹۰۹ء ہے لاہور ہی میں تعلیم حاصل کی، انگریزی میں ایف - اے تک اور فارسی میں "منشی فاضل" ہیں موجودہ تعلیم کو ناقص سمجھ کر ضیاع مال و وقت کے بجائے سلسلہ تعلیم منقطع کرکے لاہور کے مختلف اسلامی روزناموں میں کام کیا اور کئی سال تک ملک کے مختلف اخبارات و رسائل میں ادبی و مذہبی مضامین نظم و نثر لکھے۔ پنجاب کے نوجوان شعراء میں پہلے فرد ہیں جس کے کلام پر ابھی تک تنقید نہیں ہوئی۔ شاعری میں ابتداءً پروفیسر سید اولاد حسین صاحب شاداں بلگرامی سے شرف تلمذ حاصل رہا۔ پنجاب میں سب سے پہلی انجمن اصغریہ جس نے

سیاسیات میں بھی حصہ لیا) کے جنرل سکریٹری ہیں اور بزم غالب ادبی انجمن کے سکریٹری ہیں۔ پنجاب میں ذوالجناح سیالکوٹ کا جو دلخراش واقعہ ہوا تھا اس کی تحقیقاتی کمیٹی کے رکن تھے۔ اس کے بعد لاہور میں اسی واقعہ سے متاثر ہو کر سیالکوٹ کمیٹی بنائی اور ایک ایسی تحریک جاری ہوئی جس نے ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے صدائے احتجاج بلند کرا دی یہ زمانہ سر سکندر حیات کی گورنری کا تھا۔ اور ہندوستان میں شیعوں نے اپنی زندگی کا پہلا بار ڈالا۔ حکومت کو آخرکار واقعہ سیالکوٹ کے ذمہ دار حکام کو سیالکوٹ سے تبدیل کرنا پڑا۔ اور ذوالجناح سے بندشیں ہٹا دی گئیں۔ سیالکوٹ ڈسٹرکٹ مسلم کانفرنس لاہور کی مجلس کے رکن ہیں۔ دسمبر ۱۹۳۵ء میں اخبار سفینہ جاری کیا۔ رسالہ حسین مظلوم ضبط کرایا گیا جو شیعہ حضرات کے خلاف کے خلاف شائع ہوا تھا۔

سفینہ ہی کے احتجاج پر شالامار باغ کا میلہ جو محرم میں ہونا قرار پایا تھا ملتوی ہوا آپکے والد ماجد مولوی میرزا اصفدر علی ہمدانی ریٹائرڈ ڈائیڈیٹر بفضلہ زندہ ہیں آپکے بڑے بھائی حکیم میرزا افتخار علی صاحب ہمدانی حکیم حاذق مالک المسیح یونانی دواخانہ ہیں۔

موصوف بھی انجمن اصغریہ کے سکریٹری رہ چکے ہیں۔ والد محترم امامیہ مشن لکھنؤ کے رفیق کار رہے اور بلا معاوضہ مشن کی خدمات سرانجام دیتے ہیں آپ بڑے خلیق اور ملنسار ہیں۔ طبیعت میں تصنع وغیرہ بالکل نہیں ہے۔ پنجاب کے دورہ میں جب میں لاہور پہنچا تو آپ بڑے اخلاق سے پیش آئے جس کا اثر میرے قلب سے محو نہیں ہو سکتا۔ ماہ جون ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں قصور کے معاملہ میں آپ نے بڑے زبردست قلمی مقالے لکھے۔

عالیجناب خان صاحب میجر محمد سرور خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل

(ملتان)

حالات زندگی آپ ۱۸۸۳ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے تعلیم آپکے جد امجد رسالدار میجر سردار بہادر محمد کاظم خاں آئی۔ او۔ ایم کی زیر تربیت بمقام دہلی ہوئی۔ آپ انٹرنس پاس کرکے ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور کے اے۔ ڈی۔ سی مقرر ہوئے ۱۹۰۶ء میں ملازمت ترک کرکے کوئین وکٹوریاز اون گائڈز کیولری میں ڈائرکٹ کمیشن لیکر فوج میں داخل ہوئے۔ جنگ عظیم میں عراق تشریف لے گئے اور موجودہ کمانڈر ان چیف بہادر کی ماتحتی میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ۱۹۱۹ء میں پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ عراق میں کربلائے معلیٰ کے سب سے اوّل ہندوستانی پولیٹکل افسر مقرر ہوئے۔ پھر کاظمین کے حاکم مقرر ہوئے۔

اس زمانہ میں سلطان احمد شاہ قاچار زیارات سے مشرف ہونے کے لئے کاظمین تشریف لائے۔ آپنے سپاسنامہ پیش کیا اور شاہ نے "شیر و خورشید" کا تمغہ درجہ دویم عطا فرمایا گورنمنٹ نے خاں صاحب کا خطاب عطا فرمایا۔ ۱۹۲۱ء میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بغداد غربی مقرر ہوئے ۱۹۲۳ء میں سلسلۂ سول عربی و ہندوستانی ہندوستان واپس ہوئے۔ پھر پنجاب میں۔ ای۔ اے سی مقرر ہوئے اور کمانڈر ان چیف کی سفارش پر بادشاہ آنجہانی نے میجری منظور فرمائی۔ فی الحال آپ جیل ڈیپارٹمنٹ میں بعہدۂ سپرنٹنڈنٹ ملتان میں متعین ہیں۔ آپ ماہ جون ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔ بڑے ہمدرد قوم ہیں۔

اگر آپ اس کے ممبر نہ ہوں تو آج ہی ہو جائیے
انجمن کے حسابات کی ہر سال رپورٹ طبع ہوتی ہے

عالیجناب ابوالخلیل مولوی سید احسن حسین صاحب رضوی

(بھیک پور)

حالات زندگی یکم محرم الحرام ۱۳۰۶ھ میں اپنے وطن علی نگر بھیک پور ضلع سارن (بہار) میں پیدا ہوئے - تاریخی نام غلام زین العابدین ہے آپکے والد ماجد مولوی سید محمد ابراہیم صاحب رضوی مرحوم و مغفور رہو گلی کالج میں قانون پڑھ رہے تھے ابھی امتحان نہ دیا تھا کہ دفعتہً علیل ہوئے اور ۱۹ر صفر المظفر ۱۳۰۹ھ کو مظفر پور میں انتقال فرمایا - وطن میں آپ کی خاص زینداری ہے - کچھ دنوں وطن ہی میں تعلیم ہوتی رہی - مولوی سید نثار علی صاحب فارسی لٹریچر کے ماہر سے اُردو و فارسی پڑھ کر مدرسہ ایمانیہ مظفر پور میں داخل ہو گئے - جس کے مدرس اوّل آپکے خالو صاحب تواعج الاخوان و مواعظ المتقین فخر الحاج و المعتمرین مولانا السید محمد مہدی صاحب قبلہ علا بھیک پوری اعلی اللہ مقامہ تھے - موصوف ہی کی زیر نگرانی عربی کی تعلیم شروع ہو گئی -

مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ میں بھی داخل ہو کر فخر المدرسین جناب مولانا حافظ سید فرمان علی صاحب قبلہ مختار الافاضل سے درسی کتابیں پڑھیں ۱۳۲۲ھ میں لکھنؤ تشریف لے گئے سلطان المدارس میں نام لکھوایا ۱۳۲۸ھ تک وہاں تعلیم جاری رہی - اور خارج طور پر معالم الاصول و سلّم جناب فضیلت مآب مولانا سید ظہور حسن صاحب قبلہ مجتہد سے اور شرائع الاسلام و شرح لمعہ نہج البلاغہ ناصر الملت شمس العلماء آقا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد سے اور ادبیات کے ساتھ چند درسی کتابیں جناب مفتی سید محمد علی صاحب قبلہ مجتہد سے پڑھیں - اور اپنے نسبتی بھائی فخر بہار سرکار حجت الاسلام مولانا سید عابد حسین صاحب قبلہ منطقی پروفیسر سلطان المدارس بھیک پوری سے بھی چند کتابیں پڑھیں - ۱۳۳۲ھ میں آپ کو لکھنؤ سے فراغت ہو گئی اور پیش نمازی کا اجازہ مل گیا -

لکھنؤ سے ایک مشہور اخبار آل انڈیا شیعہ گزٹ نکل رہا تھا آپ اُس کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے - لکھنؤ ہی کے قیام کے زمانہ میں بغرض زیارت عتبات عالیات تشریف لے گئے تھے - سفرنامہ چھپ چکا ہے - کچھ دنوں مولانا حکیم سیّد مقبول احمد صاحب دہلوی کے ہمراہ ریاست رامپور میں رہے اور مدرسۂ عالیہ میں مولوی فاضل کے درجہ میں آپ داخل کر لئے گئے - ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مولانا مقبول احمد صاحب کے ہمراہ فن ذاکری کی مشق کرتے رہے - بسا اوقات مولانا اپنی پیش خوانی بھی کراتے رہے پانچ پانچ چھ چھ ہزار کے مجمع میں مجلسیں پڑھوائیں تقریر کے ساتھ تحریری مشق بھی جاری رہی، ہندوستان کے چوٹی کے اخبارات و رسائل میں آپ کے مضامین چھپتے رہے - یہ ایک فطرتی خداداد شوق تھا - اس میں بڑی عزت اور شہرت پیدا کی - ۱۳۳۶ھ میں آپ کی دار السلطنت دہلی سے طلبی ہوئی اور عرصہ تک وہاں کے مشہور اخبار اثنا عشری کو ایڈٹ کرتے رہے سادات وظیفہ فنڈ کی پوری خدمت (تحریری) آپ نے انجام دی، آپنے عزاداری کی حمایت میں صدہا مضامین اخبارات میں چھپوائے خصوصاً اثنا عشری - دہلی گزٹ وغیرہ میں اور ملک کے گوشہ گوشہ میں اس کی بابت تقریریں بھی فرمائیں اور بہت سے رسالے تبلیغی رنگ میں لکھ ڈالے ۱۳۴۲ھ میں آپ کو اہل وطن نے مجبور کیا - جامع مسجد بھیک پور کی امامت اور مدرسہ رضویہ کی نگرانی اور وقف حاجی سیّد دلدار حسین صاحب (جو آپکے حقیقی ماموں تھے) مرحوم و مغفور کی سرپرستی اور ائمہ معصومین علیہ السلام کی ولادت و وفات کی محفلوں و مجلسوں کی ذاکری آپ کے سپرد ہوئی جو بحمداللہ بڑے حسن و خوبی سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں - تبلیغی کام وطن اور وطن سے باہر دوروں میں جاری ہے پرائیویٹ طریقہ سے انگریزی کا بھی سلسلہ قائم ہے -

آپ کا اخلاق بہت وسیع ہے حد درجہ منکسر المزاج واقع ہوئے ہیں اسی سبب سے بفضلہ ہر طبقہ میں ہر دلعزیز ہیں برادران ہنود شوقیہ آپ سے لیکچر دلواتے اور اہل سنّت مولود شریف پڑھواتے ہیں -



عالیجناب مولوی راحت حسین صاحب دام اقبالہ



عالیجناب محمد سرور خان صاحب دام اقبالہ







عالیجناب غلام مصطفیٰ صاحب سیاہ پوش



عالیجناب مولوی محمد بشیر صاحب قبلہ



عالیجناب سید باقر حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب تقی حسن صاحب بالقابہ

مولانا خاور نجیب آبادی نے اثنا عشری میں لکھا تھا۔

تسکین قلب ہوتی ہے لیتے ہی ان کا نام | قدرت نے کیا بنایا ہے پتلا سنوار کے
نازک بدن لطیف خیالات خندہ رو | راحت حسین پھول ہیں گویا بہار کے

آپ مئی ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہوئے اور اس سے قبل جب آپ اثنا عشری کے ایڈیٹر تھے تو بہت سے مضامین انجمن کی حمایت میں شائع فرماتے۔

عالیجناب سیّد تقی حسن صاحب نائب تحصیلدار جاگیر جناب نواب شوکت جنگ بہادر حیدرآباد دکن

(نوگانواں)

حالات زندگی آپ فروری ۱۹۰۱ء کو بمقام نوگانواں پیدا ہوئے اردو مڈل تک آپ نے تعلیم پائی ۱۹۳۰ء سے جناب نواب شوکت جنگ بہادر حیدرآباد دکن کی جاگیر میں نائب تحصیلدار ہیں۔ قومی اخبارات کے مطالعہ کے شائق ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات کے اپریل ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب حکیم سیّد غلام مصطفیٰ شاہ صاحب سیاہ پوش

(درگاہیوالہ ضلع گوجرانوالہ)

حالات زندگی آپ سادات جعفری شیرازی سے ہیں آپکے بزرگ شیر علی شاہ صاحب ترکمان ہمایوں کے ساتھ دہلی تشریف لائے تھے۔ آپ مڈل پاس ہیں۔ دس سال تک وٹینری ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت کی پھر ملازمت چھوڑ کر طب سیکھی اور یونانی طب کے علاوہ ایلو پیتھک ہومیوپیتھک سرجری اور رامانی میں بھی مہارت حاصل کی۔

قومی خدمات ۱۹۲۰ء میں آپنے انجمن جعفری شیرازی کی بنیاد ڈالی ۱۹۲۵ء میں ایک مذہبی مدرسہ کھولا جو اقتصادی دشواریوں کی بناء پر بند ہوگیا ۱۹۳۴ء سے آپنے ایک امامیہ لائبریری کا اجراء کیا جس میں چارسو مذہبی کتابیں موجود ہیں جن سے دیہات کے مومنین مستفید ہوتے ہیں۔ آپ درنجف شیعہ۔ سفینہ۔ الواعظ۔ نظارہ۔ اصلاح۔ رہبر وغیرہ کے خریدار ہیں۔ امامیہ مشن۔ شیعہ مشن حسینی مشن کے ممبر ہیں۔ آپ کی تبلیغ سے شیعہ مذہب پھیل رہا ہے آپ کے یہاں سے ۸ محرم کو جلوس ذوالجناح نکلتا ہے جس پر آپ کافی روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ آپ سجادہ نشین اور ذیلدار ہیں۔ اور مئی ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد ناقر حسن صاحب جعفری نائب صدر پنجاب شیعہ کانفرنس

(مالیرکوٹلہ)

حالات زندگی آپ ۵ مئی ۱۹۰۶ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار خان بہادر سیّد محمد رضا حسین صاحب نے ۳۵ سال تک

یو۔پی میں محکمۂ زراعت میں ملازمت کی اور آخر میں سپرنٹنڈنٹ سول وٹنری سے پنشن لی۔ آپ ٹھوس اور خاموش کام کرنے والے ہیں قومی تحریکوں میں حصہ لیتے ہیں۔ آپنے سینیر کیمرج (انگلینڈ) پاس کیا اور تجارتی زندگی کو پسند فرمایا۔ مالیر کوٹلہ میں آپ کا ذاتی بجلی گھر ہے جس کے آپ مینیجنگ ڈائرکٹر ہیں۔ بڑے ہونہار اور محنتی ہیں۔

قومی خدمات آپ پنجاب شیعہ کانفرنس کے روح رواں ہیں پنجاب میں تنظیم کی لہر دوڑا رہے ہیں آپ نے اپنی جیب خاص سے تین ہزار روپیہ کانفرنس کے سالانہ اجلاس پر خرچ کئے آپ شیعہ پولیٹیکل پنجاب کے نائب صدر بھی ہیں آپ نے چودہ سال تک شہید ثالث کے مزار پر سالانہ جلسوں کے موقعوں پر بحیثیت سکریٹری کیمپ کام کیا۔

مجھ کو آپ سے ذاتی تعارف حاصل ہے اشیعہ کانفرنس کے موقع پر لکھنؤ آپسے نیاز حاصل ہوا بڑے معاملہ فہم اور ہمدرد قوم ہیں انجمن کے اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں

عالیجناب مولانا محمد بشیر صاحب مبلغ مدرستہ الواعظین ٹیکسلہ

(شکار پور ضلع بلند شہر)

حالات زندگی آپ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو پیدا ہوئے۔ علوم دینیہ کی ابتدائی تحصیل مولانا سید محمد صاحب قبلہ سے کی۔ مدرسہ ناظمیہ سے ممتاز الافاضل امتیازی شان سے پاس کیا۔ شیعہ عربی کالج سے علم کلام میں آخری درجہ اعلیٰ ڈویژن میں پاس کیا۔ تین سال تک مدرسہ نظامیہ فرنگی محل میں منطق و فلسفہ کی تحصیل کی۔ جامعہ سلطانیہ سے سندالافاضل کا امتحان پاس کیا۔ پھر آپنے مدرستہ الواعظین میں داخلہ کیا اور تعلیم ہی کے زمانہ میں اتحاد الفریقین کے دو حصے تالیف کئے جو امامیہ مشن لکھنؤ کو بطور ہدیہ پیش کئے اور جس کے اثرات کامیابی سے خالی نہیں ہیں۔

قومی خدمات مدرستہ الواعظین کی تعلیم کے بعد ضلع ہزارہ سرحد بھیجے گئے یہاں لفظ شیعہ کا مفہوم نہایت وحشیانہ تھا آپ نے فضا کو درست کیا دو مرتبہ علماء اہلسنت سے مناظرہ ہوا جس میں کثیر تعداد نے مذہب حقہ قبول کیا۔ اب اُس علاقہ میں نماز جمعہ و جماعت بڑی شان کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور ایک امام باڑہ بھی زیر تعمیر ہے۔ جس میں آپنے پچاس روپیہ چندہ عطا فرمایا ہے۔ اور اس کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔

اس کے بعد آپ کو ٹیکسلہ میں دعوت دیگئی۔ یہاں آنے پر دو مرتبہ علماء پنجاب و سرحد سے مناظرہ ہوا۔ پہلے موقع پر مقابل مناظر مولانا محبوب عالم صاحب نے اپنی شکست کی دستخطی تحریر دیدی اور مولانا قاضی عبدالعزیز صاحب اور مولانا امیر اللہ خاں صاحب نے مذہب شیعہ قبول کیا اور نو سو گھر شیعہ ہو گئے۔ صوبۂ پنجاب کے تبلیغی دوروں میں دو سال کے عرصہ میں پانچ ہزار سے زیادہ افراد مذہب حقہ قبول کر چکے ہیں، آپ قومی اداروں کی بھی امداد فرماتے رہتے ہیں۔

ذاکری و مناظرہ میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ ہزاروں مذہبی کتب کے اوراق و سطور حفظ یاد ہیں۔ تقریر اعتقادی نہیں ہوتی بلکہ ایسی ہوتی ہے جسکو عقل تسلیم کر سکے۔ آپ نہایت خوش اخلاق اور منکسر المزاج ہیں۔ آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے سنہ ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔ قصور کے مسئلہ عزاداری میں فائز تھے اور فتح حاصل کی۔

سفارش کنندہ ممبر کا چندہ سفارش کرتے وقت چار ماہ سے زائد کا باقی نہ ہو یعنی اگست کا چندہ بیباق ہو
تعلیمی حالت اور چال چلن کی بابت درسگاہ کے مدرس اعلیٰ کا سرٹیفکٹ آنا ضروری ہے
کسی عالم دین کا سرٹیفکٹ متعلق پابند صوم و صلوٰۃ ہونا ضروری ہے

عالیجناب سید صغیر حسین صاحب کربلائے معلیٰ عراق

(بجنور)

حالات زندگی قصبہ سیمن سادات ضلع بجنور میں جنوری ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام سید غضنفر علی ابن سید بندہ علی ابن سید عظمت علی جد اعلیٰ سید اشرف شاہ زیدی خراسانی' آباد کنندہ قصبہ سادات ہے۔ ابتدائی تعلیم آپ کی فارسی اُردو مڈل تک ہوئی' اپنی قابلیت اُردو مڈل کے مطابق محکمۂ نہر کی ریونیو برانچ ابتدائی ملازمت میں بلاکسی وسیلہ کے داخل ہوئے اور پہلے ہی سال سے اپنے ہمعصرُ امناء میں بلحاظ کام آپ کا نمبر اول آتا رہا۔ اپنے عہدہ کے کام میں سخت معروفیت کے باوجود آپنے انگریزی اور انجینرنگ سیکھنے میں ایسی کوشش کی کہ چندہی سال میں امین کے عہدہ سے ترقی پاکر سب اورسیر مقرر ہوئے۔ قریب چار سال سب اورسیری کا کام کرنے پر عہدۂ ضلعداری پر ترقی ہوگئی۔ اسی عرصہ میں سب ڈویژن افیسری کی قائم مقامی کے چانس ملتے رہے۔ چندہی سال میں تھرڈ گریڈ ضلعداری سے صوبہ کے ۱۹ ضلعداروں کو سوپر سیڈ کرکے ڈپٹی مجسٹریٹی پر ترقی پائی۔ آپ پہلے ڈپٹی مجسٹریٹ تھے جو صوبہ کی اریگیشن بورڈ کے ممبر گورنمنٹ سے منتخب ہوئے تمام سروس میں ہر سالانہ رپورٹ میں آپ کے کام کی تعریف لکھی جاتی رہی۔ کارہائے خاص پر بھی تعیناتی ہوتی رہی۔ آپ کی مخصوص کارگزاریوں کے صلہ میں علاوہ محکمۂ نہر کے اعلیٰ افسران کے صوبہ کے چند صاحبان گورنر نے متعدد سارٹیفکٹ حسن کارگزاری کے عطا فرمائے ایک سارٹیفکٹ حضور معلیٰ وائسرائے ہند اور ایک سند اعلیٰ حضرت ملک معظم سے عطا ہوئی۔ خطاب خاں صاحب عطا ہوا۔ ۳۳ سال کی سروس اور ۵۶ سال کی عمر کے بعد شروع ۱۹۲۵ء میں اول درجہ کی ڈپٹی مجسٹریٹی سے ۲۵۰ روپیہ ماہوار پنشن مقرر ہوئی۔ یا سباب ظاہر ان ترقیات و اعزاز کا راز آپ کی محنت و دیانت میں مضمر تھا بعد پنشن شروع جون ۱۹۲۶ء میں زیارت کربلائے معلیٰ سے مشرف ہوئے بعد قیام ایک سال کے ۳ ماہ خراسان میں قیام رہا۔

شروع ۱۹۲۹ء میں برائے حج بیت اللہ روانہ ہوئے قریباً ۸ ماہ میں مکہ معظمہ مدینہ منورہ شام و بیت المقدس کی زیارت سے مشرف ہوکر شروع ستمبر ۱۹۲۹ء میں بار دیگر کربلائے معلیٰ میں شرف یاب ہوئے تا حال یہاں مجاور ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات کے جون ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولوی سید مطاہر حسن صاحب نقوی مومن قانی

(امروہہ)

حالات زندگی آپ رجب ۱۳۲۲ھ میں بمقام امروہہ محلہ جامع مسجد (سدو) پیدا ہوئے۔ آپ حضرت سید السادات صاحب کشف و کرامات شاہ شرف الدین حسن صاحب الملقب بہ شاہ ولایت صاحب امروہہ قدس سرہ العزیز کے بڑے صاجزادے حضرت مولانا سید امیر علی صاحب بزرگ طاب ثراہ قاضی القضاۃ الہند کی اولاد سے ہیں جن کا سلسلۂ نسب امام ہمام حضرت علی نقی علیہ آلاف تحیۃ والسلام پر منتہی ہوتا ہے آپکے آبا و اجداد نے عہد سلاطین مغلیہ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ کر بڑے بڑے مناصب و معافیات حاصل کیں لیکن آپ کا تعلق امروہہ کے مشہور و معروف خاندان متولیان سے ہے جو ایک معزز عہدہ تھا ابتدائی تعلیم حسب دستور قدیم مکان ہی پر ہوئی اس کے بعد مقامی میونسپل

اسکولوں میں تعلیم پاتے رہے۔ پھر علوم عربیہ و فارسیہ کی تحصیل کے شوق میں دار العلوم اشرف المدارس امروہہ میں داخل ہوکر عمدۃ الحاج مولانا حاجی سید مرتضیٰ حسین صاحب اعلی اللہ مقامہٗ کی شاگردی خاص سے مشرف و ممتاز ہوئے اور چند ڈگریاں السنۂ مشرقیہ کی حاصل کیں اور دوران تعلیم میں بعض تحتی درجات کو تعلیم دی۔ جن ایام میں عزیز العلماء حجۃ الاسلام حضرت یوسف الملۃ والدین مولانا سید یوسف حسین صاحب مجتہد نجفی الامروہوی اعلی اللہ تعالی مقامہ منصبیہ عربک کالج میرٹھ میں پرنسپل تھے کالج مذکور میں مولوی عالم الہ آباد کا کورس پڑھا کچھ عرصہ دار العلوم سید المدارس امروہہ میں حجۃ الاسلام سید العلماء مولانا سید محمد صاحب مجتہد العصر مدظلہم العالی ما دامت الایام واللیالی کی خدمت بابرکت میں رہ کر تحصیل علوم و معارف میں انہماک رہا۔ اسی طرح کچھ عرصہ باب العلم نوگانواں سادات تحصیل امروہہ میں بہ حیثیت (معلمی و متعلمی) صدر الفقہا حجۃ الاسلام مولانا السید سبط نبی صاحب ادام اللہ فیوضہم کے فیضان صحبت سے سرفراز و کامیاب رہے غرض اسی طرح رفتہ رفتہ اعلی تعلیم اور علوم متداولہ کی تکمیل ہوگئی۔ آپ عرصہ تک اے پی مشن ہائی اسکول دہرہ دون میں ہیڈ مولوی رہے اسی طرح کچھ عرصہ گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ میں عربک و پرشین ٹیچر کی حیثیت سے رہے اور دربار ہائی اسکول جھابوہ اسٹیٹ سنٹرل انڈیا میں ہیڈ مولوی رہے۔

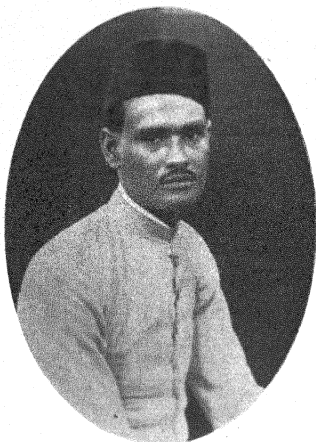
قومی خدمات آپ ایک باکمال شاعر ہیں۔ جوبلی نمبر کے متعلق ایک نظم اس نمبر میں شائع ہو رہی ہے۔ آپ ابتدائے شعور سے حتی الامکان ہر قومی و مذہبی معاملہ میں حصہ لیکر نمایاں دلچسپی کا اظہار فرماتے رہے ہیں، آپ تقریباً چار سال تک انجمن معراج المومنین امروہہ کے جنرل سکریٹری کی حیثیت سے قومی خدمات انجام دیتے رہے اس کے بعد انجمن مذکور کا نام بدل جانے پر اسی انجمن تشیید الاسلام کے صدر منتخب ہوکر تین سال سے نہایت جوش و انہماک کے ساتھ خدمات قوم باحسن الوجوہ بجالا رہے ہیں عرصہ تک امروہہ کی مایۂ ناز انجمن اصلاح معاشرت کے رکن رکین رہے اور اب بھی رکن خاص ہیں۔ انجمن تنظیم المومنین امروہہ اور شیعہ آرٹس اسکول امروہہ کے بھی ہمدرد خاص ہیں۔ آپ کا دل قومی و مذہبی درد سے بھرا ہوا ہے چنانچہ ایسے موقع پر جب کبھی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو آپ ہمہ تن مستعد اور مصروف کار ہو جاتے ہیں چنانچہ انجمن ہذا کی سلور جوبلی کی تحریک کا جس اولو العزمی سے خیر مقدم کیا اور شاندار طور پر تائید فرمائی وہ اخبار بیں حضرات سے پوشیدہ نہیں قومی و ملکی اخبارات میں اس سلسلہ میں متعدد مضامین تحریر کرکے شائع کرائے جو آپ کی قومی ہمدردی کے شاہد ہیں۔ خداوند عالم ایسے مخلص کارکن۔ روشن دماغ۔ ذی استعداد بہترم افراد کی یوماً فیوماً ترقی فرمائے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ فضائے قوم کو ان کے زرین کارنامہ جات کے ذریعہ روشن و منور رکھے۔ اور دیگر افراد ملک و قوم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق کرامت فرمائے۔

آپ اکتوبر ۱۹۳۲ء سے انجمن وظیفہ سادات مومنین کے ممبر ہیں اور انجمن کے شیدائی ہیں۔ انجمن کی ترقی کے کوشاں رہتے ہیں اور مختلف قومی جرائد میں انجمن کی خدمات پر متعدد مضامین شائع فرماتے ہیں۔

عالیجناب مولوی سید جمیل حسن صاحب کامل رضوی شاملی

(کندرکھی)

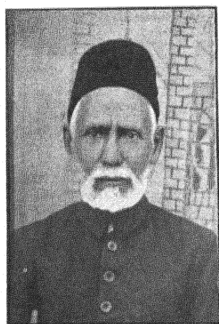
حالات زندگی سید جمیل حسن صاحب کامل رضوی اپنے وطن قصبہ کندرکھی ضلع مرادآباد میں ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ حسب و نسب جناب سرور کائنات اور جناب حضرت ابوطالب سے ملتا ہے۔ آپ کے مورث اعلیٰ ہمایوں بادشاہ کی نصرت میں ایران سے وارد ہندوستان ہوئے اور اکبرآباد میں قیام کیا۔ سلطنت مغلیہ کے زمانہ میں سرکار سنبھل کی



عالیجناب میر اشرف صاحب بالقابہ



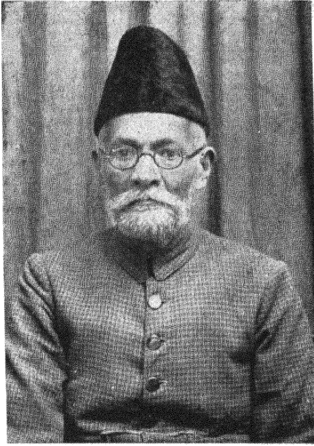
عالیجناب مولوی جمیل حسن صاحب بالقابہ



عالیجناب صغیر حسین صاحب بالقابہ



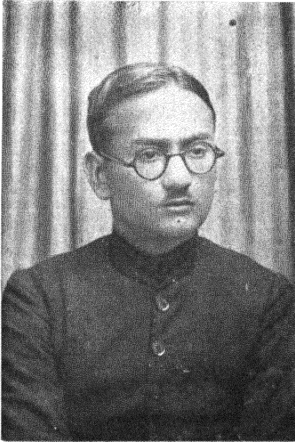
عالیجناب مولوی مظاہر حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب نواب حسن میرزا صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی ظفر حسن صاحب قبلہ



عالیجناب نواب تقی میرزا صاحب بالقابہ



عالیجناب سید تصور حسین صاحب بالقابہ

طرف قاضی سید عبد الرزاق صاحب رضوی کو عہدہ قضا ملا اور اب تک اُن کی اولاد کندرکھی میں آباد ہے اور وہیں قاضی صاحب کا مزار ہے۔ سید جمیل حسن صاحب رضوی صرف دس پندرہ دن کے تھے کہ والدہ معظمہ نے رحلت کی اور جب سوا نو برس کے ہوئے تو والد بزرگوار نے انتقال فرمایا۔ ابپر پرائمری مدرسہ کی جماعتیں پاس کر کے ۱۹۱۶ء میں مراد آباد کے تحصیلی اسکول میں داخل ہوئے اور اپنی محنت و جانفشانی سے دو روپیہ ماہوار ڈسٹرکٹ بورڈ سے وظیفہ حاصل کیا اور درجہ ششم ماڈل اسکول سے پاس کر کے بلاری کے ٹاؤن اسکول میں داخل ہوئے جو کندرکھی سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے آپ روزانہ علی الصباح پڑھنے جاتے اور شام کو گھر واپس آتے ۱۹۱۹ء میں اُردو مڈل پاس کیا ۱۹۲۱ء میں حاجی سید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ مرحوم امروہوی کے مدرسہ نورالمدارس میں داخل ہوئے اور فارسی پڑھنی شروع کی مرحوم نے پانچ روپیہ ماہوار اسکول سے مقرر کر دیا تھا باقی مصارف ٹیوشن سے پورے ہوتے تھے۔

۱۹۲۲ء میں منشی کا امتحان پاس کیا اور پھر منصبیہ کالج میرٹھ میں داخل ہو کر مولانا سید یوسف حسین صاحب قبلہ مجتہد مرحوم سے درس حاصل کیا پھر مولانا سید محمد صاحب قبلہ مجتہد العصر نے سید المدارس میں تقرر کیا ۱۹۲۶ء میں نورالمدارس سے کامل کا امتحان پاس کیا۔

تعلیم سے فارغ ہو کر باب العلم نوگانواں سادات میں پندرہ روپیہ ماہوار کی ملازمت کی اور ۱۹۲۷ء میں اس اسکول سے مولوی کا امتحان پاس کیا۔

۱۹۲۸ء میں اُردو اعلیٰ قابلیت کی سند حاصل کی جولائی ۱۹۲۸ء سے ورنیکلر اسکول شاملی ضلع مظفرنگر میں ملازم ہو گئے۔

قومی خدمات اپریل ۱۹۳۶ء سے رسالہ زہرہ کا مستورات کی بیداری کے لئے اجرا کیا۔ شاعری کا شوق بھی ہے کامل تخلص کرتے ہیں مجالس بھی پڑھتے ہیں اور بلا معاوضہ اس تبلیغی کام میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں طبیعت میں استقلال حد درجہ ہے ڈرامہ نویسی میں بھی ملکہ حاصل ہے۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید انیس اشرف صاحب بی اے سب انسپکٹر آف اسکول

(مظفرپور)

حالات زندگی آپکے اجداد شاہی فوج میں ملازم تھے۔ آپکے مورث اعلیٰ میر سعادت حسین مرحوم تھے آپکے والد بزرگوار سید ضامن حسین صاحب پوسٹ ماسٹر تھے اور ۱۹۲۷ء میں رحلت فرما گئے سید انیس اشرف صاحب ۶ راکتوبر ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم چمپارن میں والد مرحوم کی زیر نگرانی ہوئی۔ ۱۹۲۳ء میں اینٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد مظفرپور جی۔ بی۔ بی کالج سے

بی۔ اے کی سند ۱۹۲۸ء میں حاصل کی۔ جولائی ۱۹۲۸ء میں سب انسپکٹر آف اسکولس ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں پٹنہ ٹریننگ کالج سے ڈپلوما ان ایجوکیشن کا امتحان پاس کیا۔ اور آج کل آپ مظفرپور میں ہیں

قومی خدمات قومی خدمات میں حتی الامکان حصہ لیتے ہیں۔ انجمن حسینیہ حسین گنج کے جنرل سکریٹری رہے۔ جنوری ۱۹۳۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور انجمن سے آپ کو محبت ہے۔

ہر طالب علم کو اقرار نامہ لکھنا ہوتا ہے اور واپسی قرضہ ضروری ہے
اپنے بچوں کو بھی انجمن کا ممبر بنا سکتے ہیں

عالیجناب سیّد تصور حسین صاحب

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ کو امروہہ میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتداءً مکتب میں فارسی اور اُردو پڑھی پھر گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ میں انگریزی شروع کر دی ۱۹۲۱ء میں اسکول چھوڑ دیا۔ چند ماہ کے بعد کانپور زراعتی کالج میں داخل ہوئے ۱۹۲۵ء میں محکمۂ زراعت میں سرکاری ملازمت کا سلسلہ شروع ہوا ۱۹۲۸ء میں گورنمنٹ کی جانب سے وظیفہ حاصل کرکے زراعت میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلینڈ تشریف لے گئے۔ تین سال تک پڑھ کر ڈی۔ اے۔ جی پاس کرنے کے بعد ۱۹۳۱ء میں ہندوستان واپس تشریف لائے۔ ۱۹۳۵ء سے پراونشل سروس ملی اور محکمۂ زراعت میں ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ ہو گئے۔ فی الحال مراد آباد میں ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ زراعت کے عہدہ پر فائز ہیں۔ انجمن کے چند سال قبل ممبر تھے درمیان میں ممبری چھوڑ دی اب پھر اکتوبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب شمس الواعظین مولانا سیّد ظفر حسن صاحب مراد آباد

(امروہہ)

حالات زندگی جناب مولانا سیّد ظفر حسن صاحب کی ذات گرامی شیعی دنیا میں محتاج تعارف نہیں ہے آپ کی علمی قابلیت۔ ذاکری اُردو انشا پردازی سے کہ [illegible] اثر کر چکے ہیں۔ آپ ۱۸۹۳ء میں امروہہ میں پیدا ہوئے۔ عربی، فارسی، اُردو کی تعلیم مقامی مدارس میں حاصل کی ۱۹۰۵ء میں مدرسۂ حمیدیہ لکھنؤ میں تشریف لے گئے ۱۹۱۰ء میں الہ آباد یونیورسٹی کا امتحان ملا۔ ۱۹۱۱ء میں فاضل عربی زبان میں اور ۱۹۱۲ء میں منشی فاضل پاس کیا ۱۹۲۳ء میں انٹرنس کا امتحان زبان انگریزی میں پاس کیا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ محکمۂ تعلیم میں ۱۹۱۳ء سے بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور اب آپ ۱۹۲۲ء سے پارکر ہائی اسکول مراد آباد میں ہیڈ مولوی ہیں۔

قومی، ادبی، مذہبی خدمات آپ ایک باکمال شاعر ہیں اور جذبات انسانی و مناظر قدرت کی صحیح ترجمانی فرماتے ہیں۔ اُردو زبان کے لحاظ سے آپ بہترین ادیب ہیں۔ قابل فخر مصنف و مولف ہیں، اگر میں یہاں پر آپ کی تصانیف و تالیفات کثیرہ کے نام لکھوں تو ایک صفحے زائد کی ضرورت ہوگی۔ آپنے متعدد کتب تصنیف فرمائی ہیں جن میں سے بعض کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کی تالیفات میں سے بہت سی کتب ایف۔ اے۔ انٹرنس۔ مڈل وغیرہ کے درجوں میں بطور نصاب داخل ہیں۔ آپنے اپنے قلم کے ذریعہ مذہب کی بھی زبردست اور عظیم الشان خدمت انجام دی ہے۔ آپ کی اُردو عبارت حد درجہ سلیس، شگفتہ اور عام فہم ہوتی ہے۔ مولانا کی تقریر و تحریر کے انتہائی پُرزور ہونے کا بہترین ثبوت یہ ہے کہ آپ کو مختلف انعامات ادبی خدمات کے صلے میں ملے۔ سول نافرمانی کے خلاف آپ نے ایک رسالہ تحریر فرمایا اُس پر آپ کو مبلغ سو روپیہ کا انعام ملا۔ دوسرا انعام آپ کو شہنشاہ جارج پنجم کی سلور جوبلی کے موقع پر ملا۔ آپنے ایک نظم تہنیت تحریر فرمائی تھی جو تمام یو۔ پی میں بہترین ثابت ہوئی۔ اُس پر گورنمنٹ نے سو روپیہ بطور انعام مرحمت فرمائے اور پرنسپل جارڈن

ایم۔اے بالقابہ نے گراں قدر الفاظ میں مولانا کی تعریف فرمائی۔ آپ ہمارے مذہب کے بہترین واعظ، قابل فخر مقرر اور مایۂ ناز ذاکر ہیں آپ مجالس میں وہ عجیب و غریب نکات علمیہ بیان فرماتے ہیں کہ ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوتی ہے۔ آپ عقلی دلائل بہترین صورت میں پیش فرماتے ہیں۔ تقریباً سترہ سال سے آپ پٹیالہ میں عشرۂ محرم کے زمانہ میں خلیفہ سید حامد حسن صاحب کے عزاخانہ میں ذاکری فرماتے ہیں۔ مولانائے محترم ایک درد آشنا دل رکھتے ہیں امام المدارس ہائی اسکول کی مجلس منتظمہ کے ممبر ہیں اور اس کی فلاح و بہبود میں ہمیشہ شامل رہے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۶ء میں شیعیان امروہہ نے شیعہ پبلک کو صنعت و حرفت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے آپ کی تحریک پر ایک شیعہ آرٹ اسکول جاری کیا ہے۔ جو انہاک و دلچسپی آپ اس ادارہ کی طرف فرما رہے ہیں اُس سے مجھ کو اُمید ہے کہ یہ اسکول غریبوں اور مسکینوں کو باکار بنانے اور افراد کاسبہ پیدا کرنے میں بڑی مدد پہنچائے گا۔ آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ابتدائی دور میں بڑے ہمدرد رہے۔ لیکن چند سال سے سلسلہ ممبری منقطع ہوگیا تھا۔ اب آپ نے اس کی پھر تجدید فرمائی ہے۔ آپ میرے خاص کرم فرما ہیں۔ انجمن کو قوم کے لئے مفید اور بہترین خیال فرماتے ہیں۔

عالیجناب نوّاب سیّد حسن میرزا صاحب

(دہلی)

حالات زندگی آپ بانی انجمن نوّاب سیّد محسن میرزا صاحب مرحوم کے برادر معظم ہیں۔ آپ کے خاندانی حالات صفحہ ۲۵ پر موجود ہیں آپ کی عمر اس وقت ۷۶ سال کی ہے انٹرنس پاس کرنے کے بعد حیدرآباد دکن تشریف لے گئے اور تقریباً ۳۳ سال تک مختلف شعبوں میں ملازمت کرنے کے بعد وطن مالوف واپس تشریف لے آئے۔

قومی خدمات آپ قومی امور میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور قومی جلسوں میں برابر شریک ہوتے ہیں۔ عزاداری امام مظلوم سے خاص انہاک ہے۔ قومی و مذہبی درد سے آپ کا دل لبریز ہے۔ آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے سنہ ۱۹۳ء سے ممبر ہیں اور انجمن کی بیحد قدر کرتے ہیں۔

عالیجناب سیّد محمد تقی میرزا صاحب بی۔اے

(دہلی)

حالات زندگی آپ محسن قوم کے فرزند سعید ہیں۔ ابتدائی و اعلیٰ تعلیم دہلی میں ہوئی۔ عربک کالج دہلی سے بی۔اے کرنے کے بعد سنہ ۱۹۳۶ء میں لاہور ٹریننگ کالج میں بی۔ٹی میں داخل ہوئے ہیں

قومی خدمات کا بڑا ذوق و شوق ہے۔ اپنے والد مرحوم کی طرح درد آشنا دل رکھتے ہیں۔ انجمن محسنیہ کے بڑے سرگرم رکن ہیں اور آخر سنہ ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب نوّاب سیّد احسن میرزا صاحب

(دہلی)

حالات زندگی آپ نوّاب سیّد محسن میرزا صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ابتدائی و اعلیٰ تعلیم دہلی میں ہوئی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ دہلی میں ملازم ہوگئے۔ اپنے کام میں بڑے مستعد ہیں دہلی کی مقامی انجمنوں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ پروونشل شیعہ کانفرنس کے بڑے سرگرم رکن ہیں اس کے ہر کام میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔ امامیہ یتیم خانہ دہلی کے جائنٹ سکریٹری ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ۱۹۱۳ء سے ممبر ہیں۔ اپنا چندہ نہایت باقاعدہ طور پر روانہ فرماتے ہیں۔ قومی و مذہبی درد سے آپ کا دل لبریز ہے۔ بہت خوش اخلاق و منکسر المزاج اور بڑے خوبیوں کے بزرگ ہیں مجھ کو نیاز حاصل ہے۔

عالیجناب سیّد غلام علمبردار صاحب پرائیویٹ سکریٹری صدر المہام صاحب بہادر

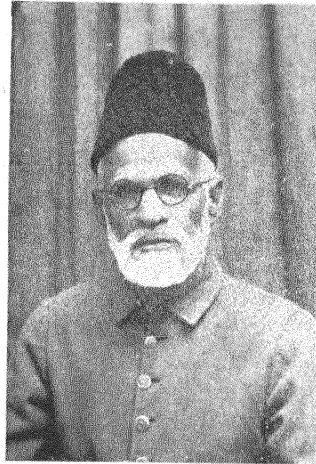
(حیدر آباد دکن)

حالات زندگی آپ اٹاوہ میں پیدا ہوئے آپکے والد بزرگوار مرحوم و مغفور اٹاوہ کے ایک معزز و مقتدر زمیندار تھے آپکے ابتدائی تعلیم اردو، فارسی و دینیات وغیرہ گھر پر پرائیویٹ طور پر مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔ زمانہ طفولیت ہی میں والد بزرگوار کے سایۂ عاطفت سے محروم ہوگئے اپنی خداداد ذہانت سے ترقی کی اور میونسپلبورڈ اٹاوہ کے انسپکٹر ہوگئے۔ اس کے بعد حیدر آباد دکن پہونچے وہاں پر اسی روپیہ ماہوار سے ملازمت شروع ہوئی اور بتدریج ترقی کرکے رجسٹرار کے عہدہ پر پہونچے سر مہاراجہ کشن پرشاد بہادر صدر المہام حیدر آباد دکن کے پرائیویٹ سکریٹری منتخب ہوئے۔ بڑے محنتی اور جفاکش ہیں۔ مصر و یورپ وغیرہ کی سیاحت بھی فرما چکے ہیں۔ آپ دسمبر ۱۹۲۸ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔

عالیجناب حاجی سیّد مقبول حسین صاحب آنریری سکریٹری شیعہ یتیم خانہ

(دہلی)

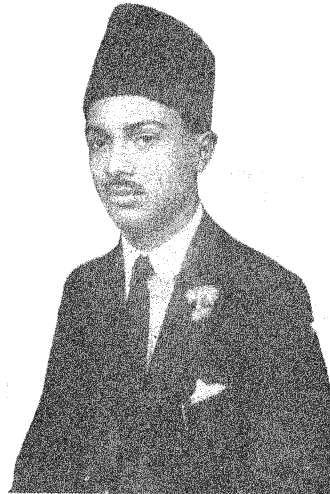
حالات زندگی آپ زید پور ضلع کرنال کے رئیس ہیں۔ آپ کی شادی دہلی میں میرزا محمد حسن صاحب مرحوم و مغفور کی صاحبزادی سے ہوئی اور آپنے دہلی ہی میں مستقل طور پر سکونت اختیار کرلی۔ آپ بڑے قومی کام کرنے والے بزرگ ہیں۔ آپ کی عمر اس وقت ستر سال کے قریب ہے۔ لیکن حبیب ابن مظاہر کی طرح ہر مذہبی کام میں پیش پیش رہتے ہیں۔ انجمن شیعۃ الصفا کے سکریٹری مالیات رہے۔ آل انڈیا



عالیجناب حاجی مقبول حسین صاحب بالقابہ



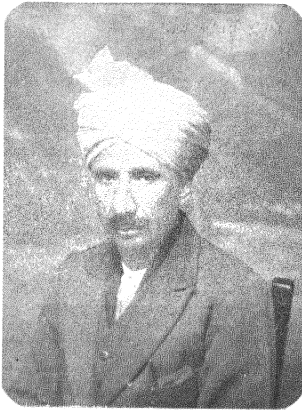
عالیجناب غلام علی رضا صاحب بالقابہ



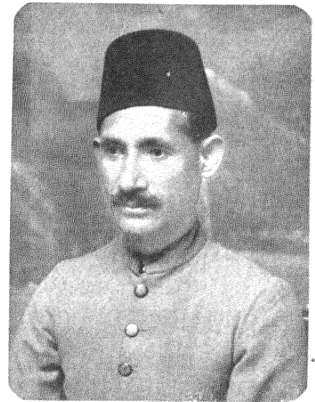
عالیجناب آغا محمد امیر میرزا صاحب بالقابہ



عالیجناب نواب احسن میرزا صاحب بالقابہ



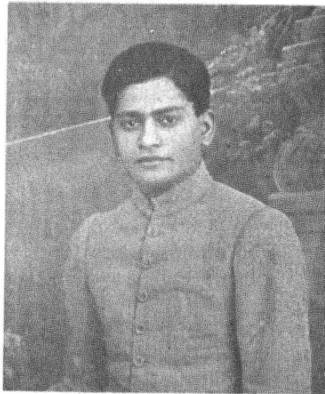
عالیجناب سید جعفر حسین صاحب بالقابہ



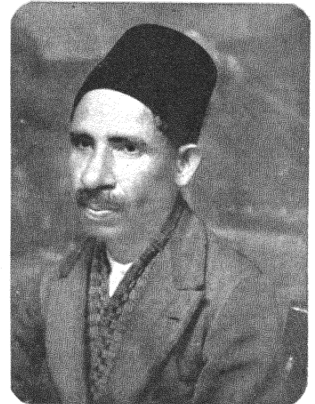
عالیجناب سید باقر حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب افضال حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب معز حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب سید یافل الحسین صاحب بالقابہ

شیعہ کانفرنس دہلی کو کامیاب بنانے میں آپ بڑے ساعی رہے امامیہ یتیم خانہ دہلی کے آپ سرگرم رکن ہیں اور اس کے روح رواں ہیں اور ہر وقت اس کی فلاح و بہبود میں صرف فرماتے ہیں۔ انجمن کے جنوری ۱۹۳۳ء سے ممبر ہیں میرے خاص کرم فرما ہیں۔

عالیجناب آغا محمد امیر میرزا صاحب ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی وکیل

(دہلی)

حالات زندگی آپ کا وطن دہلی ہے ابتدائی و اعلیٰ تعلیمی مدارج سب دہلی میں پایۂ تکمیل کو پہونچے مشن کالج دہلی سے ایم۔اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایل۔ایل۔بی کا امتحان پاس کیا اور دہلی میں پریکٹس شروع کی اور اگست ۱۹۳۶ء میں آپ کے والد بزرگوار کا اچانک انتقال ہوگیا اور آپ کو پیشہ وکالت ترک کرنا پڑا اور دوکان کا کاروبار سنبھالنا پڑا۔ آپ دہلی کی ہر قومی تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ انجمن شیعہ الصفی کے مشیر قانونی ہیں۔ شیعہ ینگ مین ایسوسی ایشن کے کئی سال تک صدر رہے۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کو کامیاب بنانے میں بڑی مدد پہونچائی ہے۔ ستمبر ۱۹۳۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید افضال حسین صاحب قیصر سب انسپکٹر پولیس کھیری

(چھوس ضلع بلند شہر)

حالات زندگی آپ ۲ دسمبر ۱۹۰۴ء کو بمقام چھوس ضلع بلند شہر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار سید اقبال حسین صاحب محکمۂ پولیس میں سب انسپکٹر تھے اور تیس سال کی ملازمت کے بعد ریٹائر ہوئے۔ آپ کا چھوس کے معزز و مقتدر حضرات میں شمار ہوتا ہے آپ کے مورث اعلیٰ میر سید علی صاحب مرحوم شہر سبزوار ملک ایران کے باشندے تھے جو پندرھویں صدی عیسوی میں انقلاب وقت کی بدولت عازم ہندوستان ہوکر دربار دہلی میں وارد ہوئے جہاں لودھی خاندان برسر حکومت تھا۔ یہاں سے کچھ آراضی بطور جاگیر عنایت ہوئی جو دہلی سے تیس میل کے فاصلہ پر تھی۔ موصوف نے قصبہ آباد کیا وہ جارچہ کے نام سے موسوم ہوا۔ ابتداءً "چار چاہ" تھا۔ اس لئے کہ اس بستی میں چار بڑے بڑے کنویں تھے۔ لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ "جارچہ" کہلایا جانے لگا۔ میر سید علی صاحب نے آخر عمر میں جارچہ سے ترک سکونت کرکے چھوس کے نام سے دو میل کے فاصلہ پر ایک دوسری بستی آباد کی۔

آپ کی تعلیم انگریزی اینگلو عربک کالج دہلی۔ گورنمنٹ ہائی اسکول علی گڑھ اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ہوئی۔ اپریل ۱۹۲۳ء میں امتحان انٹرنس پاس کیا۔ دسمبر ۱۹۲۶ء میں پولیس ٹریننگ اسکول مرادآباد سے سب انسپکٹری کا امتحان پاس کیا۔ ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء کو بحیثیت سب انسپکٹر بریلی میں تعینات ہوئے۔ اگست ۱۹۳۲ء میں کھیری لکھیم پور میں تبادلہ ہوا۔ آپ کو شعر و شاعری سے بھی بہت شوق ہے۔ قیصر تخلص کرتے ہیں۔ تصانیف میں تین ناول ہیں۔ قومی درد دل میں رکھتے ہیں۔ انجمن کے اواخر ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید معزز حسین صاحب نقوی ایم۔اے ایل ایل۔بی علیگ

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۲۰ نومبر ۱۹۰۷ء کو بمقام امروہہ پیدا ہوئے آپ خاندان سادات بنگلہ کے معزز ممبر ہیں آپکے دادا سید محمد باقر صاحب امروہہ کے ممتاز رو سا میں تھے اور بانیان امام المدارس میں سے تھے اُردو، فارسی اور فن کتابت (خوش نویسی) کی تعلیم استاد فن سید محسن حسین صاحب سخی امروہوی سے حاصل کرنے کے بعد ۱۹۱۶ء میں امام المدارس امروہہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۲۲ء میں ہائی اسکول اسکالرشپ کے مقابلہ کے امتحان میں کامیاب ہوئے اور ۱۹۲۴ء میں ہائی اسکول کا امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ شیعہ کالج لکھنؤ و میرٹھ کالج میں تعلیم پاکر ۱۹۲۶ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخل ہوئے علی گڑھ یونیورسٹی میں مسلم یونیورسٹی یونین میں خاص طور سے نمایاں حصہ لیا اور مقابلہ کے ڈبیٹ میں میڈل حاصل کیا۔ سلطانیہ ہسٹاریکل سوسائٹی کے سکریٹری منتخب ہوئے ۱۹۲۹ء و ۱۹۳۰ء میں ایم۔ اے اور لا کا امتحان پاس کیا اور امروہہ میں وکالت کرتے ہیں

قومی خدمات آپ قومی معاملات میں کافی حصہ لیتے ہیں امروہہ کی مشہور و مایۂ ناز انجمن اصلاح معاشرت کے بانیان میں ہونے کے علاوہ ۱۹۲۵ء سے اس کے پُرجوش ممبر ہیں۔ اور انجمن بہت کچھ آپ کی کوششوں کی مرہون منت ہے۔ امسال یعنی ۱۹۳۷ء میں آپ ہر دلعزیزی کے باعث اسی انجمن کے بلا مقابلہ صدر منتخب ہوئے ہیں اور ایسا زبردست اور کامیاب خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا کہ ہر طبقہ میں پسندیدگی سے دیکھا جا رہا ہے اور آپکے دور صدارت میں بہت سے وہ حضرات جو انجمن سے بعض امور میں گونہ اختلاف رکھتے تھے اختلاف کو نظر انداز کرکے انجمن کی رُکنیت سے مشرف ہو چکے ہیں۔

۱۹۳۲ء میں آپ مسٹن شیعہ لائبریری کے سکریٹری رہ چکے ہیں اور ۱۹۲۸ء سے آپ آئی۔ ایم ہائی اسکول امروہہ کی مجلس منتظمہ کے ممبر ہیں اور منجملہ ان ممبران کے ہیں جنکی وجہ سے اسکول ہائی اسکول ہو سکا اور نئی عمارت تعمیر ہو سکی۔ مدرسہ کے لئے چندہ جمع کرنے میں خاص کوشش کی اور اس سلسلہ میں سر راس مسعود کی ہمدردی حاصل کی۔ آپ امام المدارس اولڈ بوائیز ایسوسی ایشن کے بانیان سے ہیں اور اس کے صدر بھی ہیں۔ امام المدارس کی بلڈنگ فنڈ کے سکریٹری بھی رہ چکے ہیں تحریک تعلیم نسواں کے آپ زبردست حامی ہیں اور آل احمد گرلس اسکول امروہہ کے مخصوص بانیوں میں ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے جوائنٹ سکریٹری بھی ہیں۔ بڑے جوشیلے نوجوان صالح ہیں۔

تحریک تعلیم نسواں کو قوم شیعہ میں مقبول بنانے کے لئے آپنے مضامین لکھے ہیں اور تقریریں کی ہیں، اور آپ کی کوششوں کی یہ تحریک بہت کچھ مرہون منت ہے، قومی امور میں خاص انہماک ہے۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کے بھی آپ ممبر ہیں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے سالانہ جلسوں میں خاص حصہ لیتے ہیں۔ آپ دسمبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور انجمن سے خاص ہمدردی ہے۔ میرے کرمفرما ہیں۔ امروہہ میں بہت ہر دلعزیز اور مقبول وکیل ہیں۔

عالیجناب سید جعفر حسن صاحب سونی پتی

(دہلی)

حالات زندگی آپکے والد بزرگوار منشی میر سید حسن صاحب سونی پتی ضلع رہتک کے معززین میں سے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب امام زین العابدین

تک پہونچتا ہے۔ مورث اعلیٰ قاضی نصراللہ الادیب نیشا پور سے سلطانہ رضیہ کے اتالیق مقرر ہوکر ہندوستان تشریف لائے اور قاضی القضاۃ ہوئے۔ آپ ۱۸۹۴ء میں بمقام سونی پت پیدا ہوئے۔ ابتدا ہی سے ذہین اور محنتی تھے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اُردو و کلام مجید وغیرہ گھر پر ہوئی۔ اس کے بعد انگریزی تعلیم حاصل کی۔

فارغ التحصیل ہوکر گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ پی۔ ڈبلو۔ ڈی کے دفتر میں ملازم ہوگئے اور اب ہیڈ ڈرافس مین کے عہدہ پر مامور ہیں نہایت شریف اور خلیق ہیں۔ فی الوسع ہر قومی کام میں کم وبیش امداد فرماتے ہیں۔ انجمن کے دسمبر ۱۹۳۳ء سے ممبر ہیں اور اس سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ مجھ کو آپ سے نیاز حاصل ہے۔

عالیجناب سیّد باقر حسین صاحب سونی پتی

(دہلی)

حالاتِ زندگی آپکے والد میر سیّد حسن صاحب مرحوم سونی پت کے اکابرین میں سے تھے۔ سیّد باقر حسین صاحب کی ولادت ۱۸۹۷ء میں بالائے قلعہ سونی پت میں ہوئی۔ انٹرنس پاس کرنے کے بعد ڈی۔ اے جی آفس میں بطور کلرک ملازم ہوئے لیکن اپنی خداداد ذکاوت، محنت، اور جفاکشی سے امتحان ایس۔ اے۔ ایس شاندار حیثیت سے پاس کیا۔ اب آپ تین سو روپیہ ماہوار پر اسی دفتر میں

سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر مامور ہیں۔ ایران کی سیاحت بھی فرماچکے ہیں۔ مقامات عتبات عالیہ کی زیارت سے مشرف ہوچکے ہیں۔ ہر قومی کام میں دلچسپی لیتے ہیں۔ عزاداریٔ امام مظلومؑ کے شیدائی ہیں۔ بڑی خوبیوں کے بزرگ ہیں۔ مجھ کو ذاتی نیاز حاصل ہے آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے دسمبر ۱۹۳۳ء سے باقاعدہ ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد ریاض الحسن صاحب سونی پتی

(دہلی)

حالاتِ زندگی آپ ۱۹۰۲ء میں بمقام سونی پت پیدا ہوئے۔ آپ ۶ سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار میر سیّد حسن صاحب کے سایۂ عاطفت سے محروم ہوگئے تھے۔ آپ کی تمام ابتدائی و اعلیٰ تعلیم شفیق برادران کی مرہونِ منّت ہے۔ آپ انٹرنس پاس کرنے کے بعد ڈی۔ اے۔ جی آفس میں ملازم ہوگئے۔ اور اپنے کام کو بطریق

احسن انجام دے رہے ہیں۔ قومی امور میں خاص دلچسپی و انہماک فرماتے ہیں۔

اپنے احباب میں بڑے ہر دل عزیز اور محبوب ہیں۔ نہایت خوش اخلاق اور منکسر المزاج ہیں۔ آپ اوائل ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں

سفارش کنندہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی سعی و کوشش سے وظیفہ واپس دلائے

عالیجناب مولوی سید محمد عبادت صاحب امام جمعہ و جماعت

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۲۹ صفر سنہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۲ فروری سنہ ۱۹۱۱ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے جد اعلیٰ مولانا سید محمد عبادت صاحب مرحوم ایک جید شیعہ عالم تھے جنھوں نے سرزمین امروہہ میں نماز باجماعت پڑھائی۔ مرحوم کے بعد یہ سلسلۂ امامت جمعہ و جماعت آپ ہی کے خاندان میں رہا۔ ابتدائی تعلیم نورالمدارس سے شروع ہوئی سنہ ۱۹۲۰ء میں والد بزرگوار مولوی سید اولاد حسین صاحب کے سایۂ عاطفت سے محروم ہوگئے سنہ ۱۹۲۱ء مولوی سید یوسف حسین صاحب مرحوم نے منصبیہ کالج میرٹھ میں داخل کرا دیا۔ تین سال کے بعد امروہہ میں حاجی مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب کے درس میں شرکت کی۔

مدتوں فلسفہ۔ کلام۔ ادب۔ صرف۔ نحو وغیرہ حاجی صاحب سے حاصل کئے۔ سنہ ۱۹۲۹ء میں فقہ و اصول کی تحصیل کے لئے لکھنؤ تشریف لے گئے۔ اور مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ کے درس میں شریک ہوگئے سنہ ۱۹۳۰ء میں وطن تشریف لائے اور اسی سال سے جامع مسجد امروہہ کی امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ نورالمدارس میں صدر مدرس ہیں۔ اپنے کام کو بڑی خوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ ذاکر امام مظلوم بھی ہیں۔ عام فہم عبارت میں درد انگیز بیان فرماتے ہیں بڑے خوش اخلاق اور منکسر المزاج ہیں۔ اواخر سنہ ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب آغا برکت حسین خاں صاحب قزلباش

(امروہہ)

اجداد کا حال آغا برکت حسین صاحب سادات رضوی مشہد مقدس سے ہیں۔ آپ کے ایک جد بزرگوار میر محمد علی صاحب کلید بردار روضۂ رضوی مشہد مقدس تھے۔ ان کے پوتے مقرب الخاقان میر ابوالحسن خاں صاحب مرحوم نے بعہد تیمور شاہ ابن شاہ ابدالی کابل کو ہجرت فرما کر شہزادہ شجاع الملک ابن تیمور شاہ کی ملازمت اختیار فرمائی اور شاہ شجاع الملک کے زمانۂ حکومت میں میر ابوالحسن صاحب مرحوم صندوق دار کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ آپ قزلباشوں کے سردار بھی ہوئے اور بعد کو وزیر و گورنر پشاور ہوئے اور سنہ ۱۸۰۹ء میں سفیران انگریزی کی مہمانداری آپ کی سپرد ہوئی جس وقت شاہ شجاع الملک لاہور میں رنجیت سنگھ کے پنجہ میں گرفتار تھے تو اس مصیبت سے نجات میر ابوالحسن صاحب مرحوم اور آپ کے بھائی میر ابوطالب خاں کے ذریعہ سے ہوئی اور شہر لدھیانہ میں سرکار انگریزی کی پناہ حاصل کی۔ شاہ جنت مکان نے اس داستان درد انگیز کی مفصل کیفیت اپنی تزک میں درج فرمائی اور میر ابوالحسن صاحب کی خدمات زریں کا اعتراف شاندار الفاظ میں فرمایا ہے۔ آپ کے کارہائے نمایاں کا ذکر جگہ جگہ پر فرمایا ہے۔ شہر لدھیانہ سے سرکار انگریزی کی معاونت سے سنہ ۱۸۳۸ء میں شاہ ممدوح نے کابل پر فوج کشی فرمائی۔ دوبارہ تخت پر متمکن ہوئے اور سنہ ۱۸۴۲ء میں قتل ہوئے اور اس انقلاب عظیم کے بعد میر ابوالحسن مرحوم لدھیانہ واپس آگئے۔ اور یہیں انتقال فرمایا۔ اور اولاد شاہ شجاع الملک و شاہ زماں نے بھی مستقل سکونت لدھیانہ ہی میں اختیار فرمائی۔



عالیجناب مولوی سید محمد عباد صاحب



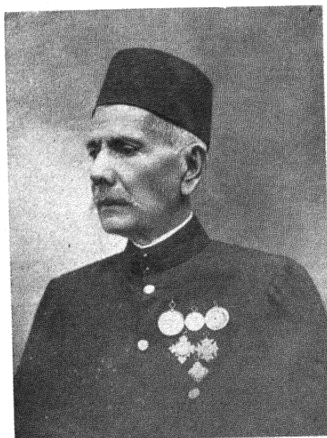
عالیجناب نواب عقیل جنگ بہادر صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید محمد جعفر صاحب بالقابہ



عالیجناب آغا سید برکت حسین خان صاحب بالقابہ



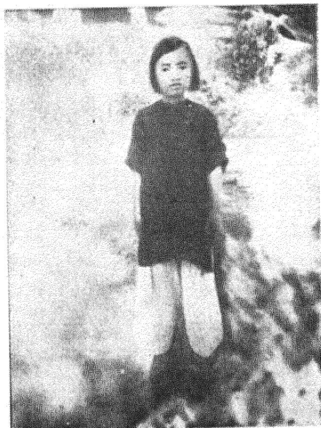
عالیجناب مولانا سید علی نقی صاحب صفی لکھنوی



عالیجناب مولوی ابرار حسین صاحب ابناوی



عالیجناب علی نواب صاحب بالقا



عزیزہ عابدہ بیگم صاحبہ مرحومہ

میر ابوالحسن صاحب مرحوم کی متعدد اولاد تھیں مگر صرف پسر اکبر سید حسن خاں صاحب مرحوم سے ہی آپ کی نسل باقی ہے - یہ بھی نامی وگرامی سرداران عہد شاہ شجاع الملک سے تھے - آپ نے چار لڑکے تین لڑکیاں چھوڑیں لیکن اب آپکے صرف دو صاحب زادے میر محمود خاں صاحب مرحوم و میر محمد ہاشم خاں صاحب مرحوم سے اولاد باقی ہے - میر محمود خاں صاحب مرحوم ہلی گارڈ لکھنؤ میں ۱۸۵۷ء میں قتل ہوئے - ان سے صرف ایک پسر آغا میر شجاعت علی خاں صاحب مرحوم تھے - پرورش ان کے چچا صاحب سردار میر محمد ہاشم صاحب رسالدار میجر سردار بہادر جاگیردار لکھیم پور کھیری و رئیس سیتاپور کی ظل عاطفت میں ہوئی - جوان ہونے پر آپ کی شادی آپ کے چچا صاحب کی صاحبزادی سے ہوگئی - شادی کے دو تین سال بعد ہی والد مرحوم اپنے حقیقی ماموں آنریری کپتان سردار محمد حسین خاں صاحب مرحوم قزلباش رسالدار میجر سردار بہادر کے پاس امروہہ آگئے یہاں آپکے ماموں کی لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی ہوئی جن کے بطن سے آغا برکت حسین خاں صاحب پیدا ہوئے - سردار میر محمد ہاشم خاں صاحب مرحوم کی اولاد سول لائن سیتاپور میں آباد ہے - آپکے فرزند آغا میر ابوتراب صاحب مرحوم جائنٹ مجسٹریٹ یو - پی میں تھے جن کے فرزند اکبر خان بہادر آغا ابوالقاسم صاحب ایس - پی ہیں اور فرزند اصغر سید احمد رضا صاحب سابق آنریری مجسٹریٹ سیتاپور میں ہیں - آپکے نصف اعزا سیتاپور میں ہیں اور نصف امروہہ میں ہیں اور دیگر اعزہ لدھیانہ لاہور وغیرہ میں بھی ہیں -

حالات زندگی آپ امروہہ محلہ قاضی زادہ میں ۲ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ بروز چہار شنبہ پیدا ہوئے - ابتدائی تعلیم فارسی، اردو، دینیات وغیرہ گھر پر ہوئی - اس کے بعد انگریزی گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ میں پڑھی - ابتدائی عمر سے ہی مذہبی کتب کی طرف دلچسپی رہی ہے چنانچہ بیس بائیس سال کی عمر میں ایک رسالہ "اخلاق المعصومین" تالیف کیا - جو رسالہ اصلاح کھجوہ - والبرہان وغیرہ میں شائع ہوکر بہت مقبول ہوا اور افراد قوم کے اصرار پر اس کو کتابی صورت میں طبع کیا اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا - اس رسالہ کے متعلق قومی جرائد ورسائل نے بہترین ریویو کئے اس کے علاوہ متعدد مضامین "اسلامی خدا"، "اسلامی رسول" "تاریخ القرآن" وغیرہ لکھے - جو مذہبی رسالوں میں شائع ہوکر بنظر استحسان دیکھے گئے -

بڑے زندہ دل اور خلیق واقع ہوئے ہیں - دسمبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں - آپ کے دو فرزند آغا محمد ہاشم اور آغا محمد کاظم امام المدارس ہائی اسکول امروہہ میں تعلیم پا رہے ہیں -

عالیجناب محمد ابوالحسنین صاحب ناطق صدیقی بدایوں

(نوگانواں)

حالات زندگی آپ ۹ ستمبر ۱۹۰۹ء کو ریاست رامپور میں پیدا ہوئے - آپ کا وطن بدایوں ہے - آپ مولوی اکرام عالم صاحب وکیل کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں - آپ کے اعزہ بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز ہیں - آپ کی ابتدائی تعلیم ریاست رامپور میں ہوئی - جہاں آپ کے والد بزرگوار مولوی غلام حسنین صاحب ملازم تھے - آپ شاعر بھی ہیں اور ناطق تخلص فرماتے ہیں آج کل آپ نوگانواں سادات ضلع مرادآباد میں پوسٹ ماسٹر ہیں - ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں آپ کو انجمن مذکور سے بڑی دلچسپی اور ہمدردی ہے اور آپ حتی الامکان اس کی توسیع میں بھی سعی فرماتے ہیں -

عالیجناب نواب عقیل جنگ بہادر صاحب

(حیدرآباد دکن)

حالات زندگی آپکے والد بزرگوار نواب عماد الملک بہادر مرحوم کا نام شیعی دنیا میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ کی ولادت قصبۂ بلگرام میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے شفیق باپ کی آغوش عاطفت میں ہوئی اس کی تکمیل کے بعد مدرسہ عالیہ اور نظام کالج حیدرآباد میں تعلیم حاصل کی فارغ التحصیل ہونے کے بعد سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور ترقی کے مدارج طے کرتے ہوئے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے اور اب صدر المہام فوج کے جلیل القدر عہدہ پر بطریق احسن خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی شادی اٹاوہ کے ممتاز سادات خاندان سید علی حسن صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ نواب عقیل جنگ بہادر صاحب بڑے مومن و دیندار ہیں۔ غربا کی امداد کرتے رہتے ہیں۔ زیارت عتبات عالیات سے بھی مشرف ہو چکے ہیں اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کے حامل ہیں۔ طبیعت میں غرور و تمکنت بالکل نہیں ہے۔ ہر شخص سے بڑے اخلاق سے پیش آتے ہیں مئی ۱۹۳۱ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب مولوی سید محمد جعفر صاحب جعفری گورنمنٹ ہائی اسکول المورہ

(امروہہ)

حالات زندگی آپ کے والد سید سعید حسن صاحب محلہ دانشمندان کے معززین میں سے ہیں۔ آپ کی ابتدائی و اعلیٰ تعلیم امروہہ میں ہوئی کچھ عرصہ تک رامپور میں بھی تعلیم پائی۔ فارسی و عربی کے امتحانات پاس کرنے کے بعد تعلیم یو۔ پی میں مدرس فارسی و اردو وغیرہ مقرر ہو گئے۔ فوجی تعلیم سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ فوجی ٹریننگ بھی حاصل کی ٹینس کرکٹ فٹ بال وغیرہ میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ آج کل آپ المورہ گورنمنٹ ہائی اسکول میں ہیں۔ انجمن کے ہمدرد ہیں اور مارچ ۱۹۳۳ء سے ممبر ہیں۔ بڑے زندہ دل ہیں۔

عالیجناب سید مظہر نقی صاحب جارچوی سرکل انسپکٹر سی۔ پی

(جارچہ)

حالات زندگی آپکے والد بزرگوار ڈاکٹر مہدی حسن صاحب جارچہ کے معززین میں سے تھے اور بڑے ہردلعزیز اور مرد مومن تھے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم جارچہ میں ہوئی۔ اس کے بعد انگریزی تعلیم اینگلو عربک کالج دہلی میں حاصل کی انٹرنس کے بعد محکمۂ پولیس میں ملازم ہو گئے اور اپنے کام کو بڑی خوبی اور محنت سے انجام دیا اور سرکل انسپکٹر مقرر ہو گئے آپ کی شادی لکھنؤ میں ہوئی اس لئے آپنے ایک مکان لکھنؤ اشرف آباد میں خرید فرما لیا ہے اور مستقل طور پر سکونت لکھنؤ میں اختیار فرمائی ہے ہمدرد قوم ہیں شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کے ممبر ہیں۔ انجمن کے ۱۹۳۰ء سے ممبر ہیں

عالیجناب مولانا سیّد علی نقی صاحب صفیؔ

(لکھنؤ)

حالاتِ زندگی دنیائے شاعری میں کون شخص ایسا ہوگا جو حضرت صفیؔ لکھنوی سے واقف نہ ہو۔ آپکے والد بزرگوار سیّد فضل حسین صاحب مرحوم آخری تاجدار اودھ سلطان عالم کے بھائی شاہزادہ مرزا سلیمان قدر بہادر کے معتمد تھے۔ آپ زیدی سیّد ہیں۔ یعنی حضرت زید شہید کی اولاد سے ہیں جیساکہ انھوں نے خود فرمایا ہے ؎

دل سے قریب گو کہ بظاہر بعید ہیں
ہم بھی چراغِ مشہدِ زیدالشہید ہیں

مولانا صفیؔ کے مورثِ اعلیٰ شاہ مبارک غزنی سے آکر دہلی میں مقیم ہوئے پھر سیّد جلال مرحوم نے پنجاب کی سرحد پر قصبہ بنگوڑ کو آباد کیا۔ اور رجّا گردی کے زمانہ میں جاٹوں کے تشدّد و تظلّم سے تنگ آکر اودھ میں آبسے
مولانا صفیؔ قبلہ ۳ رجنوری ۱۸۶۲ء مطابق یکم رجب ۱۲۷۸ھ کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ مولوی نجم الدین صاحب کاکوروی سے درسیات فارسی اور شیخ حافظ علی صاحب بلہیروی سے درسیات عربی حاصل کئے نیز اپنے خسر مولانا مولوی سیّد احمد علی صاحب قبلہ مرحوم سے اور اپنے عمِّ بزرگ سیّد حسین صاحب مرحوم سے جو طبیب حاذق۔ فاضل جید، صاحب اجازہ۔ عالم باعمل اور شہزادہ سلیمان قدر کے اتالیق تھے۔ معقولات و منقولات کا استفادہ کیا۔ فن طب اپنے عزیز اور مشہور حکیم سید باقر حسین صاحب مرحوم سے حاصل کیا۔ امین آباد ہائی اسکول اور کیننگ کالجئیٹ اسکول لکھنؤ میں انٹرنس تک انگریزی تعلیم حاصل کی ۱۸۷۹ء میں تعلیمی سلسلہ منقطع ہونے پر لال اسکول لکھنؤ میں انگریزی کے معلم مقرر ہوئے۔ پھر سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے اور محکمۂ دیوانی میں مختلف عہدوں پر سلطانپور، رائے بریلی وغیرہ رہے بالآخر ۱۹۲۱ء میں جج خفیفہ لکھنؤ کے عہدۂ سررشتہ داری سے پنشن لی۔
مولانا صفیؔ قبلہ کو اوائل عمری ہی سے شاعری کا شوق تھا۔ فن ادب اور عروض کی کتابوں کا بھی خود مطالعہ کرتے رہے اور اس لئے فن شاعری میں کسی اُستاد کے مرہونِ منت ہوئے بغیر کمال حاصل کیا۔ مولانا کو شیعہ کانفرنس سے جو محبت و عشق ہے وہ "لختِ جگر" کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ شیعہ کانفرنس کا کوئی اجلاس ایسا ہوگا جس میں آپنے اپنی درد انگیز نظم نہ پڑھی ہو۔ قوم کی اصلاح و بہبود کے لئے آپ کی ہزاروں نظمیں شائع ہوچکی ہیں۔ اسی وجہ سے آپ کو قوم نے "لسان القوم" کا خطاب دیا ہے۔ قومیت میں جو روح تازہ آپکے "لختِ جگر" نے پھونکی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔
آپ موجودہ زمانہ کے ایسے مسلّم الثبوت اُستاد ہیں کہ نہ صرف لکھنؤ بلکہ ہندوستان اور بیرونِ ہند میں ان کے ادبی کارنامے مشہور ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ہمدرد ہیں۔ سادہ مزاج اور خلیق ہیں۔
اور رجب میں عالی جناب راجہ صاحب محمود آباد بالقابہ کی خدمت میں لکھنؤ حاضر ہوا تو آپ نے میری درخواست پر انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی ممبری قبول فرمائی۔
آپ نے "سلور جوبلی" نمبر کے متعلق دو بند "لختِ جگر" میں شیعہ کانفرنس منعقدہ لکھنؤ کے موقع پر تصنیف فرمائے جو درج ذیل ہیں ؎

ایک دارہ اور ہے جاری جس کا فیضِ عام — جس کی "سلور جوبلی" کا ہو رہا ہے انتظام
جس کا ہے سادات تعلیمی وظیفہ فنڈ نام — مدّتوں سے درحقیقت کر رہا ہے خوب کام
سوکھ جاتے ورنہ صدہا باغِ ملّت کے شجر
جتنی نزہت ہے اسی کی آبیاری کا ثمر

جانے دیجئے بزمِ شوریٰ کو اسی کو دیکھئے — ہے اگر احساس دل پہلو میں کچھ تو دیکھئے
جبر کرکے دل پہ ممکن جس طرح ہو دیکھئے — کم سے کم قومی ادارے ایک یا دو دیکھئے
رائے قائم کیجئے کیوں اپنی بے دیکھے ہوئے
ورنہ جائیں گے یہی اہلِ نظر کہتے ہوئے

عالیجناب سیّد علی نوّاب صاحب رضوی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر دربار ہائی سکول رتلام (لکھنؤ)

حالات زندگی آپ کی ابتدائی تعلیم عربی و فارسی گھر پر ہوئی۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے عربی میں ایم۔ اے کیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۴ء میں علی گڑھ میں ٹریننگ کالج میں داخل ہوئے۔ بی۔ ٹی پاس کرنے کے بعد رتلام میں ہیڈ ماسٹر ہیں۔ ذاکری میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ بڑی درد انگیز مجالس پڑھتے ہیں کچھ عرصہ تک اسلامیہ ہائی اسکول بریلی میں عربی ٹیچر رہے کئی سال تک انجمن سے وظیفہ لیا جس کی ادائیگی شروع کر دی ہے۔ دسمبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولوی سیّد ابرار حسین صاحب معلّم شیعہ دینیات مسلم ہائی اسکول انبالہ

حالات زندگی مولوی سیّد ابرار حسین صاحب نے ابتدائی تعلیم اُردو، فارسی و عربی گھر پر حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ میں داخل ہو گئے اور نمایاں طلباء میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ تعلیم کا شوق لکھنؤ لے گیا اور وہاں سے ممتاز الافاضل وغیرہ امتحانات پاس کئے اور اب آپ مسلم ہائی اسکول انبالہ میں معلّم شیعہ دینیات ہیں اور بورڈنگ ہاؤس کے وارڈن ہیں۔ میرے پنجاب کے دورہ میں آپ سے مجھ کو مدد ملی۔ بڑے جوشیلے اور ہمدرد قوم ہیں۔ قومی امور میں دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ انبالہ میں خاص طور پر ہر دلعزیز ہیں۔ جون ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں اس سے پیشتر بھی ممبر رہ چکے ہیں لیکن درمیان میں سلسلۂ ممبری منقطع ہو گیا تھا آپ نے پھر تجدید فرما دی ہے۔

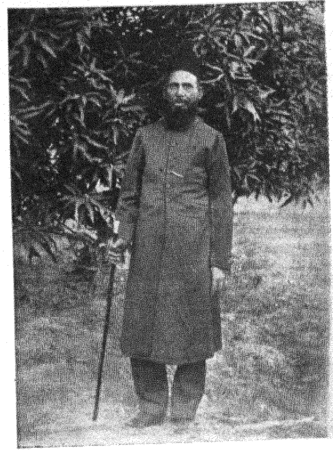
عزیزہ عابدہ بیگم صاحبہ مرحومہ دختر سیّد حسن صاحب بلتستانی شملہ

حالات زندگی عابدہ مرحومہ سیّد حسن صاحب بلتستانی کی صاحبزادی تھیں آپ کو اس بچّی سے بڑی محبت تھی یہ بچّی مقامی اسکول میں پڑھ رہی تھیں کہ یکایک علیل ہوئی اور آٹھ سال کی عمر میں اپنے عزیز و اقارب و رماں کو روتا چھوڑ کر داغ مفارقت دیگئی خدا مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ سیّد حسن صاحب نے اس بچّی کی یاد تازہ رکھنے کے لئے انجمن کا ممبر بنا دیا ہے۔

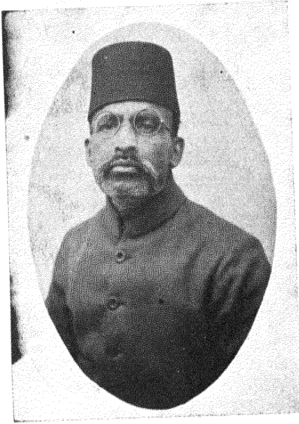
عالیجناب سیّد عتیق حسن صاحب اشرف آرٹسٹ امروہہ

حالات زندگی آپ ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم فارسی، اُردو دینیات وغیرہ گھر پر حاصل کی اس کے بعد انگریزی بقدر ضرورت پڑھی۔ اور ۱۹۲۳ء میں محکمہ وکسی نیشن میں ملازمت کی۔ لیکن ۱۹۲۸ء میں استعفیٰ دے کر بمبئی تشریف لے گئے وہاں پر اسکول آف آرٹس میں فوٹوگرافی و پینٹنگ کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۳ء میں ڈرائینگ ماسٹری پاس کی۔ شاعری سے بھی دلچسپی ہے۔ شرف تخلص کرتے ہیں۔ اپریل ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات کے ممبر ہیں۔ مرثیہ خوانی میں حصہ لیتے ہیں۔

اس سال آپ ایک ممبر تو ضرور مرحمت فرمائیں



عالیجناب سید یوسف حسین صاحب قبلہ



عالیجناب سید ابوالفارق محمد عسکری صاحب بالقابہ



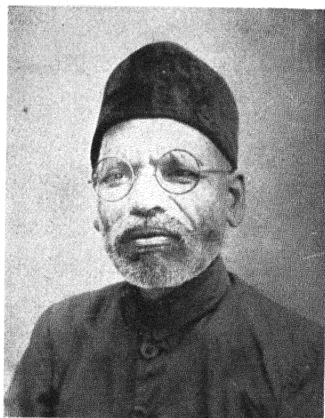
عالیجناب سید عتیق حسن صاحب بالقابہ



عالیجناب سید محمد تقی صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی سید قائم رضا صاحب نسیم بالقابہ



عالیجناب سید مجاہد حسین صاحب جوہر بالقابہ



عالیجناب سید حسن صاحب ملتانی بالقابہ



عالیجناب احمد نواب صاحب بالقابہ

عالیجناب سیّد محمد تقی صاحب بی۔ اے ایل۔ ٹی ہیڈ ماسٹر امام المدارس ہائی اسکول

(امروہہ)

حالات زندگی آپ ۱۹۰۰ء میں امروہہ محلہ بگلہ میں پیدا ہوئے آپکی ابتدائی تعلیم اُردو۔ دینیات وغیرہ آپ کے والد بزرگوار سیّد مہاجر حسین صاحب کے زیر نگرانی ہوئی۔ اس کے بعد آپنے امام المدارس سکول سے درجہ ہفتم پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ سے ۱۹۱۶ء میں انٹرنس پاس کیا۔ ۱۹۱۸ء میں آگرہ کالج سے انٹرمیڈیٹ پاس کیا۔ امتحان انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کے بعد بوجہ علالت تعلیمی سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور پھر ۱۹۲۲ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی ۱۹۲۷ء میں ایل ٹی کا ڈپلومہ حاصل کیا۔ زمانۂ طالب علمی میں آپ اپنے ہمعصروں میں بڑی ممتاز حیثیت اور نمایاں درجہ رکھتے تھے کرکٹ اور ٹینس کے بہترین پلیر تھے کرکٹ اور ٹینس سے ابھی تک دلچسپی موجود ہے۔ محلہ بگلہ میں آپ کا خاندان معززین شہر میں شمار ہوتا ہے۔

قومی خدمات وغیرہ بی۔ اے پاس کرنے کے بعد امام المدارس میں (جس کا سنگ بنیاد ۱۹۱۰ء میں شمس العلما مولوی سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر نے رکھا تھا) ہیڈ ماسٹر ہوگئے۔ یہ اسکول مڈل اسکول تھا آپنے اپنی محنت و تجربہ تعلیم سے اسکول کو پبلک کی نظروں میں وقیع بنا دیا اور اپنے مذہبی جذبہ کے ماتحت شیعہ طلبا کی تعلیم دینیات کے ساتھ سنی طلبا کے لئے بھی تعلیم دینیات کا انتظام فرما دیا۔

آپ کے زمانۂ ہیڈ ماسٹری میں سر مالکم ہیلی سابق گورنر یو پی۔ اور سر سید رضا علی صاحب بہادر بالقابہ اور ڈاکٹر میکنزی وغیرہ اسکول میں تشریف لائے۔ آل احمد گرلز سکول کی مجلس منتظمہ کے ممبر ہیں۔ انجمن اصلاح معاشرہ کے صدر اوّل رہ چکے ہیں۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس سے ہمدردی رکھتے ہیں اور اس کے سالانہ اجلاسوں میں شرکت فرماتے ہیں۔ اسکول کے طلبا میں بڑے ہر دلعزیز ہیں۔ آپ بڑے خلیق اور متواضع واقع ہوئے ہیں اور اساتذہ اسکول کے ساتھ بھی آپ کے تعلقات نہایت خوش گوار ہیں۔ شہر میں اپنی نیک نفسی اور اخلاق کے لئے مشہور ہیں۔

قومی امور میں حتی الامکان حصہ لینے سے دریغ نہیں فرماتے ہیں دسمبر ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔ بڑے محتاط اور دوراندیش ہیں۔

عالیجناب سیّد یوسف حسین صاحب انسپکٹر پولیس پنشنر جارچہ ضلع بلند شہر

حالات زندگی آپ کی ابتدائی تعلیم اُردو۔ فارسی۔ عربی وغیرہ جارچہ میں آپ کے والد بزرگوار سید افضل حسین صاحب کے پاس ہوئی پھر کوٹہ تشریف لیگئے۔ اور محکمہ پولیس میں ملازمت کی اپنے فرائض منصبی کو بطریق احسن انجام دیا۔ اور بہت جلد پولیس انسپکٹر ہوگئے نیمچ اندور۔ گوالیار۔ رتلام وغیرہ میں کارہائے نمایاں کئے اور اس کے صلہ میں برٹش گورنمنٹ سے تمغہ جات اور اسناد حاصل کیں، دربار ۱۹۱۲ء میں آپنے بڑی زبردست خدمات انجام دیں اور انعام حاصل کیا۔ تیس سال کی ملازمت کے بعد پنشن لے کر اپنے وطن مالوف جارچہ ضلع بلند شہر میں سکونت پذیر ہیں آپ نے جارچہ میں ایک بہت وسیع باغ لگایا ہے جو گرد و نواح میں مشہور و معروف ہے اس باغ میں مسافروں کے لئے ایک پیاؤ بھی ہے اور ایک کوٹھی بھی اس باغ میں تعمیر کرائی ہے جارچہ میں خاص شخصیت کے مالک ہیں اور وہاں کے معززین میں شمار ہوتے ہیں میرے حقیقی عم محترم ہیں انجمن کے دسمبر ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد ابوالفاروق محمد عسکری صاحب بریلی

(امروہہ)

سید ابوالفاروق محمد عسکری صاحب امروہوی کی سوانح حیات نوجوان طبقہ کے لئے سبق آموز ثابت ہوگی، آپ کا مسلک ہمیشہ اتحاد و اتفاق رہا ہے اور اپنے زورِ قلم سے بعض مختلف الخیال جماعتوں کو متحد کرانے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ آپنے مذہب کی خدمت بھی باوجود سرکاری ملازمت کے بدرجۂ اتم انجام دی ہے۔ ان تمام وجوہ کے باعث آپ کے حالات زندگی مفصل طور پر شائع کئے جاتے ہیں۔ میں سیّد صاحب ممدوح کا مرہونِ منت ہوں کہ آپ نے اس مطول سوانح حیات کا بار جوبلی نمبر پر نہیں ڈالا

پیدائش و تعلیم ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ میں بمقام امروہہ پیدا ہوئے۔ آپکے والد ماجد جناب سیّد عابد حسین صاحب مرحوم و مغفور جن کا انتقال امروہہ میں تقریباً ۸۳ سال کی عمر میں ۸ رجنوری سنہ ۱۹۳۲ء کو ہوا امروہہ کے اُن چند معزز اور ممتاز بزرگان سادات نقویہ سے تھے جن کا تقویٰ اور امانت و دیانت اور حسن انتظام بحیثیت ایک متولی وقف ہونے کے اس قصبہ میں ضرب المثل ہے۔ سیّد ابوالفاروق صاحب کی ابتدائی تعلیم اُردو، فارسی و عربی بطرز قدیم امروہہ میں ہوئی۔ سنہ ۱۸۹۲ء سے سنہ ۱۸۹۹ء تک باندا گورنمنٹ ہائی اسکول میں اور بعد ازاں کرائسٹ چرچ کانپور میں انگریزی تعلیم حاصل کی۔

مذہب کے متعلق آپکے خیالات ابتدائی سن شعور سے آپ کو مذہبیات سے خاص دلچسپی رہی ہے۔ یہ بات شروع ہی سے ان کے دماغ میں قدرتی طور پر راسخ تھی کہ انسان کا مذہب کسی طرح بر بنائے تقلید نہ ہونا چاہئے بلکہ ہر بنی نوع انسان کو تحقیق و اجتہاد کے ذریعہ سے مذہب کا اختیار کرنا اس کا سب سے پہلا فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کانپور کے دوران قیام میں انہوں نے عیسائیت کا خاص طور سے مطالعہ کیا۔ اس زمانہ میں مسیحی کلیساؤں میں عربی و فارسی اور عبرانی وغیرہ علوم و فنون کے بڑے بڑے جیّد عالم موجود تھے اور جابجا مسلمانوں سے ان کے مذہبی مناظرات ہوتے رہتے تھے سیّد صاحب موصوف نے جب دیکھا کہ علمائے اسلام ان کے مقابلہ میں اکثر الزامی جوابات سے اپنی گلوخلاصی کی سعی کرتے ہیں اور مقام تحقیق میں ان کے جوابات کافی نہیں ہوتے، تو انھیں اس طرف خاص توجہ ہوگئی اور ایک عرصہ تک علمائے مسیحیہ سے مل کر اُن کے دلائل اور معتقدات کی تفتیش کرتے رہے غالباً ان کا یہی طریقۂ کار اس کا سبب ہوا کہ عام طور پر ان کے عیسائی ہو جانے کی شہرت ہوگئی یہاں تک کہ اخبار نور افشاں لودھیانہ اور کانپور کوارٹرلی ریویو میں ان کا تبدیل مذہب کر دینا مشتہر ہوگیا جس کی تردید رسالہ تحفۂ محمدیہ کانپور میں جو مولانا محمد علی صاحب کانپوری سابق ناظم ندوۃ العلما کی سرپرستی میں نکلتا تھا شائع ہوئی۔ کچھ عرصہ کے بعد جب آپ نے اسلام اور عیسائیت کے متعلق قدیم و جدید لٹریچر کا بنظر غائر مطالعہ کر کے مذہب اسلام کی حقانیت کا کافی اطمینان حاصل کر لیا اور پادری صاحبان ان کے مقابلے کی تاب نہ لا سکے تو انھوں نے اہل ہند کے دیگر مذاہب خصوصاً آریہ سماج کی طرف توجہ کی جس کے اپدیشک اس زمانہ میں اہل اسلام کو خصوصیت کے ساتھ آریہ دھرم کی طرف دعوت دے رہے تھے۔ چنانچہ بڑی تلاش اور جد و جہد کے ساتھ انہوں نے ان کی الہامی اور غیر الہامی کتابوں کو فراہم کیا اور ضروری معلومات ان کے اصول و فروع اور دلائل مذہب کے متعلق حاصل کیں۔

اس زمانہ میں میرزائے قادیان کی نئی نبوّت کا شباب تھا۔ ان کی سچائی کے ثبوت میں ایک صاحب نے بڑی تحدّی کے ساتھ قرآن مجید سے ایک عجیب استدلال پیش کیا جس کو علمائے اہل سنّت بغیر تفسیر اہل بیت طاہرین کی طرف رجوع کئے کماینبغی حل کرنے سے قاصر تھے۔ آپ نے رسالہ "القول المتین فی قطع الوتین" میں اس کا محققانہ جواب لکھا جس کو مولانا محمد علی صاحب کانپوری عالم اہل سنّت نے بہت پسند کیا اور کچھ عرصہ کے بعد "رسالہ تحفۂ رحمانیہ" مونگیر میں چھپوایا۔

ایڈیٹر النجم سے سلسلہ مراسلات ابھی تک آپ کی عنان توجہ زیادہ تر مخالفین اسلام کی طرف تھی لیکن ۱۹۰۵ء میں جبکہ آپ بہرائچ کے صدر پوسٹ آفس میں کلرک تھے آپ کو معلوم ہوا کہ لکھنؤ میں کاکوری کے کسی نو خیز اخبار نویس شیخ عبدالشکور نامی کی طرف سے ایک ہفتہ وار اخبار بنام النجم جاری کیا گیا ہے جس میں حمایت اسلام کی بجائے خود اسلامی فرقوں میں جنگ و جدل اور فتنہ و فساد کی بنیاد ڈالی جاتی ہے تو انہوں نے از راہ درد دینی و اخوتِ اسلامی اڈیٹر النجم سے مراسلات کا سلسلہ شروع کیا تاکہ مسلمانوں کی وہ قوت جو آپس کی لڑائی میں بیکار ضائع کی جاتی ہے وہ دشمنان اسلام کے مقابلے میں صرف کیجائے لیکن اڈیٹر مذکور نے اپنی گمراہ کن پالیسی کو نہ بدلا بلکہ احقاق حق کے بہانے سے سنی و شیعہ میں خطرناک منافرت وعناد کے جراثیم پیدا کر دئے۔ آخر کار مجبور ہو کر ۱۹۰۸ء میں سید ابو الفاروق صاحب نے اڈیٹر النجم سے تحریری مناظرہ شروع کر دیا ان کے دس سوالات اجماع وخلافت کے متعلق اڈیٹر النجم نے اپنے اخبار کی تیسری جلد مجریہ ۱۳۲۵ھ میں چھاپنے کو تو چھاپ دئے اور ان کا الٹا سیدھا جواب بھی لکھ مارا مگر جب سید صاحب موصوف نے جواب الجواب لکھ کر بھیجا تو احقاق حق کے مدعی شہر خموشاں کی طرف ہجرت کر گئے۔ متعدد رجسٹری شدہ یاد دہانیاں بھیجیں مگر اڈیٹر صاحب النجم کہاں تھے فبہت الذی کفر۔ مجبور ہو کر آپ نے وہ جوابات رسالہ "القول بالجزم فی انتشار النجم" کی شکل میں ترتیب دیکر رسالہ اصلاح کھجوہ ضلع سارن میں شائع کرا دئے اس کے علاوہ النجم کے مختلف مباحث کے جواب میں متعدد محققانہ علمی مضامین جن میں رسالہ "آیۂ استخلاف و اہل خلاف" ایک بہترین تحقیقات کا مجموعہ ہے رسالہ اصلاح میں مدتوں شائع ہوتے رہے اور آج تک اڈیٹر النجم یا ان کے کسی حامی کی طرف سے ان پر حرف گیری کی جرات نہ ہو سکی۔

آریوں سے مناظرہ ۱۹۱۳ء میں خاص آریہ سماج کی عمارت میں دو روز انھیں مہاشہ ست دیوجی ایک مشہور آریہ لیکچرار سے مناظرہ کا اتفاق ہوا - اس مناظرہ میں جو ویدوں کے الہامی اور غیر الہامی ہونے کے متعلق تھا آریوں کو ان کے مقابلہ میں شکست فاش ہوئی جس کی مکمل روئداد حاجی ریاض الدین احمد حنفی بریلوی ہیڈ ماسٹر مسلم اسکول امروہہ نے شائع کی۔ اس مناظرہ میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ پہلے روز سید صاحب موصوف کی زلزلہ افگن تقریر نے آریہ لیکچرار کو سخت مبہوت کر دیا تھا۔ دوسرے دن سماج نے اس مصیبت سے رہائی کی تدبیر یہ نکالی کہ خود مہاشہ ست دیوجی نے چپکے چپکے سید صاحب سے اسٹیج پر علیحدہ گفتگو کرتے ہوئے دوستانہ لہجہ میں کہا کہ ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے اور شیعہ صاحبان کے درمیان تو ہمیشہ صلح رہی ہے ہماری بحث صرف سنیوں سے ہوتی ہے نہ شیعوں سے آپنے خواہ مخواہ یہ غیر متوقع پالیسی کیوں اختیار کی؟ آپ نے کہا جو پوسٹر آریہ سماج نے شائع کیا تھا اس میں اسلام اور قرآن کا نام لیا گیا - جب آپ اسلام پر حملہ آور ہوں گے تو لا محالہ اس کی جواب دہی ہم پر فرض ہوگی - ابھی یہاں آہستہ آہستہ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ یکایک منتری صاحب آریہ سماج نے جلسہ کے برخاست ہونے کا اعلان کر دیا جس پر حافظ عبدالسمیع صاحب احمدی نے منتری صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ کل خود آپنے وعدہ کیا تھا کہ سید صاحب کے اعتراضات کا جواب کل دیا جائے گا پھر قرارداد کے خلاف جلسہ کیوں ختم کیا جاتا ہے - اسی طرح تمام سناتن دھرم والے اہل ہنود شاکی ہوئے کہ اگر آپ کو یہ شاستر ارتھ منظور نہ تھا تو اس کی ابتدا ہی کیوں کی اور وعدہ کرنے کے بعد بحث کو ناتمام چھوڑ دینا کیا یہ بدعہدی نہیں ہے - بالآخر جب ہر چہار طرف سے شور و غل کی آوازیں بلند ہوئیں تو پردھان جلسہ پنڈت نرنجن دیو نے پکار کر کہا کہ صاحبو بحث کا جاری رکھنا ہماری مصلحت کے خلاف ہے اور خواہ آپ لوگ ہماری شکست ہی کیوں نہ تصور کریں ہم سید صاحب سے کسی طرح بحث کے لئے تیار نہیں ہیں - اس پر سید صاحب اور تمام حاضرین جلسہ اٹھ کھڑے ہوئے، اس وقت کا منظر قابل دید تھا۔

آپنے اسی سال امروہہ میں باتفاق اہل سنت ایک انجمن بنام "دیانند مت کھنڈن سبھا" قایم کی جس کے لکھا دھشٹاتا، حاجی صاحب موصوف اور منتری جناب سید آل محمد صاحب مقرر ہوئے - چار سال اس انجمن نے خوب ترقی کی یہاں تک کہ ۱۹۱۷ء میں اس کا نام انجمن اشاعت الاسلام قرار پایا - جس کے سکریٹری آغا اعجاز احمد صاحب مقرر ہوئے اور انجمن کا دستور العمل بھی نیا مرتب ہو کر پاس ہوا - اس کے سالانہ جلسہ میں جو ۱۹۱۷ء میں حضرات اہل سنت کی ایک وسیع عمارت واقع

محلہ گھیر مناف میں منعقد ہوا تھا۔ باہر سے سُنّی اور شیعہ لیکچرار بلائے گئے۔
جس میں بالاتفاق ایک ہی پلیٹ فارم پر ہر دو فریق کے علما اور فضلا کی تقریریں
صداقت اسلام پر ہوئیں۔ اثنائے جلسہ میں پنڈت رام چندر دہلوی آریہ
اُپدیشک نے ایک اعتراض پیش کیا جس کا جواب دینے کے لئے فاضل دیوبند
مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کھڑے ہوئے اور طرفین کی طرف سے دیر تک
ایک دوسرے پر ردّ و قدح کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن پنڈت رامچندر نے
اس مناظرہ میں مولوی عبد الشکور کی طرح اپنی لفاظی اور کیتادی سے اس قدر
دھاندلی مچائی کہ مولوی مرتضیٰ حسن کی تقریر ماند پڑ گئی اور عوام الناس کو
یقین ہو گیا کہ میدان پنڈت رام چندر کے ہاتھ رہا۔ مولانا خواجہ غلام الحسنین
صاحب پانی پتی نے جو اس جلسہ میں موجود تھے جب اس حالت کو ملاحظہ فرمایا
اور ہزاروں مسلمانوں کے چہرے اپنی مغلوبی کے احساس اور فرط انفعال
سے اُترے ہوئے پائے تو فوراً صدر صاحب سے اجازت لیکر پنڈت جی سے
چند سوالات شروع کر دئے۔ خواجہ صاحب کی ابھی تمہید ہی شروع ہوئی
تھی کہ جواب میں پنڈت جی کی زبان سے رُک رُک کر کچھ مہمل فقرے نکلے جن کا
اصل موضوع سے کوئی تعلق نہ تھا اور چند منٹ کے بعد تو پنڈت جی اس قدر
سراسیمہ اور مبہوت ہوئے کہ کہنا کچھ چاہتے تھے اور زبان سے کچھ نکلتا تھا
پھر تو تمام حاضرین جلسہ نے جس میں بکثرت اہل ہنود بھی شامل تھے یہ تماشہ اپنی
آنکھوں سے دیکھا کہ پنڈت جی کی وہ دھرم پرچارنی زبان جو تھوڑی دیر
پہلے دیوبندی مولوی صاحب کے مقابلہ میں مشین کی طرح چل رہی تھی
وہ ایک شیعہ فاضل کے سامنے یک لخت ایسی بند ہوئی کہ گویا قدرت نے
اُس پر تالا چڑھا دیا۔ واقعاً پنڈت جی کی حالت اُس وقت قابلِ رحم تھی
آخر جناب خواجہ صاحب نے از راہ کریم النفسی ان کے اس عذر کو کہ وہ اس
وقت جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہیں قبول و منظور فرما لیا اُس وقت
بہت سے سُنّی حضرات نے سید ابو الفاروق صاحب سے کہا کہ میر صاحب آپنے
کیوں ناحق اس دیوبند کے مولوی کو بحث کرنے کے لئے کھڑا کر دیا تھا یہ
کام تو آپ ہی لوگوں کے کرنے کا ہے۔ ہمارے مولوی بحث کرنا کیا جانیں
حق تو یہ ہے کہ آپ نے اسلام کی لاج رکھلی خود آغا اعجاز احمد صاحب حنفی نے
فرمایا کہ یہ مولوی لوگ ہیں تو داڑھی منڈانے کو منع کرتے ہیں اور خود بدولت
نے ایک آریہ سے بھرے جلسہ میں اپنی داڑھی منڈا لی اگر خواجہ صاحب کھڑے
نہ ہوتے تو انھوں نے اسلام کو ذلیل کرنے میں کیا کسر اٹھا رکھی تھی غرضکہ تمام
حضرات اہل سنّت خواجہ صاحب کی تقریر سے نہایت خوش ہوئے اور عظیم
الشان جلسہ بڑی کامیابی اور سنّی و شیعہ کے باہمی اتحاد و اتفاق کے ساتھ
ختم ہوا۔

منصوری کا تبادلہ | مارچ ۱۹۱۸ء میں سید صاحب موصوف
امروہہ سے کوہ منصوری تبدیل ہو گئے ادھر ان کے دوست حاجی
ریاض الدین احمد صاحب بریلوی بھی اپنی ملازمت سے سبکدوش ہو کر
اپنے وطن مالوف کو تشریف لے گئے۔ کوہ منصوری پر پہونچ کر میرزائے قادیانی
کے چند مریدوں سے سید صاحب کی ملاقات ہوئی جنہوں نے ختم نبوّت کے
متعلق دو رسائل آپ کے سامنے پیش کئے اور ان کی لاجوابی کا دعویٰ کیا
آپنے زبانی ان کے دلائل کی لغویت کو ثابت کیا مگر ان کا اصرار ہوا کہ ہم تحریری
جواب چاہتے ہیں تاکہ اپنے مولویوں کو دکھائیں۔ آپ وہاں شارلویل
پر سب پوسٹ ماسٹر تھے اور وہاں کی مصروفیت کسی کتاب کی تصنیف و ترتیب
میں مانع تھی۔ آپنے وہ دونوں رسالے جناب مولانا سید محمد ہارون صاحب
قبلہ اعلی اللہ مقامہ کی خدمت میں بھیج کر درخواست کی کہ ان کا مکمل جواب تحریر
فرما کر جلد مرحمت فرمائیں جناب ممدوح نے دو ہفتہ میں جواب مکمل کرکے بھیجدیا
آپنے اس کی طباعت کے لئے چندہ فراہم کیا اور مقبول پریس دہلی میں
اس کو طبع کرایا۔ اس کتاب کا نام ہے "السیف الیمانی علی المسیح القادیانی"
اسی زمانہ میں جناب علامہ ممدوح نے اپنی ضخیم اور محققانہ کتاب ابطال التناسخ
کا مسودہ تیار فرما کر آپکے پاس بھیجا۔ یہ کتاب بھی آپ ہی کی تحریک پر علامہ
ممدوح نے پنڈت لیکھرام کے ثبوت تناسخ کے جواب میں تحریر فرمائی تھی
آپنے مسودہ کو بالاستیعاب دیکھ کر چند اعتراضات کا اضافہ کیا جن سے
عالم مصنف نے تعرض نہیں فرمایا تھا اس کے علاوہ پنڈت دیانند بانی
آریہ سماج کی تفسیر "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" سے تناسخ کے
متعلق آریہ نقطہ نظر کو واضح کیا تاکہ اس موضوع پر مکمل تبصرہ کرنے میں سہولت
ہو۔ جب یہ مسودہ مصنف علّام کی خدمت میں واپس ہوا تو جناب ممدوح
آپ کی تجاویز کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور کتاب پر دوبارہ نظر فرما کر

اور جن چیزوں کی اس میں کمی تھی ان کو باحسن وجوہ مکمل کرکے آپکے پاس پھر
واپس کر دیا۔ اس مرتبہ کتاب بلحاظ قوت استدلال اور جامعیت کلام ہر
طرح کافی ووافی تھی مگر آپنے اس کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے لئے
جناب مولانا خواجہ غلام الحسنین صاحب پانی پتی کی خدمت میں بھیجدیا تاکہ
ممدوح اس کے تمام مباحث پر نمبر وار سرخیاں قائم کرکے فہرست مضامین
مرتب فرمائیں۔ چنانچہ جناب خواجہ صاحب قبلہ کی جدید ترتیب و تہذیب
کے بعد یہ کتاب لکھنؤ میں شائع ہوئی۔

امروہہ میں اتحاد واتفاق کی سعی بلیغ

۱۹۱۸ء کے حالات میں
یہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے کہ امروہہ میں انجمن اشاعت اسلام کے قیام سے جو سنی
اور شیعہ دونوں کی مشترکہ انجمن تھی چونکہ فریقین کے باہمی تعلقات نہایت
خوشگوار قائم ہوگئے تھے امروہہ کے چند ہنگامہ پسند نواصب کو ان کا یہ اتحاد
و اتفاق سخت ناگوار تھا اور وہ اس اخوت اسلامی کی شان کو مٹانے کی
فکر میں عرصہ سے بے چین ہو رہے تھے۔

ادھر سید ابوالفاروق صاحب اور حاجی ریاض الدین احمد صاحب دونوں
جو اس مبارک تحریک کے روح رواں تھے امروہہ سے باہر جا ہی چکے
تھے اب انھیں میدان خالی پاکر اپنے منصوبوں کو پورا کرنے کا کافی موقع
ملگیا۔ انھوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر انجمن اشاعت اسلام پر اپنا
قبضہ جمالیا اور اس کے سالانہ جلسہ میں لکھنؤ سے مولوی عبدالشکور کو
بلایا مولوی صاحب نے امروہہ پہونچ کر حسب عادت نہایت اشتعال انگیز
تقریریں کیں اور اپنے زور تقریر سے اُن تمام مخلصانہ روابط و مراسم
باہمی کو جو سنی اور شیعہ میں قائم ہو چکے تھے یکایک انتہائی نفرت و عناد سے بدل
دیا۔ یہاں تک کہ انجمن اشاعت اسلام کا دفتر سنی اور شیعہ کا محاذ جنگ
بن گیا۔

سید ابوالفاروق صاحب کو جب اپنی قائم کردہ انجمن کے اس افسوسناک
انقلاب کا حال معلوم ہوا تو انہیں سخت روحانی تکلیف پہونچی اور انہوں
نے اس فتنہ کو فرو کرنے کی بقدر استطاعت کوشش کی۔ مولوی عبدالشکور
کی خارجیت کا امروہہ کے سنی مسلمانوں پر گہرا رنگ چڑھ چکا تھا اور وہ
اس کے چند گمراہ کن رسالوں کو جو کذب و افترا کی پوٹ تھے وحی آسمانی کی
طرح لاجواب سمجھ کر ہر چہار طرف اچھالتے اور بغلیں بجاتے پھرتے تھے آپنے امروہہ
پہونچ کر ان فریب خوردہ مسلمانوں پر ملائے مذکور کی اصلی حقیقت کو بالکل
بے نقاب کر دیا اور رسالہ "دافع البھتان و التقیۃ فی الاسلام"
اور رسالہ "نیاز نامہ" لکھ کر اور عام طور سے بلاقیمت شائع کرکے بتا دیا کہ
ملائے مذکور کتنے پانی میں ہے اور یہ کہ اس کے لچر اور پوچ دلائل تار عنکبوت
سے زیادہ مضبوط نہیں۔ آپکے ان رسائل ثلثہ کا یہ اثر ہوا کہ اہل سنت میں
جو سمجھدار لوگ تھے وہ عبدالشکور کے دجل و فریب سے واقف ہوگئے اور انہوں
نے شکوری جماعت پر شدومد کے ساتھ طعن و تشنیع کرنا شروع کر دیا یہاں
تک کہ دسمبر ۱۹۲۲ء کے مناظرہ میں جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ
طاب ثراہ نے جلسہ عام میں ملائے مذکور کی جو درگت بنائی اُس نے امروہہ
میں اس جماعت کی تمام آرزوؤں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔

۱۹۲۶ء میں امروہہ کی شیعہ جماعت میں بدقسمتی سے مجتہد بازی کا ایک ہنگامہ
برپا ہوگیا۔ دو مقامی مجتہد صاحبان کی سادہ لوح پارٹیاں عوام الناس
کی طرح متصادم ہوئیں اور ہر ایک نے مُلّا اِزم کے زیر اثر اپنے اپنے جناب
کو آسمان ہفتم پر پہنچانے کی سعی لاحاصل میں ایک دوسرے کی تحقیر و تذلیل پر
علانیہ کمر باندھ لی اور عامیانہ پمفلٹ بازی شروع کر دی۔ اس فتنہ کے
شعلے اس قدر مشتعل ہوئے کہ ذاتی حملوں سے گزر کر محض ضدم ضدا میں شیعہ
اصول و عقائد اور مسلمات مذہبی بھی ان کے اعتراضات کا نشانہ بنا دیئے گئے
سید ابوالفاروق صاحب کا قیام اس عرصہ میں مراد آباد میں تھا۔ انہوں
نے وہیں بیٹھے بیٹھے اس طوفان بے تمیزی کے انسداد کی فکر کی اور بہت جلد
ایک فیصلہ کن رسالہ بنام "رقیمۃ الوداد الی مدیر الاتحاد" بلاقیمت
شائع کرکے علمی و مذہبی مسائل کو تحقیق کی روشنی اور معتدل پیرایہ میں
اس تہذیب و متانت اور حزم و احتیاط کے ساتھ منظر عام پر پیش کیا
جس سے دونوں پارٹیاں مطمئن ہوگئیں
اور اس طرح خدا خدا کرکے اس ناگوار نزاع و اختلاف کا خاتمہ ہوا
کتاب رقیمۃ الوداد کے متعلق یہ امر خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے
کہ یہ کتاب جب تقدس مآب جناب شمس العلماء مولانا السید نجم الحسن صاحب
قبلہ اور جلالت مآب صدر المحققین شمس العلماء حضرت ناصر الملۃ دام ظلہما العالی

کے ملاحظہ سے گذری تو حضرات ممدوحین نے بذریعہ خطوط نہایت مسرت کا
اظہار فرمایا۔ جناب مولانا سید یوسف حسین صاحب قبلہ مجتہد نجفی اعلی اللہ
مقامہ شیعہ ڈین مسلم یونیورسٹی نے علی گڈھ سے مصنف کے آزادانہ اور
بے لاگ تبصرہ کو بنظر استحسان دیکھتے ہوئے مصنف کو مبارکباد لکھ کر بھیجی۔
جناب عمدۃ العلما مولانا سید خورشید حسن صاحب قبلہ مقیم شیعہ مسجد گیا
صوبہ بہار نے اس پر تفصیلی ریویو لکھ کر مصنف کے پاس بھیجا جس میں خاص
طور سے اس کے مباحث عدل اور فلسفہ نجات کو مفید اور بہترین بتاتے
ہوئے کتاب کو شیعہ علم الکلام کے اُردو لٹریچر میں قابل قدر اضافہ تسلیم کیا۔

تاریخ امروہہ کا جواب ۱۹۳۰ء میں شیخ محمود احمد صاحب
عباسی کی "تاریخ امروہہ" سے تمام شیوخ و سادات امروہہ کے جذبات
قلبی مجروح ہو رہے تھے اور اس سلسلہ میں ہر چہار طرف سے پمفلٹ بازی
کا ایک طوفان بے تمیزی برپا تھا۔ عباسی صاحب نے اپنی تاریخ اور متعدد
رسالوں میں واقعہ نگاری کے بہانے سے سادات امروہہ کے آبائے کرام
اور اُن کے مذہبی معتقدات پر بھی حد سے زیادہ افترا پردازی کے ساتھ
دل آزار حملے کئے۔ یہ ایک ایسا وقت تھا جس میں باقتضائے حمیت و درد
دینی سید ابوالفاروق صاحب مجبور تھے کہ عباسی صاحب کی تاریخ امروہہ
کے جواب میں ایک فیصلہ کن اور زبردست کتاب بنام "سرمۂ چشم عباسی
المعروف بہ آفتاب صداقت" لکھ کر طبع کرائی۔ امروہہ کے تمام
تمام سنی اور شیعہ تعلیم یافتہ اصحاب میں اُس کی بکثرت جلدیں بلاقیمت تقسیم کی
گئیں اور ہندوستان کے مختلف مقامات پر مشاہیر علماء و فضلائے اہل
سنت و اہل تشیع کی خدمت میں دو سو سے زیادہ نسخے بادائے محصول
ڈاک بھیجے گئے۔ کتاب کا شائع ہونا تھا کہ شیخ صاحب کی آنکھوں میں سرسوں
پھول گئی اور انجام کار عباسیت کی کساد بازاری کے ساتھ ان کی تمام نقالی
اور ہمہ دانی کے دعوے انتہائی ذلت و خواری کے ساتھ ختم ہوئے بہت
سر مارا ناخنوں تک زور لگائے مگر آفتاب صداقت کا جواب نہ ہونا تھا
نہ ہوا۔ اس کتاب نے صرف عباسی صاحب ہی کو لاجواب نہیں بنادیا بلکہ
دیگر علماء اہل سنت نے اس امر کا اعتراف کیا کہ اس کتاب کا جواب
قطعاً ناممکن ہے۔ جس کی وجہ یہ بتائی کہ اس کے دلائل چونکہ ہمارے
مسلمات ہیں اس لئے ان کا جواب صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ
مذہب اہل سنت ہی کو خیرباد کہدیا جائے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ
اس کتاب کی برکت سے فرنگی محل کے ایک فاضل اجل نے مذہب حق
کو قبول کیا اور بہت سے تعلیم یافتہ اہل سنت کے عقائد میں انقلاب
عظیم پیدا ہوگیا۔ علی گڈھ میں آئی۔ ایم۔ ہائی اسکول امروہہ کا
ایک وفد جناب آنریبل نواب مولانا حاجی فضل اللہ خاں صاحب
بالقابہ کی خدمت میں پہونچا تو نواب صاحب ممدوح نے وفد کے سامنے
اس کتاب کا خاص طور سے ذکر کیا اور بکمال مسرت اس کی تہذیب و
متانت اور حکیمانہ طرز استدلال کا اعتراف فرمایا۔ اس وفد میں جناب
سید معز حسین صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل اور مسٹر
کاظم علی خاں صاحب ایڈوکیٹ اور مسٹر سید تقی ہادی صاحب بی
اے۔ ایل۔ بی۔ ہیڈ آئی۔ ایم ہائی اسکول اور دیگر معززین شامل
تھے جنہوں نے امروہہ تشریف لاکر اس واقعہ کا ذکر فرمایا۔
حال میں انجمن مؤید العلوم مدرسۃ الواعظین لکھنؤ نے آپ کی ایک معرکۃ
الآرا کتاب "**القول الجمیل فی التورات و الانجیل**" جو کئی سال
ہوئے جناب تقدس مآب شمس العلما حضرت نجم الملۃ دامت برکاتہٗ کی
خاص فرمائش پر آپ نے لکھی تھی شائع کی ہے۔
اس کتاب کا سبب تالیف ایک خاص واقعہ ہے جس کی تفصیل کا یہاں
موقع نہیں ہے اور شکر ہے کہ جس نئے فتنہ کا آغاز اس کی تصنیف کا داعی
ہوا تھا اس کے سدباب کرنے میں مصنف کو اعلیٰ کامیابی حاصل ہوئی
یہ کتاب مروجہ بائبل کے جعلی اور مصنوعی ہونے کی بابت اندرونی اور
بیرونی شہادتوں کے علاوہ (جو عہد عتیق و عہد جدید کی تصریحات
اور علمائے مسیحیہ کی قدیم اور جدید کتب تفاسیر و تواریخ سے ماخوذ
ہیں) اس مشکل ترین قضیہ کا اطمینان بخش فیصلہ پیش کرتی ہے کہ انبیاء
سابقین کی وہ منزل من اللہ کتابیں جنکا نزول قرآن کے وقت موجود
فی الخارج ہونا خود قرآن سے ثابت ہوتا ہے آیا فی الواقع محرف ہوگئیں
یا وہ تحریف سے بالکل منزہ ابتک موجود و محفوظ ہیں اور ہیں تو کس طرح
اور کہاں۔

سید ابو الفاروق صاحب کی دینی و مذہبی خدمات کا ایک مختصر تذکرہ بقدر گنجائش یہاں درج کیا گیا ہے۔ آپ کی زندگی ان لوگوں کے لئے جو مخصوص کسب معیشت ہی کے دھندوں کے لئے وقف رہتے ہوئے مذہبی معلومات کے اکتساب اور خدمات دینی کی طرف التفات کو عملاً ناممکن اور محال سمجھتے ہیں بہت زیادہ سبق آموز ہے وہ دیکھیں کہ محکمۂ ڈاک و تار کا ایک کثیر العیال ملازم جس کی صحت جسمانی فطرتاً نہایت سقیم اور کمزور رہوا اور جس کے تمام اوقات صبح سے شام تک ہمیشہ اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی میں صرف ہوتے ہوں جہاں اور تعطیلوں کا تو کیا ذکر ایک اتوار کو بھی پورے دن کی چھٹی نہیں ہوتی وہ کس طرح ان اہم خدمات دینی کے لئے وقت نکال سکتا ہے۔

موصوف کا قیام آج کل بریلی میں ہے جہاں کہ وہ صدر پوسٹ آفس میں ڈپٹی پوسٹ ماسٹری کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ بڑے خوش اخلاق اور ہمدرد قوم ہیں۔ مارچ ۱۹۳۶ء سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبر ہیں۔ نام و نمود سے کوسوں دور ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی اکثر تصانیف آپ کے ایک عزیز نے شائع کی ہیں اور اس طرح سے مذہب کی زبردست خدمت انجام دی ہے۔

عالیجناب مولوی علی احمد صاحب جعفری خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس علی گڑھ

حالات زندگی آپ کا وطن مالوف بدایوں ہے۔ آپ کا خاندان بدایوں میں نہایت مقتدر و معزز شمار ہوتا ہے اور اس خاندان کے افراد بڑے بڑے ممتاز عہدوں پر مامور ہیں۔ آپ کا تعلیمی زمانہ نہایت شاندار گذرا اس کے بعد محکمۂ تعلیم میں داخل ہوگئے اور آج کل ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہیں اور علیگڈھ میں تعینات ہیں۔ آپ کی قابلیت محنت اور دیانتداری کی وجہ سے افسران محکمہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور اس صلہ میں خان صاحب کا خطاب مرحمت ہوا۔ نام و نمود سے کوسوں دور ہیں۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین سے خاص دلچسپی ہے۔ آپ اکتوبر ۱۹۳۴ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور اس کی توسیع میں کوشش فرماتے رہتے ہیں۔

عالیجناب سید احمد نواب صاحب مظفرپور

حالات زندگی آپکے والد ماجد حاجی سید علی نواب صاحب مرحوم اور دادا حاجی سید محمد تقی خاں صاحب مرحوم واقف وقف نواب تقی کمرہ مظفرپور ہیں۔ ابتدائی تعلیم سے فراغت کے بعد بغرض تعلیم بیرسٹری لندن گئے اور فراغ تعلیم کے بعد مظفرپور میں بعہدۂ ڈپٹی کلکٹری مامور ہوئے اب چند سال سے پنشن پاکر مکان ہی پر مقیم ہیں اور بیرسٹری کرتے ہیں ۱۹۲۳ء میں اپنے دادا مرحوم کے وقف مذکور کے متولی مقرر ہوئے اور ابتک اس دینی خدمت کو تا امکان ادا کر رہے ہیں۔

قومی خدمات جنوری ۱۹۳۶ء سے قوم کے مفید اور ہر دلعزیز ادارے سادات و مومنین وظیفہ فنڈ کے ممبر ہیں اور آپکی اہلیہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ خود بھی انجمن وظیفہ سادات کی ممبر ہیں اور اپنے والد مرحوم کے وقف کی متولیہ ہیں۔

عالیجناب سید حسن صاحب بلتستانی (شملہ)

حالات زندگی آپ گورنمنٹ آف انڈیا پریس میں ملازم ہیں ۱۹۲۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ادیب عالم کا امتحان پاس کیا اور ۱۹۳۰ء میں

میٹرک میں کامیابی ہوئی۔ ۱۹۳۲ء میں جبکہ اصلاحات کشمیر کی جدوجہد ہو رہی تھی۔ چند احباب کی کوششوں کے ساتھ انجمن جوانان بلتستان کے قیام میں آپ نے سرتوڑ کوشش کی اور اس کے سکریٹری شپ کے لئے آپ کا انتخاب ہوا۔ اپنی سکریٹری شپ کے زمانہ میں آپ نے اپنے عزیز برادر مسٹر ذکادت علی صاحب بی۔اے کی مدد سے ایک یادداشت تیار کی جو انجمن جوانان بلتستان کی طرف سے ریاست کشمیر میں فرانچائز کمیٹی کو بھیجی گئی جس میں دیگر مطالبات کے علاوہ علاقہ بلتستان سے تین نمایندے اسمبلی میں لینے کے لئے درخواست کی گئی تھی۔ الحمدللہ اس پر توجہ کی گئی اور علاقہ مذکور سے دو نمایندے کشمیر اسمبلی میں لئے گئے۔

بلتستان میں اہل حدیث کانفرنس کی تبلیغی جدوجہد سے آل انڈیا شیعہ کانفرنس و مدرستہ الواعظین کو سب سے پیشتر آپ نے مطلع کیا اور آپ کی ہی تحریک پر مدرستہ الواعظین کی طرف سے مشن بلتستان برائے اصلاح و تبلیغ بھیجا گیا۔ جو کارآمد ثابت ہوا۔ الحمدللہ شیعی دنیا میں بلتستان کو تعارف کرانے میں آپ کا نام صف اولین میں ہے۔ مقامی انجمن حیدریہ رجسٹرڈ شملہ کے دو سال سکریٹری رہے۔ اس کے علاوہ آپ تمام قومی تحریکات میں دلچسپی کا اظہار فرماتے ہیں، شیعہ کانفرنس کے ہمدرد و معاون ہیں انجمن کے اوائل ۱۹۳۲ء سے ممبر ہیں اور توسیع ممبران میں سعی فرماتے رہتے ہیں۔

عالیجناب سیّد مجاہد حسین صاحب جوہر ایڈیٹر اتحاد امروہہ

حالات زندگی سید مجاہد حسین صاحب جوہر کی ذات شیعی دنیا میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ اٹھائیس سال سے بذریعہ اخبار اتحاد امروہہ قوم کی زبردست خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کو اگر شیعہ جرائد میں "فادر آف شیعہ پیپرس" کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اتحاد نے شیعہ قوم میں قومیت کی روح پیدا کر دی تھی اور اس کی خدمات کے اعتراف میں علماء و روساء امراء نے تعریفی مضامین شائع کرائے۔ شیعہ کالج کے اجراء کے زمانہ میں آپ نے بڑی قومی خدمات انجام دی ہیں، اہل امروہہ کی خدمات بھی آپ بطریق احسن انجام دے رہے ہیں۔ اس عالم پیری میں جوانوں سے زیادہ ہمت و استقلال کے مالک ہیں ضعیفی میں ایک جوان العمر بیٹے محامد حسین نے انتقال کیا اور اب دوسرے صاحبزادہ سیّد مشاہد حسین صاحب عرصہ تین سال سے علیل ہیں۔ ناظرین اُن کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ کو انجمن سے خاص ہمدردی ہے۔ میرے مضامین جوبلی نمبر کے لئے برابر اتحاد میں شائع ہوتے رہے اور کئی ماہ تک اتحاد بعض حضرات کی خدمت میں بلاقیمت جاتا رہا اوائل ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولوی سیّد قائم رضا صاحب نسیم امروہوی
(لکھنؤ)

حالات زندگی آپ حضرت فرزدق ہند شمیم امروہوی کے پوتے ہیں، وطن مألوف امروہہ ہے پیدائش محلہ دانشمندان ہے، ابتدائی و اعلیٰ تعلیم نورالمدارس میں ہوئی امتحان السنۂ شرقیہ پاس کرنے کے بعد محکمۂ تعلیم میں ملازمت اختیار کی کالیچرن ہائی اسکول میں ہیڈ مولوی ہیں ایک باکمال ادیب ہیں، آپ کی متعدد کتب اُردو نصاب میں داخل ہیں۔ شاعر بھی ہیں نسیم تخلص کرتے ہیں، نہایت پاکیزہ کلام ہے۔ مرثیہ گوئی میں خاص کمال حاصل ہے۔ بڑی خوبیوں کے حامل ہیں لکھنؤ کے شعراء میں خاص درجہ امتیاز رکھتے ہیں۔ جوبلی نمبر کو مبلغ بیس روپیہ کا عطیہ مرحمت فرمایا لیکن مفصل حالات زندگی اپنی عدیم الفرصتی کے باعث تحریر نہیں فرما سکے۔ اس لئے میں نے یہ مختصر حالات قلمبند کر دئے ہیں، آپ اپریل ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد محمد مستحسن صاحب زیدی مرحوم بیرسٹر پروفیسر میرٹھ کالج

(میرٹھ)

مجھ کو شوق ہوسٹل کے افتتاح کے موقع پر عالی جناب سیّد محمد مستحسن صاحب مرحوم بیرسٹر نے فروری سنہ ۱۹۳۶ء میں میرٹھ مدعو کیا تھا۔ اُس وقت میں نے مرحوم سے درخواست کی تھی کہ جوبلی نمبر کے لئے حالات مرحمت فرما دیجئے۔ آپنے مجھ کو سال ولادت وغیرہ بتادئے اور فرمایا کہ میری سوانح عمری ہی کیا ہے جو کچھ ہے وہ تم کو معلوم ہے تم خود لکھ سکتے ہو لیکن افسوس کہ مرحوم نے ۳ر مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو اس دار فانی سے کوچ فرمایا اور مجھ کو بادل ناخواستہ آپکے حالات خود لکھنے پڑے جو بہت تشنہ تھے لیکن میں بیگم زیدی صاحبہ کا مرہون منت ہوں کہ آپنے خود زیدی مرحوم کے مفصل حالات قلمبند کرنے کی زحمت فرمائی اور قوم کے ایک مایۂ ناز فرد کے کارنامے روشنی میں آگئے۔

بیگم زیدی صاحبہ آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب مرحوم کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں آپ نہایت قابل اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ آپنے جس دردانگیز اور دلچسپ پیرایہ میں حالات قلمبند کئے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ اسی وجہ سے میں نے اس میں ترمیم و تنسیخ نہیں کی اور ان حالات کو بیگم صاحبہ کے الفاظ میں بجنسہ درج کر دیا ہے۔ آپ کی طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عربی، فارسی، اُردو میں مہارت تام رکھتی ہیں۔ زبان کی سادگی۔ خیالات کی شائستگی اور جذبات کی دردانگیزی نے مجبور کیا کہ ایک سوگوار شریف النفس خاتون کے جذبات محبت خداوند مجازی کو آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر دوں۔ بیگم ممدوحہ کا میں شکرگزار ہوں کہ آپنے اس طویل سیرۃ زیدی کا بار طباعت جوبلی نمبر پر نہیں پڑنے دیا۔

(اعجاز رجارچوی)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا

تراکہ از کرمت شاد بود دشمن و دوست — زکف چو دشمنی دادیم دوستی بنگر
زرفتن تو اگر رفتگاں خوش اند چہ سود — کہ ماندگان ترا ماند داغہا بہ جگر
تراکہ گفت؟ کہ از لوحِ قبر کن بالیں — تراکہ گفت؟ کہ از خاک گور کن بستر
ترا خدائے دہد جائے در کنارِ نبی — چہ ایں نبی پدرت باشد و چہ پیغمبر

تمہید اور وجہ تاخیر

فروری سنہ ۱۹۳۶ء میں انجمن وظیفہ سادات سے ایک خط میرے شوہر جناب زیدی صاحب کے نام آیا تھا کہ وہ اپنی مختصر سوانح حیات لکھ کر بھیجیں اور اپنے حالات زندگی سے سب ممبران و اہل اسلام کو مستفید کریں تاکہ اُن کے حالات سب ممبران انجمن کے حالات کے ساتھ انجمن کی پچیس سالہ جوبلی کے موقع پر شائع کئے جائیں۔ اگرچہ وہ اپنے حالات زندگی کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے تھے بلکہ اپنے حالات سے زیادہ اپنے والد مرحوم کے حالات زندگی لکھنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ مگر افسوس ہزار افسوس کہ اس کے دو ڈیڑھ ہفتہ کے اندر ہی اپریشن کی ناگہانی آفت کے سبب قضا کے بے رحم ہاتھوں نے زیدی صاحب جیسے ہمہ صفت موصوف انسان کو ہم جیسے بدقسمتوں سے چھین لیا۔ اور نہ صرف ایک ارادہ بلکہ اُن کے ہزاروں نیک ارادوں اور اُن کے دوستوں، عزیزوں، ہموطنوں کی بے شمار آرزوؤں کا خون ہوگیا۔ ع۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

۲ر مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو آپریشن ہوا اور ۳ر مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو ۴ بجے صبح

زیدی صاحب نے ۹ ر ذی الحجہ بروز جمعہ اس دارِ ناپائیدار کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خیر باد کہدیا اور اپنے تمام اعزّہ، دوستوں کو رنجیدہ اور اپنے حرماں نصیب بیوی بچّوں کو مثلِ ماہیِ بے آب تڑپتا چھوڑ کر سفرِ آخرت اختیار کیا۔ کیا واقعی دنیا نیک اور ہمارے جیسے فرشتہ صفت انسان کے رہنے کی جگہ نہیں ہے؟

اس واقعہ عظیم کے بعد جو حالت دل و دماغ کی ہوئی اور اس کوہِ الم کا جو اثر مجھ پر پڑا نہ وہ بیان کیا جا سکتا ہے نہ احاطۂ تحریر میں آسکتا ہے بس یہی خیال کر لینا کافی ہے کہ جس سانحہ کا اثر اور غم ملنے والوں، دوستوں، عزیزوں، اہلِ شہر، اہلِ اسلام اور غیروں تک کے دلوں پر ہے، اس غم سے اُن کے بدقسمت بیوی بچّوں کی حالت جس قدر خراب ہو کم ہے اور وہ جتنے خون کے آنسو روئیں بجا ہے۔ اوّل تو اپنی اور بچّوں کی بربادی کا غم اور اس پر زیدی صاحب کے بے مثل اخلاق اور صفاتِ حسنہ کی یاد تا دمِ مرگ دل سے فراموش ہونے والی چیزیں نہیں ہیں۔ اور میری حالت اس واقعہ کے سال بھر بعد تک ایسی نہ تھی کہ میں کوئی دماغی کام کر سکوں، یا قلم بھی پکڑ سکوں۔ اسی سبب سے باوجود اپنے ارادہ اور خواہش کے میں اب تک زیدی صاحب کے حالات نہ لکھ سکی جس کا مجھ کو افسوس ہے۔ نیز میرا خیال تھا کہ انجمن کی رپورٹ تیار ہو گئی ہوگی اور اب وقت گذر چکا ہے لیکن گذشتہ ہفتہ مجھے پانی پت میں اپنے عمِ بزرگوار (جناب مولنا خواجہ غلام الحسنین صاحب قبلہ سے معلوم ہوا کہ ابھی رپورٹ چھپی نہیں بلکہ عنقریب چھپنے والی ہے لہذا اب میں نے اپنے دل کو سنبھال کر ارادہ کر لیا کہ میں اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنے شوہر مرحوم کے مختصر حالاتِ زندگی لکھ کر انجمن کی خدمت میں پیش کر دوں اگرچہ اصل مکمل حالات تو وہی ہوتے جو زیدی صاحب (اگر اُن کی عمر وفا کرتی) خود لکھتے اور ہم لوگ اُن سے مستفید ہوتے مگر مشیت ایزدی میں کسی کا چارہ نہیں ہے افسوس "ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال" بہر حال میں امید کرتی ہوں کہ باوجود اس کے کہ میری یہ ناچیز تحریر بلحاظ میری ناقابلیت کے کوئی اہمیت نہیں رکھتی، تاہم اس لحاظ سے قابلِ مطالعہ ضرور ہے کہ اس میں ایک فرشتہ صفت انسان کی سیرت کا ہلکا سا خاکہ دکھایا گیا ہے اور اُن کی قابلِ تقلید زندگی کا اس سے کچھ اندازہ ہو سکتا ہے مجھے امید ہے کہ قابل آنریری پروپگنڈا سکریٹری صاحب اور دیگر ممبران میری کم علمی کو نظر انداز کر کے جنابِ امیر المومنین علی علیہ السلام کے اس مقولہ پر عمل کریں گے کہ "انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال۔ یعنی یہ نہ دیکھنا چاہئے کہ کس نے کہا ہے بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا کہا ہے۔

خاندان اور حسب نسب | میرے شوہر سیّد محمد مستحسن صاحب زیدی بیرسٹر ایٹ لا (آنریری متولی وقف منصبیہ میرٹھ) ابن خان بہادر ڈپٹی حاجی سیّد محمد حسین صاحب شوق سابق متولی وقف مذکور سادات بنی فاطمہ سے تھے اور اُن کا سلسلۂ نسب ماں باپ دونوں کی طرف سے اس طرح جناب علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام اور جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے، وہ امام چہارم علی ابن الحسینؑ جناب امام زین العابدین علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت زید شہید کی اولاد میں سے تھے اور اسی نسبت سے زیدی کہلاتے ہیں۔ حضرت زید شہید کی خصوصیات جو اُن مردی اور شجاعت وغیرہ محتاجِ بیان نہیں۔ زیدی صاحب کی والدہ حضرت امام علیؑ ابن موسیٰ رضاؑ کی اولاد میں سے تھیں اور بہت نیک بیوی تھیں زیدی صاحب کا خاندان کئی سو سال کا عرصہ ہوا عرب سے ایران آیا اور کچھ مدت تک وہاں رہ کر سامانہ (ریاست پٹیالہ) میں آکر آباد ہو گیا، اور اور اس کے بعد ان حضرات نے سامانہ سے ترکِ وطن کر دیا اور سہارنپور میں آکر سکونت اختیار کر لی۔ اور وہاں بھی اپنے محلہ کا نام سامانہ کے نام پر رکھا ان کا محلہ اب بھی محلہ سادات سامانیان کے نام سے مشہور ہے اس خاندان کو تقریباً دو سو سال کا عرصہ سہارنپور آتے ہوئے ہو گیا ہے مگر اب بھی ان کی جائدادیں اور مکانات وہاں موجود ہیں۔

شوق صاحب کا ذکر | زیدی صاحب کے دادا ڈپٹی سیّد جمعیت علی صاحب مرحوم ایک باخدا۔ پرہیزگار۔ متدیّن اور عاشقِ حسین بزرگ تھے اور اپنے زمانہ کے سربرآوردہ لوگوں میں گنے جاتے تھے اُن کے بڑے بیٹے خان بہادر ڈپٹی سیّد محمد حسین صاحب شوق ڈپٹی مجسٹریٹ نہر تھے اور ڈپٹی صاحب مرحوم کے منجھلے (تیسرے) بیٹے سیّد محمد مستحسن صاحب زیدی تھے۔ جناب شوق مرحوم کا علمی و مذہبی شوق اور قرآنی ذوق اُن کی طبیعت ثانیہ بن گیا تھا۔ وہ کلام الٰہی کے مطالب و معانی پر کافی عبور رکھتے تھے اور

علاوہ کلام الٰہی کی باقاعدہ تلاوت کے اُس پر عمل بھی کرتے تھے اُن کے زہد و اتقا کی مثالیں دنیا میں فی زمانہ بہت کم ہیں فرض نماز اور نماز شب کی پابندی اس سے ظاہر ہے کہ اُن کی صرف دو روز کی نماز شب آخری وقت میں قضا ہوئی ہے اور فرض نماز انتقال سے دو گھنٹے قبل بھی ادا کر چکے تھے۔ وقف منصبیہ کی جو خدمات بیس سال تک زیدی صاحب اور شوق صاحب نے کی ہیں اُن کی شاہد وقف کی گذشتہ بیس سالہ رپورٹیں موجود ہیں۔ مرحوم کو شاعری سے بہت شغف تھا اُن کی متعدد نظمیں جو اخباروں اور رسالوں میں شائع ہوئیں ان کے علاوہ انہوں نے نظموں کا دیوان بھی لکھا ہے جو افسوس ہے کہ زیدی صاحب کی بے وقت وفات کے سبب شائع نہ ہو سکا اور زیدی صاحب کو اس کے چھپوانے کا وقت نہ ملا ورنہ اُن کا ارادہ اپنے والد مرحوم کے دیوان کو چھپوانے کا پختہ تھا۔

شوق صاحب کا اتقا | ڈپٹی صاحب مرحوم کی نیکی اور حیاداری ایسی تھی کہ اپنی مجسٹریٹی کے زمانہ میں دورہ پر گاؤں میں سے گذرتے تھے تو گھوڑے سے اُتر کر پیدل چلتے تھے تاکہ گاؤں والوں کی عورتوں کی بے پردگی نہ ہو کیونکہ عموماً گاؤں کے مکانات کی دیواریں پست ہوتی ہیں۔

ایک حکیمانہ قول | جناب شوق صاحب فرمایا کرتے کہ تین قسم کے بیٹے ہوتے ہیں۔ کپوت۔ سپوت اور پوت۔ کپوت یعنی باپ سے کمتر اور پوت باپ کے مثل اور سپوت باپ سے برتر اور بڑھا ہوا پھر فرماتے کہ میں اپنے باپ کا پوت ہوں" اور "میاں مستحسن سلمۂ میرے سپوت ہیں کیونکہ یہ قابلیت، علم، اخلاق اور بہت سی خوبیوں میں مجھ سے بڑھ کر ہیں۔

واقعی جناب مرحوم کا قول بالکل صحیح تھا زیدی صاحب مرحوم میں اپنے والد بزرگوار کی ان تمام خوبیوں کے علاوہ جو انہوں نے اپنے والد سے وراثتاً پائی تھیں بعض خوبیاں اُن سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی تھیں۔ وہ اصلی معنوں میں الولد سر لابیہ کے مصداق اور اپنے والد مرحوم کے نام روشن کرنے والے تھے۔

ولادت اور بچپن | سید محمد مستحسن زیدی کی ولادت جون ۱۸۸۸ء میں ہوئی اور وہ ۱۳۰۵ ز شعبان کو بوقت شب اپنے وطن سہارنپور میں اپنے جدی مکان میں پیدا ہوئے اور زمانۂ طفولیت بھی اوّل سہارنپور میں گذرا اور اس کے بعد اپنے والد کے تبادلہ وغیرہ کے سبب کچھ دن کاندھلہ اور بڑوت میں۔ جہاں اُن کو اپنی والدہ کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوتا تھا۔ زمانۂ طفولیت ہی سے مزاج میں نیکی۔ نرمی۔ فرماں برداری اور صلح و آشتی و صبر پایا جاتا تھا۔ گویا مرحوم کو خدائے تعالیٰ نے ابتدا ہی سے نیکی کا مجموعہ بنانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ نہ کبھی اپنے بھائیوں اور عزیزوں کے بچوں سے لڑے نہ کسی بات پر کبھی ضد کی، نہ بزرگوں کی نافرمانی کی۔ دو تین سال کی عمر میں بھی نیکی کا یہ حال تھا کہ جب کبھی بیمار ہوتے تھے تو نہ روتے نہ ضد کرتے بلکہ خاموش لیٹے رہتے اور اپنی والدہ سے کہتے کہ اماں جان آپ جاکر نماز پڑھ آئیے میں یہاں خاموش لیٹا رہوں گا آپ اطمینان رکھیں میں بالکل نہیں روؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا کہ اُن کی والدہ جس کھٹولہ پر لٹا کر جاتی تھیں وہیں آکر دیکھتی تھیں اکثر اپنے حصہ کی ہر چیز اپنے دوسرے بھائیوں اور عزیزوں کو دے دیتے تھے اور کوئی دوسرا چھین لیتا تب بھی کچھ خیال نہ کرتے اُن کی والدہ اُن سے بہت محبت کرتی تھیں اور بعض چیزیں زبردستی اُن کو کھلاتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ یہ تو میرا مظلوم بچہ ہے یہ خود نہیں کھائیگا جب تک میں نہ کھلاؤں۔

حلیہ | زیدی صاحب کا حلیہ یہ تھا۔ بلند قد۔ اعضا متناسب۔ جسم اکہرا ہاتھ پاؤں چوڑے۔ انگلیاں متناسب مگر کسی قدر لمبی۔ پیشانی کشادہ، روشن اور بلند۔ دراز بینی۔ رنگ کھلتا ہوا گندمی۔ سرخی مائل۔ دہن فراخ۔ لب معمولی۔ آنکھیں قدرے بھوری اور رسیلی پلکیں دراز۔ مونچھیں بھوری سر کے بال سیاہ۔ خط بھرا ہوا۔ چہرہ بحیثیت مجموعی شاندار اور دلکش آواز نرم آہستہ گفتار۔ تقریر پسندیدہ و سنجیدہ۔ بشرہ سے ذہانت و متانت ہویدا اور چہرہ پر عموماً ایک خاص قسم کی مسکراہٹ نمایاں رہتی تھی۔ جسم میں موزونیت اور جامہ زیبی خصوصیت سے تھی اچکن اور سوٹ میں خصوصاً اور دیگر لباس میں عموماً بھلے معلوم ہوتے تھے۔ چہرہ اور گردن پر سیاہ تل تھے۔ رفتار عموماً آہستہ ہوتی تھی۔ مگر شکار وغیرہ کے موقع پر تیز چلتے تھے

ابتدائی تعلیم | طبیعت میں بچپن ہی سے تعلیم کا شوق تھا۔ کچھ عرصہ مکتب میں اور ایک مولوی صاحب سے ابتدائی تعلیم پائی یعنی کلام مجید اور مذہبی کتب

پڑھی تھیں۔ اس کے بعد اٹاوہ کے ہائی اسکول میں داخل ہو کر بہت جلد ابتدائی کلاسوں کے مراحل طے کر لئے۔ ابتدائی تین جماعتیں صرف چھ ماہ میں پاس کیں اور ایک سال میں دو کلاسیں پاس کر کے چار سال میں مڈل پاس کر لیا۔ خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب سکریٹری اٹاوہ ہائی اسکول اُن کی نیکی اور ذہانت کے سبب اُن سے بہت محبت کرتے تھے، اسکول کے اور تمام ماسٹر بھی اُن کو بہ نظرِ عزت دیکھتے تھے اور دیگر طالب علموں کو اُن کی مثال دیا کرتے تھے۔ مڈل پاس کرنے کے دو سال بعد کامیابی کے ساتھ انٹرنس پاس کر لیا۔ زیدی صاحب کا اپنا بیان ہے کہ جب میں نے میٹرک پاس کیا تو میری عمر اس قدر کم تھی کہ نہ امتحان کا چنداں فکر تھا نہ کوئی تیاری کرنی آتی تھی کیونکہ اُس وقت میری عمر تیرہ سال اور چند ماہ کی تھی اور اس سال امتحان میں بھی اس سبب سے شریک ہو سکے تھے کہ جب تک عمر وغیرہ کی کوئی قید نہ تھی ورنہ کم عمری کے سبب امتحان نہ دے سکتے۔ بعد امتحان قرآن شریف ختم کیا۔

علی گڑھ میں تعلیم پایا

غرض ۱۹۰۲ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد علی گڑھ کالج میں داخل ہو گئے جہاں دو سال بعد ۱۹۰۴ء میں ایف۔ اے پاس کر کے بی۔ اے میں داخل ہوئے۔ اور ۱۹۰۶ء میں سکنڈ ڈویژن میں الہ آباد یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کر لی، زیدی صاحب بزمانہ تعلیم علی گڑھ بلحاظ اخلاق و صفات سب طلبہ میں ممتاز رہے۔ اور وہاں بھی سب پروفیسران خوش رہتے تھے اور تعریف کیا کرتے تھے ہر مضمون میں عموماً اور ریاضی اور فارسی میں خصوصاً بہت اچھے نمبر حاصل کرتے تھے کیونکہ ان دونوں مضامین سے خاص دلچسپی تھی۔ عموماً کالج کے لڑکے قسم قسم کی شرارتیں کیا کرتے تھے لیکن انھوں نے اس میں بھی کوئی حصہ نہیں لیا اور اپنا زیادہ تر وقت مشاغل تعلیم میں صرف کرتے تھے اور صوم و صلوٰۃ کی پابندی کا خیال رکھتے تھے۔ بی۔ اے کے بعد اٹاوہ ہائی اسکول میں کچھ دنوں آنریری خدمات انجام دیں۔ اور پھر وہیں سیکنڈ ماسٹر ہو گئے تقریباً دو سال تک وہاں قیام رہا۔

تعلیم انگلستان اور پابندیٔ مذہب

پھر بغرض تعلیم قانون انگلستان روانہ ہو گئے۔ جہاں تقریباً چار سال تک قیام رہا اور اس عرصہ میں مسلسل ذہنی اور علمی ترقی کرتے رہے اور بعض تمغے اور انعامات حاصل کئے ۱۹۱۲ء میں کیمرج یونیورسٹی سے ریاضی میں بی۔ اے (آنرز) کی ڈگری حاصل کی۔ اور ۱۹۱۳ء میں ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری اور بیرسٹری کی سند حاصل کی اور ۱۹۱۳ء کے آخر میں ہندوستان واپس آئے۔

زیدی صاحب نے دیگر ہندوستانی طلبہ کی طرح ولایت جا کر مذہب سے لاپروائی نہیں اختیار کی۔ بلکہ وہاں جا کر وہ اپنے مذہبی معاملات میں پختہ رہے اور برابر روزہ نماز کی پابندی قائم رکھی بلکہ وہاں کی نام نہاد دیکھ کر اپنے عقائد میں اور زیادہ راسخ ہو گئے بقول شیخ سعدیؒ "لقمان حکیم را گفتند، ادب از کہ آموختی گفت از بے ادبان، گفتند چہ گونہ گفت ہر چہ از ایشاں بنظرم ناپسند آمد از آں پرہیز کردم" ۱۹۱۳ء میں ہندوستان واپس آئے تو میرٹھ میں دو سال تک میرے والد خواجہ غلام الثقلین صاحب مرحوم کے پاس کام سیکھنے اور اُن کی معیت میں وکالت کرنے کی غرض سے مقیم رہے۔ والد مرحوم اور شوق صاحب مرحوم میں بہت عرصہ سے دوستی تھی۔ اس سبب سے زیدی صاحب کو کوئی تکلف نہ تھا۔ اور وہ مع اپنے اہل و عیال کے والد مرحوم کے ساتھ کوٹھی کے دوسرے حصے میں رہتے تھے۔ والد مرحوم اکثر زیدی صاحب کی قابلیت اور نیکی کی تعریف کیا کرتے تھے۔

وکالت

۱۹۱۵ء میں جب والد مرحوم میرٹھ سے بغرض تبدیل آب و ہوا پہاڑ پر چلے گئے تھے۔ اس وقت تک زیدی صاحب اپنی ذہانت اور والد مرحوم کی ہدایت کی وجہ سے کام میں ماہر ہو گئے تھے چنانچہ ان کی بیرسٹری اچھی طرح چلتی تھی، وکالت کا زمانہ جنوری ۱۹۱۴ء سے فروری ۱۹۳۶ء تک برابر میرٹھ ہی میں گزرا اور کسی دوسری جگہ جانا باوجود بعض عزیزوں اور دوستوں کے مشورہ کے منظور نہیں کیا حالانکہ ہائی کورٹ میں ترقی کی زیادہ امید ہو سکتی تھی۔ ایک مرتبہ اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ ہوا مگر عزیزوں کے منع کرنے پر ارادہ ترک کر دیا۔

فوجداری مقدمات سے پرہیز

بیرسٹر صاحب مرحوم بالعموم عدالت دیوانی میں پریکٹس کرتے تھے اور گاہ گاہ بوقت فرصت مال کے مقدمات بھی لے لیتے تھے۔ عدالت فوجداری میں کام کرنا انھوں نے

پسند نہیں کیا۔ کیونکہ وہاں اکثر مقدمے جھوٹے اور قتل وخون کے متعلق
ہوتے ہیں جنکی پیروی کے لئے اُن کا ضمیر انھیں اجازت نہیں دے سکتا تھا
ان کے پاس خواہ فوجداری کا کتنا ہی بڑا مقدمہ آئے خود نہیں لیتے تھے
بلکہ اپنے دوسرے ہم پیشہ دوستوں کو دیدیتے تھے۔

اہل عدالت پر زیدی صاحب کا اثر تمام اہل عدالت پر عموماً
اور وکلاء اور بیرسٹر صاحبان پر خصوصاً زیدی صاحب کا اثر تھا جب
کبھی بعض حضرات میں کوئی مذہبی، سیاسی یا ذاتی بحث ہوتی اور وہ بڑھکر
نزاع کی صورت اختیار کرلیتی تو وہ نہایت ہی سہولت سے ہر دو فریق
کو سمجھا کر تصفیہ کرا دیتے تھے۔ اور سب وکیل اور بیرسٹر صاحبان خواہ وہ
ہندو ہوں یا مسلمان سنّی ہوں یا شیعہ بلا تخصیص مذہب و ملت اُن کے
فیصلہ پر راضی ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بیرسٹر صاحب کے انتقال سے
ہر شخص کو ایک جاں گداز وجہ سے صدمہ پہنچا اور ہر ایک شخص نے اپنے اپنے
خیال کے مطابق اُن کا ماتم کیا۔

عدالت میں خالصاً لوجہ اللہ کام کرنا یہ امر واقعہ ہے کہ زیدی
صاحب نے اپنی اس ۲۲ سال پریکٹس میں ہزاروں آدمیوں کا مفت کام
کیا ہے اور بے شمار ہستیوں کو ان سے فائدہ پہنچا ہے اور انہوں نے
بے شمار مقدمات بغیر فیس اور محنتانہ خالصاً لوجہ اللہ کئے اور اسی طرح
سیکڑوں مقدموں میں کم سے کم محنتانہ پر پیروی کی ہے۔ جس میں
ہندو، مسلمان، عیسائی، شیعہ، سنّی ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک
ہیں۔ بسا اوقات کی اس فراخدلی میں امیر و غریب کی تفریق بھی نہ ہوتی
تھی وقف منصبیہ میرٹھ کے تمام مقدمات کی پیروی تو ہمیشہ بغیر فیس
اور محنتانہ کے کرتے ہی تھے، علاوہ اس کے وقف کے ہر ایک شعبہ کا
کام بذات خود نہایت انہاک کے ساتھ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر شکار کی
غرض سے بھی کبھی وقف کے دیہات وغیرہ میں جاتے تو وہاں بھی وقف
کا کاروبار دیکھتے تھے۔ دیگر قومی انجمنوں، قومی اوقاف، قومی درسگاہوں
وغیرہ کے مقدمات میں بھی پیروی اکثر بلا فیس اور گاہ گاہ بہت کم محنتانہ
پر کر دیتے تھے۔ اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے علاوہ عزیزوں
اور دوستوں کے عزیزوں، اور اپنے محلہ والوں اور عام

غریبوں سے، بیوہ اور غریب عورتوں اور غریب سیّدوں سے بھی
فیس لینا منظور نہ ہوتا تھا۔ اکثر اوقات بعض ذی استطاعت حضرات
سے بھی فیس وصول نہ ہوتی تھی لیکن اپنی مروّت اور طبیعت کی وجہ سے
اُن پر کبھی تقاضہ کرنا پسند نہ تھا۔ اور وہ لوگ اس نرمی سے فائدہ اٹھا
تے تھے۔ چنانچہ اب بھی میرٹھ میں اور دیگر شہروں میں اُن کے ایسے موکل
موجود ہیں جن پر اُن کی کافی رقم واجب الادا ہے۔ لیکن وہ لوگ اپنی
پرانی عادت پر قائم ہیں۔

شاگردوں پر مہربانی اس کے علاوہ انھوں نے اپنی فیس کی کافی
رقم اپنے اُن شاگردوں پر چھوڑی ہے جو ہر سال اُن کے پاس وکالت کا
کام سیکھنے آتے تھے اور جب سے یہ قاعدہ جاری ہوا تھا کہ ایل۔ ایل۔ بی
پاس کرکے کام سیکھنے اور کسی ایڈوکیٹ کا سرٹیفکٹ حاصل کرنے کے بغیر
وکالت کی اجازت نہیں مل سکتی اس وقت سے ہر سال بیرسٹر صاحب کے
پاس چار چار شاگرد موجود رہتے تھے کیونکہ ان سے بہتر کوئی بیرسٹر شہر میں
نہ تھا۔ اور اُن سے سرٹیفکٹ حاصل کرتے تھے مگر اُنہوں نے بلا تخصیص
مذہب و ملت کسی شاگرد سے کبھی فیس لینے کا خیال بھی نہیں کیا حالانکہ
قاعدہ کی رو سے چھ سو روپیہ فی طالب علم لے کر سرٹیفکٹ دینے کی اجازت
ہے اور اس طرح بھی چوبیس سو روپیہ سال انہوں نے دس سال تک
اپنے شاگردوں پر چھوڑا ہے۔ اس طرح اکثر اوقاف کے حسابات
کی جانچ پڑتال بغیر فیس کے کی ہے۔ اور ان لوگوں پر معقول رقمیں چھوڑی
ہیں۔ منشی صاحبان خواہ کم کام کرنے والے ہوں یا زیادہ نئے ہوں یا پرانے
سب کے ساتھ ہمیشہ رعایت کرتے تھے یہی سبب ہے کہ ہر شخص اس باخدا انسان
کی موت کو اپنے لئے ناقابل تلافی نقصان خیال کرتا ہے۔

اہل عدالت کا افسوس میرٹھ کی عدالتوں کو افسوس ہے کہ ایک
بہترین مقرر اور قابل بیرسٹر کی جگہ خالی ہوگئی۔ وکیل صاحبان روتے
ہیں کہ ہم لوگوں کا ایسا قابل مشیر اور مربّی دوست جدا ہوگیا کہ اس کی
تلافی نہیں ہوسکتی۔

وکلاء اور موکلوں وغیرہ کا افسوس وکیل صاحبان کا بیان ہے
کہ ہم لوگوں کو قانون کی کتابیں خریدنے اور دماغ پر زور ڈالنے کی ضرورت

ہی نہ ہوتی تھی۔ ہم تو بیرسٹر صاحب کے پاس جاکر جو خاص بات دریافت کرنی ہوتی یا پیش کرنے کے لئے جو نظیر معلوم کرنی ہوتی اُن سے دریافت کرلیا۔ اور اُن کے مشورہ سے فیض یاب ہوکر اپنا کام کرلیا۔

"ہائے افسوس ہماری تو قانون کی کتاب گم ہوگئی"

موکل پریشان ہیں کہ ہم لوگوں کو اب ایسا قابل، سمجھدار، حلیم، ہمدرد اور محنت سے کام کرنے والا بیرسٹر کہاں ملے گا اور ہماری اس طرح تسلی کون کریگا۔ اُن کے منشی گریاں ہیں کہ ہم کیا کریں کہاں جائیں ہمارا مزاج تو بیرسٹر صاحب ہی اُٹھاتے تھے افسوس اب ہم کو ایسا ہمدرد اور مربیّ بیرسٹر کہاں سے ملے گا۔ ہمارے تو وہی سرپرست تھے خواہ ہم اُن کا کام کرتے یا نہ کرتے مگر اُن سے ہمارا کام چلتا رہتا تھا۔ شہر کے اکثر غریب اور کم استطاعت روتے ہیں کہ اب ہمارے مقدمات کی مفت پیروی بیرسٹر صاحب کی طرح کون کریگا۔ اور کون اس قدر انہماک کے ساتھ ہمارا کام کریگا۔

قانون کی پروفیسری

پانچ سال سے زیدی صاحب نے اپنے بعض دوستوں اور کمیٹی کے اصرار سے لا کالج میرٹھ کی پروفیسری منظور کرلی تھی اور وہاں بھی حسب عادت انہماک اور محنت سے کام کرتے تھے اور اس عرصہ میں بہت سے طلبہ کو اُن سے مستفید ہونے کا موقع ملا ہے وہاں کے پروفیسروں اور طلبہ کو بھی اُن کی جدائی کا سخت افسوس ہے

زیدی صاحب کی پہلی شادی

زیدی صاحب کی پہلی شادی غالباً سنہ ۱۹۰۸ء میں اُن کے انگلستان جانے سے قبل ہوگئی تھی اُن کی اہلیہ سید محمود حسین صاحب کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ اُن کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئے، لڑکیاں تو کم سنی ہی میں مرگئیں اور سنہ ۱۹۱۸ء میں زیدی صاحب کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا مرحومہ بہت نیک اور خوش خلق تھیں دونوں لڑکے بڑے ہوئے اور اپنے باپ کے سایۂ عاطفت میں تعلیم و تربیت پاتے رہے مگر افسوس کہ اُن کا بڑا لڑکا سید محمد مستبشر زیدی ایک سال علیل رہ کر ۲۲ سال کی عمر میں اپنے والد کو داغ مفارقت دے گیا مرحوم بہت ہونہار اور قابل لڑکا تھا اور بی۔ اے میں تعلیم پا رہا تھا مگر زیدی صاحب کا تو یہاں بھی خدائے تعالیٰ کو امتحان لینا مقصود تھا کہ ایسا سخت صدمہ اُن کو پیش آیا سب عزیزوں بالخصوص اُس کے والد کو سخت صدمہ ہوا مگر اُس وقت بھی زیدی صاحب نے صبر و استقلال سے کام لیا جو خدا نے اُن کی طبیعت میں ودیعت کیا تھا۔ میں نے ایسے سخت صدمہ میں ایسا صبر کرتے کسی کو نہیں دیکھا۔ ان اللہ مع الصابرین ہ چھوٹا لڑکا مستنذر زیدی سلمہٗ بفضل ایزدی موجود ہے اس کی عمر بیس سال کے قریب ہے، مگر افسوس کہ وہ اپنے ایسے باپ کے سایۂ عاطفت سے محروم ہوگیا خدا اُس کو عمر اور قابلیت عطا کرے۔

دوسری شادی

۱۸ ذی الحجہ مطابق سنہ ۱۹۱۹ء میں زیدی صاحب کی دوسری شادی خاکسار کے ساتھ بمقام پانی پت ہوئی اور بالکل شرعی طور پر اور نہایت سادگی کے ساتھ عمل میں آئی کیونکہ زیدی صاحب اُن کے والد اور میرے والد مرحوم اصلاح تمدن کے حامی تھے اور غیر ضروری رسومات کو برا خیال کرتے تھے۔ زیدی صاحب اس شادی سے بہت خوش تھے اور اکثر بسبیل تذکرہ فرمایا کرتے تھے کہ اگرچہ ہمارے لئے لڑکیوں والوں کی طرف سے بہت سے پیغامات آئے مگر مجھ کو اپنے مربیّ و محسن اور اُستاد خواجہ صاحب کے ہاں شادی کرنے کا خیال پیدا ہوگیا تھا اس لئے سب جگہ انکار کرکے آپ کے ہاں پیغام دیا گیا جو ہماری خوش قسمتی سے منظور ہوگیا اور مجھے اور ابا جان کو اس پر فخر ہے کہ آپ میرے اُستاد کی نشانی ہیں اسی لئے تو میں آپ کی اتنی عزت کرتا ہوں بیرسٹر صاحب کو لڑکیوں سے خاص طور پر محبت تھی اُن کی پہلی جو لڑکیاں کم سنی میں مرگئیں اُن کا بھی ذکر کیا کرتے تھے۔

لڑکیوں سے محبت اور اُن کی پیدائش پر شکر کرنا

جب جون سنہ ۱۹۲۳ء میں اُن کی موجودہ بڑی لڑکی صابرہ خاتون سلمہا پیدا ہوئی تو اُن کو بے حد خوشی ہوئی اور اس بچی کو پیار میں ملکہ قلوب کہا کرتے تھے اور بے انتہا چاہتے تھے سنہ ۱۹۲۳ء سے سنہ ۱۹۳۰ء تک پانچ لڑکیاں متواتر ہوئیں جو بفضل خدا زندہ و سلامت ہیں۔ وہ ہر ایک لڑکی کی پیدائش پر پہلے سے بھی زیادہ خوش ہوتے اور شکر کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ صاحب ہمارے ہاں تو رحمت خدا نازل ہوتی ہے کہتے ہیں کہ جس شخص کے ہاں چار بیٹیاں ہوں اور وہ اُن کی باقاعدہ

خبرگیری اور تربیت کرے اُس پر بہشت واجب ہو جاتی ہے اور ہمارے
ہاں تو سات بیٹیاں ہوئیں۔ اس حساب سے ہمارے اوپر تو تقریباً دو
بہشت واجب ہو گئیں ہوں گی۔ سب سے چھوٹی لڑکی سے انتہائی محبت تھی
قسمت آہ، افسوس ان معصوم بچیوں کو اس صغر سنی میں ایسے شفیق باپ کے
سایۂ عاطفت سے محروم کر دیا۔

عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک اگرچہ زیدی صاحب جیسے
انسان کی تمام صفات اگر مفصل بیان کی جائیں تو ایک کتاب بن سکتی ہے
مگر میں حتی الامکان اختصار کی کوشش کروں گی جیسا کہ میں اوپر عرض
کر چکی ہوں وہ اپنی فیس وغیرہ اکثر لوگوں پر چھوڑ دیتے تھے تاہم ایک
کامیاب بیرسٹر ہونے کی وجہ سے کافی آمدنی ہونی ممکن تھی لیکن باوجود
اپنی اور اپنے متعلقین کی سادہ زندگی اور معاشرت رکھنے کے بھی وہ
روپیہ پس انداز نہ کر سکتے تھے کیونکہ اُن کا جود و کرم جس طرح باہر عام
تھا اسی طرح گھر میں اپنے اعزہ، خاندان اور بھائی بندوں کے
لئے تھا اور ابتدا ہی سے وہ اپنے اہل خاندان اور اعزہ کا خرچ
اُٹھاتے تھے۔ اور علاوہ مشترکہ اخراجات اُٹھانے کے اُنہوں نے
اکثر اعزہ پر فرداً فرداً بھی ہزاروں روپیہ صرف کیا ہے اور بہت سے
عزیزوں اور بچوں کو معقول تعلیم دلائی ہے۔ اُنہوں نے کبھی کسی عزیز
اور غیر کا بڑے سے بڑا سوال رد نہیں کیا۔ خواہ وہ ضرورت مند ہو یا نہ
ہو اور اس کا سوال اُن کی استطاعت کے موافق ہو یا زیادہ وہ اپنی
مروّت نیکی اور قدرتی حیا کی وجہ سے نہ انکار کر سکتے تھے نہ یہ بات اُن کو
پسند تھی کہ کسی کو اُس کی طلب سے کم دیں۔ اُنہوں نے خوشنودی خدا کے
ساتھ اپنے والد بزرگوار کی خواہش اور خوشنودی کو بھی ہمیشہ مدّنظر
رکھا ہے اور اسی سبب سے اُنہوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ وقف
کر رکھا تھا اپنے خاندان کے لئے اُن کو اس کی پروا نہیں تھی کہ کوئی
اُن کا احسان مانے یا اُس کو یہ علم ضروری ہو کون ہمارے ساتھ کیا
کر رہا ہے۔ خفیہ اور ظاہر طریقہ سے عزیزوں کی مدد کرنا اُن کا فرض تھا
اور اگر کوئی اُن کے ساتھ نیکی کے بدلے میں بھی بُرائی کرتا خواہ وہ اپنا
ہو یا غیر کبھی اس سے بدلہ لینے کا خیال بھی نہیں کرتے تھے بلکہ پہلے سے
زیادہ مروّت و اخلاق سے کام لیتے تھے۔ ہمیشہ ایسے موقعوں پر خود
بھی صبر و ضبط سے کام لیا اور ہم لوگوں کو بھی یہی ہدایت کی۔ اکثر اس
ایثار کی بدولت اُن کو اپنی ذات پر تکلیف اُٹھانی پڑتی تھی اور بارہا پریشانی
بھی ہوتی تھی لیکن وہ اس کو خاطر میں نہیں لاتے تھے اور ہر کسی کی برائی
کو بھی اچھے معنی پہنا لیتے تھے۔

ضرورت سے زیادہ نیکی بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اُن کی ذات
میں یہ کمی تھی اور یہ اُن کی ناعاقبت اندیشی سمجھی جاتی ہے لیکن سچ پوچھئے
تو یہ اُن کی کوئی خامی نہ تھی بلکہ اُن کی بڑھی ہوئی فیاضی کا نتیجہ تھا۔
میری والدہ صاحبہ سے اکثر میرے ناناجان مرحوم خواجہ اخلاق حسین
صاحب فرمایا کرتے تھے کہ بھئی سید مستحسن تو ضرورت سے زیادہ نیک واقع
ہوئے ہیں۔ واقعی اُن کا فرمانا بالکل درست تھا۔ اور اس "سترہ سال"
کی معیت میں مجھ کو اچھی طرح تجربہ اور اندازہ ہو گیا کہ بیرسٹر صاحب کی
ذات میں کوئی سقم یا کمی نہ تھی بلکہ اُن کی ضرورت سے زیادہ سخاوت اور
نیکی ہی کے سبب اُن کو یا مجھ کو بعض مرتبہ مشکلات پیش آتی تھیں، بہرحال
مجھے اعتراف ہے اور فخر بھی کہ میرے شوہر میں ائمہ معصومین اور بزرگان
دین کی خوبیوں کا پرتو تھا اور خدائے تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں
میں جن صفات کی موجودگی ضروری بتائی ہے وہ اُن کی ذات والا صفات
میں جمع تھیں۔ میں نے اپنے والد مرحوم کے علاوہ اتنی خوبیاں اگر کسی میں
پائی ہیں تو وہ میرے شوہر ہیں۔ میرا عقیدہ ہے اور اکثر عزیزوں کا
اس پر اتفاق ہے کہ اُن میں بحیثیت مجموعی بے انتہا خوبیاں موجود تھیں، وہ
ایک بے مثل ہستی تھے فی زمانہ ایک شخص میں اتنی خوبیاں ہونا مشکل ہی نہیں
بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔

صفات حسنہ اُن کی نیکی۔ راست بازی۔ پاک باطنی۔ مذہبی
پابندی۔ دینداری۔ غربا پروری۔ خوش اخلاقی۔ پارسائی۔ کنبہ
پروری۔ ہمدردی۔ پرہیزگاری۔ جود و سخا۔ مروّت و حیا۔ صدق و
صفا۔ صبر و تحمل۔ استقلال اور ایثار۔ حلم و عفو۔ اُن کا امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر پر عمل۔ یہی وہ صفات ہیں جو مرحوم کی زندگی کو بے مثل
اور قابل تقلید بنائے ہوئے تھیں اور اسی سبب سے خاکسار کے دل میں اپنے

شوہر کی بے انتہا عزت و وقعت حرمت و محبت ہے اور مرتے دم تک ہیگی جبکہ میں اُن کو ایک فرشتہ صفت انسان اور واجب احترام ہستی خیال کرتی تھی تو کس طرح ممکن تھا کہ اس سترہ سالہ زندگی میں اُن کی اطاعت میں کمی ہوتی یا اب اُس کے اعتراف میں فرق آسکتا۔ افسوس ان کی ایسی خوبیاں اور صفات حسنہ اس حرماں نصیب کو اور بھی تمام عمر خون کے آنسو رُلائیں گی ورنہ ممکن تھا کہ دنیا کے قاعدہ کے موافق کچھ بتدریج اس غم میں کمی ہوسکتی مگر ان حالات میں یہ امر ممکن نہیں۔

وقف منصبیہ کی خدمات اور قومی کاموں سے دلچسپی

وقف منصبیہ میرٹھ کی جو خدمات زیدی صاحب مرحوم نے ۱۹۱۶ء سے ۱۹۳۶ء تک بیس سال متواتر کی ہیں اور جس جانفشانی سے انہوں نے اور ان کے والد نے اس خشک پودے کو اپنے خون سے سینچا ہے اور دامے درمے قلمے سخنے اُس کی مدد کی ہے وہ اُن ہی کا حصہ تھا اور والد مرحوم نے جس خشک پودے کو اُن کے ہاتھ میں بادِ مخالف سے بچا کر دیا تھا وہ اُن دونوں حضرات کی جانکاہ کوشش سے سرسبز ہوگیا۔ شوق صاحب کے ساتھ اُن کے سامنے بھی اور اُن کے بعد بھی زیدی صاحب نے اُس کی برابر آب پاشی کی مگر اب کوئی دوسرا شخص ایسا نظر نہیں آتا بہرحال اب اُس کی حالت اتنی درست ہوگئی ہے کہ بادِ مخالف کا اثر نہ ہوسکے گا۔ بیس سال میں زیدی صاحب نے اور اُن کے والد نے اپنا ذاتی حق خدمت چالیس ہزار روپیہ وقف پر چھوڑا ہے جو وہ معاوضہ کی صورت میں لے سکتے تھے۔ نیز دیگر مذہبی کاموں اور قومی خدمات میں بھی بہت دلچسپی تھی حالانکہ اپنے کام میں مصروفیت کے سبب بہت کم وقت ملتا تھا مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین شیعہ کالج لکھنؤ اور حالی مسلم ہائی اسکول۔ انجمن حمایت الاسلام وغیرہ سے خاص طور پر ہمدردی تھی اور حتی الامکان اُن کی ترقی اور بہبودی میں کوشاں تھے۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس جب میرٹھ میں ہوا تو اُس میں بھی بڑا حصہ لیا اور اس کی کامیابی کی کوشش کی

علمی ذوق اور سخن فہمی

علمی شوق اور ذوق سخن بہت اچھا تھا فارسی اور اردو شاعری سے بہت شغف تھا اگرچہ وہ خود عموماً شعر نہیں کہتے تھے اور تصنیف و تالیف کا بھی زیادہ موقع نہیں ملتا تھا مگر اُردو ادبیات اور مشہور شعراء کی شاعری میں بہت دلچسپی لیتے اور محظوظ ہوتے تھے۔ مرزا غالب مرحوم۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال اور میر انیس اور مولانا حالی کی شاعری اپنی اپنی جگہ بہت پسند تھی، اور بالخصوص غالب اور اقبال کی فارسی اور اُردو غزلوں اور نظموں کی بہت تعریف کرتے تھے اور اُن کے اکثر اشعار ورد زبان رہتے تھے۔ زیدی صاحب نے ایک ناول اور چند نظمیں خود بھی تصنیف کی تھیں انگلستان جانے سے قبل، مگر ان کو شائع نہیں کرایا بلکہ اپنے ایک دوسرے عزیز کے نام سے موسوم کردیا جن کی معیت میں لکھتے تھے۔

نرمی اور پُر اثر نصیحت

طبیعت میں نرمی اور ملائمت خاص طور پر تھی کسی شخص کی بُرائی سختی کا جواب بھی کبھی سختی سے نہیں بلکہ ہمیشہ نرمی اور بھلائی سے دیتے تھے۔ وقف منصبیہ کے متعلق اکثر مختلف قسم کی شکایات آتی رہتی تھیں اور اُن کا تدارک اور تصفیہ عموماً ایسی آہستگی اور نرمی سے کردیتے تھے کہ کسی کو ناگوار نہ ہو چھوٹی چھوٹی شکایات اور معاملات کو کمیٹی وغیرہ کے سامنے پیش کرنے کی چنداں ضرورت پیش نہ آتی تھی سوائے اہم معاملات کے۔

وقف کے ایک طالبعلم کی تقریر

وقف منصبیہ کے ایک نومسلم طالب علم نے بیرسٹر صاحب کے سوئم کے دن اُن کے اخلاق و نرم دلی اور مشفقانہ نصیحت کے متعلق ایک تقریر کرائی جو وقف منصبیہ میں کی تھی جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُن کا اخلاق ہر کس و ناکس کے ساتھ کس قسم کا ہوتا تھا۔ اس طالب علم کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ چند دن قبلِ وفات بیرسٹر صاحب کے پاس وقف منصبیہ کے بورڈنگ ہاؤس سے بدمزہ کھانا ملنے کی شکایت کی اور اس میں پُر زور الفاظ استعمال کئے تو آپ نے نہایت نرمی اور محبت سے مجھ سے کہا کہ بھائی اس بات پر اتنا ناخوش نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم کو بھی علی گڑھ کالج میں ایسا ہی کھانا ملا ہے اور ایسے واقعے پیش آئے ہیں مگر ہم نے کبھی اس طرح شکایت نہیں کی اس سے اپنے دارالعلوم کی بدنامی ہوتی ہے جو خود اپنی بدنامی ہے۔ آیندہ سے انتظام کردیا جائے گا۔ اور اس طرح سمجھاتے ہوئے اپنی کوٹھی واقع نوچندی سے بہت دور تک میرے شانے پر ہاتھ رکھے ہوئے میرے ساتھ

تشریف لائے میرے دل پر اس محبت اور نرمی کی نصیحت کا ایسا گہرا اثر ہو کہ میں شرم سے پانی پانی اور اُن کے اخلاق کا گرویدہ ہوگیا۔

بچوں اور نوکروں پر شفقت اپنے نوکروں اور بچوں سے بھی ہمیشہ مہربانی اور محبت سے گفتگو کرتے اور نرمی سے پیش آتے تھے۔ کبھی کسی پر سختی کرنا اُن کو پسند نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ اُن کا قول تھا کہ سختی کرنے سے بچے اور ملازم بے حیا ہو جاتے ہیں۔ جو ملازم پرانے ہوتے اُن کا مثل عزیزوں کے ادب اور چھوٹے اور کم عمر نوکروں پر اپنے بچوں کی طرح شفقت کرتے تھے بالخصوص ملازم عورتوں سے ہمیشہ آپ بولتے تھے اُن کو تم بھی نہیں کہتے تھے۔ بڑوں اور چھوٹوں سب پر سلام میں سبقت کرتے تھے۔ خود مجھ کو بھی اکثر سلام میں سبقت کرنے میں ناکامی ہو جاتی تھی۔ کیسا ہی بڑا قصور ہو جاتے کبھی ملازموں پر سختی نہیں کی۔ بلکہ یا تو درگذر کر دیا یا نرمی سے سمجھا دیا

حیا اور نیکی مزاج میں نیکی، حیا اور شرم اتنی تھی کہ کبھی غیر عورتوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتے تھے اپنے مکان میں بھی ہمیشہ آواز دے کر اور اجازت لے کر آتے تھے بغیر انتظار جواب کبھی نہیں آتے تھے۔ اپنے والد بزرگوار کی اب تک اس طرح فرماں برداری کرتے تھے کہ کوئی کم عمر بچہ بھی نہ کرتا ہوگا۔ اور اپنے سے بڑے کا ادب اور ہر ایک چھوٹے بڑے سے محبت کرتے تھے۔ کبھی کسی کام کو کسر شان نہیں سمجھا بلکہ باوجود ملازموں کی موجودگی کے اکثر اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے یا مجھ سے کرا لیتے اور اُن کو تکلیف نہ دیتے خواہ کسی سے کیسا ہی کوئی نقصان ہو جائے بجائے سختی کے ہمیشہ نرمی سے اس کو سمجھا دیا اور معاف کر دیا اپنے دوستوں، عزیزوں، اور ملنے والوں کی ہر ایک تکلیف یا پریشانی میں ہمیشہ مدد کی اور ہر ایک ایسے موقع پر اُن کے ساتھ شرکت کی ہے۔

قرض حسنہ اکثر لوگوں اور بالخصوص اپنے عزیزوں کو اُن کی ضرورت میں ہمیشہ قرض دے دیتے تھے مگر کبھی اُس سے طلب نہیں کرتے تھے نہ اُس کا خیال کرتے تھے۔ تمام عمر میں شاید چند ہی ایسی مثالیں ملیں کہ لوگوں نے کبھی اُن کا قرض واپس کیا ہو۔ لینے والے بھی اُس کو اپنا حق سمجھ کر مطمئن ہو جاتے تھے گویا انھوں نے دینے کی نیت سے لیا ہی نہ تھا۔ اور بیرسٹر صاحب بھی دے کر بھول جاتے تھے۔ زیدی صاحب مرحوم یقیناً اس آیت پر عامل تھے۔

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واقرضوا اللّٰہ قرضاً حسناً وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللّٰہ ہو خیراً واعظم اجراً

باغ کا شوق باغ اور بالخصوص آموں کے باغ سے بہت دلچسپی اور آموں سے بے حد شوق تھا۔ اسی لئے زیدی صاحب نے جو نوچندی کے قریب باغ لگایا ہے اس میں قسم قسم کے آموں کے درخت لگائے ہیں۔ تقریباً سو سوا سو مختلف قسم کے آموں کی قلمیں انہوں نے اپنے باغ میں لگائی ہیں۔ باغ کی دیکھ بھال میں بھی بہت حصہ لیتے اور کبھی کبھی خود اپنے ہاتھ سے قلمیں لگاتے اور خود قلمیں باندھتے تھے اور خوش ہوتے تھے اور ہر فصل میں دو سو ڈیڑھ سو روپیہ کے آم خرید کر سب بچوں گھر والوں اور عزیزوں کو کھلایا کرتے تھے۔ اور حسب عادت کھلا کر اور آموں کی قسمیں بتا بتا کر بہت خوش ہوتے تھے

علالت میں صبر کرنا ہمیشہ جس طرح روحانی کوفت یا پریشانی وغیرہ میں صبر سے کام لیتے تھے۔ اسی طرح جسمانی تکالیف پر بھی صبر کرتے اور مستقل مزاجی سے ہر بیماری اور علالت کو برداشت کر لیتے تھے اور کبھی علالت میں سوائے صبر یا شکر کے کلمۂ اُف تک زبان پر نہ آتا تھا۔ حتیٰ کہ اختلاج کے موقع پر بھی کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ چہرے سے اطمینان اور مسکراہٹ پایا جاتا تھا۔ شکار کا شوق زیدی صاحب کو بہت تھا اور اکثر گرمی کے موسم میں بھی تعطیل کے موقع پر شکار کو جاتے تھے ایک مرتبہ گرمی کا موسم تھا اور رمضان کا مہینہ، حسب عادت کسی قریبی دیہات میں بغرض شکار گئے اور وہاں سے واپسی میں سڑک کی خرابی کی وجہ سے پیشانی اور ناک میں بہت چوٹ آئی اور بہت سا خون نکلا اور واپسی میں بھی دیر ہوگئی مجھے سخت پریشانی تھی کہ دیر کا کیا سبب ہے۔ بارے نو بجے شب کے قریب واپسی ہوئی اور پیشانی اور سر میں چوٹ آ جانے کا حال معلوم ہوا۔ میں حسب عادت سخت بے چین اور پریشان ہوئی ڈاکٹر کو بلا کر ڈریسنگ وغیرہ کرائی اور کچھ غذا وغیرہ کھانے اور آرام کرنے کے لئے عرض کیا لیکن باوجود سخت تکلیف کے زیدی صاحب کے چہرے پر حسب دستور اطمینان اور مسکراہٹ موجود تھی اور آپ نے بجائے آرام کرنے اور کچھ کھانے پینے کے پہلے نماز پڑھی۔ اس کے بعد روزہ افطار کیا اس عرصہ میں تقریباً دس بجے کا وقت ہوگیا تھا۔ میں نے بہت منت کی کہ آپ کل روزہ نہ رکھیں

اور دو چار روز آرام لیں لیکن انہوں نے باوجود میرے اصرار اور اپنی تکلیف
کے ایک بھی روزہ نہیں چھوڑا اور یہ کہا کہ یہ تو معمولی بات ہے اس میں روزہ
چھوڑنے کی ایسی کیا ضرورت ہے آپ اطمینان رکھیں مجھے زیادہ کمزوری
نہیں ہوئی چوٹ بالکل معمولی ہے۔

اسی طرح ہمیشہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کا خیال رہتا تھا اور کسی حالت میں
بھی نماز، روزہ ترک نہیں کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپریشن کے دن صبح کو بھی نماز
پڑھی ہے۔ اور بعد اپریشن بھی انکی صرف دو دن کی نماز قضا ہوئی۔

البتہ کبھی کبھی زیدی صاحب زمانہ انگلستان کی نماز روزہ کی بابت کہا کرتے تھے
کہ وہاں کا نماز روزہ کچھ دل کو نہیں لگا۔ اگرچہ ہم برابر پڑھتے رہے۔ کیونکہ
وہاں کافی پاکی نہیں ہوسکتی تھی۔ لہذا اسی خیال سے میں نے انگلستان کے
زمانہ کے چار سال کے نماز روزہ اب ادا کرائے ہیں، اگرچہ وہ اُن کے
ذمہ قضا نہ تھے۔

باغ میں ترانہ قیام | نئے مکان ۱۹۲۴ء سے شروع ۱۲ سال ۱۹۳۵ء
تک شہر کے مکان میں رہے۔ مگر کچھ عرصہ سے صحت کے خیال اور باغ کے
شوق کی وجہ سے باغ میں مکان بنوایا تھا۔ اور ۲۲ مارچ ۱۹۳۵ء کو وہاں
جاکر قیام کیا تھا مع اپنے خاندان اور اعزہ کے اس کو سوئے اتفاق کہا
جائے یا مکان کی نحوست کہ جس دن ایک سال پورا ہوا اُسی روز زیدی
صاحب کے اپریشن ہوا اور اس کے چالیس گھنٹے بعد اس دارِ ناپائیدار سے
ہمیشہ کے لئے رخصت ہوکر اتنی جلد تبدیل مکان کرلیا۔ "افسوس"

کیفیت علالت اور اپریشن | زیدی صاحب کی علالت اور
اپریشن کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ دسمبر ۱۹۳۵ء میں یعنی ۲۳ رمضان کو بوقت
شب جس دن زیدی صاحب کے چھوٹے بھائی سید مرتضیٰ زیدی کا عقد
تھا اُس کے سلسلہ میں وہ اپنے ہاں دعوت کا دسترخوان چھوا رہے تھے
کہ یکایک اُن کے زیر ناف درد ہوگیا جو کبھی اس سے قبل نہیں ہوا تھا اور
سخت تکلیف کی وجہ سے اُن کے چہرہ سے آثار تکلیف نمایاں ہوگئے اور چہرہ
زرد ہوگیا اگرچہ بے حد صابر تھے اور اپنی تکلیف کا اظہار زبان سے نہیں
کرتے تھے لیکن انسان کے قلب کی حالت چہرے سے ظاہر ہوجاتی ہے وہاں
انکے ایک دوست ڈاکٹر صاحب موجود تھے انہوں نے پہچان کر کہا کہ بیرسٹر صاحب
آپ کو سخت تکلیف معلوم ہوتی ہے آپ جاکر آرام لیں اور لیٹ جائیں
چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اس شب کو کئی گھنٹے تکلیف رہی اور اس کے
بعد اکثر اس قسم کی تکلیف ہوتی رہی جس سے بہت بے چینی ہوتی تھی اور
جب زیدی صاحب جیسے صابر انسان سے ضبط مشکل ہوگیا تو انہوں
نے کئی ڈاکٹروں کو دکھایا اور اس کے متعلق رائے دریافت کی۔

ڈاکٹروں کی رائے | تو ڈاکٹروں نے فوراً اپریشن کرانے کی رائے
دی اور یہ کہا کہ اس کے سوا اس درد کا کوئی علاج نہیں ہے اور اپریشن
نہ کرانے میں خطرہ ہے اور کرانے میں کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ یہ بالکل معمولی
چیز ہے۔ آہ ڈاکٹر اپریشن کرنے پر تیار ہوگیا اور اس اپریشن کو اتنا معمولی
ظاہر کیا کہ گھر پر ہی کرنے کو تیار ہوگیا۔ چنانچہ میرے باوجود بہت منت
اور اصرار کے بھی کہ آپ اپریشن نہ کرائیں، یا دہلی ڈاکٹر جوشی سے کرائیں
زیدی صاحب مرحوم نے اُس کی رائے پر عمل کیا اور اپریشن کرالیا۔

چنانچہ ۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو دس بجے صبح کے وقت اسی ڈاکٹر نے گھر پر آکر
اپریشن شروع کیا۔ ہندو مسلمان تین ڈاکٹر اور شریک تھے اور اس میں
کوئی ایسی خرابی پیدا ہوگئی کہ زیدی صاحب کو تین گھنٹے تک ڈاکٹروں نے
کلوروفارم کے ذریعہ بیہوش رکھا اور ایک بجے اس سے فارغ ہوئے اور
اس تمام وقت میں اپریشن کرتے رہے اور کلوروفارم دیتے رہے۔ اور اپنی
غلطی سے خائف ہوکر نہ اُس وقت کسی بڑے ڈاکٹر سے مدد طلب کی نہ بعد
میں اس کا اظہار کیا بلکہ سب ڈاکٹر یہ کہتے رہے کہ اپریشن بہت کامیاب
ہوگیا اور بغیر کسی خاص طبی ہدایت کے چھوڑ کر چلے گئے۔

حالانکہ چوبیس گھنٹے تک خاص طور پر احتیاط کرنی چاہیئے تھی مگر کچھ نہ کیا
نہ کوئی ڈاکٹر پاس رہا نہ کسی کمپوڈر کو چھوڑا غرض ان تمام اُلٹی تدبیروں
کا یہ نتیجہ ہوا کہ چالیس گھنٹے کی مسلسل سخت تکلیف اُٹھانے کے بعد ۴ مارچ
۱۹۳۶ء کو ۴ بجے صبح اس فرشتہ خصال انسان نے اس دارِ فانی سے عالم
جاودانی کو رحلت فرمائی اور اپنے سب عزیزوں، دوستوں اور بالخصوص
اپنے حرماں نصیب بیوی بچوں کو مثل ماہی بے آب وتاب چھوڑ کر جنت کی راہ
لی۔ افسوس یہ اپریشن نہیں تھا بلکہ زیدی صاحب کی شہادت تھی۔ ع

ہزار حیف کہ زیدی ز دارِ فانی رفت

وا حسرتا! اگر ڈاکٹر اپنی غلطی پر پردہ نہ ڈال دیتے اور خاکسار کو تدارک کا موقعہ مل جاتا تو اپنے دل کی حسرت تو علاج وغیرہ میں کوشش کر کے نکالی جا سکتی تھی۔ مگر ہزار افسوس کہ ہم جیسے بدقسمتوں نے اس بے مثل عزیز دوست کو اس طرح اپنے ہاتھ سے کھو دیا۔ آخر میں کئی بڑے ڈاکٹر بلائے گئے مگر پھر کیا ہو سکتا تھا۔ آہ میں نے کس قدر کوشش کی اور ڈاکٹروں سے بہ منت کہلا کر بھیجا کہ میرے بازو سے خون لے کر بیرسٹر صاحب کے جسم میں داخل کریں تو شاید قوت آ جائے مگر ڈاکٹروں نے یہ بھی نہ مانا۔ ع

وائے ناکامی کوئی حسرت نہ پوری ہو سکی

اس دو دن میں ڈاکٹروں نے کوئی غذا دودھ وغیرہ یا پھلوں کا عرق نہ دیا اور یہ کہا کہ تیسرے دن سے پہلے کچھ نہیں ملے گا۔ افسوس صد افسوس تیسرا دن شروع بھی نہ ہوا تھا کہ بھوک پیاس اور زخموں کی تکلیف اٹھا کر وہ اس ناقدر شناس دنیا سے روپوش ہو گئے اور ان کو اس طرح درجۂ شہادت مل گیا۔ اور جمعہ کو بروز شہادت مسلمؑ اور روز حج انہوں نے سینتالیس سال کی عمر میں انتقال کیا۔ انتقال سے کچھ دیر قبل یہ کہا کہ افسوس مجھے علم نہ تھا کہ یہ اپریشن میرے لئے ایسا مہلک ثابت ہو گا۔ یہ خبر ہوتی تو میں اپریشن نہ کراتا، افسوس اس کا ہے کہ ابھی میرے بچے بہت چھوٹے ہیں مجھے ان کے لئے زندہ رہنے کی ضرورت تھی۔ آہ آخر وقت بھی زبان پر کلمۂ توحید اور کلام الٰہی جاری تھا اور لبوں کو یاد الٰہی میں جنبش تھی۔

انتقال کا اثر اس خبر وحشت اثر سے تمام شہر میں ایک سناٹا چھا گیا اور تمام گھر میں حشر برپا ہو گیا اور اُن کے دوستوں عزیزوں تک نے اُن کا ماتم کیا اور حرماں نصیب بیوی بچوں کے لئے تو یہ قیامت خیز واقعہ ہمیشہ کے لئے غم والم کو کافی ہے۔ اُن کی حالت جس قدر غیر ہو وہ کم ہے اور جتنا تڑپیں بجا ہے۔ میرے پاس تمام دیہات وشہر میں سے اکثر بیوہ اور غریب عورتیں آ کر روتی ہیں کہ ہم آج آپ کے ساتھ بیوہ ہو گئے اور ہمارے بچے یتیم، اور اُن کے اکثر عزیز یتیم بچے کہتے ہیں کہ ہم تو آج یتیم ہو گئے ہمیں تو اپنے والد کا مرنا معلوم نہ ہوا تھا ہمارے والد تو چچا جان تھے جو باپ سے زیادہ شفیق تھے آہ کس طرح لکھوں اور کس زبان سے کہوں کہ تقریباً ۳ بجے دن کے جنازہ اُٹھایا گیا شہر کے قریب پہنچتے پہنچتے کئی ہزار آدمیوں کا ہجوم ہمراہ جنازۂ زیدی صاحب مرحوم تھا۔ ہندو، مسلمان ہر ایک مذہب وملت کے آدمیوں کا اور دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ غم والم ہر ایک شخص پر ایسا چھایا ہوا تھا کہ گویا سب کا خون خشک ہو گیا ہے ایک تو زیدی صاحب جیسے انسان کی موت اور پھر نا گہانی، سب کو جس قدر حیرت اور غم ہو کم ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ میرٹھ میں یا نواب محمود علی خاں مرحوم کے جنازہ پر اتنا ہجوم تھا یا بیرسٹر صاحب کے کسی تیسرے شخص کی مثال نہیں پائی جاتی آہ کربلائے منصبیہ کے قبرستان میں زیدی صاحب کے جسم پاک کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اور دنیا ایسے مربی ومحسن سے خالی ہو گئی ؎

سب کہاں کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہو گئیں ۔ خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہو گئیں

میرا عقیدہ ہے کہ زیدی صاحب جیسی خوبیوں کے انسان مرتے نہیں بلکہ ہماری آنکھوں سے پنہاں ہو جاتے ہیں اور ہم لوگ بدقسمتی سے اُن کی خوبیوں اور عنایات سے محروم ہو جاتے ہیں ورنہ اصلی معنی میں وہ زندہ ہیں کیونکہ ان کی تو ایک طرح کی شہادت بھی ہوتی ہے ؎

تمہیں کہتا ہے مردہ کون، تم زندوں کے زندہ ہو
تمہاری خوبیاں زندہ، تمہاری نیکیاں باقی

اخبارات کی رائیں

اکثر اخباروں نے بیرسٹر صاحب کے انتقال پُر ملال پر اس طرح اظہار افسوس کیا ہے۔

(۱) از رسالہ طبی دنیا دہلی جلد نمبر (۱) نمبر (۹) صفحہ ۲۶

آہ سید مستحسن سید محمد مستحسن صاحب زیدی بیرسٹر کے ہوش وحواس انتقال سے دس منٹ پہلے تک بجا تھے۔ وہ چالیس گھنٹے پہلے چلتے پھرتے جوان تھے اور اپریشن کے بعد قبر کی آغوش کے مہمان ہو گئے۔ اس حادثہ کا غم سارے شہر پر چھا گیا۔ عدالت بند ہو گئی۔ کاروبار بند کر دئے گئے۔ ہندو ومسلمان خواص وعام میں سے شاید ہی کوئی فرد ہو گا جو اس جوان مرگ کے جنازہ پر نہ ہو۔ سید مرحوم سادات بنی فاطمہ سے تھے۔ مرنج ومرنجان۔ سخی اور جواد۔ پابند مذہب پیشہ بیرسٹری، مگر طریقہ حمایت مظلوم، سچ کے طرفدار۔ جھوٹ سے انکار۔ اور جھوٹ کی پیروی سے بیزار۔ پیشہ میں کامیاب۔ لیکن گھر ثروت دنیا سے خالی۔ جو کمایا خدمت خلق میں صرف کیا۔ عزیز دلہا اور مقبول خاص وعام ہوتے اک شان سادات کرام کی دکھائی اور دنیا سے مُنہ چھپا لیا۔

(۲) از کانفرنس گزٹ جلد ۱، نمبر ۱۰، ۱۸ مارچ ۱۹۳۶ء

سید مستحسن کی رحلت میرٹھ کی یہ خبر ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ سنی
کہ سید محمد مستحسن صاحب زیدی خلف الرشید سید محمد حسین صاحب شوق مرحوم
نے گذشتہ ہفتہ میں رحلت کی۔ اب سے دو سال قبل میرٹھ میں جو اجلاس ہوا تھا
اُس کے کامیاب بنانے میں آپ کی کوشش بھی شامل تھی اور ابتداء سے آخر تک
آپ اس کارروائی میں دلچسپی سے حصہ لیتے رہے تھے، آپکے نامور والد سید
محمد حسین شوق کو بھی علی گڈھ تحریک اور اس کے کاموں سے عمیق تعلق تھا
سید محمد مستحسن صاحب کیمرج یونیورسٹی کے بی۔اے اور بیرسٹر تھے اور باوجود
اعلیٰ تعلیم یافتہ اور کامیاب قانون پیشہ ہونے کے سادہ معاشرت رکھتے
تھے۔ اپنی قابلیت اور حُسن معاشرت کی وجہ سے آپنے میرٹھ میں ایک ممتاز
حیثیت حاصل کرلی تھی۔ مرحوم نے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں جن کا اپنے
والد کے ظل عاطفت سے محروم ہوجانا ایک اندوہناک واقعہ ہے۔ ہماری
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کی زندگی کو کامیاب بنائے اور پس ماندگان
کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

(۳) ایک اور اخبار نے اس طرح لکھا ہے۔

سید محمد مستحسن کی ناگہانی وفات میرٹھ کے مشہور اور ممتاز بیرسٹر
اور وقف منصبیہ کے آنریری متولی سید محمد مستحسن صاحب زیدی نے
۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء یوم جمعہ کو اس عالم فانی سے المناک اور یاس انگیز طور
پر رحلت فرمائی۔ اور دنیا ایک ایسی بے نظیر ہستی سے خالی ہوگئی جس کے
حسن اخلاق۔ مروّت۔ ہمدردی۔ خلوص و محبت نیک نیتی اور عالی
دماغی کے صرف دوست ہی نہیں بلکہ دشمن بھی مدّاح تھے۔ میرٹھ کے ہر
مذہب و ملت کے لوگ اس فرشتہ سیرت انسان کا ماتم کر رہے ہیں
مرحوم خان بہادر سید محمد حسین شوق کے سنجھلے صاحبزادے تھے اور
میرٹھ کی بار کے مشہور بیرسٹروں میں آپ کا شمار تھا۔ آپ کی عمر ابھی پورے
پچاس سال کی بھی نہ تھی۔ آپ کو چند ماہ سے آنت اُترنے کی شکایت لاحق
ہوگئی تھی جس پر آپ کے دوست ڈاکٹر نے اپریشن کرانے کی رائے
دی۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ یہ اپریشن خلاف امید غضبناک
اور مہلک ثابت ہوا۔

تاریخہائے وفات

زیدی صاحب کی تاریخہائے وفات جو خاکسار نے نکالی ہیں وہ حسب
ذیل ہیں۔ اُن کی خصوصیت ان تاریخوں سے بھی ظاہر ہوتی ہے یعنی ایک
مادہ تاریخ تو آیۂ کلام مجید ہے جس کے نکالنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی
بلکہ آیۂ مذکورہ سے صرف پہلا حرف (ف) نکال دینے سے پوری تاریخ ۱۹۳۶ء
وفات زیدی صاحب نکل آتی ہے اور دوسری فارسی، اُردو تاریخوں میں
لفظ قدسی صفت آکر پوری تاریخ نکلتی ہے۔

(۱) عربی مادہ تاریخ از قرآن مجید۔ ادخلی فی عبادی وادخلی جنتی
(میرے خاص بندوں میں شامل ہو اور میری جنت میں داخل ہو)

(۲) اُردو مادہ تاریخ۔ عازم الجنت ہوئے مستحسن قدسی صفات
۱۹۳۶ء

(۳) فارسی مادہ تاریخ۔ مستحسن بخلد برفت
۱۹۳۶ء

(۴) فارسی قطعۂ تاریخ جو خاکسار نے لوح مزار پر کندہ کرانے کے لئے لکھا ہے

این روحی لک فدا یا سیّدی — این مستحسن لک روحی فدا
صابر و شاکر، نقی و متقی — مومن کامل کریم و باصفا
خلق تو مستحسن و محمود بود — نام تو سر دفتر اہل وفا
کار وقف منصبیہ ساختی — خدمت اسلام کردی بے ریا
یافتند از ذات تو فیض عمیم — مسلم و ہندو فقیر و اغنیا
اے یتیم و بیوہ را پشت و پناہ — بیکس و مظلوم را حاجت روا
بندۂ حکم خدائے دو جہاں — خادم دین محمد مصطفیٰ
چشم من خوں ریز و قلبم پاش پاش — آہ سرتاجم ز من گشتی جدا
الوداع اے زیدی قدسی صفات — جان و دل بر روح پاک تو فدا
در دکن ز لطف حق آسودہ باد — سیّد من صاحب صدق و صفا
سیزدہ شعبان بہ دنیا آمدی — روز عرفہ رفتی از دار فنا
جاں بدادی حیف در جوع و عطش — اے شہید نشتر ظلم و جفا
بہر سال رحلت ہاتف بگفت — زیدی القدسی صفت کردہ قضا
۱۹۳۶



عالیجناب خواجہ سید حسن صاحب بالقابہ



عالیجناب سید کلب مصطفیٰ صاحب بالقابہ



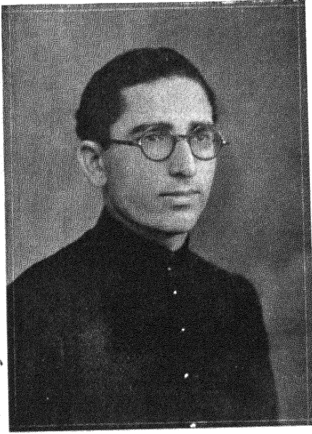
عالیجناب سید علی صفدر صاحب بالقابہ



عالیجناب سید محمد مہدی صاحب بالقابہ



عالیجناب سید حضور الحسن صاحب بالقابہ



عالیجناب سید منظور علی صاحب بالقابہ



عالیجناب سید امداد حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب سید شہنشاہ حسین صاحب بالقابہ

عالیجناب ڈاکٹر سیّد ناصر عباس صاحب (فتح پوری) دہلی

حالات زندگی آپ دہلی کے معزز و ممتاز خاندان سادات سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپکا خاندان تعلیم نسواں کا زبردست حامی ہے اور اعلیٰ تعلیم کے جوہر سے آراستہ ہیں۔ آپ نے لکھنؤ سے ایم۔ بی۔ بی ایس کا امتحان پاس کرکے کچھ عرصہ سرکاری ملازمت کی اس کے بعد دہلی میں طبیہ کالج میں سرجن ہوگئے اور ترقی کرکے اب پرنسپل طبیہ کالج ہیں اور آپ نے ہر دو عہدوں کی خدمات کو بطریق احسن انجام دیا۔ دہلی میں اپنی ذاتی پریکٹس شروع کردی آپکا دھلی کے ممتاز ڈاکٹروں میں شمار ہوتا ہے نہ صرف دھلی کے شیعہ بلکہ باہر کے مومنین بھی آپ کے فن سے کافی فائدہ اٹھاتے ہیں آپ نہایت خلیق اور منکسر المزاج ہیں ہر شخص سے نہایت خلوص سے ملتے ہیں قومی خدمات کا بیحد شوق ہے۔ انجمن وظیفہ سادات کے مئی ۱۹۳۵ء سے ممبر ہیں

عالیجناب سیّد امداد حسین صاحب سادات گنج لاہور

حالات زندگی آپ کی ابتدائی تعلیم اردو۔ دینیات۔ فارسی وغیرہ گھر پر ہوئی۔ اس کے بعد انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ پھر ملازمت اختیار کی۔ بڑے مخلص قومی کارکن ہیں۔ پنجاب کے دورہ میں ہمدانی صاحب کی سفارش پر انجمن کی ممبری جون ۱۹۳۶ء سے قبول فرمائی تھی۔

عالیجناب سیّد شہنشاہ حسین صاحب اٹاوی حیدرآباد دکن

حالات زندگی آپ بمقام اٹاوہ ۹ جون ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوئے۔ آپ سادات بارہہ کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ سید شفیق حسن صاحب کے فرزند اکبر ہیں۔ آپ کے نانا خان صاحب میر عزیز حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ اور دادا سید رفیق حسن صاحب ڈپٹی کلکٹر ریاست دکن میں تھے۔ قومی امور سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ اور آپ ایک درد آشنا دل رکھتے ہیں۔ قومی اداروں کی اعانت کو اپنا فرض خیال فرماتے ہیں۔ اصلی وطن اٹاوہ ہے۔ لیکن آپ حیدرآباد ... میں مقیم ہیں انجمن کے اواخر ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

پروفیسر سیّد حضور الحسن صاحب ایم ایس سی لکھنؤ

حالات زندگی نیٹور ضلع بجنور آپ کا وطن ہے سنہ ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد ماسٹر سید شبیہ الحسن صاحب کی زیر نگرانی شروع کی اس کے بعد کیننگ کالج لکھنؤ سے ۱۹۲۴ء میں بی۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا اور اسی وقت سے آپ کرسچین کالج میں پروفیسر ہیں۔ بڑے خوش اخلاق اور متواضع ہیں۔ انجمن کے ہمدرد ہیں۔ اپنے حلقہ احباب میں دائرہ انجمن کو وسیع کرنے میں سعی فرماتے رہتے ہیں۔ آپ انجمن کے ۱۹۲۵ء سے ممبر ہیں۔

نوٹ: جن حضرات نے سلور جوبلی کا عطیہ مرحمت نہیں فرمایا ہے وہ جلد توجہ فرمائیں۔ (مدیر)

عالیجناب سید اختر حسنین خان صاحب رئیس امروہہ

حالات زندگی آپ کی ابتدائی تعلیم فارسی اُردو عربی وغیرہ محلہ دانشمند کی کتب میں ہوئی اس کے بعد الہ آباد یونیورسٹی سے منشی کا امتحان پاس کیا انگریزی بھی بقدر ضرورت ..... پڑھی اور اپنے زمینداری کے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ امروہہ کے معززین میں شمار ہوتے ہیں آپ کے یہاں عزاداری امام مظلوم بھی ہوتی ہے جس کے واسطے ایک وقف ہے جسکے آپ متولی ہیں نہایت منکسر المزاج اور خلیق واقع ہوئے ہیں۔ شیعہ آرٹس ہسکول کے سرپرستوں میں ہیں سو روپیہ کا گرانقدر عطیہ آرٹس ہسکول کو مرحمت فرمایا۔ امام المدارس ہائی ہسکول امروہہ کی مجلس منتظمہ کے رکن خاص ہیں ایک دو غریب طلبا کی ہر سال اپنی جیب خاص سے فیس وغیرہ کی امداد فرماتے رہتے ہیں میرے خاص کرمفرما ہیں اپریل ۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں اور اس سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں

عالیجناب محمود علی صاحب ہاشمی پانی پتی۔ دھلی

حالات زندگی آپ پانی پت کے معزز خاندان کے جوشیلے فرد ہیں آپ کے والد ماجد میر حامد علی صاحب مرحوم تحصیلدار اپنے مذہبی جذبہ اور قومی خدمات کے لئے مشہور و ہر دل عزیز تھے۔ انٹرنس پاس کرنے کے بعد کالج میں داخل ہو گئے لیکن تلاش روزگار کی فکر لاحق ہوئی اور تعلیمی سلسلہ منقطع کر دیا۔ آج کل آپ ڈائریکٹر آف ریکو کے دفتر میں اسسٹنٹ ہیں قومی خدمات کا شوق بیحد ہے۔ انجمن اثنا عشریہ دھلی کے تین سال تک نائب صدر رہے اور اب دو سال سے سکریٹری ہیں انجمن وظیفہ سادات کے جوشیلے ممبر ہیں جب سے انجمن کا صدر دفتر نیو دہلی میں ہے آپ اسسٹنٹ سکریٹری ہیں۔ بڑے خلیق اور زندہ دل ہیں۔ اپریل ۳۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔ فوٹو فدر امپورہیں موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

سید ظفر حسین صاحب نیو دھلی

حالات زندگی آپ کی ابتدائی تعلیم فارسی۔ اُردو وغیرہ انبالہ میں ہوئی اس کے بعد انبالہ سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ کالج میں داخل ہو گئے لیکن کچھ عرصہ کے بعد تعلیمی سلسلہ منقطع کر کے ملازمت کر لی۔ آجکل آپ لیجسلیٹو اسمبلی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا میں اسسٹنٹ ہیں۔ اور قومی خدمات میں بڑی دلچسپی کا اظہار فرماتے ہیں۔ جب میں پنجاب کا دورہ کرتا ہوا انبالہ پہنچا تو آپ کے یہاں مہمان ہوا اور آپ کے برادر خورد ..... نے بڑی خاطر و مدارات کی۔ شملہ میں انجمن حیدریہ رجسٹرڈ کے روح رواں ہیں انجمن اثنا عشریہ نیو دہلی کے نائب صدر ہیں۔ انجمن کے ۳۱ء سے باقاعدہ ممبر ہیں اور اس کے واسطے توسیع ممبران میں ساعی رہتے ہیں فوٹو گروپ فدر امپورہیں موجود ہے۔

سید منظور علی صاحب اوور سیر دہلی

حالات زندگی آپ ضلع بلند شہر کے ایک مشہور و معروف قصبہ کے معزز خاندان کے فرد ہیں رُڑکی کالج سے اوور سیری کا امتحان پاس کر کے مختلف مقامات پر رہے اب آپ ایک عرصہ سے دہلی میں سنٹرل پی ڈبلو ڈی میں اوور سیر ہیں انجمن اثنا عشریہ کے دو سال سے نائب صدر ہیں انجمن وظیفہ سادات کے ستمبر [illegible] سے ممبر ہیں

عالیجناب سید علی صفدر صاحب قصبہ بڑاگاؤں جونپور

حالات زندگی سید علی صفدر صاحب ۱۹۱۲ء میں قصبہ بڑاگاؤں ضلع جونپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب مرحوم ایک بڑے پایہ کے عالم جید تھے۔ آپکی ابتدائی تعلیم اُردو۔ عربی فارسی وغیرہ والد ماجد کے زیر نگرانی ہوئی۔ انگریزی بھی بقدر ضرورت لکھنؤ و پٹنہ میں حاصل کی آپ چار سال تک رجپوت رجمنٹ فیض آباد میں فوجی فرائض کو کمال محنت و توجہ سے ادا کرتے رہے اور ہر حیثیت سے سربلند و ممتاز رہے۔ آجکل آپ محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم ہیں

آپ ایک درد آشنا دل رکھتے ہیں کتب بینی اور مطالعہ اخبارات و رسائل کا خاص شوق و ذوق رکھتے ہیں انجمن ناصر الاسلام قصبہ بڑاگاؤں کا وجود آپکی قومی ہمدردی کا ثبوت ہے مقامی دستہ رضاکاران جنت البقیع کی قیادت اور اسکی ترقی زیادہ تر آپکی توجہ کی مرہون منت ہے۔ محکمہ بندوبست میں ہردوئی فیض آباد اور ریاست رام پور میں بزمانۂ ملازمت بڑی دلچسپی سے خدمات انجام دیں۔ آپ دسمبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیٹھ جعفر رشید صاحب صدر بازار دہلی

حالات زندگی جناب سیٹھ رشید صاحب ولد جعفر صاحب ۱۸۸۵ء میں موندرہ شہر ریاست کچھ میں پیدا ہوئے پندرہ سولہ سال کی عمر میں ۱۹۰۱ء میں دہلی تشریف لائے اور یہاں پر تجارت کا سلسلہ شروع کیا اور اب ترقی کر کے صدر بازار میں بہت بڑے گلاس ویر مرچنٹ ہیں۔ انجمن کے ہمدرد ہیں۔ دہلی کی قومی انجمنوں میں چندہ وغیرہ سے دریغ نہیں فرماتے ہیں۔ آپ ۱۹۱۰ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید محمد مہدی صاحب پیشکار انجمن وظیفہ سادات و مومنین دہلی

(رائے بریلی)

حالات زندگی سید محمد مہدی صاحب کا وطن مالوف رائے بریلی ہے ابتدائی تعلیم رائے بریلی میں ہوئی۔ انٹرنس تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد پنجاب تشریف لے گئے اور مختلف مقامات پر مدرس رہے۔ پانی پت میں ایک عرصہ تک مدرس رہے۔ چھ سال سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے پیشکار ہیں۔ انجمن سے خاص محبت ہے میرے ہمراہ پنجاب کے دورہ پر دو ماہ کی رخصت لیکر گئے۔ سالانہ رپورٹ کی ترتیب ضمیمہ جات وغیرہ میں مصروف تھی کہ آپ کے والد بزرگوار کی بیماری کا حال معلوم ہوا۔ اور جب آپ رائے بریلی پہنچے تو آپ کے والد ماجد میر سید مہدی صاحب کا انتقال ہو چکا تھا۔ انجمن کے ممبر بھی ایک عرصہ تک رہ چکے ہیں۔

عالیجناب خواجہ سعید حسن صاحب انصاری دہلی

حالات زندگی آپ کا وطن مالوف پانی پت ہے۔ تعلیم اُردو فارسی۔ انگریزی وغیرہ پانی پت میں ہوئی اس کے بعد ملازمت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ پانی پت انجمن حسینیہ کے آنریری جنرل سکریٹری ہیں۔ شیعہ پنچایت کے ممبر ہیں۔ دہلی میں شیعہ یتیم خانہ انجمن حسینی کے جائنٹ سکریٹری ہیں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی مرکزی کمیٹی کے بھی ممبر ہیں بڑے مخلص کارکن ہیں۔ ڈی۔ اے۔ جی پی اینڈ ٹ کے دفتر میں آڈیٹر ہیں۔ انجمن کے خاص ہمدرد ہیں اور نومبر ۱۹۳۲ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد کلب مصطفیٰ صاحب وکیل رائے بریلی

حالات زندگی آپ ۱۰ نومبر ۱۹۰۹ء کو بمقام جائس ضلع رائے بریلی پیدا ہوئے۔ آپکا سلسلہ نسب امام علی نقی علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے آپ کے مورث اعلیٰ نواب نجم الملک سید نجم الدین سبزواری قائم جائس ۱۰۳۱ء میں سپہ سالار محمود غزنوی تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد میں آپکی بڑی ذی علم باا ثر اور مقدس ہستیاں پیدا ہوئی ہیں جن کے کمال کا سکہ ہند سے عراق تک چلتا رہا۔ پانچ برس کی عمر میں بمقام ایٹہ بسم اللہ ہوئی جہاں آپ کے پدر بزرگوار مولوی سید کلب جعفر صاحب قبلہ مرحوم بسلسلہ ملازمت انگریزی مقیم تھے۔ گھر پر ابتدائی تعلیم عربی۔ کلام مجید۔ فارسی اُردو وغیرہ حاصل کر کے نو سال کے سن میں رائے بریلی کے مدرسہ انگریزی میں داخل ہوگئے ۱۹۲۶ء میں انٹرنس رائے بریلی سے ۱۹۲۸ء میں ایف۔ اے گورنمنٹ جوبلی کالج لکھنؤ سے اور ۱۹۳۰ء میں آگرہ کالج سے بی۔ اے پاس کیا اسکے بعد ایل۔ ایل بی آگرہ کالج سے پاس کیا۔ دوران تعلیم میں آپ کی تعلیم و تربیت کی تمامتر ذمہ داری فخر قوم مولوی سید کلب عباس صاحب اور مولوی کلب احمد صاحب آئی سے متعلق رہی۔

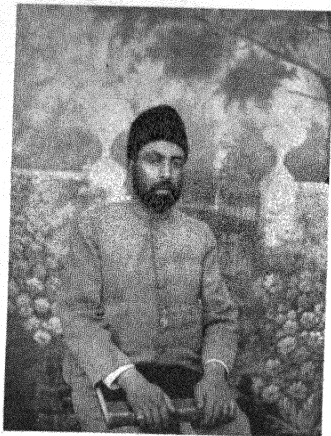
زمانہ طالب علمی آپکا بڑا شاندار رہا اور اپنے ہمعصروں میں ہمیشہ ممتاز رہے آپ نے مختلف تعلیمی درسگاہوں میں انگریزی اور اُردو میں تقریریں فرمائیں۔ تقریر کا شوق بچپن ہی سے ہے۔ آگرہ کالج میگزین کے مدیر تھے آپ کو قومیات سے بہت دلچسپی ہے آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے زبردست حامی ہیں اور آپ ایک درد آشنا دل رکھتے ہیں۔ بڑی دھواں دھار تقریریں کرتے ہیں یعقوب الحسن تنظیم فنڈ اور انجمن مآثر متبرکہ کے سکریٹری ہیں اور اپنے فرائض کو بطریق احسن انجام دیتے ہیں۔ آپ کی ذات قوم کے لیئے باعث فخر ہے۔
آپ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے بڑے ہمدرد ہیں۔
آپ نومبر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سیّد اصغر حسین صاحب لکھنوی (دہلی)

حالات زندگی آپ لکھنؤ کے معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں دہلی میں تاجر عطر ہیں بڑے دیندار اور مذہبی بزرگ ہیں دہلی میں مستقل سکونت اختیار کرلی ہے اس لیئے کہ میں نے دیکھا کہ آپ نے ایک عالیشان مکان دہلی میں تعمیر کرالیا ہے۔ اس مکان کو آپ نے بڑے سلیقہ کیساتھ تعمیر کرایا ہے۔ آپ نے ایک نہایت قلیل سرمایہ سے عطر کا کاروبار شروع کیا اور اب چند سال ہی بعد نہایت معقول ترقی کرلی ہے۔ آج کل آپکی دوکان نہ صرف دہلی میں بلکہ مضافات دہلی میں معتبر سمجھی جاتی ہے۔ قومی امداد میں کافی حصہ لیتے ہیں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے مارچ ۱۹۳۲ء سے ممبر ہیں۔



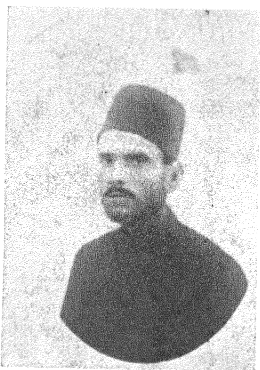
عالیجناب آغا علی حید صاحب بالقابہ



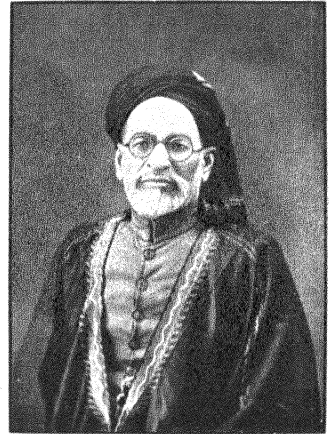
عالیجناب محمد احسین صاحب خاور بالقابہ



عالیجناب سید عاشق عباس صاحب بالقابہ



عالیجناب سید علی اکبر صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب قبلہ



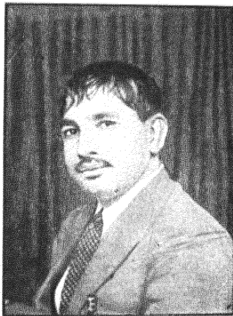
عالیجناب سید صغر حسین صاحب بالقابہ



عالیجناب سید ظفر عباس صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی صفی مرتضیٰ صاحب بالقابہ



عالیجناب مرزا فدا حسین صاحب بالقابہ

عالیجناب مولوی میرزا یوسف حسین صاحب مبلغ مدرستہ الواعظین

(پنجاب)

حالات زندگی

جناب مولانا میرزا یوسف حسین صاحب سنہ ۱۹۱۰ء کو بمقام لکھنؤ پیدا ہوئے چھ سال کی عمر میں بسم اللہ ہوئی۔ اپنے والد ماجد جناب حکیم وزیر میرزا صاحب اور نواب قمر میرزا صاحب سے تعلیم دینیات و کلام مجید حاصل کی اس کے بعد مولوی خادم حسین صاحب سے علم فارسی حاصل کیا۔ دس سال کی عمر سے علم عربی کی تحصیل شروع کی۔ اسی دوران میں مولانا سید محمد سجاد صاحب قبلہ مناظر سے علم طب کی تعلیم کسی حد تک حاصل کی۔ مدرسہ ناظمیہ میں داخل ہوگئے۔ چھ ماہ کی مدت میں امتحان دیا اور انعام میں شرح تہذیب حاصل کی۔ سنہ ۱۹۱۶ء میں مدرسہ سلطان المدارس کے درجہ ہفتم میں داخل ہوگئے اور امتحان میں کامیابی حاصل کی سنہ ۱۹۱۸ء میں امتحان الٰہ آباد یونیورسٹی میں شرکت کی اور کامیاب ہوئے۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں درجہ سند الافاضل میں پہنچے۔ اور امتحان سالانہ میں اول درجہ کامیاب ہوئے۔ اسی سال سے ذاکری کا شوق ہوا اور اس میں کمال حاصل کیا۔

سنہ ۱۹۱۹ء میں والد ماجد نے انتقال فرمایا۔ لیکن آپکی ہمت مردانہ میں ذرا فرق نہ آیا اور تعلیمی سلسلہ جاری رکھا۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں ملا فاضل کا امتحان الٰہ آباد یونیورسٹی سے دیا اور شاندار کامیابی حاصل کی اور شادی بھی اسی سال ہوئی۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں مدرستہ الواعظین کا افتتاح ہوا اور مدرسہ میں داخل ہوگئے۔ مدرسہ سلطان المدارس کے درجہ صدر الافاضل میں کامیابی سنہ ۲۴ء میں درجہ اوّل میں حاصل کی۔ اور اسی سال زبان ہندی حاصل کی۔ سنہ ۲۶ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے امتحان دبیر کامل درجہ اوّل میں کامیاب ہوئے اور سرکار نجم العلماء مدظلہ نے اسی سال آپ کو ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد بھیجدیا۔ مومنین ڈیرہ بہت مانوس ہوئے سنہ ۲۷ء میں مدرستہ الواعظین نے پنجاب و سرحد کی تبلیغ کے لیئے مقرر کیا۔ مرکز شہر ڈیرہ قرار دیا۔ پہلے ہی سال میں وہاں ہر دل عزیزی حاصل کر لی اور تعمیری کام مومنین مصروف ہوگئے۔

پنجاب میں پنجابی زبان حاصل کی۔ اب اس زبان میں آپ وعظ فرماسکتے ہیں اور مختلف مقامات کے مناظروں میں فتح حاصل کی ہے۔ آپ کی جدوجہد اور سعی و کوشش سے ہزاروں آدمیوں نے مذہب حقہ شیعہ قبول کیا بیلی میں امام باڑہ تعمیر کرایا جسپر ایک ہزار روپیہ صرف ہوا۔ اور ہزارہا مقامات پر انجمنیں قائم کرائیں۔ آپ ۸ راگست سنہ ۳۲ء کو زیارت عتبات عالیات کے لیئے تشریف لے گئے کاظمین بغداد کربلائے معلیٰ نجف اشرف وغیرہ میں عربی و فارسی وغیرہ میں تقاریر فرمائیں۔ جار ماہ بعد جب آپ واپس تشریف لائے تو حکومت کیطرف سے آپکا تقرر کورم ایجنسی میں منصب حاکم شریعت حسب قانون گورنمنٹ تین سال کے لیئے ہوگیا ہے۔ ۵ رمارچ سنہ ۳۳ء کو پاراچنار پہنچکر چارج لیا اور سوا تین سال کی مدت میں دو ہزار مقدمات کا فیصلہ کیا اور وہاں پر اتفاق و اتحاد رواداری۔ صلاح و آشتی کے تخم بودئے۔ زبان پشتون کی تعلیم بھی حاصل کی۔ فرائض منصبی کے علاوہ بڑی قابل قدر مذہبی خدمات بھی انجام دیں۔ انجمن شباب الشیعہ قائم کی۔ پاراچنار میں اپنے اہتمام سے پندرہ ہزار روپیہ حاصل کرکے امام باڑہ تعمیر کرایا جو پنجاب و سرحد میں بے نظیر ہے۔ کورم کے مدارس میں کتب دینیات داخل کرائیں ۲۴ راپریل سنہ ۳۴ء کو کورم سے روانہ ہوکر پھر پنجاب میں تقرر ہوا۔ ۲۵ رمئی سنہ ۳۶ء جون سنہ ۳۷ء تک دو سو سے زائد تقاریر کا اتفاق ہوا۔ اپنے تبلیغی زمانہ میں آپ نے بڑی عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں اور اہل پنجاب کو اپنا گرویدہ و مسخر کر لیا ہے۔ آپ کو شعر و شاعری کا بھی شوق ہے تصنیف و تالیف میں بھی کمال حاصل ہے۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے درج نہیں کی گئیں۔

انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ہمدرد ہیں اور میری درخواست پر انجمن کی ممبری قبول فرمائی ہے۔ دسمبر سنہ ۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید عاشق عباس صاحب دہلی

حالات زندگی شہر دہلی کے معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں
آپ کے جدامجد میر غلام عباس صاحب ایک پایہ کے مرثیہ خواں تھے
اس خاندان کو عزاداری امام مظلوم سے خاص شغف و انہماک رہا ہے
آپ کے والد ماجد میر اخلاق عباس صاحب بھی اعلیٰ درجہ کے مرثیہ خوان
تھے۔ سید عاشق عباس صاحب کی تعلیم دہلی میں ہوئی تعلیم سے فراغت
پاکر آپ محکمہ ریلوی میں ملازم ہوگئے اور اپنے کام کو بڑی خوش اسلوبی
اور عمدگی سے انجام دیا ایک دو سال میں ریٹائر ہونے والے ہیں
مذہبی جوش کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ شیعہ کالج کے لئے پانچسو روپے
اپنے خاندان سے فراہم کرکے روانہ کئے ایک ہزار پھر دوبارہ چندہ
کرکے بتوسط خطیب اعظم مولوی سید محمد صاحب قبلہ دھلوی لکھنؤ روانہ
کیا۔ انہدام جنت البقیع کے موقع پر آپ نے بڑے ایثار سے کام لیا۔
۱۹۳۱ء میں مع اہل و عیال و دیگر افراد خاندان کے مشرف بہ زیارت عتبات عالیات ہوئے
دہلی میں محلہ سوئیوالان میں شیعوں کی ایک مسجد تعمیر ہوئی ہے اس میں ایک کمرہ ایک حوض آپ کے گرانقدر عطیہ سے تعمیر ہوئی ہیں ۱۹۱۹ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب آغا علی حیدر صاحب دہلوی تحصیلدار (ہوشنگ آباد)

حالات زندگی آپ کے والد بزرگوار جناب آغا نواب میرزا صاحب کا
دہلی کے معززین میں شمار ہوتا تھا۔ آپ کی ابتدائی و اعلیٰ تعلیم والد ماجد
کے زیر نگرانی ہوئی۔ ابتداء عمر سے ہی ہونہار اور محنتی تھے تعلیم میں
خاص دلچسپی لیتے تھے اور اپنے ہمعصروں میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے
بی۔اے پاس کرنے کے بعد انسپکٹر پوسٹ آفس ہوئے۔ اسکے بعد
آبکاری میں انسپکٹر ہوئے۔ اس کے بعد نائب تحصیلدار ہوگئے۔
اس عہدہ کی خدمات کو بطریق احسن انجام دیا اور افسران کو اپنے کام
سے خوش و مطمئن رکھا۔ اب آپ مستقل طور پر تحصیلدار ہوگئے ہیں۔ لیکن
تین سال سے آپ سپرنٹنڈنٹ لینڈ ریکارڈز ہوشنگ آباد ہیں۔ انجمن سے
خاص ہمدردی ہے۔ قدیم ممبر ہیں اور چندہ نہایت باقاعدہ مرحمت فرماتے ہیں

عالیجناب سید محمد احسن صاحب خاور نجیب آبادی دہلی

حالات زندگی آپ کا اصلی وطن قصبہ سیمن ضلع بجنور ہے
آپ کے جدامجد سید جعفر علی صاحب قصبہ کے ممتاز ترین حضرات میں
شمار ہوتے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار سید نسیم حسین صاحب
پوسٹ ماسٹر بڑے شیعہ گر تھے۔ آپ نے وزیر آباد کیمبل پور اور
انبالہ میں بہت سے حضرات کو راہ حق کی طرف مائل کیا۔ خاور صاحب کا
زمانہ طالب علمی بڑا شاندار گزرا اور اپنے ہمعصروں میں ہمیشہ ممتاز حیثیت رہی
مڈل اور انٹرنس کے امتحانات میں اول رہے۔ شاعری کا شوق بچپن ہی سے ہوا
اور اسمیں اسقدر کمال حاصل کیا کہ ممتاز شعراء کی صف میں شمار ہونے لگے
آپ کی نظمیں اکثر سرفراز۔ شیعہ۔ الواعظ۔ اسد وغیرہ میں شائع ہوتی رہتی ہیں
سرفراز کے اجراء کے وقت قومی تنظیم کے متعلق آپکا مضمون بہت پسند کیا گیا اور
اسپر آپ کو انعام پیش کیا گیا ۱۹۲۶ء میں قومی خدمات کے صلہ میں شیعہ کانفرنس
کیطرف سے ایک تحفہ پیش کیا گیا۔ دہلی میں آج کل انسپکٹر چونگی کے عہدہ پر
فائز ہیں بڑے خلیق اور متواضع ہیں ڈاڑھی منڈانے والوں کو ڈاڑھی
رکھنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں اور اواخر ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں

عالیجناب فدا حسین صاحب میرابی۔ اے بی۔ ٹی منٹگمری

حالات زندگی آپ آج کل منٹگمری میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہیں۔ بڑے خلیق و متواضع ہیں۔ محکمہ تعلیم سے آپ کو ابتدا ہی سے دلچسپی رہی ہے۔ مذہبی رسائل میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں انجمن وظیفہ سادات کے قدیم ممبر ہیں۔ درمیان میں سلسلہ ممبری منقطع ہو گیا تھا۔ اب میرے پنجاب کے دورہ میں پھر تجدید فرمادی ہے۔ جون ۱۹۳۶ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید علی اکبر صاحب رضوی علی نگر سارن

حالات زندگی آپ کے والد بزرگوار مولوی سید فقیر حسین صاحب مدرس مارواڑی ہائی انگلش اسکول مظفر پور بڑے دیندار بزرگ تھے آپ کا وطن موضع علی نگر بھیک پور ڈاکخانہ جیبن پور ضلع سارن ہے آپ کی ابتدائی اور دینی تعلیم وطن مالوف میں ہوئی اور پھر مدرسہ ایمانیہ مظفر پور میں داخل ہو گئے۔ انٹرنس کا امتحان مدھے پور ضلع دربھنگہ سے پاس کیا۔ اور آئی ایس سی کلاس تک مظفر پور کالج میں تعلیم پائی اس کے بعد ایک سال پٹنہ انجنیئرنگ کالج میں اوور سیر کلاس کی تعلیم پائی۔ اس زمانہ تعلیم میں انجمن نے مدد کی ۱۹۲۵ء سے مختلف مقامات پر ملازم ہوئے اور اب مظفر پور کلکٹری میں بٹوارہ کلرک ہیں۔
انجمن عباسیہ بھیک پور کے آنریری سکریٹری ہیں۔ یہ انجمن دینی و قومی خدمت بطریق احسن انجام دے رہی ہے۔ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے وسط ۱۹۳۶ء سے ممبر ہیں۔

عالیجناب ملک صادق علی صاحب عرفانی ایڈیٹر اخبار شیعہ لاہور

حالات زندگی آپ بمقام لاہور ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب مرحوم و مغفور پشمینہ کپڑے کے اعلیٰ تاجر تھے۔ جنکا انتقال ۱۹۱۸ء میں ہوا آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی اس کے بعد اسلامیہ ہائی اسکول میں داخل ہوئے۔ سایہ پدری سر سے اٹھ جانے کے باعث تعلیمی سلسلہ منقطع ہوا اور ۱۹۲۶ء سے اخبار شیعہ جاری کیا۔ ۱۹۲۷ء میں مع اپنی بہنوں وغیرہ کے زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوئے۔ ۱۹۳۱ء میں روزنامہ اثنا عشری جاری کیا جو ایک سال تک جاری رہا اور ایک سال میں تقریباً تین ہزار کا نقصان برداشت کرنا پڑا اور قوم کی بے التفاتی کے باعث مجبوراً بند کرنا پڑا۔ اخبار شیعہ کے ذریعہ قوم کی خدمت فرما رہے ہیں۔ انجمن سے ہمدردی اور اس ادارہ کو شیعوں کا مفید ترین ادارہ خیال فرماتے ہیں۔ میرے شدید تقاضوں کے بعد فوٹو مرحمت فرمایا ہے۔

عزیز القدر سید محمد عباس و محمد صالح۔ آگرہ

حالات زندگی یہ ہر دو بچے سید افضل حسین صاحب بی۔ اے انسپکٹر یوپی کے صاحبزادے ہیں اور انجمن کے ممبر ہیں گو عمریں قلیل ہیں لیکن حوصلے بڑے بلند ہیں بڑے ذہین و ذکی ہیں انجمن سے خاص محبت ہے اور اپنا چندہ تقاضہ کر کے اپنے والد صاحب سے روانہ کراتے ہیں بڑے سعید صالح ہیں اکتوبر ۱۹۳۵ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب مولوی صفی مرتضیٰ صاحب امروہہ

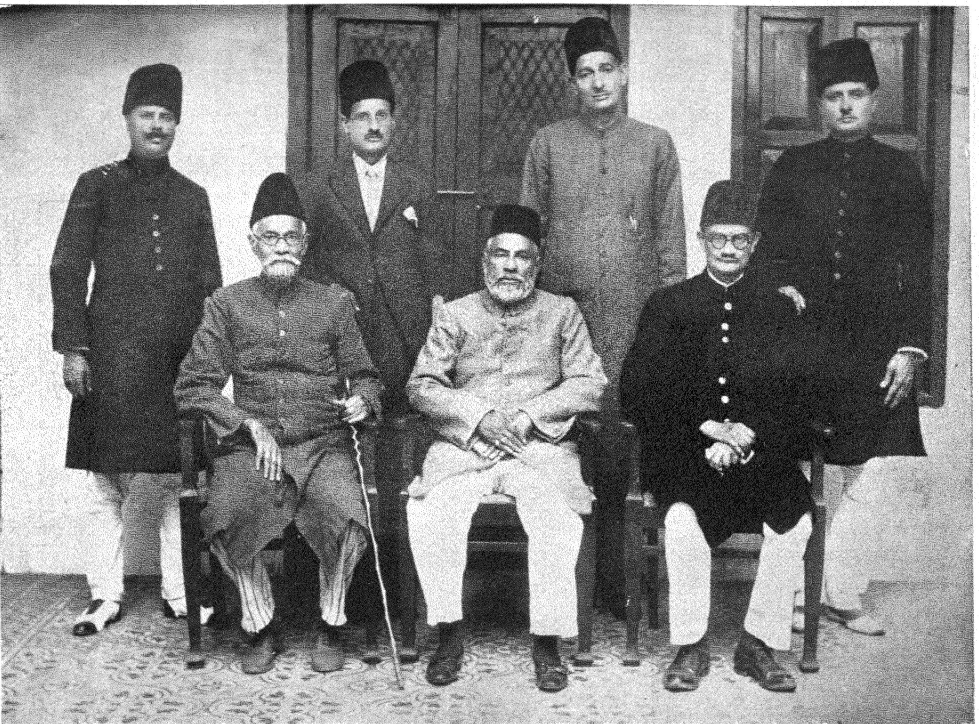
حالاتِ زندگی ابتدائی تعلیم امروہہ میں حاصل کی اور السنہ شرقیہ
کے امتحانات کی طرف توجہ کی۔ نور المدارس امروہہ سے جو عربی اور
فارسی کا زبردست ادارہ تھا ۱۹۲۷ء میں منشی الہ آباد اور ۱۹۲۸ء میں مولوی
الہ آباد سے پاس کیا۔ اس کے بعد مدرسہ منصبیہ میرٹھ گئے یہاں ۱۹۲۹ء میں
عالم الہ آباد اور ۱۹۳۰ء میں فاضل ادب کے امتحانات پاس کئے۔
اسی زمانہ میں انجمن وظیفہ سادات سے امداد لینے کی ضرورت پڑی۔
چنانچہ انجمن سے متواتر دو سال تک وظیفہ لیا اس کے بعد امروہہ
آکر پرائیویٹ ۱۹۳۱ء میں منشی فاضل پنجاب کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۲ء سے
۱۹۳۵ء تک مسلم اینگلو ورنیکلر اسکول جھانسی میں ملازمت کی دوران
ملازمت میں ۱۹۳۳ء میں اردو اعلیٰ قابلیت اور ۱۹۳۴ء میں ہائی اسکول
کے امتحانات پاس کئے۔ اور انجمن کا قرضہ حسنہ ادا کیا۔
۱۹۳۵ء سے امام المدارس ہائی اسکول امروہہ میں اعلیٰ درجات
اردو فارسی کی تعلیم دیتے ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں انٹرمیڈیٹ کا
امتحان پاس کیا۔ بڑے خلیق و ملنسار ہیں۔

عالیجناب سید معجز حسن صاحب بی۔ اے ایل ایل بی امروہوی لکھنؤ

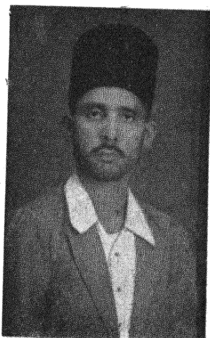
حالاتِ زندگی آپ حکیم سید مصطفیٰ حسن صاحب کے صاحبزادہ ہیں
حکیم صاحب موصوف امروہہ کے مشہور و معروف حکما میں شمار ہوتے ہیں۔
اور طبابت میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ سید معجز حسن صاحب کی ابتدائی
تعلیم امروہہ میں ہوئی اس کے بعد کیننگ کالج سے بی۔ اے فرسٹ ڈویژن
میں پاس کیا۔ ایل۔ ایل بی لکھنؤ یونیورسٹی سے کرنے کے بعد وہیں پریکٹس
شروع کردی۔ ایک عرصہ تک شیعہ کانفرنس کے سکریٹری رہے
اور قومی خدمات میں پیش پیش رہتے ہیں۔ آپ ایک درد آشنا دل
رکھتے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے سید مونس حسن صاحب ایم۔ اے
بھی انجمن کے ممبر ہیں۔ مونس حسن صاحب ایم اے بی ٹی آگرہ میں ماسٹر ہیں
وکیل صاحب موصوف جولائی ۱۹۳۳ء سے انجمن کے ممبر ہیں۔

عالیجناب سید ظفر عباس صاحب نقوی فضل ایڈیٹر نظارہ لکھنؤ

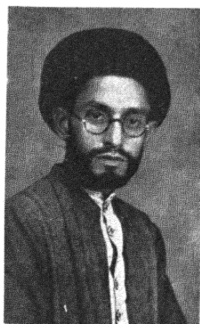
حالاتِ زندگی آپ کے والد ماجد مولانا مولوی سید فرزند حسین صاحب
ذاخر کی ذات گرامی شیعی دنیا میں محتاج بیان نہیں۔ آپ خاندان اجتہاد کے
ایک قابل فرد ہیں آپ کے مورث اعلیٰ سبزوار ایران سے وارد ہندوستان
ہوئے اور نصیر آباد ضلع رائے بریلی میں سکونت پذیر ہوئے۔
آپ ۲ رجب المرجب ۱۳۳۰ھ کو بروز یکشنبہ لکھنؤ میں پیدا ہوئے
آپ کی بسم اللہ پانچویں برس حضرت قدوۃ العلماء قبلہ مرحوم نے
پڑھائی۔
ابتدائی کتب دینیات گھر پر پڑھیں اس کے بعد سلطان المدارس
میں داخل ہوئے اور نو سال تک تحصیل علم میں مصروف رہے۔
شاعری میراث میں پائی فضل تخلص فرماتے ہیں۔ ایک باکمال
ادیب و شاعر ہیں ۱۹۳۱ء میں نظارہ کا اجرا کیا اور اپنے زور قلم کے جوہر
دکھائے۔ نظارہ کے ذریعہ مذہب و قوم کی زبردست خدمات
انجام دے رہے ہیں میرے خاص کرم فرما ہیں۔ دسمبر ۱۹۳۶ء سے
انجمن کے ممبر ہیں اور انجمن سے خاص ہمدردی ہے۔



فیملی گروپ آف نواب سید محسن مرزا صاحب مرحوم دہلوی



عالیجناب ملک صادق علی صاحب بالقابہ



عالیجناب مولوی مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ



عزیز القدر سید محمد عباس صاحب و سید محمد صالح صاحب

عالیجناب الحاج مولنا خواجہ غلام الحسنین صاحب پانی پتی کی خود نوشت سوانح عمری

جناب مولنا مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب فاضل پانی پتی کی ذات شیعی دُنیا میں محتاج تعارف نہیں۔ آپ پانی پت کے مشہور و معروف خاندان انصار کے ایک مبلغ ہیں اور خدمت اسلام کو اپنی زندگی کا نصب العین قرار دے رکھا ہے۔ مولنائے ممدوح فلسفہ تعلیم کے بڑے ماہر اور فن تعلیم کے اُستاد ہیں۔ مذہبی اور تبلیغی خدمات کے لئے آپ نے اپنے قلم اور زبان کو وقف کر دیا ہے اور اس پیرانہ سالی میں بھی ایک جوانمرد مجاہد کا کام کر رہے ہیں جس پر آپ کی بیشمار تقریریں اور تحریریں شاہد ہیں۔ آپ فلسفہ اسلام۔ معارف قرآن اور علمی مضامین کو سادہ سے سادہ زبان میں ادا فرماتے ہیں۔ آپ نے علوم مشرقیہ و مغربیہ کے ساتھ ساتھ غیر اسلامی مذاہب کا بھی مطالعہ فرمایا ہے۔ آپ کے بیانات بلالحاظ فرقہ تمام مسلمانوں کے لئے یکساں دلچسپ اور مفید ہیں جن کو ہندو۔ آریہ۔ جین۔ عیسائی وغیرہ بھی بڑے انہماک شوق سے سُنتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ مولنا قبلہ کے محققانہ وعظوں۔ لیکچروں۔ مباحثوں اور مناظروں نے قرآن اور اسلام کی عظمت کا سکہ منکروں کے قلوب پر بٹھا دیا ہے۔

جو خصوصیات آپ کی تقریرات میں ہیں وہی آپ کی تحریرات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ آپ کی تصنیفات نے آریوں۔ دہریوں۔ نیچریوں اور عیسائیوں پر حجت تمام کر دی ہے اور آج تک کسی ملحد منکر اور مخالف کو آپ کے لاجواب دلائل کی تردید کا حوصلہ نہیں ہوا۔ ہندوستان اور عراق کے مشہور ترین علماء و مجتہدین نے بھی آپ کی ٹھوس اور گرانقدر خدمات کی تصدیق بہترین الفاظ میں کی ہے۔

خواجہ صاحب قبلہ نہایت خلوص اور خاموشی سے صرف خداوند عالم کے بھروسہ پر تنہا مسلم مشنری کا کام پچاس سال سے انجام دے رہے ہیں اور اپنی مختلف تصنیفات کی ہزاروں جلدیں چھپوا کر مفت تقسیم کر چکے ہیں۔ جو کام قوم کی مجموعی طاقت اور اُمرا کی مالی اعانت سے ہونا چاہیئے تھا وہ خدا کے فضل سے آپ تنہا انجام دے رہے ہیں۔

جناب مولنا کی مندرجہ بالا خدمات اس امر کی محرک ہوئیں کہ میں آپ کے حالات زندگی کو جو ابتک تاریکی میں پڑے ہوئے تھے جوبلی نمبر میں درج کروں۔ میں نے آپ سے درخواست کی کہ اپنے حالات زندگی مفصل طور پر تحریر فرمائیں لیکن مولانا قبلہ کی تصنیف و تالیف کی مصروفیتیں مانع رہیں اور آپ نے انکار فرما دیا۔ لیکن جب میں پنجاب کے دورہ کے سلسلہ میں پانی پت پہنچا تو میرے اصرار پر آپنے میری درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور اپنی سوانح عمری مرتب کر کے روانہ فرمائی جس کو میں بغیر کسی کمی اور قطع و برید کے آپ ہی کے الفاظ میں درج کرتا ہوں حقیقت یہ ہے کہ خواجہ صاحب نے اپنے پچاس سالہ کارناموں کو نہایت سادگی اور دلچسپ پیرایہ میں تحریر فرمایا ہے۔

قوم کے نوجوانوں سے میری درخواست ہے کہ وہ جناب مولنا کے حالات زندگی کو بغور مطالعہ کر کے اپنی زندگی کو حتی الامکان تبلیغی زندگی بنانے کی کوشش کریں۔ آپ کے حالات زندگی جسقدر کہ سبق آموز ہیں اسی قدر دلچسپ بھی ہیں۔ مولانائے ممدوح نے جو گرانقدر عطیہ سلور جوبلی نمبر کی اشاعت کے لئے مرحمت فرمایا ہے میں اس کا بھی شکر گزار ہوں۔ (اعجاز جارچوی)

باب اوّل

خاندان اور سلسلہ نسب

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا ۔ بلبل ہمینکہ قافیہ گل شود بس است

۱۔ ولادت اور خاندان

راقم آثم خاکسار خواجہ غلام الحسنین ولد خواجہ غلام عباس ابن خواجہ اظہر علی ابن خواجہ اکبر علی انصاری کی ولادت دسمبر ۱۸۶۰ء کے قریب بمقام قصبہ پانی پت جو دہلی سے جانب شمال پچپن میل کے فاصلہ پر ایک قدیم بستی ہے۔ واقع ہوئی۔ اس قصبہ میں

کچھ کم سات سو برس سے قوم انصار کی ایک شاخ جس سے راقم کو تعلق ہے آباد چلی آتی ہے۔ یہ لوگ ایوبی انصاری یعنی حضرت ابوایوب انصاری (رضی اللہ عنہ) صحابیٔ رسولؐ کی اولاد میں ہیں۔

۲۔ ابوایوب انصاریؓ

جب آنحضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہجرت کرکے وارد مدینہ ہوئے تو جو لوگ مکہ معظمہ سے آپ کے ساتھ آئے مہاجرین کہلائے اور اہل مدینہ جو آپ کے مددگار ہوئے انصار کے نام سے موسوم ہوئے۔ جماعت انصار میں شامل ہونے کے علاوہ حضرت ابوایوبؓ کو ایک خاص شرف یہ بھی حاصل ہوا کہ جب آنحضرتؐ وارد مدینہ ہوئے تو انصار میں سے ہر شخص کی دلی خواہش تھی کہ آپ اُسکے مکان میں قیام فرمائیں۔ آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی کی مہار ڈھیلی چھوڑ دی اور فرمایا کہ یہ خدا کی طرف سے مامور ہے جہاں یہ بیٹھ جائے گی وہیں میرا قیام ہوگا۔ خدا کی قدرت! اونٹنی ابوایوبؓ کے مکان کے سامنے آکر بیٹھ گئی اور حضور سرور عالم ایک مدّت تک ابوایوب ہی کے مکان میں رہے جن کو آنحضرتؐ کی میزبانی کی عزت بھی حاصل ہوئی ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۵ء میں جبکہ میں حج سے مشرف ہوا تو مسجد نبوی کے بالکل قریب ہی ایک بند مکان دیکھا جس کے دروازہ پر منزل ابوایوب لکھا ہوا تھا آج کل یہ مکان سعودی حکومت کے قبضہ میں ہے۔

۳۔ ابوایوبؓ کے کارنامے

حضرت ابوایوبؓ جناب امیرالمومنین علی مرتضیٰ (علیہ السلام) کے اصحاب خاص میں بھی تھے اور آپ کے زمانۂ خلافت میں مدینہ کے گورنر بھی رہے۔ جنگ صفین و نہروان میں نفس رسولؐ کی حمایت و نصرت میں جو کارہائے نمایاں اُن سے ظہور میں آئے وہ صفحات تاریخ پر یادگار رہیں گے۔ اُنکا مزار قسطنطنیہ میں مشہور زیارت گاہ ہے اور سلاطین ترکیہ کی رسم تاجپوشی تبرکًا اسی مزار پر ادا ہوتی تھی حضرت ابوایوب کا انتقال ۵۲ھ میں اسی سال کی عمر میں ہوا۔

۴۔ خواجہ عبداللہ انصاری پیر ہرات

شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری معروف بہ پیر ہرات جنکا نام نامی ہندوستان کے اہل علم میں بہت مشہور اور افغانستان و خراسان و ایران میں بچہ بچہ کی زبان پر ہے اسی خاندان کے ایک سربرآوردہ بزرگ ہوئے ہیں۔ خواجہ موصوف صاحب تصانیف ہیں اور اُن کی تصانیف بالخصوص اہل تصوف کے لئے مایۂ ناز ہیں آنکا انتقال ۹ ربیع الاول ۴۸۱ھ کو بچاسی سال کی عمر میں ہوا۔

۵۔ خواجہ ملک علی انصاری کا ہندوستان آنا

ساتویں صدی ہجری اور تیرھویں صدی عیسوی میں بعہد سلطان غیاث الدین بلبن خواجہ عبداللہ انصاری کی اولاد میں سے۔ ایک بزرگ خواجہ ملک علی نام جو بلحاظ علم و فضل و زہد و تقویٰ اپنے ہمعصروں میں ممتاز تھے۔ ہرات سے ہندوستان میں آئے جنکا سلسلۂ نسب چھبیس۲۶ واسطہ سے حضرت ابوایوبؓ انصاری تک اٹھارہ۱۸ واسطہ سے شیخ الاسلام تک اور دس واسطہ سے ملک محمد شاہ آنجو ملقب بہ آق خواجہ تک جو غزنوی دور میں فارس و کرمان و عراق عجم کا فرمان روا رہا پہنچتا ہے۔

۶۔ بلبن کی قدردانی

چونکہ غیاث الدین بلبن اس بات میں نہایت مشہور تھا کہ قدیم اشرف خاندانوں کی بہت عزت کرتا ہے اور اسکا بیٹا شاہزادہ محمد علما شعرا اور دیگر اہل کمال کا حد سے زیادہ قدردان تھا اس لئے اکثر اہل علم اور عالی خاندان لوگ ایران و ترکستان وغیرہ سے ہندوستان کا قصد کرتے تھے اسی شہرت نے خواجہ ملک علی کو سفر ہندوستان پر آمادہ کیا چنانچہ سلطان غیاث الدین نے چند عمدہ اور سیر حاصل دیہات پرگنہ پانی پت میں اور معتدبہ اراضی سواد قصبہ پانی پت میں بطور مدد معاش اور بہت سی زمین اندرون آبادی قصبہ پانی پت بغرض سکونت عنایت کی اور منصب قضا و صدارت و تشخیص نرخ بازار اور تولیت مزارات بزرگان دین جو سواد پانی پت میں واقع ہیں اور خطابت عیدین اُن سے متعلق کردی۔ فرمان شاہی میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ یہ اراضی بطور معافی دوامی عطا کی جاتی ہے۔ یعنی جب تک خواجہ ملک علی کی اولاد میں سے کوئی متنفس باقی رہے اُس وقت تک یہ معافی برقرار رہے۔ چنانچہ باوجود بہت سے انقلابات کے جو سلطنت دہلی میں رونما ہوئے وہ معافی ابتک قائم ہے۔

خواجہ ملک علی کا انتقال ۷۸۱ھ میں ہوا۔

۷۔ شاہ ابو اسحاق انجو خاندان ابو ایوبؓ کے بعض لوگ ایران میں آکر آباد ہوئے شاہ ابو اسحاق انجو۔ ممدوح خواجہ حافظ جو فارس کا ایک سخی و عادل بادشاہ تھا اسی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ شاہ موصوف کی مدح میں خواجہ حافظ نے لکھا ہے ؎

جمالِ چہرۂ اسلام۔ شیخ ابو اسحاق
کہ ملک از قدمش زیب بوستاں گیرد

اور دوسری جگہ لکھا ہے :-

بروزِ کاف و الف از جمادی الاول سال و دگر نون و حا علی الاطلاق
خدایگانِ سلاطین مشرق و مغرب ؛ خدیو کشورِ لطف و کرم باستحقاق
سپہرِ علم و حیا آفتاب جاہ و جلال ؛ جمال دنیا و دیں شاہ شیخ ابو اسحاق
گذاشت عرصۂ میدانِ خود بہ تیغ عدم ؛ نہاد بر دل احباب خویش داغ فراق

پہلے شعر سے تاریخ و سنہ وفات نکلتا ہے یعنی ۲۱ جمادی الاول ۷۵۸ھ شاہ ممدوح کی سلطنت صرف چودہ سال رہی اور اس کے بعد ہی ختم ہوگئی جس کی طرف خواجہ حافظ نے اس شعر میں اشارہ کیا ہے

راستی خاتمِ فیروزۂ بواسحاقی
خوش درخشید ولے دولت مستعجل بود

۸۔ نسب پدری و مادری پانی پت میں جو ایک محلہ انصاریوں کا ابتک موجود ہے وہ خواجہ ملک علی ہی کی اولاد سے منسوب ہے میں والد کی طرف سے اسی شاخ انصار سے تعلق رکھتا ہوں یعنی میرا پدری سلسلۂ نسب حضرت ابو ایوب انصاریؓ تک پہنچتا ہے اور میری والدہ جعفری سادات کے ایک معزز گھرانے کی بیٹی تھیں جو یہاں سادات شہدا پور کے نام سے مشہور ہیں یعنی والدہ کی طرف سے بوساطت حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) میرا سلسلۂ نسب خود پیغمبر اسلام (علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام) تک پہنچتا ہے اگر خدا تعالےٰ قبول فرمائے تو یہ نسبت میری نجات کے کافی ہو سکتی ہے۔

باب دوم تعلیم و تربیت اور مطالعہ

فَقُمْ بِعِلْمٍ وَلَا تَبْغِیْ بِہٖ بَدَلًا ٭ فَالنَّاسُ مَوْتٰی وَاَہْلُ الْعِلْمِ اَحْیَاءُ

۹۔ تعلیم و تربیت بارہ سال کی عمر تک پانی پت میں رہا اس عرصہ میں قرآن مجید ختم کیا۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں اور گلستان و بوستان سعدی کا انتخاب پڑھا۔ فارسی انشاء پردازی کی کسی قدر تعلیم اپنے نانا سید محمد حسین صاحب مرحوم سے حاصل کی جو فارسی کے اچھے ادیب اور فارسی درسیات میں طولیٰ رکھتے تھے اور خط شکستہ کے عمدہ خوشنویس تھے عربی صرف و نحو کی درسی کتابیں ہدایت النحو تک اور فقہ میں فارسی کے چند ابتدائی رسالے مولوی شیخ احمد علی صاحب مرحوم ساکن موضع برست ضلع کرنال سے پڑھے جو لکھنؤ کے فارغ التحصیل سند یافتہ اور علم کلام کے عمدہ ماہر تھے۔ اس کے علاوہ مقامی ورنیکلر مڈل سکول کی چوتھی جماعت کا امتحان پاس کیا۔

۱۰۔ امرتسر میں آٹھ ماہ ۱۸۸۱ء کے قریب امرتسر بھیجا گیا جہاں اپنے پھوپھا مولنا حاجی خواجہ ابراہیم حسین صاحب مرحوم سے جو معقول و منقول کے بڑے فاضل اور جناب سلطان العلماء میرن صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ کے ارشد تلامذہ میں سے اور خوش بیان واعظ بھی تھے۔ ادب عربی کی کچھ ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ منطق میں قال اقول اور شرح تہذیب تمام کی اور مولوی سید احمد کبیر صاحب ساکن موضع بھینسرہ (ضلع بجنور) سے پرائیویٹ طور پر کسی قدر انگریزی پڑھ کر گورنمنٹ ہائی اسکول امرتسر سے تین چار مہینے میں جماعت چہارم کا امتحان دیکر جماعت پنجم میں ترقی حاصل کی۔ مولنا ممدوح نے منطق میں قطبی اور نحو میں شرح ملا جامی شروع کرائی مگر چند ہی سبق پڑھنے پایا تھا کہ پانی پت واپس آنا پڑا۔ یہ سب آٹھ مہینے کی تعلیم تھی۔

۱۱۔ دہلی میں پانچ سال اس کے بعد مجھے مولنا حالی کی خدمت میں دہلی بھیجا گیا۔ اینگلو عربک سکول دہلی سے جماعت پنجم پاس کرنے کے

بعد وظیفہ مل گیا اور ڈبل ترقی کر کے اینگلو ورنیکولر مڈل کا امتحان
تین سال کی جگہ دو سال میں پاس کیا اور ہائی سکول سکالرشپ حاصل کر کے
گورنمنٹ ہائی سکول دہلی میں داخل ہوا اور دو سال تعلیم پا کر سنہ ۱۸۹۲ء
میں اٹھارہ سال کی عمر میں انٹرنس پاس کیا۔ فارسی اور عربی کی تعلیم اینگلو
عربک سکول میں مولنا حالی ہی سے حاصل کی جو وہاں السنۂ شرقیہ کے
معلم اوّل تھے۔ انہی دنوں میں مولنا کچھ مدت تک قطبی کا درس بھی پرائیویٹ
طور پر دیتے رہے جو زیادہ عرصہ تک جاری نہ رہ سکا۔ یہ ہے میری
انگریزی۔ ریاضی۔ فارسی۔ عربی۔ وغیرہ کی تعلیم کی انتہا جو اٹھارہ سال
کی عمر تک حاصل ہوئی۔

۱۲۔ زمانۂ ملازمت میں امتحانات

سنہ ۱۸۹۴ء میں گورنمنٹ سنٹرل
ٹریننگ کالج لاہور سے امتحان جے۔ اے۔ وی درجۂ اول میں پاس
کیا۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں فارسی زبان دانی اور علم ادب کا اعلیٰ ترین امتحان یعنی
آنرز Honors درجۂ اوّل میں، اور اردو زبان دانی اور علم ادب کا سب سے
بڑا امتحان بھی سنہ ۱۸۹۶ء میں اوّل درجہ میں پاس کیا۔

۱۳۔ عام مطالعہ

مجھے مطالعہ کا شوق ہمیشہ رہا۔ ادب عربی
کی کتابیں حماسہ۔ متنبی۔ معلقات وغیرہ کے بعض حصے لغات و شرح
کی مدد سے حل کیے۔ فارسی درسیات کی خاص کتابوں سہ نثر ظہوری
وقائع نعمت خان عالی۔ ابو الفضل۔ اخلاق جلالی وغیرہ کا مطالعہ کیا
اور بعض کتابوں کا درس بھی دیا۔ انگریزی میں عموماً فلسفۂ مذہب اور
فلسفۂ تعلیم و طریقۂ تعلیم کی کتابیں زیر مطالعہ رہیں۔

۱۴۔ اسلام اور غیر مذاہب کا مطالعہ

مذہب اسلام کے ساتھ
غیر اسلامی مذاہب کا مطالعہ
بھی جاری رہا۔ بائیبل کے ضروری مقامات کا مطالعہ اُردو انگریزی
فارسی اور عربی زبانوں میں کیا اور عیسائی مذہب کے متعلق اور بھی
کتابیں پڑھیں۔ آریہ دھرم کی تحقیق کا شوق سنہ ۱۹۰۱ء ہی میں پیدا
ہو گیا تھا اور اس دھرم کے متعلق انگریزی اور اُردو میں جسقدر بھی
لٹریچر بہم پہنچ سکا بنظر تنقید دیکھا۔ پنڈت لیکھ رام آریہ مسافر کی کل
تصانیف اور سوامی دیانند کی بعض کتابوں خصوصاً ستیارتھ پرکاش

اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا (تمہید تفسیر وید) کے ترجموں کو غور سے
پڑھا۔ ویدوں کے تراجم بھی پیش نظر رہے۔ سوامی جی کی بعض تحریروں
کو کبھی کبھی اصل ہندی میں بھی پڑھنے کا اتفاق ہوا جس کی وجہ سے
ہندی زبان اور ہندی رسم الخط اور سوامی جی کے طرز تحریر سے فی الجملہ
مناسبت اور واقفیت پیدا ہو گئی۔

۱۵۔ خاندانی بزرگوں سے استفادہ

میری ملازمت کا تقریباً تمام
زمانہ پانی پت میں گزرا اور
خوش قسمتی سے مولانا الحاج خواجہ ابراہیم حسین اور مولنا حالی بھی
اُس زمانہ میں اپنی اپنی ملازمت سے سبکدوش ہو کر پانی پت
میں مقیم تھے۔ چنانچہ جب تک دونوں بزرگ زندہ رہے اُن سے
علمی و دینی فیض برابر حاصل کرتا رہا۔ مولنا ابراہیم حسین کا انتقال
سنہ ۱۹۰۹ء میں اور مولنا حالی کا انتقال سنہ ۱۹۱۴ء میں ہوا۔

۱۶۔ قرآن مجید کا ذوق والد مرحوم کا اثر اور علامۂ ہروی کا فیض

میرا سب سے دلچسپ
مشغلہ قرآن مجید کا مطالعہ
ہے جس کے مضامین میرے
والد خواجہ غلام عباس مرحوم بچپن ہی سے میرے اور میرے بھائی
بہنوں کے کان میں ڈالتے رہتے تھے۔ گھر میں ہر وقت دینی گفتگو اور
قال اللہ اور قال الرسول کے تذکرے رہتے تھے۔ دینداری کی
ترغیب اور لغویات سے اجتناب کا عملی درس ہر وقت ملتا تھا۔
جس سے اُن کی اولاد نے کافی فائدہ اُٹھایا۔ اُن کی سادہ معاشرت
ہمارے لیے بہت اچھا نمونہ تھا وہ محنت کے عادی تھے۔
مسلمانوں کو کام سے لگانے اور مل جل کر تجارت کرنے کا عملی
نمونہ پانی پت میں سب سے پہلے انھوں نے پیش کیا اور ایک
کپڑے کی دوکان بڑے پیمانہ پر کھلوائی۔ میرے منجھلے بھائی
خواجہ غلام الثقلین مرحوم نے اصلاح تمدن و معاشرت
کے جو خیالات عصر جدید کے ذریعہ سے ملک میں پھیلائے
وہ والد مرحوم ہی کے خیالات کا پرتو تھا۔ میرے چھوٹے بھائی
خواجہ غلام السبطین سلمہ اللہ نے کاروبار کو محنت اور دیانت سے انجام

دینے کا سبق ان ہی مرحوم سے سیکھا ہے۔ خاکسار کو بھی دینی و قرآنی ذوق والد مرحوم ہی سے بطور وراثت پہنچا ہے۔

اس کے علاوہ ۱۹۰۵ء سے ۱۹۲۲ء تک علامہ ہروی حضرت مولانا شیخ عبدالعلی صاحب علی اللہ مقامہ کے حکیمانہ مواعظ قرآنی سے وقتاً فوقتاً فیض یاب ہوا اور اُن کے بہت سے مواعظ کی ترجمانی کی عزت بھی حاصل ہوئی۔ ان وجوہ سے میرے قرآنی ذوق میں روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ علامہ ممدوح قرآن مجید اور فلسفۂ اسلام کے بے مثل عالم تھے مولانا حالی نے اُن کے مواعظ کے متعلق فرمایا تھا کہ میں نے مدت العمر میں کبھی ایسے وعظ نہیں سنے تھے۔ حضرت علامہ سے اکثر اہل ذوق اور اہل علم نے علمی اور روحانی فیض حاصل کیا۔ میرے خیال میں سب سے زیادہ فیض خواجہ غلام الثقلین مرحوم اور مولانا سید محمد سبطین فاضل سرسوی (سلمہ اللہ) نے حاصل کیا۔ جن کے مواعظ میں ہو بہو حضرت شیخ کا رنگ ہے۔ قصہ مختصر اہل کمال کی خدمت سے فائدہ اٹھانے کا کوئی موقع میں نے ہاتھ سے نہیں دیا۔ اور بقدر اپنے ظرف اور حوصلہ کے کچھ نہ کچھ حاصل کیا ؎

تمتع زہر گوشۂ یافتم ؎ ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم

بالفاظ دیگر میں عمر بھر طالب علم رہا اور آج تک طالب علم ہوں۔

باب سوم۔ ملازمت اور پنجاہ سالہ خدمات

ایکہ دستت میرسد کارے بکن ؎ پیش ازاں کز تو نیاید ہیچ کار

۱۷۔ ملازمت اختیار کرنے کی وجہ

میں اپنی آئندہ تعلیم جاری رکھنے کا بہت خواہشمند تھا مگر اپنے والد کے بار کو کسی قدر ہلکا کرنے کے خیال سے ملازمت اختیار کی کیونکہ اُن کی سات اولادوں میں سب سے بڑا میں تھا اور چھ بھائی بہن زیر تعلیم تھے۔ زرعی جائداد کی آمدنی ناکافی تھی اور اُن کے حوصلہ کے مطابق تمام مصارف کو پورا نہیں کر سکتی تھی لہذا میں نے اپنے تعلیمی مصارف کا بار مزید اُن پر ڈالنے کی بجائے یہی مناسب سمجھا کہ اُن کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت بجا لاؤں۔ میں آگے انگریزی تعلیم حاصل نہ کر سکا۔ مگر میرے دونوں بھائی فارغ التحصیل (گریجویٹ) ہوئے۔

۱۸۔ ابتدائی ملازمت (دفتری محرری)

اکتوبر ۱۸۸۶ء میں کرنال میں امیدوار ہوا اور تین مہینے کے بعد مسٹر ڈرمنڈ (DRUMMOND) ڈپٹی کمشنر کی پیشی میں پندرہ روپیہ کی ایک اسامی مل گئی جس پر دس مہینے کام کیا صاحب نے بوقت رخصت بغیر میری درخواست کے حسن کارگزاری کا سرٹیفکیٹ عنایت کیا۔

۱۹۔ پانی پت کی مدرسی

دفتری نوکری مجھے پسند نہیں تھی جس لئے کوشش کر کے نومبر ۱۸۸۷ء میں میونسپل بورڈ سکول پانی پت کی سکنڈ ماسٹری پر تبدیلی کرالی جس کی تنخواہ اس وقت پچیس روپیہ تھی میرے وطن میں آجانے کی وجہ سے بھائی بہنوں کی تعلیم میں بہت آسانی پیدا ہوگئی۔ میں دوران ملازمت ہی میں دس مہینے کے لئے ٹریننگ کالج لاہور میں داخل ہوا اور جولائی ۱۸۹۰ء میں تعلیم سے فارغ ہو کر اپنی ملازمت پر واپس ہوا۔

۲۰۔ کرنال کی تبدیلی

اس کے بعد ہائی سکول کرنال کی تبدیلی ہوگئی جہاں ۱۸ مئی ۱۸۹۳ء سے ۱۳ جون ۱۸۹۵ء تک دو سال رہنا ہوا۔ پھر خود کوشش کر کے اپنی اسامی پر واپس آگیا۔

۲۱۔ صوبہ گلبرگہ کی انسپکٹری

اس کے بعد رخصت حاصل کر کے ڈھائی سال سے زیادہ صوبہ گلبرگہ میں اپنے بھائی خواجہ غلام الثقلین (مرحوم) کی جگہ صدر مہتمم تعلیمات (انسپکٹر مدارس) رہا اور قائم مقامی کی مدت پوری کر کے وطن واپس آیا اور ہربرٹ سپنسر (HERBERT SPENCER) کی کتاب ایجوکیشن کے ترجمہ کو جو گلبرگہ ہی میں شروع کر دیا تھا مکمل کیا اور مارچ ۱۹۰۰ء میں اپنی اسامی کا چارج لے لیا مجھے گلبرگہ میں دو سو پچاس روپیہ ماہوار سکہ حالی ملتے تھے۔

۲۲۔ میونسپل کمیٹی پانی پت کی سکرٹری شپ

۱۲ مئی ۱۹۰۶ء سے

۹ مئی ۱۹۱۰ء تک میونسپل کمیٹی پانی پت کا سکرٹری رہا اور نئے اکونٹ کوڈ (قانون حسابات) کے مطابق کمیٹی کی تنظیم کی۔ اس ملازمت میں مطالعہ کی فرصت کم ملتی تھی اس لیئے خود درخواست کر کے مدرسہ پانی پت میں واپس آگیا اور ساڑھے نو سال کے قریب یہاں رہا

۲۳ حالی مسلم ہائی سکول کی ملازمت اور ترک ملازمت

یکم اکتوبر ۱۹۱۰ء سے، ۷ جنوری ۱۹۱۹ء تک حالی مسلم ہائی سکول میں ساٹھ روپیہ ماہوار پر کام کیا مگر علالت کی وجہ سے اس خدمت سے مستعفی ہوا اور ملازمت کی پابندیوں سے آزاد ہو کر ساڑھے چار سال صرف مذہبی اور علمی خدمت اور مطالعہ میں منہمک رہا مگر قدرت نے تعلیم ہی کو میرا ذریعہ معاش بنایا تھا اور آخر کار اسی کی طرف لوٹنا پڑا۔

۲۴ الواعظ کی آنریری ایڈیٹری

اسی زمانہ میں رسالہ الواعظین لکھنؤ کا ارگن الواعظ جاری ہوا اور حسب الحکم جناب نجم العلماء قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند۔ اس کی اعزازی ادارت کی عزت مجھ کو حاصل ہوئی ستمبر ۱۹۲۱ء سے اگست ۱۹۲۲ء تک آنریری ایڈیٹر کی حیثیت سے اس خدمت کو انجام دیا مگر چونکہ دو تین مہینے کے بعد ہی بغرض زیارات عتبات عالیات عراق جانے کا اتفاق ہوا اس لئے وہیں سے الواعظ کے لئے مضامین بھیجتا رہتا تھا۔

۲۵ مدرسۃ الواعظین کی خدمات

ایک سال کے بعد عراق سے واپس آیا اور جناب نجم العلماء کے ارشاد کے مطابق ۲۴-۱۹۲۳ء میں مدرسۃ الواعظین میں پورے ایک سال کام کیا میرا کام تحقیقات مذاہب اسلام اور دیگر ادیان کے تقابل پر لکچر دینا اور فاضل طلاب مدرسہ کو طریقۂ تبلیغ کے متعلق ہدایات دینا قرار دیا گیا میں ایک سال تک بلا کسی معاوضہ کے اس خدمت کو انجام دینا چاہتا تھا مگر جناب نجم العلماء نے باصرار مبلغ پچاس روپیہ ماہوار مقرر فرمایا میں نے اس زمانہ میں ویدمت اور قربانی شنہ شیپ کی کہانی ہندو دھرم پر سات لکچر وغیرہ چند رسالے اردو میں اور کتاب اسلام اور توحید (Islam and the Divine Unity) انگریزی میں لکھی جن سے واعظین نے فائدہ اٹھایا۔ ایک سال کے بعد اپنی مجبوریوں سے استعفا دینا پڑا جس کو جناب نجم العلماء نے میرے اصرار پر بادل ناخواستہ منظور کیا۔ کیونکہ جناب ممدوح مجھے مستقل طور پر رکھنا چاہتے تھے اور انھوں نے اپنی تجویز سے میرے لئے آئندہ تصنیفات کا پروگرام بھی بنا دیا تھا

۲۶ ٹریننگ کالج بمبئی کی پرنسپلی

۱۵ جون ۱۹۲۵ء سے آخر دسمبر ۱۹۲۸ء تک ساڑھے تین سال بمبئی میونسپل اردو ٹریننگ کالج معلمات کا پرنسپل رہا مسلم معلمات کے ٹریننگ کا کوئی قابل اطمینان حل کئی سال سے بمبئی کے اہل حل و عقد کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ میرے تقرر نے اس عقدہ کو حل کیا اور وہ گتھی (Gordian Knot) ایک ضعیف انسان کے ہاتھوں کھل گئی یعنی ٹرینڈ معلمات کے بہم پہنچنے کی وجہ سے اردو مدارس صبیات کی حالت روز بروز بہتر ہوتی چلی گئی۔

۲۷ حالی مسلم ہائی سکول کی منیجری

میرا تقرر بمبئی میں ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پر ہوا بعد میں پونے دو سو ہو گئے۔ اپریل ۱۹۲۹ء میں دو سو ہونے والے تھے مگر میرے محترم بزرگ جناب مولوی خواجہ سجاد حسین صاحب بی۔ اے (ابن مولانا حالی) نے مجھے پانی پت طلب کیا اور میں بمشکل تمام بمبئی سے قطع تعلق کر کے یہاں آیا خواجہ صاحب ممدوح نے ۳ جنوری ۱۹۲۹ء سے حالی مسلم ہائی سکول میں بحیثیت مدیر مدرسہ معلم اول السنۂ مشرقیہ مقرر کر کے یکصد روپیہ ماہوار آنریریم (اعزازی نذرانہ) کے طور پر عنایت کیا۔ ساڑھے سات سال تک دونوں خدمتوں کو انجام دینے کے بعد میں نے دونوں خدمتوں سے سبکدوشی کی درخواست کی۔ یکم جولائی ۱۹۳۶ء سے صرف تعلیمی فرائض سے سبکدوشی حاصل ہوئی منیجری کی خدمت کو ابھی تک انجام دے رہا ہوں اور میرے قرآنی لکچروں کا سلسلہ بھی مدرسہ میں بدستور جاری ہے[51]

۲۸ پنجاہ سالہ خدمات پر ایک نظر

یہ ہے میری پچاس برس کی خدمات کا مختصر سا خاکہ اگر ایک سال کی محرری اور دو سال کی سکرٹری شپ کو علیحدہ کر دیا جائے تو میری زندگی کے پورے سینتالیس

[51] خواجہ صاحب کے متواتر اصرار پر اب یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آپکو ۱۱ جولائی ۱۹۳۷ء سے خدمت منیجری سے بھی سبکدوش کر دیا جائے (اعجاز جارچوی)

سال علمی و تعلیمی کام میں بسر ہوئے جس میں مدرسی سے لیکر ایک مدرسہ کی نیچری ایک ٹریننگ کالج کی پرنسپلی ایک تبلیغی کالج (مدرسۃ الواعظین) کی پروفیسری اور ایک صوبہ کی انسپکٹری ہر قسم کی خدمتیں شامل ہیں اور مذہبی او تبلیغی خدمتیں جو بذریعہ تحریر و تقریر آنریری طور پر انجام دی گئیں وہ علاوہ ہیں میں نے ملازمت کے ذریعہ سے اپنی لیاقت سے بہت زیادہ کمایا اور چونکہ میرے ذاتی مصارف بہت محدود رہے ہیں اس لئے اگر روپیہ جوڑنے کا شوق ہوتا تو آج ہزاروں کا آدمی ہوتا اور اچھی خاصی پوزیشن ہوتی مگر میری کمائی اہل خاندان کی خدمت ـ بھائی بہنوں اور اُن کی اولاد کی تعلیمی اعانت مستحقین کی امداد اور اپنے دینی ذوق کے کاموں میں صرف ہوئی اور ہو رہی ہے اور یہ توفیق منجانب اللہ عطا ہوئی ؎

گر از حق ـ نہ توفیق خیرے رسد ۔ کے از بندہ خیرے بغیرے رسد

۲۹ چند اعزازی خدمات

تبلیغی خدمات کے علاوہ بھی کچھ آنریری خدمتیں مجھ سے متعلق ہیں ـ

(۱) ۱۹۱۱ء سے حالی میموریل فنڈ الیسوسی ایشن کا لائف ممبر ہوں

(۲) آل انڈیا مرکزی جمعیت علمائے ہند (کانپور) جو مسلمانانِ ہند کی ایک مذہبی نمائندہ جماعت ہے تین سال سے اس کی کارکن کمیٹی کا لائف ممبر ہوں ـ

(۳) ۱۹۳۲ء سے مسلم یونیورسٹی کورٹ علی گڑھ کا ممبر ہوں اور اب دوبارہ پانچ سال کے لئے منتخب ہوا ہوں ـ

باب چہارم تصنیفات و تالیفات

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ

۳۰ تصنیفات کی تعداد اور بعض تصنیفات کے نام

میری ہر قسم کی چھوٹی بڑی تحریرات کی تعداد ستر کے قریب ہے بعض کتب و رسائل کے نام یہ ہیں :ـ

فلسفۂ تعلیم ترجمہ ایجوکیشن ـ سیرت النبی (حالات مکہ) اخلاق حسینی حضرت سید الشہدا کا اخلاق اور آپ کی مقدس زندگی کے اخلاقی نتائج ـ یادگار حسین مرزا سلطان احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف جو میری ترمیم و تلخیص سے شائع ہوئی ترجمۃ الشہادتین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے عربی رسالے سر الشہادتین کا ترجمہ ـ تحقیق الجہاد مولوی چراغ علی کی انگریزی کتاب کا ترجمہ تنقید لطیف بر خیالات ظریف ـ علی گڑھ کالج کے ایک سابق پروفیسر کے دہریانہ اور ملحدانہ خیالات کی مکمل تردید ـ اسلام اور توحید بزبان انگریزی [Islam and the Divine Unity] اسلامی توحید کی افضلیت و اکملیت تسخیر حصار ـ حصار کی ایک مذہبی کانفرنس منعقدہ ۱۹۱۹ء میں میری تقریر تناسخ اور قدامت روح و مادہ کا ابطال اور اثبات توحید تعلیم اور قرآن میرا لکچر جو دسمبر ۱۹۲۳ء میں بمقام علی گڑھ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس میں دیا گیا مذہبی تعلیم اور اس کے عملی طریقے ـ دسمبر ۱۹۲۴ء کا لکچر جو مسلم ایجوکیشنل کانفرنس میں بمقام بمبئی دیا گیا ـ تقدیس القرآن ـ قرآن مجید سے متعلق مخالفین کے چند اعتراضات اور غلط فہمیوں کا رد ـ حدوث مادہ ـ خواجہ غلام الثقلین کے مضامین بجواب آریہ سماج جو میری نظر ثانی اور ترمیم کے ساتھ کتابی صورت میں شائع ہوئے یہ کتاب اشاعت اسلام کالج لاہور میں داخل درس ہے ـ کشف الحقیقت آیہ ساق کی مکمل تفسیر ـ اللہ تعالیٰ کی کامل تقدیس اور آریوں کے اعتراضات کی کامل تردید موازنہ مسیحیت و اسلام ـ اسلام کی فضیلت اور اکملیت بمقابلہ مسیحیت ـ ویدمت اور قربانی ـ سوامی دیانند کی تحریرات سے گائے بیل وغیرہ کی قربانی اور گوشت خواری کا ثبوت ـ شنہ شیپ کی کہانی ـ ویدوں کے زمانہ میں انسانی قربانی کا ثبوت اور سوامی جی کے اس دعوے کی تردید کہ ویدوں میں کوئی قصہ کہانی نہیں ہے ـ ہندو دھرم پر سات لکچر ـ سوامی دیانند کی مانی ہوئی کتابوں سے اس بات کا ثبوت کہ ہندو دھرم کی عمارت صرف ذاتوں کے امتیاز پر قایم کی گئی ہے ـ حقوق والدین ـ میرا لکچر جو حالی مسلم ہائی اسکول میں دیا گیا اور جون ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا ـ عمدۃ المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب احسن المطالب فی امامۃ علی بن ابی طالب احسن البراہین علی فضیلت امیر المومنین ـ خدا کی ہستی ـ خدا کی توحید ـ اثبات وجود خدا (بزبان فارسی) آئینہ قادیان ـ قادیانی تحریک پر خواجہ غلام الثقلین مرحوم کے محققانہ مضامین جو میرے حواشی و تشریحات وغیرہ کے

ساتھ شائع ہوئے۔ معیار الاخلاق۔ اسلامی اخلاق کا صحیح مفہوم فلسفیانہ رسالہ ہے
ستیارتھ پرکاش۔ سوامی دیانند اور انکی تعلیم جسپر اکثر مسلم وغیر مسلم حضرات نے بہترین ریویو کیے لیکن آریوں نے اسکو
ضبط کرنیکی انتہائی کوشش کی مگر ناکامیاب رہے۔ مولٰنا سید مجتبیٰ حسن صاحب
فاضل کامون پوری نے حال میں بزبان عربی اسکا خلاصہ مصر میں شائع کرایا ہے جو
علمائے مصر میں بہت مقبول ہوا ہے۔

باب ششم مواعظ و تقریرات

اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

فصل اول تقریرات کے مقامات اور انکی نوعیت

۳۱۔ اسلامی ادارات کی تقریریں

میری تقریریں مختلف قومی مذہبی۔ علمی تعلیمی اور تبلیغی ادارات میں ہوئی ہیں مثلاً انجمن حمایت اسلام لاہور۔ انجمن تہذیب الاخلاق بنارس۔ انجمن اسلامیہ ممبئی۔ انجمن اشاعت اسلام ممبئی۔ انجمن معلمین مدارس بمبئی۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس و آل انڈیا شیعہ کانفرنس۔ آل انڈیا مرکزی جمعیت علمائے ہند۔ آل انڈیا مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام۔ حالی مسلم ہائی سکول پانی پت۔ مدرستہ الواعظین لکھنؤ۔ عربک کالج دہلی۔ منصبیہ کالج میرٹھ وغیرہ میں نے اپنی تقریرات وغیرہ کو کسب معاش کا ذریعہ کبھی نہیں بنایا۔ میری معاش کا دار و مدار زیادہ تر سررشتہ تعلیم کی ملازمت پر رہا۔

۳۲۔ مجالس محرم و میلاد شریف کے بیانات

عشرہ محرم الحرام وغیرہ کی مجالس میں میرے بیانات عموماً وطن ہی میں ہوئے ہیں مگر سنہ ۱۹۱۰ء، ۱۹۱۱ء، سنہ ۱۹۲۵ء، سنہ ۱۹۲۶ء، سنہ ۱۹۲۷ء میں سیٹھ یوسف بھائی کے مکان پر اور مدرسہ ملا قادر اور محفل حیدری وغیرہ میں محرم کی مجلسیں بمقام بمبئی پڑھیں سنہ ۱۹۲۰ء میں باندرہ (علاقہ بمبئی) میں محرم کی کل مجلسیں ایک حنفی سیٹھ کے مکان پر پڑھیں۔
سنہ ۱۹۱۴ء میں بمقام بدایوں شیعہ و سنی حضرات کی جداگانہ مجالس میں چند تقریروں کا موقع ملا۔ یوم النبی اور میلاد شریف کی مجالس میں پانی پت کے علاوہ دیگر مقامات میں بھی فریقین کے مشترک اور جداگانہ جلسوں میں میری تقریریں ہوئی ہیں۔

۳۳۔ عراق کی مجالس اور مواعظ اور خدمت اسلام کا مجوزہ پروگرام

سنہ ۱۹۲۲ء میں بزمانہ قیام عراق بہت سے بیانات ہوئے کاظمین کی تقریر جو علمائے مجتہدین کے مخصوص جلسہ میں بزبان فارسی کی گئی۔ بغداد کی تقریریں جو میلاد نبوی کے موقع پر ہوئیں اور کربلائے معلّیٰ کی مجالس اور بیانات منبری اور خصوصاً وہ بیانات جو میلاد المعصومین کی مجالس میں کیے گئے قابل ذکر ہیں۔

میرا ارادہ عراق میں رہ کر کچھ مذہبی خدمت کرنیکا تھا۔ چنانچہ حضرت علامہ سید ہبۃ الدین شہرستانی کی سرپرستی میں ایک عربی و اردو رسالہ (جسکا نام علامہ ممدوح نے شمس المشرقین تجویز فرمایا تھا) جاری کرنے کا پورا انتظام ہوچکا تھا اور حضرت آقا سید ابوالحسن اصفہانی کی سرپرستی میں انسداد فتنۂ بہائیان کے متعلق بھی کام کرنیکا خیال تھا اور ایک ابتدائی مقالہ بزبان فارسی لکھ کر آقائے ممدوح کی خدمت میں پیش کردیا تھا جو پسند کیا گیا۔ مگر خلاف توقع ایسے اسباب پیش آئے کہ مجھے ہندوستان واپس آنا پڑا۔

۳۴۔ خاص مقامات جہاں تقریریں ہوئیں

جن مقامات پر میری تقریریں ہوئیں انکی ایک منتخب فہرست یہ ہے۔
انبالہ۔ امرتسر۔ امروہہ۔ آگرہ۔ اٹاوہ۔ ایٹہ۔ بنارس۔ بمبئی۔ بدایوں۔ بھوپال۔ بھاگلپور۔ بغداد۔ پانی پت۔ پٹیالہ۔ پرتاب گڑھ۔ پٹنہ۔ جالندھر۔ جونپور۔ حصار۔ دہلی۔ رائے بریلی۔ رڑکی

۱؎ خواجہ صاحب کا سفرنامہ حج حالی پبلشنگ ہوس لال کنواں دہلی سے چھپکر شائع ہوگیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ اور کتاب سوامی دیانند اور اُن کی تعلیم بھی وہاں سے مل سکتی ہے قیمت دو روپیہ فی جلد۔ باقی کتابیں عموماً نایاب ہیں ۱۲ (مدیر)

اور کتاب التوحید ختم کرچکا تھا۔ کتاب الحجت کا ترجمہ شروع کیا تھا کہ ایک سخت حادثہ پیش آیا یعنی میرٹھ کے اسٹیشن سے میرے کل مسودات مع تمام کتب و سامان و اسباب کے گم ہوگئے۔

سلطان پور - سیتاپور - سہارنپور - سونی پت - علی گڈھ - غازی آباد - غازی پور - فرخ آباد - کرنال - کیرانہ - کانپور - کربلائے معلی - کاظمین - گلبرگہ - گونڈہ - لکھنؤ - لکھیم پور کھیری - لاہور - میرٹھ - مظفر نگر - مالیر کوٹلہ - ملتان - نجف اشرف - ہوشیار پور - ان مقامات کے علاوہ فروری ۱۹۳۵ء میں حج کو جاتے وقت (بمبئی میں اور علوی جہاز پر بمبئی اور جدّہ کے درمیان) دو ہفتے تک تقریباً روزانہ مواعظ و میلاد و ذکر رسول کا سلسلہ جاری رہا اور جدّہ سے واپسی پر "اسلامی جہاز" میں بھی چند تقریریں ہوئیں۔ سفر عراق میں وارسووا VARSOVA جہاز پر بھی مجالس کا سلسلہ جاری رہا تھا۔

۳۵ - نوعیت بیانات میری ہر تقریر یا دربیان کا عام موضوع "قرآن مجید" ہوتا ہے جس میں "جامعیت قرآن اور معارف قرآن" کے ساتھ ساتھ فلسفۂ اسلام، اصول و اخلاق اسلام، اخلاق نبوی، اخلاق المعصومین وغیرہ مطالب بیان کئے جاتے ہیں، مادیین اور ملاحدہ کے خیالات کا رد اور متشککین کے شکوک کا دفعیہ بھی قرآن اور عقلی دلائل سے کیا جاتا ہے۔ بیان شہادت بھی تاریخی اور اخلاقی حیثیت سے کیا جاتا ہے یہ وہ مضامین ہیں جن سے بلالحاظ فرقہ سب مسلمانوں کو دلچسپی ہوتی ہے اور غیر مسلم بھی ان کو شوق سے سننے کے لئے آتے ہیں اور بعض اوقات اپنے جلسوں میں بھی مجھے تقریر کی دعوت دیتے ہیں۔

فصل دوم اثر تقریرات

۳۶ - مسلم اور غیر مسلم پبلک پر اثر یہ تقریرات کس قدر مؤثر ثابت ہوئیں اور مسلم اور غیر مسلم پبلک پر ان کا کیا اثر ہوا - اس بات کا اندازہ واقعات ذیل سے ہو سکتا ہے۔

۳۷ - بعض انجمنوں کی طرف سے مستقل دعوت تقریر بنارس اور غازی پور کی اسلامی انجمنوں نے مجھے ہمیشہ کے لئے دعوت دیدی تھی چنانچہ جب تک وہ انجمنیں قائم رہیں - ہر سال وہاں جاتا رہا۔ دیگر واعظین عموماً ایک تقریر کر کے چلے جاتے تھے مگر مجھے یہ حکم تھا کہ ایام جلسہ میں ہر روز کم سے کم ایک تقریر ضرور کروں سادات بارہہ کی "انجمن جعفریہ مظفر نگر" جو ۱۹۰۷ء میں قائم ہو کر چند سال میں ختم ہو گئی۔ اُس میں بھی قریب قریب ہر سال میری تقریریں ہوا کرتی تھیں۔

۳۸ - بھوپال کی تقریروں کا اثر ۱۹۲۰ء میں بھوپال جانے کا اتفاق ہوا وہاں مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرتسری (علیا حضرت سلطان جہاں بیگم مرحومہ) پر تبلیغ احمدیت کی غرض سے کئی مہینے سے موجود تھے اور اہل بھوپال کو مسئلہ نبوت و ختم نبوت پر تقریریں سننے کا بہت اشتیاق تھا۔ چنانچہ میری اور مولوی عصمت اللہ صاحب (ساکن ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور) کی بیسیوں تقریریں اس مضمون اور دیگر مضامین پر ہوئیں۔ سرکاری طور پر بھی تقریرات کا انتظام ہوا جامع مسجد بھوپال میں بھی مجھ کو بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ حضور بیگم صاحبہ کی خدمت میں دو مرتبہ باریابی ہوئی اور انہوں نے بھی اظہار پسندیدگی فرمایا اور ایک روز بعد نماز جمعہ "مسجد آصفی" میں (جہاں زنانہ نشست کا بھی انتظام ہے) فریقین کی تقریرات کو بنفس نفیس سننے کا ارادہ فرمایا تھا۔ مگر بسمل صاحب نے منظور نہ کیا

۳۹ - بغداد کی تقریروں کا اثر ۱۹۲۲ء میں "جامع السرائے بغداد" میں سیرت نبوی پر تقریر ہوئی، ہندوستانیوں کے علاوہ عرب - ایرانی ترک اور غیر مسلم ہزاروں کی تعداد میں شریک تھے۔ سامعین پر خاص اثر پڑا اور عربوں کی خواہش پر مجھے شب کو دوسری تقریر بھی کرنی پڑی۔

۴۰ - آل انڈیا تبلیغ کانفرنس کی تقریروں کا اثر دسمبر ۱۹۲۷ء میں لارڈ ہیڈلے کی صدارت میں آل انڈیا مرکزی جمعیت تبلیغ الاسلام، انبالہ کا جلسہ دہلی میں منعقد ہوا جس میں اطراف ملک سے ہر مذہب و ملت کے لوگ بتعداد کثیر شامل ہوئے۔ جن کی تعداد کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، قریب ظہر میری تقریر شروع ہوئی۔ چند ہی منٹ کے بعد صدائیں آنے لگیں کہ اس تقریر کے لئے وقت کی قید نہیں ہونی چاہئے۔ نماز ظہر کے وقت میں بڑی گنجایش ہے، مقرر جب تک چاہے تقریر کرے۔ بعد ختم تقریر پبلک کے سخت اصرار پر شب کے آخری جلسہ میں دوسری تقریر کرنی پڑی جس کی وجہ سے ایک روز بعد بمبئی جانا ہوا ان تقریروں کا مضمون "اسلام اور آریہ دھرم کا مقابلہ" تھا۔

۴۱ - بمبئی کی تقریر کا اثر انجمن اشاعت الاسلام، بمبئی میں میری بہت سی تقریریں ہوئیں ایک تقریر "سیرت خاتم النبیین" پر ہوئی جس کا

حسب دستور اخبار خلافت میں پہلے سے اعلان ہو چکا تھا۔ اس میں داخل
ہوتے ہی ایک پرچہ ملا، جس میں لکھا تھا کہ اس جلسہ میں چند "بہائی مذہب"
کے لوگ آپ کی تقریر سننے کے لئے آئے ہیں "دلائل ختم نبوت" مفصل بیان کیجئے
گا۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ دوران تقریر میں چند آدمی
اٹھ کر چلے گئے، معلوم ہوا کہ وہی بہائی تھے۔ صدر جلسہ مولوی عبدالرؤف
صاحب (سکریٹری انجمن ضیاء الاسلام بمبئی) نے اپنی آخری تقریر میں کہا
کہ وہ لوگ خواجہ صاحب کے دلائل پر کوئی سوال یا اعتراض نہیں کرسکتے
تھے اس لئے جلسہ سے اٹھ گئے۔ میرے بیان کا لب لباب یہ تھا کہ جو شخص
آں حضرتؐ کے بعد مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہو۔ اس کو اپنی کتاب قرآن
سے بہتر اور اپنا اخلاق آنحضرتؐ کے خلق عظیم سے بالاتر ثابت کرنا ہوگا اور یہ ناممکن ہے،
لہذا آں حضرتؐ خاتم النبیین ہیں۔

۴۲ - علی گڈھ کے ایک لکچر کا اثر میرے دسمبر ۱۹۲۳ء کے لکچر کے
متعلق جو مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڈھ میں بہت سے اہل علم اور غیر مسلم ماہرین
تعلیم کی موجودگی میں "تعلیم اور قرآن" کے عنوان سے فی البدیہہ دیا
گیا تھا۔ الواعظ لکھنؤ میں یہ نوٹ شائع ہوا تھا۔

> مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے چھتیسویں اجلاس میں ماہرین علم التعلیم
> دور دور سے لکچر دینے کے لئے مدعو تھے۔ مدرسۃ الواعظین سے مولانا
> خواجہ غلام الحسنین صاحب بھی علی گڈھ گئے۔ اور "تعلیم اور قرآن"
> پر ایک عالمانہ اور پُر زور لکچر دیا جس کی نسبت چودھری [illegible]
> صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی نے تحریر کیا ہے "لیکچر کیا تھا
> علم کا عجیب و غریب اور بے نظیر ذخیرہ تھا جس سے ہر شخص بقدر
> ہمت خود لطف اٹھا رہا تھا" صاحبزادہ آفتاب احمد خاں
> صاحب نے بھی ایک گرامی نامہ میں بہت تعریف لکھی ہے۔

یہ لکچر کانفرنس کی رپورٹ میں اور علیحدہ بھی چھپ چکا ہے۔

۴۳ - غیر مسلموں پر اثر بیان منبری کا جو اثر غیر مسلموں پر ہوتا ہے اس کی تصدیق
ایک عجیب طریقہ سے ہوئی، دو سال کا ذکر ہے کہ ایک صاحب نے مجھے دہلی
میں ایک مجلس پڑھنے کے لئے پیغام بھجوایا۔ تاریخ اور وقت دریافت کرنے
پر یہ جواب ملا کہ ایک انگریز ڈپٹی کمشنر مجلس میں شامل ہونے کا ارادہ
رکھتے تھے اس لئے میری تقریر کی ضرورت تھی۔ کیونکہ موجودہ واعظین
میں سے کوئی صاحب ایسا بیان نہیں کرسکتے جس کا اثر کسی غیر مسلم پر پڑسکے
اب صاحب کا ارادہ ملتوی ہوگیا ہے اس لئے مولانا کو زحمت فرمانے
کی ضرورت نہیں، گویا مجھ خاکسار کا سادہ اور مدلل بیان صرف غیر
مسلمین یا متشککین کے لئے مفید ہوتا ہے۔ سیدھے سچے مومنین و مخلصین
کے لئے اس کی ضرورت نہیں۔ اُن کے لئے پر لطف فقرات اور خطابیات
ہی کافی ہیں۔ !!!

فصل سوم ۔ چند دیگر پبلک تقریریں اور اُن کا اثر

۴۴ - جالندھر کی پبلک تقریر ۱۹۰۵ء میں مولوی نیاز محمد خاں
صاحب (مرحوم) وکیل جالندھر نے مولانا حالی کو لکھا کہ جالندھر آریوں
کا خاص مرکز ہے۔ یہاں جلسہ میلاد النبیؐ میں تقریر کرنے کے لئے ایسے مقرر
کی ضرورت ہے جس کی تقریر کا اثر غیر مسلموں پر بھی اچھا ہو۔ جو قرآن مجید
اور آں حضرتؐ کی افضلیت کو معقول دلائل سے ثابت کرسکے اور ساتھ
ساتھ آریوں کے اہم اعتراضات کی معقول تردید بھی کرسکے۔ مولانا کے
حکم سے میں جالندھر گیا۔ تین گھنٹے تک تقریر ہوتی اور خدا کے فضل سے
جیسی تقریر وہ چاہتے تھے ویسی ہی ہوئی۔ .... مولوی مراد علی
صاحب (سابق مصحح مطبع سرکاری لاہور) نے بعد ختم ہوئے تقریر مجھ سے مخاطب
ہوکر فرمایا کہ "اتنی طولانی اور اتنی کامیاب اور موثر تقریر مولانا نذیر احمد کے سوا ہم نے
اب تک کسی سے نہیں سُنی تھی۔ آج سے آپ مولانا نذیر احمد کے قائم مقام ہوگئے"

۴۵ - انجمن حمایت اسلام لاہور کی تقریرات ۱۹۰۵ء ہی
میں "انجمن حمایت اسلام" لاہور کے سالانہ جلسوں پر میری تقریرات کا
سلسلہ شروع ہوا اور کئی سال تک جاری رہا۔ "دین و دنیا کا تعلق" "اخلاق
نبوی" "اعجاز القرآن"، "تعلیم القرآن" وغیرہ مضامین پر تقریریں ہوئیں
جو مقصد انجمن کے عین مطابق اور کامیاب ثابت ہوئیں۔

۴۶ - مظفر نگر کی تقریریں ۱۹۰۶ء میں "انجمن جعفریہ" اور
۱۹۰۷ء میں "انجمن اسلامیہ مظفر نگر" کے سالانہ جلسوں میں تقریریں ہوئیں
جن کا اثر مسلم اور غیر مسلم پبلک پر بھی اچھا ہوا۔

۴۷ - لکھنؤ کی تقریریں | ۱۹۰۶ء میں شیعہ کانفرنس کے قائم ہونے سے پہلے) القرآن کلام اللہ " کے عنوان سے لکھنؤ میں میر باقر سوداگر کے عزاخانہ میں مسلسل تین روز تک میری تقریریں ہوئیں جن میں مدارس عربیہ کے فاضل طلاب اور حضرات علمائے کرام بھی شریک ہوئے۔ سامعین کا عام خیال یہ تھا کہ اس مضمون پر یہ نئی قسم کی تقریریں ہیں " حضرت مولانا آقا سید آقا حسن صاحب قبلہ نے فرمایا کہ یہ تقریریں اس قابل ہیں کہ ان کا ترجمہ انگریزی میں بھی شائع کیا جائے۔

۴۸ - سب سے پچھلی پبلک تقریر | میری سب سے آخری پبلک تقریر حالی سنٹنری کے موقع پر ۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں بمقام پانی پت ہوئی۔ جس کا عنوان تھا " مولانا حالی اور ہمدردی بنی نوع " مولوی عنایت اللہ صاحب بی۔ اے دہلوی (سابق ناظم دارالترجمہ حیدر آباد دکن) نے اس تقریر کو خاص اہمیت دی اور فرمایا کہ یہ تقریر دو دن کی تمام کارروائی کا اصل مقصد اور نتیجہ ہے جس میں سیرت حالی کا پورا نقشہ صحیح طور پر دکھایا گیا ہے۔ یہ تقریر حالی سنٹنری کی رپورٹ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

باب ششم

مناظرات۔ مخاطبات۔ مکالمات اور بیانات

وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

بیا و حال اہل درد بشنو — بلفظ اندک و معنی بسیار

فصل اوّل۔ تقریری مناظرات وغیرہ

۴۹ - غیر مسلموں کا اصرار | غیر اسلامی جلسوں میں بیان کرنے یا غیر مسلموں سے مناظرہ کرنے کا خیال مجھے از خود کبھی نہیں ہوا۔ مگر ان ہی لوگوں کی خواہش اور اصرار پر بعض اوقات زبانی گفتگو اور بعض اوقات اُن کے جلسوں میں مناظرہ اور تقریر کرنے کا اتفاق ہوا ہے جس کی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے۔

۵۰ - پنڈت بھوجدت کے مکان پر فیصلہ کن مکالمہ | اخبار مسافر آگرہ " نے مجھے مناظرہ کے لئے چیلنج دیا۔ میں فوراً آ ہی ۱۱ مئی ۱۹۱۳ء کو آگرہ میں پنڈت بھوجدت کے مکان پر جا پہنچا۔ اُن سے اور اُن کے بیٹے پنڈت لکشمی دت ڈاکٹر سے دیر تک گفتگو رہی وہ ہر بحث کو ٹالتے رہے اور بوڑھے پنڈت جی نے تو صاف کہدیا کہ ہم شیعوں سے بحث نہیں کرتے مگر چلتے وقت ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آپ اپنی تحریر بھیجئے ہم اُس کو چھاپ دیں گے مگر یہ وعدہ آج تک پورا نہیں ہوا۔

۵۱ - آریہ سماج پانی پت کے پلیٹ فارم پر سلسلہ مناظرات و مکالمات | ۱۹۱۶ء سے ۱۹۱۹ء تک آریہ سماج پانی پت کے سالانہ جلسوں پر آریہ پنڈتوں کے ساتھ پانچ مرتبہ مناظرات اور تقریرات کا اتفاق ہوا جس کا مجمل حال نیچے درج کیا جاتا ہے۔

۵۲ - ۱۹۱۶ء کا مناظرہ اور اس کا نتیجہ | ستمبر ۱۹۱۶ء میں آریوں کے سب سے مشہور مناظر پنڈت رامچندر دہلوی فریق مقابل تھے، یہ صاحب آریوں میں فاضل القرآن کے نام سے مشہور ہیں۔ قرآن اور وید کی تعلیم کا مقابلہ، مضمون زیر بحث تھا۔ پنڈت جی میرے بہت سے سوالات اور مطالبات کو لاجواب چھوڑ کر چلے گئے میں نے رجسٹری شدہ خطوط کے ذریعہ سے بار بار اپنے مطالبات کا جواب طلب کیا مگر آج تک کوئی جواب نہیں ملا۔

۵۳ - ۱۹۱۷ء میں آریہ مناظر کی غیر حاضری اور آریہ سماج کی دفع الوقتی | سال گزشتہ کے مناظرہ کا یہ اثر ہوا کہ سال آئندہ یعنی ۱۹۱۷ء کے جلسہ میں آریہ سماج کے بلانے کے باوجود پنڈت جی مناظرہ کے لئے نہ آئے۔ میں نے خود ہی سکرٹری آریہ سماج کو تکمیل مناظرہ کی یاد دہانی کی تو انھوں نے مجبوراً مجھے بلایا۔ مگر چونکہ اُن کا پہلوان موجود نہیں تھا اس لئے خود لالہ شادی رام صاحب سکریٹری کو مجبوراً سامنے آنا پڑا۔ بہت دیر تک بیکار دفع الوقتی کرتے رہے مگر مناظرہ کا موقع نہ دیا۔ اور تمام حاضرین نے آریوں کی کمزوری کو پوری طرح سمجھ لیا۔

۵۴ - ۱۹۱۸ء کا فیصلہ کن مناظرہ | ۱۹۱۸ء میں پنڈت رامچندر جی کو آریہ سماج کے بلانے پر مجبوراً آنا پڑا اس مرتبہ آریوں نے اپنی طاقت

دس گنا کر دیا یعنی تقریباً دس آدمی اُن کی مدد کے لئے موجود تھے۔ خاکسار خدا تعالیٰ کے بھروسہ پر "تن تنہا" اور فریق مقابل "دہ با تنہا"۔ مسئلہ معاشرت پر جو پہلے سے مقرر ہو چکا تھا مناظرہ ہوا مگر معاشرت قرآن کے مقابلہ پر معاشرت وید کا کوئی نقشہ باوجود میرے بار بار یاد دلانے کے آخر وقت تک بھی پنڈت جی پیش نہ کر سکے اور نہ کسی دوسرے موقع پر پیش کرنے کا وعدہ کیا اور کر بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ قرآن کی سی جامعیت ویدوں میں کہاں؟ المختصر۔ پانچ چھ ہزار آدمیوں نے اُن کی کمزوری کو بخوبی محسوس کر لیا۔

۵۵۔ ۱۹۱۹ء میں سنیاس دھرم پر فیصلہ کن مناظرہ | ۱۹۱۹ء میں پنڈت رامچندر جی دوبارہ غائب ہوئے تو میں نے سکریٹری آریہ سماج کو اس سال بھی تکمیل مناظرہ کی یاد دہانی کی تو دو آریوں نے میرے مکان پر آکر معذرت کی اور کہا "پنڈت رامچندر جی تو نہیں آئے ہم نے اُن کو تار دیدیا ہے اگر وہ آگئے تو جلسہ کا ایک دن بڑھا کر کل پورا دن آپکے ساتھ شاستر ارتھ کے لئے دیدیا جائے گا۔ آج تو آپ دوسرے پنڈت سے کسی دوسرے مسئلہ پر شاستر ارتھ کرلیں" میں نے کہا اچھا آپ اپنے پنڈت کو "سنیاس دھرم" پر مناظرہ کے لئے تیار کریں۔ الغرض مناظرہ ہوا اور آریہ پنڈت کو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا کہ "سوامی دیانند اپنے سنیاس دھرم کو نہیں نباہ سکے" اور یہی میرا دعویٰ تھا۔ جو آریہ پنڈت کے اقرار سے ثابت ہو گیا۔

۵۶۔ قریب شام میں مباحثہ سے فارغ ہوا تو ایک آریہ نے میرے کان میں کہا کہ "پنڈت رامچندر جی" دہلی سے آگئے ہیں آپ اُن سے بھی اس وقت مباحثہ کرلیں"۔ میں نے کہا اس کے لئے تو آپ پورا دن مقرر کر چکے ہیں پنڈت جی کل ٹھہریں۔ پنڈت جی کہیں پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے یہ سُن کر کھڑے ہو گئے اور پبلک کو مغالطہ دینے کے لئے بلند آواز کے ساتھ مجھ سے مخاطب ہوئے "مولوی صاحب آپ اس وقت میرے ساتھ کیوں نہیں مباحثہ کر سکتے"۔ میں نے ان کے مغالطہ کو دفع کرنے کے لئے بلند تر آواز سے جواب دیا اور تمام پبلک کو سنا دیا "تین دن سے آپ کہاں تھے۔ تار پر تار آپ کو دئے گئے تو اب آخر وقت پر تشریف لائے۔ کل کا پورا دن آپکے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے مقرر ہو چکا ہے کل تمام دن آپ کو حاضر رہنا پڑیگا" یہ سُن کر پنڈت جی لاجواب اور شرمندہ ہو کر بیٹھ گئے۔

۵۷۔ آریہ سماج کا زبردست مغالطہ اور مناظروں کا خاتمہ | اگلے دن میں اپنی عادت کے مطابق کتابوں کی گٹھری بغل میں دبا تن تنہا جلسہ گاہ میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ پبلک ندارد اور کوئی بیس آریہ موجود ہیں معلوم ہوا کہ برخلاف قرارداد باہمی رات ہی کو ختم جلسہ کا اعلان کر دیا اور مجھے سخت مغالطہ میں رکھا۔ میں نے بیحد اصرار کیا اور بار بار اُن کا وعدہ یاد دلایا مگر ایک نہ سُنی مجھے باتوں باتوں ہی میں ٹال دیا اور مباحثہ نہ کرایا وہ دن اور آج کا دن پھر کبھی آریہ سماج نے میرے ساتھ مناظرہ کا نام نہیں لیا۔

۵۸۔ مباحثوں کو آریوں نے کیوں بند کیا | بات یہ ہے کہ خاکسار کی قرآنی تقریریں مسلم اور غیر مسلم پبلک کے دلوں میں اُترتی چلی جاتی تھیں اور آریوں کی جوابی تقریروں سے لوگوں کو الجھن پیدا ہوتی تھی اور "قرآنی تعلیم" کے مقابلہ میں نام نہاد "ویدک تعلیم" کا رنگ نہیں جمتا تھا اور کیسے جم سکتا تھا ؏ ۔ با کفِ موسوی چہ زند سحرِ سامری۔

اس کے علاوہ میں ہر سال برابر تقاضا کرتا رہتا تھا کہ فریقین کی تقریروں کو قلمبند کرا کر کتابی صورت میں شائع کرا دیا جائے کیونکہ پنڈت جی ہر سال ایک ہی مضمون کو اُلٹ پلٹ کر بیان کر دیتے تھے۔ کئی سال تک وعدے ہوتے رہے مگر ۱۹۱۹ء میں صاف انکار کر دیا اور پنڈت رامچندر نے بھی علی الاعلان مجھ سے کہدیا کہ "مولوی صاحب نہ تو میں اپنی تقریر قلمبند کرا کر آپ کو دونگا اور نہ آپ کی قلمبند شدہ تقریریں لوں گا، اور نہ آپ کی کسی تحریر کا جواب دونگا میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں"۔ میں نے بھی لالہ شادی رام سکریٹری آریہ سماج کو سنا دیا کہ اب میرے سامنے ایسے شخص کو لانا جسے ان کاموں کی فرصت ہو۔ یہ ہے بڑھیا آریہ پنڈتوں کی کمزوری کا نظارہ"۔ سچ ہے ؎

بس تجربہ کردیم دریں دیرِ مکافات - با دین خدا ہر کہ در افتاد بر افتاد

۵۹۔ امروہہ میں اسلامی پلیٹ فارم پر پنڈت رامچندر سے فیصلہ کن مکالمہ | ۱۲ دسمبر ۱۹۱۷ء کو جبکہ پنڈت رامچندر جی انجمن اشاعت اسلام امروہہ کے جلسہ میں مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب (مدرس مدرسہ امدادیہ مراد آباد) سے مباحثہ کر رہے تھے میں بھی انجمن کی دعوت پر وہاں پہنچ گیا۔ مباحثہ کے بعد میں نے بھرے جلسہ میں پنڈت جی سے کہا کہ آپنے پندرہ مہینے سے میری کسی رجسٹری شدہ تحریر کا جواب نہیں دیا۔

اور ستمبر ۱۹۱۶ء کے مباحثہ میں میرے جن سوالات اور مطالبات کو بلا جواب چھوڑ کر آپ چلے آئے تھے انکا جواب بھی پندرہ مہینے سے کچھ نہیں دیا۔
پنڈت جی اس سوال پر بہت پریشان ہوئے اور کسی قدر معذرت کے بعد تحریری جواب دینے کا وعدہ کیا مگر آج انیس سال ہوگئے انکا وعدہ پورا ہوا

۶۰۔ جین کانفرنس حصار کی مذہبی تقریریں

مئی ۱۹۱۹ء میں جین صاحبوں نے حصار میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد کی جسمیں مجھ کو اسلامی نمائندہ کے حیثیت سے طلب کیا گیا اور خطوط کے علاوہ پے در پے تین تار میری طلبی میں آئے مجھے حصار جانا پڑا اور انکے مقرر کردہ مضامین تناسخ و توحید وغیرہ پر اسلامی نقطۂ نظر سے تقریریں کیں جن کا اثر غیر مسلموں پر خصوصًا بہت اچھا ہوا اور انہی لوگوں کے اشتیاق اور متواتر اصرار پر صدر جلسہ کو میری تقریر کے لئے پندرہ منٹ کی جگہ چالیس منٹ دینے پڑے ٭

مرا تا عشق تعلیم سخن کرد ÷ حدیثم نکتۂ ہر محفلے بود

یہ تقریریں میری کتاب تسخیر حصار میں چھپ چکی ہیں جسمیں پنڈتوں کی تقریرات پر ریویو بھی کیا گیا ہے۔

۶۱۔ لکھیم پور کھیری میں آریہ پلیٹ فارم پر مناظرہ

سنہ ۱۹۲۳ء میں لکھیم پور کھیری کے آریوں نے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ میں مدرسۃ الواعظین کی طرف سے آریوں کے جلسہ میں پہنچا قدامت وید پر مناظرہ ہوا۔ میں نے سائنٹیفک دلیلوں اور سوامی دیانند کی تحریروں سے ثابت کیا کہ وید قدیم نہیں ہوسکتے۔
فاضل آریہ پنڈت نارائن سوامی ایم۔اے نے معمولی سی دفع الوقتی کی مگر کسی ایک دلیل کو بھی رد نہ کرسکے اس مناظرہ کی روداد اسی وقت انجمن اسلامیہ لکھیم پور کی طرف سے اخبار ہمدم لکھنؤ میں چھپ گئی تھی بعد میں مولوی لقا علی صاحب حیدری نے جو میرے ساتھ جلسہ میں گئے تھے پوری کیفیت قلمبند کرکے رسالہ تنقیح قدامت وید میں مدرسۃ الواعظین کی طرف سے شائع کرادی تھی۔

۶۲۔ پانی پت جین کانفرنس میں تقریریں

جین سماج پانی پت کی سالانہ مذہبی کانفرنس میں مجھے کئی سال تک باصرار طلب کیا گیا۔ جہاں ان لوگوں کے مقرر کردہ مضامین پر اسلامی نقطۂ نظر سے تقریریں کی گئیں جو پوری توجہ اور دلچسپی سے سنی گئیں اور پسند کی گئیں ٭

ازاں بہ دیر مغانم عزیز میدارند ÷ کہ آتشے کہ نمیرد۔ درون سینۂ ماست

۶۳۔ اچھوت کانفرنس لکھنؤ کیلئے میری طلبی

۲۲ مئی سنہ ۱۹۳۶ء کو لکھنؤ میں اچھوت کانفرنس منعقد ہوئی جناب نجم العلماء مدظلہ نے مجھے بحیثیت ایک شیعہ نمائندہ کے اس کانفرنس میں شریک ہونے کیلئے طلب کیا۔ میں لکھنؤ پہنچا پہلے روز مجھے وقت نہ مل سکا اور دوسرے روز میں ٹھہر نہ سکا کیونکہ فورًا ہی پانی پت واپس جانے کی ضرورت تھی اس لئے اپنا مقالہ قلمبند کرکے دے آیا تاکہ کوئی دوسرا اسلامی نمائندہ اس سے کام لے سکے۔

۶۴۔ پادری جولانگہ سے فیصلہ کن مکالمہ

جس زمانہ میں میرا قیام لکھنؤ میں تھا مشن ہال نخاس میں ہفتہ میں دو تین مرتبہ مباحثے ہوا کرتے تھے۔ پادری جولانگہ صاحب اپنے حریفوں کو لفظی بحثوں میں الجھاتے رہتے تھے۔ میں نے پادری صاحب سے کہا یہ طریقہ بحث ٹھیک نہیں ہے۔ بالفرض آپنے کسی ہندو یا مسلمان کو لفظی بحث میں لاجواب کردیا تو اس سے ہندو دھرم یا اسلام باطل نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح اگر کسی ہندو یا مسلمان نے آپ کو لاجواب کردیا تو اس سے عیسائی مذہب باطل نہیں ہوسکتا۔
آپ قرآن اور بائیبل کی تعلیم پر ہمارے ساتھ مباحثہ کریں تاکہ معلوم ہو کہ کس کتاب کی تعلیم انسانی ضروریات کی جامع اور فطرت انسانی کے مطابق ہے؟ پادری صاحب نے منظور کرکے دو دن بعد مناظرہ کا وعدہ کیا اور مسکرا کر یہ بھی کہا کہ میں اس عرصہ میں روح القدس سے مدد طلب کرونگا۔ مگر پادری صاحب نے میرے ساتھ اس مضمون پر مباحثہ نہ کیا اور روح القدس نے انکا ساتھ نہ دیا۔

فصل دوم تحریری مناظرات

۶۵۔ آریہ سماج پانی پت سے مکالمات اور ایک تحریری مناظرہ

آریہ سماج

پانی پت سے مذہبی گفتگو کا سلسلہ ۱۹۰۸ء سے شروع ہوگیا تھا اور اسی
زمانہ کے قریب آریوں کے اس عقیدہ پر کہ خدا خالق نہیں صرف
صانع ہے ایک تحریری مناظرہ بھی ہوا جو بہت مدت تک جاری
رہا اور جس کو خود آریوں نے لاجواب ہو کر بند کیا۔

۶۶- آریہ مسافر مناظرہ اور اسکی علمی کمزوری کا انکشاف

آریہ مسافر جالندھر نے ۱۹۰۹ء میں قرآن مجید پر بے معنی اعتراضات کر کے غلط فہمی پھیلائی
میں نے جوابی رسالہ شائع کیا جس سے معترض کی علمی کمزوری اور
غلط بیانی اس طرح طشت از بام ہوئی کہ اس کو کوئی جواب بن نہ آیا۔

۶۷- مہاشہ ستیہ دیو سے مناظرہ اور انکی روپوشی

ستمبر ۱۹۱۱ء میں پنڈت بھوجدت جی (ایڈیٹر مسافر آگرہ) ایک نو آریہ (مہاشہ ستیہ دیو جی سابق غلام حیدر)
کو آریہ سماج پانی پت کے سالانہ جلسہ پر اپنے ساتھ لائے تمام شہر میں چرچا
ہوگیا کہ عربی و فارسی کے ایک زبردست عالم اسلام کو چھوڑ کر حال ہی
میں آریہ ہوئے ہیں جو قرآن جدید بجواب قرآن مجید لکھ رہے ہیں آج
انکا لکچر ہوگا خاکسار بھی شریک جلسہ ہوا لکچر اس مضمون پر ہوا کہ
اسلام کا خدا مجسم ہے جس پر آریہ سماجی جھوم رہے تھے اور سر دھن رہے تھے
خاکسار نے اس لکچر کے جواب میں رسالہ کشف الحقیقت چھپوایا اور رجسٹری
کرا کر ان کے پاس بھجوایا بے شمار رجسٹری شدہ خطوط کے ذریعہ سے
جواب کا تقاضا کیا مگر جواب نہ ملا اور مہاشہ جی نے پھر کبھی پانی پت کا
رخ نہیں کیا جس کو چھبیس سال سے زیادہ ہو گئے۔

۶۸- مسافر آگرہ سے مناظروں کا سلسلہ

مہاشہ ستیہ دیو جی روپوش ہوئے تو
مسافر آگرہ کو مجبوراً میدان میں آنا پڑا کیونکہ میں نے رسالہ کشف الحقیقت
ریویو کے لیئے ان کے پاس بھیجا تھا اس بنا پر انھوں نے میرے
ساتھ سلسلہ مناظرات قایم کر دیا جسکی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے۔

۶۹- پہلا مناظرہ

پنڈت بھوجدت کے بڑے بیٹے پنڈت لکشمی دت ڈاکٹر بھی مہاشہ ستیہ دیو جی
کی طرح کشف الحقیقت کے جواب سے قاصر و عاجز رہے پھر بھی انھوں
نے ہمت کر کے مجھے چیلنج دیدیا کہ مسئلہ عدم تجسم باری تعالیٰ پر ہمارے
اخبار میں ہمارے ساتھ مباحثہ کر لو اور ۱۱ مئی ۱۹۱۳ء کی ملاقات میں
بمقام آگرہ مجھ سے زبانی وعدہ بھی کر لیا میں نے ۲۸ مئی ۱۹۱۳ء کو
رجسٹری کرا کر اپنا مضمون بھیجا جس کو درج اخبار کرنے سے انھوں نے
صاف انکار کر دیا اور یوں اپنے لاجواب ہو جانے کو عملاً تسلیم کر لیا

۷۰- دوسرا مناظرہ

میں نے مضمون مذکور کو ایک مقدمہ کے اضافہ کے ساتھ معیار الحقیقت کے نام سے
بصورت رسالہ چھپوا کر بھیجا اور بار بار جواب کا مطالبہ کیا اور انکا وعدہ
یاد دلایا مگر ایک لفظ کا جواب بھی بن نہ پڑا۔ یہ دوسری اٹل مہر سکوت تھی
جو مسافر کے منہ پر لگی

۷۱- تیسرا مناظرہ جدال احسن

ڈاکٹر صاحب پیچھے ہٹے
تو ان کے چھوٹے بھائی پنڈت تارادت بی۔اے۔ایل ایل بی
آگے بڑھے اور کہا کہ ایڈیٹر ان چیف (یعنی بڑا ایڈیٹر) تو میں ہوں مجھسے
مباحثہ کیجئے اور اسی مضمون پر ایک نئے پہلو سے اخباری مناظرہ
شروع کر دیا جو ۳۰ جون ۱۹۱۳ء سے ۷ اگست ۱۹۱۴ء تک مسافر
آگرہ میں چھپتا رہا میں نے خدا کے فضل سے آریوں کے اس دعوے
کی کہ اسلامی خدا مجسم ہے پوری پوری تردید کی اور بے شمار حوالوں
اور خود سوامی دیانند کے ویدبھاشیہ (تفسیر وید) کی عبارتوں سے
پوری طرح ثابت کر دیا کہ آریوں کا ایشور ساکار یعنی مجسم ہے۔
اس مناظرہ میں مسافر نے نہایت کجروی چلی کہ میری تحریرات میں شرمناک
تحریف کی بعض مضامین کو چھاپا ہی نہیں۔ اور سوال از آسمان و جواب از
ریسمان کا عجیب نظارہ پبلک کو دکھایا۔ آخر مسافر گم کردہ منزل
ہمت ہار بیٹھا اور ایسا بیٹھا کہ پھر نہ اٹھا۔ میں دسمبر ۱۹۱۳ء کے آخر
میں آگرہ پہنچا تو باوجود ملاقات کا تحریری وعدہ کر لینے کے مجھ سے
ملاقات نہ کی۔ اس طرح پنڈت تارادت پر بھی حجت تمام ہوئی۔
ان کے بڑے بھائی ڈاکٹر پنڈت لکشمی دت تو پہلے ہی لاجواب
ہو چکے تھے اور ان جوانوں کے بوڑھے باپ پنڈت بھوجدت جی

۱۱ مئی ۱۹۱۳ء کی ملاقات میں مجھ سے صاف کہہ چکے تھے کہ ہم شیعوں سے بحث نہیں کرتے۔ قصہ مختصر مسافر کے تینوں ایڈیٹروں کو باری باری لاجواب اور خاموش ہونا پڑا۔ سچ ہے اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی۔ میں نے اس مناظرہ کا نام جدال احسن رکھا ہے اگر تمام تحریرات متعلقہ طبع کیجائیں تو دو تین ضخیم جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔

۷۲۔ آریہ مناظر کا وعدہ کر کے مناظرہ سے ہٹ جانا

اسی زمانہ کے قریب آریہ مسافر کے ایڈیٹر سے سلسلۂ خط و کتابت جاری ہوا اور انھوں نے میری تحریروں کو مع اپنے جواب کے بڑے شوق سے اپنے رسالہ میں شائع کرنیکا تحریری وعدہ کئی مرتبہ کیا مگر وعدہ خلافی کی اور خاموش ہو بیٹھے۔

۷۳۔ آریوں کے قلم کی زباں بندی

المختصر جن جن آریوں نے وادیٔ تحریر میں قدم رکھا آریہ مسافر کی طرح چند قدم چلکر ہمت ہار بیٹھے۔ ایک نوبہال لالہ نے میری کتاب سوامی دیانند اور ان کی تعلیم پر خامہ فرسائی کی تھی مگر کتاب کے ایک ہزار مطالب میں سے کسی کا جواب نہ دیا۔ چند باتوں کے متعلق بے معنی دفع الوقتی سے کام لیکر بہت سی غیر متعلق بحثوں (مثلاً شرر اور چکبست کی شاعرانہ بحث۔ اردو اور ہندی کا جھگڑا وغیرہ باتوں) سے اپنی کتاب کو پُر کر دیا۔ جن کو میری کتاب کے جواب سے ذرہ بھر بھی تعلق نہیں اور حسب عادت "سوال از آسمان و جواب از ریسمان" کا عجیب و غریب نظارہ دکھایا۔ اس کے بعد میرے ساتھ فضول خط و کتابت کا سلسلہ جاری کیا اور یہاں بھی وہی نظارہ نظر آیا اور تقریباً ایک ہزار مطالب کے جواب سے قطعی چشم پوشی کی۔ فریقین کی خط و کتابت کو فریقین کے نصف نصف خرچ سے چھپوانے کا پختہ اور تحریری وعدہ کر کے اس سے منحرف ہو گئے ایفائے وعدہ کا تقاضا کیا گیا تو یہ جواب ملا کہ آئندہ ہرگز کوئی تحریر نہ بھیجی جائے۔ سبحان اللہ ؎

آنہمہ نامہ نوشتیم و جوابے نہ نوشت ؛ گوئیا عقد لسان قلم او کردیم۔

دوسری بدعہدی یہ کی کہ فریقین کی تحریرات کو نہایت ناقص طور پر خود چھپوایا بوڑھے مسافر کی طرح اس نوبہال نے بھی میری تحریرات میں شرمناک تحریف کی اور اکثر تحریرات کو بالکل چھاپا ہی نہیں۔

سخت حیرت ہے کہ باوجود ایسی نمایاں کمزوریوں کے ان نوبہالوں کو مناظرہ کا نام بدنام کرنے کی ہمت کسطرح ہوتی ہے؟ اپنے کہنہ مشق اور یاران دیدہ تجربہ کار مناظروں کی حالت پر نظر کر کے یہ نو آموز ناتجربہ کار نوبہال آریہ عبرت کیوں نہیں حاصل کرتے؟

۷۴۔ احتجاج بر آریہ سماج

۱۸۹۰ء سے اس وقت تک جو کچھ میں نے آریہ سماج کے متعلق لکھا اور جمع کیا ہے اگر اس کو شائع کیا جائے تو پانچ چھ ضخیم جلدیں تیار ہو سکتی ہیں۔ اس سلسلہ کا نام احتجاج بر آریہ سماج تجویز کیا گیا ہے۔

۷۵۔ ایک دوسرا مناظرہ اور اسکا اچھا نتیجہ

۱۹۱۲ء میں مسٹر محمد ظریف ایم۔ اے (سابق پروفیسر علی گڑھ کالج) نے اپنی کتاب اسلام اور عقلیت میں اصول و عقائد اسلام کا مضحکہ اڑایا اور مادیت و دہریت کی تائید میں خامہ فرسائی کی۔ خاکسار نے مولانا حالی کے حکم سے اسکا جواب لکھا اور تنقید لطیف بر خیالات ظریف کے نام سے اوّل اخبار وطن لاہور میں اور بعد ازاں کتابی صورت میں شائع کیا۔ مسٹر ظریف نے اس کا مختصر سا جواب لکھنے کا تحریری وعدہ کیا۔ مگر نہ لکھ سکے اور مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ وہ میری کتاب کے مطالعہ کے بعد اپنے خیالات سے دست بردار ہو گئے تھے۔

۷۶۔ ایک مسیحی کے تین اہم سوالات کا فیصلہ کن جواب

۱۹۲۷ء میں ایک مسیحی ماسٹر صاحب کے تین سوال شفاعت۔ عصمت اور موازنہ اخلاق محمدی و عیسوی کے متعلق انبالہ سے میرے پاس بمبئی بھیجے گئے اور یہ اطلاع دی گئی کہ ماسٹر صاحب اسلام کی طرف بہت مائل ہیں اگر ان سوالات کا جواب قرآن سے ملجائے تو وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ میں نے

قرآن عقل- اور بائبل تینوں سے تین مقالات میں انکا جواب یا اور رجسٹری کرا کر بھجوایا- یاد دہانیاں بھی ہوئیں مگر ماسٹر صاحب آج تک خاموش ہیں- اور ع انکا وعدہ آج تک شرمندۂ ایفا نہیں

۷۷- حامیانِ ابن سعود پر تمیم حجت

اخبار انقلاب لاہور میں حضرت عنایت اللہ (علامہ مشرقی) کے ادارہ جماعت خاکساران (واقع اچھرا ضلع لاہور) کی طرف سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں سلطان ابن سعود کے مظالم پر خاک ڈالکر اس کو مفلس اور بیگناہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہی کہ بتعداد کثیر حج کو جائیں تاکہ سلطان کا افلاس دور ہو وغیرہ وغیرہ- میں نے اس کے جواب میں ایک طولانی مضمون لکھا جسکا عنوان "حجاج کی روز افزوں کمی اور سلطان حجاز کی حکمت عملی" یہ مضمون الامان دہلی کے تین نمبروں میں دسمبر ۱۹۳۵ء کے آخر میں شائع ہوا ہے جس کے دلائل اور واقعات کی کوئی تردید نہیں کی گئی- اور یوں حامیان ابن سعود پر حجت تمام ہوئی میرے سفرنامہ حج میں سعودیوں اور نجدیوں کے حالات مفصل موجود ہیں

۷۸- عجیب و غریب مناظروں کا سلسلہ

۱۹۲۱ء میں ایک صاحب نے لکھنؤ میں خواہ مخواہ میرے ساتھ نئے قسم کے مناظروں کا سلسلہ چھیڑا جسکا وہم گمان بھی نہ تھا اس کی مختصر کیفیت یہ ہے-

(۱) انعامی چیلنج میرزا کبیر الدین احمد صاحب بریلوی گارڈ (احمدی مبلغ لکھنؤ) نے مجھے پیغام بھجوایا کہ آپ وفات مسیح کا فتوی دیدیں تو آپ کو پچاس روپیہ دیئے جائیں گے میں نے انکار کیا اور کہلا بھیجا کہ یہ میرا عقیدہ نہیں اور نہ قرآن سے ثابت ہی انھوں نے فوراً ہی ۱۶ مارچ ۱۹۲۱ء کو میرے پاس تحریری چیلنج اس مضمون کا بھیجا کہ اگر آپ ایک جلسہ عام میں قرآن سے حیات مسیح ثابت کردیں تو آپ کو جلسہ میں سو روپیہ بطور شکریہ دیئے جائیں گے-

(۲) تین تقریری مناظرے المختصر مشن ہال گنیش گنج لکھنؤ میں بصدارت پادری جوالا سنگھ و مولوی عصمت اللہ صاحب تین دن مناظرہ ہوا خاکسار نے بفضلہ تعالیٰ اپنا مدعا قرآن مجید سے ثابت کیا اور آخری دن بھرے جلسہ میں سو روپیہ کا مطالبہ کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر میرے دلائل سے آپ کا اطمینان نہوا ہو تو ابھی کہدیجئے مگر مرزا صاحب اتنا کہکر کہ "کل میرے مکان پر آپ کی دعوت ہے" بالکل خاموش ہوگئے-

(۳) تحریری مناظرہ کا سلسلہ اس کے بعد انھوں نے خواہ مخواہ بلا ضرورت تحریری مناظرہ کا سلسلہ چھیڑ دیا اور کئی مہینے تک بیکار بحثوں میں مجھ کو الجھایا مگر میری ساتویں تحریر کے بعد خاموش ہو بیٹھے- میں نے اسی زمانہ میں رودادِ مناظرہ کے متعلق دو رسالے تحریر حقانی بجواب کبیر قادیانی حصہ اول و دوم چھپوا کر بھیجے تو انکے کسی واقعہ کی بھی تردید نہ کرسکے

(۴) انکشاف راز کبیر مرزا کبیر الدین صاحب معاوضہ دیکر وفات مسیح کے متعلق چند فتوے حاصل کرکے چھپوا چکے ہیں اور مجھے ایک فتوے کے عوض میں سو روپیہ تک دینے کو تیار ہوگئے تھے- میں نے ایک خط میں ان کی اس حرکت پر ملامت کی جسکو انھوں نے اخبار فاروق قادیان مورخہ ۲۳ جون ۱۹۲۱ء میں اپنے نام جوابی نوٹ کے ساتھ چھپوا دیا مگر اس سچے واقعہ کی کوئی تردید نہ کرسکے جس سے ان کی خفیہ کارروائی کا حال کھل گیا چنانچہ قادیان سے ان کو سخت تنبیہ کی گئی کیونکہ انکی ناعاقبت اندیشی سے راز کبیر افشا ہوگیا-

باب ہفتم خدمات کی قدر

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ÷ کہ دوست خود روش بندہ پروری داند

۷۹- تعلیمی خدمات

میں نے سینتالیس سال تک

تعلیمی کام کو جس محنت اور دیانت سے انجام دیا۔ خدا کی مہربانی سے ہر جگہ اُسکی قدر ہوئی۔ اُردو نوشت وخواند میں آسانی پیدا کرنے کے لئے جو نئی قسم کے باتصویر چارٹ میں نے بزمانہ قیام بمبئی مرتب کیے تھے۔ اگرچہ ابتک چھپے نہیں مگر بڑے بڑے ماہرین تعلیم خصوصاً سر سید راس مسعود (بالقابہ) ان کو پسند کرچکے ہیں۔[1] اگر انکے مطابق تعلیم دیجائے تو امید ہے کہ بچوں کی تعلیم میں دو سال کی کفایت ہوجائے۔ اور تعلیم یقیناً موثر اور دلکش ہو۔

ریاست حیدرآباد دکن کے قایم مقام ڈائرکٹر اور نظام کالج کے پرنسپل مسٹر ای اے سیٹن (E.A. SEATON) صاحب بی اے نے میرے انسپکٹری کے کام کے متعلق لکھا تھا کہ اگر میں ڈائرکٹر ہوتا تو مسٹر غلام الحسنین سے بہتر کسی انسپکٹر کی خواہش نہیں کرسکتا تھا۔ If I were a Director I could not desire a better Inspector than Mr. Ghulam-ul-Hasanain.

۸۔ علمی خدمات

اسی طرح خاکسار کی علمی خدمات کو مشاہیر علما نے بنظر استحسان دیکھا۔ چند تحریرات کے اقتباسات حسب ذیل ہیں:-

(۱) مولانا شبلی اور دیگر علما کی رائے

مولانا شبلی نعمانی نے ترجمہ ایجوکیشن کے متعلق یہ لکھا تھا:-

"یہ کتاب مشہور فلاسفر ہربرٹ سپنسر کی تصنیف ہے جسکا موضوع تعلیم ہے یہ کتاب اس رتبہ کی ہے کہ اگر انجمن ترقی اُردو کی طرف سے صرف یہی ایک کتاب ترجمہ ہوکر شائع ہوتی تو انجمن مبارکباد کی مستحق تھی چونکہ یہ کتاب معرکۃ الآرا کتاب تھی اس لئے اس کے ترجمہ میں نہایت احتیاط سے کام لیا گیا۔ ترجمہ کا عام اشتہار دیا گیا اور ہندوستان کے مختلف حصوں سے پانچ ترجمے آئے۔ یہ تمام ترجمے شمس العلما ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب، خان بہادر شمس العلما مولوی ذکاء اللہ صاحب۔ شیخ (حال ڈاکٹر سر) محمد اقبال صاحب ایم۔ اے۔ مسٹر آرنلڈ صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور اور دیگر ممبروں کے پاس اظہار رائے کے لئے بھیجے گئے باتفاق آرا مولوی غلام الحسنین پانی پتی کا ترجمہ پسند کیا گیا۔" (انجمن ترقی اُردو کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۰۶ء ص ۱۲)

[1] ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء کو مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی گولڈن جوبلی کے جلسہ میں بھی ماہرین تعلیم ان چارٹوں کو پسند اور منظور کرچکے ہیں۔ (مدیر)

(۲) ڈاکٹر سر محمد اقبال کی رائے

ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ایم۔ اے کی ایک انگریزی چٹھی جو کتاب مذکور کے متعلق میرے نام آئی تھی اس کے چند جملوں کا ترجمہ یہ ہے:-

"آپ کے ترجمہ کی بے تکلف روانی بالکل حیرت انگیز ہے۔ اگر ہربرٹ سپنسر ہندوستانی ہوتا تو وہ بھی (اُردو میں) اس سے بہتر طرز تحریر اختیار نہ کرسکتا۔"

(۳) مولانا ذکاء اللہ کی رائے

مولانا ذکاء اللہ صاحب دہلوی کے ریویو کا ایک جملہ یہ ہے:-

"غرض مترجم نے اپنی قابلیت اور لیاقت کو سب طرح سے ثابت کیا ہے یہ اس کتاب کی خوش نصیبی تھی کہ اس کے لئے مترجم ایسا لائق اور قابل ملا۔"

(۴) ڈاکٹر سر سید راس مسعود کی رائے

ڈاکٹر سر سید راس مسعود صاحب نے بحیثیت وزیٹر حالی مسلم ہائی اسکول، وزیر تعلیم پنجاب کو بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء جو چٹھی لکھی تھی اس میں میرے متعلق بھی چند جملے تھے جن کا ترجمہ یہ ہے:-

"حالی مسلم ہائی سکول کے منیجر السنہ مشرقیہ کے معلم اول مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب نہ صرف ایک عمر رسیدہ شریف انسان ہیں جنکی علمی شہرت تمام ہندوستان میں ہے اور جن کے علم اور قابلیت کی وجہ سے سب انکا احترام کرتے ہیں۔ بلکہ وہ ایک ٹرینڈ اور سند یافتہ استاد بھی ہیں اور معلمی اور انسپکٹری کے مختلف کاموں کا دیرینہ اور وسیع تجربہ بھی رکھتے ہیں۔"

۹۔ مذہبی و تبلیغی خدمات

مذہبی اور تبلیغی خدمات کے متعلق عراق اور ہندوستان کے مشہور و معروف علما مجتہدین اور بعض انگریز فاضلوں نے بھی قابل قدر رائیں ظاہر کی ہیں۔

(۱) انگریز عالموں کی رائیں

اسلام و توحید (بزبان انگریزی) Islam and the Divine Unity کی نسبت فاضل لارڈ ہیڈلے اور مسٹر مارما ڈیوک پکتھال نے بھی بہت عمدہ رائیں لکھی تھیں پکتھال صاحب کی اصل انگریزی تحریر کا عکس مع ترجمہ ضمیمہ میں ملاحظہ فرمایا جائے۔

(۲) علما و مجتہدین عراق کی عطا کردہ اسناد

جن علما و مجتہدین عراق سے

مجھ کو خصوصیت کے ساتھ شرف نیاز حاصل ہوا۔ اُنکے اسمائے گرامی یہ ہیں آقا سید ابو الحسن الموسوی الاصفہانی۔ آقا شیخ علی بخل الشیخ صاحب جواہر الکلام۔ آقا شیخ احمد آل کاشف الغطا۔ آقا عبد اللہ المامقانی آقا محمد حسین الحسینی السبزدی الفیروز آبادی۔ آقا ضیاء الدین بن محمد العراقی آقا شیخ محمد امین الکاظمینی۔ آقا سید محمد علی بن حسین الحسینی الشہرستانی ہبتہ الدین۔ آقا السید حسن صدر الدین الکاظمی۔ ان حضرات سے سال بھر تک بارہا شرف ملاقات حاصل ہوا۔ دینی و تبلیغی امور پر گفتگو کے بہت سے مواقع حاصل ہوئے اور میری علمی و مذہبی تصنیفات کو بھی انھوں نے ملاحظہ فرمایا میرے خطبوں اور لکچروں کے متعلق بھی معلومات حاصل کیں اور بوقت رخصت اجازات (اسناد) عطا فرما کر ایک شیعہ نمائندہ کی حیثیت سے خاکسار کی مذہبی اور تبلیغی خدمات کی قدر فرمائی آقائے شہرستانی اور آقائے کاظمی کی عربی تحریرات کا عکس ضمیمہ میں تبرکاً درج کیا گیا اور اُن کا ترجمہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

(۳) ترجمہ اجازہ آقائے شہرستانی حضرت قبلہ آقائے شہرستانی کی تحریر کا ترجمہ یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جو حمد کا حق ہے اور درود و سلام سردار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ؐ اور آپکی آل اطہار پر جو آپؐ کے بعد امام ہیں۔ حمد و نعت کے بعد خداوند سبحانہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان مجھ پر یہ ہے کہ میں ۱۳۴۰ھ میں حضرت عالم و فاضل مہذب کامل کی ملاقات سے بہرہ یاب ہوا جو اپنے قلم کی جودت اور اپنی معلومات کی وسعت کی وجہ سے ممتاز ہیں اور اپنی تالیفات و تحریرات کے ذریعہ سے مرکز دین و مذہب کی نصرت و حمایت کرنیوالے اور اپنی تقریرات خطبات (اسپیچوں اور لکچروں) کے ذریعہ سے کفار و مخالفین کے حملوں کو مٹانے والے ہیں وہ کون؟ میرے قلب کے سرور اور آنکھوں کے نور جناب مولوی خواجہ غلام الحسنین۔ اللہ تعالیٰ انکی کوششوں کو قبول فرمائے اور اپنی خوشنودی و رضامندی کی توفیق انکو عطا فرمائے اور اُنکے حال کو مستقبل میں ماضی سے زیادہ بہتر بنائے خواجہ صاحب کی ملاقات سے ہمکو خوشی حاصل ہوئی جبکہ عند الملاقات ہمکو معلوم ہوا کہ وہ خدمات اسلامیہ میں سب سے آگے رہنے والے بہادر و دلیر ہیں۔ فاضل بلند ہمت ہیں۔ میدان مباحثہ و مناظرہ میں شیر ہیں۔ درحقیقت حق تو یہ ہے کہ وہ حمایت حق اور مخالفین کے حملوں کو دفع کرنیکے مستحق ہیں اور ہمارے برادران ایمانی کیلئے سزاوار ہے کہ اُن کے وجود کو (خدا تعالیٰ انکی تائید کرے) دین کی حفاظت اور ملحدین سے رد و در رو مقابلہ کرنے کے لیئے غنیمت سمجھیں اور اُنکے مقالات و مضامین کی اشاعت انکی تصنیفات و تالیفات کی طباعت اُنکے خطبات (لکچروں) کی سماعت اور انکی کتابوں کے حاصل کرنے۔ اُنکے نیک ارادوں میں اعانت کرنے۔ انکی نصیحتوں کے قبول کرنے اُنکے مستحکم اور مدلل وعظوں سے فائدہ اُٹھانے کے لیئے کوشش اور اہتمام کریں کیونکہ عالم باعمل بہترین درخت باثمر ہے۔ جو ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنیوالوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا اور ہمارے تمام برادران ایمانی پر ہمارا اسلام ہو۔ منجانب خادم علم و دین محمد علی بن حسین الحسینی الشہرستانی ہبتہ الدین۔ ۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ

(۴) ترجمہ اجازہ آقائے کاظمی حضرت آقائے قبلہ سید حسن صدر الدین کاظمی نے خاکسار کی خدمات کے متعلق جو الفاظ تحریر فرمائے ہیں اُن کا ترجمہ یہ ہے:۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہاں بیشک وہ (یعنی خواجہ غلام الحسنین اللہ تعالیٰ ہمیشہ انکی تائید کرے) ضرور ایسے ہیں (جیسا کہ آقا سید ہبتہ الدین نے لکھا ہے) اور اُس سے بھی بالاتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن جیسے بہت سے آدمی پیدا کرے اور اُن کی توفیق و تائید کو زیادہ کرے۔ تحریر خادم شرع سید حسن صدر الدین کاظمی ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ

(۵) علماء مجتہدین لکھنؤ کی تحریرات حضرت صدر المحققین مولانا آقا سید ناصر حسین صاحب قبلہ کی تقریظ اور حضرت مولانا آقا سید نجم الحسن صاحب قبلہ کے خط کا عکس بھی ضمیمہ میں بطور تبرک درج کیا گیا ہے جن میں میری عام اسلامی خدمات اور شیعہ نمائندگی کا ذکر ہے۔

خاتمہ

۸۲۔ راقم کی دعا اب میری دعا یہ ہے کہ خداوند غفار بحرمتہ النبی ؐ و آلہ الاطہار (علیہ و علیہم السلام) مجھ خاکسار گنہگار کی خدمت قلیل کو باجر جزیل قبول فرما کر میرے دینی کاموں میں خیر و برکت عطا فرمائے اور اُنکو میرے گناہوں کا کفارہ اور نجات اخروی کا وسیلہ بنائے آمین یارب العالمین

ناظرین سے بھی اپنے لئے اسی دعا کا خواستگار و طلبگار رہوں گا۔

ماند بسالہا این نظم و تحریر ؛ زما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے ؛ غرض نقشیست کز ما یاد ماند ؛ کہ ہستی را نمی بینم بقائے ؛ مگر صاحبدلے روزے برحمت ؛ کند در کار درویشاں دعائے۔

هبة الدين

الحسینی

ر المعارف العراقیه

بغداد

عکس اجازه عطاکرده حضرت حجة الاسلام آقا سید هبة الدین صاحب قبله شهرستانی وزیر معارف عراق

بسم الله الرحمن الرحیم
نعم انه دام تایید ه کذلک
وفوق ذلک کثر الله امثاله
وزاد فی توفیقه وتاییده
حرره خادم الشرع السید حسن
صدر الدین الکاظمی ۹ ع ۲
۱۳۴۱

عکس اجازه عطاکرده حضرت حجة الاسلام آقا سید حسن صدر الدین الکاظمی مجتهد عراق



بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله حق حمده والصلوة والسلام علی سید الانبیاء محمد وآله الائمة من بعده
وبعد فمن من الله سبحانه علی حظوای فی سنة ۱۳۴۰ بلقیا حضرة العالم الفاضل
المهذب الکامل الممتاز بجودة یراعه وسعة اطلاعه حامی بیضة الدین والمذهب
بما الف وکتب ماحی بیضة الکفار والمخالفین بما قرر وخطب سرور قلبی
ونور العین جناب المولوی غلام الحسنین شکر الله مساعیه ووفقه لمراضیه
واحسن حاله فی مستقبله اکثر من ماضیه سرنا لقیاه اذ لقینا به بطلا مقداما
وفاضلا هماما ومجادلا ضرغاما فالحق والحق انه حقیق للدفاع عن الحق
ویحق لاخواننا المومنین ان یغتنموا وجوده (ایده الله) لمحافظة الدین
ومکافحة الملحدین وان یهتموا لنشر مقالاته وطبع مؤلفاته واستماع
خطبه واقتناء کتبه ومساعدته فی منویاته الحسنة وقبول نصائحه
ومواعظه المتقنة فان العالم العامل خیر شجرة مثمرة تؤتی اکلها کل حین
وان الله تعالی لا یضیع اجر المحسنین والسلام علی کافة اخواننا المومنین

من خادم العلم والدین
محمد علی بن حسین الحسینی الشهرستانی
۲۵ ربیع المولود سنة ۱۳۴۱



هبة الدین

عکس تحریر حضرت حجۃ الاسلام آقا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد لکھنو

باسمہ سبحانہ

جناب رئیس صاحب الافاضل الاعلام عمدۃ الاماثل الفخام دام مجدکم السامیہ

بعد تسلیمات مشتاقانہ و تحیات متوالیات گزارش ہے کہ عنایت نامہ بسبیل کمال اتحاد ہوا
آپکی تصنیف جدید (سوانح دیانند اور اسکی تعلیم) مجھکو ملی اس عطیہ عالیہ کا شکریہ
صمیم قلب سے ادا کرتا ہوں جناب والا کی تصانیف سے مجھکو جسقدر دلچسپی ہے وہ معرض بیان
میں نہیں آسکتی ہے میں آپکی ہر تصنیف کو نہایت شوق سے مطالعہ کرتا ہوں اور
بیحد محظوظ ہوتا ہوں اگرچہ آپکی ہر تصنیف نہایت قابل قدر ہے لیکن یہ تصنیف سب
تصنیفوں سے ممتاز اور اہل اسلام کیلئے مایہ ناز ہے خداوند عالم سے دعا ہے
کہ آپ ہمیشہ مؤید و مسدد رہیں اور تائید اسلام میں علی الدوام آپکو
کامیابی تام نصیب ہو والسلام خیر ختام

ناصر حسین عفی عنہ

یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۵۲ھ

عکس خط حضرت حجۃ الاسلام آقا سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ

فضائل مآب عمدۃ الاحباب جناب مولوی حاجی خواجہ غلام الحسنین صاحب دام مکارمہم

بعد سلام با اکرام التماس ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ آپکا مزاج بخیریت ہوگا
آپکو معلوم ہوگا کہ اسی ماہ مئی کی بائیسویں تاریخ کو لکھنؤ میں اچھوت قوم کی
طرف سے مذاہب کی کانفرنس ہونیوالی ہے اور سنا گیا ہے کہ ممالک خارجہ سے بھی کچھہ
لوگ آئینگے اور ملک کی جمعیت بھی زیادہ ہوگی مسلمانوں سے بھی نمائندے طلب کئے
گئے ہیں - اور یہاں تجویز یہ ہوئی ہے کہ ایک نمائندہ شیعہ مذہب کی طرف سے بھی
شریک کیا جاوے کیونکہ لکھنؤ شیعوں کا صدر مقام ہے لہذا ضرورت ہے کہ شیعہ
مذہب کا نمائندہ ایسا شخص ہو جو ہندوؤں کے مختلف طبقات کے حالات سے
باخبر ہو اور اسلام کے حالات سے بھی بخوبی واقف ہو اور انگریزی بھی جانتا ہو
اور عمدہ پیرایہ سے موثر لہجہ میں اسلام کو شیعی نقطۂ نظر سے پیش کر سکتا ہو اور اچھوت
قوم کے مطالبات کو پیش نظر رکھکر اسلام کی دعوت دے سکتا ہو - آجکی مجلس مشاورت
میں یہ طے پایا ہے کہ یہ کام آپسے بہتر اور کوئی نہیں کر سکتا لہذا آپ اپنی تشریف آوری

عکسِ خطِ فاضلِ باکمال مسٹر مارماڈیوک پکتھال صاحب مرحوم

Hyderabad,
Deccan
June 29th 1926.

Dear Sir
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
I have just finished reading "Islam and the Divine Unity" by Khwaja Ghulam ul-Hasanein, which you so kindly sent me. The book is a little gem, so clear and certain in its light of reasoning that anyone who loves lucidity must value it . . .
. . . .
Yours fraternally
M. Pickthall

(ترجمۂ خط) حیدرآباد
دکن
۲۹ جون سنہ ۱۹۲۶ء

عزیز جناب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے کتاب "اسلام اینڈ دی ڈوائن یونٹی" (اسلام و توحید) مصنفہ خواجہ غلام الحسنین کو ابھی ابھی پڑھ کر ختم کیا ہے جو بڑی مہربانی سے آپ نے میرے پاس بھیجی تھی۔ کتاب (کیا ہے) ایک جواہر ریزہ ہے اور اپنے استدلال کی روشنی میں ایسی صاف و صریح اور یقینی ہے کہ جو شخص صفائی بیان کو پسند کرتا ہے وہ ضرور بالضرور اس کی قدر کرے گا × × × × × ×

آپ کا بھائی ایم۔ پکتھال

نوٹ۔ یہ خط مسٹر پکتھال نے سید فدا حسین صاحب کو لکھا تھا۔ جو اُس وقت حیدرآباد دکن میں پولیس آفیسر (غالباً ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ) تھے۔ یہ عکس خط کے صرف اُس حصہ کا ہے جس کا تعلق کتاب کے ریویو سے ہے۔ باقی حصہ کے عکس کی ضرورت نہ تھی۔

عالیجناب مولوی سیّد ابن حسن صاحب رضوی جارچوی ایم اے ایم او ایل بی ٹی نیو دھلی

جناب مولٰنا مولوی سیّد ابن حسن صاحب رضوی جارچوی نے باوجود میری مسلسل درخواست کے حالات زندگی بھیجنے سے پہلو تہی فرمائی اس لیئے جو حالات مجھ کو ہموطن رشتہ دار ہونے کی وجہ سے آپ کے معلوم تھے وہ صفحہ ۔ پر لکھ دیئے تھے لیکن جبکہ جوبلی نمبر مکمل ہوچکا تھا مولٰنا کے مفصل حالات مجھ کو دستیاب ہوگئے ہیں اور چونکہ حالات نہایت سبق آموز اور مفید عوام الناس ثابت ہونگے اس لیئے میں ان کو درج کرتا ہوں (اعجاز جارچوی)

جارچہ کا حال

جارچہ ضلع بلند شہر میں نہر گنگ کے کنارے پر آباد ہے دھلی سے تقریباً تیس میل اور بلند شہر سے ۱۵ میل اور غازی آباد سے چودہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ای آئی آر ریل پر ایک اسٹیشن دادری ہے جہاں سے جارچہ پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جارچہ سادات کی قدیم بستی ہے کہتے ہیں مبارک شاہ کے زمانہ میں سید محمود روحی برقعہ پوش نامی ایک بزرگ سبزوار ایران سے آکر دکن آباد ہوئے جب شہرت زیادہ ہوگئی تو دھلی آگئے۔ کشف و کرامات کے ساتھ ساتھ فنون سپہ گری میں بھی کمال رکھتے تھے۔ اس زمانہ میں دہلی کی سلطنت اطراف کے چند ضلعوں تک محدود تھی اور وہاں بھی آئے دن بغاوتیں وغیرہ ہوتی رہتی تھیں۔ بوباگڑھ جس کو اب کلونده کہتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایک سرکش راجہ کی راجدھانی تھا اس نے قرب و نواح کے علاقوں میں طوفان بے تمیزی اور لوٹ مار مچا رکھی تھی شاہ دہلی کی فوجیں کئی بار اس کی سرکوبی کے لیئے روانہ کی گئیں لیکن کامیابی نصیب نہ ہوئی بالآخر اہل دربار نے سیّد محمود روحی سے درخواست کی کہ آپ فوج لیکر باغی راجہ کی گوشمالی کیجئے سیّد صاحب گئے اور راجہ کی اچھی طرح خبر لی اور شکست دی۔ اس عظیم الشان خدمت سے شاہ دہلی بہت خوش ہوئے اور اس دلیری و شجاعت کے صلہ میں ان کو جارچہ اور اس کے اطراف کا علاقہ جاگیر میں ملا۔ چونکہ اس میں چار بہت بڑے چاہ تھے اس لیئے سیّد صاحب موصوف نے اسکا نام چارچاہ رکھا لیکن بعد کو جارچہ ہوگیا۔ یہ علاقہ غدر تک ان کی اولاد (اہل جارچہ) کے قبضہ میں تھا لیکن سنہ ۱۸۵۷ء کے پُرآشوب زمانہ میں جرم بغاوت کے سلسلہ میں ضبط کر لیا گیا۔ اس ضبطی کے بعد سے جارچہ بستی کی حالت میں آگیا لیکن تعلیمی لحاظ سے ترقی کرنے لگا اس لیئے کہ ضبط ہونے کے بعد اہل جارچہ فکر معاش میں باہر نکلے اور تعلیم میں ترقی شروع ہوگئی۔ چنانچہ جارچہ نے بڑی مقدس محترم ہستیاں پیدا کی ہیں جنہوں نے شہرت جارچہ کو چار چاند لگا دیئے

حالات زندگی

آپ کے والد بزرگوار سید مہدی حسن صاحب مرحوم میرٹھ میں ملازم تھے اس لیئے مولوی ابن حسن صاحب کی پیدائش ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء کو میرٹھ میں ہوئی آپ ابھی پانچ سال کے تھے کہ والد ماجد کا انتقال ہوگیا اور آپ کی تربیت و تعلیم آپ کے نانا صاحب مرحوم نے کی۔ ابتدائی تعلیم جارچہ میں ہوئی علوم مشرقیہ کی تعلیم اورینٹل کالج رامپور اور لاہور میں حاصل کی۔ مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات پاس کیئے۔

انٹرنس فیض عام ہائی اسکول میرٹھ سے پاس کیا۔ اور ایم۔ اے اور ایم او ایل کی ڈگری اسلامیہ کالج لاہور سے حاصل کی۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۳۲ء میں علی گڑھ سے بی ٹی پاس کیا آپ جارچہ میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے ایم اے کیا ہے۔

قومی خدمات

آپکو شروع ہی سے ملک و قوم کی خدمت کا شوق رہا ہے جن دنوں سندھ میں قیام تھا آپ برابر تبلیغی مشاغل میں مصروف رہے۔ بحریک جنت البقیع کے سلسلہ میں کام کیا۔ اور آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے اجلاس منعقدہ سکھر کو کامیاب بنانے میں بڑی مدد دی۔ ایک سندھی رسالہ کراچی سے جاری کیا۔ لاہور کے قیام کے زمانہ میں پنجاب کے شہروں میں ینگ شیعہ موومنٹ کی بنیاد رکھی۔ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے اجلاس منعقدہ لاہور کی مجلس استقبالیہ کے صدر بھی منتخب ہوئے تھے مجالس عزا کو امباڑوں کی محدود چہار دیواری سے نکالکر ایک بین المللی اجتماع بنانے کے سلسلہ میں آپ نے بڑی جدوجہد کی ہے۔

چنانچہ کئی سال تک ملتان میں محرم کے زمانہ میں پبلک گارڈن میں مجالس منعقد کرائیں اور خود تقریریں کیں جن میں دس دس ہزار کا مجمع ہوتا تھا اور ہر مذہب و ملت کے افراد شرکت کرتے تھے۔ ملتان میں چالیس ہزار آدمیوں کا ایک کامیاب جلوس مظالم ابن سعود پر احتجاج کرنے کے لئے نکالا۔ قدیم طرز ذاکری میں اصلاح و ترمیم کے حامی ہیں۔ شہید مینوا شہید کربلا۔ فلسفہ آل محمد حصہ اوّل و دوم لکھ کر فلسفہ شہادت کو ایک اچھوت انداز میں پیش کیا اور قوم کو دعوت عمل دی۔ اب آپ رہبر رسالہ کے ذریعہ ملت خوابیدہ کو بیدار کرنیکا اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

آپ لاہور میں مدرسۃ الشرقیہ میں عربی کے لکچرار تھے۔ بی ٹی کے بعد جامعہ ملیہ میں پروفیسر ہو گئے۔ تعلیم تدریس سے خاص شوق ہے۔ ثانوی جماعتوں میں اسلام کی تعلیم پر ریسرچ کیا۔ چنانچہ آپ کا ایک مقالہ جو آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ رامپور میں پڑھا گیا تھا مقبول ہو چکا ہے۔

کئی سال سے آپ بمبئی تشریف لے جا رہے ہیں وہاں بھی اپنے نظریہ کے مطابق مجالس میں جدید طرز پر ذاکری فرماتے ہیں۔ بمبئی کے انگریزی اُردو اور گجراتی اخبارات نے آپ کی تقریروں پر اچھے تبصرے کیئے ہیں ۳۷ء کے عشرہ محرم میں تبصرہ کرتے ہوئے سرفراز کے نامہ نگار خصوصی نے حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے

سرفراز لکھنؤ صفحہ ۲ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۳۷ء (میں امسال کے محرم بمبئی کے متعلق حسب ذیل نوٹ درج ہوا)

ہماری قوم کی دوسری مایہ ناز ہستی جو درد دینی اور قومی بہبودی کے خیال سے بمبئی کو اپنی تشریف آوری سے مشرف و مفتخر کرتی رہتی ہے علامہ جارچوی کی ذات ہے۔ علوم مشرقی و مغربی کی دونوں قبائیں آپ کے دوش کی زینت ہیں اور جسم پر ٹھیک آتی ہیں۔ علوم جدیدہ اور ضروریات زمانہ کے احساس نے آپ کی تقریر کو ہر طرح تبلیغ کے لیئے موزوں اور آپ کی ذات کو تبلیغ کا اہل بنا دیا ہے۔ آپ کی ذاکری حقائق و معارف کا گنجینہ۔ آپکا بیان عرفان و ایقان کا سرچشمہ اور آپکے مواعظ حقیقی معنوں میں موعظے ہیں۔

آپ کی تقریر قوم کے نوجوانوں کے لیئے اپنے اندر ایک پیغام عمل رکھتی ہے۔ اور علم و ادب کے انواع و اقسام کے پھولوں کا گلدستہ آپ کے علمی نکات۔ آپ کی فلسفیانہ توضیحیں اور لطیفیاتی موشگافیاں تعلیم یافتہ طبقہ کو اپنا گرویدہ کیئے بغیر نہیں رہ سکتیں اور نہ دعوت غور و فکر دیئے بغیر رہ سکتی ہیں۔

یہی سبب ہے کہ آپ نے تشریف لاتے ہی اہالیان بمبئی خصوصیت کے ساتھ خوجہ نوجوان طبقہ کو دعوت عمل دی اور انجمن خدام القرآن کی بنیاد رکھی۔ الحمد للہ اس وقت سے ابتک کم و بیش تین سال ہو رہے ہیں۔ یہ انجمن روز افزوں ترقی کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہے۔

اس کے بعد ہی خوجہ نوجوانوں نے اسلام سیوا سماج قائم کی اور اب ہر جمعہ کو ہینڈ بل کی صورت میں "قرآنی احکام" اور پیغامات قریب قریب ہر مشہور زبان میں عام مسلمانان بمبئی کے ہاتھوں میں پہنچتے رہتے ہیں علامہ موصوف مجلس حیدری اور مجلس شاہ خراسانی کی دعوت پر تشریف لائے تھے۔ آپ کی مجالس تمامتر علمی بیانات پر مبنی تھیں۔ یہی سبب ہے کہ آپ کے یہاں زیادہ تر تعلیم یافتہ لوگ شرکت فرماتے تھے۔ بڑے بڑے پروفیسران کالج کے طلباء اور دوسرے علم دوست حضرات وقت سے پہلے ہی جمع ہو جاتے تھے اور ایسے صاف اور ستھرا ایک رنگ اجتماع ہوتا تھا جو کم از کم بمبئی میں تو مشکل سے نظر آسکتا ہے بھاؤنگر کاٹھیاواڑ کے نوجوانوں نے بھی ۳۷ء کے چہلم میں آپ کو دعوت دی اور آپ کی مجالس وہاں بھی بڑی کامیاب ثابت ہوئیں۔

انجمن کے بڑے خیرخواہ ہیں۔ اکتوبر ۳۳ء سے ممبر ہیں۔



عالیجناب نواب احمد میرزا صاحب آنریری جنرل سکریٹری

وَآتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا

سالانہ رپورٹ

انجمن وظیفہ سادات و مومنین (رجسٹرڈ)

جس کی

باقاعدہ رجسٹری ۲۷؍اگست سنہ ۱۵ء کو لاہور میں ہوئی

بابت سال بست و پنجم

از ابتدائے جنوری لغایۃ دسمبر سنہ ۳۶ء

مرتبہ

عالیجناب نواب سید احمد میرزا صاحب موسوی

آنریری جنرل سکریٹری انجمن ہذا ۱۴۱۶ میر درد روڈ نیو دہلی

مطبوعہ عظیمی برقی پریس چاندنی چوک دہلی

کچھ انجمن کے حساب وکتاب کے متعلق

مجھے یہ عرض کرنے میں ذرا بھی پس وپیش نہیں کہ انجمن کا حساب اس قدر باقاعدہ رکھا جاتا ہے اور سالانہ رپورٹ میں اس قدر تفصیل سے دیا جاتا ہے کہ اگر ایک پائی کی بھی غلطی ہو جائے تو محترم ممبران اس سال اور اس کے پہلے سال کی رپورٹ کو بغور دیکھنے کے بعد غلطی معلوم کر سکتے ہیں یہ میرا دعویٰ ہی دعویٰ نہیں ہے بلکہ جانچ و پڑتال کے وقت یہ حقیقت واضح ہو جائے گی میں یہ بھی نہیں کہتا کہ رپورٹ ہر صورت سے مکمل ہوتی ہے۔ اور اسکے حساب وکتاب کے طریقہ حساب میں آئندہ کسی قسم کی اصلاح کی گنجائش نہیں میں برابر اس کوشش میں رہا ہوں اور آئندہ بھی رہونگا کہ انجمن کا حساب بہتر سے بہتر طریقہ پر سالانہ رپورٹ میں درج ہوا کرے تاکہ ممبر صاحبان گھر بیٹھے خود جانچ و پڑتال کر سکیں۔

میں جناب سید علی حیدر صاحب کاظمی بی اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع پٹنہ کا بیحد ممنون ہوں کہ جناب ممدوح رپورٹ کو یہاں تک غور سے پڑھتے ہیں کہ گھر بیٹھے انجمن کے حساب کتاب کی غلطیاں معلوم کر لیتے ہیں اور ان غلطیوں سے انجمن کو مطلع بھی فرما دیتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر اس قسم کی غلطیاں آئندہ سال نہیں ہوتیں۔

سال گذشتہ جناب کاظمی صاحب نے مجھے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ سرمایہ مستقل وغیرہ کے گوشوارہ جات رپورٹ کے آخر میں نہ ہونے چاہئیں بلکہ رپورٹ کے شروع میں ہونے چاہئیں اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ سب سے پہلے ممبر صاحبان کو انجمن کے حساب کتاب کی جانچ و پڑتال کرنے کا موقع ملیگا چنانچہ موصوف کی ہدایت کے مطابق اس سال میں نے ایسا ہی کیا ہے۔

جملہ ممبران محترم کی خدمت میں میری درخواست یہ ہے کہ وہ اپنی محبوب و ہردلعزیز انجمن کے حساب کتاب کو نہایت غور سے پڑھیں اور جو غلطیاں ان کو معلوم ہوں اس سے دفتر کو مطلع فرمائیں میں ان کی اس نوازش کا بیحد ممنون ہونگا فقط۔

خاکسار

سید احمد میرزا موسوی آنریری جنرل سکریٹری انجمن وظیفہ سادات ومومنین ۲۱۶ میر درد روڈ نیو دہلی

بجٹ آمدنی وخرچ انجمن وظیفہ سادات ومومنین رجسٹرڈ بابت سنہ ۱۹۳۷ء

نمبر شمار	تفصیل مدات آمدنی	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ	تفصیل مدات خرچ	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ
۱	چندہ	۰	۰	۶۸۰۰	وی پی	۰	۰	۷۰
۲	وی پی	۰	۰	۳۵	خطوط	۰	۰	۴۰۰
۳	اعانت	۰	۰	۱۵۰	متفرق	۰	۰	۱۵۰
۴	سود	۰	۰	۱۵۰۰	طباعت	۰	۰	۴۵۰
۵	واپسی قرض حسنہ	۰	۰	۲۶۰۰	تنخواہ	۰	۰	۷۸۰
۶	متفرق	۰	۰	۱۵۰	سفر خرچ	۰	۰	۱۰۰
۷	-	-	-	-	وظائف	۰	۰	۹۲۸۵
		۰	۰	۱۱۲۳۵		۰	۰	۱۱۲۳۵

نیازمند

(دستخط) للت بہاری لال اڈیٹر
دفتر اے۔جی۔سی۔آر۔ نیو دھلی

خاکسار

سید احمد میرزا موسوی آنریری سکریٹری انجمن ہذا۔ ۲۱۶ میر درد روڈ نیو دہلی

نیازمند

(دستخط) خواجہ محبوب احمد انصاری اڈیٹر
دفتر اے۔جی۔سی۔آر۔ نیو دھلی

گوشوارہ آمدنی من ابتدائے سنہ ١٩١۲-١٣ء لغایۃ سنہ ١٩٣٦ء

نمبر شمار	تفصیلات آمدنی	رقم: سنہ ١٩١۲-١٣ء لغایۃ سنہ ١٩٣٥ء — پائی	آنہ	روپیہ	رقم: سنہ ١٩٣٦ء — پائی	آنہ	روپیہ	میزان — پائی	آنہ	روپیہ
١	چندہ	١	١٣	١٣٦۴۲١	۰	١	٦٧۲٧	١	١۴	١۴٣١۴٨
۲	وی پی	۴	۲	۲١٨٩	۰	١۴	٣۴	۴	۰	۲۲۲۴
٣	اعانت	٣	٦	٦٧۰٧	۰	۴	١٨٧	٣	١۰	٦٨٩۴
۴	سود از بنک	۲	١۲	١٣٣٣٦	٦	٧	١۴٧۲	٨	٣	١۴٨۰٩
٥	واپسی قرض حسنہ	۰	١١	٣۰٣٩١	٥	١١	۲٥٨٨	۰	٦	٣۲٩٨۰
٦	دست گردان سکریٹری	۰	۰	١١٣۰	-	-	-	۰	۰	١١٣۰
٧	آمدنی بلا نام	۰	۰	٧	-	-	-	۰	۰	٧
٨	وظیفہ واپس شدہ	۰	١٥	۲٨۲٥	۰	۰	۴٩	۰	١٥	۲٨٧۴
٩	وظیفہ خاص	۰	٦	۴۴۲	۰	۰	٧۴	۰	٦	٥١٦
١۰	برآمد از بنک	۴	٧	١٥٧٣٧٣	۰	۰	٥۴۲۰	۴	٧	١٦۲٧٩٣
١١	رقم ڈگری شدہ	۰	۰	١۴۰۲۰	۰	۰	٣۰۰	۰	۰	١۴٣۲۰
١۲	متفرق*	٩	١٣	٥۲۴	۰	٦	١٧٦	٩	٣	٧۰١
١٣	تحویل گذشتہ	١١	١۰	١٣٦١٦	٣	١۲	٥٩۲	۲	٧	١۴۲۰٩
	میزان	١۰	١	٣٧٨٩٨٧	٩	٧	١٧٦۲۲	٧	٩	٣٩٦٦۰٩

* سالگذشتہ تک مد متفرق کی رقم ٩-٣-٧٦٩ تھی اور اس میں ۰-٦-۴۴۲ کی رقم وظیفہ خاص کی شامل تھی اس سال یہ رقم وظیفہ خاص کا کالم الگ کرکے اس میں درج کردی گئی ہے اسلئے متفرق کے کالم میں اسی قدر رقم کی کمی ہوگئی ہے ۔

گوشوارہ خرچ من ابتدائے سنہ ١٩١۲-١٣ء لغایۃ سنہ ١٩٣٦ء

نمبر شمار	تفصیلات خرچ	رقم: سنہ ١٩١۲-١٣ء لغایۃ سنہ ١٩٣٥ء — پائی	آنہ	روپیہ	رقم: سنہ ١٩٣٦ء — پائی	آنہ	روپیہ	میزان — پائی	آنہ	روپیہ
١	داخل بنک	۴	١٣	١٦٣٧۰٩	٦	٣	٧۴٥۴	١۰	۰	١٧١١٦۴
۲	وظیفہ	٩	١۴	١۲٣١٣٧	٦	٣	٧۰۰۰	٣	۲	١٣۰١٣٨
٣	وی پی	٣	١۰	۴٣۰٨	۰	۰	٦٥	٣	١۰	۴٣٧٣
۴	خطوط	۰	۰	۴١١٨	٦	١۰	٣٩٣	٦	١۰	۴٥١١
٥	خرید بانڈ	٧	١۰	۴٧١٦٣	۰	۰	۰	٧	١۰	۴٧١٦٣
٦	ادائے دست گردان سکریٹری	۰	۰	١١٣۰	۰	۰	۰			١١٣۰
٧	متفرق	۰	١۴	۲١۴٣	۰	١۰	٥١٣		٨	۲٦٥٧
٨	طباعت	٣	١۴	٧٦٥۴	٩	١	٣١٨			٧٩٧٣
٩	تنخواہ	٣	٦	١۰۰٧٧	۰	۴	٧۰۲	٣	١۰	١۰٧٧٩
١۰	سفر خرچ	٣	٩	٩٣۰	۰	١٣	٩٨	٣	٦	١۰۲٩
١١	مرمت مشین	۰	٨	٦۰	۰	۰	....	۰	٨	٦۰
١۲	وظیفہ خاص	۰	٦	۴۴۲	۰	۰	١١۲		٦	٥٥۴
١٣	تحویل موجودہ	۲	٧	١۴۲۰٩	٦	٩	٩٦۴	٨	۰	١٥١٧۴
	میزان	١۰	١	٣٧٨٩٨٧	٩	٧	١٧٦۲۲	٧	٩	٣٩٦٦۰٩

بجٹ آمدنی وخرچ انجمن وظیفہ سادات ومومنین رجسٹرڈ بابتہ سنہ ۱۹۳۶ء

نمبر شمار	تفصیل مدات آمدنی	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ	تفصیل مدات آمدنی	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ
۱	چندہ	۰	۰	۴۵۰۰	وی پی	۰	۰	۶۰
۲	وی پی	۰	۰	۳۰	خطوط	۰	۰	۳۰۰
۳	اعانت	۰	۰	۱۸۰	متفرق	۰	۰	۲۰۰
۴	سود	۰	۰	۱۵۰۰	طباعت	۰	۰	۳۰۰
۵	واپسی قرض حسنہ	۰	۰	۲۶۰۰	تنخواہ	۰	۰	۷۰۰
۶	متفرق	۰	۰	۱۵۰	سفرخرچ	۰	۰	۱۰۰
۷		۰	۰		وظائف	۰	۰	۷۳۰۰
		۰	۰	۸۹۶۰		۰	۰	۸۹۶۰

نیازمند — (دستخط) للت بہاری لال اڈیٹر دفتر اے-جی-سی-آر-نیو دہلی
خاکسار — سید احمد میرزا موسوی سکریٹری انجمن ہذا
نیازمند — (دستخط) خواجہ محبوب احمد انصاری اڈیٹر دفتر اے جی سی آر-نیو دہلی

گوشوارہ آمدنی وخرچ من ابتدائے یکم جنوری لغایت آخر دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء

نمبر شمار	تفصیل آمدنی	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ	تفصیل خرچ	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ
۱	چندہ	۰	۱	۶۷۲۷	داخل بنک	۶	۳	۷۴۵۴
۲	وی پی	۰	۱۴	۳۴	وظیفہ	۶	۳	۷۰۰۰
۳	اعانت	۰	۴	۱۸۷	وظیفہ خاص	۰	۰	۱۱۲
۴	سود	۶	۷	۱۴۷۲	وی پی	۰	۰	۶۵
۵	واپسی قرض حسنہ *	۰	۱۱	۲۵۸۸	خطوط	۶	۱۰	۳۹۳
۶	متفرق	۰	۶	۱۷۶	متفرق	۰	۱۰	۵۱۳
۷	وظیفہ واپس شدہ	۰	۰	۴۹	طباعت	۹	۱	۳۱۸
۸	وظیفہ خاص	۰	۰	۷۴	تنخواہ	۰	۴	۷۰۲
۹	برآمد از بنک	۰	۰	۵۴۲۰	سفرخرچ	۰	۱۳	۹۸
۱۰	رقم ڈگری شدہ	۰	۰	۳۰۰	خرید بانڈز گری وغیرہ	—	—	—
۱۱	تحویل سنہ ۱۹۳۵ء	۳	۱۲	۵۹۲	تحویل مورخہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء	۶	۹	۹۶۴
	میزان	۹	۷	۱۷۶۲۲	میزان	۹	۷	۱۷۶۲۲

* واپسی قرض حسنہ کی رپورٹ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کل وصول -/۱/۲۶۱۶ ہے لیکن گوشوارہ ہذا میں وصولی -/۱۱/۲۵۸۸ درج ہے۔ -/۶/۲۷ کا فرق یوں ہے کہ یہ رقم واپسی قرض حسنہ کے دفتر میں ۲۰ دسمبر کے بعد جب کہ وہاں سے پہلا حساب صدر دفتر میں آچکا تھا تب آئی ہے اور دسمبر ہی میں درج ہوئی ہے۔ سال تمام ہونے پر ۲۱ سے ۳۱ دسمبر تک کی وصولی کا حساب صدر دفتر میں یکم جنوری کو آیا ہے اور اسی مہینہ میں درج ہوا ہے اسی لئے یہ فرق ہے۔

نیازمند
(دستخط) بابو بہاری لال اڈیٹر
دفتر اے-جی-سی-آر-
نیو دہلی

خاکسار
سید احمد میرزا موسوی نیری سکریٹری انجمن ہذا
۴۱۶ - میر درد روڈ - نیو دہلی

نیازمند
(دستخط) خواجہ محبوب احمد انصاری اڈیٹر
دفتر اے-جی-سی-آر-
نیو دہلی

حساب سرمایہ مستقل بابتہ سنہ ۱۹۳۶ء

نمبر شمار	تفصیل	انجمن کی اصل رقم — قیمت خریدہ کاغذات — پائی	آنہ	روپیہ	نقد — پائی	آنہ	روپیہ	جملہ رقم — پائی	آنہ	روپیہ	فیس ویلیو — پائی	آنہ	روپیہ
۱	گورنمنٹ پرامسری نوٹ ۳½ فی صدی	۰	۷	۴۴۲۱	۰	۰	۰	۰	۷	۴۴۲۱	۰	۰	۵۱۰۰
۲	″ ″ ″	۰	۶	۳۹۴	۰	۰	۰	۰	۶	۳۹۴	۰	۰	۵۰۰
۳	پوسٹل کیش سرٹیفکٹ	۰	۸	۸۹۱۲	۰	۰	۰	۰	۸	۸۹۱۲	۰	۰	۱۰۰۰۰
۴	گورنمنٹ لون ۴ فی صدی	۰	۹	۱۳۵۱۲	۰	۰	۰	۳	۹	۱۳۵۱۲	۰	۰	۱۳۷۰۰
۵	رقم نقد بحوالہ رجسٹر سرمایہ مستقل	۰	۰	۰	۹	۱	۲۲۷۵۹	۹	۱	۲۲۷۵۹	۹	۱	۲۲۷۵۹
		۳	۱۴	۲۷۲۴۰	۹	۱	۲۲۷۵۹	۰	۰	۵۰۰۰۰	۹	۱	۵۲۰۵۹

نوٹ:- سال گذشتہ کی رپورٹ صفحہ ۱۱۷ سلسلہ نمبر ۴ پر سرمایہ مستقل کا حساب دیکھنے سے یہ معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ پرامسری نوٹ ۶½ فیصدی قیمت خرید آٹھ سو روپیہ پیشمول منافع لغایۃ آخر دسمبر ۱۹۳۵ء نو سو پینتیس روپیہ درج ہونا دکھائے گئے ہیں اور اس صفحہ کے سلسلہ نمبر ۶ پر ۹/۹/ ۲۲۳۴۶ کی رقم نقد بنک میں جمع ہونا دکھائی گئی تھی لیکن اس سال گورنمنٹ پرامسری نوٹ ۶½ فی صدی جن کی مدت ختم ہو چکی تھی فروخت کر کے یہ رقم بنک میں جمع کر دی گئی اور کل نقد روپیہ (۹/۹/ ۲۲۳۴۶ + ۹۳۰) = ۹/۹/ ۲۳۲۷۶ ہو گیا۔

کیش سرٹیفکٹ کی قیمت خرید ۰/۰/ ۸۵۲۵ ہے لیکن اس سال لغایۃ آخر دسمبر ۱۹۳۶ء مع منافع ان کی قیمت ۰/۸/ ۸۹۱۲ ہو گئی اس کے یہ معنی ہوئے کہ ۰/۸/ ۳۸۷ منافع ہوا ۳½ فیصدی پرامسری نوٹ پر ۰/۰/ ۱۳۰ منافع اور کیش سرٹیفکٹ پر ۰/۸/ ۳۸۷ منافع ہوا گویا کل منافع ۰/۸/ ۵۱۷ ہوتا ہے یہ منافع انجمن کو ملتا نہیں رہا ہے بلکہ کاغذی حساب لگا کر وظائف پر تقسیم ہوتا رہا ہے اب یہ منافع سرمایہ مستقل کے نقد روپے میں سے منہا کر لیا گیا ہے اور نقد روپیہ ۹/۱/ ۲۲۸۹ رہ گیا ہے اور اس طرح آئندہ کیلئے کاغذی حساب کا دروازہ بند کر کے حقیقی حساب کی بنیاد ڈال دی گئی ہے۔

میں آئندہ آنے والے تمام سکرٹری صاحبان سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بھی آئندہ ایسا ہی کرتے رہیں کہ جس قدر منافع تمسکات پر ہوتا رہے اسیقدر سرمایہ مستقل کے نقد روپیہ میں سے منہا کر لیا کریں اسی ضمن میں اُن کو یہ بھی کرنا ہوگا کہ کچھ نہ کچھ روپیہ سیونگ بنک اکاؤنٹ میں سرمایہ مستقل کا جمع رہے تاکہ اسی میں سے تمسکات کا منافع منہا ہوتا رہے۔ اسی سلسلہ میں ایک خاص بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سرمایہ مستقل کا جو حساب ہیئت کار انجمن بنا کر پیش کرے اور نقد روپے میں جس قدر کمی ہو اُس کو سکرٹری دیکھیے کہ اسیقدر واقعی منافع تمسکات کا ہوا ہے یا نہیں۔ اگر اتنی سی احتیاط سال کے آخر پر چند منٹ صرف کر کے ہو جائے گی تو کاغذی حساب کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ اور غلطی کا امکان جاتا رہے گا۔

خاکسار

سید احمد میرزا موسوی آنریری سکرٹری انجمن ہذا

۲۱۴ - میر درد روڈ - نیو دھلی

مسٹر

(دستخط) للت بہاری لال آڈیٹر

دفتر اے - جی - سی - آر -

نیو دھلی

مسٹر

خواجہ محبوب احمد انصاری آڈیٹر

دفتر اے - جی - سی - آر -

نیو دہلی

انجمن کا کل سرمایہ مع سرمایہ مستقل بابت سال ۱۹۳۶ء

نمبر	تفصیل	صفحہ رجسٹر سرمایہ مستقل و حوالہ پاس بک	رقوم: اصل زر — پائی	اصل زر — آنہ	اصل زر — روپیہ	سود جو ابھی تک وصول نہیں ہوا — پائی	آنہ	روپیہ	میزان — پائی	آنہ	روپیہ	کیفیت — پائی	آنہ	روپیہ	تفصیل
۱	گورنمنٹ پرامیسری نوٹ ۳½ فیصدی نزد ڈاکخانہ نئی دہلی۔	ص۱	۰	۷	۴۴۲۱	۰	۰	۰	۰	۷	۴۴۲۱	۰	۰	۵۰۰۰۰	سرمایہ مستقل
۲	گورنمنٹ پرامیسری نوٹ ۳½ فی صدی نزد امپیریل بنک دہلی	ص۳	۰	۶	۳۹۴	۰	۰	۰	۰	۰	۳۹۴	۵	۳	۸۶۵۴	رقوم وظائف
۳	پوسٹل کیش سرٹیفکیٹ نزد سکریٹری صاحب	ص۳	۰	۰	۸۷۲۵	۰	۸	۱۸۷	۰	۸	۸۹۱۲	۰	۰	۲۳۰	پراویڈنٹ فنڈ
۴	گورنمنٹ لون ۴ فی صدی نزد ڈاک خانہ نئی دہلی۔	ص۶	۳	۹	۱۳۵۱۲	۰	۰	۰	۳	۹	۱۳۵۱۲				
۵	سیونگ بنک ڈاکخانہ نئی دہلی	کتاب نمبر ۱۵۲۴۱۹	۱	۱۲	۸۴۶۷	۰	۰	۰	۱	۱۲	۸۴۶۷				
۶	امپیریل بنک دہلی	کتاب نمبر ۳۰۹	۰	۰	۹۷۹۶	۰	۰	۰	۰	۰	۹۷۹۶				
۷	ڈاک خانہ سیونگ بنک نئی دہلی	کتاب نمبر ۱۵۲۶۶۳	۴	۵	۱۰۰۰۰	۰	۰	۰	۴	۵	۱۰۰۰۰				
۸	ڈاک خانہ سیونگ بنک نئی دہلی	کتاب نمبر ۱۵۲۴۱۸	۰	۱۵	۴۳	۰	۰	۰	۰	۱۵	۴۳				
۹	ڈاک خانہ سیونگ بنک لکھنؤ	کتاب نمبر ۱۵۵۸۹۳	۳	۱۱	۲۳۷۰	۰	۰	۰	۳	۱۱	۲۳۷۰				
۱۰	تحویل موجودہ مورخہ آخر دسمبر ۳۶ء	۰	۶	۹	۹۶۴	۰	۰	۰	۶	۹	۹۶۴				
	میزان		۵	۱۱	۵۸۶۹۶	۰	۸	۱۸۷	۵	۳	۵۸۸۸۴	۵	۳	۵۸۸۸۴	

نیازمند
(دستخط) للت بہاری لال اڈیٹر
دفتر ای-جی-سی-آر-نیو دہلی-

نیازمند
خواجہ محبوب احمد انصاری اڈیٹر
دفتر ای-جی-سی-آر-نیو دہلی

خاکسار
سید احمد میرزا موسوی آنریری سکریٹری انجمن
۴۱۶ میر درد روڈ- نیو دہلی-

نقشہ آمدنی بنا بر برآمدگی زر وفنڈ و تقسیم وظائف برائے سنہ ۳۶ء و منہائی خرچ بابت سنہ ۳۶ء

نمبر شمار	تفصیل مدات آمدنی	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ	تفصیل مدات خرچ	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ	کیفیت
۱	چندہ	۰	۱	۶۷۲۷	وی پی	۰	۰	۶۵	خالص آمدنی سنہ ۳۶ء = ۶ — ۱۱ — ۱۱۱۸۶
۲	وی پی	۰	۱۴	۳۴	خطوط	۶	۱۰	۳۹۳	مصارف سنہ ۳۶ء = ۳ — ۷ — ۲۰۹۱ (-)
۳	اعانت	۰	۴	۱۸۷	متفرق	۰	۱۰	۵۱۳	بعد منہائی مصارف = ۳ - ۴ - ۹۰۹۵/۴
۴	سود	۰	۷	۱۴۷۲	طباعت	۹	۱	۳۱۸	سرمایہ مستقل سنہ ۳۶ء = ۳/۴ - ۱۳ - ۲۲۷۳ ※
۵	واپسی قرض حسنہ	۰	۱۱	۲۵۸۸	تنخواہ	۰	۴	۷۰۲	سرمایہ مستقل لغایۃ سنہ ۳۵ء = ۵ - ۱ - ۴۳۰۹۲
۶	متفرق	۰	۶	۱۷۶	سفر خرچ	۰	۱۳	۹۸	
		۶	۱۱	۱۱۱۸۶		۳	۷	۲۰۹۱	سرمایہ مستقل لغایۃ سنہ ۳۶ء = ۳/۴ - ۱۴ - ۴۵۳۶۵

※ آمدنی سال سنہ ۳۶ء میں سے تمام مصارف نکالنے کے بعد کل رقم ۹۰۹۵/۴/۳ روپیہ بچی ہے اس رقم میں سے سرمایہ محفوظ نہیں نکالا جائیگا کیونکہ بروئے حساب سرمایہ مستقل لغایۃ دسمبر سنہ ۳۶ء ۴۵۳۶۵/۱۴/۰ روپیہ ہوتا ہے مگر اس وقت جو سرمایہ مستقل متصور ہوکر بصورت کفالت نامجات ممیت واپس کیش سرٹیفکٹ انجمن کے پاس موجود ہے وہ پچاس ہزار ہے اور اس وقت تک جب تک کہ جو فرق مذکورہ بالا واقعی رقم سرمایہ مستقل یعنی پچاس ہزار میں ہے دور نہ ہوجاوے فرید داخلہ سرمایہ مستقل میں نہ کیا جائے گا صرف کاغذی حساب سرمایہ مستقل کا لگایا جائیگا جس سے پتہ چلتا رہے کہ کب مذکورہ بالا فرق دور ہوتا ہے [بحوالہ تجویز نمبر ۳ کارروائی جلسہ سالانہ منعقدہ دسمبر سنہ ۳۲ء]

نیازمند
للت بہاری لال اڈیٹر
دفتر لے - جی - سی - آر - نیو دہلی

نیازمند
خواجہ محبوب احمد انصاری اڈیٹر
دفتر لے جی، سی، آر، نیو دہلی

خاکسار
سید احمد میرزا آنریری سکریٹری انجمن ھذا
۴۱۶ - میر درد روڈ - نیو دہلی -

پچیس سالہ گوشوارہ قرض حسنہ

نمبر شمار	قسم وظیفہ داران	تعداد وظیفہ داران	رقم مطالبہ	تفصیل وصول: سابق	تفصیل وصول: سنہ ۳۶ء	تفصیل وصول: جملہ	باقی	کیفیت
۱	جو مطالبہ ادا کرچکے ہیں	۱۱۷	۱۲ - ۲۲۷۹۲	۳ - ۲۱۹۱۹	۱۳ - ۹۰۵	۰ - ۰ - ۲۲۸۲۵	×	دس وظیفہ داروں نے اس سال بیباق کیا ۸/۱۴/۳۲ زائد وصول ہوا
۲	جنکے ذمہ مطالبہ نہیں رکھا گیا							
	۱- ادا کرنا اختیاری ہے	۲	۴ - ۱۶۴۲	—	—	—	۱۶۴۲-۴	
	۲- معاف کیا گیا	۳	۱ - ۱۵۱	—	—	—	۱۵۱-۱	
	۳- انتقال کیا	۴۷	۵ - ۱۱۶۷۵	—	—	—	۱۱۶۷۵-۵	تین وظیفہ داروں نے اس سال انتقال کیا
	میزان	۵۲	۱۰ - ۱۳۴۶۸	۱۱ - ۱۶۵۳	—	۱۱ - ۱۶۵۳	۱۱۸۱۴-۱۵	
۳	جو ادا کررہے ہیں	۱۵۴	۱ - ۴۳۲۴۸	۹ - ۶۷۸۹	۴ — ۱۷۱۰	۱۳ - ۸۴۹۹	۳۴۷۵۰-۴	تیس (۳۰) صاحبوں نے اس سال سے ادائیگی شروع کردی
۴	جو ادا نہیں کرتے	۱۶۸	۰ — ۳۰۹۲۳	—	—	—	۳۰۹۲۳-۰	
۵	جو وظیفہ لے رہے ہیں	۷۳	۱۳ - ۱۶۰۶۵	—	—	—	۱۶۰۶۵-۱۳	انتیس (۲۹) صاحبوں کی تعلیم اس سال ختم ہوئی
		۵۶۴	۴ — ۱۲۶۴۹۸	۷ - ۳۰۳۶۲	۱ — ۲۶۱۶	۷ — ۳۲۹۸۸	۹۳۵۵۴-۰	

فہرست وظیفہ داران قدیم

[illegible]	[illegible]	نام وظیفہ داران معہ درسگاہ	[illegible]	[illegible]
۱	۳۵۹	سید حسنین صادق صاحب انجنیرنگ گورنمنٹ ٹکنکل اسکول لکھنؤ	سے	ایکسال
۲	۳۶۰	سید سبطین صادق صاحب گورنمنٹ ہائی سکول امروہہ	صہ	//
۳	۴۱۹	سید الطاف حسین صاحب شیعہ کالج لکھنؤ	للعہ	چھ ماہ
۴	۴۳۰	سید محمد یحییٰ صاحب پٹنہ لا کالج	سے	//
۵	۴۴۳	سید اعجاز حیدر صاحب وثیقہ اسکول فیض آباد	لگ	ایکسال
۶	۴۴۸	قاضی شیخ محمد وصی صاحب گورنمنٹ جوبلی انٹر کالج لکھنؤ	للعہ	//
۷	۴۵۱	سید مظفر علی صاحب ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ	دعہ	چھ ماہ
۸	۴۶۳	سید حیدر علی شاہ صاحب کنگ اڈورڈ میڈیکل کالج لاہور	دعہ	ایکسال
۹	۴۶۴	سید علمدار حسین شاہ صاحب کنگ اڈورڈ میڈیکل کالج لاہور	دعے	ایکسال
۱۰	۴۷۳	سید شبیر حسین صاحب نقوی مسلم یونیورسٹی علی گڈھ	لعہ	//
۱۱	۴۸۵	سید مصباح الحسن صاحب میرٹھ کالج میرٹھ	لے	//
۱۲	۴۸۹	سید شبیر حسین صاحب ہتکارنی سٹی کالج جبل پور	صہ	//
۱۳	۴۹۰	سید غازی الدین حیدر صاحب راجہ بی این جی گھوش ہائی اسکول جونپور	صہ	//
۱۴	۴۹۳	سید اختر عباس صاحب فیض عام ہائی اسکول میرٹھ	صہ	چھ ماہ
۱۵	۴۹۴	محبوب علی صاحب سلطان المدارس لکھنؤ	للعہ	ایکسال
۱۶	۴۹۶	سید خادم حسین شاہ صاحب اسلامیہ کالج لاہور	لے	//
۱۷	۵۰۲	سید واصل علی صاحب ہندو ہائی اسکول رائے بریلی	صہ	چھ ماہ
۱۸	۵۰۴	شاہ محمد طیب صاحب میڈیکل کالج پٹنہ	دعہ	ایکسال
۱۹	۵۰۳	سید عمار علی صاحب اینگلو عربک کالج اجمیری گیٹ دہلی	معہ	//
۲۰	۵۰۶	ہمایوں قدر صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول علیگڈھ	للعہ	چھ ماہ
۲۱	۵۰۷	سید ناظر حسین صاحب ایمرسن گورنمنٹ کالج ملتان	سے	ایکسال
۲۲	۵۰۹	سید غلام حیدر صاحب کنگ جارج میڈیکل کالج لکھنؤ	عسہ	//
۲۳	۵۱۰	مطیع الحسنین صاحب اٹیڈ یونانی اسکول لکھنؤ	صہ	//
۲۴	۵۱۱	سید محمد مصطفےٰ صاحب میڈیکل کالج پٹنہ	دعہ	//
۲۵	۵۲۱	سید مقصود حیدر صاحب سینٹ اسٹیفنس کالج دہلی	لعہ	چارماہ
۲۶	۵۲۴	سید محبوب حسین صاحب مہندر کالج پٹیالہ	لعہ	چارماہ
۲۷	۵۲۵	سید رضی اکبر صاحب الہ آباد یونیورسٹی	سے	چھ ماہ
۲۸	۵۲۶	سید ظفریاب حیدر صاحب لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ	معہ	//
۲۹	۵۲۹	سید کوثر حسین صاحب ہندو کالج دہلی	لعہ	چارماہ
۳۰	۵۳۰	سید مصطفےٰ حسین صاحب اسلامیہ کالج لاہور	لعہ	//
۳۱	۵۳۱	سید قاسم سجاد صاحب ڈی اے وی کالج کانپور	سے	ایکسال
۳۲	۵۳۲	سید شبیر حسین صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول جونپور	للعہ	چھ ماہ
۳۳	۵۳۳	سید کرار حیدر صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	صہ	ایکسال
۳۴	۵۳۴	عصمت آرا بی بی صاحبہ نورمل گرل اسکول لکھنؤ	سے	//
۳۵	۵۳۵	افسر بیگم صاحبہ اینگلو ورنکیولر نسوان سکول لکھنؤ	صہ	//
۳۶	۵۴۹	قیصر جہان بیگم صاحبہ میونسپل اے وی گرل اسکول لکھنؤ	للعہ	//
۳۷	۵۵۰	سید فراز حسین صاحب اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ	//	//
۳۸	۵۵۱	سید محمد مسلم صاحب مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ	//	//
۳۹	۵۶۰	سید غلام مصطفےٰ صاحب مڈیکل اسکول امرتسر	عسہ	//
۴۰	۵۶۳	سید شبیر حسین صاحب سینٹ جانس کالج آگرہ	سے	چھ ماہ
۴۱	۵۶۴	سید محفوظ حسین صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	[illegible]	//
۴۲	۵۶۸	سید رضی الدین حیدر صاحب الہ آباد یونیورسٹی الہ آباد	عسہ	//
۴۳	۵۷۰	سید نثار حیدر صاحب حیدری بریلی کالج بریلی	معہ	ایکسال
۴۴	۵۷۲	انور علی صاحب ایس ای کالج بھاولپور	سے	چارماہ
۴۵	۵۷۴	سید ابن حسین صاحب لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ	معہ	ایکسال
۴۶	۵۷۵	سید خورشید حسنین صاحب لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ	عسہ	چھ ماہ
۴۷	۵۷۶	سید وکیل احمد صاحب بی این کالج پٹنہ	لے	ایکسال
۴۸	۵۷۸	سید زوار حسین صاحب مسلم یونیورسٹی علی گڈھ	معہ	//
۴۹	۵۸۳	سید ذوالفقار علی صاحب اسلامیہ ہائی اسکول مظفرنگر	صہ	چھ ماہ
۵۰	۵۸۹	میرزا احسن عباس صاحب اسٹیٹ ہائی اسکول رامپور	صہ	//

نمبر شمار	نمبر	نام وظیفہ دار مع پتہ و درسگاہ	مقدار وظیفہ ماہوار	مدت	نمبر سرٹیفکیٹ
۵۱	۵۹۰	میرزا عابد عباس صاحب اسسٹنٹ ہائی اسکول رام پور	للعه	اکمیال	
۵۲	۵۹۱	سید زین العابدین صاحب مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ	للعه	۶	
۵۳	۵۹۲	سید محمد رضا صاحب شیعہ کالج لکھنؤ	〃	چھ ماہ	
۵۴	۵۹۳	سید صابر رضا صاحب اسلامیہ ہائی اسکول مظفر نگر	سے	اکمیال	
۵۵	۵۹۴	واحد علی صاحب مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ	للعه	〃	
۵۶	۵۹۷	سید محمد حسین صاحب لکھنؤ یونیورسٹی	للعه	〃	
۵۷	۶۰۰	سید اشتیاق حسین صاحب کنڈریہ جوبلی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ منگابی	عـه	۶	
۵۸	۶۰۱	سید محمد حسین صاحب عثمانیہ میڈیکل کالج حیدر آباد دکن	۵عـه	〃	
۵۹	۶۰۲	سید عنایت علی صاحب سلطان المدارس لکھنؤ	لهر	〃	
۶۰	۶۰۳	سید کاظمین احمد صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	لعه	〃	
۶۱	۶۰۴	سید مہدی حسین صاحب آرٹس [illegible] کالج جبل پور	ے	۶	
۶۲	۶۰۵	سید انتظار احمد صاحب ٹومسن سول انجنیرنگ کالج رڑکی	۱۲عـه	〃	
۶۳	۶۰۶	شیخ امام حیدر صاحب بارداڑی انگلش ہائی اسکول مظفر پور	سے	〃	
۶۴	۶۰۷	سید ذو الفقار حیدر صاحب مہاراجہ ہائی اسکول جے پور	سے	〃	
۶۵	۶۰۸	سید ظہیر حیدر صاحب سائنس مہاراج کالج جے پور	ے	〃	
۶۶	۶۰۹	سید اختر حسین صاحب عثمانیہ میڈیکل کالج حیدر آباد دکن	۵عـه	〃	
۶۷	۶۱۰	سید سکندر رضا صاحب میڈیکل کالج پٹنہ	۵عـه	〃	
۶۸	۶۱۱	سید کاظم رضا صاحب عرلیعنی کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور	۵عـه	〃	
۶۹	۶۱۳	سید مظہر علی صاحب میڈیکل اسکول آگرہ	لعه	〃	
۷۰	۶۱۴	نعمت اللہ صاحب میڈیکل اسکول امرتسر	عـه	〃	
۷۱	۶۱۵	سید علی حیدر صاحب میڈیکل کالج لکھنؤ	۵عـه	〃	
۷۲	۶۱۶	محمد علی رضا صاحب اینگلو اسلامیہ ہائی اسکول مظفر نگر	للعه	〃	

فہرست وظیفہ داران جدید صنعت و حرفت

نمبر شمار	نمبر بیانات	نام وظیفہ دار مع پتہ و درسگاہ	مقدار وظیفہ ماہوار	مدت	نمبر سرٹیفکیٹ
۷۳	۶۱۹	سید محمد وصی صاحب نئی بستی وزیر گنج لکھنؤ ٹریننگ کالج الہ آباد	۵عـه	چار ماہ	۵۱۰
۷۴	۶۲۰	میرزا اعجاز حسین صاحب چوگرہ پٹنہ گورنمنٹ طبیہ اسکول پٹنہ	صه	اکمیال	۸۴۶
۷۵	۶۲۱	سید مختار حسین صاحب عبد اللہ پور اکبر پور فیض آباد ٹریننگ کالج	عـه	〃	۳۴۲۵
۷۶	۶۲۲	سید سعادت علی صاحب دہلی کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور (الہ آباد)	۵عـه	〃	۳۲۳۱
۷۷	۶۲۳	سید شاہد حسین صاحب پٹنہ انجنیرنگ کالج پٹنہ	۵عـه	〃	۱۲۴۴
۷۸	۶۲۴	سید علی امام صاحب کجھوا ضلع سارن طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ	صه	〃	۱۷۹۴ ۸۴۶
۷۹	۶۲۵	مرتضائی بیگم صاحبہ پانی پت کرنال جے دی ٹریننگ اسکول کرنال	معه	〃	۳۲۵۲ ۳۱۸۷ ۳۸۰۵
۸۰	۶۲۶	سید ظہیر حسین لشکری پور (راہیود) پرنس آف ویلز میڈیکل کالج پٹنہ	۵عـه	〃	۱۷۰۸ ۳۷۴۸
۸۱	۶۲۷	سید شاہ محمد شاہ صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں نورمل سکول لاہور	سے	〃	۳۷۳۸
۸۲	۶۲۸	سید سبط محمد صاحب محلہ شفاعت امروہہ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ گجرات	صه	〃	۳۴۹۶
۸۳	۶۲۹	سلطان خاں صاحب پنجہ شریف دہلی مغلپورہ لاہور ریلوے درسگاہ	صه	〃	۲۹۷۳
۸۴	۶۳۰	سید فخر الحسن صاحب کندرکی (مراد آباد) ٹیکنیکل اسکول لکھنؤ	سے	پانچ ماہ	۱۲۶۸
۸۵	۶۳۱	سید محمد کاظمین صاحب ڈبائی (بلند شہر) مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	صه	اکمیال	۳۰۱۵
۸۶	۶۳۲	سید صفدر حسین صاحب حیدر آباد دکن اسکول آف آرٹ بمبئی	عـه	〃	۳۷۹۶
۸۷	۶۳۳	سید اظہر حسین صاحب ضلع فتحپور ٹکسٹائل اسکول کانپور	صه	〃	۲۹۷۴
۸۸	۶۳۴	سید بدر الحسن کانپور ٹکسٹائل اسکول کانپور	عـه	〃	۳۰۲۳
۸۹	۶۳۵	سید ابو الحسن صاحب پٹیالہ میڈیکل اسکول امرتسر	عـه	〃	

فہرست وظیفہ داران جدید کالج

نمبر شمار	نمبر بیانات	نام وظیفہ دار مع پتہ و درسگاہ	مقدار وظیفہ ماہوار	مدت	نمبر سرٹیفکیٹ
۹۰	۶۳۶	کنیز عباس صاحبہ ریاست محمود آباد مسلم گرلس انٹرمیڈیٹ کالج علی گڈھ	عـه	اکمیال	۲۶۱۰
۹۱	۶۳۷	وزارت حسین صاحب الہ آباد مسلم یونیورسٹی علی گڈھ	ے	〃	۳۲۹ ۶۷۸ ۳۲۳۱
۹۲	۶۳۸	سید عرفان حسین صاحب کرنال مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	ے	〃	۱۸۳۱
۹۳	۶۳۹	سید محمد صادق صاحب رائے بریلی شیعہ کالج لکھنؤ	سے	〃	۱۷۱۲
۹۴	۶۴۰	سید حسن امام صاحب ضلع سارن پٹنہ یونیورسٹی	۵عـه	〃	۳۲۲۶ ۳۴۴۳ ۳۲۷۲
۹۵	۶۴۱	سید علی حیدر صاحب ضلع سارن پٹنہ کالج	ے	〃	۱۳۹۲
۹۶	۶۴۲	سید منظور حسن صاحب لکھنؤ یونیورسٹی	۵عـه	〃	۳۳۷۰
۹۷	۶۴۳	عاشق حسین صاحب کیمبل پور انٹرمیڈیٹ کالج	صه	〃	۲۳۶۷
۹۸	۶۴۴	سید علی عباس صاحب ریاست جے پور مسلم یونیورسٹی علی گڈھ	عـه	〃	۲۹۱۳ ۱۸۸۱
۹۹	۶۴۵	میرزا شاہد حسین صاحب جوہری لکھنؤ یونیورسٹی	۱ے	〃	۲ ۱۷۱۳ ۳۰۷۷

فہرست وظیفہ داران جدید علوم مشرقیات

نمبر شمار	نمبر بیانات	نام وظیفہ دار مع پتہ و درسگاہ	مقدار وظیفہ ماہوار	مدت	نمبر سرٹیفکیٹ
۱۰۰	۶۴۶	سرفراز حسین صاحب ضلع میانوالی ناظمیہ عربی کالج لکھنؤ	للعه	ایکسال	۱۷۱۲ ۳۰۷۷
۱۰۱	۶۴۷	حامد حسین صاحب بنارس مدرسہ ناصریہ جونپور	للعه	〃	۲۱۴

فہرست وظیفہ داران [illegible]

نمبر شمار	نمبر بیانات	نام وظیفہ دار مع پتہ و درسگاہ	مقدار وظیفہ ماہوار	مدت	نمبر سرٹیفکیٹ
۱۰۲	۶۴۸	سید محمد عابد صاحب ضلع بارہ بنکی نجف اشرف	عـه	ایکسال	۱۹۳ ۳۱۹۲
۱۰۳	۶۴۹	جعفر حسین صاحب گوجرانوالہ پنجاب نجف اشرف	عـه	〃	۲۸۵

احقر خادم قوم

سید احمد میرزا موسوی آنریری جنرل سکریٹری

انجمن وظیفہ سادات و مومنین ۲۱۶ میو روڈ - نیو دہلی

عرضِ حال

برادران محترم - سلام علیکم - انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی کارگذاری کی سالانہ رپورٹ من ابتدائے یکم جنوری ۱۹۳۶ء لغایۃ آخر دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل پیش کرتا ہوں قبل اسکے کہ ۱۹۳۶ء کے حالات و واقعات تحریر کروں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات کی واقفیت کیلئے انجمن کی ابتداء کے متعلق کہ کس طرح عالم وجود میں آئی اور اس کے بانیان نے کس جذبہ کے ماتحت اس کے قیام کی ضرورت سمجھی مجمل طور سے چند سطروں میں عرض کروں۔

ابتداءً شیعوں کی بالعموم اور سادات کی بالخصوص تعلیمی پستی کو دیکھکر اور اُن کو علوم کی طرف مائل کرانے اور اُن کے لئے مخصوص ایک فنڈ قائم کرنے کے خیال سے ۱۹۱۲ء میں دو دوستوں یعنی مخدوم ملت جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم - اے - اور محسن ملت جناب بھائی صاحب سید محسن میرزا صاحب ایم - اے - مرحوم نے آپس میں یہ معاہدہ کیا کہ اپنی مستقل آمدنی کا ایک فیصدی اس مد میں ضرور صرف کیا کرینگے اور اپنے احباب کو اس کار خیر کی طرف مائل کرتے رہیں گے۔ اس معاہدہ کا نتیجہ آپ کا محبوب اور ہر دلعزیز ادارہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین ہے۔ معلوم نہیں وہ کونسی نیک ساعت تھی اور کیسا مبارک وقت تھا جب ان ہر دو بزرگان قوم نے اس قسم کے معاہدہ کا ارادہ کیا اور اُن کے اس ارادہ میں کس قدر خلوص اور نیک نیتی تھی کہ اس قلیل مدت میں قوم کی وہ خدمت کی کہ ہر فرد قوم کو اپنا گرویدہ بنالیا - بانیان انجمن کے خلوص نیت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے صرف پچیس سال کی مدت میں تقریبًا ۶۵۰ افراد ملت جن کی تعلیم کا کچھ بندوبست نہ تھا انجمن کی بدولت اپنی تعلیم ختم کر کے برسر روزگار ہوگئے ہیں اور قوم کے ۶۵۰ خاندانوں کو اسطرح تباہی و بربادی سے بچاکر عزت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور تقریبًا سو طلبا اب انجمن کے سایۂ عاطفت میں تعلیم پا رہے ہیں ؎

اجرش دہد خدائے کہ گردست یاوری ⁂ باآں کساں کہ مونس و یاور نداشتند

الحمد للہ کہ اس نے اپنی زندگی کا پچیسواں سال بخیر و خوبی ختم کیا اور اس سعید تقریب کی خوشی میں جناب اعجاز جارچوی نے اس سال کی رپورٹ کو سلور جوبلی نمبر کی شکل میں جس میں بہت سے ممبران کے فوٹو اور سوانح حیات ہیں شائع کر کے قوم پر بالعموم اور ممبران انجمن پر بالخصوص بڑا احسان فرمایا ہے امید ہے کہ آپ حضرات اس گلدستہ قومی کو ملاحظہ فرماکر اعجاز جارچوی صاحب کو اُن کی محنت اور کوشش کی داد دینگے اور جس مقصد اور جس مطلب کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس قدر دردسری کی گئی ہے اُس کو پس پشت نہ ڈال دیں گے یعنی انجمن کے حلقہ اثر کو وسیع فرمانے اور اُسکی آواز کو ہر شیعہ تک پہنچانے میں کارکنان انجمن کے ہم نوا ہوکر جدید ممبر فراہم کرنے میں سکریٹری کا ہاتھ بٹائیں گے اور اس طرح اپنے اس محبوب و ہر دلعزیز ادارہ کی ہر دلعزیزی کو بڑھاکر اس کے چندہ کی آمدنی میں اضافہ فرمائیں گے جس سے آپکی قوم کے ہونہار فرزند مستفید ہوکر قوم کو تباہ و برباد ہونے سے بچانیکی سعی کریں گے

حضرات اس سال بھی مجھے یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ ممبران نے از خود چندہ عطا فرمانے کی بہت کم کوشش کی ہے حالانکہ ۱۹۳۵ء کی رپورٹ میں میں نے گذارش کی تھی کہ اگر ممبران اپنا چندہ حسب وعدہ خود ادا فرماتے رہیں تو ڈاک کے اخراجات میں بہت کمی ہوسکتی ہے اور دفتر اور سکریٹری کا بہت سا وقت بچ سکتا ہے جو دوسرے مفید کاموں پر خرچ کیا جاسکتا ہے اس لئے نہایت ادب سے پھر درخواست کرونگا کہ چندہ کی ادائیگی کے لئے دفتر سے تقاضے کا انتظار نہ فرمائیے جس طریقہ سے ادائیگی کا وعدہ فارم ممبری میں کیا ہے اس کے مطابق تھوڑی سی توجہ فرماکر ادائیگی فرماتے رہئے اور دفتر کا وقت اور انجمن کا پیسہ اس مد میں خرچ نہ ہونے دیجئے اگر ابھی سے آپ حضرات نے توجہ سے کام لیا تو انشاء اللہ سال کے آخر میں بہت کم تقاضے کرنے پڑیں گے۔

انجمن کے چندہ کی آمدنی بڑھانے میں بیحد جدوجہد کرنی پڑی ممکن ہے کہ بعض ممبران خاکسار کی جائز و ناجائز اضافۂ ممبران کی درخواست سے خفا بھی ہوگئے ہوں لیکن میں نے اپنا اصول بنالیا ہے کہ جو خط دفتر سے کسی ممبر کی خدمت میں ارسال کیا جائے خواہ وہ ادائیگی چندہ کے سلسلے میں تقاضا ہی ہو اُس میں دو چار سطریں اپنے قلم سے تحریر کر کے یہ درخواست کرتا ہوں کہ دو چار جدید ممبر ضرور مرحمت فرمائیے اور اس طرح میرا ہاتھ اس کار خیر میں بٹائیے الحمد للہ کہ اسکا اثر خاطر خواہ ہوا اور بہت کچھ سلور جوبلی نمبر کے اپیل اور جناب اعجاز جارچوی صاحب کے دورہ کا نتیجہ ہے کہ امسال تقریبًا تین سو چھپر بھائی اس نیک برادری میں شامل ہوئے جن کی وجہ سے چندہ کی آمدنی میں خاصہ معقول اضافہ ہوا - آپ یہ پڑھکر خوش ہوں گے کہ سال زیر رپورٹ میں تقریبًا دو ہزار کا اضافہ انجمن کے چندہ کی آمدنی میں ہوا گو اس میں سے بارہ سو روپے بندگان عالی حضور پُر نور نواب صاحب بہادر والی رامپور کے چندہ کے ہیں جو سال زیر رپورٹ کا زرّین کارنامہ ہے جس کی تفصیل انشاء اللہ اپنی جگہ پر تحریر کی جائے گی - اس کے علاوہ آٹھ سو

روپئے کی رقم ایسی نہیں جس کی زیادتی کو کامیابی نہ تصور کیا جائے میں ان تمام ممبران کا بیحد ممنون ہوں جنہوں نے توسیع ممبران فرماکر میری امداد فرمائی۔

اضافہ آمدنی کی ایک تجویز ایک عرصہ سے میرے دماغ میں محفوظ تھی جس کو اس وقت تک آپ حضرات کے سامنے پیش کرنے کی جسارت نہ کرسکا لیکن میری سکریٹری شپ کا قواعد انجمن کے مطابق آخر سال ہے اس لئے اس سال اس تجویز کو آپ کی خدمت میں پیش کرکے ملتمس توجہ ہوں مجھے یقین کامل ہے کہ اگر ہمارے جوشیلے ممبران نے تھوڑی سی بھی توجہ فرمائی تو انجمن کی مالی حالت کہیں سے کہیں پہنچ جائے گی جس سے ان وظیفوں کی منظوری میں جن کو قلت سرمایہ کی وجہ سے ہر سال نامنظور کرنا پڑتا ہے بہت امداد ملے گی امید ہے کہ آپ حضرات میری اس اسکیم کو توجہ سے پڑھکر اس کو اپنے اپنے حلقہ اثر میں عملی جامہ پہنانے کی کوشش فرمائینگے۔

انجمن وظیفۂ سادات و مومنین کی خدمت کا اعتراف ہر فرد قوم کو ہے اور اسکی امداد و اعانت کیلئے ہر متنفس بے قرار و بے چین بھی نظر آتا ہے لیکن اکثر حضرات مالی مشکلات کی وجہ سے اپنی اس خواہش کو پورا نہیں کرسکتے اور اس طرح ثواب سے محروم رہتے ہیں محض اس طبقہ کی اس آرزو کو پورا کرنے کیلئے اور اس محبوب ادارہ کے حلقہ اثر کو وسعت دینے کیلئے اس تجویز کو پیش کرنا چاہتا ہوں شاید ہی کوئی شہر قصبہ یا گاؤں ایسا ہو جہاں شیعوں کے پندرہ بیس گھر نہ ہوں اور کوئی انجمن نہ ہو اگر انجمنوں کی مردم شماری صحیح طریقہ سے کی جاسکے تو بلا مبالغہ عرض کرونگا کہ ہندوستان میں ہزاروں شیعہ انجمنیں ہوں گی گو کہ آج کل کی نفسا نفسی خود غرضی اور ذاتیات کی بدولت وہ اعلیٰ مقاصد جن کیلئے یہ عالم وجود میں آتی ہیں پورے نہیں ہوتے تاہم کچھ نہ کچھ بُری بھلی خدمت قوم کی ان کے ذریعہ سے ہوتی ہی رہتی ہے اور ہر مقام پہ دو چار آنے ماہوار چندہ دینے والے ان انجمنوں کے ممبر ہوتے ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر ممبران ایسے ہوتے ہیں جو چندہ بھی بڑی مشکل سے ادا کرتے ہیں ان حالات میں ان سے انجمن وظیفہ سادات کیلئے گذارش کرنا بالکل نامناسب معلوم ہوتا ہے لیکن اگر ہر ایسی انجمن چندہ کی ماہوار آمدنی میں سے صرف ایک روپیہ ماہوار سے انجمن وظیفۂ سادات کی اعانت کرے تو غالباً کسی جگہ کی انجمن کے کسی ممبر کو بھی کسی قسم کا اعتراض نہ ہوگا اور اس طرح ہر انجمن کا ہر ممبر انجمن وظیفۂ سادات و مومنین کی ممبری کا ثواب حاصل کرسکتا ہے اگر انجمن وظیفہ سادات کو کل ہندوستان سے پانچ سو شیعہ انجمنیں بھی اس اپیل پر لبیک کہنے والی مل جائیں تو پانچسو روپیہ ماہوار کا مستقل اضافہ آمدنی میں ہو جاتا ہے جس کے معنی چھ ہزار روپیہ سال ہوتے ہیں اس کے علاوہ ممبران سے چندہ وصول کرنے میں مقامی انجمنوں کے سکریٹری صاحبان سے بہت کافی امداد مل سکتی ہے اور نادہندگان تحصیل بر سر روزگار سابق وظیفہ داران کے واپسی قرض حسنہ میں بھی مدد لی جاسکتی ہے غرضکہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی چندہ کی آمدنی بڑھنے کے علاوہ یہ دیگر فوائد بھی ایسے حاصل ہو سکتے ہیں کہ جن سے انجمن وظیفہ سادات کے کاروبار بہت کچھ تیزی و سرعت کے ساتھ بڑھ سکتا۔ اور اُس کی خدمات کو مقبول خاص و عام بنایا جاسکتا ہے اس لئے میں نہایت زور سے ہر ممبر کی خدمت میں اپیل کرونگا کہ وہ اپنے حلقۂ اثر میں مقامی انجمنوں کو اس قسم کی امداد و اعانت پر آمادہ کرے اور اگر اُن کی سعی بار آور نہ ہو یا کسی وجہ سے اس تحریک میں حصّہ لینا پسند نہ کریں تو مقامی انجمنوں کے نام اور سکریٹری صاحبان کے اسمائے گرامی سے سکریٹری انجمن کو مطلع فرمادیں تاکہ پھر دفتر سے براہ راست خط و کتابت کی جاسکے وقت کم ہے صرف چھ ماہ باقی ہیں اور میری خواہش یہ ہے کہ میری یہ تجویز میرے ہی زمانہ سکریٹری شپ میں عملی جامہ پہن لے اس لئے مکرر درخواست کرونگا کہ جلد سے جلد اس سلسلہ میں میری امداد فرمائیے اور اس خادم دیرینہ کے دلی شکریہ کے مستحق ہوجئے دیکھنا یہ ہے کہ سابقون میں کن انجمنوں کا شمار ہوتا ہے۔

سفر وسیلۂ ظفر

اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ سکریٹری یا اور مخلص کارکن اگر پھیری کے لئے نکلیں تو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے سب سے بڑا فائدہ تو یہی ہے کہ وہ حضرات جن پر بقایا زیادہ ہوتا جاتا ہے شرما حضوری کے خیال سے کچھ نہ کچھ دے ہی دیتے ہیں اور بعض سابق وظیفہ داران سے بھی وصولی ہو جاتی ہے اس کے علاوہ جدید ممبروں کا اضافہ ہو جاتا ہے میرے لئے تو دورہ کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے اول تو میری صحت اس قابل نہیں کہ سفر کی مسلسل تکلیف برداشت کرسکوں اور گھاٹ گھاٹ کا پانی پی کر تندرست رہ سکوں دفتر سے رخصت ملنی امر محال ہے اور نہ Leave account میں علالت کی وجہ سے رخصت لینے سے اتنی گنجائش ہے کہ اس میں فیاضی سے کام لیا جاسکے۔ اور آگے پیچھے کے نفع نقصان کا خیال نہ کیا جائے اس لئے دو سال میں میں کہیں بھی نہ جاسکا البتہ اس سال اجلاس آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی وجہ سے انجمن کا سالانہ جلسہ بھی لکھنؤ میں ہوا تو کانفرنس میں بھی شریک ہوسکا۔ اور کانفرنس کے پنڈال میں تقریباً چالیس ممبران ہاتھ بھی لگے اس سلسلہ میں جناب آغا سجاد میرزا صاحب اکسیر کا بیحد ممنون ہوں جو ہر وقت جیب میں فارم لئے ہوئے پنڈال کانفرنس میں

موجود رہتے تھے اور ممبر بنانے کی فکر میں اس طرح لگے رہتے تھے جیسے شکاری شکار کی
گھات میں جو ان کی زد میں آ گیا اُس کو ممبر بنا کر ہی چھوڑا۔ اعجاز جارچوی صاحب نے
بھی کئی قلعے فتح کئے مخدوم ملت جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب نواب مجسم انجمن
ہی ہیں ہر وقت انجمن وظیفہ سادات ہی کا وظیفہ ہے اس لئے آپ کا انہماک تو شکریہ سے
بالاتر ہے آپ نے بھی چند حضرات کو داخل برادری کیا مولانا ابرار حسین صاحب پاری
نے جو انجمن کے بڑے ہمدرد ہیں کانفرنس کے پنڈال ہی میں رئیس ملت جناب نواب سید
محمد مہدی صاحب کے صاحبزادے سے جن کی عمر زیادہ سے زیادہ بارہ سال کی ہوگی
تعارف کرایا اور فرمایا کہ یہ آپ کی انجمن کے ممبر ہونا چاہتے ہیں میں نے فوراً جیب سے
فارم نکال کر پیش کیا صاحبزادے نے بڑے شوق سے اس کو پُر کیا میں نے ترقی
عمر و اقبال کے لئے دعا کی اور فارم اور چندہ کو جیب میں رکھا اس مقام پر اگر سید
مرتضٰے علی صاحب فرزند ارجمند فخر قوم و ملت جناب جسٹس سید فضل علی صاحب جج ہائیکورٹ
پٹنہ کے جوش مذہبی و ایمانی کا تذکرہ نہ کروں تو اخلاقی جرم ہوگا آپ کی عمر غالباً دس گیارہ
سال کی ہوگی آپ پانچویں جماعت کے امتحان میں اول نمبر پاس ہوئے جس کی وجہ سے
آپ کو پانچ روپیہ ماہوار وظیفہ ملا اور آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کو بھی غالباً وظیفہ ملا دونوں نے
پہلے مہینہ کے وظیفہ کی رقم انجمن کے دفتر میں بطور اعانت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائی میں نے
فوراً ہی شکریہ اور مبارکبادی کا عریضہ ارسال خدمت کرکے یہ درخواست کی کہ اگر آپ
اپنا وظیفہ انجمن کی طرف ہی منتقل فرما دیں اور اس طرح آپ انجمن کے ممبر بن جائیں تو میں
بیحد ممنون ہوں گا اس قومی ادارہ کو آپ جیسے ہونہار فرزند قوم کی اشد ضرورت ہے صاحبزادے
نے میری درخواست قبول فرما کر ایسی مثال قایم کی جو دوسرے روساء کے بچوں کے لئے
قابل تقلید ہے میں نے دلی شکریہ بذریعہ عریضہ پیش کیا اور عرض کیا کہ اپنا فوٹو اور سوانح
حیات بھی سلور جوبلی نمبر کے لئے اعجاز جارچوی صاحب کی خدمت میں امروہہ بھیج دیجئے چنانچہ
یہ عرضداشت بھی قبول ہوگئی (افسوس کہ حالات و فوٹو موصول نہیں ہوئے ورنہ ضرور
شائع کرتا۔ اعجاز جارچوی) اُن کے اس جذبہ اور ایثار کی بے حد قدر کرتا ہوں اور موصوف
کی ترقی عمر و اقبال کیلئے ہر وقت دست بدعا رہتا ہوں اگر ہماری قوم کے دیگر روساء کے
بچے ان کے نقش قدم پر چلیں اور اپنے جیب خرچ میں سے آٹھ آنے یا ایک روپیہ ماہوار
سے انجمن کی ممبری قبول فرما کر بچپن ہی سے ایثار کی عادت ڈالیں تو قوم کے دن پھر جائیں
کانفرنس اور انجمن کے جلسوں کی شرکت کی وجہ سے وقت نہیں مل سکا ورنہ کانفرنس
کے ڈیلیگیٹس کی خدمت میں حاضری کا موقع نکل آتا۔ تو لبیک کہنے والوں کی معقول تعداد
مل جاتی اگر زندگی ہے تو انشاءاللہ امسال کانپور میں اجلاس کانفرنس کے موقع پر
اس امر کا خیال رکھا جائے گا آپ حضرات سے بھی التماس ہے کہ اگر شرکت کانفرنس
کی غرض سے تشریف لائیں تو اپنی اس برادری کو فراموش نہ فرمائیں۔

میں نے مئی کے شروع میں جناب اعجاز جارچوی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری انجمن
ہذا سے درخواست کی کہ اگر آپ اپنی موسم گرما کی تعطیلات کا کچھ حصہ انجمن کی نذر کریں
تو دورہ کیجئے ممبر بنایئے اور سلور جوبلی نمبر کا پروپیگنڈہ کیجئے مجھ ناچیز کی اس درخواست
کو شرف قبولیت بخشکر جارچوی صاحب جون کی پہلی یا دوسری کو دہلی تشریف لے آئے
اور پھیری لگانے کیلئے آمادہ ہوگئے اُن کو ایک ہمراہی کی بھی ضرورت تھی سفر میں ایک سے
دو ہوں تو بڑی سہولت ہوتی ہے اسلئے چاروں طرف نظر دوڑانے کے بعد نظر انتخاب
سید محمد مہدی صاحب ممبر و سب سکریٹری پر پڑی گو سالانہ رپورٹ کا بہت سا کام باقی
تھا لیکن میں نے اعجاز حسین صاحب کی خاطر اور انجمن کے فائدے کے خیال سے
مہدی صاحب سے اعجاز حسین صاحب کے ہمراہ جانے کی درخواست کی مہدی صاحب
کو میری درخواست قبول کرنے میں رپورٹ کے کام کی وجہ سے پس و پیش تھا لیکن
آخر وہ سفر کیلئے راضی ہوگئے اور آپ نے ممبر انجمن کی حیثیت سے ایک ماہ کی رخصت لیکر
اعجاز حسین صاحب کے ساتھ پنجاب کا دورہ کیا ہر دو حضرات کا ممنون و مشکور ہوں کہ
ایسے موسم میں جب کہ گرمی عالم شباب پر تھی سفر کیا اور دہلی سے جھنگ تک کا دورہ کرکے
ساٹھ جدید ممبر بنائے اور کچھ بقایا بھی وصول کرکے لائے اُن کے سفر کی مفصل کیفیت
اعجاز حسین صاحب کی رپورٹ میں آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں گے جو ذیل میں درج کی
جاتی ہے میں اُن حضرات کا بیحد احسانمند ہوں جنہوں نے اُن کے ساتھ ہر مقام پر
کام کیا اور انجمن کا تعارف کرانے میں اُن کی امداد کی خصوصیت سے جناب سید
عاشق حسین صاحب جعفری سونی پت جناب مولوی مفتی سید محمد احمد صاحب قبلہ
سونی پت جناب خواجہ منور علی حیدر صاحب ایڈوکیٹ پانی پت جناب خواجہ
غلام السبطین صاحب ممبر ۱۴۵/۲۹۷۴ جناب مولوی سید ابرار حسین صاحب نبالہ ممبر ۳۶۴۹
جناب سید ظہور الحسنین صاحب ممبر ۲۹۷۵ جناب میرزا مصطفٰے علی صاحب ہمدانی
ممبر ۳۶۶۵ اور جناب اقبال حسین صاحب ممبر ۲۴۷۱ اور سید عباس حسین شاہ صاحب
گردیزی خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ دورہ کرنے سے ہر مقام پر لبیک کہنے والوں
کی تعداد مل جاتی ہے اور بہ ردیگر بہت حضرات ممبری قبول فرما لیتے ہیں لیکن آپ

حضرات مجھے معاف فرمائیں گے اگر میں نہایت صفائی سے یہ عرض کروں کہ اُن ممبر بننے والوں میں کثرت ایسی ہوتی ہے کہ ۸ ر ایک مرتبہ دینے کے بعد باوجود تیسرے مہینے کے تقاضے کے کروٹ تک نہیں لیتے۔ باقی داروں سے خطوط کے جواب نہ ملنے کی کوفت تو زیادہ قابل شکایت نہیں شکایت تو اس امر کی ہے کہ اُن سے خط و کتابت کرنے میں اس قدر وقت صرف ہو جاتا ہے کہ تحریک کے ذریعہ اضافہ ممبران میں کوشش کیلئے سیکریٹری کے پاس بہت کم وقت رہ جاتا ہے کاش ایسے حضرات اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور سکریٹری کے محدود وقت کا صحیح اندازہ لگائیں اس موقع پر نامناسب نہ ہوگا اگر میں نہایت زور سے عرض کروں کہ ابتدا ہی سے انجمن وظیفہ سادات ایسے حضرات کو ممبر بنانا پسند کرتی ہے جو اپنا دل مضبوط کر کے بطیب خاطر ممبری قبول فرمائیں اضافہ ممبری اس قدر دل خوش کن نہیں جس قدر چندہ کی باقاعدہ ادائگی بقول شخصے سہ

تم نہیں اور سہی دل کے طلبگار بہت

سو خریدار ہیں موجود جو مال اچھا ہے

مخدوم ملت جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب نے بھی کچھ وقت نکالکر انجمن کے لئے اس پیرانہ سالی میں سفر کیا ہے اور انجمن کے حلقۂ اثر کو وسیع فرمانے میں بہت زیادہ کوشش و سعی فرمائی ہے آپ کے سفر کے حالات پڑھکر آپ کو معلوم ہوگا کہ آپنے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر نہایت شدید سردی کے زمانہ میں سفر کیا ہے اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ جناب قبلہ کی جان بچالی ورنہ ان کی جگہ کا پُر کرنا آسان نہ ہوتا خدا کرے کہ آپ عمر نوح پائیں اور اس ہی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ جوش و انہماک سے قومی ادارہ جات کی خدمت کر کے آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ چھوڑ جائیں۔

میرا پنجاب کا دورہ

اور ممبران پنجاب کے بعض اعتراضات کا جواب

(از عالیجناب سید اعجاز حسین صاحب رضوی جارچوی بی، اے بی ٹی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری - انجمن ھذا - امروہہ)

میں نے رام پور - لکھنؤ - میرٹھ وغیرہ کے دورہ کے حالات مجملاً دیباچہ میں تحریر کردئے ہیں - البتہ دورہ پنجاب کا حال مفصل طور پر اسلئے تحریر کرتا ہوں کہ حضرات پنجاب نے بعض اعتراضات تقسیم وظائف کے متعلق فرمائے تھے اسلئے ان شکوک کو دور کرنا میرا فریضہ ہے یہاں پر صرف دورۂ پنجاب کا حال درج کرتا ہوں۔

امروہہ سے روانگی گرمیوں کا تعطیل کا زمانہ بالیقین ایسا ہوتا ہے کہ اگر کوئی چاہے تو در بدر پھیری لگا کر کچھ جھولی میں لا سکتا ہے میرا ارادہ پنجاب کے بعض اضلاع کے دورہ کا تھا اسلئے میں نے بعض سربرآوردہ حضرات کو لکھا اور اپنی حاضری کا قصد ظاہر کر کے مدد کی درخواست کی - سائلوں کو بلا کر آج کل کون دیتا ہے - وہ زمانہ گیا جب قومی دریوزہ گردوں کو بلا کر جھولی بھر کر خوش و خرم واپس کر دیا کرتے تھے - بعض نے میرے خطوط کا جواب دیا - بعض نے مالی حالت کے سقیم ہونے کا رونا رو دیا - بعض نے میری مدد کی آمادگی ظاہر کی بعض خاموش ہو گئے - بہر کیف میں امروہہ سے ۲ رجون ۳۶ء کو ، والی ٹرین سے روانہ ہو گیا - اور ساڑھے دس بجے دہلی اسٹیشن پر پہنچا وہاں سے تانگہ کر کے براہ راست عالیجناب نواب **سید احمد میرزا صاحب** بالقابہ کی کوٹھی پر پہنچا نواب سید احمد میرزا صاحب انجمن کے بانی سید محسن میرزا صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں - جن لوگوں نے محسن میرزا صاحب مرحوم کو دیکھا ہوگا - وہ خوب جانتے ہیں کہ مرحوم کے اخلاق و اوصاف کس قدر وسیع تھے نواب احمد میرزا صاحب اپنے بڑے بھائی کے قدم بہ قدم چلتے ہیں اور درد قومی سے آپ کا دل لبریز ہے۔

نیو دہلی میں میرا قیام تین روز تک رہا اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی - اس لئے کہ جس کمرہ میں میں قیام پذیر تھا وہ صفائی اور نفاست اور آراستگی کے لحاظ سے میری طبیعت کیلئے بہت ہی خوشگوار تھا - اس کمرہ کے ایک طرف "رزمگاہ کربلا کا نقشہ" دوسری جانب مقامات مقدسہ و عتبات عالیات کی عکسی تصاویر آویزاں - تیسری طرف کارنس پر جھالر اور نہایت عمدہ قسم کے اسپر گلدان اور اوپر روضۂ مبارک حضرت امام حسین شہید کربلا کا فوٹو تھا - چھت میں سیلنگ فین (بجلی کا پنکھا) تھا جس کی وجہ سے مجھکو دہلی کی گرمی کی تکلیف کا کوئی احساس نہ ہوا -

۳ رجون کو نواب صاحب کو ہمراہ لیکر ۸ بجے ممبران دہلی کے پاس پہنچا اور اُن سے فوٹو اور حالات وغیرہ کیلئے درخواست کی - بعض نے اوسیوقت مرحمت فرمادئے بعض نے وعدہ فرمایا کہ جلد بھجوا کر روانہ کر دئے جائینگے یہ دن مجھ پر اور نواب صاحب بالقابہ اور تانگہ والے پر فاقہ کا گذرا - اسلئے کہ گشت میں کچھ اس درجہ فنا فی الانجمن ہوئے کہ شام کے ۶ بجے واپس آئے اور ۷ بجے کھانا ملا - نواب صاحب بالقابہ جس خلوص اور محبت سے پیش آئے اسکا اثر میرے قلب سے محو نہیں ہو سکتا - لیکن دہلی میں سوائے ایک ممبر کے اور نہ بنا سکا - اسلئے کہ یہاں مجھ کو کوئی قلعہ فتح نہیں کرنا تھا جسقدر

قلعہ تھے اُن پر وہ نواب صاحب بالقابہ خود ہی قبضہ کر چکے تھے۔

سونی پت | ۸ جون کو دورہ کیلئے روانہ ہوگیا اور ۸ بجے سونی پت پہنچا سونی پت میں میں نے تانگہ والے سے کہا کہ سید عاشق حسین صاحب کے مکان پر لے چلو۔ سید صاحب کا مکان کوہ قاف کی چوٹی پر آباد ہے وہاں تانگہ والا کس طرح جا سکتا تھا اسلئے نزدیک ہی اتار دیا اور اُس کے سر پر سامان رکھا اور پیدل محلہ کوٹ کی کوہستانی مسافت طے کر کے اُن کے مکان پر پہنچا۔ سید عاشق حسین صاحب بڑے اخلاق سے پیش آئے اور پندرہ بیس منٹ بعد آپ میرے ہمراہ سونی پت کے مقتدر حضرات کے پاس تشریف لے گئے۔ یہاں سے چار ممبر ملے۔ سونی پت چونکہ ایک پرانا قصبہ ہے اسلئے اس کے مختصر تاریخی حالات بھی خالی از دلچسپی نہ ہونگے۔ مہابھارت کی مشہور اور تاریخی جنگ کے زمانہ میں یہ قصبہ عروج پر تھا۔ اس کے بعد بھی یہ قصبہ عرصۂ دراز تک متعدد راجگان کا دار السلطنت رہا۔ سونی پت میں شیعہ آبادی بہت اچھی ہے۔ محلہ پیرزادگان۔ مشہد۔ قاضی زادگان۔ اور افغان محلہ کی آبادی شیعہ حضرات پر مشتمل ہے۔ ان کے علاوہ ایک شیعہ خاندان نواب صاحبان کا بھی ہے جو زیدی سید ہیں۔ مومنین محلہ شہید کے علاوہ تمام شیعہ ایک بلندی پر آباد ہیں جو کوٹ یا قلعہ کے نام سے موسوم ہے یہاں کی شیعی آبادی مجموعی طور پر ایک ہزار نفوس پر مشتمل ہے **سادات جعفری** میں سید محمد سلمان صاحب جعفری۔ سید عاشق حسین صاحب جعفری۔ سید محمد علی صاحب وغیرہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ مولوی سید مظہر علی صاحب جعفری خاص بزرگ تھے علمی قابلیت مستند تھی۔

سادات عابدی | اسلامی سلطنت کے عروج کے زمانہ میں رضیہ سلطانہ کے اتالیق ہو کر نیشاپور سے علامہ سید نصیر اللہ ادیب ہندوستان تشریف لائے۔ ان کی اولاد تا دور مغلیہ کے زمانہ میں مناصب جلیلہ پر فائز رہی۔ ان کی اولاد سونی پت اور بنگرام میں آباد ہے۔ سرزمین سونی پت سے بڑی بڑی بزرگ ہستیاں پیدا ہوئیں جن کے نام کبھی فراموش نہیں ہو سکتے۔ مولانا سید عابد علی صاحب مرحوم مجتہد۔ مولانا سید علی خاں صاحب مرحوم۔ مولانا سید اعجاز حسین صاحب پرنسپل جے پور کالج وغیرہ اپنی قومی خدمات کیلئے مشہور و معروف ہیں۔

موجودہ اکابرین میں مولانا مفتی سید محمد احمد صاحب۔ سید باقر حسین صاحب ڈاکٹر سید اطہر علی صاحب۔ محمد تقی صاحب۔ نواب سید غضنفر علی صاحب ایم۔ اے سید مہدی حسن صاحب کے اسماء گرامی خاص طور پر تذکرہ کے لائق ہیں۔ میں مولانا مفتی سید محمد احمد صاحب قبلہ کا بھی بہت مشکور ہوں آپ نے میری رہبری کی اور سونی پت کے مقتدر حضرات سے میرا تعارف کرایا۔ مولانائے موصوف مدرسۃ الواعظین کے مشہور و معروف واعظ اور شیعوں کے مایۂ ناز خطیب ہیں۔ سونی پت میں مندرجہ ذیل حضرات نے انجمن کی ممبری قبول فرمائی ہے۔

(۱) نواب سید عاشق حسین صاحب رئیس۔ (۲) مولوی سید محمد احمد صاحب قبلہ۔ (۳) سید صغیر حسین صاحب۔ (۴) سید محمد سلمان صاحب۔

پانی پت | سونی پت سے شام کو ۷ والی ٹرین سے روانہ ہوگیا۔ خوش قسمتی سے اسی ٹرین میں خواجہ غلام السطبین صاحب قبلہ ہمسفر ہوگئے اور آپکی رہبری سے خواجہ تہور علی حیدر صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈوکیٹ کے دولت کدہ پر پہنچا۔ خواجہ غلام السطبین صاحب نے میرا وکیل صاحب سے تعارف کرایا۔ آپ نے فرمایا کہ غائبانہ تعارف اخبارات کے ذریعہ بہت عرصہ سے ہے۔ میں نے پانی پت حاضر ہونے کا مقصد بیان کیا۔ آپ مجھکو پانی پت کے اکابرین کے پاس لے گئے۔ خواجہ لطیف حسن صاحب کے دولتکدہ پر پہونچا تو معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب اختر حسن صاحب تحصیلدار کے یہاں ہیں۔ ہم لوگ تحصیلدار صاحب کے دولتکدہ پر پہونچے تحصیلدار صاحب نے شربت سے تواضع کی اور خواجہ لطیف حسن صاحب کو ممبر بنایا اور مبلغ دو روپے والدۂ سرور حسن صاحب بیرسٹر نے بمد اعانت مرحمت فرمائے۔ غالباً یہ رقم اون کی صاحبزادی کی بی۔ اے میں کامیابی کی خوشی میں تھی پانی پت میں اگر غلام السطبین صاحب نہ ہوتے تو مجھکو خاطر خواہ کامیابی مشکل ہی سے ہوتی اسلئے کہ جن کے یہاں میں مہمان تھا وہ ایڈوکیٹ ہیں اور ایڈوکیٹ کی حیثیت سے وہ بالکل عدیم الفرصت۔ خواجہ غلام السطبین صاحب کی مدد سے آٹھ ممبر پانی پت سے ملے۔ پانی پت بھی ایک بہت قدیم شہر ہے۔ یہاں پر تین فیصلہ کن جنگیں ہوئی ہیں۔ یہ قصبہ کوروپانڈو کے زمانہ سے ہے۔ میرے نزدیک پانی پت کو ہندوستان میں وہی درجہ حاصل ہے جو واٹرلو Waterloo کو یوروپ میں ہے۔ خواجہ خاندان تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ اس خاندان نے ایسی قابل قدر ہستیاں پیدا کی ہیں کہ جنہوں نے ہندوستان میں علمی قابلیت کا ڈنکا بجا دیا ہے۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب مرحوم کی تمام حیات قوم کی خدمت کرنے میں گذری شیعی دنیا میں جو مرتبہ خواجہ صاحب مرحوم کو حاصل تھا وہ کسی پر پوشیدہ نہیں

موجودہ دور میں بھی خواجہ غلام السیدین صاحب بالقابہ پرنسپل ٹریننگ کالج

علیگڈھ - خواجہ غلام السبطین صاحب - خواجہ غلام الحسنین صاحب خواجہ تہور علی صاحب خواجہ لطیف حسن صاحب خواجہ اختر حسن صاحب وغیرہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں شیعہ آبادی بہت کافی ہے - قصبہ میں کافی چہل پہل ہے - اور لوگ خوش اور بشاش معلوم ہوتے ہیں - پانی پت میں مندرجہ ذیل حضرات نے انجمن کی ممبری قبول فرمائی -

(۱) سید حمید حسن صاحب (۲) خواجہ لطیف حسن صاحب (۳) خواجہ فرزند علی صاحب (۴) سید ناظر حسن صاحب (۵) خواجہ مظہر علی صاحب (۶) آغا غلام حیدر خان صاحب قزلباش (۷) آغا محمد عالم خاں صاحب (۸) چودہری حنیف الحسن صاحب -

کرنال پانی پت سے دوسرے روز ۹ والی ٹرین سے روانہ ہوا - اور ۱۱ بجے کرنال پہونچے سید ذیشان حسین صاحب وکیل کے دولتکدہ پر پہنچے اتوار کا دن تھا وہ اپنے اہل و عیال سے ملنے گاؤں گئے تھے - اب ہم میر اوصاف حسین کے یہاں گئے اور ان سے کہا کہ ہم کو ایک دو ممبر کرنال سے دیجئے انھوں نے فرمایا کہ یہاں ناممکن ہے اور پھر دوپہر کا وقت ہر مایوس ہوکر یہاں سے اوسی دھوپ میں روانہ ہوگئے اور موٹر لاری میں سوار ہوکر شاہ آباد کے عازم ہوئے موٹر میں ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا - ایک صاحب بہادر اسی موٹر میں تشریف رکھتے تھے موٹر کو سواریوں کے انتظار میں پورے دو گھنٹے ہوگئے - صاحب بہادر نے سواریوں کو شمار کیا تو وہ انیس تھیں موٹر والا اکیس سواریاں چاہتا تھا - موٹر کے اندر دس بارہ من تربوز اور خربوزہ بھی تھے - اب تو صاحب بہادر کا درجہ حرارت بڑھ گیا - اور موٹر والے کا نمبر لینا شروع کر دیا اور کہا کہ میں ابھی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس جاتا ہوں ورنہ گاڑی روانہ کرو - یہ دیکھکر اور مسافروں نے بھی ان کی تقلید کی - اب تو تمام مسافر موٹر سے اترنا شروع ہوگئے اور انجمن کے پیشکار سید محمد مہدی صاحب بھی جو میرے ہمراہ بحیثیت ممبر انجمن تھے بہت ناراض ہوئے کہ میں تو اس لاری میں ہرگز نہیں جاؤنگا یہ رنگ دیکھکر موٹر والا گاڑی "اسٹارٹ" کرنے پر رضامند ہوگیا - اس حکمت عملی سے کرنال سے روانہ ہوئے کر کشیتر پہونچے وہاں جاکر موٹر والے نے کہا کہ میں شاہ آباد نہیں جاسکتا - آپ ٹرین سے جاویں موٹر والے پر مہدی صاحب لال پیلے ہوئے مگر میں خاموشی کے ساتھ سامان مزدور کے سر پر رکھواکر اسٹیشن پہنچا - شب کے ۷ بجے شاہ آباد پہونچا - شاہ آباد شیعوں کی پرانی بستی ہے - میر حامد علی صاحب سکریٹری جنگی کے یہاں قیام کیا - ان سے کہا کہ ایک دو ممبر تو دیجئے انھوں نے فرمایا کہ اہل شاہ آباد شادی میں باہر جارہے ہیں - آج تو مجبوری ہے - میں نے عرض کیا کہ آپ ممبر ہوجائیے - فرمانے لگے سوچونگا - میں اب کیا اصرار کرتا بستر بوریا لیکر پھر بے نیل و مرام اسٹیشن واپس آپہونچا - اور انبالہ کا ٹکٹ لیا -

انبالہ رات کے ایک بجے پہنچا اور خواجہ حبیب علی صاحب بی - ایس - سی نائب تحصیلدار کے یہاں پہنچا اُن کے نوکر کو بیدار کیا پلنگ کا انتظام ہوا - خاموشی سے سوگیا علی الصباح خواجہ صاحب سے ملا بڑے اخلاق سے پیش آئے - ناشتہ کرکے مولوی ابرار حسین صاحب مدرس مسلم ہائی اسکول انبالہ کی خدمت میں حاضر ہوا - مولانا بڑے خلیق واقع ہوئے ہیں اون کی بدولت مجھکو انبالہ میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی انبالہ میں عالیجناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب قبلہ متعدد مرتبہ جاچکے ہیں - ان تلوں سے تیل نکالنا بڑا مشکل کام تھا لیکن مولوی صاحب کی وجہ سے مجھکو مندرجہ ذیل ممبر انبالہ سے ملے - میں مولانا کا بیحد مشکور ہوں اور مولانا سے درخواست ہے کہ انبالہ کے ممبران سے آپ چندہ وصول فرماکر ماہ بماہ صدر دفتر کو عالیجناب نواب سید احمد مرزا صاحب نیو دہلی ۶ ۱۴ - میر درد روڈ روڈ کے نام روانہ کردیا - چندہ ماہ بماہ وصول ہوتا رہتا ہے تو ممبران کو بڑی سہولت ہوتی ہے اور پھر بار خاطر نہیں ہوتا -

اسمائے جدید ممبران انبالہ

(۱) سید حسن صاحب (۲) شیخ فضل الہی صاحب (۳) ظفر حسین صاحب (۴) ناصر علی صاحب (۵) مولوی سید حمید علی صاحب (۶) سید محمد حسین صاحب (۷) ایک مرد مومن معرفت مولوی سید ابرار حسین صاحب (۸) سید ہادی حسن صاحب محلہ قاضی واڑہ (۹) سید الطاف حسین صاحب (۱۰) مولوی سید ابرار حسین صاحب (۱۱) سید ہادی حسین صاحب محلہ امام باڑہ -

لدھیانہ انبالہ کے بعد لدھیانہ پہنچا صدر الواعظین جناب مولانا محمد سید سبطین صاحب قبلہ کے دولتکدہ پر پہنچا مولانا قبلہ بہت پریشان تھے - ڈاکٹر صاحب موجود تھے - آپکی اہلیہ محترمہ علیل ہیں اور پھر آپکے بڑے صاحبزادے محمد حسنین صاحب ایم - اے کی طبیعت بھی ناساز ہے - بہرکیف چند گھنٹہ کا قیام کیا کھانا کھایا اور تانگہ کرکے لدھیانہ میں بغیر کسی رہبر کے گشت کیا اور خدا کے فضل و کرم سے اچھی کامیابی حاصل ہوئی اور مندرجہ ذیل حضرات نے انجمن کی ممبری قبول فرمائی اور چندہ بھی مرحمت فرمایا -

(۱) آغا نثار حسین صاحب قزلباش (۲) آغا سعادت حسین صاحب (۳) آغا محمد یعقوب صاحب بدوشی (۴) آغا شہزادہ حسین صاحب قزلباش (۵) آغا راحت علی خانصاحب قزلباش

لاہور میں ایڈیٹر صاحب سفینہ کے یہاں قیام

۱۰ جون کو ۸ بجے لاہور پہنچا - تانگہ کرکے سیدھا

اپنے قدیم کرمفرما جناب مرزا مصطفےٰ علی صاحب ہمدانی کے یہاں پہنچا ہمدانی صاحب کی ذات شیعی دنیا میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ آپ جریدۂ "سفینہ" کے ایڈیٹر ہیں اور جس قدر قلیل زمانہ میں ہردلعزیزی حاصل کرلی ہے وہ آپ کی علمی قابلیت اور صحافتی دنیا سے واقفیت کی دلیل ہے مجھکو ہمدانی صاحب کے یہاں بہت آرام ملا بجلی کا پنکھا موجود تھا۔ گرمی کی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

نواب نوازش علی خاں صاحب بالقابہ قزلباش کے یہاں

۹ بجے تانگہ میں سب سے پہلے نواب نوازش علی خاں صاحب بالقابہ قزلباش بی۔ اے۔ آنرز سکریٹری مدرسۃ الواعظین کے یہاں پہونچے۔ ہمدانی صاحب نے میرا نواب صاحب سے تعارف کرایا۔ میں نے لاہور آنے کا مقصد بیان کیا۔ آپ کی کار اس وقت تیار تھی اور آپ اس میں سوار ہوا چاہتے تھے لیکن مجھ سے باتیں کرنے کے لئے دو چار منٹ کی تاخیر کردی آپ نے فرمایا کہ اس وقت ایک اہم مقدمہ کے سلسلہ میں کچہری جارہا ہوں آپ شام کو آئیں تو تفصیلی گفتگو ہو۔ میں شام کو حاضر نہ ہوسکا اور نواب صاحب موصوف کو انجمن کا ممبر نہ بناسکا۔ اب ارادہ ہے کہ موسم سرما میں لکھنؤ حاضر ہوں گا تو آپ سے انجمن کی سرپرستی کے لئے درخواست کروں گا۔

اس کے بعد ہمدانی صاحب لاہور کے مقتدر حضرات کے پاس مجھ کو لیگئے اور مجھکو لاہور سے اچھی کامیابی حاصل ہوئی ڈاکٹر مرزا محمد رضا صاحب صدر انجمن رضویہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے انجمن کی ممبری منظور فرمائی اس کے بعد غلام حسن خاں صاحب سابق ممبر انجمن و میونسپل کمشنر لاہور کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوا کہ ممبری کی تجدید کیلئے درخواست کروں گا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد لب کشائی تک کا موقع نہ ملا۔ آپ نے انجمن کا نام سنتے ہی فرمایا کہ میں انجمن سے ناراض ہوں اس کا ممبر نہیں ہوسکتا۔ میں نے اس عتاب کی وجہ دریافت کی آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک لڑکے کی سفارش کی تھی اسکو وظیفہ نہیں ملا اس لئے میں اس سے ناراض ہوں اور اب اس کا ممبر نہیں ہوسکتا۔ یہ سن کر مجھے سخت تعجب ہوا کہ آپ میونسپل کمشنر ہونے کے باوجود اس قدر خفیف سی وجہ کی بناء پر انجمن سے علیحدہ ہوگئے یہ تو بالکل ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص اسمبلی یا میونسپل بورڈ میں کوئی بل پیش کرے اور وہ یا تو پیش نہ کیا جاوے یا کثرت آراء سے مسترد کردیا جائے اور پھر پیش کنندہ یہ کہے کہ میں ممبری سے مستعفی ہوتا ہوں اسلئے کہ میرا بل مسترد کردیا گیا ہے خیر میں نے آپ کے پاس زیادہ وقت صرف نہیں کیا اور دیگر ممبران کی خدمت میں حاضر ہوا۔

علامۂ حائری کی خدمت میں

علامۂ حائری کی خدمت میں حاضر ہوا آپ انجمن کی کارکن کمیٹی کے ممبر رہ چکے ہیں آپ نے اپنا فوٹو مرحمت فرمایا اور حالات زندگی بھی لکھادئے۔ ہمدانی صاحب مجھکو انجمن صغریہ لاہور کے سکریٹری صاحب جناب احتشام الدین شاہ صاحب کی خدمت میں لیگئے۔ جس مقام پر آپ رہتے ہیں وہ بھی "اصغریہ اسٹریٹ" ہے۔ اور بہت ہی تنگ اور مختصر سی ہے۔ آپ نے انجمن کی ممبری قبول فرمائی۔

خانصاحب سید احمد شاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت میں

سید ظہور الحسنین صاحب اورسیر کی معیت میں خانصاحب سید احمد شاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ انجمن نے اب تک ایک لاکھ تیس ہزار تقسیم کئے ہیں اور پچاس ہزار سرمایہ محفوظ ہے آپ نے اس کی کارکن کمیٹی کے ممبران کے نام مجھ سے دریافت کئے میں نے اپنا البم دکھایا اور رپورٹ انجمن دکھائی اور خانصاحب کو باور کرایا کہ میں کسی مسجد یا یتیم خانہ کا کمیشن ایجنٹ نہیں ہوں بلکہ اس انجمن کا رکن ہوں جس کی امداد سے آج درجنوں ڈپٹی کلکٹر، ڈاکٹر، بیرسٹر اور مجتہد ہوگئے ہیں اور مجھکو سخت حیرت ہے کہ آپ نے اب تک اس انجمن کا نام تک نہیں سنا جس کی تخم ریزی لاہور ہی میں ہوئی۔ یہ پودا بھی ایک عظیم الشان فدآور شجر صوبہ پنجاب ہی میں ہوا۔ اس کی نشوونما اور تربیت بھی اسی مقام پر ہوئی بہرکیف اس مختصر تقریر کے بعد ڈپٹی صاحب نے انجمن کی ممبری قبول فرمائی اور چندہ ممبری بھی مرحمت فرمادیا۔ خداوند عالم آپ کو استقامت عطا فرمائے۔

دوسرے روز سید ظہور الحسن صاحب اورسیر کے یہاں چاء پر مدعو کیا گیا۔ آپ کے بعض احباب بھی موجود تھے چاء "چھوٹا حاضری" کے بجائے بڑا حاضری تھا۔ اس چاء کے بعد پھر کھانے کی چاہ باقی نہ رہی اس کے بعد ہمدانی صاحب کے مکان پر واپس آیا اور کھانے سے فارغ ہوکر اسٹیشن پہنچا۔ لاہور میں مجھکو ہمدانی صاحب کے مکان پر بہت آرام ملا۔ ہمدانی صاحب نے سادات گنج میں ایک نہایت عمدہ دو منزلہ مکان بنالیا ہے۔ مکان مجھکو بہت پسند آیا۔ ایک کمرہ میں آپ کے برادر معظم مطب کرتے ہیں۔ ایک کمرہ میں "سفینہ" کا دفتر ہے لاہور کی کامیابی جناب ہمدانی کی ہمدردی اور کوشش کا نتیجہ ہے چونکہ لاہور میں اب کافی ممبر نہیں اسلئے ہمدانی صاحب سے مقامی وصولی کیلئے درخواست کی جس کو آپ نے منظور فرمالیا لاہور کے ممبر صاحبان یقیناً ہمدانی صاحب

کو اپنا چندہ ماہواری مرحمت فرمادیا کریں۔

فہرست ممبران لاہور

(۱) سید محمد حسین صاحب بخاری (۲) سید امداد حسین شاہ صاحب (۳) نواب سردار برکت علی خاں صاحب قزلباش (۴) سید مرتضیٰ شاہ صاحب صنوی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس پنشنیر (۵) ڈاکٹر میرزا احمد رضا صاحب (۶) سید حشام الدین علی شاہ صاحب (۷) سید علی ظفر صاحب زیدی۔ (۸) میرزا مصطفےٰ علی صاحب ہمدانی لاہور۔

منٹگمری لاہور سے ۱۱ر جون کو ساڑھے بارہ بجے دن کے روانہ ہوا اور منٹگمری ۴ بجے شام کو پہنچا اسٹیشن سے سید شمیم حیدر صاحب ڈپٹی کلکٹر کے بنگلہ پر پہنچا ان کے ملازم سے معلوم ہوا کہ وہ دورہ پر باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اس کے بعد سید اقبال حسین صاحب سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس کی کوٹھی پر پہنچا سید صاحب موصوف بڑے اخلاق سے پیش آئے اور منٹگمری کے سربرآوردہ حضرات کے پاس لیگئے سب سے پہلے آپ آغا برکت علی خاں صاحب ایڈوکیٹ کے یہاں لیگئے۔ آن سے جب انجمن کے مقاصد کو بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ انجمن یو۔پی۔ والوں کیلئے ہے پنجاب کو کچھ نہیں دیا جاتا انجمن کے مبلغ کار سید محمد مہدی صاحب نے رپورٹ انجمن ان کی خدمت میں پیش کی اور بتایا کہ پنجاب کو ہمیشہ اوس کی آمدنی سے زائد ملتا رہا ہے لیکن وہ مطمئن نہیں ہوئے میں نے عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھیں میں اس کا مفصل جواب دونگا۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ میں پنجاب کی اس غلط فہمی کو دور کروں اور اس کے واسطے میں اپنی طرف سے کچھ پیش کرنا مناسب نہیں سمجھتا بلکہ انہیں کے صوبہ کے ایک قابل اور فاضل پروفیسر سید تجمل حسین صاحب ایم اے، پروفیسر ٹریننگ کالج علی گڈھ کی تحریر پیش کرتا ہوں جسکے ملاحظہ کے بعد مجکو یقین ہے کہ آئندہ اہل پنجاب یو۔پی والوں کو مورد الزام نہ ٹھیرائیں گے۔

آغا برکت علی خانصاحب کے اعتراض کا جواب سید صاحب موصوف فرماتے ہیں "پنجاب کے اکثر ممبران کے خطوط اس بارے میں میرے پاس آئے ہیں کہ انجمن مذکور ممالک متحدہ کے طلبا کو وظیفہ دینے میں بڑی دلیری سے کام لیتی ہے اور پنجاب کے طالب علم یوں ہی واپس کردئے جاتے ہیں اور اگر وظیفہ دئے بھی جاتے ہیں تو برائے نام کیا انجمن صرف ممالک متحدہ کے غریب طالب علموں کیلئے کھولی گئی ہے اور پنجاب کے طالب علموں کے لئے نہیں کیا وجہ ہے کہ پنجاب کے طالبعلموں کے ساتھ وہ رعایت نہیں جو یو۔پی کے طالب علموں کے لئے ہے؟

ظاہر ہے کہ اگر مندرجہ بالا شکایت صحیح ہے تو انجمن کے کارکنان کا طرز عمل سخت درجہ قابل نفرین ہے لیکن اگر وہ صحیح نہیں ہے تو بحیثیت سکریٹری انجمن مذکور میرا فرض ہے کہ ایسی غلط فہمی اور بے بنیاد شکایت کا ازالہ کردں۔ یہ تمام شکایات میرے پاس ۱۹۳۴ء میں موصول ہوئیں اسلئے میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ ۱۹۳۴ء کے وظیفہ کی تقسیم کیلئے پنجاب سے کسقدر آمدنی ہوئی اور پنجاب کے طلبا کو کس قدر وظائف دئے گئے اس سال میں پنجاب کے ممبروں سے بذریعہ چندہ و اعانت سات سو چھیالیس روپئے پندرہ آنہ نو پائی (۷۴۶-۱۵-۹) آمدنی ہوئی اور ایک ہزار سات سو بانوے روپئہ (۱۷۹۲-۰-۰) کے وظائف تقسیم ہوئے اس کو یوں سمجھنا چاہئے کہ آمدنی سے ایکہزار پینتالیس روپیہ تین پائی کے زائد وظائف تقسیم ہوئے۔

ممبر صاحبان پنجاب کی آگاہی کیلئے ۱۹۳۴ء کے وظیفہ داران پنجاب کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے اس فہرست کی ضرورت تو نہیں تھی کیونکہ تمام کارروائی سالانہ رپورٹ میں ہر سال نکلتی رہتی ہے اگر معترض ممبر صاحبان کو پنجاب کے طالبعلموں اور اپنی قومی انجمن سے ذرا بھی ہمدردی ہوتی تو خود ہی اپنے سوال کا جواب نہایت آسانی سے سالانہ رپورٹ میں پاسکتے تھے اور ان کو میرے پاس اس قسم کی تحریر بھیجنے کی زحمت نہ اٹھانا پڑتی۔

خیر یہ تو معترض حضرات کے اس سوال کا مختصر سا جواب تھا لیکن پنجاب کے طالبعلموں کے لئے آئندہ ایسا خطرہ موجود ضرور ہے کہ ان کے حقوق کی پامالی ممبران یو۔پی کی طرف سے نہیں بلکہ ممبران پنجاب کی طرف سے ہونی ضرور ہے اور وہ اس طرح کہ انجمن کا ایک عام قاعدہ یہ ہے کہ طالب علم کی درخواست پر ایسے ممبر کی سفارش ہونی چاہئے جس کا چندہ سفارش کرنے وقت چار ماہ سے زیادہ کا باقی نہ ہو۔ اگر ایسی سفارش درخواست پر موجود نہ ہوگی تو برائے منظوری کارکن کمیٹی کے سامنے نہیں پیش کیجاسکتی۔ پنجاب کے بہت کم ممبران ایسے ہیں جو اپنا چندہ باقاعدہ ادا کرتے ہیں اور جو پابندی کے ساتھ ادا بھی کررہے ہیں۔ ان کی تعداد روز بروز گھٹتی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درخواست کنندگان کو اپنی درخواستوں پر باقاعدہ سفارش نہوگی اور ان پر کیسے غور کیا جائیگا

میں بھی خود پنجابی ہوں اور میرا خیال بھی ہے کہ اپنے صوبہ کے بچوں کے حقوق کی باقاعدہ سختی سے نگہداشت کی جائے اور اس کی صرف یہی صورت ہوسکتی ہے کہ پنجاب کے ممبر صاحبان اپنا چندہ پابندی کے ساتھ ادا فرمائیں اور مستحق نادار طلبا کی درخواستیں باقاعدہ بھجوائیں اور جب سالانہ رپورٹ ان کی خدمت میں پہونچے تو اوس کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ کس قدر پنجاب سے آمدنی ہوئی اور کس قدر پنجاب کے طلبا کو وظائف کیلئے رقم دی گئی۔ اب یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس وقت تک تو پنجاب کے طلبا کے ساتھ

خاص رعایت کی گئی ہے اور جس قدر درخواستیں باقاعدہ موصول ہوئیں اُن میں سے شاذ و نادر ہی کوئی نامنظور ہوئی ہو۔ لیکن یہ خاص رعایت بھی کب تک ممکن ہے کیا پنجاب کے شیعہ دیانتداری کے ساتھ اپنے چندہ سے ڈہائی گنے کے قریب وظائف انجمن سے طلب کرنے کے حقدار ہیں۔ یہ ڈھائی گنے وظائف کیا انجمن ہر وقت نہیں دے سکتی کہ کسی دوسرے صوبہ کے طلبا کو وہاں کے چندہ کی رقم بھی وظائف کی شکل میں واپس نہ کرے۔ کوئی دوسرا صوبہ کب تک یہ گوارا کر سکتا ہے کہ اپنا حق دوسروں کو جانے دے؟ یہ آپ کے لئے غور طلب سوالات ہیں مجھے اس سے ندامت ہوتی ہے کہ صورت حال تو یہ ہے کہ پنجاب کے حضرات بغیر سوچے سمجھے شکایت یہ کریں کہ انجمن ہمارے صوبہ کیلئے مفید نہیں ہے انجمن کو پنجاب کیلئے زیادہ مفید بنانا اسیطرح ممکن ہے کہ آپ چندہ باقاعدہ عنایت فرمائیں اور دوسرے احباب کو ممبر بنائیں صوبہ کی نمایندگی جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی انجمن بھی صوبہ کیلئے مفید ہوتی جائے گی۔

فہرست سادات وظیفہ داران پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

[illegible]	[illegible]	نام معہ ولدیت	سکونت	درسگاہ	[illegible]
۱	۴۰۰	سید بشارت حسین صاحب	موضع چتور گڑھ تحصیل بٹالہ ضلع گرداسپور	ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	للعہ یکمشت
۲	۴۰۲	سید سلطان احمد ولد سید علی احمد صاحب	سادہوڑا ضلع انبالہ	اگریکلچر کالج لائلپور	؎عہ
۳		سید فصیح احمد خانصاحب ولد سید برکت علی خاں صاحب	ضلع جھنگ	آر۔ ایس۔ ماڈرن کالج فیروزپور متعلم	عہ
۴	۴۵۶	سید منظور حسین ولد غلام اکبر صاحب	دائرہ دین پناہ تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخاں	صادق ایجرٹن کالج بھاول پور	؎ے
۵	۴۱۲	سید اختر عباس صاحب ولد سید محمد صاحب	جگراؤں لدھیانہ	اگریکلچر کالج لائل پور	؎عہ
۶	۴۶۳	سید حیدر علی ولد سید ہاشم علی شاہ صاحب	محلہ شاہ یوسف گردیز ملتان	کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور ایم بی بی ایس کلاس	؎عہ
۷	۴۶۴	سید علمدار حسین ولد سید فرزند شاہ صاحب	بھیرہ ضلع شاہ پور		؎عہ
۸	۴۷۳	سید شبیر حسین ولد سید اکبر حسین صاحب	حسین پور تحصیل ریواڑی ضلع گوڑگانوں	انگلو عربک کالج دہلی تھرڈ ایر	معہ
۹	۴۹۴	محبوب علی ولد اکبر علی صاحب	گوڑا تحصیل پنڈداد ضلع جہلم	سلطان المدارس لکھنو جماعت پنجم	للعہ
۱۰	۴۹۶	سید خادم حسین ولد حامد حسین صاحب	مدینہ گجرات	مسلم زمینداری ہائی سکول گجرات کلاس نہم	للعہ
۱۱	۵۰۳	سید عمار علی ولد محمد شریف الحسن صاحب	ملب گڈھ ضلع گوڑگاؤں	عربیک اسکول دہلی کلاس دہم	؎ر
۱۲	۵۰	سید ناظر حسین ولد صفدر علی صاحب	بٹالہ ضلع گرداسپور	ایم۔ اے۔ کے کالج مالیر کوٹلہ ریاست متعلم ایف اے تھرڈ ایر	
۱۳	۵۱۵	سید مسعود حسین ولد محمد جعفر صاحب موسوی	تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ	رائین میڈیکل کالج بمبئی	عہ
۱۴	۵۱۷	محمد باقر صاحب ولد میاں لال محمد صاحب	سرائے سدہو تحصیل کبیروالہ ضلع ملتان	ملتان گورنمنٹ کالج کلاس فورتھ ایر	لعہ ر
۱۵		سید کوثر حسین ولد سید حمید حسین صاحب	محلہ انصار پانی پت	عربیک کالج دہلی کلاس سکنڈ ایر	لعہ ر
۱۶		سید مصطفےٰ حسین ولد سید صادق حسین صاحب	کھرملی سادات ضلع انبالہ	مہندرو کالج پٹیالہ سکنڈ ایر	لعہ ر
۱۷	۵۳۳	میر امانت حسین ولد میر نیاز علی صاحب	چتور گڈھ ڈاکخانہ فتح گڈھ گورداسپور	گورنمنٹ ہائی اسکول جہلم کلاس دہم	للعہ ر
		میزان			الـــعہ

خاکسار

سید تجمل حسین۔ ایم، اے، لکچرار مسلم یونیورسٹی و آنریری سکریٹری انجمن ایذا علیگڈھ

اس تشفی بخش جواب کے بعد مجھکو امید ہے کہ ممبران پنجاب ہم غریب یو۔پی۔ والوں کی طرف اس قسم کے شکوک نہیں کریں گے اور زیادہ سے زیادہ تعداد اس ہر دلعزیز ادارہ میں شریک ہوکر اپنے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ میرزا فدا حسین صاحب بی، اے، بی ٹی اسسٹنٹ ڈپٹی انسپکٹر مدارس نے انجمن کی ممبری قبول فرمائی اور منٹگمری کی وصولی کا کام

اپنے ذمہ لیا۔ سید ناظر حسین صاحب سب جج نے شربت سے تواضع کی اور دو روپے ماہوار سے انجمن کی ممبری قبول فرمائی اور عطیہ پیشگی مرحمت فرمائے۔

شب کو سید اقبال حسین صاحب نے ریڈیو سنایا۔ لندن۔ پشاور۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ دہلی وغیرہ کے پروگرام سے مستفید کیا۔ شب کو ۸ بجے کی ٹرین سے ملتان کو روانہ ہوگیا منٹگمری میں مندرجہ ذیل حضرات نے ممبری قبول فرمائی۔

(۱) آغا برکت علی خاں صاحب ایڈوکیٹ (۲) میرزا فدا حسین صاحب (۳) سید ضمیر حسین صاحب (۴) سید جعفر حسین صاحب بی۔اے۔ بخاری (۵) سید ناصر علی شاہ صاحب سب جج (۶) سید علی افضل صاحب وکیل (۷) سید دلدار علی شاہ صاحب۔

ملتان منٹگمری سے روانہ ہوکر علی الصباح دوسرے روز ۲ بجے ملتان پہونچا اور خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی رئیس اعظم ملتان کے یہاں قیام کیا۔ سید عباس حسین صاحب بی۔اے۔ ممبر کارکن کمیٹی موجود تھے۔ ناشتہ کرایا اس کے بعد اہل ملتان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ملتان سے مندرجہ ذیل ممبر بنائے:۔

(۱) سید محمد باقر شاہ صاحب (۲) حکیم سید محمد ابراہیم صاحب موسوی (۳) سید رکن عبد اللہ شاہ صاحب (۴) سید رافض حسین صاحب (۵) سید حسین شاہ صاحب۔ (۶) خانصاحب میجر محمد سرور صاحب (۷) سید حسین شاہ صاحب

جھنگ ملتان سے دوسرے روز ۸ بجے جھنگ کو روانہ ہوگیا جھنگ میں ہمارے انجمن کے قدیم ممبر آغا نثار احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر موجود ہیں۔ ان کی کوٹھی پر پہنچا تو ملازم سے معلوم ہوا کہ وہ دورہ پر تشریف لیگئے ہیں۔ اور بیگم صاحبہ نے قیام کیلئے فرمایا۔ لیکن یہاں سے میں اسٹیشن واپس جانا چاہتا تھا اور انجمن کے پیشکار صاحب کے ایک متعارف مولوی سید حسن صاحب مدرس ہائی اسکول موجود تھے۔ وہاں لیگئے ان کو ممبر بنایا اور اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ منٹگمری میں میری طبیعت خراب ہوگئی بخار و کھانسی وغیرہ میں مبتلا ہوگیا اور ۱۵ رجون کو دہلی بخیر و عافیت نواب صاحب کے یہاں پہنچا۔

ایک مولوی صاحب وعظ کہہ رہے تھے۔ فرماتے تھے کہ زاہدوں کو۔ عابدوں کو پرہیزگاروں کو اللہ پاک جنت الفردوس میں طرح طرح کے میوے۔ قسم قسم کے کھانے شربت شیر وغیرہ مرحمت فرمائے گا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ مولوی صاحب کو چاہئے کہ یہ بھی فرمادیں کہ جو پنجاب کا دورہ کریگا اس کو انواع و اقسام کے کھانے رنگ برنگ کی مٹھائیاں۔ پلاؤ۔ زردہ۔ بریانی۔ لیمن۔ شربت سیب۔ انار۔ انگور۔ آڑو۔ آم وغیرہ ملینگے لیکن روٹیاں ایسے سنگدست کی پکی ہوئی ہوں گی کہ ایک ماہ سے قبل ہضم نہیں ہوسکتی ہیں اور یو۔پی والوں کو ضرور بیمار ڈال دیں گی۔ پنجاب کی روٹیاں ہضم نہ ہوسکیں اور بیمار پڑگیا اور علیل ہوکر پشاور۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ ٹیکسلا۔ کیمبل پور وغیرہ نہ جاسکا اور ۱۶ رجون کو امروہہ واپس آگیا۔

اعجاز جارچوی بی۔اے۔بی۔ٹی۔ پروپیگنڈا سکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین امروہہ

حاجی صاحب قبلہ کا سفر

از عالیجناب سید جلال الدین حیدر صاحب قبلہ۔ ایم۔اے۔ جلال منزل جھوائی ٹولہ لکھنؤ

دسمبر ۱۹۳۸ء میں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی کارکن کمیٹی کا سالانہ جلسہ جو دہلی میں ہوا اس میں بعض موانع کے سبب سے میرا شرکت کا ارادہ نہ تھا۔ لیکن ہز ہائینس میر علی نواز خاں مرحوم والی خیرپور سندھ کی بے وقت وفات اسی زمانہ میں واقع ہوئی۔ تعزیت کی غرض سے شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ کی جانب سے میں بھیجا گیا۔ اس موقع سے میں نے یہ فائدہ اٹھایا کہ دہلی کا ایک خلاف امید پہنچکر جلسہ سالانہ میں شریک ہوا۔ خیرپور جاتا ہوا راہ میں ایک روز کے لئے پٹیالہ اتر گیا۔ اپنے دیرینہ کرم فرما خلیفہ سید محمد ہاشم صاحب قبلہ کی امداد سے بعض قدیم ممبر صاحبان سے رقم وصول کی اور ان حضرات کو بقایا کے دلدل سے باہر نکالا تین جدید ممبر بھی ہاتھ آئے۔

خیرپور میں انجمن کیلئے کام کرنے کا کوئی موقع نہ تھا۔ لیکن وہاں سے واپسی میں یہ قصد کیا کہ ملتان۔ منٹگمری۔ لدھیانہ۔ انبالہ۔ اور امروہہ ہوتا ہوا لکھنؤ واپس آؤں گا۔ لیکن اپنی پیرانہ سالی اور بیماری کے سبب سے اپنی قوت کا صحیح اندازہ کرنے میں اب اکثر غلطی کرتا ہوں ۷ رجنوری کو خیرپور سے روانہ ہوا۔ ان دنوں ان اطراف میں سردی اس بلا کی تھی کہ بعض غربا کی موتیں محض سردی کی زیادتی کے سبب سے واقع ہوگئی تھیں۔ میں نے اپنے خیال میں اپنے درجہ کی سب کھڑکیاں بند کرلی تھیں لیکن ایک کھڑکی میں صرف جالیاں لگی ہوئی تھیں جس میں سے رات بھر ناٹے کی ہوا آیا کی۔ میرا گدا لحاف اور کمبل مقابلہ نہ کرسکا۔ اس غلطی کا احساس صبح کے پانچ بجتے بجتے ہوا۔ جبکہ مجھ پر برد اطراف شروع ہوچکا تھا۔ اور میرے ہاتھ پاؤں قابو سے جاچکے تھے۔ میرے ملازم کو خبر ہوئی تو اس نے کسی اسٹیشن پر گرم چائے اور گرم دودھ پلاکر حرارت پہونچائی۔ لیکن اس سوء اتفاق کی وجہ سے ملتان و منٹگمری کو میں نے خیرباد کہا۔ اور سیدھے لاہور کا ارادہ کیا تاکہ آخری خدمات وہ حضرات بجالائیں جن کے درمیان میری کام کی زندگی کا بڑا حصہ گذرا تھا۔ رات کسی طرح گذر گئی اور آفتاب جیوں جیوں بلند ہوتا گیا میری حالت خود بخود درست ہوتی گئی۔ اور سہ پہر کو جب میں ایچیسن کالج میں پہونچا تو مجھے اپنی اس کمزوری کے اظہار کرنے میں ندامت محسوس ہونے لگی کہ میں یہاں اپنے خیال میں مرنے کے لئے آیا تھا۔

لاہور میں مجھے انجمن کا کوئی خاص کام کرنا مدنظر نہ تھا - نہ میں یہاں اس قدر قیام کرسکتا تھا - پھر بھی بعض قدیم ممبران سے جو باقی دار تھے تقاضا کرسکا - لاہور سے میں لدھیانے پہونچا اور مولوی سید محمد سبطین صاحب کی وساطت سے پانچ ممبر بنائے - لدھیانہ سے انبالہ آیا - یہاں میرے قدیم عنایت فرما سید ظفر حسین صاحب نے میری بہت زیادہ مدد کی اور چھ نئے ممبر بنوادئے - انبالہ سے میں دہلی ہوتا ہوا امروہہ آیا - یہاں سید اعجاز حسین صاحب جارچوی کی وساطت سے نو ممبر بہم پہونچ گئے - ان سارے مقامات میں کل ۲۳ ممبر ہاتھ آئے - میرے اکثر کرم فرماؤں نے میری دعوت مدارات مختلف عنوان سے کی - جس کے لئے میں سب صاحبوں کا شکر گذار ہوں - نام بنام کہاں تک تذکرہ کروں -

اپریل سے آخر ستمبر ۳۵ء تک میں سفر عتبات عالیات میں ہندوستان سے باہر رہا - اس سفر کا کوئی تعلق انجمن سے نہ تھا - لیکن یہ تو ممکن ہی نہیں کہ انجمن کا ذکر خیر مناسب مواقع پر نہ آئے - کربلائے معلّٰی اور بغداد میں چند ممبر صاحبان موجود ہیں - ان سے خصوصیت کے ساتھ جاکر ملاقات کی - کربلا میں ایک قدیم وظیفہ دار صاحب بھی مقیم ہیں پچیس ۲۵ روپے ان سے بھی مطالبہ انجمن میں وصول کرلایا - دمشق میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب خادم زینبیان نے آمادگی ظاہر کی کہ اگر میرے پاس انجمن کے کاغذات موجود ہیں تو میں برہا اور افریقہ کے شیعہ تجار صاحبان کو ممبر بنا سکوں گا -

اکتوبر میں شرکت مجالس سالانہ کیلئے میں فیض آباد گیا تھا - اس موقع سے فائدہ اٹھاکر میں اکبرپور بھی گیا - ماسٹر سید اختر حسین صاحب اور ان کے والد ماجد کی مہربانی سے چند ممبر بھی ہاتھ آئے - اور ایک قدیم وظیفہ دار صاحب کے ذمہ کا مطالبہ بھی جو بلا سبب رکا ہوا تھا، ادا ہوگیا، فشکر للّٰہ -

سید جلال الدین حیدر - جلال منزل - جھوائی ٹولہ - لکھنؤ - ۵ ۱۲/۳۶ ء

مالی حالت

خدا کے فضل وکرم سے انجمن کی مالی حالت سال بسال بہتر سے بہتر ہوتی چلی جارہی ہے جیسا کہ آپ کو انجمن کی سالانہ رپورٹوں کے ملاحظہ سے معلوم ہوا ہوگا سال زیر رپورٹ میں تقریباً دو ہزار روپیہ کا اضافہ انجمن کے چندہ کی آمدنی میں ہوا اور واپسی قرض حسنہ کی آمدنی میں تقریباً ساڑھے تین سو روپیہ کا - انجمن کی یہ مالی ترقی یقیناً باعث اطمینان ہے انجمن کو اس بات کا بجا فخر ہے کہ اسنے فرزندان ملت کی تعلیمی واقتصادی فلاح کے لئے تقریباً ایک لاکھ پینتیس ہزار چھ روپے کی گراں قدر رقم خرچ کرڈالی ہے اس کے باوجود بھی انجمن کے سرمایہ مستقل میں بفضلہ پچاس ہزار روپیہ موجود ہے اور ہر سال حاصلشدہ آمدنی کا بقدر ایک چوتھائی سرمایہ مستقل فنڈ میں جمع ہوتا رہتا ہے - گویا انجمن کی بنیادیں مضبوط اور اسکا مستقل درخشاں وتاباں ہے -

یہ سچ ہے کہ انجمن کی مالی حالت قابل اطمینان ہے لیکن قوم کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے یہ رقم کچھ بھی نہیں ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ اپنے حلقہ اثر میں مستقل اور پائدار ممبر فراہم کرکے اس نیک برادری کو وسیع سے وسیع تر بنائیں اور اس کے سرمایہ مستقل کو لاکھوں تک پہنچا دیں -

انجمن کی اس سال کی آمدنی کی تفصیل کی آگاہی کیلئے اسی رپورٹ کے ضمیمہ جات ملاحظہ فرمائیے -

سرمایہ مستقل

عالمگیر اقتصادی حالت کا اثر ہر سال انجمن کی آمدنی پر بھی پڑ رہا ہے - منافع کی رقم ہر سال کم ہوتی جاتی ہے ڈاکخانہ ڈھائی روپے سیکڑہ اور امپیریل بنک ڈیڑھ روپیہ سیکڑہ دیتا ہے - اب آپ ہی فرمائیے کہ آمدنی میں اضافہ کیونکر ہو - ان امور کو پیش رکھکر مخدوم ملت جناب خواجہ غلام السبطین صاحب بی - اے - نے جن کو ایسے معاملات میں خاص تجربہ ہے یہ تجویز پیش فرمائی تھی کہ سرمایہ مستقل کے ایک حصہ کو جائداد کی شکل میں منتقل کردیا جائے - چنانچہ دسمبر ۳۵ء کے جلسہ سالانہ میں اس مد کیلئے پندرہ ہزار روپیہ کی رقم منظور بھی ہوگئی تھی لیکن اس رقم سے کسی اچھی جائداد کا ملنا مشکل تھا اسلئے خواجہ صاحب موصوف کی خواہش پر میں نے ممبران مجلس انتظامیہ سے دوران سال میں استصواب کیا کہ بجائے پندرہ ہزار کے اس کو تیس ہزار کردیا جائے - بعض ممبران نے جن میں جلال ملت حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب بھی شامل تھے سکوت سے کام لیا - اور فخر قوم جناب مولوی سید کلب عباس صاحب اور رئیس ملت جناب ڈاکٹر حاجی حیدر علی خاں صاحب نے تو اس تجویز کے اصول ہی سے مخالفت کی - فخر قوم نے تو یہانتک تحریر کردیا کہ جس ادارہ کو برباد کرنا مقصود ہوتا ہے اس کے سرمایہ کو اسطرح لگایا جاتا ہے - اس لئے اس تجویز کو آیندہ جلسہ سالانہ کے لئے ملتوی کردیا جائے اور ۳۶ء کے جلسہ سالانہ میں اس کے ہر پہلو پر پھر غور کرکے اس کو عملی جامہ پہنایا جائے - ان کی تجویز کے اس حصہ سے فدائے ملت سید تجمل حسین صاحب نے بھی اتفاق کیا تھا لیکن باوجود ان حضرات کی مخالفت اور اوّل الذکر حضرات کی خاموشی کے کثرت آرا نے اس تجویز کو پسند کیا معاملہ نہایت اہم تھا اور ان مخلص کارکنان انجمن کے مشوروں اور خاموشی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا اس لئے میں نے خواجہ صاحب موصوف کی خدمت میں ان تمام حضرات کی تحریری رائیں پیش کردیں جن کو پڑھنے کے بعد ہم دونوں نے فخر قوم مولوی سید کلب عباس صاحب اور سید تجمل حسین صاحب کی تجویز سے کہ اس مسئلہ کو پھر جلسہ سالانہ میں پیش کردیا جائے اتفاق

کیا اور باوجود کثرت رائے کی موافقت کے اس کو عملی جامہ پہنانا پسند نہ کیا۔

دسمبر ۱۹۳۶ء کے جلسہ سالانہ کے ایجنڈے میں اس تجویز کو پھر شامل کیا اور خواجہ صاحب موصوف سے شرکت جلسہ کی درخواست کی لیکن صاحب موصوف بعض نہایت اہم مشاغل کی وجہ سے شریک جلسہ نہ ہو سکے امسال جلسہ اجلاس کانفرنس کی وجہ سے لکھنؤ میں منعقد ہوا تھا اس لئے ممبران مجلس انتظامیہ بھی ہر سال کی نسبت زیادہ شریک ہوئے اور ممبران عمومی میں سے بھی پندرہ بیس حضرات نے شرکت فرمائی مخر قوم جناب مولوی سید کلب عباس صاحب اجلاس کانفرنس کے انتظامات میں اس قدر منہمک تھے کہ کسی جلسہ کی شرکت کیلئے چند منٹ بھی نہ نکال سکے لیکن اس تجویز کے متعلق خصوصیت سے اپنے بھائی سید کلب مصطفےٰ صاحب کے ہاتھ ایک تحریر بھیجکر یہ خواہش کی کہ اس تجویز کو فلاں دن اور فلاں وقت پیش کیا جائے تو وہ بھی شریک ہو سکیں گے چنانچہ اُن کی خواہش کو پورا کیا گیا اور جب تجویز پیش ہوئی تو موصوف بھی شریک جلسہ تھے تجویز کے ہر پہلو پر خوب گرما گرم بحث ہوئی نقصانات اور فوائد پر حاضرین جلسہ نے روشنی ڈالی لیکن جناب صدر نے جب ووٹ طلب کئے تو کثرت آرا نے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ میری رائے ناقص میں تجویز انجمن کیلئے بہت بہتر تھی لیکن اسکو عملی جامہ پہنانے میں ذمہ داری بھی کافی تھی اس لئے اُس گرانباری سے جلو ہستے چھوٹے ؎

نکلنا زلف کے پھندے سے کوئی آساں تھا
میرے خدا نے بچایا ہے بال بال مجھے

اس لئے انجمن کا سرمایہ مستقل اُسی طرح جوں کا توں موجود ہے اگر کسی صاحب کے ذہن میں اُن تجاویز کے علاوہ جو گذشتہ جلسہ میں اس سلسلہ میں پیش کی جا چکی ہیں اور کثرت آرا سے مسترد ہو چکی ہیں جنکا ذکر جلسہ سالانہ کی سرخی کے ماتحت آگے آئیگا کوئی اور تجویز ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ امسال پھر جلسہ سالانہ میں اُس کو ایجنڈا میں شامل کر لیا جائے۔

اتنا عرض کرنے کے بعد سرمایہ محفوظ کا حساب پیش کرتا ہوں :-

سرمایہ محفوظ بروئے حساب از ۱۹۱۲ء تا ۱۹۳۲ء ۶-/۹/ ۸ ۳۶۵۹ روپیہ ہونا چاہئے تھا مگر ۱۹۳۲ء کے قبل کے سالوں میں کیش سرٹفکیٹ اور دوسرے سرمایہ مستقل کا منافع آمدنی میں شامل ہو کر وظائف پر تقسیم نہیں ہوتا رہا ہے اسلئے سرمایہ محفوظ بڑھ گیا اور ۱۹۳۲ء کے آخر تک جو رقم سرمایہ محفوظ متصور ہو کر بصورت کفالت ناجات وقیمت واپسی کیش سرٹفکٹ انجمن کے پاس محفوظ تھی وہ رقم ۵۰۰۲۵/۱۳/ تھی اس لئے ۱۹۳۲ء کے جلسہ سالانہ میں بنظر سہولت وصحت حساب سرمایہ محفوظ کو پچاس ہزار روپیہ قرار دیکر یہ طے پایا تھا کہ اس وقت تک جب تک کہ جو فرق مذکورہ بالا واقعی رقم سرمایہ محفوظ اور رقم موجودہ سرمایہ محفوظ یعنی پچاس ہزار میں ہے دور نہ ہو جائے مزید داخلہ سرمایہ محفوظ میں نہ کیا جائے۔ صرف کاغذی حساب سرمایہ محفوظ کا لگایا جائے جس سے پتہ چلتا رہے کہ کب مذکورہ بالا فرق دور ہوتا ہے چنانچہ اسی قاعدہ کی بموجب اس سال بھی سرمایہ محفوظ میں مزید داخلہ نہیں ہوا بلکہ صرف کاغذی حساب لگا لیا گیا ہے بروئے حساب سرمایہ محفوظ کا نقشہ حسب ذیل ہے ؎

	روپیہ آنہ پائی
سرمایہ محفوظ لغایتہ آخر دسمبر ۱۹۳۵ء	۴۳۰۹۲-۱-۰
سرمایہ محفوظ بابتہ ۱۹۳۶ء	۲۲۷۳-۱۳-۰
سرمایہ محفوظ تا آخر دسمبر ۱۹۳۶ء	۴۵۳۶۵-۱۴-۰

وظائف

جب کہ ہر سال تقسیم وظائف کی اطلاع پر چند ممبران کی شکایات موصول ہوئی ہیں کہ اُن کے امیدواران کو وظیفہ نہیں دیا گیا اسلئے ممبری سے نام خارج کر دیا جائے اس سال بھی موصول ہوئیں ان میں سے بعض حضرات نے تو اخبارات میں مجلس انتظامیہ کے فیصلہ کے خلاف پروپاگنڈہ کی دھمکی بھی دی لیکن میں نے ان کے امتنازناموں کے جواب میں انجمن کے طریقہ کار کو باتفصیل تحریر کر کے استدعا کی کہ اگر اس سے بھی آپ حضرات کی غلط فہمی دور نہ ہوئی ہو تو پھر شوق سے اخبارات میں شور وعمل مچائیے لیکن اس کا خیال رہے کہ انجمن کو آپکے اس طرز عمل سے کوئی نقصان پہنچا تو اوس کی تمامتر ذمہ داری آپ پر عائد ہوگی۔ نہایت شکر کا مقام ہے کہ تمام حضرات نے میری مجبوری اور مجلس انتظامیہ کے فیصلہ کو تسلیم کر لیا اور بدستور ممبر رہ کر اس خادم دیرینہ پر خاص کرم فرمایا میں بحیثیت سکریٹری ان سب حضرات کا بیحد ممنون ومتشکر ہوں اور آئیندہ کیلئے تمام ممبران سے نہایت عاجزی سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر وظائف کے خلاف آپ صاحبان میں سے کسی کو کوئی شکایت ہو تو اخباری دنیا میں لانے سے قبل سکریٹری کو واقعات پر پوری پوری روشنی ڈالنے کا موقعہ عنایت فرمائے۔

۱۹۳۶ء میں آٹھ ہزار چھ سو اٹھارہ روپیہ کی رقم وظائف پر تقسیم کرنے کیلئے منظور ہوئی ہے اس کی تفصیل اس رپورٹ سے معلوم ہوگی جو بطور ضمیمہ رپورٹ میں شامل ہے

وظیفہ داران قدیم

اس سال بھی وصولی کا کام مخدومی ومعظمی جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب نے خادم کی درخواست پر انجام دیا اور ۲۶۱۶/۱/۰ کی رقم سابق وظیفہ داران سے وصول فرمائی۔ ان میں سے صرف ایک امروہوی صاحب نے اس شکایت پر کہ حاجی صاحب کے سپرد یہ خدمت کیوں کر دی گئی اپنی ادائگی بند کر دی۔ میں دو سال سے متواتر ان کی خدمت میں عریضے ارسال کر رہا ہوں کہ اگر حاجی صاحب

سے آپ اس قدر خفا ہیں تو وہ رقم صدر دفتر میں بھیجتے رہئے لیکن ان بندہ اللہ نے ایک خط کا بھی جواب اس وقت تک نہیں دیا اور نہ کوئی رقم اس سلسلہ میں دفتر میں ارسال کی بلکہ ممبری کا چندہ بھی بند کر دیا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے حضرات کو کس طرح راضی کیا جائے۔ وصولی کی مفصّل کیفیت حاجی صاحب کی رپورٹ سے آپ حضرات کو معلوم ہوگی جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

هُوَ الْمُعِیْن

رپورٹ وصولی مطالبات از وظیفہ داران انجمن وظیفۂ سادات و مومنین بابت سنہ ۱۹۳۶ء

برادران ملت۔ سلام علیکم۔ قدیم وظیفہ داروں سے وصولی کی ذمہ داری اس سال بھی میرے ہی اوپر رہی۔ اگرچہ اس سال کا میرا بیشتر حصّہ ہندوستان سے باہر عراق و شام و فلسطین و ایران کے مشاہد مقدسہ کی زیارات میں گذرا۔ اور اس طویل زمانہ میں بلکہ اس سے کچھ قبل و بعد بھی میری خدمات کو میرے مہربان عزیز خواجہ نورالدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ممبر ۲۸۶۴ نے انجام دیا۔ خواجہ صاحب باوجودیکہ اپنی ملازمت کے باعث عدیم الفرصت تھے لیکن آپ نے انجمن کے کاموں کو ایسی تن دہی اور محنت اور حسن و خوبی سے انجام دیا کہ یہ پتہ نہ چل سکا کہ اتنے طویل عرصہ تک کام کسی نئے آدمی کے ہاتھ میں تھا۔ واپسی پر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جہاں تک انجمن کا تعلق ہے میں کہیں باہر گیا ہی نہ تھا۔ میں خواجہ صاحب کا بیحد شکرگذار ہوں بے شک اس کامیابی میں بڑا ہاتھ شاکر حیدر علی صاحب محرر انجمن کا ہے کہ وہ محنت کرنے میں وقت بے وقت جمعہ یا اتوار عید یا بقرعید کی قطعًا پرواہ نہیں کرتے اور اپنے فرائض کو بڑی محنت اور ایمان داری سے انجام دیتے ہیں۔

میرے سفر عتبات عالیات کے حالات بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ غیر متعلق ہونے کے سبب سے ان سے قطع نظر کرتا ہوں لیکن میری یہ کمزوری ہے کہ اتنا عرض کئے بغیر آگے بڑھا نہیں جاتا کہ مقامات مقدسہ میں میرا بہترین وظیفہ انجمن و ممبران انجمن و وظیفہ داران انجمن زندہ و مردہ کیلئے خیر الدنیا و آخرت کی دعاگوئی پر مشتمل تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

انجمن کے قدیم وظیفہ داروں میں سے حکیم مولوی رعایت حسین صاحب زبدۃ الحکماء عرصہ سے کربلائے معلّی میں مقیم ہیں۔ عراق کے خاص قوانین کے سبب سے مستقل آمدنی کا ذریعہ طبابت کو نہیں بنا سکے۔ لیکن بحمد اللہ عزت و آبرو کے ساتھ وہاں بسر کر رہے ہیں۔ قیام کربلا معلّی کے زمانے میں میں انہیں کے مکان پر مقیم رہا۔ جس خلوص اور محبت کا برتاؤ حکیم صاحب نے میرے ساتھ کیا میں اس کا کسی طرح شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ الحمد للہ کہ ایک رقم مطالبہ انجمن میں بھی

ان کے حساب میں وصول ہوئی۔ میری دعا ہے کہ حکیم صاحب کی آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ بھی نکل آئے تاکہ وہ اطمینان کے ساتھ اپنی خواہش کے مطابق وہاں بسر کرسکیں اور انجمن کے بارے بھی سبکدوشی حاصل کرسکیں

کربلا اور کاظمین میں انجمن کے دو تین ممبر صاحبان مجاورت یا ملازمت کے سلسلہ میں مقیم ہیں۔ ان سے میں نے خصوصیت سے جا کر ملاقات کی۔ اور تعلقات برادرانہ کو بڑھایا

نجف اشرف میں انجمن کے وظیفہ دار مولوی سید ممتاز حیدر صاحب تعلیم کی تکمیل ایک حد تک کر چکے تھے۔ اور عنقریب ہندوستان واپس ہونے والے تھے مجھے اس امر کے تحریر کرنے میں مسرت ہوتی ہے کہ میں نے مولوی صاحب کے تقویٰ و پرہیزگاری اور تحصیل علم میں محنت و جانفشانی کا لوگوں کو معترف پایا۔

نجف اشرف حقیقت میں شیعہ مذہبیات کی ساری دنیا میں واحد یونیورسٹی ہے دنیا کے مختلف بلاد و امصار سے کئی کئی ہزار طلبا ربّانی یہاں سالانہ کسب کمال کرتے اور پھر اپنے اپنے علوم کی ضیا باری سے اپنے اپنے ملک کو منور کرتے رہتے ہیں۔ اس یونیورسٹی کے اخراجات کے بار اب تک زیادہ تر ایرانی حضرات پر تھا۔ لیکن حکومت پہلوی نے جب سے قدغن کر دیا ہے۔ ایران سے طلبائے نجف کی امداد بالکل بند ہو گئی ہے۔ میں آقائے آقا آغا سید ابوالحسن صاحب اصفہانی مدظلہٗ (جن پر نجف کی تعلیمی تنظیم کا سارا بار ہے) اور آقائے آقا میرزا محمد حسین صاحب نائینی قبلہ مرحوم کی خدمات میں جب حاضر ہوا تھا تو دونوں صاحبان کو اس معاملہ میں نہایت متفکر پایا تھا۔ اگر خدانخواستہ یہ تعلیم گاہ مالی مشکلات کے سبب سے بند ہو گئی تو یہ مذہب جعفری پر ایسی کاری ضرب ہوگی کہ اس کے خیال سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آغا سید ابوالحسن صاحب سے انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے وظائف نجف اشرف کا جب ذکر کسیقدر تفصیل سے آیا تو موصوف الیہ نے تین سال کی مدت تعلیم کو ناکافی ظاہر فرمایا اور ارشاد ہوا کہ ہندوستان کے اکثر طلبہ جن کتابوں کو ہندوستان میں پڑھ لینا بیان کرتے ہیں ان میں سے بعض کتابوں کو انہیں یہاں از سر نو پڑھنا پڑتا ہے۔

ہر ایک وظیفہ دار کے ذمہ علیحدہ علیحدہ مطالبہ اور وصولی کا حال ضمیمہ جات میں مفصّل درج ہے۔ لیکن مجمل کیفیت سمجھنے کیلئے نقشہ مندرجہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے۔

نقشۂ ہذا کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۹۳۶ء کے آخر تک انجمن نے ۵۶۴ طلبہ پر تقریبًا ایک لاکھ ساڑھے چھبیس ہزار روپیہ صرف کیا جن میں سے ۱۱۷ صاحبوں نے اپنے ذمہ کا کل مطالبہ ادا کر دیا۔ ان میں سے دس صاحبان وہ ہیں جنہوں نے اس سال سبکدوشی حاصل کی۔ بعض ان میں سے انجمن کے ممبر پہلے سے ہیں۔ بعض نے اب ممبری

قبول کی ہے۔

ان وظیفہ دار صاحبان کی تعداد جو اپنے انجمن کے بارے سبکدوش ہو چکے سو سے اوپر ہے۔ ہر سال اس تعداد میں انشاءاللہ اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔ اس شرافت نسبی اور عالی گہری کی بنا پر جو ہمارے وظیفہ داروں کا طرۂ امتیاز ہے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ جس قدر انجمن کی فلاح و بہبود کا خیال ہمارے قدیم وظیفہ داروں کو ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اس قدر دوسروں کو ہونا مشکل ہے۔ اسلئے میری تمنا ہے کہ انجمن کے قدیم وظیفہ دار صاحبان جو اپنا مطالبہ ادا کر چکے ہیں۔ اپنے تئیں ایک مخصوص جماعت میں منظم کر لیں۔ مجموعی طور سے غالباً زیادہ انجمن کو زیادہ فائدہ پہونچا سکیں گے بہ نسبت اس کے کہ وہ انفرادی طور سے پہونچا رہے ہیں۔ اس کی تحریک میں نے شروع کر دی ہے۔ کیا عجب ہے کہ۔

ہمیں مصنیہ بر آرد پر و بال

جنکے ذمہ مطالبہ نہیں رکھا گیا ان کی تعداد ۲۵ ہے۔ ان میں سے تین صاحبوں نے اس سال رحلت فرمائی۔ پروردگار عالم ان کی روح کو اب راحت ابدی اور اطمینان کلی کرامت فرمائے۔ اور ان کے غمزدہ اعزا کو توفیق صبر مرحمت کرے۔ میں اپنی اس تجویز پر ابھی تک قائم ہوں کہ انجمن کے وظیفہ کے شرائط میں جہاں اقرار نامہ کا تحریر کرنا ہے وہاں طبی سرٹیفکیٹ کا داخل کرنا بھی ضروری قرار دیا جائے۔ اگر اور فائدہ ہوگا تو تھوڑی سی زبان بندی تو ہو جائیگی۔ انجمن ایک اعتراض سے تو بچ جائیگی۔

الحمدللہ کہ ادا کرنے والوں کی تعداد بڑھتی اور نہ ادا کرنے والوں کی گھٹ رہی ہے۔ نہ ادا کرنے والوں کی خانہ کیفیت میں بعض حضرات کے متعلق اندراج ملیگا کہ۔ "پتہ نہیں چلتا"۔ ناظرین کرام سے ان کا پتہ چلانے کی درخواست کرتا ہوں۔

اس سال کی مجموعی وصولی قدیم وظیفہ داروں سے دو ہزار چھ سو سے زاید ہے غنیمت ہے۔ دس وظیفہ دار صاحبان اس سال اپنے بار سے سبکدوش ہوگئے۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء۔ اور تیس نئے صاحبان میرے تقاضائے نشت سے ادائیگی کی طرف مائل ہوئے۔

درسر نہ ہوائے مال و جاہے دارم ؛ در دل نہ غم زر و سیاہے دارم
صاحب نظرے تو جہے گر نکند ؛ چوں آئینہ چشم یک نگاہے دارم

احقر جلال الدین حیدر۔ جلال منزل۔ بھتوئی ٹولہ۔ لکھنؤ۔ عید قربان - ۲۲ ھ ۶

استصواب از ممبران کارکن کمیٹی

سال زیر رپورٹ میں صرف ایک مرتبہ ذریعہ خط ممبران کارکن کمیٹی سے استصواب رائے کی نوبت آئی استصواب اور اس کا نتیجہ ذیل میں درج ہے تاکہ اس سے آپ کو استفسار کی نوعیت اور جواب کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔

استصواب مورخہ ۲۹ر اپریل سنہ ۱۹۳۶ء

برادر مکرم سلام علیکم و علی من لدیکم۔ امورات ذیل میں استصواب کی ضرورت ہے براہ کرم اپنی رائے سے جلد از جلد مطلع فرمائیے۔

(الف) جلسۂ سالانہ سنہ ۱۹۳۵ء میں تجویز متعلق بلڈنگ دفتر انجمن و اضافہ آمدنی بایں الفاظ پیش ہوئی تھی کہ ملک کی اقتصادی حالت خراب ہے۔ کاروبار تباہ ہیں۔ روپیہ کا نرخ گرا ہوا ہے اور برابر گرتا جا رہا ہے ایسے زمانہ میں انجمن ہذا کا روپیہ سرمایہ محفوظ کو بنک میں ڈیپازٹ کرانے یا پرامیسری نوٹوں کے خریدنے میں سراسر نقصان ہے اور مومنین کے بچوں کی تعلیمی حالت میں بجائے آسانیوں کے دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس لئے سرمایہ محفوظ کو جلد سے جلد جائداد کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے۔ طے یہ پایا کہ سکریٹری صاحب خواجہ غلام السبطین صاحب پانی پتی سے مشورہ کرکے ایک گشتی چٹھی کے ذریعہ ممبران کارکن کمیٹی سے پندرہ ہزار روپیہ کیلئے استصواب فرمائیں

قبل اس کے کہ ممبران کارکن سے استصواب کیا جائے، میں نے اور جناب خواجہ صاحب ممدوح نے دہلی کی اکثر عمارتوں کو خریدنے اور اُن کے کرایہ پر اٹھانے کے متعلق معلومات حاصل کیں اس کے بعد جس نتیجہ پر ہم دونوں آدمی پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ پندرہ ہزار روپیہ میں کوئی اچھی عمارت نہیں مل سکتی جس سے انجمن کافی فائدہ اٹھا سکے اب جناب خواجہ صاحب ممدوح کی یہ رائے ہے کہ اگر پندرہ ہزار روپے کے بجائے تیس ہزار روپے کی منظوری اس کام کیلئے دے دی جائے تو دہلی میں کسی مناسب جگہ پر ایسی عمارت بنوائی یا خریدی جا سکتی ہے جس سے کہ انجمن کو کافی فائدہ پہنچنے کا امکان ہے لہٰذا براہ کرم اس کام کیلئے تیس ہزار روپے کی منظوری اگر آپ حضرات مناسب سمجھیں تو عطا فرمائیں۔

(ب) جناب سید محمد مستحسن صاحب زیدی ممبر انجمن نے انتقال فرمایا ہے۔ اظہار ہمدردی و افسوس ان کی جگہ کارکن کمیٹی میں اسوقت خالی ہے۔ مرحوم میرٹھ میں چندہ کی وصولی اور وظائف کی تقسیم کا کام بڑی اچھی طرح انجام دیتے تھے اب وہاں کیلئے ضرورت ہے کہ مولوی سید ابرار حسین صاحب ممبر انجمن ۶۴۷ کو کارکن کمیٹی کا ممبر بنا دیا جائے صاحب ممدوح وصولی وغیرہ کا کام بخوبی انجام دیں گے۔

(ج) سید کوثر حسین صاحب طالب علم بی، اے، فائنل کلاس رامجس کالج دہلی انجمن کے وظیفہ دار ہیں اُن کا وظیفہ بارہ روپیہ ماہوار کے حساب سے اپریل سنہ ۱۹۳۶ء تک کا

محض اس خیال سے منظور کیا گیا تھا کہ اپریل میں سالانہ امتحان ختم ہو جائیگا لیکن سید صاحب چار حاضریوں کی کمی کی وجہ سے سالانہ امتحان میں نہ بیٹھ سکے اب اُن کو اپریل سے پھر وظیفہ کی ضرورت ہے پرنسپل نے بھی وظیفہ جاری کرنے کی سفارش فرمائی ہے سید صاحب کو منظور شدہ وظائف سے روپیہ مل سکتا ہے اسلئے کہ بعض امیدواروں نے دوران سال میں اپنے منظور شدہ وظائف سے فائدہ نہیں اُٹھایا میں سفارش کرتا ہوں کہ اس آخری سال کیلئے اپریل سے دسمبر ۱۹۳۶ء تک کا وظیفہ بحساب بارہ روپیہ ماہوار منظور کر لیا جائے۔

مندرجہ بالا استصواب کے جواب میں مندرجہ ذیل حضرات کی آرا موصول ہوئیں

(۱) سید اعجاز حسین صاحب جارچوی ممبر ۳۱۳۴ - (۲) محمود علی صاحب ہاشمی ممبر ۳۱۳۶ (۳) سید تحمل حسین صاحب ممبر ۶۷۸ - (۴) ڈاکٹر حاجی حیدر علی خاں صاحب ممبر ۲۴۵۰ - (۵) خواجہ غلام السیدین صاحب ممبر ۲۶۱۰ - (۶) حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ممبر ۲ - (۷) مولوی سید کلب عباس صاحب ممبر ۵۱۰ - (۸) ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب ممبر ۱۲۴۴ - (۹) سید محمد حسنین صاحب ممبر ۱۹۱۷ -

(الف) تجویز متعلق تیس ہزار روپیے برائے عمارت کو ممبران نمبر ۳۱۳۴ و ۳۱۳۶ و ۱۹۱۷ و ۲۶۱۰ و ۲ اور ۱۲۴۴ نے منظور فرمایا ہے ممبر ۲۴۵۰ اور ممبر ۵۱۰ نے اتفاق نہیں کیا اور سید تحمل حسین صاحب ممبر ۶۷۸ نے سالانہ جلسہ تک ملتوی رکھنے کیلئے اپنی رائے دی

(ب) تجویز کہ سید ابرار حسین صاحب کو کارکن کمیٹی کا ممبر بنایا جائے تمام حضرات نے باتفاق آرا منظور کیا۔

(ج) تجویز کہ سید کوثر حسین صاحب کا وظیفہ جاری کیا جائے تمام حضرات نے اس تجویز سے اتفاق کیا سوائے مولوی سید کلب عباس صاحب ممبر ۵۱۰ کہ انہوں نے باکراہ منظور کیا۔

فیصلہ - بکثرت آرا مندرجہ بالا تمام تجاویز پاس ہوئیں۔

اضافہ ممبران

آخر دسمبر ۱۹۳۶ء تک ۹۳۰ عیسائی اس نیک اور کام کی برادری میں شامل ہوئے جن ممبروں نے ایک ممبر کی بھی برادری میں افزائش کی اُنہوں نے ایک حد تک اپنا فرض ادا کیا - میں کل حضرات مندرجہ بالا کا درجہ بدرجہ شکرگذار ہوں خصوصیت سے جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی کا جنہوں نے مختلف مقامات یو، پی و پنجاب کا دورہ فرما کر ۱۱۳ ممبر مرحمت فرمائے خاص شکریہ کا مستحق ہوں

دوسرا نمبر حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب کا ہے جن کا شکریہ پیش کرنے کی ضرورت اس وجہ سے نہیں کہ یہ سب کچھ اُن ہی کے لگائے ہوئے پودے کی آب یاری ہے جس سے جس قدر مسرت اُن کو ہوسکتی ہے دوسروں کو نہیں ہوسکتی۔

مولوی سید وصی حیدر صاحب بلگرامی اور ڈاکٹر سید محمد احمد صاحب نقوی کا بھی بیحد ممنون ہوں کہ انہیں سے اول الذکر صاحب نے بہار میں اور آخر الذکر صاحب نے عراق میں انجمن کے حلقہ اثر کو وسیع فرما کر مفید خدمت انجام دی - آغا وحید حسین صاحب تو فنا فی الانجمن ہیں اسلئے انکے بھی شکریہ کی ضرورت نہیں اس سال مسیح ممبر بنانے کے سلسلہ میں فی ممبر ایک جدید ممبر بنانے کی درخواست ہر ممبر سے کی ہے اور اس مقصد کیلئے ایک فارم بھی رپورٹ کے صفحہ پر لگا دیا ہے اور اسکے لئے فی ممبر ایک گھنٹہ انجمن کی نذر کرنے کیلئے گذارش کی ہے اگر اس درخواست کو آپ حضرات نے شرف قبولیت بخشا تو انشاء اللہ تعداد ممبران دوگنی ہو جائیگی آپ ہی فرمائیے کیا ایک جدید ممبر بھی آپ حضرات نہیں بنا سکتے۔

نمبر	نمبر ممبری	اسمائے گرامی	تعداد
۱	۳۱۳۴	سید اعجاز حسین صاحب جارچوی (آنریری پروپیگنڈا سکریٹری)	۱۱۳
۲	۲	حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب	۲۰
۳	۳۲۲۶	مولوی سید وصی حیدر صاحب بلگرامی	۱۵
۴	۲ و ۳۱۳۴	حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب و سید اعجاز حسین صاحب جارچوی	۱۴
۵	۲۴۳	سید احمد میرزا موسوی	۱۳
۶	۱۱۰۴	آغا وحید حسین صاحب	۱۱
۷	۳۳۳۹ ۳۱۳۴	سید عباس حسین شاہ صاحب گردیزی و سید اعجاز حسین صاحب جارچوی	۷
۸	۳۶۸۹	خلیفہ سید سعادت حسین صاحب	۷
۹	۳۰۲۳	میرزا مہدی رضا صاحب	۷
۱۰	۳۲۱۸	ڈاکٹر سید مسیب حسین صاحب	۶
۱۱	۳۷۰۹	سید ایوب علی صاحب نقوی	۶
۱۲	۳۴۲۵	سید اختر حسین صاحب	۶
۱۳	۲۰۹۴	منشی شیخ تفضل حسین صاحب	۶
۱۴	۸۹۶	ڈاکٹر سید محمد احمد صاحب نقوی	۵
۱۵	۳۱۳۶	محمود علی صاحب ہاشمی	۵
۱۶	۳۲۸۶	سید محمد شریف الحسن صاحب	۵
۱۷	۳۲۵۰	سید علی حیدر صاحب کاظمی	۵
۱۸	۵۷۳	سید ظفر حسین صاحب	۵
۱۹	۲ ۳۴۲۵	حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب و سید اظہر حسین صاحب	۵
۲۰	۳۶۰۶ ۳۱۳۴	سید حسین صاحب بلتستانی و سید اعجاز حسین صاحب جارچوی	۴

نمبر	رقم	نام	
۲۱	۴۴۲۱	ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب	۴
۲۲	۳۰۲۳ ۳۱۳۴	میرزا مہدی رضا صاحب و سید اعجاز حسین صاحب	۴
۲۳	۶۴۷	سید ابرار حسین صاحب	۴
۲۴	×	سید محمد حسین صاحب وظیفہ دار نمبر ۶۰۱	۴
۲۵	۲۷۵۹	سید جمیل حسین صاحب	۳
۲۶	۳۶۲۶ ۳۱۳۴	پروفیسر مولوی سید لقا علی صاحب نقوی و سید اعجاز حسین صاحب جارچوی	۳
۲۷	۳۲۴۷	سید محمد مہدی صاحب رضوی	۳
۲۸	۱۹۱۷	سید محمد حسنین صاحب	۳
۲۹	۲۷۷۳ ۳۳۹۱	سید زوار حسین صاحب فرید پوری	۳
۳۰	۶۵۷	حاجی سید العابدین صاحب	۳
۳۱	۶۳۳	سید علی حسین صاحب	۳
۳۲	۳۲۵۵	سید علی رضا صاحب	۲
۳۳	۳۲۳۴	سید فدا حسین صاحب رضوی	۲
۳۴	۳۷۰۲	مولوی سید علی اکبر صاحب رضوی	۲
۳۵	۱۰۷۳	خانصاحب سید منظور حسین صاحب	۲
۳۶	۳۳۳۹	سید عباس حسین شاہ صاحب گردیزی	۲
۳۷	۲۹۷۴	خواجہ غلام السبطین صاحب	۲
۳۸	۳۱۰۷	ڈاکٹر سید منصور حسن صاحب	۲
۳۹	۳۲۲۰	سید محمد عباس صاحب صفوی	۲
۴۰	۳۱۳۷	حاجی میر محمد محسن علی صاحب	۲
۴۱	۳۵۷۲	میرزا محمد کاظم صاحب	۲
۴۲	×	سید عزیز الحسن صاحب مچلی بھیت	۲
۴۳	۳۲۱۳	میر باقر حسین صاحب	۲
۴۴	۳۳۴۰	سید رضا حیدر صاحب زیدی	۲
۴۵		مولوی حسین احمد صاحب گوڈگانوہ	۲
۴۶	۳۷۰۱	سید محمد صالح صاحب جعفری	۲
۴۷	۲۶۹۶	آغا نثار احمد صاحب	۲
۴۸	۳۴۸۱	حکیم سید اجمل حسین صاحب	خود

نمبر	رقم	نام	
۴۹	۳۴۸۶	سید اعجاز حسین صاحب	خود
۵۰	۳۴۸۹	میرزا عاشق حسین صاحب	رر
۵۱	۳۴۸۰	منجانب وقف حاجی سید ضامن علی صاحب	رر
۵۲	×	حکیم محمد کاظم صاحب بنارس	۱
۵۳	۱۷۱۲	شیخ ممتاز حسین صاحب جونپوری	۱
۵۴	۵۱۰ ۶۷۸ ۲۴۳ ۳۰۸۴ ۳۱۳۴ ۱۸۶۰ ۵۷۳ ۳۱۴۶	مولوی سید کلب عباس صاحب سید تجمل حسین صاحب سید احمد میرزا صاحب مولوی سید ابن حسن صاحب جارچوی سید اعجاز حسین صاحب جارچوی سید رضا میرزا صاحب سید ظفر حسین صاحب محمود علی صاحب ہاشمی	۱
۵۵	۳۶۳۰	مولوی مفتی سید محمد احمد صاحب و سید اعجاز حسین صاحب	۱
۵۶	از کبر حنفیہ	ایک مرد مومن ساکن فتح پور منڈوا	۱
۵۷	۳۵۶۴	سید محمد عباس صاحب	خود
۵۸	۳۵۶۵	سید ہادی حسین صاحب رضوی	رر
۵۹	۲۴۳	سید احمد میرزا صاحب خواجہ غلام السبطین صاحب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی سید محمد مہدی صاحب	۱
۶۰	۳۳۹۹	سید محمد سعید صاحب	۱
۶۱	۶۷۸	سید تجمل حسین صاحب	۱
۶۲	۳۶۹۵	سید اختر عباس صاحب	خود
۶۳	۳۷۰۱	سید محمد صالح صاحب جعفری	رر
۶۴	۳۷۰۳	مولوی سید سجاد حسین صاحب	رر
۶۵	۳۷۱۵	سید قائم حسین صاحب	رر
۶۶	۳۴۴۲	سید انیس اشرف صاحب	۱
۶۷	۳۷۳۶ ۳۴۲۵	سید جواد عباس صاحب و سید اختر حسین صاحب	۱
۶۸	۱۲۶۸	سید ریاست حسین صاحب	۱

نمبر شمار	نمبر ممبری	اسمائے گرامی	چندہ
۶۹	۳۷۹۳	منشی شاہ سید مراد علی صاحب	۱
۷۰	۲ / ۲	سید حبیب حسن صاحب اڈیٹر راستی جونپور / حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب	۱
۷۱	۱۹۱۷	اہلیہ صاحبہ سید محمد حسنین صاحب	۱
۷۲	۲۴۵۰	ڈاکٹر حاجی حیدر علی خاں صاحب	۱
۷۳	×	سید اختر حسین صاحب وظیفہ دار	۱
۷۴	۳۱۷۰	سید حسن علی شاہ صاحب	۱
۷۵	×	سید باقر رضا صاحب حیدر آباد دکن	۱
۷۶	۳۰۸۰	سید وزیر صاحب	۱
۷۷	۳۷۳۸	سردار حاجی خان محمد خاں صاحب	خود
۷۸	۳۳۸۳	مولوی ظفر مہدی صاحب جونپوری	۱
۷۹	۱۷۰۸	سید علی امیر صاحب	۱
۸۰	۳۷۵۲	سید علی جان صاحب رضوی	۱
۸۱		سید مہدی علی صاحب	۱
۸۲	۸۹۶ / ۳۱۳۴	ڈاکٹر سید محمد احمد صاحب نقوی و سید اعجاز حسین صاحب جارچوی	۱
۸۳	×	سید ذوالفقار عباس صاحب ایٹہ و سید علی حیدر صاحب کاظمی	۱
۸۴	۳۲۳۶	سید صادق حسین صاحب حیدری	۱
۸۵	۳۷۴۵	سید ضیاء المحسن صاحب العبقاتی الموسوی	۱
۸۶	۳۱۱۱	آغا سجاد میرزا صاحب	۱
۸۷	۱۳۹۲	سید حامد حسین صاحب عشروی	۱
۸۸	۳۰۲۴	سید حسن عباس صاحب	۱
۸۹	۲۷۸۴	ڈاکٹر سید ابو طالب صاحب	۱
۹۰	۳۸۳۲	سید بشیر احمد صاحب	۱
۹۱	۲۱۵۷ / ۳۸۳۸	خان بہادر ڈاکٹر مولوی سید اعجاز حسین صاحب	خود
۹۲	۲۲۳	سید احمد میرزا صاحب	۱
	۲	حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب	
	۳۱۴۶	محمود علی صاحب ہاشمی	
	۱۲۹۷	سید علی اختر صاحب زیدی	
	۳۱۳۴	سید اعجاز حسین صاحب جارچوی	
			۳۷۹

اشکِ خونیں

انجمن کے سات ممبروں نے اس سال انجمن سے مفارقت دائمی اختیار کی خداوند کریم ان سب کو غلامان آل اطہار کے زمرہ میں محشور فرما کر جوار رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مومنین سے استدعا ہے کہ ان میں سے فرداً فرداً ہر ایک کیلئے سورۂ فاتحہ پڑھکر مثاب ہوں مرحومین کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	اسمائے گرامی ممبر صاحبان مرحومین	نمبر ممبری
۱	خان بہادر سید احمد حسن صاحب بی، اے، سی، آئی، ای حسن منزل جونپور	۸۱
۲	سید محمد مستحسن صاحب زیدی بی، اے، بیرسٹر خیر نگر دروازہ میرٹھ	۷۷۶
۳	نواب محمد محسن علی خاں صاحب وثیقہ دار نمبر ۶۵ کٹرہ ابو تراب خاں لکھنؤ	۳۱۰۸
۴	حاجی سید محسن علی صاحب رضوی ڈپٹی ڈسٹرکٹ ٹرینل افیسر ملٹری انجینئرنگ سروس محسن کاٹیج بیگم پور کانپور	۳۱۳۷
۵	سید محمد سلطان صاحب نائب تحصیل دار تحصیل سرسہ ضلع حصار	۳۲۵۰
۶	حاجی سید دلدار حسین صاحب ادسیر علی نگر بھیک پور ضلع سارن۔	۹۳۰
۷	میر مطلوب حسین صاحب سیف آبادی دروازہ پٹیالہ۔	۳۳۲۳

ممبروں کی علیحدگی

جہاں اس سال تعداد ممبران میں اضافہ زیادہ ہوا وہاں انجمن سے علیحدہ ہونے والوں کی تعداد بھی ۱۰۹ ہے جن میں سے ۷ ممبران کو تو موت نے ہمیشہ کیلئے ہم سے چھین لیا اور ۱۰۲ حضرات میں زیادہ تعداد اُن ممبران کی ہے جن کے ذمہ بقایا کی رقم بہت زیادہ ہوگئی اور اُن سے خطوط کا جواب تک بھی نہ ملا بمجبوری ان کے نام علیحدہ کرنے پڑے بعض ممبران نے انجمن کی شکایات جو بہت حد تک غلط فہمی پر مبنی تھیں تحریر فرما کر نام خارج کرا لینے کی دھمکی دی۔ اس امر کے اظہار میں مجھے مسرت ہوتی ہے کہ ان میں سے تقریباً تمام حضرات کو میں نے منا لیا۔

چند ممبران مالی مشکلات کی وجہ سے ممبری سے علیحدہ ہوئے ان سب کا میں شکر گذار ہوں کہ انجمن کو تقاضوں کے ناجائز اخراجات کے بار سے بچایا۔ کاش وہ ممبران جو کسی وجہ سے ممبر رہنا پسند نہیں فرماتے" ان حضرات کی طرح ایک کارڈ تحریر فرما دیا کریں تو بہت سا وقت اور پیسہ بچ سکتا ہے۔

تغیر و تبدل چندہ ممبری

سال زیر رپورٹ میں ممبر صاحبان ذیل کے چندہ میں تغیر ہوا۔

فہرست ممبر صاحبان جنکے چندہ میں دوران سال ۱۹۳۶ء میں تغیر ہوا

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان	بقایا سال گذشتہ	چندہ سال حال	وصول	بقایا	کیفیت
۱	۷۰۴	سید مقصود حسین صاحب نقوی ایم اے اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ انٹر کالج الہ آباد	سے	۸ر	عہ۸ر	۰	تا واپسی ولایت ۸ر ماہوار
۲	۲۷۷۶	خانصاحب محمود علی خاں صاحب عرف آغا علی خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ الہ آباد	للعہ	عہ	عہ	۰	جنوری سے عہ ماہوار
۳	۲۸۷۲	سید اظہر حسین صاحب گرداور قانون گو بسیل پور ضلع پیلی بھیت	۸ر	عہ	۰	۸ر	جنوری ۳۶ء سے عہ ماہوار
۴	۳۰۸۶	مولوی سید اصغر حسین صاحب زیدی تحصیلدار زیر رخصت بمقام گلگرولی سادات (مظفر نگر)	عہ	۸ر	۸ر	۸ر	نومبر سے ۸ر ماہوار
۵	۳۱۹۳	سید محمد رضا صاحب انکم ٹیکس افسر علیگڈھ	عہ	۸ر	۸ر	۰	مئی سے ۸ر ماہوار
	۱۸۸۰	خانصاحب سید محمود حسین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بینشنر گنده نالہ دہلی	للعہ ۴ر	عہ	۴ر	۰	جولائی سے عہ ماہوار
	۲۴۳	سید احمد میرزا صاحب موسوی ایم میردر روڈ نیو دہلی	عہ ۹ر	عہ	۰	۱ر	اپریل سے ۸ر ماہوار
	۳۲۸۹	سید نیر حسین صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار ازبیرزل فرولباغ دہلی	عہ	۸ر	۸ر	۰	جنوری سے ۸ر ماہوار
	۳۱۵۴	سید محمد صاحب نقوی کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانہ جات رہتک ڈویژن رہتک	۱۲ر	۸ر	۴ر	۰	اکتوبر سے ۸ر ماہوار
	۳۲۷۰	سید ذیشان حسین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل کرنال	عہ	۸ر	۸ر	۰	جنوری ۳۶ء سے ۸ر ماہوار
	۳۳۷۲	میرزا محمد رستم صاحب اسسٹنٹ ماسٹر راجپوتانہ انڈسٹریل اسکول جبل پور	عہ	۸ر	۸ر		اپریل سے ۸ر ماہوار

اعانت

مندرجہ ذیل حضرات نے سال کے دوران میں حسب ذیل رقومات عنایت فرمائیں جن کی انجمن حمیدیہ ممنون ہے۔

نمبر شمار	اسمائے گرامی	رقم
۱	سید حسن رضا صاحب ساکن انبالہ شہر	۱ — ۸ — ۰
۲	ڈاکٹر محمد عبد العزیز خاں صاحب بغداد	۱۰ — ۰ — ۰
۳	والدہ صاحبہ سید محمد اسلم صاحب پٹیالہ	۱۰۰ — ۰ — ۰
۴	سید عباس حسین شاہ صاحب گردیزی ممبر انجمن نمبر ۳۳۳۹	۵۰ — ۰ — ۰
۵	والدہ صاحبہ خواجہ بدر حسن صاحب محلہ انصار پانی پت	۲ — ۰ — ۰
۶	خواجہ عبد الستار صاحب ممبر دار محلہ انصار پانی پت	۲ — ۰ — ۰
۷	حاجی سید العابدین صاحب ممبر انجمن ۷۵۶	۵ — ۰ — ۰
۸	محمد شافی صاحب انسپکٹر ریلوے پولیس سمستی پور ضلع دربھنگہ	۳ — ۰ — ۰
۹	اظہار عابدی صاحب بھیرہ سادات ڈاکخانہ ایرایان (فتح پور)	۱ — ۰ — ۰
۱۰	سید محمد اشرف صاحب ابن سید انیس اشرف صاحب ممبر انجمن نمبر ۳۲۷۲	۱ — ۰ — ۰
۱۱	سید محمد ابراہیم صاحب ممبر انجمن نمبر ۳۲۹۷	۵ — ۰ — ۰
۱۲	نواب سید محمود حسین صاحب کانپور	۰ — ۴ — ۰
۱۳	مسز سید مہدی امام صاحبہ پٹنہ	۵ — ۰ — ۰
۱۴	ڈاکٹر سید مشتاق حسین صاحب شہر جالندھر پنجاب	۱ — ۰ — ۰
۱۵	سید اشفاق حسین صاحب ساکن عبد اللہ پور ضلع میرٹھ	۱ — ۸ — ۰
	میزان	۱۸۷ — ۴ — ۰

وظائف خاص

اس سے یہ مطلب ہے کہ اگر آپ اپنے کسی عزیز کی امداد تعلیم کے لئے کرتے ہیں اور اوس رقم کو انجمن کی معرفت اس شرط پر دلائیں کہ برسر روزگار ہونے پر انجمن کے قواعد کے مطابق اوس کو وصول کر لیا جائے تو آپ بڑے شوق سے ایسا کر سکتے ہیں انجمن اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے ہر وقت حاضر ہے

ہماری قوم کے اکثر رؤسا اس قسم کی امداد کرتے ہیں اور اُن کے سالانہ بجٹ میں کچھ نہ کچھ رقم وظائف پر خرچ کی جاتی ہے اگر ایسے حضرات ہماری انجمن کی معرفت ان رقوم کو دیا کریں تو لینے والے حضرات کی خود داری اور غیرت کو ٹھیس نہیں لگ سکتی جبکہ وہ بطور قرض حسنہ کے اس اعانت کو قبول کریں اور انجمن کو اس سے یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ جب اس قسم کے حضرات فارغ التحصیل ہو کر ملازم ہوں تو اُن سے یہ رقم وصول کر کے دوسرے طلبا پر خرچ کرے جس سے اوس کی کاروباری حالت بہت کچھ آگے بڑھ سکتی ہے۔

اگر آپ حضرات میں سے کسی صاحب کو ایسے مخیر حضرات کا علم ہو تو برائے نوازش اُن کو اس طریقہ کار کے لئے آمادہ فرمائیے اور اگر آپ کی درخواست اس سلسلہ میں قبول نہ ہو تو برائے نوازش اُن کے مفصل پتہ سے خاکسار کو مطلع فرمائیے تاکہ بذریعہ خط و کتابت انجمن براہ راست گذارش کر سکے۔

ممبران مجلس انتظامیہ

سال زیر رپورٹ کیلئے مندرجہ ذیل حضرات کارکن

کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے :-

نمبرشمار	نام ممبر صاحبان	نمبر ممبری
۱	حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب	۲
۲	مولوی سید تجمل حسین صاحب	۶۷۸
۳	سید احمد میرزا صاحب موسوی	۲۴۳
۴	خواجہ غلام السیدین صاحب	۲۶۱۰
۵	مولوی سید کلب عباس صاحب	۵۱۰
۶	ڈاکٹر حاجی حیدر علی خاں صاحب	۲۴۵۰
۷	سید عباس حسین شاہ صاحب گردیزی	۳۳۲۹
۸	سید اعجاز حسین صاحب جارچوی	۳۱۴۴
۹	مولوی سید ابن حسن صاحب جارچوی	۳۰۸۴
۱۰	سید محمد مستحسن صاحب زیدی	۷۷۶
۱۱	ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب	۱۲۴۴
۱۲	سید محمد حسنین صاحب	۱۹۱۷
۱۳	محمود علی صاحب ہاشمی	۳۱۴۶
۱۴	سید معصوم علی صاحب	۱۴۴۱
۱۵	سید ابرار حسین صاحب مختار ٭	۶۴۷

٭ کارکن کمیٹی کے ممبران کی تعداد ہرسال چودہ ہوتی ہے لیکن اس سال آپ پندرہ دیکھتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ جناب سید محمد مستحسن صاحب ممبر کارکن کمیٹی کا اس سال انتقال ہوگیا مرحوم کے انتقال کے بعد بذریعہ استصواب اس جگہ کو جناب سید ابرار حسین صاحب مختار میرٹھ کے ذریعہ پُر کیا گیا۔

ممبران مجلس انتظامیہ جدید ۱۹۳۳ء کے لئے کارکن کمیٹی کا انتخاب جناب خواجہ عبد اللہ صاحب بی۔اے۔ ڈپٹی ڈائرکٹر ریلوے بورڈ ۲ کیلنگ روڈ۔ نیو دہلی کی نگرانی میں ہوا انجمن جناب خواجہ صاحب ممدوح کی بے حد ممنون ہے کہ آپنے اس تکلیف کو گوارہ فرمایا

کل تعداد ووٹ ۱۸۹

نمبرشمار	نام ممبر صاحبان منتخب شدہ	نمبر ممبری	تعداد ووٹ
۱	حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب	۲	۱۶۶
۲	سید احمد میرزا صاحب موسوی	۲۴۳	۱۵۹
۳	مولوی سید تجمل حسین صاحب	۶۷۸	۱۴۰
۴	سید اعجاز حسین صاحب جارچوی	۳۱۴۴	۱۲۷
۵	مولوی سید کلب عباس صاحب	۵۱۰	۱۱۸
۶	خواجہ غلام السیدین صاحب	۲۶۱۰	۱۰۳
۷	ڈاکٹر حاجی حیدر علی خاں صاحب	۲۴۵۰	۹۲
۸	مولوی سید ابن حسن صاحب جارچوی	۳۰۸۴	۹۲
۹	خلیفہ محمد سید ہاشم صاحب	۴۴	۴۶
۱۰	چودہری ناصر علی صاحب	۳۵۰۹	۳۹

مطابق دفعہ ۱۶ دستور العمل انجمن ہذا حسب ذیل چار حضرات ممبران کارکن منتخب ہوئے

نمبرشمار	اسماء گرامی ممبر صاحبان	نمبر ممبری
۱	آغا نثار احمد صاحب	۲۶۹۶
۲	سید محمد نواز شاہ صاحب گردیزی	۳۳۶۲
۳	خان بہادر ڈاکٹر مولوی سید اعجاز حسین صاحب	۲۱۵۷ / ۳۸۴۸
۴	محمود علی صاحب ہاشمی	۳۱۴۶

معائنہ حساب میں جناب بابو للت بہاری لال صاحب ایم۔اے اور جناب خواجہ محبوب احمد صاحب انصاری بی اے۔ ایل۔ بی۔ بی۔ ٹی۔ کا بہت زیادہ ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف کرکے ہماری انجمن کے حسابات کو آڈٹ کیا اور اپنے مفید مشوروں سے کارکنان انجمن کو مستفید فرمایا۔

دفتر کی اصلاح میں نے کوشش کی ہے کہ سرکاری دفاتر کی طرح اس کو بھی باقاعدہ اور درست کردیا جائے مگر اب انجمن کا کاروبار اس قدر بڑھ گیا ہے کہ صرف ایک ہیڈ کلرک کے بس کا روگ نہیں رہا ہے چنانچہ جلسہ سالانہ میں مبلغ دس روپیہ ماہوار پر ایک سال کیلئے ایک جونیئر کلرک کی منظوری مل گئی ہے جس کی امداد سے بہت کچھ درستی ہوگئی ہے اور انشاءاللہ ۱۹۳۳ء کے آخر تک تمام کاروبار باقاعدہ ہو جائے گا۔

معذرت جنوری ۱۹۳۳ء سے اس وقت تک مصائب و پریشانیوں میں اس قدر مبتلا رہا ہوں کہ رپورٹ کی اشاعت میں ضرورت سے زیادہ تاخیر ہوگئی ہے حالانکہ ارادہ یہ تھا کہ امسال رپورٹ مارچ میں ضرور شائع کردوں گا چنانچہ ہیڈ کلرک کی جان کھاتا رہتا تھا کہ تمام ضمیمہ جات جلد سے جلد تیار کیجئے اور اعجاز صاحب کی خدمت میں ارسال فرما دیجئے پرنٹر کا

بیچارے نے دن رات محنت کرکے ان کو تیار بھی کر لیا - ۱۱ مارچ ہی میں ان کو اعجاز صاحب کی خدمت میں بھیج بھی دیا - لیکن پھر بھی اس قدر دیر ہوگئی اور دستور کے مطابق ہی جون میں آپ حضرات کی خدمت میں بھیجی جا رہی ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کرنا کو کسی طرح توڑا جائے اور رپورٹ زیادہ سے زیادہ دیر میں مارچ کے آخر تک ہر سال ضرور شائع ہو جایا کرے۔

التماس مجھے وہی عرض کرنا ہے جو ہر سال عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) اگر ممکن ہو تو چندہ بذریعہ منی آرڈر مرحمت کر دیا جائے

(۲) اگر کسی ماہ میں وی-پی لینا منظور نہ ہو تو ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اطلاع دی جائے

(۳) پتہ کی تبدیلی سے دفتر انجمن کو بھی اطلاع دی جایا کرے۔

(۴) اگر بقایا کی رقم کسی وجہ سے زیادہ ہوگئی ہو تو ہر ماہ کے چندہ کے ساتھ اس کا کچھ حصہ ادا کرتے رہنے سے کل رقم بتدریج آسانی کے ساتھ ادا ہو سکتی ہے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ایک کارڈ تحریر کرکے بقایا خارج کرا لیا جائے اور آئندہ اس کو بڑھنے نہ دیا جائے۔

(۵) سب سے ضروری گذارش یہ ہے کہ ہر تحریر میں اور ہر منی آرڈر کی کوپن پر رجسٹر نمبر ضرور درج ہونا چاہئے اس سے دفتر کا بہت سا وقت بچ سکتا ہے۔

مندرجہ بالا عرضداشتیں تو میں نے اپنی سہولت اور آرام کیلئے پیش کی ہیں اگر یہ منظور ہو جائیں تو میرے ذاتی تشکر کا باعث ہوگا انجمن کی بہتری اور ترقی کیلئے حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب نے تو اکثر ممبران انجمن سے سال میں ایک ہفتہ طلب کیا ہے اور بعض سکرٹری صاحبان نے ایک دن ہی مانگا ہے لیکن میں تو سال کے ۳۶۵ دنوں میں صرف ایک گھنٹہ کا طالب ہوں اگر آپ حضرات اس رپورٹ کو پڑھتے ہی ایک گھنٹہ انجمن کی نذر کرنے کیلئے آمادہ ہو جائیں تو اپنے حلقۂ اثر میں نظر دوڑائیے اور جن صاحب پر آپ کی نظر انتخاب پڑے بس ان کو جا کر اس نیک برادری میں شامل فرمائیے اس مقصد کیلئے ایک فارم اس رپورٹ کے صفحہ ۲۲ پر موجود ہے - اگر میری اس آرزو و خواہش کو آپ حضرات نے پورا کر دیا تو واللہ انجمن کا کام کہیں سے کہیں پہنچ جائے گا لیکن اس سلسلہ میں اتنی گذارش ضرور کر دوں گا کہ ممبر ایسے حضرات کو ہی بنائیے کہ جو اس کو نباہ سکیں اور اپنا چندہ اخلاقی فرض سمجھ کر ادا فرماتے رہیں ایسا نہ ہو کہ ۸ ایک مرتبہ دیکر باوجود تقاضوں کے پھر کروٹ ہی نہ لیں۔

اگر ممکن ہو سکے تو میری اس تجویز کو بھی جو عرض حال کی سرخی کے ماتحت مقامی انجمنوں کو صرف ایک روپیہ ماہوار سے اس انجمن کی امداد کرنے کے سلسلہ میں کی ہے اپنے ذاتی اثر کو کام میں لاکر مقامی انجمنوں کی مجلس انتظامیہ سے منظور کرا کے دفتر کو جلد سے جلد مطلع فرما دیجئے اور اگر کچھ سے آپ اس میں عملی حصہ لینا پسند نہ کریں تو کم سے کم اپنے شہر و قصبہ کی مقامی انجمنوں کے سکرٹری صاحبان کے اسماء گرامی اور پتے ہی تحریر فرما دیں تاکہ براہ راست ان حضرات سے خط و کتابت کی جا سکے۔

سلور جوبلی جشن آپ حضرات سالانہ جلسہ کی روئداد میں یہ پڑھینگے کہ جشن منانے کی تجویز جلسہ میں پاس ہو چکی ہے لیکن آپ کی محبوب انجمن کی شان کے مطابق منانے میں کافی محنت - انتظام اور روپیہ کی ضرورت ہے - ممکن ہے کہ بعض ممبران کو اسکے کامیاب ہونے میں شبہ ہو - یقین کے ساتھ اس مسئلہ میں کہنا بہت زیادہ جسارت ہوگی لیکن اس قدر ظاہر کرنے میں مجھے ذرا بھی تکلف نہیں کہ اس سے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔

جشن کو منانے کیلئے اوّل تو دل والے رئیس کی صدارت اور دوسرے مناسب مقام کی ضرورت ہے - جلسہ میں پٹنہ اس مقصد کیلئے پسند کیا گیا تھا - لیکن خط و کتابت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہاں کے حضرات اس کے لئے تیار نہیں ہیں اب تعیّن مقام کا مسئلہ ممبران مجلس انتظامیہ سے استصواب کرکے طے کر لیا جائیگا آپ حضرات کے ذہن میں اگر کوئی تجویز جشن کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں ہو تو براہ نوازش اس سے اس کو پڑھتے ہی مطلع فرمائیے تاکہ اس پر غور کیا جا سکے۔

مخدوم قوم و ملت جناب خواجہ غلام السبطین صاحب جو ہمیشہ اپنے بیش قیمت مشوروں سے اس ناچیز کو مستفید فرماتے رہتے ہیں جشن کے انتظامات وغیرہ میں دامے درمے قدمے اپنی خدمات کو پیش فرماتے ہیں ان کی ذات والا صفات نہ صرف شیعی دنیا میں بلکہ اسلامی دنیا میں بھی محتاج تعارف نہیں آپ کو اس انجمن سے عشق سا ہو گیا ہے اور ہر وقت اس کی ترقی کی تدابیر سوچتے رہتے ہیں اس لئے امید ہے کہ انشاء اللہ سلور جوبلی جشن منانے میں کچھ نہ کچھ انجمن کے سرمایہ مستقل میں بڑھ ہی جائے گا۔

دہلی میں ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کی خدمت میں انجمن کا وفد

سال زیر رپورٹ کا ذکر میں کارنامہ جس کو پڑھکر آپ حضرات بعد مسرور و خوش ہوں گے وہ ہز ہائینس نواب صاحب بہادر والی رامپور کو انجمن کا سرپرست اور ممبر بنانا ہے - جب سے خلد آشیان نواب صاحب مرحوم و مغفور راہی فردوس بریں ہوئے تھے اور وہ گرانٹ جو ریاست رامپور سے انجمن کو ملا کرتی تھی بعض مصلحتوں کی بنا پر بند ہو گئی تھی مجھ سمیت تمام سکرٹری صاحبان اور بالخصوص فدائے ملت جناب سید تجمل حسین صاحب سابق سکرٹری انجمن نے اس گرانٹ کو حاصل کرنے کے لئے جو کوششیں کیں وہ الحمدللہ کہ اس سال بار آور ہوئیں اور حضور پُرنور ہز ہائینس نواب صاحب بہادر رامپور نے مارچ ۳۶ء میں قیام دہلی

میں انجمن کے ایک وفد کو شرف باریابی بخشکر اس خیر کو جاری فرمانے کا حکم نافذ فرمایا وفد کی مختصر کیفیت آپ حضرات کی آگاہی کیلئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

جنوری ۱۹۳۵ء سے میں اس فکر میں تھا کہ کوئی موقع ایسا ملے کہ نواب صاحب بہادر کی حضور میں ایک وفد کو شرف باریابی حاصل ہو۔ چنانچہ اس سلسلہ میں افتخار ملت جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر ریاست رامپور جن کی خدمت میں شرف گستاخی حاصل ہے عریضہ ارسال کیا صاحب موصوف نے تحریر فرمایا کہ انشاءاللہ عنقریب وقت آنیوالا ہے کچھ انتظار کی ضرورت نہیں۔

اپریل ۱۹۳۵ء میں مولوی سید اولاد حسین صاحب شاعر و اعظ دربار رامپور دوراز حال علیل ہوکر بغرض معالجہ دہلی تشریف لائے ایک روز حقیر عیادت کی غرض سے مولانا موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا۔ گو مولانا اس وقت تک بہت نحیف و ناتوان تھے اور آپ کو زیادہ عرصہ زحمت دینا کسیطرح بھی مناسب نہ تھا۔ لیکن اپنے اس ہی حالت میں تقریباً ایک گھنٹہ انجمن کے حالات کو نہایت توجّہ اور دلچسپی سے سنا اور فوراً ہی ممبری قبول فرمائی۔ اور نواب صاحب موصوف سے گرانٹ دلوانے میں سعی کرنے کا وعدہ فرمایا۔ حقیقت امر یہ ہے کہ کامیابی کا سہرا بہت حد تک ان دونوں بزرگواروں کے سر ہے آپ ہی حضرات کی سفارش اور کوشش کا نتیجہ تھا کہ نواب صاحب موصوف انجمن کا وفد طلب کرنے کیلئے آمادہ ہوگئے۔

مارچ ۱۹۳۶ء میں جب لارڈ ولنگڈن وائسرائے کی مدت عہدہ ختم ہونے کے بعد ولایت تشریف لیجارہے تھے تو والیان ریاست نے نئی دہلی میں لیڈی اور لارڈ موصوف کو بہت بڑے پیمانہ پر ایک پارٹی دی جس میں اکثر مہاراجگان اور نوابین نے شرکت فرمائی اس ہی سلسلہ میں حضور نواب صاحب رامپور بھی تشریف لائے اور میڈنز ہوٹل میں اقامت پذیر ہوتے مولوی اولاد حسین صاحب شاعر اور جناب زیدی صاحب نے پیغام بھیجا کہ اچھا موقع ہے۔ وفد لے آئیے اور تفصیلات ہم سے طے کر لیجئے اس پیغام نے جو اثر مجھ پر کیا وہ تحریر میں پیش کرنا مشکل ہے۔ فوراً مولانا موصوف کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیر تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ اس کے بعد مخدوم ملت جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی سے تفصیلات وفد طے کر کے گھر آیا۔ اور جلال قوم حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب بانی انجمن فخر قوم مولوی سید کلب عباس صاحب اور نازش قوم جناب سید امجاد حسین صاحب جارچوی کی خدمت تار اور عریضے ارسال کئے گئے افتخار ملت جناب خواجہ غلام السیدین صاحب اپنے بہنوئی جناب سید محمد مستحسن صاحب متولی وقف منصبیہ کے انتقال کی وجہ سے بیحد پریشان تھے۔ اسلئے ان کو زحمت نہیں دی گئی۔ البتہ مولوی سید تحمل حسین صاحب نے جو اپنے صاحبزادے کی آنکھ کے آپریشن کی وجہ سے دہلی ہی میں قیام فرما تھے۔ وفد کی ممبری قبول فرائی۔ ان بیرونی حضرات کے علاوہ مقامی ممبران میں سے جناب مولانا مولوی سید ابن حسین صاحب جارچوی سید رضا مرزا صاحب وکیل جناب سید ظفر حسین صاحب جناب محمود علی صاحب ہاشمی اسسٹنٹ سکرٹیری نے بھی میری استدعا کو شرف قبولیت بخشا۔ اور وفد میں شریک ہوئے فخر ملت جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی چیف منسٹر جو انجمن کے بڑے سرگرم ممبر ہیں شریک وفد ہونے کا وعدہ فرما چکے تھے

۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو دن کے گیارہ بجے میڈنز ہوٹل میں وفد کو طلب کیا گیا۔ ۷ کو حاجی صاحب قبلہ کا گرامی نامہ آیا کہ طبیعت خراب ہے۔ دہلی نہیں آسکتا۔ یہ پڑھتے ہی پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ کیونکہ حاجی صاحب قبلہ کی قیادت اس وفد کیلئے بیحد ضروری تھی۔ بانی انجمن کے علاوہ ان کی بزرگی اور لمبی چوڑی داڑھی ایسے موقع پر بہت کام آتی ہے۔ ادہر فخر قوم جناب مولوی سید کلب عباس صاحب نے تار کا کوئی جواب نہیں دیا جس کی وجہ سے پریشانی میں اور اضافہ ہوگیا۔ ۸ تاریخ کو ۹ بجے صبح تک انتظار کرنے کے بعد مولوی صاحب موصوف کی تشریف آوری سے مایوس ہوکر ہم لوگ ۱۴۶ میر درد روڈ نئی دہلی سے میڈنز ہوٹل روانہ ہوئے اور تقریباً ½ ۱۰ بجے وہاں پہنچ گئے جناب مولوی سید ابن حسن صاحب قبلہ پہلے ہی سے موجود تھے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد مولوی سید کلب عباس صاحب بھی اسٹیشن سے سیدھے غریب خانہ پر تشریف لاکر تمام نئی دہلی کا چکر لگاتے ہوئے میڈنز ہوٹل پہنچے اور اپنی داستان بیان فرمائی اپنی حماقت پر بہت زیادہ غصہ آیا کہ گھر پر کسی قسم کی ہدایت کر کے نہیں آیا تھا۔ جس کی وجہ سے مولوی صاحب موصوف کو میڈنز ہوٹل پہنچنے میں کافی زحمت ہوئی جس کیلئے نہایت ادب سے خواستگار معافی ہوں مجھ جیسے طویل القامت انسان سے ایسی حرکت کا سرزد ہو جانا بالکل فطری ہے۔ اسلئے امید ہے کہ فخر قوم اس کو نظر انداز فرما کر متشکر فرمائینگے۔

میڈنز ہوٹل کے گول کمرے میں تقریباً ایک گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد وفد کی طلبی ہوئی جناب زیدی صاحب کی قیادت میں ملاقات کے کمرہ تک ہوٹل کی اوپر کی منزل میں ہم سب پہنچے پہرہ داروں نے سلامی دی اور ہم لوگ ملاقات کے کمرہ میں جا کر بیٹھ گئے چند منٹ کے بعد ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر رونق افروز ہوئے خاکسار نے ممبران وفد سے تعارف کرایا۔ ہز ہائی نس نے سب سے مصافحہ کیا اور کرسی امارت پر جلوہ فگن ہوئے زیدی صاحب اس وقت موجود نہ تھے۔ ہز ہائی نس نے ان کو یاد فرمایا اور جب وہ تشریف لے آئے تو انجمن کے تفصیلی حالات دریافت فرمائے۔ جن کو حقیر نے اختصار کے ساتھ

عرض کیا۔ جن کی زیدی صاحب تائید فرماتے رہے۔ ہز ہائینس اعلیٰ کے لئے بہت اصرار فرماتے رہے کہ بجائے اس کے کہ ہندوستان میں سو طلبا کو وظائف دئے جائیں چند ہونہار طالب علموں کو ولایت بھیجا جائے جو کہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد قوم کے وقار کو دوسری اقوام کی نگاہوں میں بڑھائیں اور قوم و ملک کی سچی خدمت کرکے قوم کی دستگیری کریں قلت سرمایہ کا عذر کرکے درخواست کی کہ حضور ریاست کی طرف سے دو ایک طالب علموں کو ولایت کی تعلیم کیلئے منظور فرمائیں تو شیعہ قوم کیلئے بالعموم اور اراکین انجمن کیلئے بالخصوص باعث تشکر ہوگا لیکن ہز ہائینس نے بالفعل اسی رقم کے اجرا کے متعلق جو ان کے والد صاحب کے زمانہ میں ملتی تھی وعدہ فرمایا اور اس سلسلہ میں ایک ہزار روپے اپریل میں اور دو سو مئی میں عطا فرمائے دوران گفتگو میں ہز ہائینس نے انجمن کے مقاصد کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کا اظہار فرمایا اور تقریباً ایک گھنٹہ تک اس کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد جناب اعجاز جارچوی نے ہز ہائینس بالقابہ سے فوٹو و حالات کیلئے درخواست کی تو حضور سرکار بالقابہ نے ان کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور فرمایا کہ زیدی صاحب رامپور ہو کر مطلوبہ اشیاء روانہ فرما دیں گے۔ جس کے بعد یہ پرلطف صحبت ختم ہوگئی اور ہز ہائینس اپنے خاص کمرہ میں تشریف لےگئے۔ ممبران وفد بھی زیدی صاحب سے رخصت ہو کر ہوٹل کے باہر آئے اور تانگوں میں بیٹھ کر غریب خانہ کے ارادہ سے روانہ ہوئے راستہ میں صلاح ٹھہری کہ ایک فوٹو بھی کھنچوا ہی لینا چاہئے چنانچہ گورنمنٹ اسکول کی عمارت میں اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا گیا (اعجاز جارچوی صاحب کے اصرار پر اس کا بلاک اسی رپورٹ میں شائع کرا دیا ہے) اس کے بعد غریب خانہ پر تقریباً دو بجے پہنچے اور ماحضر تناول فرما کر ممبران وفد نے حقیر کی عزت افزائی فرمائی دسترخوان پر بھی وفد کی کامیابی کا تذکرہ ہوتا رہا اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر آرام کرکے ممبران وفد روانہ ہونے لگے شام کی ٹرین سے فخر قوم مولوی سید کلب عباس صاحب بھی تشریف لےگئے میں تمام ممبران وفد کا بیحد ممنون ہوں کہ انہوں نے وفد میں شرکت فرما کر انجمن کی بہترین خدمات انجام دی خصوصیت سے مولوی سید کلب عباس صاحب کا بہت زیادہ احسان مند ہوں جنہوں نے اس قدر دور دراز کا سفر طے کرکے وفد کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔

شکریہ میں اُن تمام ممبران کا شکرگزار ہوں جنہوں نے جدید ممبر بنا کر یا چندہ کی وصولی میں امداد دیکر انجمن کے کام کو آگے بڑھایا اور اس غلام قوم کا ہاتھ اس کار خیر میں بٹایا بالخصوص حسب ذیل حضرات کا جو نہایت ستودہی اور خلوص سے انجمن کی خدمات انجام دے رہے ہیں اور ہر مہینہ مقامی ممبران سے چندہ وصول فرما کر باقاعدہ دفتر کو روانہ فرماتے رہتے ہیں۔ جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی امروہہ جناب میرزا مہدی رضا صاحب کانپور جناب آغا وحید حسین صاحب آگرہ و ٹونڈلہ جناب سید محمد حسنین صاحب فرید پور جناب مولوی سید تحمل حسین صاحب علی گڑھ جناب سید علی حیدر صاحب کاظمی بٹھ جناب ماسٹر سید ریاست حسین صاحب جعفری سیتاپور۔ جناب میرزا ذاکر حسین صاحب میرٹھ۔ جناب مولوی سید وصی حیدر صاحب بلگرامی مظفرپور۔ جناب ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب پٹنہ۔ جناب میرزا مصطفےٰ علی صاحب ہمدانی لاہور۔ جناب میرزا فدا حسین صاحب منٹگمری اور جناب مولوی مقصود حسین صاحب پانی پت۔ اگر محمود علی صاحب ہاشمی اسسٹنٹ سکرٹری کا شکریہ اس مقام پر ادا نہ کروں تو یقیناً اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کروں گا۔ ہاشمی صاحب کے خلوص کا یہ عالم ہے کہ فنا فی الانجمن بنے ہوئے ہیں اور ہر وقت اس کی ترقی کی فکر میں رہتے ہیں۔

جلسہ سالانہ امسال بوجہ اجلاس کانفرنس ممبران مجلس انتظامیہ کی معقول تعداد نے جلسہ میں شرکت فرمائی اور غالباً یہ انجمن کی تاریخ میں پہلا موقع تھا جس میں اس قدر حضرات نے کبھی کسی سالانہ جلسہ میں دلچسپی لی ہو مخدومی حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب قبلہ نے فرمایا کہ یہ جلسہ ہر حیثیت سے ایک یادگار جلسہ ہے انہوں نے اس سے قبل کبھی اتنے ممبران مجلس انتظامیہ کو شریک جلسہ نہ دیکھا تھا اور ممبران مجلس انتظامیہ کے علاوہ ممبران عمومی نے بھی جو بکثرت اجلاس کانفرنس کی شرکت کیلئے لکھنؤ تشریف لائے ہوئے تھے اپنی اس انجمن کے جلسوں میں شریک ہو کر رونق کو دوبالا کیا اور جلسوں کی کارروائی میں کافی دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اگر اجلاس کانفرنس دسمبر ہی کے مہینہ میں ہر سال ہوتا رہے تو انشاء اللہ ہمیشہ شرکا کی تعداد زیادہ ہوا کرے گی۔

میں نے دستور العمل کے مطابق ممبران مجلس انتظامیہ سے استصواب کیا کہ کن تاریخوں میں جلسہ ہونا چاہئے مقام کا سوال تو زیر بحث اس لئے نہ تھا کہ دستور العمل کے مطابق جس مقام پر کانفرنس ہو اسی مقام پر جلسہ ضروری ہے اور پھر لکھنؤ جیسے مقام کیلئے تو کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا تھا اسلئے کہ علاوہ شرکت جلسہ کے علما کی زیارت و قدمبوسی کا شرف کسی دوسرے مقام پر کہاں ممکن ہو سکتا تھا۔ غرض یہ کہ کثرت آرا سے ۲۵ و ۲۶ اور ۲۷ دسمبر سنہ ۳۶ جلسہ کی تاریخیں مقرر کی گئیں اور ممبران مجلس انتظامیہ کی خدمت میں شرکت کیلئے دعوتنامے ارسال کر دئے۔

مکرمی و محترمی جناب اعجاز جارچوی صاحب نے امروہہ سے تحریر فرمایا کہ میں اپنی روانگی سے نہ صرف اُن کو مطلع ہی کروں بلکہ ایک ٹرین سے امروہہ اتر کر دوسری ٹرین سے

اُن کے ہمراہ لکھنؤ جاؤں لیکن مجھے اُن سے بحید ندامت ہے کہ میں اُن کی اس خواہش کو پورا نہ کرسکا۔ دہلی کے دفاتر میں یہ ایک بڑی مصیبت ہے کہ ہر چھٹی میں ڈیوٹی اسٹاف لگایا جاتا ہے اور اس کا قصّہ آخر وقت تک طے نہیں ہوتا اس لئے یقین سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کون سے دن ڈیوٹی لگے گی چنانچہ عین وقت پر یہ معلوم ہوا کہ میری ڈیوٹی باوجود میری درخواست کے ۲۸ کو لگا دی گئی ہے اور مجھے انجمن اثنا عشریہ رجسٹرڈ نیو دہلی کی تعمیر شیعہ مسجد کے سلسلہ میں علماء سے چند مسائل دریافت کرنے تھے اسلئے ۲۸ کو واپسی ناممکن تھی بڑی جدّ و جہد کے بعد اس تاریخ کو تبدیل کرایا اس لئے اپنی روانگی کی تاریخ سے نہ جارچوی صاحب اور نہ اور نہ جناب حاجی صاحب قبلہ کو مطلع کرسکا دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ میری ایک بھاوج جو بہت زیادہ بیمار تھی جس کو لیڈی ہارڈنگ اسپتال سے اپنے یہاں لے آیا تھا اس کی حالت ایسی غیر تھی کہ ایک منٹ کیلئے بھی اس کو چھوڑا نہ جا سکتا تھا اور میں یہ ارادہ کر رہا تھا کہ اگر خدانخواستہ اس کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو پھر کاغذات کو ہاشمی صاحب کے ہاتھ روانہ کردوں گا لیکن آخر دل کڑا کرکے ہمشیرہ صاحبہ کی اجازت لے کر جلسہ کی شرکت کا تہیّہ کر ہی لیا اور شکر ہے کہ جلسہ سے واپس آکر اس کو بہتر پایا۔

محترمی جناب محمود علی صاحب ہاشمی اسسٹنٹ سکریٹری مکرمی جناب سید اختر حسین صاحب زیدی اور جناب سید باقر حسین صاحب بی ایس سی ممبر انجمن کو بھی شریک اجلاس کانفرنس انجمن راضی کرلیا۔ ۲۳ تاریخ کو رات کی گاڑی سے جناب ہاشمی صاحب اور سید محمد مہدی صاحب تیکا انجمن کی معیت میں لکھنؤ روانہ ہوا۔ زیدی صاحب ۲۴ کی رخصت نہ لے سکے اسلئے وہ ۲۴ کی شام کی ٹرین سے روانہ ہوکر ۲۵ کی صبح کو لکھنؤ پہنچ سکے لکھنؤ کے اسٹیشن پر مخدومی جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب صدر انجمن کو مع جناب سید حسن عباس صاحب سابق اسسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس جناب ماسٹر سید اختر حسین صاحب اور جناب منے صاحب کو معہ دیگر حضرات کے دیکھکر بڑی حیرت ہوئی کہ آخر ان حضرات کو ہماری آمد کا کیسے الہام ہوا ٹرین کے ڈبّے سے اترتے ہی صلوٰۃ کے نعروں سے پلیٹ فارم گونج گیا اور جناب سید حسن صاحب جو بھائی صاحب سید محسن میرزا صاحب کے شاگرد ہونے کی حیثیت سے مجھ گنہگار سے ہمیشہ خصوصیت سے ملتے ہیں دو ہار بھی اپنے ہمراہ لائے تھے ایک میرے اور ایک ہاشمی کے گلے میں ڈالا گیا پھول نچھاور ہوئے اور صلوٰۃ کے نعروں میں اسٹیشن سے باہر آئے ٹینڈم میں بیٹھکر میرزا محمد عسکری صاحب مرحوم کے امام باڑہ میں جہاں مجلس انتظامیہ کے ممبران نے قیام کا انتظام کیا تھا پہنچے۔ ہاشمی صاحب اشرف آباد تشریف لے گئے ضروریات سے فراغت کے بعد لکھنؤ کی پرتکلف چائے سے ناشتہ کرایا گیا کچھ دیر سستانے کے بعد انجمن کا وہ کام جو دہلی میں جلسہ سالانہ کے کاغذات تیار ہونے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا تھا پیشکار صاحب کے ساتھ کئی گھنٹے بیٹھکر پورا کیا اور ۲۵ کے جلسہ کی تیاری بھی کرلی شام کو کانفرنس کے پنڈال کو دیکھنے کی غرض سے جناب (جن کا پورا نام یاد نہیں) میرزا صاحب کے ہمراہ آصف الدولہ کے امام باڑہ گیا فخر قوم جناب مولوی سید کلب عباس صاحب اجلاس کانفرنس کی تیاری میں اس قدر مصروف و منہمک تھے کہ سوائے اُن کی زیارت سے مشرف ہونے کے اور کوئی بات چیت نہ ہو سکی فدائے ملت جناب شیخ ممتاز حسین صاحب جونپوری جو ان ایام میں خصوصیت سے فضائل کانفرنس تھے اپنی بید مصروفیت کے باوجود چند منٹ اُن کے ضائع کرکے طالب رخصت ہوا اور بعض دیگر حضرات سے بھی اسی بہانہ سے ملاقات ہوگئی۔

رات کو مولانا ابن حسن صاحب قبلہ مولوی سید تجمل حسین صاحب اور سید اعجاز حسین صاحب جارچوی بھی تشریف لے آئے اور رات کا معقول حصّہ غپ شپ میں گذرا۔

امسال کے جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ جیسا کہ جلسوں کی کارروائی پڑھنے سے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ مقامی ممبران انجمن نے اپنے پردیسی بھائیوں کو ایک پُرتکلف ڈنر دیا جس میں کم وبیش سو حضرات نے شرکت فرمائی اس مبارک تحریک کا سہرہ بھی مخدوم ملت جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب کے سر رہا اور اُن کی انتھک کوشش وسعی کا نتیجہ تھا کہ یہ ڈنر اس قدر مقبول و کامیاب ہوا اس کے علاوہ اُنہیں کے ایماء سے ممبران انجمن وظیفہ سادات کیلئے ایک Badge بھی تیار کیا گیا تھا جسپر ممبر انجمن وظیفہ سادات و مومنین لکھا ہوا تھا اس کو پنڈال کانفرنس میں جب ممبران انجمن کو تقسیم کرنا شروع کیا ہے تو وہ اضطراب و بے چینی جس سے ممبران نے اس کو طلب کیا اور جس ذوق وشوق سے اس کو اپنے سینوں پر آویزاں کیا ہے اور جن للچائی ہوئی نگاہوں سے دیگر شرکاء کانفرنس نے اس کو دیکھا ہے وہ منظر دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا تھا مجھے اس امر کے اظہار میں ذرا تکلف نہیں کہ قوم کی نگاہوں میں جو قدر ومنزلت آپ کی اس محبوب انجمن کی ہے دیگر ادارہ جات کی نہیں اور یہ سب کچھ اسکی تعمیری اور معتبر قومی خدمات کا نتیجہ ہے۔

اس مقام پر اگر مخدومی جناب سید جلال الدین حیدر صاحب۔ محترمی جناب سید حسن عباس صاحب اور مکرمی جناب منے صاحب کا شکریہ تمام شرکاء کے جلسہ کی طرف سے پیش نہ کروں تو انتہائی ظلم ہوگا۔ ان حضرات نے جلسہ کے تمام انتظامات کو اس قدر خوش انتظامی اور سلیقہ سے انجام دیا کہ سب کو بالکل گھر کا سا آرام ملا اور کھانا لکھنؤ کی سابقہ روایات کے مطابق نہایت پُرتکلف اور لذیذ کھلا کر اپنا نمک خوار بنایا۔

کارروائی سالانہ جلسہ

کارروائی جلسہ سالانہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین منعقدہ ۲۵-۲۶-اور ۲۷ دسمبر ۱۹۳۶ء بمقام امام باڑہ میرزا محمد عسکری صاحب دلّالی محلہ لکھنؤ۔

اسمائے شرکاء ممبران کارکن کمیٹی :- (۱) جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ممبر ۲ - لکھنؤ - (۲) جناب مولوی سید کلب عباس صاحب ممبر ۱۰۵ - رائے بریلی (۳) جناب سید ابرار حسین صاحب مختار - ممبر ۲۶۴ - میرٹھ - (۴) جناب سید تجمل حسین صاحب ممبر ۶۷۸ - علیگڈھ - (۵) جناب خواجہ غلام السیدین صاحب ممبر ۲۶۱ - علیگڈھ - (۶) جناب مولوی سید ابن حسن صاحب جارچوی ممبر ۳۰۸۴ - دہلی - (۷) سید اعجاز حسین صاحب جارچوی ممبر ۳۱۳۴ - امروہہ - (۸) جناب محمود علی صاحب ہاشمی ممبر ۳۱۴۶ نیو دہلی - (۹) جناب سید احمد میرزا صاحب موسوی ممبر ۲۴۳ نیو دہلی۔

وزیٹران :- (۱۰) جناب سید ریاست حسین صاحب ممبر ۱۲۶۸ سیتاپور - (۱۱) جناب مولوی سید حامد حسین صاحب عشروی ممبر ۱۳۹۲ گونڈہ - (۱۲) جناب سید علی اختر صاحب زیدی - ممبر ۱۶۹۷ نیو دہلی - (۱۳) جناب سید علی حیدر صاحب کاظمی ممبر ۲۳۵۰ - اٹہ (۱۴) جناب ڈاکٹر سید ابو طالب صاحب ممبر ۲۷۸۴ غازی پور - (۱۵) جناب میرزا مہدی رضا صاحب ممبر ۳۰۲ کانپور - (۱۶) جناب سید حسن عباس صاحب ممبر ۳۰۲۴ لکھنؤ - (۱۷) جناب سید صادق حسین صاحب حیدری ممبر ۳۱۳۷ کانپور - (۱۸) جناب سید فدا حسین صاحب ممبر ۳۲۳۴ لکھنؤ - (۱۹) جناب ماسٹر اختر حسین صاحب ممبر ۳۴۲۵ لکھنؤ - (۲۰) جناب سید باقر حسین صاحب ممبر ۳۵۲۰ نیو دہلی - (۲۱) جناب خلیفہ سید سعادت حسین صاحب ممبر ۳۶۸۹ پٹیالہ - (۲۲) جناب سید کلب مصطفےٰ صاحب ممبر ۳۷۸۵ رائے بریلی۔

جناب حاجی سیّد جلال الدّین حیدر صاحب **صدرِ جلسہ** منتخب ہوئے

۱، باتفاق آراء مندرجہ ذیل عہدہ داران بابتہ سال ۱۹۳۷ء منتخب ہوئے :- (الف) جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ممبر ۲ - صدر انجمن - (ب) جناب سید احمد میرزا صاحب موسوی ممبر ۲۴۳ جنرل سکرٹری - (ج) جناب محمود علی صاحب ہاشمی ممبر ۳۱۴۶ اسسٹنٹ سکرٹری (د) جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی ممبر ۳۱۳۴ پروپاگنڈا سکرٹری۔

۲، مطابق دفعہ ۱۴ دستور العمل انجمن ہذا حسب ذیل چار حضرات ممبران کارکن کمیٹی منتخب ہوئے (الف) جناب خان بہادر ڈاکٹر مولوی سید اعجاز حسین صاحب ممبر ۲۱۵۷ ہگلی (ب) جناب آغا نثار احمد صاحب ممبر ۲۶۹۶ جھنگ (ج) جناب سید محمد نواز شاہ صاحب گردیزی ممبر ۳۰۶۲ ملتان - (د) جناب محمود علی صاحب ہاشمی ممبر ۳۱۴۶ نیو دہلی۔

۳، باتفاق آراء طے ہوا کہ امسال انجمن کے حساب کیلئے غیر شیعہ آڈیٹر مقرر کئے جائیں چنانچہ بابو للت بہاری لال صاحب ایم - اے - اور خواجہ مختار احمد صاحب انصاری بی - اے ایل ایل بی ایل ٹی آڈیٹر مقرر ہوئے

۴، تجویز جناب سید احمد میرزا صاحب ممبر ۲۴۳ و جناب شیخ تفضل حسین صاحب ممبر ۲۰۹۴ بابتہ طریقہ انتخاب کارکن کمیٹی پیش ہوئی طے پایا کہ موجودہ طریقہ انتخاب قائم رکھا جائے۔

۵، تجویز جناب سید احمد میرزا صاحب ممبر ۲۴۳ کہ ششماہی رپورٹ شائع نہ کی جائے پیش ہوکر طے پایا کہ اس کا ہر سال شائع ہونا ضروری ہے اس سے انجمن کے کاروبار کی توسیع میں مدد ملتی ہے

۶، تجویز جناب سید ظہور الحسنین صاحب ممبر ۲۹۵۷ کہ ممبران کارکن کمیٹی کا جو نقشہ تیار کیا جاتا ہے اس میں خانہ کیفیت میں یہ بھی درج کیا جائے کہ مجوزہ ممبروں میں سے ہر ایک نے گذشتہ تین سال میں کتنے نئے ممبر فراہم کئے اور ان میں کتنے باقاعدہ ادا کر رہے ہیں پیش ہوکر طے پائی کہ بہت طولانی اور دفتر کے کام بڑھانے والی ہے اسلئے نامنظور ہوئی۔

۷، تجویز سید ظہور الحسنین صاحب ممبر ۲۹۵۷ کہ انجمن کی صوبہ وارشاخیں قایم کی جائیں پیش ہوئی طے پایا کہ ہر بڑے مقام پر لوکل سکرٹری موجود ہوتے ہیں اسلئے شاخیں قایم کرنا غیر ضروری ہیں

۸، تجویز جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی ممبر ۳۱۳۴ پیش ہوکر قرار پایا کہ ہر بڑے مقام پر سکرٹری اپنے صوابدید کے مطابق لوکل سکرٹری مقرر کرے جو وصولی چندہ اور تقسیم وظائف کا کام انجام دے۔

۹، تجویز سید اعجاز حسین صاحب جارچوی ممبر ۳۱۳۴ کہ انجمن کی جانب سے سلور جوبلی نمبر کی یک صد روپیہ مدد کی جائے پیش ہوکر نامنظور ہوئی نمبر ۱۰ - تجویز جناب سید اعجاز حسین صاحب جارچوی ممبر ۳۱۳۴ کہ کارکن کمیٹی کا ہر سال ایک گروپ لیا جائے پیش ہوکر نامنظور ہوئی نمبر ۱۱ - تجویز جناب س م رضوی صاحب ممبر ۳۰۲۲ کہ صدر سکرٹری اور چاروں وظیفہ داروں کے فوٹو جنہوں نے اپنا قرضہ بیباق کر دیا ہو ہر سال رپورٹ سالانہ میں شائع کئے جائیں پیش ہوکر نامنظور ہوئی۔ نمبر ۱۲ - تجویز سید احمد میرزا صاحب ممبر ۲۴۳ پیش ہوئی کہ دفتر کی کام کی زیادتی کو دیکھتے ہوئے ایک جونیر کلرک ۱۰-۱۵ پندرہ روپیہ کے گریڈ کا رکھا جائے یا بصورت دیگر واپسی قرض حسنہ کے دفتر میں منتقل کر دیا جائے پیش ہوئی طے پایا کہ فی الحال ایک سال کیلئے ایک عارضی جونیر کلرک دس روپے ماہوار کا رکھ دیا جائے تجویز کا دوسرا جزو نامنظور ہوا نمبر ۱۳ - تجویز جناب سید احمد میرزا صاحب موسوی ممبر ۲۴۳ پیش ہوئی کہ جشن سلور جوبلی منایا جائے اور اس میں اسلئے سرمایہ جمع کیا جائے کہ اس سے کسی ایک شہر میں یا چند شہروں میں ہوسٹل قائم کئے جائیں پیش ہوئی طے پایا کہ جشن سلور جوبلی تو منایا جائے اور اس کے مقام تعین کیلئے ممبران کارکن کمیٹی سے استصواب کیا جائے اور تجویز کا آخری حصہ جو ہوسٹل کے متعلق ہے نامنظور ہوا۔

نمبر ۱۴ - تجویز مولوی سید کلب عباس صاحب ممبر ۱۰۵ باجازت صدر پیش ہوئی کہ انجمن کے اغراض

ومقاصد کی اشاعت اور فراہمی چندہ کیلئے حسب ذیل حضرات کا ایک وفد عدالت دیوانی کی تعطیل کے زمانہ میں حیدر آباد بھیجا جائے باتفاق آرا تجویز منظور ہوئی۔ (۱) جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ممبر ۲۔ (۲) جناب مولوی سید کلب عباس صاحب ممبر ۱۵۔ (۳) جناب مولانا مولوی سید ابن حسن صاحب جارچوی ممبر ۴۰۸ ۳۔

نمبر ۱۵۔ تجویز جناب سید ذوالفقار حسنین صاحب نقوی ممبر ۳۸۰۵ کہ بانی انجمن کی یادگار کے طور پر ایک لائبریری کالج اور اسکولوں کی مستعملہ کتابوں کی قائم کی جائے جس سے ضرورتمند طلبا مستفید ہوسکیں پیش ہوکر نا منظور ہوئی۔ نمبر ۱۶۔ تجویز جناب سید احمد میرزا صاحب ممبر ۳۴۲ پیش ہوئی کہ خواجہ غلام السبطین صاحب کی تجویز کے مطابق مجلس انتظامیہ نے انجمن کے سرمایہ مستقل سے تیس ہزار روپیہ دہلی میں بصورت جائداد یا عمارت منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اب اس کو مزید غور کیلئے دوبارہ جلسہ میں پیش کیا جاتا ہے طے ہوا کہ سرمایہ محفوظ کو بنک سے نکالکر کسی ایسے کام میں نہ لگایا جائے جس میں نقصان کا ذرا بھی امکان ہو۔ نمبر ۱۷۔ تجویز جناب سید حسین صاحب ملتانی ممبر ۳۰۶ ۳ کہ انجمن کے سرمایہ سے شیعوں کیلئے لاہور میں ایک ہوسٹل قائم کیا جائے جو تجارتی اصول پر چلایا جائے اور قوم کے بچوں کی تربیت گاہ بن سکے پیش ہوکر نا منظور ہوئی۔ نمبر ۱۸۔ تجویز جناب سید شریف حسین صاحب ممبر ۴۱۳ ۳ متعلق آل انڈیا شیعہ ٹریننگ کارکورس پیش ہوکر نا منظور ہوئی۔ نمبر ۱۹۔ تجویز جناب شیخ تفضل حسین صاحب ممبر ۴۰۹ ۳ کہ جس قدر وظائف جلسۂ سالانہ میں منظور کئے جائیں ان کے سفارش کنندگان کے نام وغیرہ رپورٹ میں مفصل درج کئے جائیں اور شائع کئے جائیں پیش ہوکر نا منظور ہوئی۔ نمبر ۲۰۔ تجویز جناب شیخ تفضل حسین صاحب ممبر ۴۰۹ ۳ کہ جلسۂ سالانہ کی کارروائی کھلے اجلاس میں ہوئی چاہیئے پیش ہوکر نا منظور ہوئی۔ نمبر ۲۱۔ تجویز جناب شیخ تفضل حسین صاحب ممبر ۴۰۹ ۳ کہ باقیداروں کی فہرست کے ساتھ ان کے سفارش کنندگان کے نام بھی درج کئے جائیں پیش ہوکر نا منظور ہوئی۔ نمبر ۲۲۔ تجویز جناب شیخ تفضل حسین صاحب ممبر ۴۰۹ ۳ کہ کارکن کمیٹی کی ممبری کیلئے یہی ضروری ہو کہ اسکے ذمہ اگست تک کا چندہ باقی نہو بلکہ وہ شخص جسکے ذمہ انجمن کا کوئی مطالبہ مثل قرض حسنہ کے باقی ہو کارکن کمیٹی کا ممبر منتخب نہو پیش ہوکر نا منظور ہوئی۔ نمبر ۲۳۔ تجویز جناب آغا نثار احمد صاحب ممبر ۲۶۲۶ کہ انجمن کا کم از کم چندہ بجائے ۱۲ کے ہر ماہ ۲ ماہوار رکھا جائے پیش ہوکر نا منظور ہوئی۔ نمبر ۲۴۔ تجویز جناب ڈاکٹر ابو طالب صاحب پیش ہوکر یہ قرار پایا کہ انجمن وظیفہ خاص اس شرط پر منظور کیا جائے کہ اسکی واپسی وظیفہ دار پر لازم ہوگی اور انجمن اس میں سے ایک فیصدی اپنے اخراجات کیلئے وضع کریگی اسکے حساب کا رجسٹر الگ ہے اگر وظیفہ خاص دینے والے ممبران کی اولاد کیلئے ضرورت ہو تو وہ خاص رقم جو انہوں نے اس مد میں دی ہو ولایت کی تعلیم میں خرچ کیجائے لیکن اسکی واپسی بھی لازمی ہوگی۔ نمبر ۲۵۔ تجویز جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب پیش ہوکر منظور ہوئی کہ تاریخ مقررہ کے بعد کسی طالب وظیفہ کی درخواست نہیں لی جائیگی اور اسپر سختی سے عمل کیا جائے۔ نمبر ۲۶۔ تجویز پروفیسر سید ضامن علی صاحب کہ جولائی کیلئے کچھ روپیہ وظائف پر صرف کرنے کیلئے بچالیا جائے پیش ہوکر مسترد ہوئی۔ نمبر ۲۷۔ درخواست ڈاکٹر حسید علی صاحب کہ انکو پیش ہوئی منظور ہوا کہ اُن کو تین روپیہ مکان کا الاؤنس دیا جائے۔ نمبر ۲۸۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں آٹھ ہزار چھ سو اٹھارہ روپیہ کی رقم وظائف پر تقسیم کرنے کیلئے منظور ہوئی جس کی تفصیل صفحہ ۲۲۵ - ۲۴۴ پر درج ہے۔

آڈیٹرس رپورٹ بابتہ حساب آمد و خرچ از یکم جنوری ۱۹۳۶ء لغایتہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء

نمبر ۱۔ ہم عموماً ممبران کارکن کمیٹی اور خصوصاً جناب نواب سید احمد میرزا صاحب سکریٹری انجمن کے بیحد ممنون ہیں کہ انھوں نے ہم کو ایک ایسی انجمن کے حسابات کی جانچ پڑتال کا موقع دیا جو صحیح معنوں میں اپنی قوم کی بہترین خدمت انجام دے رہی ہے ہم کو اس انجمن کے حسابات کی جانچ پڑتال سے بیحد خوشی حاصل ہوئی۔ نمبر ۲۔ ہم نے انجمن ہذا کی آڈٹ رپورٹ سال گذشتہ کی پڑھی آڈیٹر صاحبان کی ہدایات پر اس سال پورا پورا عمل کیا گیا ہے انجمن کے حسابات نہایت صفائی اور باقاعدگی سے رکھے جاتے ہیں اور تمام کاغذات فائلوں میں چسپاں کردیئے جاتے ہیں۔ نمبر ۳۔ امسال ماہ مارچ و ستمبر خاص طور پر آڈٹ کئے گئے اور دوسرے مہینے سرسری طور پر انجمن کا طریقہ حساب ہر پہلو سے مکمل ہے اور حساب و کتاب نہایت صفائی سے اور قاعدہ سے رکھا جاتا ہے چھوٹی چھوٹی ترمیش خراش جیسی غلطیوں کو اعتراض کی صورت میں لکھکر ہم لوگ آڈٹ رپورٹ کو طویل بنانا نہیں چاہتے ہیں ایسی چھوٹی چھوٹی غلطیاں تو قریب قریب ہر دفتر میں ہوتی ہیں البتہ اس سلسلہ میں یہ لکھنا ضروری ہے کہ اگر زیادہ احتیاط سے کام لیا جاوے تو پھر اس قسم کی غلطیوں کا امکان بھی بہت کم ہو جائیگا لیکن پھر بھی پہلے کی بہ نسبت اس قسم کی غلطیاں بہت کم ہیں ذیل میں وہ غلطیاں جو آڈٹ کے نکتہ نگاہ سے اہم ہیں درج کی جاتی ہیں۔

(الف) Voucher Vouch No 38 / D/11/3/36 صرف تین روپیہ کا ہے لیکن اسکا اندراج رجسٹر آمد و خرچ میں تین روپیہ دو آنے دکھایا گیا ہے۔

(ب) Voucher No 41 / D/21/3/36 اس تاریخ میں سترہ روپے خرچ کئے گئے ہیں لیکن بجائے ایک Voucher کے اس کے دو دو اُدھر (Voucher) فائل میں موجود ہیں ایک دو روپے کا اور دوسرا پندرہ روپیہ کا یہ بات قابل اعتراض ہے۔ (ج) Receipt No 437/673 یہ رسید صرف ایک روپیہ کی ہے لیکن اسکا اندراج رجسٹر میں ایک روپیہ ایک آنہ کا کیا گیا ہے۔

نمبر ۴۔ انجمن کا پرانا ریکارڈ فائلوں اور رجسٹروں کی صورت میں موجود ہے ہر فائل اور رجسٹر پر

نمبر پڑے ہوئے ہیں اور رجسٹروں اور فائلوں کے نام بھی باقاعدہ چٹ پر لکھکر فائلوں اور رجسٹروں پر لگادئے گئے ہیں یہ تمام کام نہایت احتیاط کے ساتھ اور سلیقہ سے کیا گیا ہے نمبر ۵ جناب سکریٹری صاحب سے دریافت کرنے پر یہ معلوم ہوا کہ دفتر ہر سال یا ہر تیسرے سال تبدیل ہوا کرتا ہے اور جہاں سکریٹری ہوتا ہے وہیں دفتر بھی چلا جاتا ہے ایسی صورت میں دفتر کے تمام ریکارڈ کو محفوظ رکھنے میں عملہ کو یقیناً تکلیف ہوتی ہوگی ہماری رائے میں یہ ہے کہ وہ کاغذات اور رجسٹرات جو کہ نہایت ضروری ہوں محفوظ رکھے جائیں اور باقی کو ہر تیسرے یا ہر پانچویں سال ضائع کردیا جائے پرانے ریکارڈ کے ضائع کرنے کیلئے جو قاعدہ بنایا جائے اسکا اندراج انجمن کے دیگر مطبوعہ کاغذات پر ضروری ہو تاکہ ممبر صاحبان اور دوسرے حضرات کو یہ معلوم ہوسکے کہ کب اور کس وقت تک اُن کو اپنے سوالات کے جوابات ملسکے ہیں۔ نمبر ۶۔ ہم لوگ یہ چاہتے تھے کہ انجمن کے طریقہ حساب میں کسیقدر ردو بدل کی جائے لیکن پیشکار سے یہ معلوم ہوکر کہ کافی تعداد میں مطبوعہ فارم رکھے ہوئے ہیں کچھ لکھنا نہیں چاہتے یہ سوال اسوقت پر غور کیا جائے جبکہ موجودہ مطبوعہ فارم ختم ہوجائیں رجسٹر آمدنی وخرچ بہت بڑا بنایا گیا ہے جس کو کھولنے اور بند کرنے میں کافی زحمت ہوتی ہوگی رجسٹرات جس قدر چھوٹے ہوں اُسی قدر کام میں سہولت ہوتی ہے اس کی ترمیم موجودہ فارم ختم ہونے پر غور کی جائے رجسٹروں کی جلدوں کا اور اُن کے کاغذات کا اچھا ہونا نہایت لازمی ہے تاکہ وہ قبل از وقت خراب نہ ہوجاویں اس موقع پر یہ بھی لکھنا ضروری ہے کہ پیشکار صاحب کا زیادہ وقت چھوٹے چھوٹے کاموں میں خرچ ہوجاتا ہے اور ضروری کاموں میں اکثر تاخیر ہوجاتی ہے پیشکار صاحب سے دریافت کرنے پر یہ بھی معلوم ہوا کہ دفتر میں صرف وہی تنہا کام کرنے والے ہیں اور ہر کام اُنہیں کو کرنا پڑتا ہے ایسی صورت میں ایک خواندہ چپراسی کا ہونا بھی ضروری سا معلوم ہوتا ہے نمبر ۷ (الف) رجسٹر سرمایہ مستقل رجسٹر رسید بہی اور رجسٹر بنک اور دیگر رجسٹر مکمل ہیں اُن میں کوئی نقص نہیں البتہ اُن کا کاغذ اور جلدیں خراب ہیں ایسے مستقل رجسٹروں کی جلدیں اور کاغذ جن کو کہ عرصہ تک قائم رکھنا مقصود ہے نہایت اچھے ہونے چاہئیں۔ (ب) اس سال کی چند رسیدوں (چندہ واپسی قرض حسنہ) پر جو کہ لکھنؤ کے دفتر کی ہیں، سکریٹری صاحب کے دستخط موجود نہیں ہیں ہماری رائے میں دستخطوں کا ہونا لازمی امر ہے

جوابات پیشکار

نمبر ۴ جواب کی ضرورت نہیں آڈیٹر صاحب کو خود اس بات کا اعتراف ہے کہ پہلی کی نسبت تراش خراش جیسی غلطیاں بہت کم ہیں کوشش تو یہی کی جاتی ہے کہ اس قسم کی غلطیاں بھی ہونے پائیں لیکن انسان ہونے کی حیثیت سے اس قسم کی بھول چوک ہوجاتی ہے آیندہ زیادہ احتیاط اور توجہ سے کام لیا جائے گا۔ (الف) ۱۱ مارچ کو رسید نمبر ۳۸ کے ذریعہ تین روپے دو آنے خرچ میں دکھائے گئے ہیں روزنامچہ میں بھی تین روپیہ دو آنے درج ہیں اور رسید میں بھی ہندسوں میں تین روپیہ دو آنے درج ہیں البتہ رقم حروف میں لکھتے وقت دو آنے کا لفظ سہواً رہ گیا ہے اسی تاریخ میں روزنامچہ اور رسید دونوں پر جناب سکریٹری صاحب کے دستخط ہیں اسلئے نفس حساب میں کسی قسم کی غلطی نہیں ہے۔ (ب) کاتب صاحب کو دو روپیہ میں نے اور پندرہ روپیہ جناب سکریٹری صاحب نے بمد کتابت رپورٹ الآئنہ دئے تھے جسکی رسیدیں علیحدہ علیحدہ حاصل کرلی گئی تھیں حساب درج کرتے وقت یہ سترہ روپیہ کی رقم ایک ہی دفعہ درج ہوئی ہے اور دونوں رسیدوں کو چسپاں کرکے ایک رسید بنادی گئی ہے مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ چیز قابل اعتراض ہے آیندہ ایسا نہ ہوگا۔ (ج) واپسی قرض حسنہ کے دفتر لکھنؤ سے جو حساب ماہ فروری کا جناب حاجی سید جلال الدین صاحب صدر انجمن اور ٹھاکر حسید علی صاحب کلرک انجمن کے دستخطوں کے ماتحت آیا ہے اس میں کلرک صاحب کے پراویڈینٹ فنڈ کی رقم ایک روپیہ ایک آنہ ہی درج ہے اور یہی صحیح ہے رسید میں سہواً ایک آنہ کا لفظ رہ گیا نمبر ۴ جواب کی ضرورت نہیں نمبر ۵۔ واقعی دفتر کی سالانہ تبدیلی کی وجہ سے غیر ضروری کاغذات باعث تکلیف ہوتے ہیں اسلئے اُن کا تلف کردینا ہی بہتر ہوگا۔ اس ضمن میں ضروری اور غیر ضروری کاغذات کی تفصیل مہیا کی جاسکتی ہے یہاں اسکا اندراج باعث طوالت ہوگا۔ نمبر ۶۔ میں اس انجمن میں تقریباً چھ سال سے ملازم ہوں ہر سال آڈیٹر صاحبان کی طریقہ حساب کی تبدیلی کے متعلق ہدایت ہوا کرتی ہے اب تک میرے دوران ملازمت میں جو بھی طریقہ حساب رائج تھا اور اب ہے وہ آڈیٹر صاحب کی عین ہدایت کے مطابق بنائے گئے ہیں ایک آڈیٹر دوسرے آڈیٹر کے بنائے ہوئے طریقہ حساب میں اپنے نقطۂ نگاہ کے ماتحت اور انجمن کی بہبودی کیلئے تبدیلی کی ہدایت کرتا ہے میرا خیال ہے کہ اس قسم کی ہدایات ہر نئے آڈیٹر کے چک کرنے پر بدلتی رہینگی لہذا میں جناب سکریٹری صاحب سے بصد ادب درخواست کرونگا کہ جناب ممدوح ایک ہی دفعہ جو بھی طریقہ حساب سب سے زیادہ بہتر ہو اس کو انجمن کیلئے رائج کردیں۔ پارسال ہی آڈیٹر صاحب کے مشورہ کے مطابق جدید طریقہ حساب رائج کیا گیا ہے جس میں اب تبدیلی چاہی جارہی ہے پہلے آمدنی کا ایک رجسٹر علیحدہ تھا خرچ کا علیحدہ اور گوشوارہ کا علیحدہ اب ان تینوں رجسٹروں کا ایک رجسٹر بنادیا گیا ہے اسلئے یہ رجسٹر بڑا ضرور ہوگیا ہے میں چاہتا تھا کہ رجسٹر چھوٹا ہو لیکن رجسٹر چھوٹا ہونے کی وجہ سے آڑے اور ترچھے لکھنے کی ضرورت روز روز پیش آتی اور حساب کتاب کے اندراج میں کافی دیر لگتی اور صفائی بھی نہ رہتی اور غلطی ہوجانے پر تصحیح کیوقت اصلاح کی گنجائش بھی نہ رہتی اسلئے کالم ہندسوں وغیرہ کی تعداد کا لحاظ کرکے ذرا بڑے بنائے گئے ہیں اسلئے موجودہ

طریقہ حساب میں کوئی گنجائش رجسٹر کے چھوٹے ہونے کی نہیں ہے۔ سابقہ رپورٹ سالانہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اڈیٹر صاحبان کی ایک مزید کلرک یا خواندہ چپراسی رکھنے کی ہدایت صدر دفتر کیلئے کی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ چھوٹے چھوٹے غیر ضروری اور متفرق کاموں مثلاً ڈاکخانہ اور بنک آنے جانے۔ فائلوں کو دھوپ دکھلانے دفتر کی صفائی۔ پریس اور کاتب کے یہاں صبح شام آنے جانے اور انجمن کے جملہ کاغذات کو فائلوں میں چسپاں کرنے میں پیشکار کا بہت سا وقت صرف ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے ضروری کام عین وقت پر نہیں ہوسکتے اگر ایک خواندہ چپراسی مستقل طور پر صدر دفتر میں رکھ لیا جائے تو انجمن کا کام زیادہ بہتر ہوگا فی الحال جنوری ۱۹۳۶ء سے صرف ایک سال کیلئے ایک کلرک صاحب رکھے گئے ہیں۔ اڈیٹر صاحب کا مطلب یہ ہے کہ ایک خواندہ چپراسی مستقل طور پر رکھا جائے۔ نمبر ۲۔ ہدایت پر عمل کیا جائیگا۔ (ب) بے شک واپسی قرض حسنہ کے دفتر کی تین چار رسیدیں ایسی ہیں جن پر جناب صدر انجمن ہٰذا کے دستخط سہواً رہ گئے ہیں لیکن جو حساب وہاں سے آیا ہے اس پر جناب ممدوح کے دستخط موجود ہیں اس سے رسیدات میں اندراج کی صحت کی تصدیق ہوتی ہے۔

نوٹ سکریٹری (۱)۔ (۳) پیشکار صاحب کا جواب کافی ہے حساب کتاب کے رکھنے میں تھوڑی بہت کاٹ چھانٹ کا ہونا ضروری ہو جاتا ہے لیکن ہر ایسی درستی پر سکریٹری کے دستخط ہونے کے بعد صحت ہو جاتی ہے۔ پیشکار صاحب کو ہدایت کردی ہے آیندہ زیادہ محتاط رہیں گے۔ (الف) رسید کو پاس کرتے وقت مجھے بھی اس بات کا خیال نہیں رہا کہ حروف میں دو آنے کو تحریر کرا دینا ایسے کہ دستی کرنیکی ہے حساب بالکل درست ہے۔ (ب) سترہ روپیہ کی دو رسیدوں کو دو جگہ درج کرنے کی بجائے ایک ہی جگہ درج کر دیا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ سترہ روپے ہی کاتب کو دئے گئے ہیں اور کاتب بھی ایک ہی تھے اس لئے اندراج ایک ہی جگہ ہو گیا۔ پیشکار صاحب کو ہدایت کردی ہے کہ آیندہ وہ ہر رسید علیحدہ علیحدہ درج کیا کریں۔ (ج) پیشکار صاحب کا جواب کافی ہے۔ (۴) پیشکار صاحب کا سلیقہ قابل تعریف ہے۔ دفتر کی حالت نسبتاً بہت بہتر ہوگئی ہے اگر آیندہ بھی سکریٹری صاحبان دلچسپی لیتے رہے تو دفتر کی حالت بالکل ویسی ہی ہو جائیگی جیسی سرکاری دفاتر کی ہوتی ہے ہر کارڈ آسانی سے مل سکے گا اور باترتیب ہوگا جیسا کہ اب ہے۔ (۵) آیندہ سالانہ جلسہ میں مجلس انتظامیہ کی منظوری حاصل کرکے غیر ضروری رکارڈ کو ضائع کر دیا جائیگا۔ پیشکار صاحب کو ہدایت کردی ہے کہ وہ تمام پرانے رکارڈ کی فہرست جلسہ سے قبل تیار کرلیں۔ اڈیٹر صاحبان کی ہدایت پر عمل کیا جائے گا۔ (۶) میں نے یہ کوشش کی ہے کہ بغیر کام کے اضافہ کے حساب رکھنے میں سہولت اور صفائی ہو جائے۔ چنانچہ ایک ایسا رجسٹر جس میں تین رجسٹروں کے اندراجات اب ہوتے ہیں یعنی روزنامچہ۔ رجسٹر آمدنی اور گوشوارہ ان سب کا کام اس ہی رجسٹر سے لیا جاتا ہے اور ہر وقت گوشوارہ تیار ملتا ہے یہ نہیں کہ کئی کئی ماہ کا ایک ہی مرتبہ پیشکار صاحب کو بنانا پڑا ہو۔ اس میں تو شبہ نہیں کہ رجسٹر ذرا بڑا ہو گیا ہے اور پیشکار صاحب جیسے نحیف الجثہ انسان کیلئے اس کا استعمال تکلیف و زحمت سے خالی نہیں لیکن تھوڑی سی محنت سے روزانہ ہر شعبہ کی آمدنی و خرچ کو آنکھ بند کرکے معلوم کیا جا سکتا ہے اور وہ سال کے اُن دنوں میں جن میں سکریٹری غریب کو آمدنی کی فکر میں رات کی نیند اور دن کا آرام حرام ہو جاتا ہے ہر شعبہ کی آمدنی کی میزان معلوم ہو جانے سے ہر وقت اعداد کو جمع کرنے کی مصیبت سے نجات مل گئی ہے۔ اگر بغیر زیادتی کام کے حساب رکھنے کی بہتر تجویز ذہن میں آگئی تو اسکو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جائیگی خواندہ چپراسی کی ضرورت تو ضرور ہے لیکن دفتر کی تبدیلی سے کسی مستقل آدمی کا ملنا دشوار ہوگا اسلئے اگر یہ تجویز سالانہ جلسہ میں پاس ہو جائے تو جہاں دفتر انجمن رہے ایک معقول آدمی کا انتظام کر لیا جایا کرے۔ انجمن کا کاروبار جس رفتار سے بڑھ رہا ہے اس کو سنبھالنے کے لئے خواندہ چپراسی کا ہونا پیشکار صاحب کی امداد کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اڈیٹر صاحب کی اس تجویز کو سالانہ جلسہ میں پیش کیا جائے گا۔

(الف) آیندہ اس پر عمل کیا جائے۔ (ب) رسیدات پر سکریٹری کے دستخطوں کا ہونا بہت ضروری ہے سہواً چند رسیدوں پر دستخط رہ گئے ہیں لیکن ان سے حساب میں کسی قسم کی غلطی واقع نہیں ہوئی۔ آیندہ زیادہ احتیاط کی جائے گی۔

جنرل ریمارکس

ہمیں یہ کہتے ہوئے نہایت مسرت ہوتی ہے کہ جس قوم میں ایسی مفید اور خاموش کام کرنے والی انجمن موجود ہے وہ قابل مبارکباد ہے۔ ایسی انجمنیں قوم کی ترقی کا سب سے پہلا اور واحد زینہ ہے ہم انجمن کے مخلص کارکنان کی دور اندیشی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے اپنے دستور العمل میں ایسا مفید قاعدہ رکھا ہے کہ انجمن کبھی مالی مشکلات میں نہیں پڑ سکتی اور سال کے آخر میں حاصل شدہ آمدنی کا ایک چوتھائی سرمایہ مستقل میں جمع کر دیتی ہے انجمن کا طریقہ انتظامات بھی قابل تعریف ہے جس کی وجہ سے دیگر انجمنوں کی طرح سے اُس کے اندر جھگڑے بالکل نہیں ہیں۔

نیاز مند   نیاز مند

(دستخط) للت بہاری لال دفتری۔ جی۔ سی۔ آنریو دہلی   (دستخط) خواجہ محبوب احمد الکھنا اڈمنسٹریٹر جی آئی پی دہلی

خادم قوم

(دستخط) سید احمد میرزا موسوی۔ آنریری سیکریٹری انجمن ہٰذا

خاکسار سید محمد مہدی رضوی پیشکار انجمن ہٰذا

قواعد انجمن وظیفہ سادات و مومنین رجسٹرڈ

نام ۱ - اس انجمن کا نام انجمن وظیفہ سادات و مومنین ہوگا۔

مقصد ۲ - اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ ضرورت مند شیعہ طالب علموں کو تعلیم دینی و دنیوی کی غرض سے وظیفہ بطور قرض حسنہ دے۔

ممبر و مددگار وغیرہ ۳ - ہر شخص جو اپنی مستقل ماہوار آمدنی کا ایک فی صدی ماہوار کے حساب سے چندہ ادا کرے اس انجمن کا ممبر ہو سکتا ہے

نوٹ (الف) جن حضرات کی آمدنی غیر معین ہو وہ اپنی اوسط آمدنی کا اندازہ کرکے چندہ دے سکتے ہیں۔

نوٹ (ب) جن حضرات کی آمدنی پانچ سو روپیہ ماہوار سے زیادہ ہو وہ کم از کم پانچ روپیہ ماہوار اور جن حضرات کی آمدنی دو سو روپیہ سے پانچ سو روپیہ ماہوار تک ہو کم از کم دو روپیہ ماہوار دینے پر ممبر رہ سکتے ہیں۔

نوٹ (ج) جن حضرات کی آمدنی پچاس روپے ماہوار سے کم ہو وہ اس صورت میں ممبر ہو سکتے ہیں کہ ۸/ ماہوار ادا کریں۔

۴ - جو صاحب پانچ سو روپیہ یکمشت چندہ مرحمت فرمائیں گے وہ لائف ممبر متصور ہوں گے۔

۵ - جو حضرات انجمن کی اعانت ایک سو روپیہ سالانہ کے حساب سے سال بسال کیا کریں گے وہ معین انجمن کہلائیں گے۔

۶ - جو حضرات انجمن کی اعانت بارہ سو روپیہ سالانہ کے حساب سے سال بسال کیا کریں گے وہ سرپرست انجمن کہلائیں گے۔

۷ - گراں قدر خدمات کے اعتراف میں کسی ممبر کا انتخاب بحیثیت محسن انجمن ہو سکتا ہے۔

۸ - جملہ اصناف مذکورہ دفعات ۵ لغایتہ ۷ انجمن کے ممبر متصور ہونگے

۹ - جس ممبر کے ذمہ ایک سال کا چندہ بلا عذر معقول باقی ہو سکریٹری اس کا نام ایک ماہ کے نوٹس و اطلاع کے بعد سالانہ جلسہ میں خارج کرنے کے لئے پیش کر سکتا ہے۔

۱۰ - جو حضرات ایسے شیعہ طلباء کی وظائف کے ذریعہ سے مدد کرتے ہوں جن کی تعلیم کا بار شرعاً خود ان پر نہ لازم ہو اور وہ چاہتے ہوں کہ یہ وظائف انجمن ہذا کی طرف سے سمجھے جائیں تو انجمن بکمال تشکر و اُن کی اس اعانت کو قبول کریگی۔ شرائط حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) اس اعانت سے ممبر صاحبان اپنے معینہ زر چندہ کے کل یا جزو کے ادا کرنے سے سبکدوش ہوں گے۔

(۲) معطی صاحبان اپنے وظیفہ داروں کے نام مع ولدیت و سکونت و عمر و درجہ تعلیم و مدرسہ در رقم وظیفہ و دیگر ضروری امور سے سکریٹری کو اطلاع دیں گے۔

(۳) اقرار نامہ حسب دفعہ ۲۴ کے ضمیمہ (ج) یا (د) کے مطابق وظیفہ دار یا اس کے ولی سے جیسے کہ صورت ہو تکمیل کرا دیں گے۔

(۴) ہر رقم وظیفہ کی رسید وظیفہ دار بھیجتے رہیں گے جس کی عبارت کا مفہوم یہ ہوگا میں نے مبلغ (تعداد) انجمن وظیفہ سادات و مومنین سے بذریعہ (نام معطی) صاحب بابتہ ماہ سنہ وصول پائے۔ دستخط مع تاریخ

(۵) سکریٹری رسید کی وصول یابی پر رقم مندرجہ کو بمد اعانت خاص آمدنی میں اور بمد "وظیفہ خاص" خرچ میں درج کریگا اور باقاعدہ رسید معطی کی خدمت میں ارسال کریگا۔

(۶) وظیفہ داران خاص کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ اگر معطی صاحبان اُن کا وظیفہ بند کر دیں تو وہ اصل سرمایہ انجمن سے وظیفہ کے متقاضی ہوں البتہ ایسی صورت میں وہ مثل دوسرے امیدواروں کے وقت معینہ پر وظیفہ کی درخواست دے سکتے ہیں۔

۱۱ - علاوہ شرح معینہ قواعد ہذا کے اگر کوئی صاحب یکمشت یا باقساط یا اور طرح پر کوئی مدد انجمن ہذا کی نقداً یا جائداد کی صورت میں کرنا چاہیں گے

تو بلا لحاظ مذہب وملت اور بلا قید قلیل وکثیر رقم کے ہر صورت میں امداد شکریہ کے ساتھ قبول کیجائیگی۔

کارکن کمیٹی

۱۲۔ ممبران انجمن میں سے چودہ حضرات سالانہ منتخب ہونگے اور یہ جماعت کارکن کمیٹی کے نام سے موسوم ہوگی۔

۱۳۔ کارکن کمیٹی کا انتخاب ماہ دسمبر میں حسب ذیل طریقہ پر ہوا کریگا۔ اوّل سکریٹری جملہ ممبران سے کارکن کمیٹی کے ممبران کی نامزدگی مع اوصاف ممبر نامزد کردہ جس میں علی الخصوص قومی خدمات اور انجمن کے ساتھ جو خصوصیات اس ممبر کو ہوں اُن کا تذکرہ اور اُن کے مختصر حالات زندگی اور علمی قابلیت کے مذکور ہوں۔ طلب کیا کرے اور ایسے نامزد شدہ ممبران میں سے ان سبکے نام جن کے لئے کم سے کم دو رائیں آئی ہوں اور جو از روئے قواعد قابل انتخاب ہوں جملہ ممبران کے پاس بھیج کر ان کی رائے طلب کرے۔

۱۴۔ جس ممبر کے ذمہ اگست تک چندہ باقی ہوگا وہ کارکن کمیٹی کا ممبر منتخب نہ ہوسکے گا۔ قدیم ممبران کمیٹی کا انتخاب دوبارہ ہوسکتا ہے۔

۱۵۔ کارکن کمیٹی اپنی جماعت میں سے ایک صدر ایک سکریٹری اور ایک یا ایک سے زائد اسسٹنٹ سکریٹری بمشورہ سکریٹری جلسہ سالانہ میں منتخب کریگی اور ایسے عہدہ داران کی میعاد عہدہ ایک سال ہوگی لیکن ان کا انتخاب ایک سے زائد مرتبہ ہونا جائز ہوگا۔ البتہ کوئی شخص مسلسل تین سال سے زیادہ سکریٹری نہ رہ سکے گا۔

۱۶۔ بقیہ چار ممبروں کو دس جدید منتخب شدہ ممبران کثرت رائے سے منتخب کریں گے۔ اور اس میں یہ خیال رکھا جائیگا کہ حتی المقدور مختلف صوبوں کے حضرات کارکن کمیٹی کے ممبر ہوسکیں۔

۱۷۔ اگر کوئی ممبر کارکن کمیٹی بلا عذر معقول ۵۰ فی صدی استفسارات کا جواب سکریٹری کو نہ دے تو جلسہ سالانہ کو اختیار ہوگا کہ باوجود اس کے منتخب ہو جانے کے بھی اسے ممبر کارکن کمیٹی قرار نہ دے اور اس کے بجائے ناکام امیدواروں میں سے سب سے زائد ووٹ پانے والے ممبر کو ممبر کارکن کمیٹی منتخب کرے۔

۱۸۔ سکریٹری ۱۰؍ دسمبر تک جدید ممبران کارکن کمیٹی کو ان کے منتخب ہونے کی اطلاع کردیگا اور ان سے درخواست کریگا کہ ایک ہفتہ کے اندر نئے سال کے لئے عہدہ دار تجویز کرکے اپنا پرچہ انتخاب سکریٹری کے پاس بھیجدیں۔

۱۹۔ سکریٹری ان آراء کو جلسہ سالانہ میں پیش کریگا اور انتخاب عہدہ داران جدید جلسہ سالانہ میں جدید ممبران کارکن کمیٹی کی کثرت رائے پر عمل میں آئیگا۔ رایوں کے شمار کرنے میں حاضر ممبروں کی زبانی رائیں اور غیر حاضر ممبروں کی تحریری رائیں دونوں محسوب ہونگی۔

۲۰۔ اگر جلسہ سالانہ کے وقت ممبران کی زبانی وتحریری پانچ آراء نہ ہوں تو سکریٹری عہدہ داران کے انتخاب کی کارروائی ملتوی کرکے اس کی اطلاع بقیہ ممبران کارکن کمیٹی کو دیگا اور ایک تاریخ معین کرکے اس وقت تک ان کی رائے طلب کریگا۔ تاریخ مذکور پر جس قدر رائیں جمع ہوجائیں سکریٹری ان کے مطابق خود فیصلہ کردیگا اور ۱۰؍ جنوری تک ممبران کارکن کمیٹی کی خدمت میں عہدہ داران کے نام بھیج دیگا اور اخبارات میں نئی کارکن کمیٹی اور نئے عہدہ داروں کے نام چھپنے کے لئے بھیج دیگا

۲۱۔ تاریخ ہائے مندرجہ دفعات بالا کے ردوبدل کی وجہ سے انتخاب کی کارروائی کالعدم نہ ہوگی۔

۲۲۔ اگر دوران سال میں کسی ممبر کارکن کمیٹی کی جگہ بوجہ وفات یا استعفٰے کے خالی ہو تو بقیہ ممبران کارکن کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ اس جگہ پر ممبران انجمن میں سے کسی شخص کو اختتام سال تک کے لئے خود کثرت آراء سے منتخب کرلیں۔

۲۳۔ کمیٹی وظیفہ وغیرہ اور دیگر امور کا تصفیہ کثرت رائے کی بنا پر کریگی

۲۴۔ اگر نئے سال کے لئے جدید سکریٹری کا انتخاب ہو تو سکریٹری سابق اپنے عہدہ کا چارج سکریٹری جدید کو جلد سے جلد سپرد کردیگا اور اس سے کاغذات وتمسکات اور زر نقد وغیرہ کی رسید لیگا جس پر ہر دو سکریٹری صاحبان کے دستخط ہونگے۔ اور وہ دفتر میں رہیگی۔ سال نو کے شروع سے کل کارروائی سکریٹری جدید کریگا۔

فرائض عہدہ داران

۲۵۔ صدر انجمن کارکن کمیٹی کے ہر جلسہ کا جس میں وہ موجود ہو باعتبار عہدہ صدر ہوگا اور انجمن کی کارروائیوں کا نگراں وناظر رہے گا۔ اس کی رائے بحالت مساوی ہونے آراء کے بجائے

دورایوں کے متصور ہوگی۔ بحالت عدم موجودگی مستقل صدر کے حاضر ممبران کثرت رائے سے اپنے میں سے کسی کو وقتی صدر منتخب کرینگے

۲۶۔ فرائض سکرٹری حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) جلسہ ہائے انجمن کے لئے نوٹس جاری کرنا۔

(ب) استفسارات و استصواب ممبران کارکن کمیٹی سے کرنا۔

(ج) تجاویز پاس کردہ کارکن کمیٹی وجلسہ سالانہ کی تعمیل کرنا۔

(د) وظائف بہ پابندی قواعد انجمن حسب فیصلہ جلسہ سالانہ وکارکن کمیٹی جاری کرنا۔

(ہ) وظیفہ داران سابق سے قرض حسنہ وصول کرنا۔

(و) ممبران انجمن سے چندہ وصول کرنا اور خط وکتابت ومراسلت کرنا

(ز) جملہ رجسٹر ہائے حسابات آمدنی وخرچ ودیگر کاغذات ومسلہ وریکارڈ متعلق حسابات وظیفہ داران سابق وحال باقاعدہ مرتب رکھنا۔

(ح) گزشتہ سال کے حسابات کی جانچ کا انتظام حسب تجویز جلسہ سالانہ کرنا۔

(ط) سال گزشتہ کی کارروائیوں کی رپورٹ مرتب کرکے جلسہ سالانہ کے روبرو پیش کرنا۔ اور بعد منظوری جلسہ سالانہ اس کا طبع کرانا اور ممبران کے پاس بھیجنا۔

(ی) جولائی میں ایک مختصر رپورٹ انجمن کی اخبارات میں شائع کرنا۔ اور کارکن کمیٹی کے ممبروں کے پاس بھیجنا۔ جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ بمقابلہ پچھلے تین سالوں کے اوسط وصولی چندہ وقرض حسنہ اور تعداد ممبران ووظیفہ داران حال اس ششماہی میں کیسی رہی اور تعداد ممبران میں کوئی اضافہ ہوا یا نہیں۔

(ک) جملہ اقدامات وتدابیر متعلق تکمیل مقاصد ترقی وبہبودی انجمن میں لانا

(ل) کفالت نامجات وتمسکات ودستاویزات انجمن واملاک وسرمایہ انجمن اور ان کے منافع کو محفوظ رکھنا۔

(م) ایک نقشہ جملہ امیدواران وظیفہ کی درخواستوں کا مع اپنی سفارش کے ممبران کارکن کمیٹی کے پاس بغرض تصفیہ وظائف قبل ۱۰ یوم جلسہ سالانہ کے گشت کرانا۔

(ن) سالانہ جلسہ میں آئندہ سال کا بجٹ منظوری کے لئے پیش کرنا۔

۲۷۔ اسسٹنٹ سکرٹری زیر ہدایت سکرٹری منجملہ فرائض متذکرہ صدر کے ایسے فرائض انجام دے جو سکرٹری اُس کے سپرد کرے۔

سرمایہ واملاک انجمن

وظائف سال گذشتہ کی آمدنی میں سے دئے جائیں گے۔ سال رواں کی آمدنی میں سے دفتر کے اخراجات وغیرہ کے سوا کچھ صرف نہ ہوگا۔

۲۹۔ سوائے مخصوص عطایا کے ہر سال کی ہر قسم کی آمدنی کا چوتھائی حصہ بطور سرمایۂ محفوظ کے سرکاری پوسٹل بنک میں جمع کردیا جائیگا اور عندالموقع زائد منافع حاصل ہونیکی صورت میں کفالت نامجات یا تمسکات سرکاری بذریعہ پوسٹ ماسٹر جنرل تبدیل کئے جائیں گے صرف بقیہ $\frac{3}{4}$ حصۂ آمدنی وظائف پر تقسیم ہوسکے گا۔

(تشریح) دوران سال میں جو سود سرمایہ محفوظ وغیر محفوظ کا بڑھے گا وہ وصول شدہ تصور ہوکر ہر سال کی آمدنی میں شامل کیا جائیگا۔

۳۰۔ انجمن کے سرمایۂ محفوظ کا روپیہ وتمسکات فی الحال پوسٹ ماسٹر جنرل یا امپیریل بنک آف انڈیا کے حفاظت میں رکھے جائیں گے سکرٹری کو سرمایۂ محفوظ کے نکالنے یا نکلوانے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ البتہ اس کو تمسکات کے فروخت کرنے اور سرمایۂ محفوظ کے روپے سے بنام انجمن نئے تمسکات خریدنے کا بعد استصواب کارکن کمیٹی بذریعہ امپیریل بنک آف انڈیا یا پوسٹ ماسٹر جنرل اختیار ہوگا۔

۳۱۔ تمسکات وکفالت نامجات کا منافع اور دیگر ہر قسم کی آمدنی ودیگر جملہ رقوم یافتنی انجمن بنک وڈاک خانہ وخزانہ سرکاری وعدالت وغیرہ سے یا دیگر قرضہ داران ومدیونان انجمن سے سکرٹری کو وصول کرنے کا مجاز ہوگا اور ایسی جملہ رقوم کا لین دین سکرٹری بدستخط خود کرسکے گا۔

۳۲۔ جملہ عدالتی کارروائیوں میں سکرٹری منجانب انجمن فریق کیا جائیگا۔ اور وہی بحیثیت مدعی مجاز نالش وبحیثیت مدعا علیہ مختار جوابدہی ہوگا

۳۳۔ انجمن کے دیگر املاک وجائداد کے انتقال کا حق سکرٹری کو بعد استصواب کارکن کمیٹی حسب فیصلہ کمیٹی مذکور ہوگا۔

۳۴۔ کسی بنک یا ڈاکخانہ سے انجمن کے سرمایہ کے ادخال وبرآمدگی کی کارروائی کرنا اور حساب کھولنا اور بند کرنا باختیار سکرٹری ہوگا اور ایسی جملہ کارروائی سکرٹری کے دستخط سے ہوا کریگی۔

۳۵۔ سکرٹری کسی مہینے کے آخر میں اسی مہینے کے قابل ادا وظائف سے

زائد رقم اپنی تحویل ذاتی میں نہ رکھ سکیگا بلکہ داخل بنک رکھے گا۔

۳۶ - سکریٹری ہر سال جلسہ سالانہ میں جملہ رسیدات اور کاغذات بہ ثبوت موجودگی و داخلہ سرمایہ محفوظ اور اپنی تحویل کی کل رقوم نقد و حسابات ڈاکخانہ و بنک ممبران کارکن کمیٹی کو معائنہ کرائیگا اور کمیٹی کا یہ فرض ہوگا کہ رجسٹر حسابات سے مقابلہ کرکے اپنا اطمینان ان کی موجودگی اور صحت کی بابت کرے۔

شرائط وظیفہ ۳۷ - غیر مستطیع شیعہ طلباء اس فنڈ سے وظیفہ پانے کے مستحق ہوں گے بشرطیکہ:-

(۱) نیک چلن ہوں۔

(۲) صوم و صلوٰۃ و دیگر ارکانِ دین کے پابند ہوں۔

(۳) تعلیمی شوق رکھتے ہوں اور ہونہار ہوں۔

۳۸ - ہر طالب وظیفہ یا اس کے ولی کو لازم ہوگا کہ درخواست وظیفہ مطابق ضمیمہ (الف) کے سکریٹری کے پاس وقت مقررہ پر بھیجدے اور اس کے ساتھ مندرجہ ذیل سرٹیفکٹ شامل کرے۔

(الف) کسی عالم دین کا پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کی بابتہ۔

(ب) اپنی درسگاہ کے مدرس اعلیٰ کا اپنی تعلیمی حالت اور چال چلن کی بابتہ۔

(ج) کسی ممبر انجمن کا غیر مستطیع اور وظیفہ کا اہل ہونے کی بابتہ

(تشریح) سب سے بہتر سرٹیفکٹ وہ متصور ہونگے جو مقامی ممبر یا عالم دین کے ہوں۔

۳۹ (الف) وہی ممبر سفارش کرنے کے مجاز ہوں گے جن کا چندہ سفارش کرتے وقت چار ماہ سے زیادہ باقی نہ ہوگا اگر کوئی ایسی درخواست موصول ہو جس پر کسی ایسے باقیدار ممبر کی سفارش ہو تو سکریٹری کو لازم ہوگا کہ سفارش کنندہ ممبر کو اطلاع دے کہ وہ حسب قواعد کمیٹی میں پیش نہ ہوگی

(ب) ہر ممبر سفارش کنندہ کا فرض ہوگا کہ ایک مستقل رپورٹ بصیغہ راز طالب وظیفہ کی مالی تعلیمی اور خاندانی حالت کے متعلق اپنے وجوہ سفارش کے ساتھ سکریٹری کے پاس بھیجدے۔

(ج) ہر سفارش کنندہ کو انجمن اس امر کا ذمہ دار سمجھتی ہے کہ وہ وظیفہ جو اس کی سفارش پر دیا گیا ہے وہ اپنی سعی و کوشش سے اسے واپس دلائیگا اور اگر وہ ممبر اس ذمہ داری سے پہلوتہی کرے تو انجمن کو حق حاصل ہوگا کہ اُس کی مابعد کی سفارش کو نظرانداز کرے۔

۴۰ - اگر طالب وظیفہ بالغ ہو تو اس کو اور اگر نابالغ ہو تو اس کے ولی جائز کو تحریراً اقرار کرنا ہوگا کہ طالب علم وظیفہ جب بعد فراغت تعلیم برسرکار ہوگا تو رقم وظیفہ جو اس کو ملی ہے باقساط واپس کردیگا۔ نابالغ وظیفہ دار جب سن بلوغ کو پہنچ جائیگا تو اس کو اپنے ولی کے لکھے ہوئے اقرارنامہ کی تجدید کرنی ہوگی۔ اقرارنامہ پر ممبران سفارش کنندہ کے دستخط بطور گواہ ثبت ہوں گے اقرارنامہ جات کے نمونہ ضمیمہ (ج) و ضمیمہ (د) میں درج ہیں۔

۴۱ - دو وظیفے جن کی تعدادی وظیفہ پندرہ روپیہ ماہوار سے زائد نہ ہوگی انجمن ایسے طلباء کو دیگی جو خاص تعلیم دینیات کی تکمیل کی غرض سے عتبات عالیات جائیں۔ یہ وظیفے علی العموم تین سال کے لئے ہوں گے ایسے وظیفہ داروں کے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اخبارات میں اعلان ہوکر تین ماہ درخواستوں کا انتظار کیا جائے اور پھر انتخاب وظیفہ دار بلحاظ قابلیت و اہلیت عمل میں آئیگا۔ اس وظیفہ کے لئے اگر کوئی امیدوار انگریزی داں ہوگا۔ تو اسے ترجیح دی جائیگی۔ اگر کوئی عتبات عالیات جانے والے طلباء دستیاب نہ ہوں تو یہی وظیفے مدرسۃ الواعظین کے طلباء کو دئے جائیں گے۔

۴۲ - انجمن دو وظیفے پانچ پانچ روپیہ ماہوار کے یا ایک وظیفہ دس روپیہ ماہوار کا بنام مرزا محسن میرزا اسکالرشپ بیادگار سید محسن میرزا صاحب مرحوم بانی انجمن ہر سال لڑکیوں کو دیا کریگی یہ وظیفے جلسہ سالانہ میں دیگر وظائف کے ساتھ تقسیم کئے جائیں گے

۴۳ - لڑکیاں اور جو طلباء دینیات کے لئے عراق بھیجے جائیں اقرارنامہ کی تحریر سے مستثنیٰ ہوں گے اور اُن کے لئے بعد انفراغ تعلیم رقم وظیفہ کا ادا کرنا اختیاری ہوگا۔

۴۴ - رقم قسط مذکورہ دفعہ ۴۰ وظیفہ داران کی اس وقت کی ماہواری آمدنی کے دسویں حصہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ لیکن اس کے

اختیار ہے کہ وہ اس سے زائد رقم مقرر کرے یا کل رقم یکمشت ادا کر دے

۴۵ - وظیفہ دار سے امید کی جاتی ہے کہ وہ برسرکار ہونے پر انجمن کا ممبر بھی ہو جائیگا۔

۴۶ - وظیفہ علی العموم ایک سال کے لئے منظور ہوگا بعد کے سالوں کے لئے وظیفہ دار کو نئی درخواست مطابق ضمیمہ (ب) دینی ہوگی۔

۴۷ - کمیٹی قدیم وظیفہ داروں کے حقوق کو بشرطیکہ وہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہوئے ہوں مقدم سمجھے گی۔

۴۸ - وظیفہ داروں کو دوران حصول وظیفہ میں جب سکرٹیری طلب کرے اپنی درسگاہ کے افسر اعلیٰ کا سرٹیفکٹ بھیجنا ہوگا جس میں تحریر ہو کہ اس کی نظروں میں وظیفہ دار اپنے چال چلن اور محنت کے اعتبار سے وظیفہ پانے کا مستحق ہے۔

۴۹ - قدیم وظیفہ داروں کو سالانہ امتحان میں ناکامیاب رہنے کی صورت میں نئی درخواست وظیفہ کے ساتھ ناکامیابی کے عذرات تحریر کرنے ہوں گے اور اپنی درس گاہ کے افسر اعلیٰ کا سفارشی سرٹیفکٹ پیش کرنا ہوگا اور اگر سکرٹیری ان عذرات کو معقول سمجھے گا تو آئندہ سال کے لئے جاری رکھیگا۔

۵۰ - طلبگاران وظیفہ میں ان لوگوں کو ترجیح دی جائیگی جو صنعت و حرفت و تجارت و انجنیری و ڈاکٹری جیسے علوم کی تحصیل کرینگے۔ اور یتیموں کا خاص لحاظ رکھا جائیگا۔

۵۱ - اگر وظیفہ منظور ہونے کے چار ماہ تک امیدوار یا اس کا ولی تکمیل اقرارنامہ جو ازروئے قواعد ضروری ہے نہ کرائے تو اس کا وظیفہ کالعدم ہو جائیگا۔ اور پھر اس کو کوئی حق اس کے پانے کا نہ ہوگا۔

۵۲ - جس وظیفہ دار کی نسبت کمیٹی کو یہ یقین معلوم ہو جائے کہ وہ شرائط مندرجہ دفعہ ۴۳ کے متصف نہیں رہا یا تعلیم میں کماحقہ جد وجہد نہیں کرتا یا قواعد مجاریہ انجمن یا ہدایات سکرٹیری کی خلاف ورزی کرتا ہے تو کمیٹی اس کا وظیفہ بند کر دیگی۔ اور اس وقت تک دئے ہوئے روپیہ کی وصولی کی حقدار ہوگی۔

۵۳ - جو ممبر اس درس گاہ کے قریب رہتا ہو جہاں انجمن کا کوئی وظیفہ دار طالب علم تعلیم پاتا ہو وہ اس کے تدین، مالی حالت، چال چلن اور علمی شوق پر نظر ڈالنے اور سکرٹیری کو اس کی حالت سے مطلع کرنے کا مجاز ہوگا اور کارکن کمیٹی اس رپورٹ پر غور کریگی۔

۵۴ - بعد اختیار کرنے کسی خاص صیغہ تعلیم کے وظیفہ دار کو اس میں تبدیلی بصورت مجبوری و بہ صوابدید کارکن کمیٹی کرنی چاہئیے۔

ملازمین انجمن

۵۵ - بیس روپیہ تک کے ملازمین کا تقرر اور برطرفی اور سزا و معطلی وغیرہ باختیار سکرٹیری ہوگی لیکن کارکن کمیٹی اس کے فیصلہ پر نظر ثانی کر سکتی ہے۔ اس سے زائد تنخواہ والے ملازم کا تقرر و برطرفی و سزا و معطلی وغیرہ باختیار کارکن کمیٹی ہوگی۔

۵۶ - ملازمین انجمن کے متعلق حسب ذیل قواعد رخصت نافذ کئے جائیں گے۔

(الف) رعایتی رخصت سال میں صرف ایک ماہ کی پا سکیں گے بشرطیکہ کام اجازت دے اور افسر متعلقہ منظور کرے اور یہ رخصت تین ماہ سے زائد کی اکھٹی نہ ہو سکیگی اور وہ بھی صرف حج و زیارات و بیماری و مماثل اغراض کے لئے جمع ہو سکیگی۔

(ب) اگر کوئی ملازم پورے ایک ماہ کی رخصت سے دوران سال میں مستفید نہ ہو تو انجمن اسے ایک مہینہ کی تنخواہ کی ایک تہائی بطور انعام دیگی۔ جو اگر ملازم مذکور چاہے تو اس کے پراوڈنٹ فنڈ میں شامل ہو سکے گی۔

(ج) بیماری کی رخصت سال میں صرف ایک ماہ کی نصف تنخواہ پر علاوہ رخصت رعایتی کے قابل اطمینان سرٹیفکٹ معالج کا پیش کرنے پر مل سکیگی اس سے زائد رخصت بلا تنخواہ ہوگی۔

(د) اتفاقیہ رخصت نہایت اہم اور ضروری ضرورتوں کے لئے سال میں دس یوم تک کی دی جا سکتی ہے لیکن بیک وقت صرف چار یوم کی مل سکیگی۔

۵۷ - ملازمین انجمن کے لئے ایک پراوڈنٹ فنڈ قائم کیا جائے جس کے لئے ایک آنہ فی روپیہ ملازم انجمن کی تنخواہ سے لیا جائے اور ایک آنہ فی روپیہ انجمن اپنے فنڈ سے شامل کرے اور یہ رقم سیونگ بنک اکاؤنٹ میں مع پراوڈنٹ فنڈ داخل ہوا کرے اور اگر اندر پانچ سال ایسا ملازم

انجمن، انجمن کی ملازمت ترک کرے تو وہ صرف بقدر اپنی جمع کردہ رقم کی واپسی کا مستحق ہوگا۔ البتہ اگر وہ بعد پانچ سال ملازمت چھوڑے یا علیحدہ ہو بشرطیکہ وہ کسی الزام میں برطرف نہ ہوا ہو تو وہ کل رقم پراویڈنٹ فنڈ پانے کا مستحق ہوگا۔

طریق کارروائی جلسہ

۵۸ - کمیٹی وظیفہ وغیرہ اور دیگر امور کا تصفیہ بکثرت آرا کریگی۔ تحریری رائیں بھی شمار کی جائیں گی۔

۵۹ - کارکن کمیٹی کا ایک سالانہ جلسہ تعطیل دسمبر میں حتی الوسع اُسی مقام پر اور انھیں ایّام میں ہوا کریگا جہاں اور جن ایّام میں شیعہ کانفرنس کا اجلاس ہو۔ یا کوئی اور بڑا قومی جلسہ ہو۔ ورنہ سکریٹری خود اس امر کا لحاظ رکھتے ہوئے کہ کس مقام پر زائد سے زائد ممبران کمیٹی بآسانی جمع ہوسکتے ہیں تقرر مقام جلسہ سالانہ کرکے ممبران کارکن کمیٹی کو شرکت جلسۂ سالانہ کی اطلاع دیگا۔

۶۰ - ترمیم قواعد و فیصلہ وظائف و انتخاب عہدہ داران اور تقرر آڈیٹر بنا بر جانچ حسابات انجمن وغیرہ اسی جلسۂ سالانہ میں ہوگا۔

۶۱ - سکریٹری و ممبران کارکن کمیٹی اگر چاہیں تو بعض ممبران انجمن کو بغرض مشورہ جلسۂ سالانہ میں شریک کرسکتے ہیں، لیکن ان ممبروں کو ووٹ کا حق حاصل نہ ہوگا۔

۶۲ - سکریٹری کو لازم ہوگا کہ جلسۂ سالانہ کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو جلسۂ مذکور کی کارروائی اخبارات میں شائع کرا دے۔

۶۳ - قواعد کی ترمیم و تنسیخ کلیتہً کارکن کمیٹی کے ہاتھ میں ہوگی اور صرف جلسۂ سالانہ میں ہوسکیگی۔ ترمیم و تنسیخ کے لئے دو ثلث ممبران کارکن کمیٹی کی رائے کا ترمیم و تنسیخ کے موافق ہونا لازمی ہوگا۔ مجوزہ ترمیم و تنسیخ کی کی اطلاع کم از کم ۱۵ یوم قبل جلسۂ سالانہ ممبران کارکن کمیٹی کو دے کر سکریٹری اُن کی آرا حاصل کرکے جلسۂ سالانہ میں فیصلہ کے لئے پیش کریگا۔

محکمۂ مشاورت

۶۴ - اس انجمن کے متعلق ایک محکمۂ مشاورت ہوگا

۶۵ - اس ممبر محکمہ کا کام (الف) ممبروں کو اُن کے اعزا کی تعلیم کے بارے میں اگر وہ چاہیں مشورہ دینا اور

(ب) ممبروں کی آگاہی کے لئے وقتاً فوقتاً تمام صنعتی و حرفتی کالجوں کے پراسپکٹس (نصاب تعلیم وغیرہ کا خلاصہ) اُردو میں چھپواتے رہنا ہوگا۔

۶۶ - اس محکمہ کے ممبروں کی تعداد کارکن کمیٹی کی رائے سے حسب ضرورت ہوا کریگی۔

۶۷ - محکمۂ مشاورت کے ممبروں کا انتخاب کارکن کمیٹی ہر دوسرے سال کیا کریگی۔ اور جب تک کہ کوئی خاص وجہ اس کے برخلاف نہ ہو گی۔ قدیم ممبران اپنے اس عہدہ پر بار بار منتخب ہوا کریں گے۔

۶۸ - محکمۂ مشاورت کی نگرانی سکریٹری کے متعلق ہوگی۔

۶۹ - ممبران محکمۂ مشاورت اپنی کارکردگی کی سالانہ مختصر رپورٹ سکریٹری کے پاس جنوری کے پہلے ہفتہ میں بھیجدیا کریں گے تاکہ اس کا خلاصہ سکریٹری کی رپورٹ میں چھپ سکے۔

جلسۂ سالانہ

۷۰ - کارکن کمیٹی کا ایک سالانہ جلسہ تعطیل دسمبر میں حتی الوسع اسی مقام پر اور انھیں ایّام میں ہوا کریگا جہاں اور جن ایّام میں شیعہ کانفرنس کا اجلاس ہو۔

۷۱ - ترمیم قواعد و فیصلہ و وظائف و انتخاب عہدہ داران وغیرہ بالعموم اسی جلسۂ سالانہ میں ہوگا۔

۷۲ - کارکن کمیٹی اگر چاہے تو بعض ممبران انجمن کو بغرض مشورہ جلسۂ سالانہ میں شریک کرسکتی ہے۔ لیکن ان ممبروں کو ووٹ کا حق حاصل نہ ہوگا

۷۳ - سکریٹری کو لازم ہوگا کہ جلسۂ سالانہ کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو جلسۂ مذکور کی کارروائی اخبارات میں شائع کرا دے۔

ضمیمہ (الف)

درخواست وظیفہ

انجمن وظیفہ سادات و مومنین

ہو العزیز

جناب سکریٹری صاحب انجمن وظیفہ سادات و مومنین سلام علیکم۔

درخواست ہذا مع تفصیلات ذیل پیش کرکے امیدوار ہوں کہ مجھ کو / ہم کو وظیفہ مطلوبہ عطا کیا جائے۔ میں نے (اور مذکورنے) قواعد انجمن پڑھ لئے اور سمجھ لئے ہیں اور میں / ہم شرائط مندرجہ قواعد پر کاربند ہونے

کے لئے بخوشی آمادہ ہوں/ہیں بعد منظوری وظیفہ اقرار نامہ کی تکمیل کر دونگا/کردینگے

والسلام۔

العبد ـــــــــ مورخہ

تفصیلات

(۱) نام امیدوار مع ولدیت وسکونت

(۲) عمر

(۳) امیدوار کی موجودہ علمی قابلیت (کون سا امتحان طالب علم نے پاس کیا ہے اور کس ڈویژن میں)

(۴) مدارس یا مدرسہ جہاں پہلے تعلیم پائی یا اب تعلیم پاتا ہے۔

(۵) مدارس مذکورہ سے امیدوار کبھی کسی قصور کی علت میں خارج تو نہیں کیا گیا۔

(۶) تعلیم مع نام ونشان تعلیم گاہ جس کے لئے وظیفہ مطلوب ہے۔

(۷) تعلیم مطلوبہ کتنے عرصہ میں ختم ہوتی ہے۔

(۸) خرچ ابتدائی (داخلہ وغیرہ اور ماہوار)

(۹) ختم تعلیم کے بعد امیدوار کو اپنی بہبودی کی امیدیں کیا ہیں۔

(۱۰) تعلیم گاہ مذکورہ میں امیدوار کو اپنے داخلہ کی کیونکر امید ہے۔

(۱۱) کب سے اور کس قدر ماہوار وظیفہ مطلوب ہے (زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم دونوں رقوم تحریر ہوں)

(۱۲) امیدوار کی تعلیم کا بار اب تک کس پر تھا اور آئندہ اُن پر کس قدر رہے گا اور اس سے زیادہ کیوں نہ رہے گا یا بالکل کیوں نہ رہیگا

(۱۳) امیدوار کو کوئی اور وظیفہ بھی ملتا ہے اُس کی مقدار۔

(۱۴) تعلیمی حالت کے متعلق مدرس اعلیٰ کی سفارش۔

تصدیق (ملاحظہ طلب نوٹ نمبر۱)

میں تصدیق کرتا ہوں کہ امیدوار شیعہ ہے۔ پابند ارکان مذہب ہے اور ہر اعتبار سے وظیفہ پانے کا مستحق ہے۔ تفصیلات جو درخواست کے ساتھ شامل ہیں سب صحیح ہیں۔ منظوری وظیفہ کے بعد امیدوار یا (درخواست دہندہ کے ولی) سے اقرار نامہ کی تکمیل حسب قواعد انجمن کرا دونگا۔

العبد ـــــــــ

نمبر رجسٹر نمبر

ملاحظہ طلب نوٹ نمبر۲

سرٹیفکٹ حسب دفعہ (الف) ملاحظہ طلب نوٹ نمبر (۳)

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مسمی ـــــــ نیک چلن پابند صوم وصلوٰۃ ودیگر ارکان دین ہے۔

مورخہ ـــــ العبد ـــــــ عالم دین

نوٹ نمبر۱۔ ممبر سفارش کنندہ کو چاہیئے کہ اس تصدیق پر دستخط کرنے کے علاوہ ایک علیحدہ مفصل رپورٹ بصیغہ راز سکریٹری کے پاس بھیجدیں جس میں امیدوار کے خاندان کی مالی حالت اور اس کی تعلیمی قابلیت توضیح کے ساتھ بیان کی جائے۔

نوٹ نمبر۲۔ صرف وہی ممبر یا مددگار سفارش کرنے کے مجاز ہیں جن کا چندہ سفارش کرنے کے وقت چار ماہ سے زیادہ کا باقی نہ ہو۔

نوٹ نمبر۳۔ اس سرٹیفکٹ پر کسی ایسے معزز بزرگوار دین کے دستخط ہونے چاہئیں جو اس قصبہ یا ضلع میں رہتے ہوں۔ جہاں امیدوار متوطن ہو

ضمیمہ (ب)

درخواست تجدید وظیفہ

جناب سکریٹری صاحب انجمن وظیفہ سادات ومومنین

سلام علیکم۔ درخواست ہذا مع تفصیلات ذیل پیش کرکے امیدوار ہوں کہ مجھ کو مطلوبہ وظیفہ عطا کیا جائے۔

العبد ـــــــ مورخہ ـــ ھ ـــ سنہ ۱۹ء نمبر

(۱) نام مع رجسٹر نمبر

(۲) درجہ ومدرسہ جس میں تعلیم ہو رہی ہے۔

(۳) وظیفہ کب سے مل رہا ہے۔
(۴) اس وقت تک کس قدر وظیفہ مل چکا ہے۔
(۵) آیندہ کس قدر وظیفہ چاہیئے۔
(۶) کب تک کے لئے وظیفہ چاہیئے۔
(۷) زیادتی کے اسباب۔
(۸) مدرس اعلیٰ کی سفارش۔

(نوٹ) رقم وظیفہ میں بالعموم زیادتی نہیں ہوتی۔ مدرس اعلیٰ معقول وجوہ کے ساتھ زیادتی کی سفارش کرے تو البتہ بشرط گنجایش خیال کیا جائیگا۔

ضمیمہ (ج)

اقرارنامہ منجانب طالب علم اگر وہ بالغ ہو

جو کہ منمقر ولد ساکن ضلع (دار العلوم) کے درجہ میں تعلیم پاتا ہے اور منمقر کو تکمیل تعلیم کے واسطے مالی امداد کی ضرورت ہے اور منمقر کی درخواست پر انجمن وظیفہ سادات ومومنین نے معرفت آنریری سکریٹری صاحب انجمن مذکور کو حسب قواعد انجمن مذکور مبلغ ماہانہ وظیفہ من ابتدا لغایت بطور قرض بلا سودی دینا منظور کیا ہے۔ لہذا منمقر یہ اقرارنامہ بحق سکریٹری صاحب موصوف تحریر کرتا ہے۔

اوّل اگرچہ سر دست من ابتدائے لغایتہ ۱۹ئہ انجمن نے بشرح ماہوار دینا منظور کیا ہے مگر منمقر کی مدت تعلیم تخمیناً سال تک ہوگی تب کہیں تکمیل تعلیم تک پہونچونگا۔ اس لئے بعد اس مدت کے بھی جس کے لئے سر دست وظیفہ منظور ہوا جس قدر رقم بغرض تعلیم بپابندی قواعد انجمن منمقر کو دی جائے گی۔ اس کی بابت یہ اقرارنامہ موثر ہوگا اور مطابق حالات وقواعد انجمن کے مدت وتعداد وظیفہ میں جو کچھ کمی یا بیشی ومعطلی وموقوفی ہوتی رہے گی اس کی ذمہ داری واقرارات کا منمقر پہ کوئی اثر نہ پڑیگا

دویم منمقر اقرار کرتا ہے کہ حصول تعلیم محنت وجانفشانی کے ساتھ کرنے میں کسی طرح کمی نہ کریگا۔

سویم جس وقت منمقر برسر کار ہو جائیگا تو منمقر اس کی اطلاع فوراً بذریعہ تحریر مع پتہ اپنے مقام کاروبار تعیناتی کے سکریٹری صاحب انجمن وظیفہ سادات ومومنین کو دیگا۔

چہارم بعد وسائل آمدنی پیدا ہونے کے جس قدر رقم بموجب قرارداد بالا کے منمقر کے ذمہ انجمن مذکور کی برآمد ہوگی وہ بحساب دس فی صدی آمدنی ماہانہ سے انجمن وظیفہ سادات ومومنین کو بذریعہ سکریٹری صاحب جہاں کہیں بھی دفتر انجمن ہو اس مقام پر ادا کریگا۔ اسی طرح ادائگی برابر ہوتی رہیگی۔ حتیّٰ کہ پوری رقم جو میرے ذمہ برآمد ہوتی ہے ادا نہ ہو جائے اگر منمقر اپنے وعدہ کے موافق ماہ بماہ اپنی ماہانہ آمدنی سے دس روپیہ فی صدی ماہوار ادا نہ کرے یا منجملہ شرائط اقرارنامہ ہذا یا قواعد انجمن وظیفہ سادات ومومنین کی کسی شرط یا قاعدہ کا انحراف منمقر کرے تو سکریٹری صاحب انجمن موصوف کو اختیار ہوگا کہ روپیہ جو اس وقت حساب سے منمقر کے ذمہ باقی رہ جائے وہ منمقر سے یکمشت وصول کرلیں اور وصول کرنے کے لئے اگر نالش دائر کرنے کی ضرورت ہو تو جس مقام پر چاہیں نالش دائر کریں منمقر کو اختیار سماعت کا عذر کسی حالت میں نہ ہوگا۔

پنجم۔ اگر میں اس مدت میں جس مدت کے واسطے مجھے وظیفہ بطور قرض دیا گیا ہے پڑھنا چھوڑ دوں یا انجمن کے کسی قاعدہ سے سرتابی کردوں اور انجمن موصوف وظیفہ دینا بند کردے تو جس قدر روپیہ مجھے اس وقت تک انجمن موصوف سے ملا ہوگا وہ یکمشت سکریٹری صاحب انجمن کو ادا کردوں گا۔ اور تاریخ قطع سلسلۂ تعلیم یا خلاف ورزی قواعد انجمن سے کسی وظیفہ پانے کا مستحق نہ ہوں گا۔

ششم۔ بشرط ضرورت تجدید اقرارنامہ ہذا کی بلا عذر کردونگا ورنہ یہی اقرارنامہ بحال وبرقرار متصور ہوگا اور اس کی پابندی منمقر پر برابر رہے گی۔

ہفتم۔ انجمن وظیفہ سادات ومومنین کو ہر وقت اختیار رہے گا کہ وجہ

موجبہ سے وظیفہ دینا مقر کا موقوف کردے اس صورت میں جس قدر
روپیہ وقت موقوفی تک واجب نکلے گا مقر ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا
اور سکریٹری صاحب انجمن موصوف کو اس رقم کے وصول کرنے کا اختیار
رہے گا۔ چاہے یکمشت وصول کرلیں خواہ باقساط مناسب، اس کے
پابند میرے ورثا و قائمقامان بھی رہیں گے۔ لہذا یہ اقرارنامہ لکھدیا کہ
سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے۔

تحریر تاریخ   سنہ ۱۹ء   بمقام

بقلم   لکھا گیا

العبد ـــــ

گواہ ـــــ گواہ ـــــ

ضمیمہ (د)

اقرارنامہ منجانب ولی اگر طالب علم نابالغ ہو

منکہ   ولد   قوم   پیشہ   ساکن ضلع
کا ہوں جو کہ مسمی   جو رشتہ میں میرا
ہوتا ہے   درس گاہ میں   کلاس
میں تعلیم پاتا ہے اور اس کی تکمیل تعلیم کے لئے مجھ کو جو کہ اس کا سرپرست
اور ولی ہوں مالی امداد کی ضرورت ہے اور بلا مالی امداد کے
میں اس کے اخراجات کا کفیل نہیں رہ سکتا ہوں اور میری استدعا
پر انجمن وظیفہ سادات و مومنین نے اپنے فنڈ سے معرفت آنریری
سکریٹری صاحب مبلغ   ماہوار تعلیم کے اخراجات
کے لئے   مدت کے واسطے قرض بلا سودی
دینا منظور کرلیا ہے اور وقتاً فوقتاً مدت تعلیم کے اندر منمقر کو وظیفہ مذکور
کی تجدید بپابندی قواعد انجمن بھی کرنا پڑیگی اور انجمن مذکور حسب خواہش
منمقر اسکی تجدید منظور کریگی لہذا اس معاوضہ میں منمقر یہ اقرارنامہ
بشرائط ذیل بحق آنریری سکریٹری انجمن مذکور تحریر کرتا ہے اور حسب
ذیل اقرارات کی پابندی اپنے اوپر لازم قرار دیتا ہے۔

دفعہ اول۔ اگرچہ سردست من ابتداے
لغایتہ   سنہ ۱۹ء انجمن نے بشرح   ماہوار مسمی
کو دینا منظور کیا ہے مگر مسمی   کی مدت تعلیم تخمیناً
سال تک ہوگی تب کہیں تکمیل تعلیم تک پہنچے گا۔ اس لئے بعد اس
مدت کے بھی جس کے لئے سردست وظیفہ منظور ہوا ہے۔ جس قدر
رقم بغرض تعلیم بپابندی قواعد انجمن مسمی   کو دی جاوے
گی۔ اس کی بابت بھی یہ اقرارنامہ موثر ہوگا اور مطابق حالات
و قواعد انجمن کے مدت و تعداد وظیفہ میں جو کمی یا بیشی و معطلی و موقوفی
ہوتی رہے گی اس سے ذمہ و اقرارات منمقر پر کوئی اثر نہ پڑیگا۔

دفعہ ۲۔ یہ کہ مسمی   مذکور مدت معینہ تک
کسی منتظم اور باقاعدہ درس گاہ میں جس کو سکریٹری صاحب پسند کریں
خواندگی کی تکمیل کریگا اور مدت تعلیم کے اختتام سے قبل درس گاہ
مذکور سے بلا کسی قوی و معقول وجہ کے نہ چھوڑے گا۔

دفعہ ۳۔ جس وقت مسمی   وظیفہ دار برسرکار
ہوجائیگا اور ذریعہ آمدنی پیدا کریگا منمقر اس کی اطلاع فوراً بذریعہ
تحریر مع پتہ و مقام کاروبار تعیناتی، سکریٹری صاحب انجمن مذکور
کی خدمت میں بھیجے گا۔

دفعہ ۴۔ بعد برسرکار ہونے کے اور ذریعہ آمدنی پیدا ہونے
کے جس قدر رقم یافتنی انجمن مذکور بمطابقت قرارداد بالا ہوگی خواہ
وہ ابتدائی منظور شدہ رقم ہو یا وقتاً فوقتاً ذریعہ تجدید دی گئی ہو وہ
بحساب دس روپیہ فی صدی وظیفہ دار فارغ شدہ کے ماہانہ کے حساب
سے دفتر انجمن میں جہاں بھی ہو آنریری سکریٹری صاحب کے پاس بھیجدی
جایا کریگی۔ یہاں تک کہ کل رقم واجب الادا بیباق ہوجائے۔ اگر
اس وعدہ کے مطابق ماہ بماہ اپنی آمدنی سے بحساب دس روپیہ فی
صدی ماہواری انجمن مذکور کا قرضہ رشتہ دار منمقر مذکورہ بالا ادا نہ
کرے گا یا تعلیم ترک کردیگا یا انجمن کے کسی قاعدہ کی خلاف ورزی کریگا
یا کسی اور وجہ سے انجمن مذکور اس کا وظیفہ بند کردے گی یا شرائط

مذکورۂ بالا میں کسی کی تکمیل نہ ہوگی تو منمقر کل روپیہ یافتنی انجمن از رشتہ داد
مذکور یکمشت جہاں بھی انجمن کا دفتر ہو سکریٹری صاحب انجمن مذکور کو
ادا کر دیگا۔ اور اس ذمہ داری کے پابند میرے ورثا اور قائمقام
بھی رہیں گے۔ لہذا اقرارنامہ لکھدیا کہ وقت ضرورت کے کام آوے

المرقوم تاریخ ۔۔۔ ۱۹ء مقام

بقلم ۔۔۔ لکھا گیا

العبد ۔۔۔

گواہ ۔۔۔ گواہ ۔۔۔

ضمیمہ (۵)

اقرارنامہ منجانب وظیفہ دار بالغ ہونے کے بعد

منکہ ۔۔۔ ولد ۔۔۔ قوم ۔۔۔ ساکن
پرگنہ ۔۔۔ ضلع ۔۔۔ کا ہوں

جوکہ انجمن وظیفہ سادات ومومنین نے مجھکو حسب درخواست
ساکن ۔۔۔ پرگنہ ۔۔۔ ضلع
وظیفہ بغرض تعلیم بطور قرض دیا ہے اور اب بھی دے رہی ہے جس کی
ادائیگی بابت ایک اقرارنامہ مورخہ ۔۔۔ ۱۹ء
نے لکھدیا ہے۔ اب کہ میں ۔۔۔ مقرار زروئے قانون سن
بلوغ کو پہنچ گیا ہوں حسب ذیل اقرار کرتا ہوں۔

۱۔ یہ کہ جس قدر رقم انجمن وظیفہ سادات ومومنین سے مجھکو بطور
قرض مل چکی ہے اور جو آیندہ زمانۂ تعلیم میں ملیگی اس کل کی ادائیگی
کا بلا کسی سود کے ذمہ دار ہوں اور رہوں گا۔ اور مطابق ہدایات
وقواعد انجمن کے مدت وتعداد وظیفہ میں جو کچھ کمی بیشی وتعطیل و
موقوفی ہوتی رہیگی اس سے ذمہ داری واقرارات منمقر پر کوئی
اثر نہ پڑیگا۔

۲۔ منمقر ۔۔۔ اقرار کرتا ہے کہ حصول تعلیم محنت و
جانفشانی کے ساتھ کرنے میں کسی طرح کمی نہ کریگا حتی کہ تکمیل تعلیم کی
ہوجائیگی اور منمقر بلا کسی وجہ معقول وناگزیر کے سلسلۂ تعلیم قطع نہ کریگا
۳۔ جس وقت منمقر برسر کار ہوجائیگا تو منمقر اس کی اطلاع
فوراً بذریعہ تحریر مع پتہ اپنے مقام کار وبار تعیناتی کے سکریٹری
صاحب انجمن وظیفہ سادات ومومنین کو دے گا۔

۴۔ بعد وسائل آمدنی پیدا ہونے کے جس قدر رقم بموجب قرارداد
بالا کے منمقر کے ذمہ انجمن مذکور کی برآمد ہوگی وہ بحساب دس روپیہ
فی صدی آمدنی ماہانہ سے انجمن وظیفہ سادات ومومنین کو بذریعہ
سکریٹری صاحب جہاں کہیں بھی دفتر انجمن ہو اس مقام پر ادا کرتا
رہوں گا اس طرح ادائیگی برابر ہوتی رہیگی۔ حتی کہ پوری رقم جو
میرے ذمہ برآمد ہوئی ہے ادا نہ ہوجائے۔ اگر منمقر اپنے وعدہ کے
موافق ماہ بماہ اپنی ماہانہ آمدنی سے دس روپیہ فی صدی ماہوار ادا
نہ کرے یا منجملہ شرائط اقرارنامہ ہذا یا قواعد انجمن وظیفہ سادات و
مومنین کے کسی شرط یا قاعدہ سے انحراف کرے تو سکریٹری صاحب
انجمن موصوف کو اختیار ہوگا کہ روپیہ جو اس وقت منمقر کے ذمہ باقی
رہ جائے وہ منمقر سے یکمشت وصول کریں اور وصول کرنے کے
لئے اگر نالش کرنے کی ضرورت ہو تو جس مقام پر چاہیں نالش دائر
کریں منمقر کو انتیار سماعت کا عذر کسی حالت میں نہ ہوگا۔

۵۔ اگر میں اس مدت میں جس مدت کے واسطے مجھے وظیفہ بطور
قرض دیا گیا ہے پڑھنا چھوڑ دوں یا انجمن کے کسی قاعدے سے سرتابی
کروں اور انجمن موصوف وظیفہ دینا موقوف کر دے تو جس قدر
روپیہ مجھے اس وقت تک انجمن موصوف سے ملا ہوگا وہ یکمشت سکریٹری
صاحب انجمن کو ادا کر دے گا اور تاریخ قطع سلسلۂ تعلیم یا خلاف
ورزی قواعد انجمن سے کسی وظیفہ پانے کا مستحق نہ ہوگا۔

۶۔ بشرط ضرورت تجدید اقرارنامہ ہذا کی بلا عذر کر دونگا
ورنہ یہی اقرارنامہ بحال وبرقرار متصور ہوگا۔ اس کی پابندی
منمقر پر برابر رہے گی۔

۷۔ انجمن وظیفہ سادات ومومنین کو ہر وقت اختیار رہیگا

کہ وجہ موجہ سے وظیفہ دینا مقر کا موقوف کر دے۔ اس صورت میں جس قدر روپیہ وقت موقوفی وظیفہ دینا مقر کا موقوف کر دے اس صورت میں جس قدر روپیہ وقت موقوفی تک واجب نکلے گا۔ مقر ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا اور سکریٹری صاحب انجمن موصوف اس رقم کے وصول کرنے کا اختیار رہے گا۔ چاہے یکمشت وصول کرلیں خواہ باقساط مناسب اس کے پابند میرے ورثا اور قائمقام بھی رہیں گے لہذا یہ اقرارنامہ لکھدیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت پر کام آئے

تحریر تاریخ ۱۹ء بمقام

بقلم لکھا گیا

العبد

گواہ گواہ

فہرست ممبران کارکن کمیٹی انجمن وظیفہ سادات و مومنین

(من ابتدا ۱۹۱۲ء لغایتہ ۱۹۳۷ء)

۱- سید محسن میرزا صاحب ایم اے۔ بی۔ ٹی مرحوم ۱۹۱۲ء سے ۱۹۲۹ء تک
۲- حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم۔ اے کالج لاہور ۱۹۱۲ء سے ۱۹۳۷ء تک۔
۳- سید تہذیب حسنین صاحب بی۔ اے۔ گورنمنٹ سکریٹریٹ الہ آباد ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۶ء تک پھر ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۴ء تک۔
۴- حاجی سید اصغر حسین صاحب پرائیوٹ سکریٹری نواب فتح علیخاں صاحب قزلباش لاہور ۱۹۱۳ء ۱۹۲۲ء
۵- سید محمد علی صاحب جعفری ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول بھیرہ ۱۹۱۲ء۔
۶- خان بہادر حاجی سید ظل حسنین صاحب سپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا دہرہ دون ۱۹۱۲ء سے ۱۹۳۵ء تک۔
۷- سید قلندر حسین صاحب ڈسٹرکٹ انجنیر گجرانوالہ ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۴ء تک
۸- سید وارث علی شاہ صاحب محکمہ انہار مردان ضلع پشاور ۱۹۱۲ء
۹- سید رضی الدین حیدر صاحب بی۔ اے اکسائز انسپکٹر نگینہ ضلع بجنور ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۵ء تک
۱۰- سید محسن علی شاہ صاحب سب انسپکٹر ضلع لاہور ۱۹۱۲ء
۱۱- مولانا سید علی حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر لاہور ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۵ء تک
۱۲- حاجی سید علی اصغر صاحب تحصیلدار ریاست مرزاپور ۱۹۱۲ء
۱۳- سید ابو محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس الہ آباد ۱۹۱۲ء
۱۴- سید محمد مصطفےٰ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ڈپٹی کلکٹر پنشنر نوہزہ ضلع غازی پور ۱۹۱۲ء ۱۹۱۳ء۔
۱۵- خلیفہ سید حامد حسین صاحب بی۔ اے چیف جج پٹیالہ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۶ء
۱۶- مولوی سید محمد سبطین صاحب مہندر کالج پٹیالہ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۶ء تک پھر ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۲ء تک۔
۱۷- سید احمد حسن صاحب بی۔ اے کلکٹر گیان پور بنارس اسٹیٹ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۰ء تک۔
۱۸- سید حمید حسن صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول سامانہ ۱۹۱۳ء
۱۹- خلیفہ سید محمد ہاشم صاحب پٹیالہ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۷ء تک ۱۹۱۹ء ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۵ء تک۔ ۱۹۳۷ء
۲۰- سید علی مہدی صاحب بی۔ اے ڈسٹرکٹ انجنیر اٹاوہ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۸ء تک
۲۱- خانصاحب میر ولایت حسین صاحب بی۔ اے علیگڈھ ۱۹۱۴ء
۲۲- سید اکبر حسین صاحب ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات دہلی ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۶ء تک
۲۳- بابو سید احمد حسین صاحب محکمہ زراعت لکھنؤ ۱۹۱۴ء
۲۴- سید حیدر مہدی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی الہ آباد ۱۹۱۵ء سے

سنہ ۱۹۲۰ء تک سنہ ۱۹۲۳ء سے سنہ ۱۹۲۹ء تک ۔

۲۵ - سید غلام تقی صاحب ایم - اے بانکی پور پٹنہ سنہ ۱۹۱۵ء سے سنہ ۱۹۲۲ء تک اور سنہ ۱۹۲۵ء سے سنہ ۱۹۳۰ء تک ۔

۲۶ - حکیم مولوی سید مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ آفیسر رامپور سنہ ۱۹۱۷ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک ۔

۲۷ - سید محمد باقر حسین صاحب ایم - اے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کانپور سنہ ۱۹۱۶ء سے سنہ ۱۹۱۸ء تک ۔

۲۸ - مولوی سید کلب عباس صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی [illegible] بریلی سنہ ۱۹۱۶ء سے سنہ ۱۹۲۷ء تک ۔

۲۹ - خان بہادر سید محمد خلیل صاحب ایم اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مان بھوم سنہ ۱۹۱۷ء سے سنہ ۱۹۲۶ء تک ۔

۳۰ - مولوی سید شبیر حسن صاحب ہیڈ ماسٹر وثیقہ اسکول فیض آباد سنہ ۱۹۱۷ء سے سنہ ۱۹۲۷ء تک ۔

۳۱ - چودھری سید نظیر الحسن صاحب رئیس مہابن ضلع متھرا سنہ ۱۹ء سے سنہ ۲۱ء تک

۳۲ - خان بہادر سید محمد حسین صاحب شوق متولی وقف منصبیہ میرٹھ سنہ ۱۹۲۱ء سے سنہ ۱۹۳۴ء تک ۔

۳۳ - نواب سید مبارک علی صاحب گنذری پٹنہ ۱۹۲۱ء سنہ ۱۹۲۵ء

۳۴ - سید غلام محمد شاہ صاحب جہانیاں شاہ ضلع شاہ پور سنہ ۱۹۲۱ء سنہ ۱۹۲۲ء

۳۵ - شیخ محمد اکرام عالم صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی وکیل بدایوں سنہ ۱۹۲۲ء

۳۶ - شیخ ممتاز حسین صاحب جونپوری لکھنؤ ہیڈ کلرک حسین آباد سنہ ۱۹۲۲ء

۳۷ - شیخ مہدی حسین صاحب ناصری ایم اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول بارہ بنکی سنہ ۱۹۲۳ء سے سنہ ۱۹۲۵ء تک اور سنہ ۱۹۲۷ء سے سنہ ۳۱ء تک

۳۸ - حکیم خواجہ مختار احمد صاحب تاج الافاضل سہارنپور سنہ ۱۹۲۳ء سے سنہ ۲۵ء تک

۳۹ - الہ داد خانصاحب شاہانی تحصیلدار راولپنڈی سنہ ۱۹۲۳ء

۴۰ - سید حسین صاحب جلالی سری نگر کشمیر سنہ ۱۹۲۳ء

۴۱ - خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی ملتان سنہ ۲۳ء سے سنہ ۳۳ء تک

۴۲ - مولوی سید اعجاز حسین صاحب مولوی فاضل مظفر پور سنہ ۱۹۲۴ء

۴۳ - شیخ کرامت علی صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی شیخوپورہ سنہ ۱۹۲۴ء

۴۴ - سید ذوالفقار علی صاحب مقبل مولوی فاضل دہلی سنہ ۱۹۲۴ء

۴۵ - مسٹر محمد جعفر صاحب بیرسٹر مظفر پور سنہ ۱۹۲۴ء

۴۶ - خواجہ غلام السبطین صاحب بی - اے - دہلی سنہ ۲۵ء سے سنہ ۳۱ء تک

۴۷ - سید ذاکر حسین صاحب امرتسر - سنہ ۱۹۲۵ء

۴۸ - خان بہادر ڈاکٹر سید علی حسن صاحب پٹنہ سنہ ۱۹۲۶ء اور سنہ ۱۹۳۱ء سے سنہ ۱۹۳۴ء تک ۔

۴۹ - سید قاسم علی شاہ صاحب گردیزی آئی - اے - سی ڈیرہ غازیخاں سنہ ۱۹۲۶ء

۵۰ - ڈاکٹر حاجی حیدر علی خاں صاحب پروفیسر میڈیکل کالج پٹنہ سنہ ۱۹۲۷ء سے سنہ ۱۹۳۶ء تک ۔

۵۱ - ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب وٹرنری کالج لاہور سنہ ۱۹۲۷ء سنہ ۱۹۲۸ء سنہ ۱۹۳۴ء ۔

۵۲ - نواب سید محمد مہدی صاحب عرف میاں صاحب رئیس گنذری پٹنہ سنہ ۱۹۲۷ء ۱۹۳۲ء ۔

۵۳ - سید اصغر حسین صاحب وکیل ضلع پربھنی حیدر آباد سنہ ۱۹۲۷ء

۵۴ - سید تجمل حسین صاحب ایم - اے مسلم یونیورسٹی علیگڈھ سنہ ۱۹۲۸ء سے سنہ ۱۹۳۷ء تک ۔

۵۵ - خان بہادر سردار عبدالصمد خاں صاحب کیانی پشاور سنہ ۱۹۲۸ء

۵۶ - خان بہادر سید اقبال بہادر صاحب آنریری مجسٹریٹ شمس آباد ضلع فرخ آباد سنہ ۱۹۲۸ء

۵۷ - خواجہ غلام السیدین صاحب ایم - اے پرنسپل ٹریننگ کالج علیگڈھ سنہ ۱۹۲۹ء - اور پھر سنہ ۱۹۳۳ء سے سنہ ۱۹۳۷ء تک

۵۸ - سید مقصود حسین صاحب نقوی ایم - اے انٹرمیجٹ کالج الہ آباد سنہ ۱۹۲۹ء سنہ ۱۹۳۰ء ۔

۵۹ - سردار ملک رستم خاں صاحب کیانی ایم - اے - آئی سی - ایس اسسٹنٹ کمشنر کیمبل پور سنہ ۱۹۲۹ء سنہ ۱۹۳۰ء

۶۰ - سید جعفر حسین صاحب پروفیسر عثمانیہ کالج حیدر آباد دکن سنہ ۱۹۳۰ء ۔

(بقیہ نام صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

ضمیمہ نمبر ۱ فہرست واصل باقی چندہ ممبران بابت ۱۳۳۶ھ صوبہ (یو۔پی)

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: سابق بقایا	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بابت بقایا	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۱	۲	حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم اے۔ الف۔ آر اے۔ ایس۔ جلال منزل نقوی ٹولہ لکھنؤ	سنہ ۱۹۱۲ء	عہ ۱۱ر	·	عہ ۱۲ر	عہ ۱۲ر	·	عہ ۱۲ر	عہ ۱۲ر	·	·	
۲	۶	خان بہادر حاجی سید ظل حسنین صاحب اسپیشل مجسٹریٹ ڈیرہ دون	سنہ ۱۹۱۲ء	۶	·	للوعہ	للاعہ	عہ	عہ	للو	·	·	بقایا وصول
۳	۱۸	مولوی سید حید مہدی صاحب ایڈوکیٹ بنگلہ نمبر ۲ الگن روڈ الہ آباد	سنہ ۱۹۱۲ء	۸ر	مجہ ۸ر	ے	للے ۸ر	·	·	·	للے ۸ر	·	
۴	۳/۱	سید رضا احمد صاحب رضوی اکبرآبادی انسپکٹر پولیس کروی ضلع باندہ	″	عہ	·	عہ	عہ ۸ر	عہ	لاعہ	للعہ	۸ر	عہ	
۵	۱۹۳	مولوی سید شبیر حسین صاحب ممتاز الافاضل مدرس مدرسہ عالیہ وثیقہ اکمل آباد	جولائی ۱۹۱۳ء	۸	عہ	ے	لاعہ	·	ملے	ملے	لاعہ	·	
۵/۱	۸۶	سید محمد جواد صاحب کوتوال شہر بلیا	جون ۱۹۱۳ء	۱۰ر	عہ ۱۰ر	مجہ ۸ر	عہ ۲ر	·	·	·	عہ	·	باضابطہ ادائیگی شروع کردی
۶	۲۱۷	سید آل احمد صاحب بی۔اے اکسائز انسپکٹر بلند شہر امروہہ	جولائی ۱۹۱۳ء	عہ	عا	عہ	للوعہ	·	·		للوعہ ۲		
۷	۲۲۹	حکیم سید محمد رضا صاحب عرف اغن صاحب رانی منڈی الہ آباد	اگست ۱۹۱۳ء	۸ر	·	ے	ے	·	ے	ے	ے	·	بقایا وصول
۸	۲۸۵	مولوی سید علی اصغر صاحب پنشنر پروفیسر کیننگ کالج مشک گنج لکھنؤ	اکتوبر ۱۹۱۳ء	۸ر	·	ے	ے	ے	ے	لعہ	·	ـعہ	
۹	۲۹۶	سید خورشید حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ اکاؤنٹ آلکس کلوتھنگ فیکٹری محلہ بارہ دری شاہجہاں پور	نومبر ۱۹۱۳ء	۶	·	للوعہ	للوعہ	·	·	·	للوعہ	·	
۱۰	۳۱۱	خان بہادر سید سجاد حسین صاحب سپر منشی کٹھڑیہ گنج لکھنؤ	جنوری ۱۹۱۴ء	عہ	عہ	عہ	للعہ	·	·	·	للعہ	·	
۱۱	۳۲۳	سید عبد الحسین صاحب مختار عام ا۔ سانگی دیبی صاحب موضع بسوہان ڈاکخانہ بیگم سرائے الہ آباد۔	″	۸ر	·	ے	ے	·	ے	ے	·	·	
۱۲	۳۲۴	سید محمد احسن صاحب قرق امین تحصیل ہنڈیا ضلع الہ آباد	″	۸ر	·	ے	ے	·	ے	ے	·	·	
۱۳	۳۷۹	سید فیاض الدین حیدر صاحب سنیٹری انسپکٹر دیوگام ضلع اعظم گڈھ	ستمبر ۱۹۱۴ء	۱۰ر	·	مجہ ۸ر	مجہ ۸ر	·	مجہ ۸ر	مجہ ۸ر	·	·	
۱۴	۳۸۸	سید غلام حسین صاحب مرحوم زریعہ سیدہ بیگم صاحبہ متولیہ وقف کیرانہ ضلع مظفر نگر	″	عہ	ے	عہ	عہ	·	عہ	عہ	ے	·	بقایا وصول
۱۵	۴۰۲	حاجی سید علمدار علی صاحب پنشنر پریسیڈنٹ انجمن سادات لوکاوان مراد آباد	ستمبر ۱۹۱۴ء	۸ر	ے	ے	لعہ	·	ے	ے	ے	·	بقایا وصول
۱۶	۴۲۶	سید محمد علی صاحب سب انسپکٹر پولیس تاج گنج آگرہ	دسمبر ۱۹۱۴ء	۱۰ر	·	مجہ ۸ر	مجہ ۸ر	·	مجہ ۸ر	مجہ ۸ر	·	·	
۱۷	۴۸۸	سید باقر حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر باقر منزل بریلی	اگست ۱۹۱۵ء	عہ	·	عہ	عہ	·	عہ	عہ	·	·	
۱۸	۴۹۰	سید مجتبیٰ حسین صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل بستی	″	عہ	للوعہ	عہ	عہ	·	ملے	ملے	عہ	·	بقایا خارج کردیا

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: سابق بقایا	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان کل	وصول: بقایا سابق	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۱۹	۵۱۰	مولوی سید کلب عباس صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل سرکار رائے بریلی	اگست [illegible]	صہ	۰	سہ	سہ	۰	صہ	صہ	عہ	۰	بقایا وصول
۲۰	۵۶۶	سید سبط حسن صاحب انسپکٹر پولیس پنشنر موضع بھیڑہ سادات ضلع بجنور	جنوری [illegible]	۸ر	ے/	ے	لعہ	۰	ے	ے	ے/	۰	بقایا وصول
۲۱	۵۹۱	سید محمد حسنین صاحب تحصیلدار پنشنر کگرولی تحصیل جانسٹھ ضلع مظفر نگر	اپریل [illegible]	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۲۲	۶۳۱	سید امیر الحسن صاحب نقوی بی اے ایل ایل بی وکیل اکبر پور ضلع فیض آباد	نومبر [illegible]	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۲۳	۶۴۷	سید ابرار حسین صاحب مختار خیر نگر دروازہ میرٹھ	"	عہ	عہ	عہ	سہ	۰	عہ	عہ	عہ	۰	
۲۴	۶۵۷	حاجی سید العابدین صاحب پیشکار شاہ گنج احترام منزل آگرہ	"	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۲۵	۶۷۸	مولوی سید تجمل حسین صاحب ایم اے لکچرار امیر امان منزل مسلم یونیورسٹی علیگڑھ	"	ے/	۰	سہ	سہ	۰	سہ	سہ	۰	۰	
۲۶	۶۸۹	سید ابوالقاسم صاحب زمیندار نئی بستی شاہ گنج آگرہ	جنوری [illegible]	۱۲ر	۰	لعہ	لعہ	۰	لعہ	لعہ	۰	۰	
۲۷	۷۰۴	سید مقصود حسین صاحب نقوی ایم اے اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج الہ آباد۔	مارچ [illegible]	ے/	۰	عہ	عہ	۰	للوسہ	للوسہ	۰	ملے	۸ر ماہوار ستمبر [illegible] سے
۲۸	۷۱۱	سید حیدر کرار صاحب جعفری اسسٹنٹ منیجر ریاست بلرام پور ضلع گونڈہ	جنوری [illegible]	عہ ۴ر	۰	صعہ	صعہ	۰	صعہ	صعہ	۰	۰	
۲۹	۷۱۳	سید عابد حسین صاحب اور سید [illegible] حسن پردہ متصل نسواں اسکول کشمیری محلہ لکھنؤ	اپریل [illegible]	۱۱ر	۰	ملے ۴ر	ملے ۴ر	۴ر	۴عہ ۴ر	ملے ۴ر	۰	۰	
۳۰	۷۳۰	میر سید حسین صاحب لوہا منڈی آگرہ	جنوری [illegible]	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۳۱	۷۷۶	سید محمد مستحسن صاحب زیدی بی اے بیرسٹر خیر نگر دروازہ میرٹھ	جون [illegible]	للعہ	للعہ	ملے	۰	ملے	ملے	ملے	-	۰	انتقال فرمایا
۳۲	۸۳۷	سید حشمت حسین صاحب امپیریل ورکس ڈیرہ دون	ستمبر [illegible]	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۳۳	۹۳۵	سید حیات حسین صاحب محرر جوڈیشل تحصیل سراتھو ضلع الہ آباد	جولائی [illegible]	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۳۴	۹۵۵	سید مہدی حسین صاحب زیدی نائب تحصیلدار فیروز آباد ضلع آگرہ	فروری [illegible]	۱۲ر	۰	لعہ	لعہ	عہ	ملے	لعہ	۰	۰	
۳۵	۹۹۸	سید محمد سعید صاحب تحصیلدار بنارس راج مرزا پور	"	۶ر	۰	سہ	سہ	۰	سہ	سہ	۰	۰	
۳۶	۱۰۶۶	سید محمد جان صاحب ضلعدار ریاست [illegible] پور مقام جلال پور ضلع فیض آباد	اپریل [illegible]	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۳۷	۱۰۷۳	خانصاحب سید منظور حسین صاحب نوگانواں سادات ضلع مراد آباد	"	۸ر	۰	ے	ے	۰	ملے	ملے	۰	۶ر	
۳۸	۱۱۰۴	آغا حید حسین صاحب ٹیلیگراف آفس ٹونڈلہ	مئی [illegible]	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۳۹	۱۱۲۱	سید محمد رضا صاحب ضلعدار کورٹ آف وارڈس قصبہ ڈاکخانہ [illegible] ضلع ایٹہ	"	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۴۰	۱۱۵۱	سید محمد وصی صاحب ٹھیکیدار سپٹ بازار میرٹھ	"	۸ر	ے	ے	عہ	۰	عہ	عہ	۶ر	۰	
۴۱	۱۱۵۹	سید مصطفیٰ حسین صاحب نائب رجسٹرار قانونگو تحصیل میرٹھ	"	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	

نمبر سلسلہ	نمبر رجسٹری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابق	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان کل	وصول: بقایا اصل پیشگی	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	فاضل	کیفیت
۴۲	۱۱۷۵	خان بہادر نواب سید اقبال علی صاحب رئیس شمس آباد فتح گڈھ فرخ آباد	ستمبر ۱۹ء	صہ	.	سہ	سہ	.	سہ	سہ	.	.	
۴۳	۱۲۶۸	سید ریاست حسین صاحب جعفری اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول سیتاپور	جنوری ۲۲ء	۸ر	.	ے	ے	عہ	ے	عہ	.	عہ	
۴۴	۱۲۹۷	نواب سید سلطان صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر شمس آباد فتحگڈھ فرخ آباد	اپریل ۲۲ء	عہ	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۴۵	۱۳۹۲	مولوی سید حامد حسین صاحب عشری ہیڈ سائنس ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول گونڈہ	جولائی ۲۲ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۴۶	۱۵۲۹	سید عزیز احمد صاحب ولد سید ابو القاسم صاحب نئی بستی شاہ گنج آگرہ	″	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۴۷	۱۵۸۳	سید ظہیر حسین صاحب مختار موانہ کلاں ضلع میرٹھ	مارچ ۲۳ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۴۸	۱۵۹۷	سید مرتضیٰ حسین صاحب زیدی۔ زیدی فارم نوچندی میرٹھ	جون ۲۳ء	۸ر	۶	۶	۱۲	.	صہ	صہ	ے	.	بقایا وصول
۴۹	۱۶۴۴	سید محمد ابراہیم حسین صاحب رئیس جھنجھانہ ضلع مظفر نگر	دسمبر ۲۳ء	۶	عہ	سہ	سہ	.	عہ	عہ	عہ	.	بقایا وصول
۵۰	۱۶۹۷	سید علی اختر صاحب پولیس برانچ ہوم ڈیپارٹمنٹ آف انڈیا شملہ مظفر نگر	ستمبر ۲۲ء	عہ	.	عہ	عہ	عہ	عہ	عہ	.	۶	
۵۱	۱۷۱۲	شیخ ممتاز حسین صاحب جونپوری محلہ حسین آباد لکھنؤ	″	عہ	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	۶	.	بقایا وصول
۵۲	۱۶۷۷	ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب بی۔ اے (انگلینڈ) ایم۔ ڈی۔ ایم۔ آر سی۔ ڈی ایس۔ ایل۔ ایم وغیرہ ڈپٹی ڈائرکٹر امپیریل سیرم انسٹیٹیوٹ عزت نگر بریلی۔	جنوری ۲۴ء	ے	.	سہ	سہ	.	سہ	سہ	.	.	
۵۳	۱۸۲۹	سید محمد مصطفیٰ صاحب سرسوی ڈاکخانہ بلرائیں ضلع کھیری	مئی ۲۲ء	۸ر	لو ۸ر	ے	عہ ۸ر	.	عہ ۸ر	عہ ۸ر	.	.	
۵۴	۱۸۴۴	سید اطہار الحسنین صاحب نقوی ڈپٹی انسپکٹر مدارس بریلی بھوپال	دسمبر ۲۲ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۵۵	۱۸۸۱	سید امتیاز حسین صاحب اہلمد کلکٹری محلہ رسل گنج علیگڈھ	جنوری ۲۳ء	۸ر	.	ے	ے	.	مہ	کہ	.	عہ	
۵۶	۱۹۱۷	سید محمد حسنین صاحب اپر گریڈ اسسٹنٹ نمبر ۷ ای سی روڈ ڈیرہ دون	مارچ ۲۳ء	للو	ر	للعہ	للعہ	للو	للعہ	للعہ	للعہ	.	بقایا وصول
۵۷	۲۰۹۴	منشی شیخ محمد تفضل حسین صاحب کمبوہ مختار عام کورٹ آف وارڈس مکیم پور کھیری	جولائی ۲۳ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۵۸	۲۱۰۰	خان بہادر ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ صاحب سول سرجن فتح گڈھ	اگست ۲۳ء	۶	للعہ	للعہ	للعہ	.	للعہ	للعہ	۶	.	
۵۹	۲۱۲۰	خانصاحب مرزا خادم حسین صاحب رئیس و معافیدار ڈاکخانہ کپتان گنج گورکھپور	″	عہ	.	عہ	عہ	عہ	.	عہ	.	.	
۶۰	۲۲۶۴	سید الطاف حسین صاحب محلہ مبارک شاہ سہارنپور	جنوری ۲۴ء	۶	.	للعہ	للعہ	.	للعہ	للعہ		.	
۶۱	۲۳۱۹	مولوی سید محمد صاحب قبلہ مجتہد صدر مدرس سید المدارس امروہہ ضلع مرادآباد	اپریل ۲۳ء	۸ر	ے	ے	عہ	.	لعہ	لعہ	ے	.	بقایا وصول
۶۲	۲۳۳۶	سید علی سجاد صاحب کاظمی دفتر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم الہ آباد۔	جولائی ۲۳ء	عہ ۸ر	عہ	سہ	سہ	.	عہ	عہ	عہ	.	بقایا باقساط وصول
۶۳	۲۳۵۰	سید علی حیدر صاحب کاظمی بی۔ اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع ایٹہ	نومبر ۲۳ء	عہ ۸ر	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	ہو رہا ہے۔

نمبر سلسلہ	نمبر رجسٹر	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سابقہ	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۶۴	۲۲۴۳	سید مجتبیٰ حسین صاحب ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول سیتاپور	اکتوبر ۱۹۳۵ء	۸ر	سے	سے	لعہ	٠	٠	٠	✻ لعہ	٠	
۶۵	۲۲۳۵	خان بہادر مرزا امتیاز حسین صاحب قزلباش ڈپٹی کلکٹر بلند شہر	دسمبر ۱۹۳۵ء	للعہ	سہ ۸ر	سہ	اللعہ ۸ر	٠	سہ	سہ	سہ ۸ر	٠	بقایا خارج کر دیا
۶۶	۲۲۴۶	سید جانباز حسین صاحب ایم اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسلامیہ پرانی کوتوالی جھانسی	جنوری ۱۹۳۶ء	عہ ۸ر	٠	عہ	مہ	٠	عہ	مہ	٠	٠	اور اگست کے بعد
۶۷	۲۴۵۶	سید زہیر قین صاحب انسپکٹر انچارج محکمہ زراعت گونڈہ	جنوری ۱۹۳۶ء	۸ر	٠	سے	سے	٠	صہ	صہ	عہ	٠	اگست ۱۹۳۶ء تک
۶۸	۲۴۰۱	ڈاکٹر سید عابد رضا صاحب جعفری فزیشن اینڈ سرجن خیر نگر دروازہ میرٹھ	ستمبر ۱۹۳۵ء	عہ	٠	عہ	عہ	٠	عہ	عہ	٠	٠	نام بھی خارج کر دیا
۶۹	۲۴۰۸	ہمشیرہ صاحبہ میر فرزند علی صاحب ممبر ۱۰۵ اہرسنگا سید مقبول حسین صاحب زیدی	نومبر ۱۹۳۵ء	۸ر	٠	سے	سے	٠	عہ	عہ	٠	سے	ستمبر سے پھر
۷۰	۲۴۱۰	خواجہ غلام السیدین صاحب بی اے ایم ای ڈی پرنسپل ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی عزیز جہاں منزل علیگڈھ	فروری ۱۹۳۶ء	سے	٠	سہ	سہ	٠	سہ	سہ	٠	٠	باقاعدہ ممبر ہو جائینگے
۷۱	۲۴۲۲	سید احمد حسن صاحب چیف ریڈر ڈپٹی کمشنر صاحب سیتاپور	جنوری ۱۹۳۶ء	۸ر	٠	سے	سے	٠	سے ۸ر	سے ۸ر	٠	۸ر	
۷۲	۲۴۲۹	میر سید محمد صاحب نقوی منصرم تقول کلکٹری میرٹھ	جنوری ۱۹۳۶ء	۸ر	٠	سے	سے	٠	٠	٠	سے	٠	
۷۳	۲۵۵۷	سید محمد احسن صاحب کاظمی اڈیشنل منصف قنوج بمقام سرائے ایران ضلع فتح گڈھ	جولائی ۱۹۳۵ء	عہ	٠	عہ	عہ	٠	عہ	عہ	٠	٠	
۷۴	۲۴۹۳	سید اشفاق حسین صاحب زیدی ڈیرہ دون برگیڈ ڈیرہ دون	اگست ۱۹۳۶ء	۸ر	٠	سے	سے	٠	سے	سے	٠	٠	
۷۵	۲۴۹۴	سید یعسوب حسین صاحب ٹاپیکل سکیشن سروے آف انڈیا ڈیرہ دون	،،	۸ر	٠	سے	سے	٠	سے	سے	٠	٠	
۷۶	۲۴۹۶	سید بر علی صاحب محلہ چکلی امروہہ مراد آباد	،،	عہ	عہ	عہ	للعہ	٠	٠	٠	للعہ	٠	
۷۷	۲۷۰۶	خان بہادر سید محمد ناصر علی خاں صاحب ذوالقدر بہادر رئیس مدینہ جونپور	نومبر ۱۹۳۵ء	عہ	٠	عہ	عہ	٠	عہ	عہ	٠	٠	
۷۸	۲۷۷۶	خانصاحب محمود علی خانصاحب عرف آغا علی خانصاحب آنریری مجسٹریٹ الہ آباد	جنوری ۱۹۳۶ء	عہ	سہ	عہ	مہ	٠	٠	٠	مہ	٠	
۷۹	۲۷۸۲	مولوی سید بدر الاسلام صاحب مدرس منصبیہ میرٹھ	،،	۸ر	٠	سے	سے	٠	صہ ۸ر	صہ ۸ر	۸ر	٠	
۸۰	۲۷۸۴	ڈاکٹر سید ابوطالب صاحب ایم ای ایس میڈیکل افیسر آف ہیلتھ غازیپور	ستمبر ۱۹۳۵ء	عہ	صہ	عہ	عہ	٠	عسہ	عسہ	٠	سے	
۸۱	۲۷۹۳	مرزا جواد حسین صاحب محلہ قضیارہ سیتاپور	جون ۱۹۳۶ء	۸ر	٠	سے	سے	٠	سے	سے	٠	٠	
۸۲	۲۸۰۲	نواب امجد علی خاں صاحب عرف منے آغا صاحب رئیس محلہ اشرف ٹولہ سندیلہ ضلع ہردوئی۔	دسمبر ۱۹۳۵ء	سے	٠	سہ	سہ	٠	معہ	معہ	لعہ	٠	بقایا وصول
۸۳	۲۸۱۵	سید ضامن علی صاحب ایم اے پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی الہ آباد	مئی ۱۹۳۱ء	عہ	عہ	عہ	لعہ	٠	ع	ع	معہ	٠	بقایا خارج کیا گیا
۸۴	۲۸۵۰	سید ابن حسین صاحب نمبر ۱۶۸ حسین آباد لکھنؤ	اکتوبر ۱۹۳۶ء	۸ر	سے	سے	لعہ	٠	عہ	عہ	ملے	٠	

✻ ممبر صاحب نمبر ۲۲۴۳ کے ذمہ جو بقایا ہے وہ غلطی سے چلا آرہا ہے کیونکہ نام خارج ہونے کی اطلاع آچکی تھی۔

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: سابقہ بقایا	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بابت سابقہ بقایا	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۸۵	۲۸٦۴	خواجہ نور الدین حسن صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس میونسپل بورڈ لکھنؤ۔	دسمبر ۱۹۳۱ء	عہ	٦	عـ۵	للعـ۵	۔	عـ۵ ۸/	عـ۵ ۸/	عہ ۸/	۔	
۸٦	۲۸۷۲	سید اظہر حسین صاحب گرداور قانونگو ڈاکخانہ بیسل پور ضلع پیلی بھیت	مارچ ۱۹۳۲ء	عہ	۔	عـ۵	عـ۵	عـ۵	۔	عـ۵	۔	۔	
۸۷	۲۸۷۹	سید نقیر حسین صاحب بخاری ایم اے لکچرار مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	فروری ۱۹۳۲ء	٦	۔	للعـ۵	للعـ۵	۔	عـ۵	عـ۵	عـ۵	۔	
۸۸	۲۸۸۰	مولوی فرحت حسین صاحب مدرس علوم مشرقیہ گورنمنٹ ہائی اسکول غازیپور	اپریل ۱۹۳۲ء	۸/	عہ	ے	محہ	۔	محہ	محہ	۔	۔	
۸۹	۲۸۸۱	سید محمد فضیل صاحب بی ایس سی بی ٹی علیگ اسپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ ولا جھانسی۔	جنوری ۱۹۳۲ء	۸/	عـ۵ ۸/	ے	للعـ۵ ۸/	۔	عـ۵	عـ۵	عہ ۸/	۔	
۹۰	۲۸۸۷	سید محمود احمد صاحب جعفری اکاؤنٹنٹ محکمہ نسل کشی مویشیان ممالک متحدہ چارل گنج سیری بازار جھانسی	اپریل ۱۹۳۲ء	۸/	عـ۵ ۸/	ے	عـ۵ ۸/	۔	ے	ے	عـ۵ ۸/	۔	
۹۱	۲۸۹۲	ڈاکٹر سید ناصر حسین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ سرجن فیروزآباد آگرہ	مارچ ۱۹۳۲ء	۸/	۔	ے	ے	عہ ۸/	للعہ ۸/	ے	۔	۔	
۹۲	۲۸۹٦	ڈاکٹر سیدہ صاحبہ معرفت مسٹر سید ولایت حسین انکم ٹیکس آفیسر بنارس	״	۸/	۔	ے	ے	۔	ے	ے	۔	۔	
۹۳	۲۹۰۱	سید نیاز احمد صاحب آفس آف الیکٹریکل انجنیر انچیف بریلی	اپریل ۱۹۳۲ء	عہ	۔	عـ۵	عـ۵	عہ	۔	عہ	لعـ۵	۔	[illegible]
۹۴	۲۹۰۲	مرزا عابد حسین صاحب رئیس محلہ بخاری ٹولہ لکھنؤ	״	۸/	۔	ے	ے	۔	ے	ے	۔	۔	
۹۵	۲۹۰۸	محمد معصوم عالم صاحب بی۔ایس۔سی۔ایم۔آر۔اے ایس۔ایف آر ایس (لندن) گورنمنٹ انسپکٹر لیڈر یو۔پی ریکو	مئی ۱۹۳۲ء	عہ	۔	عـ۵	عـ۵	۔	صہ	صہ	محہ	۔	
۹٦	۲۹۲۳	سید مختار حسن صاحب نائب ناظر فیروزآباد آگرہ روڈ بجنور	جولائی ۱۹۳۲ء	۸/	٦	ے	ملے	۔	ملے	ملے	۔	۔	
۹۷	۲۹۲٦	شیخ محمد مسلم صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس بریلی	اگست ۱۹۳۲ء	۸/	۔	ے	ے	۔	ے	ے	۔	۔	
۹۸	۲۹۳۷	سید افتخار حسین صاحب رجسٹرار بیسل پور ضلع پیلی بھیت	ستمبر ۱۹۳۲ء	عہ	صہ	عـ۵	عـ۵	۔	ے	ے	للعـ۵	۔	
۹۹	۲۹۴۱	مرزا اسجاد حسین صاحب کیوریٹر آرٹ گیلری مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	״	۸/	ے	ے	عـ۵	۔	لعـ۵ ۸/	لعـ۵ ۸/	۸/	۔	
۱۰۰	۲۹۴۳	سید محمد علی صاحب رضوی منصرم پنشنر کٹرہ حاجی حسن آگرہ	اپریل ۱۹۳۲ء	۸/	۔	ے	ے	عہ ۸/	ے	محہ ۸/	۔	عہ ۸/	
۱۰۱	۲۹۴۴	ڈاکٹر سید محمود الحسن صاحب لوہامنڈی آگرہ	اکتوبر ۱۹۳۲ء	عہ	ے	عـ۵	عـ۵	۔	ے	ے	عـ۵	۔	
۱۰۲	۲۹۵۵	سید علی حسنین صاحب پولیس انسپکٹر انچارج تھانہ اچگین اناؤ	نومبر ۱۹۳۲ء	۱۲/	لعہ	لعہ	عـ۵	۔	۔	۔	عـ۵	۔	بقایا وصول
۱۰۳	۲۹۵٦	سید انوار حسین صاحب زیدی سربراہ کار کورٹ آف وارڈس علاقہ ادیل بمقام بھوبن پور ڈاکخانہ اوڈل ضلع کھیری	ستمبر ۱۹۳۲ء	عہ	للعـ۵	عـ۵	سـ۵	۔	۔	۔	سـ۵	۔	

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابق	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان کل	وصول: بقایا سابق	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۱۰۴	۲۹۷۵	سید ظہور الحسنین صاحب نقوی اوورسیر محکمہ آثار قدیمہ حلیم منزل صدر بازار کرنال (فتح پور)	نومبر ۱۹۳۲ء	۱۲/	۰	لعہ	لعہ	۰	لعہ	لعہ	۰	۰	
۱۰۵	۲۹۷۸	سید افتخار حسین خاں صاحب متعلم بی اے فرسٹ ایر لکھنؤ	اکتوبر ۱۹۳۲ء	۸/	عـہ ۸/	ے	عـہ ۸/	۰	۰	۰	عـہ ۸/	۰	
۱۰۶	۲۹۸۳	سید نذیر حسن صاحب باورچی ٹولہ لکھنؤ	جنوری ۱۹۳۳ء	عہ	۰	عـہ	عـہ	۰	عـہ	عـہ	۰	۰	
۱۰۷	۲۹۸۴	سید علی اصغر صاحب رئیس قصبہ جلالی ضلع علیگڈھ	دسمبر ۱۹۳۲ء	ع	عـہ	للعـہ	ـہ	۰	للعـہ	للعـہ	عـہ	۰	
۱۰۸	۲۹۸۸	سید کاظم رضا صاحب ہیڈ کلرک محکمہ زراعت لکھنؤ	جنوری ۱۹۳۳ء	عہ	۰	عـہ	عـہ	۰	عـہ	عـہ	۰	۰	
۱۰۹	۲۹۹۱	سید ولایت حسین صاحب انکم ٹیکس آفیسر بنارس	جنوری ۱۹۳۳ء	۸/	ے	ے	عـہ	۰	عـہ	عـہ	۰	۰	
۱۱۰	۲۹۹۷	سید سردار حسین صاحب مختار ریاست محمود آباد لکھیم پور کھیری	فروری ۱۹۳۳ء	۸/	عـہ	ے	عـہ	۰	عہ	عہ	عـہ	۰	
۱۱۱	۳۰۰۲	سید محمد خلیل صاحب عابدی بی ایس سی اسسٹنٹ کین ڈیولپمنٹ آفیسر لکشمی گنج ضلع گورکھپور	״	۸/	عـہ	ے	عـہ	۰	۰	۰	عـہ	۰	
۱۱۲	۳۰۰۳	سید وصی الحسن صاحب وکیل اناؤ	جنوری ۱۹۳۳ء	عہ	عـہ	عـہ	عـہ	۰	ـہ	ـہ	عـہ	۰	بقایا خارج کروایا
۱۱۳	۳۰۰۹	سید اشفاق حسین صاحب جوڈیشل کلرک تحصیل باہ آگرہ	اپریل ۱۹۳۳ء	۸/	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۱۴	۳۰۱۰	سید سیلاف حسین صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمشنر آفس آگرہ	״	۸/	ے	ے	لعہ	۰	۰	۰	لعہ	۰	
۱۱۵	۳۰۱۴	سید ارشاد حسین صاحب موسوی اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بنارس	مئی ۱۹۳۳ء	عہ	۰	عـہ	عـہ	۰	عـہ	عـہ	۰	۰	
۱۱۶	۳۰۱۷	سید محمد صفی صاحب رضوی گارڈ محلہ کرم علی مکان نمبر ۱ شہر میرٹھ	جون ۱۹۳۳ء	عہ	عہ	عـہ	عـہ	۰	عـہ	عـہ	عہ	۰	
۱۱۷	۳۰۲۲	س۔ م رضوی صاحب معدن الادویہ لکھنؤ	جنوری ۱۹۳۳ء	۸/	۰	ے	ے	۰	للعہ	للعہ	ع	۰	بقایا وصول
۱۱۸	۳۰۲۳	مرزا مہدی رضا صاحب دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور	جولائی ۱۹۳۳ء	عہ	ع	عـہ	للعـہ	۰	للعـہ	للعـہ	۰	۰	
۱۱۹	۳۰۰۶	سید نجم الحسن صاحب رضوی سپروائزر قانونگو آگرہ	اپریل ۱۹۳۳ء	۸/	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۲۰	۳۰۲۴	سید حسن عباس صاحب سابق اسسٹنٹ سکرٹری آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ	جولائی ۱۹۳۳ء	۸/	عہ	ے	عہ	۰	عہ	عہ	ے	۰	
۱۲۱	۳۰۲۶	سید دلی حیدر صاحب ریکو گارڈ گنگا پور سٹی اسٹیشن بی بی اینڈ سی آئی	مارچ ۱۹۳۳ء	۸/	ے	ے	لعہ	۰	لعہ	لعہ	۰	۰	
۱۲۲	۳۰۲۶	سید معجز حسن صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی وکیل وزیر گنج لکھنؤ	جولائی ۱۹۳۳ء	۸/	۸/	ے	۸/	۰	۸/	۸/	عہ	۰	بقایا وصول
۱۲۳	۳۰۲۷	حکیم سید محمد قاسم صاحب معدن الادویہ لکھنؤ	״	عہ	لعہ	عـہ	لعـہ	۰	عـہ	عـہ	عہ	۰	
۱۲۴	۳۰۲۸	میر صفدر حسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر اسائز محلہ گولہ گنج لکھنؤ متصل یتیم خانہ	اگست ۱۹۳۳ء	۱۲/	عـہ ۱۲/	لعہ	عـہ ۱۲/	۰	عـہ	عـہ	عـہ ۱۲/	۰	بقایا خارج کروایا
۱۲۵	۳۰۸۳	سید منظور حسین صاحب یونٹ اکاؤنٹ انجنیر آفس جھانسی	ستمبر ۱۹۳۳ء	عہ	لعہ	عـہ	عـہ ۱۲/	۰	۰	۰	عـہ ۱۲/	۰	

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا	وصول: حال	وصول: میزان	باقی	پیشگی	کیفیت
۱۲۶	۳۰۸۶	مولوی سید اختر حسین صاحب زیدی تحصیلدار تحصیل بلاسپور ریاست رامپور	اکتوبر ۱۹۳۳ء	عہ	.	لعہ	لعہ	.	لعہ	لعہ	.	.	نومبر ۳۶ء سے ۸ر ماہوار
۱۲۷	۳۰۸۸	شیخ مظفر حسین صاحب سپروائزر گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس چوہری محلہ لکھنؤ	"	۸ر	[illegible]	ے	عہ ۸ر	.	للعہ	للعہ ۸ر	سلے	.	بقایا خارج کیا گیا
۱۲۸	۳۰۸۹	سید صفت حسین صاحب بی اے ایل ایل بی محلہ ریڈ گنج فیض آباد	"	عہ	لو	عہ	لعہ	.	عہ	عہ	صہ	.	
۱۲۹	۳۰۹۱	خواجہ اسد اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اسد لکھنؤ	ستمبر ۱۹۳۳ء	۸ر	للعہ	ے	عہ	.	.	.	عہ	.	
۱۳۰	۳۰۹۳	شیخ محفوظ حسین صاحب سی ٹی اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول میرٹھ	اکتوبر ۱۹۳۳ء	۸ر	.	ے	ے	.	.	.	ے	.	
۱۳۱	۳۰۹۵	سید یعقوب حسین صاحب سپروائزر کوآپریٹو مل لکھنؤ امام باڑہ علیجان خاں کٹرہ ابو تراب خاں لکھنؤ	اکتوبر ۱۹۳۳ء	عہ	عہ	عہ	عہ	.	عہ	عہ	عہ	.	بقایا بااقساط وصول ہو رہا ہے
۱۳۲	۳۰۹۸	مرزا محمد عابد صاحب کاظم اینڈ کو نینی تال	جولائی ۱۹۳۳ء	عہ	ے	عہ	عہ	.	ے	ے	عہ	.	
۱۳۳	۳۰۹۹	سید ہاشم حسین صاحب محرر مال تحصیل نکوڑ ضلع سہارنپور	اکتوبر ۱۹۳۳ء	۸ر	عہ	ے	لعہ	.	عہ	عہ	عہ	.	بقایا خارج کر دیا گیا
۱۳۴	۳۱۰۵	سید عزیز حسن صاحب رضوی سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس سیتاپور	نومبر ۱۹۳۳ء	عہ	عہ	عہ	للعہ	.	للعہ	للعہ	.	.	
۱۳۵	۳۱۰۷	ڈاکٹر سید منصور حسن صاحب بی ایس سی ایم بی بی ایس انچارج اصغر منزل وزیر گنج لکھنؤ	اکتوبر ۱۹۳۳ء	عہ	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۱۳۶	[illegible]	سید شبیر حسین صاحب زیدی بیرسٹر ایٹ لا منسٹر ریاست رامپور	جولائی ۱۹۳۳ء	صہ	.	صہ	صہ	.	صہ	صہ	.	.	
۱۳۷	۳۱۱۰	نواب مرزا محمد کاظم علی خاں صاحب بیرسٹر شیش محل لکھنؤ	نومبر ۱۹۳۳ء	[illegible]	.	للعہ	للعہ	.	للعہ	للعہ	.	.	
۱۳۸	۳۱۱۱	آغا سجاد مرزا صاحب کمپیوٹر چیف انجینیرس پی ڈبلیو ڈی لکھنؤ	"	عہ		عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۱۳۹	۳۱۱۳	شیخ محب الحسن صاحب سب پوسٹ ماسٹر کھتیا سرائے ضلع جونپور	جنوری ۱۹۳۳ء	۸ر	صہ	ے	لعہ	.	محہ	محہ	للعہ	.	
۱۴۰	۳۱۱۴	شیخ محمد باقر صاحب زمیندار محلہ سپاہ جونپور	"	۸ر	.	ے	ے	.	.	.	ے	.	
۱۴۱	۳۱۱۵	سید تقی حسن صاحب تحصیلدار ٹانڈہ ضلع فیض آباد	اکتوبر ۱۹۳۳ء	عہ	عہ	عہ	عہ	.	عہ	عہ	عہ	.	
۱۴۲	۳۱۱۹	سید شاکر حسین صاحب تار انچارج اسٹیشن کینٹونمنٹ بنارس	"	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۱۴۳	۳۱۲۸	سید اعجاز حسین صاحب قزلباش سب انسپکٹر پولیس انچارج تھانہ سانگو پور ضلع پرتاپگڈھ	دسمبر ۱۹۳۳ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۱۴۴	۳۱۳۰	سید سجاد حسین صاحب بلوک انچارج مین کوارٹر ۹۷/۲۳ نزد جنرل گنج مال گودام کانپور	"	۸ر	سلے	ے	للعہ	.	.	.	للعہ	.	
۱۴۵	۳۱۳۳	سید ضیغم حسین صاحب ڈپٹی ریونیو افسر اپر آگرہ کینال متھرا	جنوری ۱۹۳۴ء	عہ	لعہ	عہ	للعہ	.	عہ	عہ	عہ	.	
۱۴۶	۳۱۳۴	سید اعجاز حسین صاحب جارچوی بی اے بی ٹی امام المدارس امروہہ	دسمبر ۱۹۳۳ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۱۴۷	۳۱۳۶	حاجی مرزا محمد عسکری خاں صاحب اشرف آباد ملز لکھنؤ	جنوری ۱۹۳۴ء	عہ	صہ	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۱۴۸	۳۱۳۷	حاجی سید محسن علی صاحب رضوی سب ڈویژنل آفیسر ملٹری انجینیرنگ سروس محسن کالج ٹپکاپور کانپور	"	عہ	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	انتقال فرمایا

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابق	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان کل	وصول: بقایا متفرق	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۱۴۹	۳۱۳۹	سید محمد جعفر صاحب جعفری پنشنر ٹیچر محلہ دانشمندان امروہہ	فروری سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	صہ/۸	ے	ا؏ہ/۸	۰	ا؏ہ	ا؏ہ/۸	۰	۰	
۱۵۰	۳۱۴۰	سید ارتضیٰ حسین صاحب نایب مدرس اپر پرائمری ہزارہ اسکول سیتاپور	"	۸/	؏ہ/۸	ے	للعہ/۸	۰	۰	۰	للعہ/۸	۰	
۱۵۱	۳۱۴۲	سید علی عباس صاحب حسینی ایم اے ایل ٹی پروفیسر گورنمنٹ جوبلی کالج لکھنؤ	فروری سنہ ۱۹۳۲ء	عہ	ے	؏ہ	؏ہ	۰	؏ہ	؏ہ	ے	۰	بقایا باقساط وصول ہو رہا ہے
۱۵۲	۳۱۴۳	خواجہ اطہر حسین صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ جوبلی کالج لکھنؤ	"	عہ	۰	؏ہ	؏ہ	۰	؏ہ	؏ہ	۰	۰	
۱۵۳	۳۱۴۵	سید محمد علی صاحب زیدی پیشکار کلکٹری نمبر ۱۵ سلطان بہادر روڈ لکھنؤ	جنوری سنہ ۱۹۳۲ء	عہ	۰	؏ہ	؏ہ	۰	؏ہ	؏ہ	۰	۰	
۱۵۴	۳۱۵۰	سید حامد علی صاحب ڈاکخانہ موضع بیلڑہ ضلع مظفرنگر	مارچ سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	۰	ے	ے	۰	؏ا	؏ا	للعہ	۰	بقایا وصول
۱۵۵	۳۱۵۱	مولوی سید اختر علی صاحب تلہری عربک ہیڈ پنشنر ٹیچر گورنمنٹ جوبلی کالج لکھنؤ	"	۸/	ملے	ے	الاعہ	۰	للعہ/۸	للعہ/۸	للعہ/۸	۰	
۱۵۶	۳۱۵۲	سید مسعود حسین صاحب رضوی صدر شعبہ فارسی و اردو لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ	جنوری سنہ ۱۹۳۲ء	؏	سے	للعہ	؏ہ	۰	؏ہ	؏ہ	للعہ	۰	بقایا وصول
۱۵۷	۳۱۵۵	محترمہ اہلیہ صاحبہ سید اختر حسین صاحب تحصیلدار تحصیل بلاسپور ریاست رامپور	مارچ سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	۰	ے	ے	۰	ے	سے	۰	۰	
۱۵۸	۳۱۵۷	سید صفدر علی نقی صاحب فارم سپرنٹنڈنٹ رضا شوگر کمپنی لمیٹڈ رامپور اسٹیٹ	اپریل سنہ ۱۹۳۲ء	عہ	للو	؏ہ	؏ہ	۰	ے	ے	؏ہ	۰	
۱۵۹	۳۱۶۷	مولوی سید محمد قاسم صاحب صدر مدرس منصبیہ میرٹھ	جون سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	۰	ے	ے	۰	صہ/۸	صہ/۸	۸/	۰	
۱۶۰	۳۱۷۲	مولوی سید ابرار حسین صاحب مدرس منصبیہ عربی کالج میرٹھ	جولائی سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	۰	ے	ے	۰	صہ/۸	صہ/۸	۸/	۰	
۱۶۱	۳۱۷۳	سید طفیل احمد صاحب زیدی این ہر گنگ دفتر صدر ہر گنگ میرٹھ	"	۸/	؏	ے	ملے	۰	۰	۰	ملے	۰	
۱۶۲	۳۱۷۵	سید محمد جعفر صاحب جعفری سب انسپکٹر پولیس انچارج تھانہ کھروا مرزاپور	اگست سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	للعہ/۸	ے	؏ہ/۸	۰	۰	۰	؏ہ/۸	۰	
۱۶۳	۳۱۷۷	حاجی سید محمد اسمعیل صاحب میونسپل کمشنر و رئیس کرنیل گنج کانپور	" سنہ ۱۹۳۲ء	عہ	۰	عہ	ے	۰	عہ	عہ	۰	۰	نام خارج کر دیا
۱۶۴	۳۱۷۸	سید وحید الحسن صاحب بی۔ اے ایل ایل بی گورنمنٹ پلیڈر کانپور	جولائی سنہ ۱۹۳۲ء	عہ	ا؏ہ	؏ہ	؏ہ	۰	ا؏ہ	ا؏ہ	؏ہ	۰	سنہ ۳۵ء کا بقایا
۱۶۵	۳۱۷۹	سید سبط علی صاحب کمپیوٹر ٹائیڈل سیکشن سروے آف انڈیا ڈیرہ دون	جنوری سنہ ۱۹۳۳ء	۸/	عہ	ے	محہ	۰	صہ/۸	صہ/۸	؏ہ/۸	۰	خارج کر دیا۔
۱۶۶	۳۱۸۰	سید توکل حسین صاحب نیر محاسب شیعہ دار الیتامیٰ لکھنؤ	اگست سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	۰	ے	ے	۰	؏ا	؏ا	للعہ	۰	
۱۶۷	۳۱۸۱	شیخ تعشق حسین صاحب اسسٹنٹ ماسٹر شیعہ دار الیتامیٰ اسکول لکھنؤ	"	۸/	للعہ/۸	ے	؏ہ/۸	۰	۰	۰	؏ہ/۸	۰	
۱۶۸	۳۱۸۴	خانصاحب علی احمد صاحب جعفری ڈپٹی انسپکٹر مدارس انسپکٹر علیگڈھ	اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء	عہ	۰	؏ہ	؏ہ	۰	؏ہ	؏ہ	۰	۰	
۱۶۹	۳۱۹۲	مسٹر علی مہدی خانصاحب ایم۔ اے شیعہ کالج لکھنؤ	ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	محہ/۸	ے	؏ہ/۸	۰	؏ہ/۸	؏ہ/۸	۰	۰	
۱۷۰	۳۱۹۳	سید احمد رضا صاحب انکم ٹیکس آفیسر علیگڈھ	اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء	عہ	سے	ملے	ا؏ہ	۰	ا؏ہ	ا؏ہ	۰	۰	مئی سنہ ۳۶ء سے ۸/ رماہوار
۱۷۱	۳۱۹۶	سید نوروز حسین صاحب سپروائزر مکاتب اسلامیہ ڈسٹرکٹ بورڈ تحصیل پھولپور	اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	۰	ے	سے	۰	؏ا	؏ا	للعہ	۰	
۱۷۲	۳۱۹۷	مبارک حسین صاحب ہیڈ مدرس پرائمری اسکول سنتھل ضلع بریلی	"	۸/	صہ/۸	ے	ا؏ہ	۰	۰	۰	ا؏ہ/۸	۰	
۱۷۳	۳۲۰۰	ایک مرد مومن معرفت سید عون صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم اسکول سول لائن جھانسی	نومبر سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	للعہ	ے	عہ	۰	ے	ے	محہ	۰	بقایا وصول

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ سالانہ	مطالبہ			وصول			بقایا	پیشگی	کیفیت
					بقایا سابق	حال	میزان	بقایا سابق	حال	میزان			
۱۷۴	۳۲۰۱	سید ممتاز احمد صاحب نقوی ٹیچر چرچ مشن ہائی اسکول قیصر باغ لکھنؤ	اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء	۸ر	مہ	ے	عہ	۰	۰	۰	عہ	۰	
۱۷۵	۳۲۰۲	شہریار مرزا صاحب کنگ میڈیکل ہال ۲۵ امین آباد پارک لکھنؤ	〃	۸ر	۸ر	ے	ے ۸ر	۰	ے	ے	۸ر	۰	
۱۷۶	۳۲۰۳	عبدالعلیم صاحب صدیقی ۲۵ امین آباد پارک لکھنؤ	〃	۸ر		ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۷۷	۳۲۰۴	شیخ ارشاد حسین صاحب رضوی پاٹا نالہ لکھنؤ	〃	عہ	ے	عہ	عہ	۰	لعہ	لعہ	ے	۰	
۱۷۸	۳۲۰۵	سید وجاہت حسین صاحب رضوی سینیٹری انسپکٹر بازپور نینی تال	〃	عہ	ملے	عہ	عہ	۰	ملے	ملے	عہ	۰	
۱۷۹	۳۲۰۸	حمایت حسین صاحب اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول علیگڈھ	〃	۸ر	للعہ	ے	عہ ۸ر	۰	۰	۰	عہ ۸ر	۰	
۱۸۰	۳۲۰۹	سید توصیف الحسن خاں صاحب میونسپل کمشنر محلہ دربار کلاں امروہہ	〃	۸ر	مہ	ے	عہ	۰	ے	ے	مہ	۰	بقایا بالاقساط ادا فرمائیں
۱۸۱	۳۲۱۰	ڈاکٹر سید اظہر حسن صاحب محلہ گذری امروہہ	〃	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے		۰	
۱۸۲	۳۲۱۱	سید مصطفیٰ حسین صاحب انکم ٹیکس آفیسر جھانسی	〃	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	۰	عہ	۰	بقایا وصول
۱۸۳	۳۲۱۲	سید دبیر حسین صاحب ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ رئیس بتھل ضلع بریلی	〃	عہ	عہ	عہ	للعہ	۰	۰	۰	للعہ	۰	
۱۸۴	۳۲۱۸	ڈاکٹر سید شعیب حسین صاحب نقوی جی وی ایس سی ایچ ایم ڈی وٹرنری اسسٹنٹ سرجن انچارج سول وٹرنری ہسپتال پورنپور ضلع پیلی بھیت	نومبر سنہ ۱۹۳۴ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۸۵	۳۲۲۰	پرنس نواب سید محمد عباس صاحب موسوی الصفوی رئیس قصبہ شمس آباد محلہ گودام فتحگڈھ	〃	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۸۶	۳۲۲۱	سید انصار حسین صاحب فارم کلرک نواب گنج بارہ بنکی	جنوری سنہ ۱۹۳۴ء	۸ر	ے	ے	عہ	۰	۰	۰	عہ	۰	
۱۸۷	۳۲۲۳	سید شوکت علی صاحب زیدی ہیڈ مولوی ای آئی آر اینگلو ورنیکلر ہائی اسکول ٹونڈلہ	ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء	۸ر	صہ	ے	لعہ	۰	۰	۰	لعہ	۰	اگست سنہ ۱۹۳۴ء تک کا بقایا خارج کروالیا۔
۱۸۸	۳۲۲۵	ڈاکٹر سید محمد مصطفیٰ صاحب دائرہ شاہ اجمل الہ آباد	اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء	عہ	۰	عہ	عہ	۰	لعہ	لعہ	عہ	۰	بقایا وصول
۱۸۹	۳۲۳۱	جناب مولوی سید سبط نبی صاحب قبلہ ناظم شیعہ دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء	۸ر	عا ۸ر	ے	ملے ۸ر	۰	کہ	مہ	عہ ۸ر	۰	بقایا وصول
۱۹۰	۳۲۳۲	سید محمد تقی صاحب زیدی اسسٹنٹ منیجر مسلم ریویو مدرسۃ الواعظین لکھنؤ	نومبر سنہ ۱۹۳۴ء	۸ر	للعہ	ے	عہ	۰	عہ	عہ	لہ	۰	
۱۹۱	۳۲۳۳	سید صغیر حسین صاحب کلرک ڈاکخانہ اکبرپور ضلع فیض آباد	دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۹۲	۳۲۳۴	سید فدا حسین صاحب جواد منزل شاہ گنج لکھنؤ	نومبر سنہ ۱۹۳۴ء	۸ر	ے ۸ر	ے	لعہ	۰	۸ر	۸ر	ملے ۸ر	۰	
۱۹۳	۳۲۳۵	سید محمد عسکری صاحب ۱۱ کینٹونمنٹ روڈ لکھنؤ	اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۹۴	۳۲۳۶	سید صادق حسین صاحب حیدری (مطالعہ کنندہ سرفراز ۳۰۶۰م) ولد مولوی سید جواد حسین صاحب پیشنماز مرحوم موضع رسول پور اسونی ۴ پرگنہ کراری الہ آباد سیکنڈ ڈرافٹسمین دفتر ایگزیکٹیو انجینیر ریل بلڈنگ آپریشن ڈویژن (بی۔ ایچ۔ ڈی کانپور)	دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا گذشتہ	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	[illegible]	کیفیت
١٩٥	٣٢٣٧	حکیم سید عزیز الحسن صاحب موہانی بازار رام نرائن کانپور	ستمبر ۱۹۳۴ء	٨ر	لعہ	سے	١عہ	.	.	.	١عہ	.	
١٩٦	٣٢٣٨	مرزا امیر حسن صاحب سپروائزر مارلس فیکٹری کانپور	〃	٨ر	للعہ	سے	١عہ	.	سے	سے	محہ	.	
١٩٧	٣٢٣٩	سید علی رضا صاحب پیشکار عدالت کلکٹری کانپور	جولائی ۱۹۳۴ء	٨ر	سے	سے	١عہ	.	.	.	١عہ	.	
١٩٨	٣٢٤٠	سید ابوالقاسم صاحب طاہر زیدی پٹرول نہر موضع حاجی پور ڈاکخانہ اورنگ آباد سیتاپور	جنوری ۱۹۳۵ء	٨ر	صہ	سے	١عہ	.	لعہ	لعہ	عا	.	
١٩٩	٣٢٤٦	سید محمد رضی صاحب مینجر سرفراز قومی پریس گوئن روڈ اسٹریٹ لکھنؤ	نومبر ۱۹۳۴ء	٨ر	سے	سے	لعہ	.	.	.	لعہ	.	
٢٠٠	٣٢٦٠	نواب خاقان حسین صاحب پنشنر زمیندار سول لائف اسپیشل مجسٹریٹ بازار رام نرائن کانپور	اکتوبر ۱۹۳۴ء	عہ	عہ	١عہ	١عہ	.	١عہ	١عہ	عہ	.	
٢٠١	٣٢٦١	نواب سید قیصر حسین صاحب بازار رام نرائن ڈیوڑھی نواب دولہ صاحب کانپور	〃	عہ	عہ	١عہ	١عہ	.	١عہ	١عہ	عہ	.	
٢٠٢	٣٢٦٢	نواب سید انور حسین صاحب رئیس بازار رام نرائن کانپور	〃	عہ	عہ	١عہ	١عہ	.	١عہ	١عہ	.	.	
٢٠٣	٣٢٦٣	سید احمد حسین صاحب عابدی سب انسپکٹر پولیس تھانہ کوتوالی ضلع غازی پور	جنوری ۱۹۳۵ء	٨ر	.	سے	سے	.	سے	سے	.	.	
٢٠٤	٣٢٦٤	مرزا احمد علی صاحب سپروائزر ریٹائرڈ آگرہ	〃	٨ر	.	سے	سے	.	.	.	سے	.	
٢٠٥	٣٢٦٦	والدہ صاحبہ سید رضا حامد صاحب شاہ گنج آگرہ	〃	٨ر	.	سے	سے	.	سے	سے	.	.	
٢٠٦	٣٢٦٩	سید موسیٰ جعفری صاحب بی اے منشی فاضل مدرس کالون تعلقدار کالج لکھنؤ	〃	عہ	عہ	١عہ	١عہ	.	.	.	١عہ	.	
٢٠٧	٣٢٧٠	نواب سید محمد شفیع خاں صاحب نیشاپوری نمبر ۱۱ کیمونمنٹ روڈ لکھنؤ	فروری ۱۹۳۵ء	عہ	عا	١عہ	للعہ	.	للعہ	للعہ	.	.	
٢٠٨	٣٢٧١	سید منیر حیدر صاحب بیباک اردو ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول ایٹہ	جنوری ۱۹۳۵ء	٨ر	عا	سے	ملے	.	ملے	ملے	.	.	
٢٠٩	٣٢٧٤	نواب سید ولایت حسین صاحب ڈیوڑھی چھوٹی شہزادی لکھنؤ	فروری ۱۹۳۵ء	٨ر	.	سے	سے	.	٨ر سے	٨ر سے	٨ر عا	.	
٢١٠	٣٢٧٥	مسز حبیب علی خاں صاحب لکھنؤ	مارچ ۱۹۳۵ء	عہ	سے	١عہ	١عہ	.	١عہ	١عہ	سے	.	بقایا باقساط وصول ہو رہا ہے۔
٢١١	٣٢٧٦	سید محمد زاہد صاحب ڈپٹی کلکٹر آگرہ	〃	عہ	.	١عہ	١عہ	.	عہ	صہ	محہ	.	
٢١٢	٣٢٨١	شیخ شفاعت حسین صاحب رئیس دیوگام ضلع اعظم گڈھ	جنوری ۱۹۳۵ء	٨ر	.	سے	سے	سے	سے	سے	.	.	
٢١٣	٣٢٨٤	مولوی سید محمد مجتبیٰ صاحب خلف عمدۃ العلماء مولانا سید محمد حسین صاحب قبلہ سرپرست دائرۃ الاشاعت نوگانواں سادات مرادآباد	اپریل ۱۹۳۵ء	٨ر	٨ر سے	سے	٨ر لعہ	.	عا	عا	٨ر محہ	.	
٢١٤	٣٢٨٥	سید ضمیر حسین نقوی صاحب ڈپٹی رینجر فارسٹ دیپارٹمنٹ بلرامپور ضلع کھیم لوپر	جون ۱۹۳۵ء	عہ	سے	سے	سے	.	سے	سے		.	بقایا خارج کروا لیا

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان کل	وصول: بقایا پیشگی سابقہ	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۲۱۵	۳۲۹۶	سید امداد حسین صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس محلہ قضیانہ ضلع رائے بریلی۔	جون ۱۹۳۵ء	عہ	۰	عـہ	ےعہ	۰	ےعہ	ےعہ	۰	۰	
۲۱۶	۲۳۰۶	سید ظہور الحسن صاحب نقوی ہیڈ کنسٹبل فیروز آباد آگرہ	جولائی ۱۹۳۵ء	۸/	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۲۱۷	۳۳۰۸	مولوی سید اولاد حسین صاحب لال مسجد رامپور اسٹیٹ	جون ۱۹۳۵ء	عہ سالانہ	[illegible]	عہ	[illegible]	۰	عہ	عہ	[illegible]	۰	
۲۱۸	۳۳۱۵	سید وزیر علی صاحب زیدی گورنمنٹ ٹھیکہ دار کٹرہ دارشکوہ ڈاکخانہ کاشی بنارس	مئی ۱۹۳۵ء	۸/	عا ۸/	ے	ہلے ۸/	۰	۰	۰	ہلے ۸/	۰	
۲۱۹	۳۳۱۶	مرزا محمد تقی صاحب منیجر اشرف آباد دل لکھنؤ	”	عہ	صہ	عـہ	ےعـہ	،	ےعہ	ےعہ	۰	۰	
۲۲۰	۳۳۲۷	شیخ محمد عباس صاحب مختار عام وقف فضل حسین آباد لکھنؤ	جون ۱۹۳۵ء	۸/	۰	ے	ے	۰	للعہ	للعہ	عہ ۸/	۰	کچھ بقایا وصول
۲۲۱	۳۳۲۸	شیخ یعقوب حسین خاں صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس محلہ چاہ کنکر لکھنؤ	”	عہ	عہ	عـہ	عـہ	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۰	
۲۲۲	۳۳۲۰	سید لاڈلے مرزا صاحب عرف پھندن صاحب طباطبائی ترمتی گنج لکھنؤ	”	۸/	عا ۸/	ے	ہلے ۸/	۰	عا	عا	ہے ۸/	۰	جولائی ۱۹۳۲ء تک کا بقایا خارج کر دیا
۲۲۳	۳۳۳۱	شیخ حشمت علی صاحب عرف ببلا قی حوض تراب بڑے آغا صاحب بہادر ترمتی گنج لکھنؤ	”	۸/	عہ ۸/	ے	عہ ۸/	۰	۰	۰	عہ ۸/	۰	جولائی ۱۹۳۲ء تک کا بقایا خارج کر دیا
۲۲۴	۳۳۳۲	اہلیہ سید نیاز حسین صاحب عابدی موضع بھیرا سادات ڈاکخانہ ایرایان ضلع فتحپور	”	۸/	عہ ۸/	ے	عہ ۸/	۰	عہ	عہ	ہے ۸/	۰	جولائی ۱۹۳۲ء تک کا بقایا خارج کر دیا
۲۲۵	۳۳۳۴	ماسٹر سید فدا حسن صاحب رضوی کاظمین سلطان بہادر روڈ لکھنؤ	”	۸/		ے	ے	۰	صہ	صہ	عہ	۰	
۲۲۶	۳۳۳۵	مرزا رضا حسن صاحب اسسٹنٹ ماسٹر ڈیوڑھی چھوٹی شہزادی صاحبہ شہر لکھنؤ	اگست ۱۹۳۵ء	۸/		ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۲۲۷	۳۳۴۶	سید تصور الحسن صاحب زیدی بی ایس سی پروفیسر کرسچین کالج مسلم بورڈنگ ہاؤس قیصر باغ لکھنؤ	”	۸/		ے	ے	۸/		ے	ہے ۸/	۸/ ۰	
۲۲۸	۳۳۴۷	سید محمد رضا صاحب آنریری سکرٹری امامیہ مشن محلہ مفتی گنج لکھنؤ	”	۸/	عہ ۸/	۸/	عا	۰	عا	عا	۰	۰	ممبری سے استعفیٰ [illegible]
۲۲۹	۳۳۴۹	سید عظمت علی صاحب ڈرل انسپکٹر ٹیچر امام المدارس ہائی اسکول امروہہ مراد آباد	ستمبر ۱۹۳۵ء	۸/	عہ ۸/	ے	عہ ۸/	۱	۰	۰	عہ ۸/	۰	نام خارج کرالیا

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابق	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان کل	وصول: بابت بقایا سابق	وصول: حال	وصول: میزان	باقی	پیشگی	کیفیت
۲۳۵	۳۳۵۰	سید محمد تقی ہادی صاحب آنریری منیجر امام المدارس ہائی اسکول امروہہ مراد آباد	ستمبر ۳۵ء	۸ر	عہ۸ر	سے	کہ	۰	سے	سے	عہ	۰	
۲۳۱	۳۳۵۲	مولانا سید حسین صاحب بروٹ ضلع میرٹھ	،،	۸ر	۰	سے	سے	۰	۰	۰	سے	۰	
۲۳۲	۳۳۵۸	ظہور الحق صاحب متعلم بی اے کلاس مسلم یونیورسٹی علیگڑھ	،،	۸ر	عہ	سے	کہ	۰	۰	۰	کہ	۰	
۲۳۳	۳۳۶۰	ماسٹر اکرام حسین صاحب نقوی بی۔اے ایل ٹی امام المدارس ہائی اسکول امروہہ	ستمبر ۳۵ء	۸ر	عہ	سے	کہ	۰	۸ر	۸ر	سے۸ر	۰	نام خارج کرالیا
۲۳۴	۳۳۶۱	سید زوار حسین صاحب سب انسپکٹر پولیس انچارج تھانہ گجرولہ ضلع مراد آباد	جولائی ۳۵ء	عہ	۰	عـہ	عـہ	۰	۰	۰	عـہ	۰	
۲۳۵	۳۳۶۳	مرزا محمد عباس صاحب ٹھیکہ دار کرسوان شہر کانپور	ستمبر ۳۵ء	۸ر	۰	سے	سے	عہ	سے/	للعہ۸ر	عہ۸ر	۰	
۲۳۶	۳۳۶۴	نواب سید محمد مصطفیٰ صاحب نواب دولہ اسٹریٹ کانپور	،،	۸ر	عہ۸ر	سے	عہ۸ر	۰	سے/	سے/	للعہ۸ر	۰	
۲۳۷	۳۳۶۵	سید محمد صادق صاحب مختار عدالت کرنیل گنج کانپور	،،	عہ	۰	عـہ	عـہ	۰	۰	۰	عـہ	۰	
۲۳۸	۳۳۶۶	سید علی ظفر صاحب سب انسپکٹر انچارج تھانہ سیسامئو کانپور	،،	عہ	عہ	عـہ	عـہ	۰	۰	۰	عـہ	۰	
۲۳۹	۳۳۶۷	سید انصار حسین صاحب اوورسیر نہر اترا ضلع باندہ	،،	۸ر	۰	سے	سے	للعہ	عا	سے	۰	۰	
۲۴۰	۳۳۶۹	مرزا محمد کاظم صاحب عرف چنے مرزا صاحب کٹرہ خدایار خاں متصل کربلائے دیانت الدولہ لکھنؤ	،،	۸ر	۰	سے	سے	عہ	سے	کہ	۰	عہ	
۲۴۱	۳۳۷۰	سید محمد عابد صاحب رضوی اگزامنیشن کلرک لکھنؤ یونیورسٹی ۸ گولہ گنج لکھنؤ	،،	۸ر	۰	سے	سے	۰	سے	سے	۰	۰	
۲۴۲	۳۳۷۱	سید عابد حسین صاحب شفق کلے ماڈلنگ ماسٹر گورنمنٹ اسکول آف آرٹس اینڈ کریفٹس لکھنؤ	،،	۸ر	۸ر	سے	سے۸ر	۰	۰	۰	سے۸ر	۰	
۲۴۳	۳۳۷۲	مرزا بادشاہ علی صاحب قزلباش کورٹ سب انسپکٹر ایٹہ	،،	۸ر	عہ	سے	کہ	۰	کہ	کہ	۰	۰	
۲۴۴	۳۳۷۳	سید محمد محسن صاحب جعفری انسپکٹر پولیس ایٹہ	،،	۸ر	عہ	سے	کہ	۰	کہ	کہ	۰	۰	
۲۴۵	۳۳۷۵	سید وارث حسین صاحب رئیس پختہ باغ مارہرہ ضلع ایٹہ	،	۸ر	عہ۸ر	سے	عہ۸ر	۰	عہ۸ر	عہ۸ر	۰	۰	
۲۴۶	۳۳۷۶	سید حیدر حسین صاحب جیلر ڈسٹرکٹ جیل ایٹہ	،،	عہ	عا	عـہ	للعہ	۰	للعہ	للعہ	۰	۰	
۲۴۷	۳۳۷۷	سید اقبال حسین صاحب محرر رجسٹری دفتر سب رجسٹرار ایٹہ	،،	۸ر	عہ	سے	کہ	۰	سے۸ر	سے۸ر	سے۸ر	۰	
۲۴۸	۳۳۷۸	بابو ہادی حسن صاحب کلرک دفتر پی ڈبلیو ڈی دہرہ دون	اکتوبر ۳۵ء	۸ر	۰	سے	سے	۰	للعہ	للعہ	عہ۸ر	۰	
۲۴۹	۳۳۷۹	سید مقرب حسین صاحب ڈرافسمین سنٹرل ڈویژن دہرہ دون	،،	۸ر	۰	سے	سے	۰	سے	سے	۰	۰	

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ سالانہ	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سال گذشتہ	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۲۵۰	۳۳۸۰	سید مجتبیٰ حسن صاحب ایم-اے ایل ایل بی وکیل ڈیرہ دون	اکتوبر ۱۹۳۵ء	۸/	•	ے	ے	•	ے ۸/	ے ۸/	•	۸/	
۲۵۱	۳۳۸۱	سید محمد عباس صاحب نقوی فرزند سید افضل حسین صاحب بی اے انسپکٹر دفاتر گورنمنٹ یو-پی شاہ گنج آگرہ	؍؍	۸/	عہ	ے	محہ	•	للعہ	للعہ	سے	•	بقایا وصول
۲۵۲	۳۳۸۲	سید محمد صالح صاحب نقوی برمکان سید افضل حسین صاحب بی اے انسپکٹر دفاتر گورنمنٹ یو-پی شاہ گنج آگرہ	؍؍	۸/	عہ	ے	محہ	•	للعہ	للعہ	سے	•	بقایا وصول
۲۵۳	۳۳۸۷	حکیم ناظر الدین احمد صاحب دیا مانوالہ ڈیرہ دون	؍؍	۸/	عہ ۸/	ے	محہ ۸/	•	•	•	محہ ۸/	•	
۲۵۴	۳۳۸۸	مولوی سید علی حسن صاحب ہیڈ مولوی مشن ٹڈل سکول ڈیرہ دون	؍؍	۸/	•	ے	ے	•	عہ ۸/	عہ ۸/	للعہ ۸/	•	
۲۵۵	۳۳۹۷	سید بادشاہ حسین صاحب ریاست لورپور ڈاکخانہ اکبرپور ضلع فیض آباد	؍؍	صہ	•	سہ	سہ	•	سہ	سہ	•	•	
۲۵۶	۳۳۹۸	سید شاہ حسین صاحب ریاست لورپور ڈاکخانہ اکبرپور ضلع فیض آباد	؍؍	صہ	•	سہ	سہ	•	سد	سہ	•	•	
۲۵۷	۳۳۹۹	سید محمد سعید صاحب ڈاکخانہ ریاست انباری ضلع اعظم گڑھ	ستمبر ۱۹۳۵ء	عہ	•	عسہ	عسہ	•	عسہ	عسہ	•	•	
۲۵۷	۳۴۰۱	خان بہادر میرزا جعفر علی صاحب بی اے ریٹائرڈ کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع بلیا	اکتوبر ۱۹۳۵ء	ع	للو	[illegible]	[illegible]	•	•	•	[illegible]	•	
۲۵۸	۳۴۰۲	سید ذوالفقار الحسنین صاحب محلہ کرن پور ڈیرہ دون	اکتوبر ۱۹۳۵ء	۸/	•	ے	ے	۸/	عہ ۸/	عا	للعہ	•	
۲۵۹	۳۴۰۳	سید مرتضیٰ حسین صاحب اسسٹنٹ ڈیکولوجسٹ فارسٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ نیو فارسٹ ڈیرہ دون	نومبر ۱۹۳۵ء	۸/	•	ے	ے	•	ے	ے	•	•	
۲۶۰	۳۴۰۴	سید ذاکر حسین صاحب کاظمی ایم اے، بی ٹی محلہ افغانان سہارنپور	؍؍	۱۲/	•	لعہ	لعہ	محہ ۸/	عسہ	عسہ ۸/	•	سہ ۸/	
۲۶۱	۳۴۰۵	سید امداد حسن صاحب قصبہ سرائے میر ضلع اعظم گڑھ	؍؍	۸/	•	ے	ے	عہ	عا	سے	سے	•	
۲۶۲	۳۴۱۳	سید آغا باقر صاحب گورنمنٹ پنشنر جگنج کٹرہ پھولیل آگرہ	؍؍	۸/	•	ے	ے	•	•	•	سے	•	
۲۶۳	۳۴۱۴	سید حامد علی صاحب جعفری علی منزل شاہ گنج آگرہ	؍؍	۸/	•	ے	ے	•	للعہ	للعہ	عا	•	
۲۶۴	۳۴۲۵	سید اختر حسین صاحب اسسٹنٹ ماسٹر کاظمین سکول لکھنؤ	دسمبر ۱۹۳۵ء	۸/	•	ے	ے	•	صہ	صہ	عہ	•	
۲۶۵	۳۴۲۷	میر سید حسین صاحب محلہ قضیارہ سیتاپور اسٹیٹ روڈ لکھنؤ	؍؍	۸/	•	ے	ے	صہ ۸/	۸/	ے	•	•	
۲۶۶	۳۴۳۸	خانصاحب سید اظہار حسین صاحب ایم اے آنریری مجسٹریٹ محلہ چک الہ آباد	اکتوبر ۱۹۳۵ء	۸/	•	ے	ے	•	•	•	ے	•	
۲۶۷	۳۴۳۹	سید محمد تقی صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل الہ آباد	؍؍	۸/	۸/	ے	ے ۸/	•	•	•	ے ۸/	•	
۲۶۸	۳۴۴۳	سید کاظم حسین صاحب عابدی کیب مرچنٹ کانپور	نومبر ۱۹۳۵ء	۸/	عہ	ے	محہ	•	عہ	عہ	ے	•	
۲۶۹	۳۴۴۴	سید عوض علی صاحب ہیڈ کلرک دفتر ایگزیکٹو انجنیئر گوالٹولی چھاؤنی کانپور	؍؍	۸/	عہ	ے	محہ	•	للعہ	للعہ	سے	•	
۲۷۰	۳۴۶۳/۱	سید مظفر حسین صاحب کنسٹبل زول ضلع کانپور	؍؍	۸/	•	ے	ے	•	•	•	ے	•	

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	چندہ ماہواری	مطالبہ			وصول			بقایا	پیشگی	کیفیت
					بقایا سابق	حال	میزان	بقایا	حال	میزان			
۲۷۱	۳۴۷۷	مولوی سید ثاقب حسین صاحب عربک ٹیچر گورنمنٹ جوبلی انٹر کالج لکھنؤ۔	جنوری ۳۶ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے۸ر	ے۸ر	۸ر	۰	
۲۷۲	۳۴۷۸	سید مجاہد حسین صاحب جوہر ایڈیٹر اتحاد امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	۸ر	۸ر	۸ر	۰	
۲۷۳	۳۴۷۹	سید ابوالفاروق محمد عسکری صاحب ہیڈ کلرک ڈاکخانہ امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	عہ۸ر	عہ۸ر	للعہ۸ر	۰	
۲۷۴	۳۴۸۰	منجانب وقف حاجی سید ضامن علی صاحب بتوسل مہتمم کتبخانہ شاہ گنج آگرہ۔	//	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۲۷۵	۳۴۸۸	سید اعجاز علی صاحب پیشکار کلکٹری آگرہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۲۷۶	۳۴۸۹	مرزا عاشق حسین صاحب پرنسپل انچارج شیعہ انٹر کالج لکھنؤ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۲۷۷	۳۴۹۰	سید آل احمد صاحب نعیم وکیل امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	عا	عا	للعہ	۰	
۲۷۸	۳۴۹۱	سید محمد مسعود حسین صاحب گورنمنٹ پلیڈر امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	عا	عا	للعہ	۰	
۲۷۹	۳۴۹۲	آغا صادق حسین خانصاحب زمیندار محلہ دکلی امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	عہ	عہ	صہ	۰	
۲۸۰	۳۴۹۳	سید ظفر حسین صاحب ولد سید ظفر حسین صاحب محلہ گذری امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	عہ	عہ	لصہ	۰	
۲۸۱	۳۴۹۴	خان بہادر سید محمد نبی ہادی صاحب ایم ایل۔ اے و چیئرمین میونسپل بورڈ امروہہ۔	//	عہ	۰	عہ	عہ	۰	ے	ے	ے	۰	
۲۸۲	۳۴۹۵	سید زوار حسین صاحب زمیندار محلہ دانشمندان امروہہ ضلع مراد آباد	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۲۸۳	۳۴۹۶	مولوی سید محمد نبی صاحب مدرس نور المدارس امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	عا	عا	للعہ	۰	
۲۸۴	۳۴۹۷	ساجد علی خانصاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	للعہ	للعہ	عا	۰	بقایا وصول
۲۸۵	۳۴۹۸	سید ذکا الحسنین صاحب زمیندار گھیر مناف محلہ گذری امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	سے	سے	سے	۰	
۲۸۶	۳۴۹۹	سید ظل سبطین صاحب زمیندار گھیر مناف محلہ گذری امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	عہ	عہ	صہ	۰	
۲۸۷	۳۵۰۰	حکیم سید معصوم حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ محلہ گذری امروہہ	//	عہ	۰	عہ	عہ	۰	ے	ے	ے	۰	بقایا وصول
۲۸۸	۳۵۰۱	سید ممتاز حسین صاحب تحصیلدار پنشنر محلہ گذری امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	عہ	عہ	صہ	۰	
۲۸۹	۳۵۰۲	سید محمد رضا صاحب زمیندار محلہ گذری امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	عہ	عہ	صہ	۰	
۲۹۰	۳۵۰۴	کاظم علی خانصاحب ایڈوکیٹ امروہہ	//	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۲۹۱	۳۵۰۵	سید سجاد الحسنین صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی وکیل مراد آباد	فروری ۳۶ء	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	عا	عا	ے۸ر	۰	

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ختم میعاد	شرح چندہ سالانہ	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سابقہ	وصول: حال	وصول: میزان	باقی	پیشگی	کیفیت
۲۹۲	۳۵۰۶	زاہد علی خاں صاحب نائب تحصیلدار بجنور	فروری سنہ ۳۶ء	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	عہ	عہ	للعہ۸ر	۰	
۲۹۳	۳۵۰۷	سید ابوالحسنین صاحب ناطق پوسٹماسٹر نوگانوہ سادات ضلع مرادآباد	”	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	۸ر	۸ر	صہ	۰	
۲۹۴	۳۵۱۰	مسز حکیم محمد کاظم صاحب (ام صغریٰ بی بی صاحبہ) مسلم گرلس اسکول اردو سیکشن بنارس محلہ دال منڈی	جنوری سنہ ۳۶ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۲۹۵	۳۵۱۳	سید معقول احمد صاحب سکریٹری اسٹیٹ کونسل رامپور	فروری سنہ ۳۶ء	عہ	۰	لعہ	لعہ	۰	لعہ	لعہ	۰	۰	
۲۹۶	۳۵۱۴	محمد اختر حسنین خانصاحب محلہ دانشمندان امروہہ ضلع مرادآباد	”	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	ے	ے	ع۸ر	۰	
۲۹۷	۳۵۱۵	سید محمد حسین صاحب معافیدار آنریری مجسٹریٹ امروہہ ضلع مرادآباد	”	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	ع	ع	ے۸ر	۰	
۲۹۸	۳۵۱۶	سید اصغر حسین صاحب ریٹائرڈ جوڈیشل اسسٹنٹ محلہ گذری امروہہ	”	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	ے	ے	۰	۸ر	
۲۹۹	۳۵۱۷	سید محمد عقیل صاحب خوشنویس ٹیچر محلہ گذری امروہہ	”	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	ے۸ر	ے۸ر	ع	۰	عہ بقایا وصول
۳۰۰	۳۵۱۹	سید محمود حسین صاحب لیکچرار مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	جنوری سنہ ۳۶ء	عہ	۰	لعہ	لعہ	۰	ے	ے	لعہ	۰	بقایا وصول
۳۰۱	۳۵۲۳	سید ضمیر علی صاحب سینیٹری انسپکٹر انچارج محلہ حقانی تحصیل امروہہ	فروری سنہ ۳۶ء	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	للعہ۸ر	للعہ۸ر	عہ	۰	
۳۰۲	۳۵۲۴	حاجی سید معجز حسن صاحب محلہ مجاپوتہ امروہہ	”	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	ع	ع	ے۸ر	۰	
۳۰۳	۳۵۲۵	سید نیر حسن صاحب پنشنر محلہ دربار کلاں امروہہ	”	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	ع	ع	ے۸ر	۰	
۳۰۴	۳۵۲۶	سید مبارک حسین صاحب نقوی محلہ مچھرہٹہ امروہہ	”	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	ع	ع	ے۸ر	۰	
۳۰۵	۳۵۲۷	سید شفیق حسین صاحب نقوی دربار شاہ ولایت امروہہ	”	۸ر	۰	صہ۸ر	صہ۸ر	۰	عہ	عہ	للعہ۸ر	۰	
۳۰۶	۳۵۲۸	سید انوار حسین خانصاحب ولد سید منور حسن خانصاحب مرحوم محلہ دربار کلاں امروہہ ضلع مرادآباد	مارچ سنہ ۳۶ء	۸ر	۰	صہ	صہ	۰	عہ	عہ	للعہ	۰	
۳۰۷	۳۵۲۹	سید ہادی حسین صاحب ضابطہ سپروائزر گورنمنٹ ہارنس فیکٹری کانپور	دسمبر سنہ ۳۵ء	۸ر	۸ر	ے	ے۸ر	۰	عہ۸ر	عہ۸ر	صہ	۰	
۳۰۸	۳۵۳۰	سید محمد حسین صاحب مختار عدالت ڈاکخانہ قصبہ دریا ضلع اٹاوہ	”	عہ	عہ	۰	۰	۰	عہ	عہ	۰	۰	جنوری سے نام خارج کر دیا
۳۰۹	۳۵۳۱	سید مرتضیٰ حسین صاحب عابدی بی کام بلڈنگ انسپکٹر ریڈ ہاؤس گوالٹولی کانپور	”	عہ	عہ	عے۵	سے۵	۰	عہ	عہ	عے۵	۰	
۳۱۰	۳۵۳۲	مرزا محمد شبیر حسین صاحب اوورسیر کوپر ایلن کمپنی کانپور	جنوری سنہ ۳۶ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	صہ	صہ	عہ	۰	
۳۱۱	۳۵۳۳	حافظ سید محمد ہارون صاحب زیدی پختہ باغ قصبہ مارہرہ ضلع ایٹہ	”	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	ے	۰	
۳۱۲	۳۵۳۴	سید نسیم احمد صاحب اسٹور کیپر کنٹونمنٹ میرٹھ	مارچ سنہ ۳۶ء	۸ر	۰	صہ	صہ	۰	صہ	صہ	۰	۰	

نمبر سلسلہ	نمبر رجسٹر	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابق	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان کل	وصول: بابت گزشتہ	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۳۱۳	۳۵۳۵	سید سجاد حسین صاحب رضوی چارج لائبریری میرٹھ کالج میرٹھ	مارچ ۳۶ء	۸/	۰	صہ	صہ	۰	صہ	صہ	۰	۰	
۳۱۴	۳۵۳۶	سید کونین احمد صاحب رضوی محکمہ زراعت شہر میرٹھ	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	۸/	۸/	للعہ	۰	
۳۱۵	۳۵۳۷	سید کاظم علی صاحب پوسٹمین قصبہ فرید نگر محلہ کمبوہ دروازہ میرٹھ	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	۸/	۸/	للعہ ۸/	۰	
۳۱۶	۳۵۳۸	سبط الحسنین صاحب ۱۷۵ صدر بازار میرٹھ	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	۸/	۸/	للعہ ۸/	۰	
۳۱۷	۳۵۳۹	قاضی مختار احمد صاحب سوداگر کمبوہ دروازہ میرٹھ	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	صہ	صہ	۰	۰	
۳۱۸	۳۵۴۰	سید محمد حسنین صاحب نمبردار کھرواجلالپور ڈاکخانہ خاص ضلع میرٹھ	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	۸/	۸/	للعہ	۰	
۳۱۹	۳۵۴۱	سید سردار حسین صاحب زمیندار لاؤڑ ضلع میرٹھ	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	سے ۸/	سے ۸/	عہ ۸/	۰	
۳۲۰	۳۵۴۲	سید علی بشیر صاحب امین تقسیم کلکٹری بلند شہر	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	سے ۸/	سے ۸/	عہ ۸/	۰	
۳۲۱	۳۵۴۳	عون محمد صاحب بی۔اے ایل ایل بی وکیل میرٹھ	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	۸/	۸/	للعہ ۸/	۰	
۳۲۲	۳۵۴۴	سید صغیر حسین صاحب پسر سید علی حسین صاحب مختار عام سید زوار حسین صاحب موضع جنوارہ تحصیل جانسٹھ ضلع مظفر نگر	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	عہ	عہ	للعہ	۰	
۳۲۳	۳۵۴۵	سید مرتضیٰ حسین صاحب ماسٹر دیوانخانہ نواب محمد علیخاں صاحب مرحوم دہلی بازار میرٹھ	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	ع	ع	سے	۰	
۳۲۴	۳۵۴۶	سید حسن صاحب زمیندار لاوڑ ضلع میرٹھ	״	عہ	۰	عسہ	عسہ	۰	ع	ع	سلے	۰	
۳۲۵	۳۵۴۷	سید شفیع الحسن صاحب پیشکار منشیر سیران پور تحصیل جانسٹھ ضلع مظفر نگر۔	״	عہ	۰	عسہ	عسہ	۰	عہ	عہ	لعہ	۰	
۳۲۶	۳۵۴۸	نثار محمد صاحب زمیندار ڈاکخانہ میرانپور ضلع مظفر نگر	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	عہ	عہ	للعہ	۰	
۳۲۷	۳۵۴۹	محمد بشیر صاحب جولی ضلع مظفر نگر	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	عہ	عہ	للعہ	۰	
۳۲۸	۳۵۵۰	سید کرار حسین صاحب قرق امین ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ اندر کوٹ میر پاتی کی چھاؤنی	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	عہ	عہ	للعہ	۰	
۳۲۹	۳۵۵۱	محمد سعید حسین صاحب محلہ حسین ٹولہ بریلی	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	۸/	۸/	للعہ ۸/	۰	
۳۳۰	۳۵۵۲	سید سعادت حسین صاحب معافیدار جاگیردار زمیندار محلہ دربار سید محمد میرانخاں ڈاکخانہ امروہہ ضلع مرادآباد	״	۸/	۰	صہ	صہ	۰	سے	سے	ع	۰	بقایا وصول

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سال گذشتہ	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سال گذشتہ	وصول: حال	وصول: میزان	باقی	پیشگی	کیفیت
۳۳۱	۳۵۵۳	سید علی ثامن صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ فیض آباد	فروری سنہ ۳۶ء	۸/	.	صہ ۸/	صہ ۸/	.	سے	سے	ع ۸/	.	
۳۳۲	۳۵۵۴	خان بہادر سید ضامن حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر وقف حسین آباد لکھنؤ	″	ع	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۳۳۳	۳۵۵۷	سید اسلام حسین صاحب ولد سید انعام حسین صاحب تحصیلدار کاسگنج ضلع ایٹہ	″	۸/	.	صہ ۸/	صہ ۸/	.	للعہ ۸/	للعہ ۸/	عہ	.	
۳۳۴	۳۵۵۸	اہلیہ مرزا کرار حسن صاحب وکیل ایٹہ	مارچ سنہ ۳۶ء	۸/	.	صہ	صہ	.	صہ	صہ	.	.	
۳۳۵	۳۵۵۹	نواب سید نواب صاحب گودام قصبہ شمس آباد ضلع فرخ آباد	″	۸/	.	صہ	صہ	.	صہ	صہ	.	.	
۳۳۶	۳۵۶۰	نواب سید قاسم عباس صاحب موضع کنگلٹو یرم نگر ڈاکخانہ بجھبہ ضلع فرخ آباد	″	عہ	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	سے	.	
۳۳۷	۳۵۶۱	سید صدر الاسلام صاحب انسپکٹر پولیس نگینہ ضلع بجنور	جنوری سنہ ۳۶ء	عہ ۸/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	ع	.	
۳۳۸	۳۵۶۲	سید میر محمد صاحب نقوی زمیندار و معافیدار محلہ دانشمندان امروہہ	مارچ سنہ ۳۶ء	۸/	.	.	صہ	.	عہ ۸/	عہ ۸/	سے ۸/	.	
۳۳۹	۳۵۶۳	سید مجتبیٰ حسن صاحب بی۔ اے سکرٹریٹ آفس لکھنؤ	سنہ ۳۶ء	عہ	.	لہ	لہ	.	لعہ	لعہ	.	.	
۳۴۰	۳۵۶۴	سید محمد عباس صاحب ایم اے لائبریرین محمود آباد اسسٹنٹ لائبریری محمود آباد ضلع سیتاپور	مارچ سنہ ۳۶ء	/	.	صہ	صہ	.	۸/	۸/	للعہ ۸/	.	
۳۴۱	۳۵۶۵	سید ہادی حسین صاحب رضوی بی کام اسسٹنٹ لائبریرین محمود آباد ضلع سیتاپور	″	۸/	.	۸/	۸/	.	۸/	۸/	.	.	نام خارج کرالیا
۳۴۲	۳۵۶۶	سید انتخاب علی صاحب محلہ گنگوئی امروہہ ضلع مراد آباد	″	۸/	.	صہ	صہ	.	ع	ع	سے	.	
۳۴۳	۳۵۶۸	اعلیٰحضرت بندگان عالی حضور پُرنور سر ہائینس جناب نواب سر سید رضا علی خاں صاحب بہادر تاجدار ریاست رامپور دام اقبالہم و ملکہم	اپریل سنہ ۳۶ء	ا/	.	لعاہ	لعاہ	.	[illegible]	[illegible]	.	ساہ	
۳۴۴	۳۵۶۹	محمد ہاشم صاحب اسسٹنٹ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول بریلی	″	۸/	.	للعہ ۸/	للعہ ۸/	.	للعہ ۸/	للعہ ۸/	.	.	
۳۴۵	۳۵۷۲	میرزا محمد کاظم صاحب ضلعدار ریاست کشوارہ ڈاکخانہ کشوارہ ضلع لکھیم پور کھیری	″	۸/	.	للعہ ۸/	للعہ ۸/	.	للعہ ۸/	للعہ ۸/	.	.	
۳۴۶	۳۵۷۳	سید حامد علی صاحب اے ڈی سی۔ جناب راجہ سید ساجد حسین صاحب علاقہ کشوارہ راج ضلع لکھیم پور کھیری	″	۸/	.	للعہ ۸/	للعہ ۸/	.	للعہ ۸/	للعہ ۸/	.	.	

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابق	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سابق	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۳۴۷	۳۵۷۴	حکیم سید عبد القیوم صاحب نقوی مادھو ٹانڈہ ڈاکخانہ مادھو ٹانڈہ ضلع پیلی بھیت	اپریل ۳۶ء	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	ے	۰	
۳۴۸	۳۵۷۵	سید زاہد حسین صاحب انسپکٹر زراعت پورنپور ضلع پیلی بھیت	//	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	ے	۰	
۳۴۹	۳۵۷۶	سید محمد محسن صاحب کچہری کلکٹری دہرہ دون	//	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	ے	ے	عہ ۸ر	۰	
۳۵۰	۳۵۷۷	سید ابن حسن صاحب زیدی ٹیکنیشن نیو فارسٹ دہرہ دون	//	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	للعہ	للعہ	۸ر	۰	
۳۵۱	۳۵۷۹	سید صبیح الحسن صاحب ضلعدار رامپور گوکل ڈاکخانہ کمہیرہ ضلع کھیری	//	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	۰	ے	
۳۵۲	۳۵۸۲	سید ظہیر حسن صاحب اوورسیر ٹیوب ویل سب ڈویژن بدایوں	//	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	عہ	عہ	ے ۸ر	۰	
۳۵۳	۳۵۸۳	میرزا محمد جواد صاحب پروپرائٹر نظامی پریس لکھنؤ	//	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	عا	عا	عا ۸ر	۰	
۳۵۴	۳۵۸۵	مبارک حسین صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی اسسٹنٹ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول بریلی	مئی ۳۶ء	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	عا ۸ر	۰	
۳۵۵	۳۵۸۶	سید قائم رضا صاحب نسیم ہیڈ مولوی لکھنؤ ہائی اسکول لکھنؤ	اپریل ۳۶ء	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	عا	عا	عا ۸ر	۰	
۳۵۶	۳۵۸۷	سید عتیق حسن صاحب شرق آرٹسٹ امروہہ	مئی ۳۶ء	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	۸ر	۸ر	ے ۸ر	۰	
۳۵۷	۳۵۸۸	لقمان زمان حکیم سید میر احمد جان صاحب عرف حکیم اچھو صاحب امروہہ	اپریل ۳۶ء	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	عا	عا	عا ۸ر	۰	بقایا وصول
۳۵۸	۳۵۹۴	ڈاکٹر سید طاہر حسین صاحب محلہ گذری امروہہ	//	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	ے	ے	عہ ۸ر	۰	
۳۵۹	۳۶۰۰	سید صمصام علی صاحب فاریسٹ رینجر نشان گاڑھا ضلع بہرائچ	//	۸ر	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	۰	ے	ے	۰	عہ ۸ر	
۳۶۰	۳۶۰۱	سید ریاض الحسن صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس محلہ قاضی زادہ امروہہ	مئی ۳۶ء	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	عا ۸ر	۰	
۳۶۱	۳۶۰۲	میرزا زوار حسین صاحب ہادی منزل پورہ فیاض علی مشتہر میرٹھ	//	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	عا	عا	عا	۰	
۳۶۲	۳۶۰۳	سید محمد داؤد صاحب حسینی عربک پروفیسر اورینٹل کالج رامپور اسٹیٹ۔	//	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	ے	ے	۰	عا	
۳۶۳	۳۶۰۴	سید وصال محمد صاحب منصف مجسٹریٹ رامپور	//	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	۸ر	۸ر	ے ۸ر	۰	

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ			وصول			باقی	پیشگی	کیفیت
					بقایا سابقہ	حال	میزان	بقایا سابقہ	حال	میزان			
۳۶۴	۳۶۱۰	حکیم و ڈاکٹر سید محمد باقر صاحب رضوی قصبہ نان پارہ ضلع بہرائچ	جون سنہ ۳۶ء	۸ر	٠	ہے ۸ر	ہے ۸ر	٠	عہ	عہ	عا ۸ر	٠	
۳۶۵	۳۶۲۳	سید ابو جعفر صاحب زیدی جونپوری ہیڈ اپرنٹس کلکٹری مین پوری	مئی سنہ ۳۶ء	۸ر	٠	للعہ	للعہ	٠	عا ۸ر	عا ۸ر	عہ ۸ر	٠	بقایا وصول
۳۶۶	۳۶۲۴	سید شمس الحسن صاحب عرائض نویس کلکٹری مین پوری و بزازی بازار لبساطخانہ مین پوری	//	۸ر	٠	للعہ	للعہ	٠	عہ ۸ر	عہ ۸ر	عا ۸ر	٠	
۳۶۷	۳۶۲۵	سید واجد علی صاحب اہلمد بٹوارہ کلکٹری مین پوری	//	۸ر	٠	للعہ	للعہ	٠	صہ	صہ	٠	عہ	
۳۶۸	۳۶۲۶	مولوی سید محمد لقا علی صاحب نقوی ایم اے - ایل ٹی ملا فاضل منشی فاضل اردو ہوی پرشین ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول مین پوری	//	۸ر	٠	للعہ	للعہ	٠	سے	سے	٠	عا	
۳۶۹	۳۶۲۷	سید محمد مجتبیٰ صاحب نقوی ایم - اے - بی ٹی ہیڈ ماسٹر شیعہ اے وی اسکول جونپور	جون	۸ر	٠	ہے ۸ر	ہے ۸ر	٠	عا	عا	عہ ۸ر	٠	
۳۷۰	۳۶۲۸	سید صفی حیدر صاحب زمیندار گھیر سید کرم علی خاں امروہہ	//	۸ر	٠	ہے ۸ر	ہے ۸ر	٠	عہ	عہ	عا ۸ر	٠	
۳۷۱	۳۶۸۴	مولوی شبیر حسن صاحب ہیڈ مولوی ہاپڑ گورنمنٹ ہائی اسکول	جون سنہ ۳۶ء	۸ر	٠	ہے ۸ر	ہے ۸ر	٠	عا	عا	عہ ۸ر	٠	
۳۷۲	۳۶۰۵	سید علی اکبر صاحب زمیندار بھاوی ضلع جونپور	جولائی سنہ ۳۶ء	عا	٠	عـو	عـو	٠	سے	سے	سے	٠	
۳۷۳	۳۶۹۶	سید عسکری حیدر صاحب بوساطت جناب سید الطاف حسین صاحب اکسائز انسپکٹر ایٹہ کاسگنج ضلع ایٹہ -	جولائی سنہ ۳۶ء	۸ر	٠	سے	سے	٠	عا ۸ر	عا ۸ر	۸ر	٠	
۳۷۴	۳۶۹۷	سید نذر عباس صاحب سب انسپکٹر تھانہ امریا ضلع پیلی بھیت	//	۸ر	٠	سے	سے	٠	سے	سے	٠	٠	
۳۷۵	۳۶۹۸	سید محمد اصغر صاحب پترول نہر کوٹھی دولت پور برکھنڈہ کلاں ضلع پیلی بھیت	//	۸ر	٠	سے	سے	٠	عہ	عہ	عا	٠	
۳۷۶	۳۷۰۰	حجۃ الاسلام سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر امام جمعہ لکھنؤ	//	۸ر	٠	سے	سے	٠	سے	سے	٠	٠	
۳۷۷	۳۷۰۳	مولانا مولوی سجاد حسین صاحب قبلہ نانپارہ ضلع بہرائچ	ستمبر سنہ ۳۶ء	۸ر	٠	عا	عا	٠	عا	عا	٠	٠	
۳۷۸	۳۷۱۰	سید نجم الحسن صاحب باقری پرشین ٹیچر سینٹ جانس کالج آگرہ	اگست	۸ر	٠	عا ۸ر	عا ۸ر	٠	عہ ۸ر	عہ ۸ر	عہ	٠	
۳۷۹	۳۷۱۱	سید مجاور حسین صاحب رضوی مدرس فارسی گورنمنٹ ہائی اسکول شاہ گنج آگرہ	//	۸ر	٠	عا ۸ر	عا ۸ر	٠	۸ر	۸ر	عا	٠	
۳۸۰	۳۷۱۲	سید صابر حسین صاحب نقوی وکیل کوچہ حکیمان کلاں آگرہ	//	۸ر	٠	عا ۸ر	عا ۸ر	٠	عہ ۸ر	عہ ۸ر	عہ	٠	
۳۸۱	۳۷۱۳	سید غلام علی احسن صاحب علی منزل شاہ گنج آگرہ	//	۸ر	٠	عا ۸ر	عا ۸ر	٠	۸ر	۸ر	عا	٠	

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سابقہ	وصول: حال	وصول: میزان	باقی	پیشگی	کیفیت
۳۸۲	۳۷۱۶	اختر حسین خاں صاحب ضلعدار قرق تحصیل محلہ امباؤ ضلع گونڈہ	مئی ۴۶ء	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	سے	سے	عہ	۰	
۳۸۳	۳۷۱۷	سید محسن الحسن صاحب پوسٹ ماسٹر گونڈہ	مئی	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	للعہ	للعہ	۰	۰	
۳۸۴	۳۷۱۸	سید دلاور حسین صاحب رضوی اسسٹنٹ جنرل کلرک انگریزی دفتر کلکٹری گونڈہ	"	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	۸ر	۸ر	سے ۸ر	۰	
۳۸۵	۳۷۱۹	سید ہادی حسین صاحب نقوی سرکل محرر محلہ کٹرہ سادات پیلی بھیت	اگست	۸ر	۰	عا ۸ر	عا ۸ر	۰	عہ	عہ	عہ ۸ر	۰	
۳۸۶	۳۷۲۵	مولوی عمار رضا صاحب جعفری گورنمنٹ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز یو۔پی۔ مراد آباد	"	۸ر	۰	عا ۸ر	عا ۸ر	۰	عا ۸ر	عا ۸ر	۰	۰	
۳۸۷	۳۷۲۶	سید جواد عباس صاحب رجسٹرار اکبر پور ضلع فیض آباد	"	عہ	۰	صہ	صہ	۰	سے	سے	عا	۰	بقایا وصول
۳۸۸	۳۷۲۷	سید ہدایت حسین صاحب زیدی سینیٹری انجنیئر پاور ہاؤس سیتاپور	جولائی ۴۶ء	۸ر	۰	سے	سے	۰	سے	سے	۰	۰	
۳۸۹	۳۷۳۰	سید نفیس حیدر صاحب ٹرین اگزامینر ای آئی آر ٹونڈلہ ضلع آگرہ	اگست ۴۶ء	۸ر	۰	عا ۸ر	عا ۸ر	۰	عا ۸ر	عا ۸ر	۰	۰	
۳۹۰	۳۷۳۱	سید ابن مصطفیٰ صاحب زیدی بلگرامی ای آئی آر ٹونڈلہ ضلع آگرہ۔	"	۸ر	۰	عا ۸ر	عا ۸ر	۰	عا ۸ر	عا ۸ر	۰	۰	
۳۹۱	۳۷۳۲	سید اظہار حسین صاحب نقوی گارڈ ای آئی آر ٹونڈلہ ضلع آگرہ	"	۸ر	۰	عا ۸ر	عا ۸ر	۰	عہ	عہ	عہ ۸ر	۰	
۳۹۲	۳۷۳۶	سید مقبول حسین صاحب جعفری سارٹر آر۔ایم۔ایس ٹونڈلہ (بہاری ولا)	ستمبر ۴۶ء	۸ر	۰	عا	عا	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	۸ر	۰	
۳۹۳	۳۷۳۷	سید مظہر علی صاحب بنارسی گارڈ ٹونڈلہ (بہاری ولا)	"	۸ر	۰	عا	عا	۰	عہ	عہ	عہ	۰	
۳۹۴	۳۷۳۹	مولوی سید محمد عبادت صاحب نقوی امام جمعہ وجماعت و پرنسپل نور المدارس امروہہ	"	۸ر	۰	عا	عا	۰	۸ر	۸ر	عہ ۸ر	۰	
۳۹۵	۳۷۴۳	سید محمد حیدر صاحب قصبہ جائس ضلع رائے بریلی	جولائی	۸ر	۰	سے	سے	۰	عا	عا	عہ	۰	
۳۹۶	۳۷۴۶	سید اختر حسین صاحب نقوی بی اے مکان نمبر ۱۰۵/۲۱۰ چمن گنج کانپور۔	اکتوبر	عہ	۰	سے	سے	۰	سے	سے	۰	۰	
۳۹۷	۳۷۴۷	سید افتخار حیدر صاحب سپروائزر کانپور	اکتوبر ۴۶ء	۸ر	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	۰	۰	
۳۹۸	۳۷۵۲	سید علی جان صاحب رضوی مغلپورہ ضلع مراد آباد	"	۸ر	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	۰	۸ر	۸ر	عہ	۰	بقایا وصول
۳۹۹	۳۷۵۳	ڈاکٹر سید تنویر حسین صاحب کاٹھ دروازہ مراد آباد	"	۸ر	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	۰	۸ر	۸ر	عہ	۰	بقایا وصول

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	چندہ ماہواری	مطالبہ			وصول			بقایا	پیشگی	کیفیت
					بقایا سابقہ	حال	میزان کل	بقایا گذشتہ	حال	میزان			
۴۰۰	۳۷۵۴	سید سبط حسن صاحب بی اے علیگ ڈپٹی جیلر سنٹرل جیل لکھنؤ	اکتوبر ۳۶ء	عہ		ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۴۰۱	۳۷۵۵	سید شمشاد حسین صاحب کلرک عدالت منصفی ایٹہ	"	۸/		عہ۸/	عہ۸/	.	عہ۸/	عہ۸/	.	.	
۴۰۲	۳۷۵۶	سید کرار حسین صاحب ٹھیکہ دار محکمہ افیون شاہجہان پور	"	۸/	.	عہ۸/	عہ۸/	.	عہ۸/	عہ۸/	.	.	
۴۰۳	۳۷۵۷	سید زوار حسین صاحب مختار عدالت بازار صرافہ میرٹھ	نومبر	۸/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۴۰۴	۳۷۵۹	خانصاحب میر سید حسن صاحب او بی ای انسپکٹر پنشنر جھنجھانہ ضلع مظفر نگر۔	اکتوبر ۳۶ء	عہ	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۴۰۵	۳۷۶۵	سید اعجاز الحسن صاحب رئیس و زمیندار اورنگ آباد ڈاکخانہ اورنگ آباد ضلع بلند شہر	نومبر	۸/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۴۰۶	۳۷۶۶	ابو مظفر حسین صاحب اسٹور کلرک گورنمنٹ یو۔پی آرٹس اینڈ کریفٹس امپوریم۔ اسٹور اٹاوہ	نومبر	۸/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۴۰۷	۳۷۶۷	سید مصطفیٰ حسین صاحب ڈرافٹسمین نمبر ۶ ڈرائنگ آفس سروے آف انڈیا دہرہ دون	اکتوبر ۳۶ء	۸/	.	عہ۸/	عہ۸/	.	۸/	۸/	عہ	.	بقایا وصول
۴۰۸	۳۷۷۳	سید اقبال حسین صاحب زیدی الواسطی ڈگری نویس عدالت منصفی لکھیم پور کھیری اودھ آر۔کے۔آر	نومبر ۳۶ء	۸/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۴۰۹	۳۷۷۴	سید محمد ذکی صاحب کاظمی ادرسیر کورٹ آف وارڈس لکھیم پور کھیری	"	۸/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۴۱۰	۳۷۷۵	سید علی عباس صاحب سپروائزر قانونگو محلہ رام لیلا لکھیم پور ضلع کھیری	"	۸/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۴۱۱	۳۷۷۶	سید امیر رضا صاحب رضوی تحصیلدار ریاست بلرام پور ضلع گونڈہ	"	۸/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۴۱۲	۳۷۷۷	سید افضال حسین صاحب قیصر رضوی السبزواری الجھوسی انسپکٹر پولیس بیشکار پولیس لین لکھیم پور کھیری	"	۸/	.	عہ	عہ	.	ع	ع	.	عہ	
۴۱۳	۳۷۷۸	سید اسحاق حسین صاحب زیدی بی اے ایل ایل بی وکیل لکھیم پور کھیری	"	عہ	.	ع	ع	.	ع	ع	.	.	
۴۱۴	۳۷۷۹	سید محمد اصغر صاحب داروغہ شاہ نجف امام باڑہ شاہ نجف ٹیلر روڈ لکھنؤ ۔	اکتوبر ۳۶ء	عہ	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سال گذشتہ	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سال گذشتہ	وصول: حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۴۱۵	۳۷۸۰	امجد علی صاحب محلہ جعفر آباد قصبہ جلالپور تحصیل اکبر پور فیض آباد	اکتوبر سنہ ۲۶ء	۸ر	.	عہ ۸ر	عہ ۸ر	.	۸ر	۸ر	عہ	.	
۴۱۶	۳۷۸۲	حکیم سید مشرف حسین صاحب رضوی احسن المطلب شہزاد پور اکبر پور فیض آباد	نومبر سنہ ۲۶ء	۸ر	.	عہ	عہ	.	۸ر	۸ر	۸ر	.	
۴۱۷	۳۷۸۳	سید آل حسن صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل اکبر پور ضلع فیض آباد	//	عہ	.	عا	عا	.	عہ	عہ	عہ	.	
۴۱۸	۳۷۸۴	شیخ امیر حسن صاحب زمیندار موضع مجھولی تحصیل اکبر پور ضلع فیض آباد	//	۸ر	.	عہ	عہ	.	۸ر	۸ر	۸ر	.	
۴۱۹	۳۷۸۵	سید کلب مصطفیٰ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل رائے بریلی	//	۸ر	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۴۲۰	۳۷۸۶	سید اعجاز حسین صاحب رئیس منیجر محمد عباس شاہ تعلقدار ٹانڈہ	//	عہ	.	عا	عا	.	عہ	عہ	عہ	.	
۴۲۱	۳۷۸۷	شیخ بشیر احمد صاحب تاجر روغنیات جلوا ٹولہ متصل چوک	//	۸ر	.	عہ	عہ	.	.	.	عہ	.	
۴۲۲	۳۷۸۸	سید نواب حسین صاحب ضلعدار ریاست پیر پور کارخانہ اکبر پور ضلع فیض آباد	اکتوبر سنہ ۲۶ء	۸ر	.	عہ ۸ر	عہ ۸ر	.	۸ر	۸ر	عہ	.	
۴۲۳	۳۷۸۹	سید ابو محمد صاحب منصرم ریاست نہر ضلع بارہ بنکی۔	نومبر سنہ ۲۶ء	عہ	.	عا	عا	.	عہ	عہ	عہ	.	
۴۲۴	۳۷۹۰	سید علی احمد صاحب اوورسیر پی ڈبلیو ڈی جونپور	اکتوبر سنہ ۲۶ء	۸ر	.	عہ ۸ر	عہ ۸ر	.	۸ر	۸ر	عہ	.	
۴۲۵	۳۷۹۱	سید محمد صاحب گرداور ڈاکخانہ ڈھکیا ضلع بستی	//	۸ر	.	عہ ۸ر	عہ ۸ر	.	۸ر	۸ر	عہ	.	
۴۲۶	۳۷۹۲	سید محمد ابراہیم صاحب ایم اے ایل ایل بی اکبر پور فیض آباد	//	عہ	.	سے	سے	.	سے	سے	.	.	
۴۲۷	۳۷۹۳	منشی شاد سید مراد علی صاحب عبد اللہ پور اکبر پور فیض آباد	//	۸ر	.	عہ ۸ر	عہ ۸ر	.	۸ر	۸ر	عہ	.	بقایا وصول
۴۲۸	۳۷۹۴	سید شمیم حیدر صاحب نقوی ہیڈ کلرک آفس ڈپٹی ڈی ایس اینڈ ٹی دہرہ دون	//	۸ر	.	عہ ۸ر	عہ ۸ر		عہ ۸ر	عہ ۸ر	.	.	
۴۲۹	۳۷۹۵	مسز سید سجاد حیدر معرفت سید سجاد حیدر صاحب پی سی ایس دریٹائرڈ) کرزن روڈ دہرہ دون	//	عہ	.	سے	سے	.	عا	عا	عہ	.	
۴۳۰	۳۷۹۷	سید المہاجرین صاحب رضوی الہداورئی ضلع جالون	//	۸ر	.	عہ ۸ر	عہ ۸ر	.	سے	سے	.	عہ ۸ر	
۴۳۱	۳۷۹۸	سید المصلیٰن صاحب رضوی کلرک دفتر ریذیڈنٹ انجینئر جی۔ آئی۔ پی ریلوے جھانسی	//	۸ر	.	عہ ۸ر	عہ ۸ر	.	سے	سے	.	عہ ۸ر	

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: سال حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سابقہ	وصول: سال حال	وصول: میزان	باقی	بقایا	کیفیت
۳۴۲	۳۷۹۹	سید علی مقدس صاحب رضوی پارٹ ٹائم لیکچرار سینٹ پیٹر کالج آگرہ محلہ شاہ گنج آگرہ	اکتوبر ۱۹۳۶ء	۸/	۰	عہ۸/	عہ۸/	۰	سے	سے		عہ۸/	
۳۴۳	۳۸۰۰	سید جمیل حسن صاحب کامل رضوی پرشین ٹیچر ویش اسکول شاملی ضلع مظفر نگر	نومبر ۱۹۳۶ء	۸/	۰	عہ	عہ	۰	۸/	۸/	۸/	۰	
۳۴۴	۳۸۰۵	سید ذوالفقار الحسنین صاحب نقوی ایم ایس سی قصبہ منڈا ضلع فتح پور	دسمبر ۱۹۳۶ء	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۰	
۳۴۵	۳۸۰۶	سید ظہیر الحسنین صاحب نقوی اورسیر ۲۳۲۱ محلہ دار الشفا حیدر آباد دکن (فتح پور)	//	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۰	
۳۴۶	۳۸۰۷	سید مظہر نقی صاحب رضوی سرکل انسپکٹر پولیس ۱۶۶ اشرف آباد لکھنؤ	جنوری ۱۹۳۷ء	۸/	۰	۰	۰	۰	سے	سے	۰	سے	
۳۴۷	۳۸۱۲	نواب محمد مشرف حسین صاحب کوٹھی نواب دولہا صاحب بازار رام نراین کانپور	نومبر ۱۹۳۶ء	۸/	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۳۴۸	۳۸۱۳	نواب سید مرتضیٰ حسین صاحب کوٹھی نواب دولہا بازار رام نراین کانپور	//	۸/	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۳۴۹	۳۸۱۴	سید نذر حسین صاحب رضوی ہیڈ کنسٹبل انچارج چوکی پولیس گلشن بازار کانپور	//	۸/	۰	عہ	عہ	۰	[illegible]	[illegible]	۰	عہ	
۳۵۰	۳۸۱۷	سید ذاکر حسین صاحب ایم۔اے ایل ایل۔بی ٹلیانالہ ڈاکخانہ کاشی آر۔ایس۔بنارس	نومبر ۱۹۳۶ء	۸/	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۳۵۱	۳۸۱۹	میرزا سلطان حسین صاحب احاطہ کمال خاں کانپور	دسمبر ۱۹۳۶ء	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۰	
۳۵۲	۳۸۲۰	میرزا محمد جواد صاحب احاطہ نواب دولہا صاحب بازار رام نراین کانپور	//	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۰	
۳۵۳	۳۸۲۱	میرزا محمد مجتبیٰ صاحب آفندی انسپکٹر محکمہ واچ اینڈ وارڈ ای۔آئی۔ریلوے کٹرہ حاجی حسن آگرہ	نومبر ۱۹۳۶ء	۸/	۰	عہ	عہ	۰	۸/	۸/	۸/	۰	
۳۵۴	۳۸۲۲	سید غلام علی صاحب ضلعدار نہر بدھنوں دفتر ضلعداری نہر ڈویژن فتح پور ضلع کانپور	جنوری ۱۹۳۷ء	۸/	۰	۰	۰	۰	سے	سے	۰	سے	

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	چندہ ماہواری	مطالبہ			وصول			بقایا	پیشگی	کیفیت
					بقایا سابقہ	حال	میزان	بقایا سابقہ	حال	میزان			
۴۴۵	۳۸۲۴	سید محمد خورشید علی صاحب عرف سید آقا حسن صاحب زیدی امین محکمہ نہر قصبہ شاملی ضلع مظفر نگر	جنوری ۳۷ء	۸ر	۰	۰	۰	۰	۸ر عہ	۸ر عہ	۰	۸ر عہ	
۴۴۶	۳۸۲۵	سید عظمت علی صاحب خلف سید یاد علی صاحب ساکن عبد اللہ پور ضلع میرٹھ	دسمبر ۳۶ء	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	للعہ	
۴۴۷	۳۸۲۶	مولوی یعقوب حسین صاحب خلف مولانا مرید حسن صاحب ساکن عبد اللہ پور ضلع میرٹھ	دسمبر ۳۶ء	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	عہ	عہ	۰	۸ر	
۴۴۸	۳۸۲۷	سید اقبال حسین صاحب صفوی فرسٹ ڈویژن پی ایچ۔ ڈی میرٹھ پورہ فیاض علی میرٹھ	دسمبر ۳۶ء	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۰	
۴۴۹	۳۸۲۸	عابد علی خاں صاحب سب اوورسیر ڈسٹرکٹ بورڈ بستی	دسمبر ۳۶ء	۸ر	۰	۸ر	۸ر		۸ر	۸ر	۰	۰	
۴۵۰	۳۸۲۹	سید محمد مشتاق حسین صاحب رضوی ڈپٹی کلکٹر بریلی	دسمبر ۳۶ء	صہ	۰	صہ	صہ	۰	صہ	صہ	۰	۰	
۴۵۱	۳۸۳۰	مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد عقب مسجد تحسین لکھنؤ	دسمبر ۳۶ء	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۰	
۴۵۲	۳۸۳۲	سید بشیر احمد صاحب رضوی بی اے ایل ایل بی وکیل خیالی گنج۔ لکھنؤ	؍؍	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	عہ	عہ	۰	۸ر عہ	
۴۵۳	۳۸۳۳	میرزا محمد اصغر صاحب رئیس جوہری محلہ لکھنؤ	؍؍	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	عہ	عہ	۰	۸ر	
۴۵۴	۳۸۳۴	جناب سید محمد حسنین صاحب رضوی رودولوی سب انسپکٹر پولیس رودولی ضلع بارہ بنکی	؍؍	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	عہ	عہ	۰	۸ر	
۴۵۵	۳۸۳۶	سید جعفر مہدی صاحب زرتم رودولی ضلع بارہ بنکی	؍؍	عہ	۰	عہ	عہ	۰	صہ	صہ	۰	للعہ	
۴۵۶	۳۸۳۷	سید زاہد حسین صاحب جعفری ولد سید مہدی حسن صاحب جعفری کلرک میونسپل بورڈ الہ آباد	؍؍	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۰	
۴۵۷	۳۸۳۸	بیگم صاحبہ سید بشیر احمد صاحب نمبر ۱۳ کنٹونمنٹ روڈ لکھنؤ	؍؍	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۰	
۴۵۸	۳۸۴۱	آغا اصغر میرزا صاحب ولد آغا سجاد میرزا صاحب لکھنؤ	؍؍	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۰	۰	۸ر	۰	بقایا وصول
۴۵۹	۳۸۴۲	آغا الیاس میرزا صاحب ولد آغا سجاد میرزا صاحب لکھنؤ	؍؍	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۰	۰	۸ر	۰	
۴۶۰	۳۸۴۳	بیگم صاحبہ آغا سجاد میرزا صاحب لکھنؤ	؍؍	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۰	۰	۸ر	۰	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سال گذشتہ	مطالبہ: سال	مطالبہ: میزان کل	وصول: بقایا سال گذشتہ	وصول: سال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۴۶۱	۳۸۵۱	سید وراثت حسین صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل کیننگ اسٹریٹ لکھنؤ	دسمبر سنہ ۳۵ء	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	
۴۶۲	۳۸۵۲	سید محمد مہدی حسن صاحب تکیہ اعظم بیگ گولہ گنج لکھنؤ	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	
۴۶۳	۳۸۵۵	سید اعظم قدر صاحب نایاب منزل پنجابی ٹولہ لکھنؤ	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	
۴۶۴	۳۸۵۶	شیخ علی صغیر صاحب منصرم عدالت منصفی کنڈہ ضلع پرتابگڑھ	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	
۴۶۵	۳۸۵۷	سید تہذیب الحسن صاحب اورسیر میونسپل کمیٹی محلہ مفتی جونپور	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	
۴۶۶	۳۸۵۸	میرزا کاظم علی خانصاحب تحصیلدار گھاٹم پور ضلع کانپور	〃	عہ	.	عہ	عہ	.	.	.	عہ	.	بقایا وصول
۴۶۷	۳۸۵۹	میرزا ولادحسین صاحب عرف سے صاحب وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	〃
۴۶۸	۳۸۶۰	سید قیصر الاسلام صاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول لکھنؤ	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	〃
۴۶۹	۳۸۶۹	سید علی نواب صاحب رضوی ایم اے ہیڈ ماسٹر سبارہائی اسکول رتلام (وطن لکھنؤ)	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	〃
۴۷۰	۳۸۷۰	سید خورشید حسن صاحب مختار بستی	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	〃
۴۷۱	۳۸۷۱	میرزا قاسم حسین صاحب ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول حسین آباد لکھنؤ۔	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	〃
۴۷۲	۳۸۷۲	سید حسن عسکری صاحب زمیندار قصبہ نگرام لکھنؤ	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	〃
۴۷۳	۳۸۷۵	سید علی نقی صاحب جنرل سکریٹری شیعہ مشن الہ آباد	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	〃
۴۷۴	۳۸۷۶	سید شہنشاہ حسین صاحب بمعرفت حیدرآباد بکڈپو اناؤ	〃	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	〃
۴۷۵	۳۸۹۵	مولوی سید مظاہر حسین صاحب فرقانی واجد منزل امروہہ۔	نومبر	/۸	.	عہ	عہ	.	.	.	عہ	.	〃
۴۷۶	۳۹۲۴	سید غنی حیدر صاحب رئیس قصبہ منڈوہ ضلع فتحپور ہسوہ	دسمبر سنہ ۳۶ء	/۸	.	/۸	/۸	.	.	.	/۸	.	

ممبران صوبہ دہلی

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سال گذشتہ	مطالبہ: سال	مطالبہ: میزان کل	وصول: بقایا سال گذشتہ	وصول: سال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۱	۱۳۹	سید محمد ذاکر صاحب نقشہ نویس ڈسٹرکٹ بورڈ دہلی	اپریل سنہ [illegible]	/۱۲	.	لعہ	لعہ	.	للعہ/۸	للعہ/۸	للعہ/۸	.	
۲	۱۵۰	نواب سید حیدر میرزا صاحب مسلخوان منشی فراشخانہ چھتہ چونیاں دہلی	〃	/۸	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ			وصول			بقایا	پیشگی	کیفیت
					بقایا سابقہ	حال	میزان	بقایا سابقہ	حال	میزان			
۳	۲۴۳	نواب سید احمد میرزا صاحب ۱۶الف امیر درروڈ نیو دہلی	اگست سنہ ۱۹۱۳ء	عہ/۶	۰	لعہ ۱۴ر	لعہ ۱۴ر	۰	لعہ ۱۴ر	لعہ ۱۴ر	۰	۰	۱۲/ ماہواری سنہ ۳۶ء
۴	۳۸۱	نواب سید احسن مرزا صاحب ۵۵ ٹامسن روڈ نیو دہلی	اپریل سنہ ۱۹۱۳ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۵	۱۲۱۲	سید شوکت علی صاحب سب انسپکٹر پولیس تھانہ صدر بازار دہلی	سنہ ۱۹۱۹ء	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۶	۱۴۷۷	میر دولت علی صاحب پارسل کلرک اسٹیشن ریلوے دہلی	جنوری سنہ ۱۹۲۰ء	۸ر	عہ	ے	للعہ	۰	عہ	عہ	للعہ	۰	
۷	۱۸۶۰	نواب سید رضا میرزا صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل فراشخانہ چھتہ چوہیا دہلی	رر	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۸	۱۸۶۱	نواب سید کاظم میرزا صاحب بی اے ایل ایل بی (علیگ) فراشخانہ چھتہ چوہیا دہلی	جنوری سنہ ۲۶ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۹	۱۸۶۵	شاہزادہ مرزا مراد شاہ صاحب گورگانی سپروائزر ڈپٹی اسسٹنٹ جنرل آفس، گلی میر جبہ بازار لال چاہ دہلی	رر	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۰	۱۹۸۰	خانصاحب سید محمد حسین صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر گنجہ نالا دہلی	جنوری سنہ ۲۳ء	۶/ ۱۴ر	۰	لعہ ۸ر	لعہ ۸ر	۰	عہ ۸ر	عہ ۸ر	ے	۰	جولائی سے چندہ عہ ماہوار
۱۱	۲۶۷۹	نواب سید امیر مرزا صاحب سینیٹری انسپکٹر فراشخانہ چھتہ چوہیا دہلی	رر	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۲	۲۷۸۸	سیٹھ رشید جعفر صاحب گلاس اینڈ ویر مرچنٹ صدر بازار دہلی	جنوری ۲۹ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۳	۲۸۰۰	سید منظور علی صاحب نقوی اوورسیر ۱۵/۱۱ منٹو روڈ ایسٹ دہلی	ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء	عہ	۰	عہ	عہ	عہ	۰	عہ	لہعہ	۰	
۱۴	۲۸۰۴	مولوی سید محمد صاحب پروفیسر اینگلو عربک کالج موری دروازہ دہلی	اگست سنہ ۱۹۳۱ء	۸ر	۰	ے	ے	۸ر	صہ ۸ر	ے	۰	۰	
۱۵	۲۸۷۸	ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ایم۔ اے پی۔ ایچ ڈی جامعہ ملیہ اسلامیہ قرول باغ دہلی۔	مارچ سنہ ۳۲ء	عہ	۰	عہ	عہ	۰	ےلی	ےلی	للعہ	۰	بقایا وصول
۱۶	۲۹۱۰	ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب ایم بی بی ایس فتحپوری دہلی	مئی سنہ ۳۲ء	عہ	۰	عہ	عہ	للعہ	عہ	عہ	۰	للعہ	
۱۷	۲۹۶۳	سید اصغر حسین صاحب تاجر عطر چاوڑی بازار دہلی	مارچ سنہ ۳۲ء	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۱۸	۲۹۶۸	آغا محمد اشرف صاحب ایم۔ اے آزاد منزل کشمیری دروازہ دہلی	نومبر سنہ ۳۲ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۱۹	۲۹۷۳	خواجہ سعید حسین صاحب انصاری آنریری جائنٹ سکرٹری شیعہ یتیم خانہ پنجہ شریف دہلی	رر	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۲۰	۱۴۵۰ / ۲۹۷۴	خواجہ غلام السبطین صاحب بی اے ہیڈ دواخانہ لال کنواں دہلی	رر	۶	۶	للعہ	عہ	۰	للعہ	للعہ	۶	۰	بقایا وصول

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا گزشتہ	وصول: حال	وصول: میزان	باقی	بنا منہا	کیفیت
۲۱	۳۰۱۹	سید ارتضیٰ حسین صاحب تبلیغی - لے کتبخانہ علم و ادب دہلی	جولائی ۳۳ء	۸ر	عـه	ے	عـه	.	.	.	عـه	.	
۲۲	۳۰۸۰	آغا وزیر حیدر صاحب بی - اے منشی فاضل بنگلہ فیروز گندہ نالہ دہلی۔	اپریل ۳۳ء	۸ر	عه	ت	معه	.	.	.	محه	.	
۲۳	۳۰۸۴	مولوی سید ابن حسن صاحب جارچوی ایم - اے - بی ٹی ایم - او - ایل قرول باغ دہلی	اکتوبر ۳۲ء	۸ر	٦	ے	ـلے	.	عه	عه	محه	.	بقایا وصول
۲۴	۳۱۰۶	سید شوکت حسین صاحب زیدی ایم - اے وائس پرنسپل عربک کالج دہلی	〃	عه	٦	عـه	للعه	.	.	.	للعـه	.	
۲۵	۳۱۱۶	سید ریاض الحسن صاحب کلرک دفتر ڈی اے جی پی اینڈ ٹی دہلی	دسمبر ۱۹۳۲ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۲۶	۳۱۱۷	سید باقر حسین صاحب اکوٹینٹ دفتر ڈی اے جی پی اینڈ ٹی دہلی	〃	عه	.	عـه	عـه	.	عـه	عـه	.	.	
۲۷	۳۱۱۸	سید جعفر حسن صاحب ڈرافٹسمین سنٹرل پی ڈبلو ڈی دہلی	〃	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۲۸	۳۱۲۱	سید نفیس عباس صاحب زیدی آڈیٹر ڈی اے جی پی اینڈ ٹی سول لائن دہلی	دسمبر ۳۳ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۲۹	۳۱۳۲	حاجی سید مقبول حسین صاحب گلی بیل صاحب گندہ نالہ دہلی	جنوری ۳۴ء	عه	.	عـه	عـه	.	عـه	عـه	.	.	
۳۰	۳۱۴۶	محمود علی صاحب ہاشمی ۵ ایڈورڈ سکوائر نیو دہلی	اپریل ۳۳ء	عه	.	عـه	عـه	.	عـه	عـه	.	.	
۳۱	۳۱۹۰	سید منظور حسین صاحب موسوی ایم - اے پروفیسر عربک کالج گندہ نالہ دہلی	اکتوبر ۳۴ء	٦	.	للعه	للعه	.	عـه	عـه	.	٦	
۳۲	۳۲۵۱	خواجہ محبوب علی صاحب انصاری بڑا دواخانہ لال چاہ دہلی	جنوری ۳۵ء	۸ر	۸ر	ے	ے ۸ر	.	ے ۸ر	ے ۸ر	.	.	
۳۳	۳۲۵۴	سید اقبال حسین صاحب زیدی کلرک اکاؤنٹنٹ جنرل آفس ریونیو نئی دہلی	فروری ۳۵ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۳۴	۳۲۵۵	سید علی رضا صاحب رضوی بی - اے امپریل کونسل آف ایگریکلچر ریسرچ شملہ دہلی	〃	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۳۵	۳۲۵۸	محسن علی صاحب انجنیر ریلوے بورڈ شملہ نئی دہلی	〃	عه	.	عـه	عـه	.	عـه	عـه	.	.	
۳۶	۳۲۷۹	حکیم مولوی سید احمد علی صاحب نوگانوی سابق طبیب ریاست رامپور بڑھ شاہ بولا دہلی	جنوری ۳۵ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۳۷	۳۲۸۰	آغا محمد طاہر صاحب دریا گنج متصل آصف علی صاحب بیرسٹر دہلی	〃	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۳۸	۳۲۸۹	سید نیر حسین صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار نیر منزل قرول باغ دہلی	〃	۸ر	اعـه	ے	عـه	.	عـه	عـه	محه	.	

نمبر سلسلہ	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	چندہ ماہواری	مطالبہ			وصول			باقی	پیشگی	کیفیت
					بقایا سابقہ	حال	میزان کل	بابت بقایا	حال	میزان			
۷۹	۲۷۵۸	سید محمد عباس صاحب بی ایس سی اسسٹنٹ لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا دہلی	اکتوبر سنہ ۳۶ء	عہ	۰	ے	ے	۰	عہ	عہ	ع	۰	
۸۰	۳۸۰۲	سید ناصر حسین صاحب چیف سنیٹری انسپکٹر میونسپل کمیٹی دہلی محلہ سوئی والان متصل حوض دہلی	نومبر سنہ ۳۶ء	۸/	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۸۱	۳۸۳۵	نواب سید حسن میرزا صاحب موسوی فراشخانہ چھتہ چوہیا دہلی	دسمبر سنہ ۳۶ء	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۰	
۸۲	۳۸۳۸	نواب سید محمد تقی میرزا صاحب موسوی بی ۔ اے فراشخانہ چھتہ چھوئیا دہلی	״	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۰	

صوبہ پنجاب

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ	مطالبہ: بقایا	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا	وصول: حال	وصول: میزان	[illegible]	بقایا	کیفیت
۱	۱۹	نواب سید سرفراز خانصاحب تحصیلدار ریواڑی	مئی ۱۹۱۲ء	ے ر	.	سے	سے	.	سے	سے	.	.	
۲	۹۴	سید محمد شاہ صاحب ٹھیکیدار براڈ وے سنجولی شملہ	جون ۱۹۱۳ء	۸ر	.	ے ر	ے	.	.	.	ے	.	بقایا وصول
۳	۲۰۵	سید ریاض احمد صاحب نائب تحصیلدار چنیوٹ بازار لائل پور	اپریل ۱۹۱۳ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۴	۲۶۳	حاجی سید حاکم شاہ صاحب رام نگر ضلع گوجرانوالہ	”	۸ر	ے	ے	لعہ	.	لعہ	لعہ	.	.	
۵	۳۱۰	نواب سید احمد حسین صاحب تحصیلدار سونی پت	دسمبر ۱۹۱۴ء	عہ	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۶	۵۷۴	سید ظفر حسین صاحب بجلیشو اسمبلی ڈیپارٹمنٹ شملہ و نئی دہلی	جنوری ۱۹۱۶ء	۸ر	.	ے	ے	.	ہہ	ہہ	.	عہ ر	
۷	۶۳۴	سید علی حسین صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر ضلع جالندھر کوتوالی جالندھر	نومبر ۱۹۱۶ء	۸ر	لعہ	ے	لعہ	.	ے	ے	لعہ	.	بقایا خارج کر دیا
۸	۷۴۰	خان بہادر سید حسین بخش صاحب گردیزی رئیس حسن کوخک سول لائینز ملتان	”	عار	.	للعہ	عہ	.	سعہ	لعہ		.	
۹	۱۱۲۴	مولوی سید زین العابدین صاحب گردیزی پیشنماز محلہ شاہ گردیز ملتان	جولائی ۱۹۱۹ء	عہ ر	.	سعہ	عہ	.	.	.	عہ	.	
۱۰	۱۱۲۷	سید محمد امین شاہ صاحب گردیزی ملتان	”	۸ر	ے	ے	عہ	.	.	.	عہ	.	
۱۱	۱۱۲۸	سید عابد حسین شاہ صاحب گردیزی ضلعدار نہر بنگلہ کوٹ شاہ تحصیل نور شاہ تحصیل و ضلع منٹگمری	”	۸ر	ے	ے	لعہ	.	لعہ	لعہ	.	.	
۱۲	۱۳۹۷	مومنہ صاحبہ اہلیہ معز زرئیس ملتان	جولائی ۱۹۲۰ء	عہ ر	عہ	عہ	سعہ	.	.	.	سعہ	.	
۱۳	۱۳۵۹	حاجی سید ناصر شاہ صاحب میڈ لر علیک ۲۱ جنوبی ڈاکخانہ کوٹ موہن سرگودھا شاہپور	دسمبر ۱۹۲۰ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۱۴	۱۴۷۴	سید اقبال حسین صاحب بی ایس سی اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کہوٹہ ضلع راولپنڈی	”	عہ ر	.	سعہ	سعہ	.	عہ	عہ	.	.	
۱۵	۱۶۹۱	خواجہ اختر حسن صاحب تحصیلدار فیروز پور جھرکہ	جنوری ۱۹۲۲ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۱۶	۱۶۷۴	سید سجاد حسین صاحب اوورسیر بنگلہ نہر ڈاکخانہ بلوکی ضلع لاہور	مارچ ۱۹۲۲ء	۸ر	.	ے	ے	۸ر	ے	[illegible]	.	۸ر	
۱۷	۱۸۲۳	میر اوصاف حسین صاحب اہلمد کورٹ آف وارڈس کرنال	اکتوبر ۱۹۲۴ء	۹ ر	.	۱۲ ے	۱۲ ے	.	۱۲ ے	۱۲ ے	.	.	
۱۸	۱۸۳۱	خواجہ تہور علی حیدر صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ پانی پت	”	عہ ر	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۱۹	۱۹۴۲	احمد بخش صاحب رسالدار شہر ملتان	اپریل ۱۹۲۳ء	۸ر	ے	ے	عہ	.	.	.	عہ	.	
۲۰	۲۲۲۳	میاں شکور علی صاحب ٹھیکیدار بازار سنجولی شملہ	جولائی ۱۹۲۳ء	۸ر	.	ے	ے	.	ے	ے	.	.	
۲۱	۲۳۶۷	سید تصدق حسین شاہ صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ انجینیر کیمبل پور سندان	”	۸ر	صہ	ے	۱عہ	.	۱عہ	۱عہ	.	.	
۲۲	۲۴۴۵	سید ذوالفقار علی شاہ صاحب بی۔ ایس سی ریسرچ فیلو سفیس کالج لاہور	فروری ۱۹۲۶ء	عہ	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	عاہ	.	
۲۳	۲۴۸۲	سید عابد حسین شاہ صاحب رئیس شاہ جیونہ ضلع جھنگ	جولائی ۱۹۲۶ء	عاہ	مہ	للعہ	۱عاہ	.	.	.	۱عاہ	.	

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبر صاحبان مع پتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ ماہوار	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: سال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سابقہ	وصول: سال	وصول: میزان	پیشگی	بقایا	کیفیت
۲۴	۲۵۶۰	سردار ملک رستم خانصاحب کیانی سشن جج گوجرانوالہ پنجاب	جنوری ۱۹۲۷ء	صہ	۰	سہ	سہ	۰	صہ	صہ	عہ	۰	بقایا وصول
۲۵	۲۵۸۸	والدہ صاحبہ سید عابد حسین شاہ صاحب رئیس شاہ جیونہ ضلع جھنگ	اگست ۱۹۲۷ء	[illegible]	صہ	للعہ	معہ	۰	۰	۰	معہ	۰	
۲۶	۲۶۹۲	آغا نثار احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بھٹنڈا۔ پنجاب	ستمبر ۱۹۲۸ء	عہ	[illegible]	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۲۷	۲۷۵۱	سید غنی احمد صاحب محرر رجسٹری جگادھری ضلع انبالہ	ستمبر ۱۹۲۹ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۰	
۲۸	۲۷۸۶	سید سرفراز حسین صاحب ای۔ اے۔ سی سیالکوٹ	اپریل ۱۹۳۰ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۰	
۲۹	۲۷۸۷	سید حمید حسین صاحب مرحوم بذریعہ سید سرفراز حسین صاحب نمبر ۲۷۸۶	″	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۰	
۳۰	۲۹۰۵	سید محسن علی صاحب زیدی ریڈر عدالت افسر مال گوڑگانوہ	جنوری ۱۹۳۲ء	۸ر	سہ	ے ر	عہ	۰	صہ	صہ	سے	۰	بقایا باقساط وصول ہو رہا ہے
۳۱	۲۹۳۲	ملک حسین علی صاحب ۵ چیمبرلین روڈ لاہور	جولائی ۱۹۳۲ء	عہ	عہ	عہ	للعہ	۰	۰	۰	للعہ	۰	
۳۲	۲۹۴۶	سید شبیر حسین صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل نرائن گڑھ ضلع انبالہ	اکتوبر ۱۹۳۲ء	۸ر	عہ	ے	عہ	۰	۰	۰	عہ	۰	
۳۳	۲۹۴۷	سید اخلاق الحسن صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ریلوے روڈ انبالہ	″	۸ر	عہ	ے	عہ	۰	۰	۰	عہ	۰	
۳۴	۳۰۰۵	سید نصیب علی صاحب بلتستانی منیجر مشرویول ہوٹل شملہ	جولائی ۱۹۳۳ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	سے	ے	لعہ	۰	ے ر	
۳۵	۳۰۱۲	مولوی سید سردار علی صاحب مولوی فاضل منشی فاضل عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول روپڑ ضلع انبالہ	اپریل ۱۹۳۳ء	عہ	۰	عہ	عہ	سہ	صہ	عہ	۰	۰	
۳۶	۳۰۱۵	سید محمد طاہر صاحب نقوی اوورسیر محکمہ نہر نیا محلہ روڈ جہلم	مئی ۱۹۳۳ء	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۳۷	۳۰۳۶	خواجہ اختر حسین صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی منیجر اسلامیہ ہائی اسکول بھاٹی گیٹ لاہور	جولائی ۱۹۳۳ء	۸ر	صہ	ے	لعہ	۰	سے	سے	ے ر	۰	
۳۸	۳۰۴۰	شیخ مبارک علی صاحب تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور	″	عہ	۰	عہ	عہ	ے	۰	ے ر	ے ر	۰	
۳۹	۳۰۴۷	سید ہاشم علی صاحب گردیزی مسلخوان سب جج بہادر مظفر گڑھ	″	۸ر	عاً	ے	سے	۰	صہ	صہ	سے ر	۰	
۴۰	۳۰۴۸	سید محمد حامد شاہ صاحب گردیزی میونسپل کمشنر و صدر انجمن شباب الشیعہ ملتان	″	۸ر	ے ر	ے ر	عہ	۰	۰	۰	عہ	۰	
۴۱	۳۰۶۲	سید محمد نواز شاہ صاحب گردیزی ریٹائرڈ ای۔ اے سی محلہ شاہ گردیز ملتان	″	عہ	ے ر	عہ	عہ	۰	عہ	۰	ے ر	۰	
۴۲	۳۰۶۶	شیخ فرمان علی صاحب انسپکٹر پولیس کوٹ سلطان ضلع مظفر گڑھ	اگست ۱۹۳۳ء	۸ر	عاً	ے ر	سے	۰	عہ	عہ	۰	عہ	
۴۳	۳۰۷۹	سید صابر حسین صاحب کاظمی ہیڈ کنسٹبل پولیس کوتوالی شملہ	جولائی ۱۹۳۳ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	ے ر	ے ر	سے ر	۰	بقایا وصول
۴۴	۳۱۰۱	سید شاکر حسین صاحب کاظمی اے۔ ایس۔ ای روڑی ضلع حصار	ستمبر ۱۹۳۳ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۰	
۴۵	۳۱۴۸	سید تصدق حسین صاحب کاظمی سب پوسٹماسٹر دوجانہ ضلع رہتک	جنوری ۱۹۳۴ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۰	
۴۶	۳۱۵۳	سید محمد صاحب نقوی کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانہ جات رہتک ڈویژن رہتک	اپریل ۱۹۳۴ء	۱۲ر	ے ر	لعہ	عہ	۰	ے ر	سے ر	عہ	عاً	اکتوبر ۱۹۳۴ء تک کا بقایا خارج کر دیا اور خارج
۴۷	۳۱۵۸	سید زاہد حسین صاحب زیدی سب پوسٹماسٹر حصار	″	عہ	[illegible]	عہ	عہ	۰	عاً	عاً	للعہ	۰	
۴۸	۳۱۶۱	سید کاظم حسین صاحب ذیلدار گوہلہ تحصیل کیتھل ضلع کرنال	مئی ۱۹۳۴ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۰	۰	ے ر	۰	

* نوٹ: یہ چھ روپیہ کی رقم چودھری راغب حسین صاحب کو وصول ہو چکی ہے لیکن انھوں نے اب تک یہ رقم دفتر میں نہیں بھیجی۔

[illegible]

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ	مطالبہ: بقایا	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا	وصول: حال	وصول: میزان	باقی	فاضل	کیفیت
۴۹	۳۱۸۷	مولوی مقصود حسین صاحب مدرس ایم۔ بی اسکول پانی پت	اکتوبر ۱۹۳۴ء	۸/	۰	ے/	ے/	۰	صہ/	عہ/	عہ/	۰	
۵۰	۳۱۸۹	سید حاکم شاہ صاحب مدنی گورنمنٹ پنشنر مدینہ بالمقابل مسجد کلاں ضلع گجرات	ستمبر ۱۹۳۴ء	عہ/	۰	عـہ	عـہ	۰	عا/	عا/	عـہ/	۰	
۵۱	۳۱۹۴	سید شبیر حسین صاحب بخاری ہیڈ ماسٹر مسلم زمیندارہائی اسکول گجرات	اکتوبر ۱۹۳۴ء	۸/	۰	سعہ/	ے/	۰	ے/	ے/	۰	۰	
۵۲	۳۲۲۴	سید فضل حسین صاحب اسسٹنٹ پنجاب سول سکرٹریٹ پنجاب لاہور	نومبر ۱۹۳۴ء	عہ/	۰	عـہ	عـہ	۰	عـہ	عـہ	عا	۰	بقایا وصول
۵۳	۳۲۲۷	سید عادل حسین صاحب پٹواری موضع بادنا لکھا ڈاکخانہ سنبھالکا ضلع کرنال	نومبر ۱۹۳۴ء	۸/	۰	ے/	ے/	۰	ے/	ے/	ے	۰	
۵۴	۳۲۲۸	سید ارشد حسین صاحب سابق پریسیڈنٹ کمیٹی د ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ رئیس لونڈری ضلع کرنال	"	۸/	۰	ے/	ے/	۰	۰	۰	ے/	۰	
۵۵	۳۲۲۹	سید ہادی حسین صاحب ہیڈ محرر تھانہ لاڈوہ تحصیل کیتھل ضلع کرنال	"	۸/	۰	ے/	ے/	۰	۰	۰	ے/	۰	
۵۶	۳۲۵۲	مولانا مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب فاضل پانی پت ضلع کرنال	جنوری ۱۹۳۵ء	۸/	۸عہ	ے/	۱عـہ	۰	۱عـہ	۱عـہ	۰	۰	
۵۷	۳۲۷۸	سید ذیشان حسین صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل کرنال	اپریل ۱۹۳۵ء	۸/	للعہ	ے/	سعہ	۰	۸عہ	۸عہ	للعہ	۰	
۵۸	۳۲۸۶	سید محمد شریف الحسن صاحب موہینہ تحصیل بلب گڑھ ضلع گوڑگانوہ	جنوری ۱۹۳۵ء	۸/	ے/	ے/	اعہ/	۰	للعہ	للعہ	صہ/	۰	
۵۹	۳۲۸۸	سید ظفر علی صاحب سب پوسٹماسٹر ڈیرہ بسی ریاست پٹیالہ (پانی پت)	جون ۱۹۳۵ء	۸/	۸/	ے/	۸عہ	۰	۸عہ	۸عہ	عہ/	۰	
۶۰	۳۲۹۷	سید مہدی حسن صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی۔ ڈی۔ ایس۔ ایم ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول شملہ	جنوری ۱۹۳۵ء	عہ/	۰	عـہ	عـہ	۰	عـہ	عـہ	۰	۰	
۶۱	۳۳۰۳	سید مہدی حسین صاحب جعفری ہیڈ ماسٹر ایم۔ بی ورنیکلر مڈل اسکول سونی پت ضلع رہتک	"	۸/	سعہ	ے/	اعہ/	۰	عہ/	عہ/	سعہ	۰	
۶۲	۳۳۰۴	نواب سید غضنفر علی صاحب غضنفر ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل فارسی ٹیچر ہندو ہائی اسکول سونی پت	"	۸/	عا	ے/	سعہ	۰	عا	عا	ے/	۰	
۶۳	۳۳۰۵	شیخ محمد تقی صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی سونی پت ضلع رہتک	"	۸/	۸/	ے/	۸عہ	۰	۰	۰	۸عہ	۰	
۶۴	۳۳۱۰	سید وحید حسین صاحب سپرد ائزر ہیڈ پوسٹ آفس کرنال	اپریل ۱۹۳۵ء	۸/	۰	ے/	ے/	۰	ے/	ے/	۰	۰	
۶۵	۳۳۱۸	خواجہ حبیب علی صاحب بی۔ ایس۔ سی تحصیلدار ضلع انبالہ	جولائی "	۸/	۰	ے/	ے/	۰	ے/	ے/	۰	۰	
۶۶	۳۳۲۹	داروغہ سید عباس حسین صاحب ترمذی اقبال منزل پیلس لکھنؤ ضلع انبالہ	"	عہ/	۰	عـہ	عـہ	۰	عـہ	عـہ	عا	۰	بقایا وصول
۶۷	۳۳۳۷	خواجہ محمد قائم صاحب کلرک سیشن کورٹ کرنال	مئی "	۸/	ے	ے/	اعہ/	۰	سعہ	سعہ	ے/	۰	
۶۸	۳۳۳۹	سید عباس حسین شاہ صاحب گردیزی بی۔ اے قائم مقام تحصیلدار ڈاکخانہ بہیبہ براہ راؤنڈ پنجاب (وطن ملتان)	جولائی "	عہ/	۰	عـہ	عـہ	۰	عـہ	عـہ	۰	۰	
۶۹	۳۳۴۰	سید رضا حیدر رضا صاحب زیدی ہیڈ مولوی ڈی۔ بی ہائی سکول زیرہ ضلع فیروز پور	"	۸/	۰	ے/	ے/	سعہ	ے/	لعہ/	۰	ے	

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	شرح چندہ	مطالبہ			وصول				بقایا	کیفیت
					[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۷۰	۳۳۵۷	سید محمد نقی صاحب رضوی پنشنر مترجم برٹش کونسل بغداد عراق (وطن انبالہ)	ستمبر ۱۹۳۵ء	/۸	.	ے/	ے/	.	.	:	ے	.	
۷۱	۳۳۵۹	سید نظیر حسین صاحب زیدی سب انسپکٹر پولیس دفتری آئی ڈی انبالہ	"	عہ/	.	عہ	عہ	.	ے/	ے/	ے/	.	
۷۲	۳۳۹۰	خواجہ انور علی صاحب انصاری خوشنویس محلہ انصار پانی پت	اکتوبر ۱۹۳۵ء	/۸	عہ/	ے/	عہ	.	عہ	ے/	للعہ	.	
۷۳	۳۳۹۱	سید زوار حسین صاحب فرید پوری ہیڈ کنسٹبل پولیس لائن حصار	جنوری "	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	.	.	
۷۴	۳۳۹۲	سید تصلت حسین صاحب زیدی افسر انچارج تھانہ ہتین ضلع گوڑگانوہ	نومبر "	/۸	.	ے/	ے/	.	.	.	ے/	.	
۷۵	۳۳۹۴	سید منظر عباس صاحب ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس گوڑگانوہ	"	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	.	.	
۷۶	۳۳۹۶	سید صغیر حسین صاحب مدرس ڈسٹرکٹ بورڈ موہنہ تحصیل بلب گڑھ	"	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	.	.	
۷۷	۳۴۰۰	سید لیاقت حسین صاحب سکریٹری میونسپل کمیٹی حصار	"	عہ/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	ﷲ	.	بقایا وصول
۷۸	۳۴۰۹	سید افضل حسین صاحب ہیڈ کنسٹبل تھانہ ریواڑی ضلع گوڑگانوہ	"	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	.	.	
۷۹	۳۴۱۶	سید افتخار حسین صاحب تحصیلدار پنشنر و جاگیردار موہنہ تحصیل بلب گڑھ ضلع گوڑگانوہ	جون "	/۸	/۸	ے/	ے/	.	للعہ	للعہ	ﷲ	.	
۸۰	۳۴۲۰	مولوی حکیم سید حسین احمد صاحب ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول چھاؤنی گوڑگانوہ	اکتوبر "	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/			
۸۱	۳۴۲۱	اہلیہ سید زاہد حسین صاحب نائب شرف عدالت سب جج حصار	نومبر "	/۸	.	ے/	ے/	.	للعہ	للعہ	ﷲ	.	
۸۲	۳۴۴۵	سید علی نوشاہ صاحب ملازم پولیس تھانہ پونہ ہانہ ضلع گوڑگانوہ	" "	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	ے	.	
۸۳	۳۴۴۶	سید برکت حسین صاحب ملازم پولیس تھانہ ریواڑی ضلع گوڑگانوہ	" "	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	.	.	
۸۴	۳۴۴۸	مسز الف عید آغا صاحبہ معرفت محمد تقی صاحب جعفری محلہ عالی جالندھر شہر	اکتوبر "	/۸	.	ے/	ے/	.	.	.	ے	.	
۸۵	۳۴۶۷	سید رضا حسین صاحب ساکن محلہ گل چمن لدھیانہ	جنوری ۱۹۳۶ء	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	ے	.	
۸۶	۳۴۶۸	میر سید علی صاحب ساکن محلہ سیدان ۔ لدھیانہ	"	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	ے	.	
۸۷	۳۴۶۹	سید شمشاد علی صاحب دفتر انکم ٹیکس ۔ لدھیانہ	جنوری "	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	ے	.	
۸۸	۳۴۷۰	سید محمد اصغر صاحب منیجر ۔ البرہان لدھیانہ	"	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	.	.	
۸۹	۳۴۷۱	خان صاحب آغا محمد زماں خان صاحب قزلباش سپرنٹنڈنٹ محکمہ آبکاری ساکن حسین منزل حسین روڈ لدھیانہ	"	عسہ سالانہ	.	عسہ	عسہ	.	عسہ	عسہ	.	.	
۹۰	۳۴۷۲	خواجہ محمد تقی حسین صاحب اے ۔ ڈی ۔ آئی فور فزیکل ٹریننگ ضلع انبالہ	اپریل ۱۹۳۵ء	/۸	للعہ	ے/	عہ	.	ے/	ے/	للعہ	.	
۹۱	۳۴۷۳	شیخ محمد حسن صاحب سابق کلرک آف کورٹ محلہ جھیری ماران انبالہ شہر	جنوری ۱۹۳۶ء	/۸	.	ے/	ے/	.	عہر	عہر	للعہ	.	
۹۲	۳۴۷۴	سید ظہور الحسن صاحب بخاری بی اے بی ٹی مسلم ہائی اسکول انبالہ شہر	"	/۸	.	ے/	ے/	.	عہ/	عہ/	عہ	.	
۹۳	۳۴۷۵	سید رضا حسین صاحب ایم ۔ اے ایل ۔ ایل بی وکیل محلہ قاضی واڑہ انبالہ شہر	"	/۸	.	ے/	ے/	.	ﷲ	ﷲ	للعہ		
۹۴	۳۴۷۶	سید حامد علی صاحب میونسپل کمشنر آنریری مجسٹریٹ محلہ قاضی واڑہ انبالہ شہر	"	/۸	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	ے	.	

نمبر شمار	نمبر رکنیت	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سال گذشتہ	سال حال	میزان	وصول: بقایا سال گذشتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	باقی	کیفیت
۹۵	۳۵۲۲	سید مرعباس صاحب جاگیردار موہنہ تحصیل بلب گڈھ ضلع گوڑگانوں	جنوری ۱۹۳۶ء	۸ر	۰	سے ر	سے ر	۰	عہ ر	عہ ر	عہ ر	۰	
۹۶	۳۵۷۸	سید محمد حسین صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس لائن حصار	اپریل ۱۹۳۶ء	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	سے ر	سے ر	۸/عہ	۰	بقایا وصول
۹۷	۳۶۰۵	سیدہ عابدہ بیگم صاحبہ مرحومہ بنت سید حسن بلتستانی ریڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	״	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	سے ر	سے ر	۸/عہ	۰	بقایا وصول
۹۸	۳۶۰۶	سید حسن صاحب بلتستانی ریڈر گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ	״	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	سے ر	سے ر	۸/عہ	۰	بقایا وصول
۹۹	۳۶۰۷	ذکاوت علی صاحب بی۔ اے کلرک آرمی ہیڈکوارٹر شملہ	״	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	سے ر	سے ر	۸/عہ	۰	
۱۰۰	۳۶۰۸	محمد علی صاحب بی۔ اے کمشنر کیٹر سنجولی شملہ	״	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	سے ر	سے ر	۸/عہ	۰	بقایا وصول
۱۰۱	۳۶۱۱	سید صاحب علیشاہ صاحب گردیزی زمیندار محلہ شاہ گردیز ملتان	״	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	۸/سے	۸/سے	عہ ر	۰	
۱۰۲	۳۶۱۲	سید مختار حسین شاہ صاحب گردیزی زمیندار اندرون بوہڑ دروازہ محلہ شاہ گردیز ملتان	مئی ״	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	عہ ر	عہ ر	سے ر	۰	
۱۰۳	۳۶۱۳	خواجہ احمد عباس صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی ۴۹ نئی ریڈی فیشن کاؤس جی جہانگیر بلڈنگ بالمقابل پیر جمبئی (وطن پانی پت)	״	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	للعہ	للعہ	۰	۰	
۱۰۴	۳۶۱۶	سردار کریم بخش صاحب حیدری جنرل سکرٹری پنجاب شیعہ کانفرنس تحصیل علی پور ضلع مظفر گڈھ	جون ״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	۰	
۱۰۵	۳۶۱۸	سید مجتبیٰ صاحب نقوی ٹرین کلرک این ڈبلیو ریلوے اسٹیشن منٹگمری	״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	۰	
۱۰۶	۳۶۱۹	سید احمد علی صاحب پوسٹ مین موہنہ تحصیل بلب گڈھ ضلع گوڑگانوں	״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	۸ر	۸ر	سے	۰	بقایا وصول
۱۰۷	۳۶۲۹	سید عاشق حسین صاحب جعفری گورنمنٹ پنشنر ورکس پانی پت	״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	۸/عہ	۸/عہ	۸/عا	۰	
۱۰۸	۳۶۳۰	مولانا مولوی مفتی سید محمد احمد صاحب شیخ عمار منزل سونی پت ضلع رہتک	•	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	عہ ر	عہ ر	۸/عا	۰	
۱۰۹	۳۶۳۱	سید مستغیر حسین صاحب جعفری زمیندار محلہ مشہد سونی پت ضلع رہتک	״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	۸/عا	۸/عا	عہ ر	۰	
۱۱۰	۳۶۳۲	خواجہ لطیف حسن صاحب آئی۔ ایس۔ ای ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجنیر لطیف منزل پانی پت	״	عہ ر	۰	معہ	معہ	۰	معہ ر	معہ ر	۰	۰	
۱۱۱	۳۶۳۳	خواجہ فرزند علی صاحب پانی پت	جولائی ״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	۸ر	۸ر	سے	۰	
۱۱۲	۳۶۳۴	چودھری حنیف الحسن خان صاحب انصاری ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس محلہ راجپوتان پانی پت	جون ״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	عہ ر	عہ ر	۸/عا	۰	
۱۱۳	۳۶۳۵	ماسٹر سید حمید حسین صاحب محلہ انصاریان پانی پت	״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	سے ر	سے ر	۸ر	۰	
۱۱۴	۳۶۳۶	سید ناظر حسن صاحب سب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ پانی پت ضلع کرنال	״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	۸/عا	۸/عا	عہ ر	۰	
۱۱۵	۳۶۳۷	خواجہ منظر علی صاحب انصاری محلہ انصار پانی پت	״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	۸/عا	۸/عا	عہ ر	۰	
۱۱۶	۳۶۳۸	آغا محمد عالم خان صاحب قزلباش ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس کرنال منزل پانی پت	״	۸ر	۰	۸/ہے	۸/ہے	۰	عہ ر	عہ ر	۸/عا	۰	۰

نمبر شمار	نمبر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: سابقہ بقایا	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان کل	وصول: گزشتہ فاضل	وصول: حال	وصول: میزان	باقی	فاضل	کیفیت
۱۱۷	۳۶۳۹	آغا غلام حیدر خانصاحب قزلباش کرنال منزل پانی پت	جون ۱۹۳۶ء	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۱۸	۳۶۴۰	سید حسن اکبر صاحب محلہ قاضی واڑہ شہر انبالہ	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۱۹	۳۶۴۱	شیخ فضل الٰہی صاحب ولد شیخ محمد شفیع صاحب محلہ خلوت شہر انبالہ	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۲۰	۳۶۴۲	ظفر حسین صاحب نقل نویس اردو محلہ قاضی واڑہ انبالہ	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	۸/	۸/	ہے/	۰	
۱۲۱	۳۶۴۳	سید ناصر علیشاہ صاحب محلہ قاضی واڑہ انبالہ شہر	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	۸/	۸/	ہے/	۰	
۱۲۲	۳۶۴۴	مولوی سید حمید علی صاحب محلہ قاضی واڑہ انبالہ شہر	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۲۳	۳۶۴۵	ایک مرد مومن بمعرفت مولوی سید ابرار حسین صاحب مسلم ہائی اسکول شہر انبالہ	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	صہ/	صہ/	۰	ہے۸/	
۱۲۴	۳۶۴۶	سید محمد حسین صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس محلہ قاضی واڑہ انبالہ شہر	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۲۵	۳۶۴۷	سید ہادی حسین صاحب پسر میر احمد علی صاحب محلہ قاضی واڑہ انبالہ شہر	جولائی "	۸/	۰	ہے/	ہے/	۰	۸/	۸/	ہے۸/	۰	
۱۲۶	۳۶۴۸	سید الطاف حسین صاحب پسر میر واجد علی صاحب محلہ قاضی واڑہ انبالہ شہر	"	۸/	۰	ہے/	ہے/	۰	۸/	۸/	ہے۸/	۰	
۱۲۷	۳۶۴۹	مولوی سید ابرار حسین صاحب مسلم ہائی اسکول انبالہ شہر	جون ۱۹۳۶ء	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	۸/	۸/	ہے/	۰	
۱۲۸	۳۶۵۰	سید ہادی حسین صاحب محلہ سیدان حسین منزل انبالہ شہر	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۲۹	۳۶۵۱	آغا نثار حسین خانصاحب قزلباش حسین منزل لدھیانہ	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	۰	
۱۳۰	۳۶۵۲	آغا سعادت حسین خانصاحب قزلباش حسین منزل حسین روڈ لدھیانہ	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۳۱	۳۶۵۳	آغا محمد یعقوب صاحب دواشی بی۔اے ایل ایل بی دواشی روڈ لدھیانہ	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۳۲	۳۶۵۴	آغا شہزادہ حسن صاحب قزلباش نیا محلہ لدھیانہ	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۳۳	۳۶۵۵	سید محمد حسین صاحب بخاری کوچہ سید محمد حسین سادات گنج لاہور	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	للعہ/	للعہ/		۸/	
۱۳۴	۳۶۵۶	سید امداد حسین شاہ صاحب گیلانی سادات منزل سادات گنج لاہور	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	للعہ/	للعہ/		۸/	
۱۳۵	۳۶۵۷	نواب سردار برکت علی خانصاحب قزلباش بیرون مستی دروازہ لاہور بیلی کوٹھی	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۳۶	۳۶۵۸	شیخ برکت علی صاحب دکاندار عینسازی سٹور معرفت آغا صاحب موچی دروازہ لاہور	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	۸/	۸/	ہے/	۰	
۱۳۷	۳۶۵۹	آغا سید مرتضیٰ شاہ صاحب رضوی القمی ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سادات منزل چوہٹہ مفتی باقر لاہور	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۳۸	۳۶۶۰	آغا محبوب علیشاہ صاحب ریٹائرڈ سب جج سادات گنج لاہور	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	۰	
۱۳۹	۳۶۶۱	ڈاکٹر محمد رضا سیفوا صاحب صدر انجمن اصغریہ پنجاب جسٹرڈ اسد منزل محلہ شیعیاں لاہور	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	عہ/	عہ/	ہے۸/	۰	
۱۴۰	۳۶۶۲	سید احتشام الدین علیشاہ صاحب اصغریہ اسٹریٹ چوک نواب صاحب لاہور	"	۸/	۰	ہے۸/	ہے۸/	۰	[illegible]	[illegible]	ہے۸/	۰	
۱۴۱	۳۶۶۳	خانصاحب سید احمد علیشاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شیرانوالہ دروازہ لاہور	"	عہ/	۰	مہ/	مہ/	۰	صہ/	عہ/	ے/	۰	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: سال حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سابقہ	وصول: سال حال	وصول: میزان	باقی	نمبر رسید	کیفیت
۱۴۲	۳۶۶۴	سید علی ظفر صاحب زیدی سب اوورسیر محکمہ آثار قدیمہ پرانا قلعہ لاہور	جولائی ۱۹۳۶ء	۸ر	.	ے ر	ے ر	.	عہ	عہ	ے ر	.	
۱۴۳	۳۶۶۵	میرزا مصطفیٰ علی صاحب ہمدانی ایڈیٹر سفینہ لاہور ساہن دا تا گنج کوچہ دولت مصطفیٰ منزل لاہور	جون "	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	ے ر	ے ر	۸ر	.	
۱۴۴	۳۶۶۶	آغا برکت علی صاحب نقوی بی۔اے ایل ایل بی وکیل منٹگمری	"	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	۸ر	۸ر	ے ر	.	
۱۴۵	۳۶۶۷	میرزا فدا حسین صاحب اسسٹنٹ ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع منٹگمری پنجاب	"	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	.	
۱۴۶	۳۶۶۸	سید ضمیر حسین صاحب نقل نویس منٹگمری	"	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	۸ر	۸ر	ے ر	.	
۱۴۷	۳۶۶۹	سید جعفر حسین صاحب وکیل منٹگمری	"	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	۸ر	۸ر	ے ر	.	
۱۴۸	۳۶۷۰	سید ناصر علیشاہ صاحب منٹگمری پنجاب	"	عا	.	للعہ	للعہ	.	للعہ	للعہ	.	.	
۱۴۹	۳۶۷۱	سید علی افضل صاحب منٹگمری پنجاب	"	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	عہ	عہ	ہے ۸ر	.	
۱۵۰	۳۶۷۲	سید دلدار علی صاحب ایم۔اے بی۔ٹی گورنمنٹ ہائی اسکول منٹگمری پنجاب	"	۸ر	.	ہے ر	ہے ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	عہ	.	
۱۵۱	۳۶۷۳	سید مہدی حسین شاہ صاحب گردیزی محلہ شاہ گردیز ملتان	"	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	عہ	عہ	ہے ۸ر	.	
۱۵۲	۳۶۷۴	سید محمد باقر شاہ صاحب گردیزی ذیلدار رئیس اعظم سالاروہن کہنہ چک حیدرآباد ڈاکخانہ سردارپور تحصیل کبیروالا ضلع ملتان	جولائی ۱۹۳۶ء	عہ	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے ر	.	.	
۱۵۳	۳۶۷۵	حکیم سید محمد ابراہیم صاحب موسوی المشہدی اندرون پاک دروازہ ملتان	جون "	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	۸ر	۸ر	ے ر	.	
۱۵۴	۳۶۷۶	سید نصیر محمد صاحب گردیزی بی۔اے محلہ شاہ گردیز ملتان	"	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	ے ر	ے ر	۸ر	.	
۱۵۵	۳۶۷۷	سید رکن عبداللہ شاہ صاحب گردیزی چک نمبر رنگ ڈالا ڈاکخانہ کبیروالا ضلع ملتان	جولائی "	۸ر	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے	.	.	
۱۵۶	۳۶۷۸	سید ریاض حسین صاحب گردیزی موضع امیرپور ڈاکخانہ ڈھاں کبیروالا ضلع ملتان	"	۸ر	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے ر	.	.	
۱۵۷	۳۶۷۹	سید حسین جہانیاں شاہ صاحب گردیزی بیرون بوہڑ دروازہ ملتان شہر	"	۸ر	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے ر	.	.	
۱۵۸	۳۶۸۰	خان صاحب میجر محمد سرور صاحب قزلباش سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل ملتان	جون "	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	.	
۱۵۹	۳۶۸۱	سید حسین شاہ صاحب گردیزی اندرون بوہڑ دروازہ محلہ شاہ گردیز شہر ملتان	"	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	۸ر	۸ر	ے ر	.	
۱۶۰	۳۶۸۲	مولوی سید حسن صاحب معلم شیعہ دینیات جھنگ گھمیانہ	"	۸ر	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے ر	۸ر	.	
۱۶۱	۳۶۸۳	سید محمد حسین صاحب رضوی اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس فاضلکا ضلع فیروزپور	جولائی "	۸ر	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے ر	.	.	
۱۶۲	۳۶۸۷	سید دلدار حسین شاہ صاحب زمیندار موضع بھابڑہ اعظم شاہ ڈاکخانہ کھائی پھیکی پور فیروزپور پنجاب	"	۸ر	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے ر	.	.	
۱۶۳	۳۶۸۸	سید صفدر حسین صاحب زیدی پٹواری کوچہ ڈاکٹر بوٹا مل شہر فیروزپور	"	۸ر	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے ر	.	.	
۱۶۴	۳۶۹۱	خواجہ اکبر حسین صاحب انصاری بی۔اے علیگ تحصیلدار گوہانہ ضلع رہتک	"	عہ	.	عہ ر	عہ ر	.	ے ر	ے ر	عہ	.	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا	مطالبہ: سال حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا	وصول: سال حال	وصول: میزان	باقی	فاضل	کیفیت
۱۶۵	۳۶۹۵	سید اختر عباس صاحب بی ایس سی ایگریکلچرل اسسٹنٹ ڈپٹی ڈائرکٹر ایگریکلچر جالندھر شہر	جولائی ۱۹۳۶ء	عہ ر	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے ر	ے ر	.	بقایا وصول ہو گیا
۱۶۶	۳۷۰۴	سید مظفر حسن صاحب زیدی کلرک محکمہ ڈاکخانہ فیروزپور شہر	اگست "	۸ر	.	عا ۸ر	عا ۸ر	.	ے ر	ے ر	.	۸ر	
۱۶۷	۳۷۰۵	سید حسن علی شاہ صاحب شہیدی الکاظمی کلرک ریلوے دفتر فیروزپور این ڈبلو آر	"	۸ر	.	عا ۸ر	عا ۸ر	.	ے ر	ے ر	.	۸ر	
۱۶۸	۳۷۰۶	سید محمد انور حسین صاحب آنریری متولی امام باڑہ کلاں فیروزپور شہر پنجاب	"	۸ر	.	عا ۸ر	عا ۸ر	.	ے ر	ے ر	.	۸ر	
۱۶۹	۳۷۱۴	محمد نواز خان صاحب اسسٹنٹ پنجاب سول سکرٹریٹ لاہور	"	۸ر	.	عا ۸ر	عا ۸ر	.	۸ر	۸ر	عا ر	.	
۱۷۰	۳۷۴۰	سید عبدالجلیل شاہ صاحب گردیزی حسن کوشک سول لائن ملتان	جنوری "	۸ر	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے ر	.	.	
۱۷۱	۳۷۴۱	سید شافع علی صاحب محلہ سوانیاں قصبہ ساڈھورہ ضلع انبالہ	جولائی "	عہ ر	.	ے ر	ے ر	.	للعہ ر	للعہ ر	عا ر	.	
۱۷۲	۳۷۶۰	بخت بیدار شاہ صاحب بی اے ایل ایل بی پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر پولیس جالندھر	اکتوبر "	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	.	
۱۷۳	۳۷۶۱	خواجہ نظیر حسن صاحب انصاری کلرک دفتر سول سرجن صاحب بہادر جالندھر	"	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	.	
۱۷۴	۳۷۷۰	سید افضال حسین صاحب جلکانوی ملازم پولیس ریلوے ملتان پاکپتن ضلع منٹگمری	نومبر "	۸ر	.	عہ ر	عہ ر	.	عہ ر	عہ ر	.	.	
۱۷۵	۳۷۷۱	سید نثار حسین صاحب سب انسپکٹر پولیس سی۔ آئی۔ ڈی اسپیشل اسٹاف شاہی قلعہ لاہور	"	۸ر	.	عہ ر	عہ ر	.	عہ ر	عہ ر	.	.	
۱۷۶	۳۷۷۲	سید ضامن علی صاحب ضلعدار محکمہ آرمی ایمونٹ گوجرہ ضلع لائل پور	جنوری ۱۹۳۶ء	۱۲ر	.	.	.	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	
۱۷۷	۳۸۰۱	سید خورشید حسین صاحب زیدی کچہری منصفی زیرہ فیروزپور پنجاب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۸ر	.	۸ر	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	عہ ر	عہ ر	
۱۷۸	۳۸۰۳	عنایت محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس تھانہ کوتوالی لدھیانہ پنجاب	نومبر "	عہ ر	.	عا ر	عا ر	.	عہ ر	عہ ر	عہ ر	.	
۱۷۹	۳۸۰۸	سید صادق مہدی صاحب شمسی سکنڈ کلرک دفتر پولیس ضلع گوڑگاؤں	"	۸ر	.	عہ ر	عہ ر	.	عہ ر	عہ ر	.	.	
۱۸۰	۳۸۰۹	شیخ منصب علی صاحب خانوادہ گوڑگانوی کلرک دفتر اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز	اکتوبر "	۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	.	
۱۸۱	۳۸۱۶	سید صغیر حسین صاحب سب انسپکٹر پولیس بڑوالا ضلع حصار	نومبر "	عہ ر	.	عا ر	عا ر	.	عا ر	عا ر	.	.	
۱۸۲	۳۹۲۳	مولوی محمد بشیر صاحب ابن مولوی امام علی صاحب مبلغ ٹیکسلا۔ پنجاب	دسمبر "	عہ ر	.	عہ ر	عہ ر	.	.	.	عہ ر	.	بقایا وصول
		صوبہ بہار											
۱	۸۴۶	خان بہادر ڈاکٹر سید علی حسن صاحب بانکی پور پٹنہ	اکتوبر ۱۹۱۵ء	عہ ر	.	عہ۵	عہ۵	.	عہ۵	عہ۵	.	.	
۲	۹۳۰	حاجی سید دلدار حسین صاحب ساکن بھیکو ڈاکخانہ چین پور ضلع شاہ آباد	"	عہ ر	عہ۵	عہ	للعہ۵	.	عہ	عہ۵	عہ	.	
۳	۹۳۶	سید مجتبیٰ حسین خان صاحب حاجی گنج پٹنہ سٹی	جولائی ۱۹۳۱ء	۸ر	.	ے ر	ے ر	.	ے ر	ے ر	.	.	
۴	۹۷۴	سید خورشید احسن صاحب ڈپٹی کلکٹر پورولیا ضلع مان بھوم	جنوری ۱۹۱۹ء	ے ر	عہ	سعہ	سعہ	.	اعہ	اعہ	عہ	.	
۵	۱۲۴۴	ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن میتن گھاٹ پٹنہ سٹی	"	۱۱ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	ہے ۸ر	ہے ۸ر	.	.	
۶	۱۳۳۵	سید علی مرتضیٰ صاحب انجینیر ساکن محلہ افضل پور پٹنہ	"	عا ۸ر	۵	۵	۵	.	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	عہ ۸ر	.	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا	مطالبہ: حال	مطالبہ: مجموعی	وصول: بقایا	وصول: حال	وصول: مجموعی	باقی	پیشگی	کیفیت
۷	۱۶۵۸	سید رضا حسین صاحب انسپکٹر پولیس صدر ڈاکخانہ پٹنہ	ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء	عہ/	.	عہ	عہ	.	.	.	عہ	.	
۸	۱۷۰۸	سید علی امیر صاحب ایگزیکٹو انجینیر آدم پور بھاگلپور	دسمبر "	عا	للعہ	للعہ	للعہ	.	للعہ	للعہ	.	.	
۹	۱۷۵۵	نواب سید علی سجاد صاحب متولی وقف گزار باغ پٹنہ	جنوری سنہ ۱۹۲۲ء	صہ/	عمہ	سہ	لسہ	.	لسہ	لسہ	.	.	
۱۰	۱۷۸۸	آنریبل جسٹس سید فضل علی صاحب جج ہائیکورٹ پٹنہ	جولائی "	صہ/	للعہ	سہ	ماصر	.	ے/	ے/	للعہ	.	بقایا وصول
۱۱	۱۷۹۴	خان بہادر سید احمد علی صاحب پنشنر ڈپٹی مجسٹریٹ مغلپورہ پٹنہ سٹی	"	عہ/	لعہ	عہ	ایعہ	.	صہ/	صہ/	عہ	.	
۱۲	۱۷۹۵	سید ممتاز حسین صاحب اوورسیر ڈاکخانہ سہسرام ضلع شاہ آباد	"	عہ/	محہ	عہ	عہ	.	لوعہ	لوعہ	.	.	
۱۳	۲۱۴۰	سید عنایت احمد صاحب ایس ڈی او مونگیر	دسمبر سنہ ۲۳ء	عہ/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۱۴	۲۲۳۰	نواب رضا علی خان صاحب رئیس حسین آباد مونگیر	"	عہ/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۱۵	۲۲۳۱	شاہ محمد اصغر صاحب عرف بقاتی ٹھیکیدار حسین آباد مونگیر	"	۸/	.	ے/	ے/	.	ے/	ے/	.	.	
۱۶	۲۴۰۷	میرزا حمید حسین صاحب فوٹوگرافر دھیانوال چھپرہ	جون سنہ ۱۹۲۵ء	۸/	.	ے/	ے/	ے/	.	ے/	.	.	
۱۷	۲۴۱۳	سید شریف حسین صاحب زیدی الواسطی ہیڈ مدرس مڈل انگلش اسکول اورائی ضلع مظفرپور ڈاکخانہ راجکنڈ	اگست سنہ ۱۹۲۵ء	۸/	عہ	ے/	عہ	.	لعہ	لعہ	لعہ	.	بقایا بااقساط ادا فرمارہے ہیں۔
۱۸	۲۶۵۰	میر سید علی خان صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل پٹنہ	جولائی سنہ ۱۹۲۸ء	عہ/	سہ	عہ	عہ	.	.	.	عہ	.	
۱۹	۲۷۹۱	میر سید علی حیدر صاحب مولوی فاضل و صدر الافاضل مدیر رسالہ اصلاح کھجوہ ضلع سارن	جون سنہ ۱۹۳۰ء	عہ/	لعہ	عہ	رسہ	.	عہ	عہ	عہ	.	بقایا بااقساط ادا فرمارہے ہیں
۲۰	۲۸۱۲	مسٹر سید سلطان احمد صاحب بیرسٹر سلطان پیلس پٹنہ	اپریل سنہ ۱۹۳۱ء	صہ/	.	سہ	سہ	عہ	.	صہ	للعہ	.	
۲۱	۲۸۳۰	سید محمد حسین صاحب پروفیسر سائنس کالج پٹنہ	جنوری "	عہ/	عہ	عہ	للعہ	.	.	.	للعہ	.	
۲۲	۲۸۳۴	حکیم سید محمد صالح صاحب افضل پور پٹنہ	اگست "	۸/	عہ	ے/	عہ	.	عہ	عہ	ے/	.	
۲۳	۲۸۳۵	سید زین العابدین صاحب منصف جموئی ضلع مونگیر	"	۸/	ے/	ے/	عہ	.	ے/	ے/	ے/	.	
۲۴	۲۸۳۶	سید نصیر حیدر صاحب کلرک ریونیو ڈیپارٹمنٹ سکریٹریٹ پٹنہ	جولائی "	۸/	صہ/	ے/	لعہ	.	عہ/	عہ/	لسہ	.	
۲۵	۲۸۳۸	سید اطہر حسین صاحب ڈایٹ کلرک میڈیکل کالج بانکی پور پٹنہ	اگست "	۸/	۱عہ	ے/	لعہ	.	.	.	لعہ	.	
۲۶	۲۸۴۰	سید امتیاز حسین صاحب وکیل عدالت دیوانی باقر گنج بانکی پور پٹنہ	جولائی "	۸/	.	ے/	ے/	.	.	.	ے/	.	
۲۷	۲۸۴۲	نواب سید محمد باقر علی خان صاحب رئیس حسین آباد مونگیر	جنوری "	۱۲/	.	لعہ/	لعہ/	.	لعہ/	لعہ/	.	.	
۲۸	۲۸۴۵	نواب محمد جابر علی خان صاحب متولی وقف حسین آباد مونگیر	ستمبر "	عہ/	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۲۹	۲۸۵۵	ڈاکٹر محمد حسین صاحب ایف۔ آر۔ سی۔ ایس وغیرہ اگزیبیشن روڈ۔ پٹنہ	اکتوبر "	عہ سالانہ	.	عہ	عہ	عہ ۱۲/	عہ	للعہ ۱۲/	.	عہ ۱۲/	
۳۰	۲۸۶۰	سید غلام مصطفیٰ صاحب مدرس اول مدرسہ سلیمانیہ گذری پٹنہ	"	۸/	عہ ۸/	سہ	عہ ۸/	.	.	.	عہ ۸/	.	
۳۱	۲۸۶۲	مولوی سید علی حسین صاحب وکیل سیوان ضلع سارن	جنوری سنہ ۱۹۳۲ء	۸/	للعہ	ے/	لسہ	.	صہ/	صہ/	صہ/	.	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شمولیت	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ: بقایا	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا	وصول: حال	وصول: پیشگی	باقی	پیشگی	کیفیت
۳۲	۲۸۶۵	مولوی سید مہدی حسین صاحب ڈسٹرکٹ صدر قانونگو کلکٹری پٹنہ	دسمبر ۱۹۳۱ء	۸ر	لعہ	ے ر	۹عہ	۰	۰	۰	۹عہ	۰	
۳۳	۲۸۷۹	سید محمد اصغر صاحب رضوی تحصیلدار راجگیر ضلع پٹنہ	اکتوبر ۳۲ء	عہ ر	۰	عہ	عہ	۰	۰	۰	عہ	۰	
۳۴	۳۱۸۸	سید رضا قاسم صاحب مختار حال مقیم حسین آباد جپلا ضلع پلاموں	ستمبر ۳۴ء	۸ر	عہ ر	ے ر	عہ	۰	۰	۰	عہ	۰	
۳۵	۳۲۲۶	سید وصی حیدر صاحب بلگرامی ہیڈ مولوی کالیجیٹ اسکول محلہ کمرہ مظفر پور بہار	نومبر ۳۲ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	ے ر	ے ر	ے ر	۰	۰۰	
۳۶	۳۲۵۳	خان بہادر سید احسن علی صاحب ڈی ایس پی - پورنیہ	جنوری ۳۵ء	عا ر	۰	للعہ	للعہ	عا ر	عہ	للعہ	۹عہ ر	۰	بقایا وصول
۳۷	۳۲۷۲	سید انیس اشرف صاحب بی-اے اسکول سب انسپکٹر محلہ کمرہ مظفر پور	،،	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	بر	بر	۸ر	۰	،،
۳۸	۳۲۸۷	شاہ نثار حسین صاحب محمد پور نونہی ڈاکخانہ راجگیر ضلع پٹنہ	،،	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۰	۰	ے ر	۰	
۳۹	۳۳۱۹	سید ضمیر حسین صاحب عشروی محلہ چندواڑہ مظفر پور	جولائی ،،	۸ر	عہر	ے ر	۸عہ	۰	عہ ر	عہ ر	۸عہ	۰	
۴۰	۳۳۲۰	رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈپٹی سید احمد نواب صاحب محلہ کمرہ مظفر پور	،،	عہ ر	۰	عہ	عہ	۰	ے	ے	للعہ	۰	
۴۱	۳۳۳۵	سید مرتضی علی صاحب بمعرفت آنریبل جسٹس سید فضل علی صاحب جج پٹنہ	،،	عا ر	للعہ	عہ	عہ	۰	لوعہ	لعہ	لعہ	۰	بقایا وصول
۴۲	۳۳۳۸	سید جعفر حسین صاحب بلگرامی اردو ٹیچر بورڈ پرائمری اسکول سکرا اسکول ڈاکخانہ ڈھولی ضلع مظفر پور	اگست ،،	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۸عہ	۸عہ	للعہ	۰	
۴۳	۳۳۴۰	ماسٹر کریم بخش صاحب مڈل انگلش اسکول ضلع مظفر پور	نومبر ،،	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	عہ ر	عہ ر	صہ ر	۰	
۴۴	۳۳۴۱	سید اصغر حسین صاحب عرف اسومیاں محلہ کمرہ مظفر پور	دسمبر ،،	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۸عہ	۸عہ	للعہ	۰	
۴۵	۳۳۴۲	سید منظور حسین صاحب ڈسٹرکٹ قانونگو محلہ چندواڑہ مظفر پور	،،	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۸عہ	۸عہ	للعہ	۰	
۴۶	۳۳۸۲	شیخ علی بخش صاحب کربلائی تاجر دسجادہ حسین آباد ڈاکخانہ حسین آباد ضلع مونگیر	جنوری ۳۶ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۸ر	۸ر	صہ ر	۰	
۴۷	۳۳۸۳	سید کاظم حسین صاحب ہیڈ کلرک رجسٹری آفس ڈھاکا ضلع چمپارن	دسمبر ۳۵ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	۸عہ	۸عہ	للعہ	۰	
۴۸	۳۳۸۴	سید انصار حسین صاحب پیشکار رجسٹری محلہ چندواڑہ مظفر پور	جنوری ۳۶ء	۸ر	۰	ے ر	ے ر	۰	عا ۸ر	عا ۸ر	۸عہ	۰	
۴۹	۳۳۸۵ (۱۱۱۶)	سید محمد امیر صاحب بلگرامی زمیندار محلہ کمرہ مظفر پور	دسمبر ۳۵ء	۸ر	للعہ	ے ر	سہ	۰	للعہ ۸ر	للعہ ۸ر	لعہ	۰	بقایا باقساط ادا فرمائیں
۵۰	۳۳۸۶	سید احمد نواب صاحب ڈپٹی کلکٹر ریٹائرڈ بیرسٹر متولی وقف نواب سید محمد تقی خان صاحب مرحوم محلہ کمرہ مظفر پور	جنوری ۳۶ء	عا ر	۰	للعہ	للعہ	۰	ے ر	ے ر	عہ	۰	
۵۱	۳۵۵۵	جناب سید ظہیر احمد صاحب پی ان ڈبلو ریلوے سمتی پور دربھنگہ	فروری ،،	۸ر	۰	۸عہ	۸عہ	۰	عہ ر	عہ ر	۸للعہ	۰	
۵۲	۳۵۵۶	جناب سید حسن امام صاحب ٹیچر مڈل اسکول جھنکرا ایم-ای-ای ڈی ضلع مظفر پور ڈاکخانہ ڈھولی	،،	۸ر	۰	۸عہ	۸عہ	۰	۸ر	۸ر	صہ ر	۰	
۵۳	۳۵۷۱	مولوی خورشید حسین صاحب مجتہد العصر شیعہ مسجد گیا	اپریل ۳۶ء	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	۸ر	۸ر	للعہ	۰	
۵۴	۳۵۸۴	مولوی سید ابرار حسین صاحب پاروی مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ	،،	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	عا ر	عا ر	۸عا	۰	
۵۵	۳۵۸۹	سید غلام محمد صاحب اسلگ مولوی سیتامڑھی ضلع مظفر پور	مارچ ،،	۸ر	۰	صہ ر	صہ ر	۰	۸عہ	۸عہ	۸ے	۰	
۵۶	۳۵۹۰	سید ضمیر حسن صاحب مالک حیف شو فیکٹری و سکریٹری انجمن عباسیہ شدھن پور محلہ موتی جھیل حیف شو فیکٹری مظفر پور	اپریل ،،	۸ر	۰	للعہ	للعہ	۰	للعہ	للعہ	۰	۰	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ			وصول			باقی	پیشگی	کیفیت
					[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
۵۷	۳۵۹۱	سید ابو الحسن صاحب نقوی داروغہ محل نواب کوٹھی ڈاکخانہ چوہٹہ بانکی پور پٹنہ	اپریل ۳۶ء	۸/	۰	للعہ	للعہ	۰	عہ/	عہ/	[illegible]	۰	
۵۸	۳۵۹۳	شیخ محمد عبد المجید صاحب مومن اردو ٹیچر مڈل اسکول میر بستہ ڈاکخانہ سنگھی جھپی	″	۸/	۰	للعہ	للعہ	۰	۸/	۸/	للعہ	۰	
۵۹	۳۵۹۹	ابو الخلیل مولوی سید رضا حسین صاحب رضوی حسینی مشنری امام جامع مسجد ضلع دربھنگہ علی نگر بھیکپور ڈاکخانہ چین پور ضلع سارن	مئی ″	۸/	۰	للعہ	للعہ	۰	للعہ	للعہ	۰	۰	
۶۰	۳۶۲۰	نواب سید تقی میر صاحب زمیندار حاجی گنج پٹنہ سٹی	جولائی ″	۸/	۰	سے/	سے/	۰	عہ/	عہ/	عہ/	۰	
۶۱	۳۶۲۲	جناب سید تقی حسن صاحب اسٹیشن ماسٹر اولاپور بی این ڈبلیو حسین گنج ضلع سارن	مئی ″	۸/	۰	للعہ	للعہ	۰	سہ/	سہ/	سہ/	۰	
۶۲	۳۶۹۳	سید فضل حسن صاحب جعفری زمیندار میونسپل کمشنر محلہ برہمن پورہ مظفرپور	جولائی ″	۸/	۰	سے/	سے/	۰	سے/	سے/	۰	۰	
۶۳	۳۶۹۴	سید نقی حسن صاحب جعفری زمیندار محلہ برہمن پورہ ضلع مظفرپور	″	۸/	۰	سے/	سے/	۰	سے/	سے/	۰	۰	
۶۴	۳۷۰۲	سید علی اکبر صاحب رضوی انسپکٹر آف آئین سکریٹری انجمن عباسیہ محلہ کمرہ مظفرپور	اگست ″	۸/	۰	[illegible]	[illegible]	۰	عا/	عا/	۰	۰	
۶۵	۳۷۲۸	میرزا نظیر حسین صاحب رئیس لال پھاٹک مظفرپور				[illegible]	[illegible]	۰	عہ/	عہ/	۰	[illegible]	
۶۶	۳۷۴۸	خانصاحب سید عزیز الحسن صاحب اختر انسپکٹر پولیس بھاگلپور	جنوری ″	۸/	۰	سے/	سے/	۰	سے/	سے/	سے/	۰	
۶۷	۳۷۶۸	سید مہدی حسن صاحب نقوی ناظر جی کچہری موتی ہاری ضلع چمپارن	اکتوبر ″	۸/	۰	عہ/	عہ/	۰	عا/	عا/	۰	۸/	
۶۸	۳۸۱۰	سید علی امام صاحب کلرک ایس۔ڈی۔او ٹیلیگراف مظفرپور	دسمبر ″	۰	۰	۸/	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۰	
۶۹	۳۸۱۱	سید ممتاز حسین صاحب بی۔اے سب رجسٹرار ڈاکخانہ مشترک ضلع سارن	نومبر ″	۸/	۰	عہ/	عہ/	۰	عہ/	عہ/	۰	۰	
۷۰	۳۸۳۱	نواب سید علی میاں صاحب پسر نواب زادہ سید محمد مہدی صاحب پٹنہ	دسمبر ″	۸/	۰	۸/	۸/	۰	[illegible]	[illegible]	۸/	۸/	
۷۱	۳۸۶۳	نواب سید فرزند علی صاحب پسر نواب زادہ سید محمد مہدی صاحب پادری کی حویلی پٹنہ	دسمبر	۸/	۰	۸/	۸/	۰	۰	۸/	۸/	۰	بقایا وصول

ممبران صوبہ بنگال

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شرکت	شرح چندہ ماہواری	مطالبہ			وصول			باقی	پیشگی	کیفیت
۱	۱۶۲۳	مولوی سید وزیر علی صاحب ریلوے سینیٹری انسپکٹر بردوان	جولائی ۲۱ء	عہ/	سعہ	ع۵	ع۵	۰	۰	۰	ع۵	۰	
۲	۲۱۵۷ / ۳۸۳۸	خان بہادر ڈاکٹر سید اعجاز حسین صاحب جعفری پی۔ایچ۔ڈی لندن متولی امام باڑہ محسنیہ ہگلی	دسمبر ۱۳ء	عہ/	للعہ	عا/	ع۵	۰	عہ	ع۵	ع۵	-	نومبر ۳۶ سے وعدہ ممبری قبول کی اور [illegible] عطا فرماتے ہیں۔
۳	۳۳۰۱	عبد الحی صاحب ۲ ایف قمرس سکنڈ لین ڈاکخانہ بہو بازار کلکتہ	جون ۳۵ء	۸/	۰	سے/	سے/	عا/	۰	عا/	[illegible]	۰	
۴	۳۴۱۷	ڈاکٹر سید عباس علی صاحب موسوی ہومیوپیتھ ۱۶ تیس فیکٹری لین انٹالی کلکتہ	نومبر	عہ/	۰	ع۵	ع۵	۰	عا/	عا/	عہ	۰	
۵	۳۴۱۸	سید ظفر حسین صاحب کلرک کنٹرولر آرمی فیکٹری اکاؤنٹ ۶ اسپلانیڈ ایسٹ کلکتہ	″	عہ/	عہ/	ع۵	ع۵	۰	۰	۰	ع۵	۰	
۶	۳۴۱۹	سید مظہر حسین صاحب ۱۶ فری سکول اسٹریٹ کلکتہ	″	۸/	۰	ے/	ے/	۰	۰	۰	ے/	۰	
۷	۳۴۵۸	ممتاز حسین صاحب سید مولوی ہارٹ انگلش ہائی اسکول کچڑا پاڑہ ۲۴ پرگنہ بنگال	″	۸/	۰	ے/	ے/	۰	۰	۰	ے/	۰	

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبران صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ شرکت	شرح چندہ	مطالبہ: بقایا	مطالبہ: سال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا	وصول: سال	وصول: میزان	باقی	پیشگی	کیفیت
۸	۳۳۵۹	میرزا محمد جعفر صاحب شیرازی ۱۲۵ رنگ لال اسٹریٹ خضر پور شہر کلکتہ	دسمبر ۱۹۳۵ء	۸ر	۰	ےر	ےر	۸ر	۰	۸ر	جر	۰	
۹	۳۳۶۰	سید جواد حسین صاحب ۱۵ ہریسن روڈ کلکتہ	"	۸ر	۰	ےر	ےر	۸ر	جر	ےر	۰	۰	
۱۰	۳۳۸۷	سید امیر حیدر صاحب زیدی اسٹنوگرافر ہوم ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کلکتہ	نومبر "	۸ر	عا	ےر	سے	۰	سے	سے	۰	۰	
۱۱	۳۳۸۸	سید خوشنود حسین صاحب اسسٹنٹ لوکل سلف گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ بنگال کلکتہ	جنوری ۱۹۳۶ء	۸ر	۰	ےر	ےر	۰	ےر	ےر	۰	۰	
۱۲	۳۵۰۹	چودھری ناصر علیخاں صاحب ایم۔ اے بی ٹی لیکچرار کلکتہ یونیورسٹی ۴۴ فیشب چند اسٹریٹ کلکتہ	"	۸ر	۰	ےر	ےر	۰	ےر	ےر	۰	۰	
۱۳	۳۵۹۴	سید علی جعفر صاحب کسٹم آفیسر نمبر ۲ تانتی بگان لین کلکتہ ڈاکخانہ انٹالی	مئی "	عہ	۰	سے	سے	۰	سے	سے	۰	۰	

ممبران صوبہ ممالک متوسط

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبران صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ شرکت	شرح چندہ	مطالبہ: بقایا	مطالبہ: سال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا	وصول: سال	وصول: میزان	باقی	پیشگی	کیفیت
۱	۳۰	سید غلام تقی صاحب کاظمی پروفیسر مارلس کالج صدر بازار ناگپور	جون ۱۹۰۳ء	للعہ	۰	للعہ	للعہ	۰	للعہ	للعہ	۰	۰	
۲	۳۵۲	سید مجاہد حسین صاحب زیدی اسسٹنٹ سیشن جج مہاگپور ضلع ہوشنگ آباد	اپریل "	۱۳ر	ربعہ	لعہ ۱۲ر	لعہ	۰	۰	۰	لعہ	۰	
۳	۴۴۱	سید معصوم علی صاحب سپرنٹنڈنٹ بارسال اسٹیشن نرسنگپور سی پی	" ۱۹۱۵ء	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۴	۱۷۴۴	آغا علی حیدر صاحب تحصیلدار نرسنگھ آباد سی پی	جنوری ۱۹۱۲ء	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	
۵	۲۵۵۰	شیخ علی عباد صاحب ٹیکسمین انچارج جی آئی پی ریلوے اسٹیشن جبلپور	نومبر ۱۹۲۶ء	۸ر	۰	ےر	ےر	۰	۰	۰	ےر	۰	
۶	۲۵۷۳	سید ہادی حسن صاحب زیدی فارسٹ رینج آفیسر ڈاکخانہ مہندسی ضلع اکولہ۔ برار	جون ۱۹۲۶ء	۸ر	۰	ےر	ےر	۰	ےر	ےر	۰	۰	
۷	۸۶۳ / ۳۲۸۴	سید آل حسن صاحب انسپکٹر آف ورکس جی آئی پی ریلوے بھوساول	جنوری ۱۹۲۵ء	عا	۰	للعہ	للعہ	۰	للعہ	للعہ	۰	۰	
۸	۳۳۲۱	مولوی مظفر یزدانی صاحب آنریری مجسٹریٹ نرسنگپور	جولائی ۱۹۳۵ء	۸ر	۰	صہ	صہ	۰ر	صر	صر	۸ر	۰	
۹	۳۳۲۲	سید نشتر تقی صاحب گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس جبلپور	"	۸ر	۰	ےر	ےر	۰	ےر	ےر	۰	۰	
۱۰	۳۳۴۳	ماسٹر سید آل حیدر صاحب جعفری [illegible]	اگست ۱۹۳۵ء	۸ر	۰	ےر	ےر	ہہ	عا	ےر	۰	۰	
۱۱	۳۳۴۳	سید شفیق علی صاحب کلرک محکمہ جنگلات [illegible]	"	۸ر	۸ہر	ےر	لعہ	۰	ےر	ےر	ہہ	جر	نومبر ۱۹۳۵ء تک کا بقایا خارج کیا گیا
۱۲	۳۳۴۴	سید آل احمد صاحب جعفری ریونیو انسپکٹر سید معین ملک کھنڈوہ سی پی	"	۸ر	للعہ	ےر	۱۵ر	۰	۰	۰	۱۵ر	۰	
۱۳	۳۳۴۸	سید نوش حسین صاحب نقوی ایم۔ اے۔ بی ٹی اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول ایلچپور برار	ستمبر ۱۹۳۵ء	۸ر	عہ	ےر	۱۲ر	۰	صر	صر	عا	۰	
۱۴	۳۳۷۲	میرزا محمد کاظم صاحب اسسٹنٹ ماسٹر رابرٹسن انڈسٹریل اسکول جبلپور سی پی	"	عہ	عہ	۸ہر	۸ہر	۰	لعہ	لعہ	۰	۸ر	
۱۵	۲۵۶۷	سید منظور حسین صاحب انسپکٹر پولیس اسٹیشن باری ٹاکلی ضلع اکولہ۔ برار	مارچ "	۱۲ر	۰	۸ہر	۸ہر	۰	۱۲ر	۱۲ر	۱۲ر	۰	
۱۶	۳۷۲۴	سید نقی حسن صاحب نقوی ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر ممالک متوسط	اگست "	عہ	۰	صر	صر	۰	عہ	عہ	للعہ	۰	

ممبران صوبہ سرحدی

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	شرح	مطالبہ بقایا	مطالبہ حال	مطالبہ پیشگی	وصول بقایا	وصول حال	وصول پیشگی	بقایا	پیشگی	کیفیت
۱	۹۶۰	ڈاکٹر سید اختر حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن ان ڈی ہاسپٹل کوہاٹ	نومبر ۱۹۱۵ء	عہ	عہ	عہ	محہ	.	سعہ	سعہ	محہ	.	
۲	۲۳۶	سید شفار احمد صاحب نقوی اے ایم ایس ورکشاپ پشاور چھاؤنی	مارچ ۱۹۲۴ء	عہ	عا	للعہ	للعہ	.	.	.	للعہ	.	
۳	۲۴۶۱	سردار نواب علیخان صاحب زاہد قزلباش ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سی آئی ڈی دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر انٹیلیجنس پشاور	اپریل ۱۹۲۶ء	عاَر	لعہ	للعہ	لعہ	.	.	.	لعہ	.	
۴	۲۴۶۶	آغا سید علیشاہ صاحب رضوی جنرل سکریٹری انجمن اثنا عشری محلہ نوشیرہ کوبان پشاور	"	۸ر	.	۸ر	۸ر	.	۸ر	۸ر	.	.	
۵	۲۴۷۱	میرزا عبدالکریم صاحب محافظ دفتر محلہ سرا سیر پشاور	"	۸ر	.	۸ر	۸ر	.	۸ر	۸ر	.	.	
۶	۳۱۶۸	ملک گلزار حسین صاحب کیانی سپرنٹنڈنٹ پولیس بنو	جون ۱۹۳۴ء	عہ	.	عہ	عہ	صہ	.	صہ	محہ	.	بقایا وصول
۷	۳۲۱۵	غلام رسول صاحب ملازم گورنمنٹ ہاؤس معرفت سید علیشاہ صاحب رضوی محلہ نوشیرہ کوبان پشاور	ستمبر ۱۹۳۴ء	۸ر	.	۸ر	۸ر	.	۸ر	۸ر	.	.	
۸	۳۴۴۹	سید میر فیض علیشاہ صاحب (جائنٹ سکریٹری ینگ مین شیعہ ایسوسی ایشن کوہاٹ) الکٹرک بجلی گھر سنٹرل جیل ہری پور ہزارہ	اکتوبر ۱۹۳۵ء	۸ر	.	۸ر	۸ر	عہر	.	عہر	للعہر	.	
۹	۳۴۵۰	مستری محمد شریف صاحب فٹر بجلی گھر سنٹرل جیل ہری پور ہزارہ	"	۸ر	.	۸ر	۸ر	عہر	.	عہر	للعہر	.	
۱۰	۳۶۹۹	سید نذر حسین شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی ٹانک ڈیرہ اسماعیل خان	جون ۱۹۳۶ء	۸ر	.	عہر	عہر	.	عہر	عہر	عا	.	بقایا وصول
۱۱	۳۷۳۸	سردار حاجی خان محمد خان صاحب کھوسہ ذیلدار میموری تحصیل وضلع ڈیرہ غازیخان ڈاکخانہ چوٹی جام قائم والا	اکتوبر "	۸ر	.	عہر	عہر	.	عہر	عہر	.	۸ر	

صوبہ بلوچستان

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	شرح	مطالبہ بقایا	مطالبہ حال	مطالبہ پیشگی	وصول بقایا	وصول حال	وصول پیشگی	بقایا	پیشگی	کیفیت
۱	۳۳۶۸	سید محمد علیشاہ صاحب کاظمی گیسفورڈ اسکول کوئٹہ بلوچستان	ستمبر ۱۹۳۵ء	۸ر	.	۸ر	۸ر	.	۸ر	۸ر	۸ر	.	

ممبران ریاست حیدرآباد دکن

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	شرح	مطالبہ بقایا	مطالبہ حال	مطالبہ پیشگی	وصول بقایا	وصول حال	وصول پیشگی	بقایا	پیشگی	کیفیت
۱	۲۴۵۰	ڈاکٹر حاجی حیدر علیخان صاحب ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔ ای پرنسپل عثمانیہ میڈیکل کالج حیدرآباد دکن	جنوری ۱۹۲۶ء	عا ۸ر	.	سعہ	سعہ	.	سعہ	سعہ	سعہ	.	.
۲	۲۶۲۱	سید ابوالحسن صاحب رضوی بی۔ اے۔ ایم۔ آر۔ اے سی سررشتہ دار اول تعلقدار حیدرآباد دکن	" ۱۹۲۵ء	عا	.	للعہ	للعہ	۸ر	سعہ	سعہ	سعہ	.	محہ
۳	۲۷۴۹	خضر علی شریف صاحب جی۔ ڈی۔ اے۔ آر۔ اے جوبلی ہلز خیرت آباد حیدرآباد دکن	دسمبر "	عہ	.	لعہ	لعہ	سعہ	سعہ	سعہ	سعہ	.	لعہ لعہ
۴	۲۸۰۹	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حاجی حیدر علیخان صاحب پرنسپل عثمانیہ میڈیکل کالج حیدرآباد	اپریل ۱۹۳۱ء	عہ	عہ	عہ	لعہ	.	عہ	عہ	عہ	لعہ	.
۵	۳۱۲۵	مرزا مہدی علی صاحب بی۔ اے انجینئر واٹر ورکس رائچور حیدرآباد دکن	دسمبر ۱۹۳۳ء	عہ	لعہ	لعہ	للعہ	.	.	.	للعہ	.	

نمبر شمار	نمبر رکنیت	نام ممبران صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ رکنیت	شرح چندہ	مطالبہ			وصول			[illegible]	[illegible]	کیفیت
					[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
۶	۳۱۲۶	مسز خضر علی شریف جوبلی ہلز خیرت آباد حیدرآباد دکن	دسمبر ۳۳ء	۸ر	[illegible]	[illegible]	عہ	.	عہ	عہ	۸ر	.	
۷	۳۱۶۹	ڈاکٹر خیر النسا بیگم صاحبہ لیڈی ڈاکٹر سول ہسپتال اورنگ آباد حیدرآباد دکن	جون ۳۴ء	عہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	.	[illegible]	.	
۸	۳۱۷۶	آغا سرفراز حسین صاحب وکیل درجہ اول ساکن پربھنی دکن	جولائی ۳۴ء	۸ر	.	[illegible]	۸ر	.	للعہ	للعہ	[illegible]	.	
۹	۳۳۲۵	سید محمد حسین صاحب زیدی السامانی وکیل پربھنی دکن	جولائی ۳۵ء	۸ر	.	[illegible]	۸ر	.	عہ	عہ	عہ	.	
۱۰	۳۳۲۶	میرزا باقر علی بیگ صاحب مہتمم خزانہ ضلع پربھنی دکن	"	عہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	.	[illegible]	.	
۱۱	۳۳۵۴	میر سید علی صاحب منیجر حیدرآباد انجنیرنگ ہاؤس حیدرآباد دکن	ستمبر ۱۹۳۵ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	
۱۲	۳۳۵۵	سید الطاف حسین صاحب ایم۔ اے نائب مہتمم محکمہ سیاسیات سرکار عالی ۲۵۱ کوچہ ڈاکٹر جگناتھ پرانی حویلی حیدرآباد دکن	اگست "	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	عہ	عہ	[illegible]	.	بقایا باقساط وصول ہوگا
۱۳	۳۳۵۶	سید احسان حسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آبکاری باغ مرلیدھر حیدرآباد دکن	"	عہ	.	[illegible]	[illegible]	عہ	لعہ	[illegible]	[illegible]	.	
۱۴	۳۳۸۳	مولوی سید ظفر مہدی صاحب جونپوری صدر الاذاضل توسط جناب مولوی نجم الحسن صاحب مقام کنڈل واڑی ضلع ناندیڑ دکن	ستمبر ۳۵ء	۸ر	[illegible]	۸ر	[illegible]	.	۸ر	۸ر	[illegible]	.	
۱۵	۳۳۸۴	مولوی شرف حسین صاحب مترجم دفتر تعلیمات انگریزی بازار نوبت حیدرآباد دکن	اکتوبر "	۸ر	[illegible]	۸ر	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	۸ر	.	
۱۶	۳۳۸۵	سید اعجاز علی صاحب موسوی سب انسپکٹر پولیس توسط مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن	ستمبر "	۸ر	[illegible]	۸ر	[illegible]	.	۸ر	[illegible]	۸ر	.	
۱۷	۳۳۸۶	مولوی سید عباس حسین صاحب مہتمم کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن	"	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	۸ر	.	بقایا باقساط وصول ہوگا
۱۸	۳۴۱۵	علی نواز صاحب صدی مددگار افسر محکمہ تاجری پیشہ بلدہ حیدرآباد دکن	[illegible]	۸ر	.	[illegible]	۸ر	.	.	.	۸ر	.	
۱۹	۳۶۰۹	سید تقی حسین صاحب نائب مہتمم [illegible] بھونگیر ریاست نظام دکن	اپریل "	۸ر	.	[illegible]	للعہ	.	للعہ	للعہ	.	.	
۲۰	۳۷۴۵	مولوی سید ضیاء الحسن صاحب عبقاتی موسوی توسط مولوی سید نجم الحسن صاحب مجسٹریٹ کنڈل واڑی ضلع ناندیڑ دکن	ستمبر "	عہ	.	للعہ	للعہ	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	
۲۱	۳۷۵۰	سید علی نظیر صاحب کنتوری جمعدار پولیس اسٹیشن [illegible] جگتیال ضلع کریم نگر	نومبر "	۸ر	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۲۲	۳۷۵۱	سید محمد رضا صاحب کاظمی مددگار اکاؤنٹنٹ صدر مزرعہ حمایت ساگر حیدرآباد دکن	"	۸ر	.	عہ	عہ	.	عہ	عہ	.	.	
۲۳	۳۷۶۹	سید علی جعفر صاحب صیغہ دار کلیات ضلع ناندیڑ دفتر اول تعلقداری حیدرآباد دکن	"	۸ر	.	عہ	عہ	.	۸ر	۸ر	.	۸ر	
۲۴	۳۷۹۶	سید غلام عباس صاحب کرمانی اہلکار معتمدی سیاسات سرکار عالی حیدرآباد دکن	"	۸ر	.	عہ	عہ	.	۸ر	۸ر	.	۸ر	
۲۵	۳۸۱۵	سید اخلاق حسین صاحب وقار مترجم نظامت طبابت وصحت عامہ حیدرآباد دکن	جنوری ۳۶ء	۸ر	.	.	.	.	۸ر	۸ر	.	.	
۲۶	۳۸۲۳	سید مقبول حسین صاحب مستاجر باربرداری پٹی تعلقہ کھمم میٹ ضلع ورنگل ریاست حیدرآباد دکن	اکتوبر ۳۶ء	۸ر	.	۸ر	۸ر	.	[illegible]	[illegible]	.	۸ر	

ممبران دیگر ریاست خود مختار

نمبر شمار	نمبر رجسٹری	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ	مطالبہ: بقایا سابقہ	مطالبہ: سال حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سابقہ	وصول: سال حال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۱	۴۴	خلیفہ سید محمد ہاشم صاحب ریاست پٹیالہ	جنوری ۱۹۱۳ء	۱۰/	•	۸عہ/	۸عہ/	•	۲عہ/	۲عہ/	•	۱۰/	
۲	۵۵	خلیفہ سید محمد مسلم صاحب ریاست پٹیالہ	"	۹/	۸عہ/	۱۲ے/	۴عہ/	•	عہ/	عہ/	۴ے/	•	
۳	۳۴۴	سید محمد رضا حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ سی۔ دی۔ ڈپٹی کمشنر بادہا ؤس مالیر کوٹلہ	اگست ۱۹۱۳ء	عا/	۱۱عہ/	للعہ	۱۱عہ	•	لعہ	لعہ	۱۱۵سر	•	
۴	۴۱۲	سید عنایت حسین صاحب الیکٹرک انجینیر ریاست پٹیالہ	دسمبر ۱۹۱۴ء	عہ/	•	عہ/	عہ/	•	عہ/	عہ/	•	•	
۵	۴۱۶	خلیفہ سید محمد اسلم صاحب بی۔اے سیف آبادی دروازہ پٹیالہ اسٹیٹ	جنوری ۱۹۱۵ء	۸/	ے/	ے/	عہ/	•	عہ/	عہ/	•	•	
۶	۱۱۶۱	پروین صاحبہ کنیت ام مشتاق بڑی بیگم صاحبہ ایسر صاحب مرحوم جے پور	مئی ۱۹۱۹ء	۸/	•	ے/	ے/	عا/	ے/	ے/	•	•	عا
۷	۲۴۴۹	نواب بہادر آغا محمد اکرم صاحب قزلباش پولیس کمشنر بہاولپور	دسمبر ۱۹۲۵ء	عا	•	للعہ	للعہ	•	للعہ	للعہ	•	•	
۸	۲۵۸۷	سید مظہر الحسن صاحب وکیل مقام بیگم گنج بھوپال	جنوری ۱۹۱۶ء	۸/	•	ے/	ے/	•	•	•	ے/	•	
۹	۲۵۹۵	سید ذاکر حسین صاحب بسوہ دار نمبردار سفید پوش قصبہ بھرسول ضلع نانول ریاست پٹیالہ	اگست ۱۹۲۷ء	۸/	عا	ے/	ے/	•	•	•	ے/	•	
۱۰	۲۶۳۲	ڈاکٹر سید زین العابد صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن بہانہ ریاست بھرتپور	مارچ ۱۹۲۸ء	۸/	معہ/	ے/	عہ/	•	عہ/	عہ	ے/	•	
۱۱	۲۷۵۹	سید جمیل صاحب بی ایس سی ایل ایل بی وکیل سنام ریاست پٹیالہ	اکتوبر ۱۹۲۹ء	عہ/	•	عہ/	عہ/	•	عہ/	عہ/	•	•	
۱۲	۲۹۰۴	ڈاکٹر زبیدہ خاتون ولایت حسین صاحب مرحوم ایل۔ایم۔ایف۔ایس لیڈی ڈاکٹر معرفت ایس۔ایم۔ایس صاحب رضوی باڑہ کمیدان بھولپور	جنوری ۱۹۳۲ء	۸/	•	ے/	ے/	ے/	ے/	ے/	•	•	
۱۳	۲۹۰۶	سید منہاج الحسن صاحب اوورسیر پبلک ورکس بھوانی گڑھ ریاست پٹیالہ	اپریل ۱۹۳۲ء	۸/	ے/	ے/	عہ/	•	معہ/	معہ	ھ/	•	بقایا خارج کیا گیا
۱۴	۲۹۰۷	سید طاہر حسین صاحب کاظمی ہیڈ منشی پبلک ورکس سیف آبادی پٹیالہ	"	۸/	•	ے/	ے/	۸عہ/	۸عہ/	ے/	•	•	نام خارج ہوا
۱۵	۲۹۱۲	بیگم صاحبہ خلیفہ سید ہادی حسن صاحب مرحوم سعید منزل شملہ پیلس سولن بذریعہ خلیفہ سید سعادت حسین صاحب پٹیالہ	جون ۱۹۳۲ء	عہ/	لعہ	عہ/	عہ/	•	عہ/	عہ	ے/	•	
۱۶	۲۹۱۳	مرزا ابرار حسین صاحب قزلباش بی۔اے۔ بی ٹی اسسٹنٹ ماسٹر دربار ہائی اسکول جے پور	"	۸/	للعہ	ے/	عہ/	•	ے/	ے/	للعہ/	•	بقایا خارج کروا لیا
۱۷	۲۹۲۸	سید ذاکر حسین صاحب رضوی دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس پٹیالہ	اگست ۱۹۳۲ء	۸/	•	ے/	ے/	•	ے/	ے/	•	•	
۱۸	۲۹۵۷	سید مرتضیٰ حسین صاحب بی۔اے ایل ایل بی وکیل بھوانی گڑھ	اکتوبر ۱۹۳۲ء	۸/	•	ے/	ے/	•	•	•	ے/	•	
۱۹	۲۹۸۰	سید محمد ذکی صاحب اڈیشنل ناظم برنالہ ریاست پٹیالہ	جنوری "	عہ/	•	عہ/	عہ/	•	عہ/	عہ/	•	•	
۲۰	۳۰۲۸	وقف میر مہدی علی صاحب معرفت خلیفہ محمد اسلم صاحب پٹیالہ	جولائی ۱۹۳۳ء	عہ/	عہ/	عہ/	للعہ	•	عہ/	عہ/	عہ/	•	
۲۱	۳۱۶۰	بابو نظیر حسین صاحب ٹریس کلرک کوٹھی میر نیاز علی صاحب دروازہ سیف آبادی پٹیالہ	جنوری ۱۹۳۴ء	۸/	•	ے/	ے/	•	ے/	ے/	•	•	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام ممبران صاحبان مع عہدہ و پتہ	تاریخ شمولیت	شرح چندہ	مطالبہ: بقایا گذشتہ	مطالبہ: سال حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا گذشتہ	وصول: سال حال	وصول: میزان	باقی	پیشگی	کیفیت
۲۲	۳۱۷۰	سید حسین علیشاہ صاحب کربلائی نقوی البخاری فوجدار پولیس خیرپور اسٹیٹ صدر انجمن صادقیہ بہاولپور حال مقیم میر امام باڑہ ریاست بہاولپور	جولائی [illegible]	۸/	عه/	ے/	مه	۰	مه/	مه/	۰	۰	
۲۳	۳۲۱۲	سید محمد تقی احسن صاحب ڈسٹ ریسرچ اسسٹنٹ سون میانی ریاست لس بیلا براستہ کراچی	اپریل "	سالانہ [illegible]	۰	عه	عه	[illegible]	عه	[illegible]	۰	[illegible]	
۲۴	۳۲۱۳	سید باقر حسین صاحب زمیندار و ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس سید کھیڑی ڈاکخانہ اہنپورہ پٹیالہ	نومبر "	۸/	مه/	مه/	لعه/	۰	ے/	ے/	ے/	۰	
۲۵	۳۲۳۰	سید اقبال حسین صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس برنالہ پٹیالہ	جنوری "	۸/	۰	ے/	ے/	۰	ے/	ے/	۰	۰	
۲۶	۳۲۴۰	میر سید حسین صاحب بخاری ہیڈ کنسٹبل اول پولیس تھانہ شیرپور ضلع سنام پٹیالہ	"	۸/	۰	ے/	ے/	۰	ے/	ے/	۰	۰	
۲۷	۳۲۴۲	سید عید علی صاحب پراسیکیوٹنگ ہیڈ کنسٹبل امورہ تھانہ سنام ریاست پٹیالہ	دسمبر "	۸/	مه/	ے/	لعه/	۰	مه/	مه/	ے/	۰	
۲۸	۳۲۴۳	سید اعجاز حسین صاحب اہلمد نزول تحصیل بھوانی گڑھ پٹیالہ	"	۸/	ے/	ے/	عه	۰	۰	۰	عه	۰	
۲۹	۳۲۴۵	سید ذاکر حسین صاحب زیدی پلیڈر سنام ریاست پٹیالہ	جولائی [illegible]	۸/	۰	ے/	ے/	۰	۰	۰	ے/	۰	
۳۰	۳۳۱۱	سید مصطفی حسین صاحب جاگیردار بسام پور پھونکی گلی جے پور (راجپوتانہ)	جون "	۸/	۰	ے/	ے/	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	۰	
۳۱	۳۳۲۴	میر منذر حسین صاحب سب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی پولیس پٹیالہ	جون [illegible]	۸/	۰	ے/	ے/	[illegible]	[illegible]	ے/	۰	۰	
۳۲	۳۳۴۲	سید شفیق حیدر صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس لائن جے پور	"	۸/	۰	ے/	ے/	۰	ے/	ے/	۰	۰	
۳۳	۳۳۶۳	سید خورشید علی صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی ساکن پٹیالہ	جنوری [illegible]	۸/	۰	عه	عه	۰	ے/	مه/	لعه/	۰	
۳۴	۳۳۶۵	سید قبول حسین صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس محلہ کندولہ پیر ریاست پٹیالہ	"	۸/	۰	ے/	ے/	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	
۳۵	۳۳۶۶	سید باقر حسین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ پٹیالہ ہائیکورٹ پٹیالہ	"	۸/	۰	عه	عه	۰	عه	عه	عه	۰	
۳۶	۳۵۰۳	شیخ مہدی حسین صاحب قریشی بی۔ اے ایل ایل بی ریلوے سپرنٹنڈنٹ پولیس جودھپور مارواڑ	جنوری [illegible]	۸/	۰	ے/	ے/	۰	ے/	ے/	۰	۰	
۳۷	۳۵۱۱	سید اصغر حسین صاحب نائب کورٹ انسپکٹر دھوری ریاست پٹیالہ	"	۸/	۰	ے/	ے	۰	ے/	ے/	۰	۰	
۳۸	۳۵۱۲	سید اسد علی صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر برنالہ ریاست پٹیالہ	"	عه	۰	عه	عه	۰	عه	عه	۰	۰	
۳۹	۳۵۱۸	سید وزیر حسین صاحب زیدی بی۔ اے تھرڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول بھاؤل جنکشن این۔ ڈبلیو۔ آر	"	۸/	۰	ے/	ے/	۰	ے/	ے/	۰	۰	
۴۰	۳۵۲۱	میرزا منظہر حسین بیگ صاحب مدد محرر تھانہ بھوانی گڑھ ریاست پٹیالہ	"	۸/	۰	ے/	ے/	۰	ے/	ے/	۰	۰	
۴۱	۳۶۲۱	سید باقر حسین صاحب جعفری منیجنگ ڈائرکٹر دی مالیر کوٹلہ الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹیڈ مالیر کوٹلہ یا دریا دس مالیر کوٹلہ شیروانی کوٹ مالیر کوٹلہ	جون "	عه/	۰	مه/	مه/	۰	مه/	مه	۰	۰	
۴۲	۳۶۸۹	خلیفہ سید سعادت حسین صاحب بی۔ اے سیف آبادی دروازہ۔ پٹیالہ	جنوری "	۸/	۰	ے	ے/	۰	[illegible]	[illegible]	۰	۸/	

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبران صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ شمولیت	شرح چندہ	مطالبہ: بقایا	مطالبہ: سال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا	وصول: سال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۴۳	۲۷۰۱	سید محمد صالح صاحب کلرک ریاست آفس ریاست کوٹہ۔ راجپوتانہ	جولائی ۱۹۳۶ء	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	ے	۰	
۴۴	۲۷۰۷	سید افتخار حسین صاحب رضوی وکیل ہائیکورٹ لشکر گوالیار محلہ دولت گنج	اگست "	۸ر	۰	ع/۸	ع/۸	۰	۸ر	۸ر	ع	۰	
۴۵	۲۷۰۸	سید یاد علی صاحب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹی خاص لشکر گوالیار	"	۸ر	۰	ع/۸	ع/۸	۰	۸ر	۸ر	ع	۰	
۴۶	۲۷۰۹	سید ایوب علی صاحب نقوی وکیل و پریزیڈنٹ انجمن اثنا عشری لشکر گوالیار محلہ دولت گنج	"	عہ	۰	صہ	صہ	۰	للعہ	للعہ	عہ	۰	
۴۷	۲۷۲۰	کاظم علی خاں صاحب ماسٹر ٹیکنیکل اسکول ان دی لشکر گوالیار	"	۸ر	۰	ع/۸	ع/۸	۰	۸ر	۸ر	ع	۰	
۴۸	۲۷۲۱	سید تصدق علی صاحب سب ڈویژنل آفیسر ڈاکخانہ سی ریاست گوالیار	"	عہ	۰	صہ	صہ	۰	عہ	عہ	للعہ	۰	
۴۹	۲۷۲۲	ماسٹر سید سجاد حسین صاحب حیدری پرائیویٹ ٹیوٹر دانہ دلی لشکر گوالیار	"	۸ر	۰	ع/۸	ع/۸	۰	۸ر	۸ر	ع	۰	
۵۰	۲۷۲۳	سید مرغوب حسین صاحب معرفت سید ایوب علی صاحب وکیل ہائیکورٹ دولت گنج لشکر گوالیار	"	۸ر	۰	۸ر	۸ر	۰	۴ر	۴ر	۴ر	۰	نام خارج ہوا
۵۱	۲۷۲۹	مولوی سید عالم حسین صاحب شہر پٹیالہ بر مکان جناب مولوی خواجہ ظفر حسین صاحب عرب پروفیسر مہندر کالج پٹیالہ	ستمبر "	۸ر	۰	ع	ع	۰	ع	ع		۰	
۵۲	۲۷۳۳	جی۔ ڈی۔ ایم داروغہ وزیر خان صاحب حیدری افسر انچارج اصطبل سرکاری کپورتھلہ اسٹیٹ	"	۸ر	۰	عا/۸	عا/۸	۰	ع	ع		۰	
۵۳	۲۷۳۵	سید نافذ حسین صاحب پوسٹ ماسٹر سب پوسٹ آفس سردھنہ سادات ضلع سید کھیڑی ڈاکخانہ راجپورہ	اکتوبر "	۸ر	۰	عہ/۸	عہ/۸	۰	عہ/۸	عہ/۸	۰	۰	
۵۴	۲۷۴۴	سید شوکت حسین صاحب کاظمی میونسپل کمشنر بیرون سانگوری دروازہ ۔ جے پور	"	۸ر	۰	عہ/۸	عہ/۸	۰	عہ/۸	عہ/۸	۰	۰	
۵۵	۲۷۶۲	منشی محمد ابراہیم صاحب پریزیڈنٹ انجمن حیدریہ اڈہ کپورتھلہ ضلع جالندھر	"	۸ر	۰	عہ/۸	عہ/۸	۰	عہ/۸	عہ/۸	۰	۰	
۵۶	۲۷۶۳	میر سید مہدی حسین صاحب جعفری مع ٹریکنگ اسٹیشن گرج کوٹہ لاکھیری پوسٹ آفس	نومبر "	۸ر	۰	عہ	عہ	۰	۸ر	۸ر	۸ر	۰	
۵۷	۲۷۶۴	میر سید اختر حسین صاحب جعفری ولد میر سید مہدی حسین صاحب جعفری بوندی پورٹ لینڈ سیمنٹ ورکس	"	۸ر	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	عہ	۰	
۵۸	۲۸۱۸	محمد افضل صاحب سب انسپکٹر پولیس بھادلپور کوتوالی	دسمبر "	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ	عہ	۰	۰	

متفرقات

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبران صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ شمولیت	شرح چندہ	مطالبہ: بقایا	مطالبہ: سال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا	وصول: سال	وصول: میزان	بقایا	پیشگی	کیفیت
۱	۸۹۶	ڈاکٹر سید محمد احمد صاحب نقوی آئی۔ ایم۔ ڈی میڈیکل آفیسر عراق بی ہسپتال ہندی بغداد	مئی ۱۹۱۸ء	عہ	۰	عہ	عہ	۰	عہ/۶	عہ/۶	۰	۶	
۲	۱۶۴۱	شیخ محمد تقی حسین صاحب اسٹور کیپر و بیر سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ مارگل عراق	جنوری ۱۹۳۱ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	ے	ے	۰	۰	
۳	۲۷۰۱	سید کرار حسین صاحب سب انسپکٹر پولیس نوگانوں سی انڈیا قصبہ وتھانہ بھون ضلع مظفر نگر یو۔ پی	نومبر ۱۹۳۵ء	عہ	ے	عہ	سعہ	۰	سعہ	سعہ	۰	۰	
۴	۳۳۱۲	اے ایچ آغا صاحب معرفت ایچ۔ ایچ آغا صاحب آغا کالج نیو اکیسٹن روڈ کراچی	نومبر ۱۹۳۵ء	۸ر	۰	ے	ے	۰	عہ	عہ	صہ	۰	

نمبر شمار	نمبر ممبری	نام ممبران صاحبان مع عہدہ وپتہ	تاریخ ممبری	شرح چندہ ماہوار	مطالبہ: بقایا سابق	مطالبہ: حال	مطالبہ: میزان	وصول: بقایا سابق	وصول: حال	وصول: پیشگی	بقایا	پیشگی	کیفیت
۵	۳۴۶۳	سید ظفریاب حسین صاحب اسٹور کیپر سنٹرل سپلائی ڈپو ہندی بغداد	نومبر ۱۹۳۵ء	۳ہر	۔	عہ	عہ	۱۲آر	عہ	عہ ۱۴	۔	۳عہ	
۶	۳۵۸۰	ابوالحسن چیف کلرک آفس ڈسٹرکٹ انجینیر عراق ریلوے بغداد	اپریل ۱۹۳۶ء	عہ	۔	لعہ	لعہ	۔	عہ	عہ	عہ	۔	
۷	۳۵۸۱	سید محمد احمد صاحب جعفری کلرک سنٹرل سپلائی ڈپو ہندی بغداد	مارچ "	عہ	۔	عہ	عہ	۔	عہ	عہ	۔	۔	
۸	۳۵۹۲	سید ظہیر حسین صاحب رضوی ملیٹری پنشنر معرفت شہریار شاہ بہرام ایرانی محلہ گھوگاری بھنڈی بازار پوسٹ نمبر ۳ بمبئی	جنوری "	۸ر	۔	۷ر	۷ر	۔	۵ر	۵ر	عہ	۔	
۹	۳۶۸۳	خانصاحب حاجی سید صغیر حسین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ پنشنر مجاور کربلائے معلی عراق	جون "	۸ر	۔	۲ہر	۲ہر	۔	۷ر	۷ر	۔	۲ہر	
۱۰	۳۶۹۲	ڈاکٹر آغا اصغر حسین صاحب (ہومیو) اسسٹنٹ ڈرافسمین میرپور خاص سندھ	"	۸ر	۔	۲ہر	۲ہر	۔	۸ر	۸ر	۷ر	۔	
۱۱	۳۷۳۳	حضرت علامہ ثقۃ الاسلام میرزا محمد رحیم صاحب بلبلائی بادکوبی مقیم بمبئی عمر کھاڑی میرزا علی اسٹریٹ	ستمبر "	۱۲ر	۔	۷ر	۷ر	۔	۷ر	۷ر	۔	۔	
۱۲	۳۷۴۲	سید امیر شاہ صاحب ڈرائیور نہادی بغداد	"	۸ر	۔	عہ	عہ	۔	عہ	عہ	عہ	۔	
۱۳	۳۸۰۴	عباس حسین صاحب موٹر ڈرائیور ۔ ایچ ۔ ٹی ۔ پول آر ۔ اے ۔ ایف نہاوی	اکتوبر "	عہ	۔	۷ر	۷ر	۔	۲ہر	۲ہر	۔	۲ہر	
۱۴	۳۸۶۲	خانصاحب طاہر حسین صاحب ڈپٹی پیگریم بروکر عراق بغداد	جنوری ۱۹۳۶ء	للعہ	۔	للعہ	للعہ	للعہ	للعہ	للعہ	۔	للعہ	

معروضہ ادب

حجاج وزائرین عتبات عالیات کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ جناب والد علام طاب ثراہ مولانا الحاج شیخ محمد باقر صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ کے انتقال کے بعد حضرات حجاج زائرین کو عموماً میرے پرخلوص خدمات سے مایوسی ہوئی کہ جناب والد علام طاب ثراہ کے انتقال کے بعد زائرین وحجاج کی خدمتوں کا سد باب ہوجائیگا جیسا کہ اکثر احباب مومنین رؤسا اعیان حضرات نوابین کے ان خطوط سے ظاہر ہوتا ہے جو مرحوم کی تعزیت کے متعلق مجھے موصول ہوئے ہیں۔ ان خطوط میں جہاں تسلی وتشفی اور صبر کی تلقین فرمائی گئی ہے وہاں اس جانب بھی مجھے متوجہ کیا گیا ہے کہ حجاج وزائرین کے خدمات کے سلسلہ کو حسب سابق جاری رکھوں میں اپنے تمام محترم کرمفرما احباب مومنین رؤسا حضرات نوابین کی ہمت وحوصلہ افزائی کا تہ دل سے متشکر ہو اور ممنون اشتہار کے ذریعہ اپنی شکستہ اور نحیف آواز اپنے تمام عزت افزا حجاج وزائرین کے گوش گذار کردینا چاہتا ہوں کہ جناب والد علام طاب ثراہ کی زندگی میں آج چھ سال سے برابر حجاج وزائرین کی خدمات جناب مرحوم اعلی اللہ مقامہ کے زیر سایہ رہ کے انجام دیتا رہا اور سال گذشتہ جبکہ جناب والد علام طاب ثراہ عتبات عالیات کی زیارات کیلئے تشریف لیگئے تھے اور تقریباً نو مہینے تک زیارات کے سلسلہ میں وہیں مقیم رہے اس مدت میں تن تنہا میں نے حجاج وزائرین کی جو قابل قدر اور غیر فانی خدمتیں انجام دی ہیں انہیں تمام ان حضرات کی مہر تصدیق ثبت ہے جو اس زمانہ میں زیارات سے مشرف ہوچکے ہیں۔ گویا یہ تجربہ حاصل کرنیکے لئے جناب والد علام طاب ثراہ کی زندگی ہی میں قدرۃً خدا کی جانب سے یہ انتظام ہوا تھا کہ میں بمبئی ایسے عظیم الشہر میں تنہا رہ کے سینکڑوں حاجی و زائرین کی خدمت کو باحسن وجہ بطریق اکمل نہایت خندہ پیشانی کیساتھ انجام دوں میں اپنی تنہائی سے دل تنگ نہیں ہوں گو کہ ظاہر تنہا ہوں مگر کیر پُرخلوص اور جذبات سے لبریز خدمات نے معصومین علیہم السلام کے متعدد توجہات کو مجھ ایسے عاصی آثم کی جانب متوجہ کرلیا ہے جسکے متعلق جسقدر بھی میں فخر اور ناز کروں کم ہے۔ اور یقیناً معصومین علیہم السلام کی غائبانہ امداد وتائیدات ہی کا نتیجہ ہے کہ یکہ وتنہا سینہ سپر کئے ہوئے محض قربۃً الی اللہ حجاج وزائرین کے خدمات کو انجام دے رہا ہوں اور انشاء اللہ تو جبتک زندگی ہے بہتر سے بہتر خدمات انجام دیتا رہونگا۔ مستقل خدمات ہی کے خیال سے ایک ادارہ علیحدہ قائم کرلیا ہے جسکا نام ادارہ **معین الزائرین** ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ حضرات مومنین رؤسا اعیان اور حضرات نوابین ذیل کے پتہ سے اپنی خدمات جلیلہ تفویض فرمانیکے متعلق خط وکتابت فرمائینگے فقط حداد ب۔ **خادم الحجاج والزوار (مولوی) محمد جعفر صدر الافاضل منتظم ادارہ معین الزائرین ۱۹**

۴ جیل روڈ۔ ناریل۔ بمبئی نمبر ۹

ضمیمہ ۲ فہرست اسمائے ممبران صوبہ وار بحساب حروف تہجی بابت سنہ ۳۶ء
ممالک متحدہ

اٹاوہ سید محمد حسین صاحب نمبر ۳۵۳۰ بابو مظفر حسین صاحب نمبر ۳۷۶۶ سید شہنشاہ حسین صاحب نمبر ۳۸۷۶

الہ آباد حکیم سید محمد رضا صاحب نمبر ۲۲۹ سید عبد الحسین صاحب نمبر ۳۲۳ سید محمد احسن صاحب نمبر ۳۲۴ سید مقصود حسین صاحب نمبر ۴۰۴ سید حیات حسین صاحب نمبر ۹۳۵ سید علی سجاد صاحب نمبر ۲۳۳۶ خان صاحب محمود علیخانصاحب نمبر ۲۷۶۲ سید ضامن علیخان صاحب نمبر ۲۸۱۵ ڈاکٹر سید محمد مصطفی صاحب نمبر ۳۲۲۵ سید اظہار حسن صاحب نمبر ۳۴۳۸ سید محمد تقی صاحب نمبر ۳۴۳۹ سید زاہد حسین صاحب نمبر ۳۸۳ سید علی نقی صاحب نمبر ۳۸۷۵ مولوی حیدر مہدی صاحب نمبر ۱۰۱

آگرہ سید محمد علیخان صاحب نمبر ۴۲۶ حاجی سید العابدین صاحب نمبر ۶۵۷ سید ابو القاسم صاحب نمبر ۶۸۹ میر سید حسین صاحب نمبر ۷۴۳ سید مہدی حسین صاحب نمبر ۹۵۵ آغا وحید حسین صاحب نمبر ۱۱۰۴ سید عزیز احمد صاحب نمبر ۱۵۲۹ ڈاکٹر سید ناصر حسین صاحب نمبر ۲۸۹۲ سید مختار حسن صاحب نمبر ۲۹۲۲ سید محمد علیخان صاحب نمبر ۲۹۴۳ ڈاکٹر سید محمود الحسن صاحب نمبر ۲۹۴۴ سید نجم الحسن صاحب نمبر ۳۰۰۶ سید اشفاق حسین صاحب نمبر ۳۰۰۹ سید لیلاف حسین صاحب نمبر ۳۰۱۰ سید شوکت علیخان صاحب نمبر ۳۲۲۳ میرزا احمد علیخان صاحب نمبر ۳۲۶۴ والدہ صاحبہ سید رضا عابد صاحب نمبر ۳۲۶۶ سید ظہور الحسن صاحب نقوی نمبر ۳۳۰۶ سید محمد زاہد صاحب نمبر ۳۳۷۶ سید محمد عباس صاحب نمبر ۳۳۸۱ سید آغا باقر صاحب نمبر ۳۴۱۳ سید حامد علیخان صاحب نمبر ۳۴۴۴ سید محمد صالح صاحب نمبر ۳۴۸۲ وقف حاجی سید ضامن علیخان صاحب نمبر ۳۴۸۰ سید اعجاز علیخان صاحب نمبر ۳۴۸۶ سید نجم الحسن صاحب نمبر ۳۷۰۰ سید سجاد حسین صاحب نمبر ۳۷۱۱ سید صابر حسین صاحب نمبر ۳۷۱۲ سید غلام احسن صاحب نمبر ۳۷۱۳ سید نفیس حیدر صاحب نمبر ۳۷۲۳ سید ابن مصطفی صاحب نمبر ۳۷۳۱ سید اظہار حسین صاحب نمبر ۳۷۳۲ سید مقبول حسین صاحب نمبر ۳۷۳۶ سید مظہر علیخان صاحب نمبر ۳۷۳۷ سید علی مقدس صاحب نمبر ۳۷۹۹ میرزا محمد مجتبی صاحب نمبر ۳۸۲۱

اعظم گڈھ سید فیاض الدین حیدر صاحب نمبر ۳۷۹ سید محمد سعید صاحب نمبر ۳۳۹۹ شیخ شفاعت حسین صاحب نمبر ۳۴۸۱ سید امداد حسن صاحب نمبر ۳۶۰۵

اناؤ سید علی حسنین صاحب نمبر ۲۹۵۵ سید وصی الحسن صاحب نمبر ۳۰۰۳

ایٹہ سید محمد رضا صاحب نمبر ۱۱۲۱ سید علی حیدر صاحب نمبر ۲۲۳۵ سید منیر حیدر صاحب بیباک نمبر ۳۲۷۱ میرزا بادشاہ علیخان صاحب نمبر ۳۳۷۲ سید محمد محسن صاحب جعفری نمبر ۳۳۷۴ سید وارث حسین صاحب نمبر ۳۳۷۵ سید حیدر حسین صاحب نمبر ۳۳۷۶ سید اقبال حسن صاحب نمبر ۳۳۷۷ حافظ محمد ہارون صاحب نمبر ۳۵۲۳ سید اسلام حسین صاحب نمبر ۳۵۵۷ اہلیہ میرزا اکرار حسین صاحب نمبر ۳۵۵۸ سید عسکری حیدر صاحب نمبر ۳۶۹۲ سید شمشاد حسین صاحب نمبر ۳۷۵۵

بارہ بنکی ہمشیرہ صاحبہ میر فرزند علیخان صاحب نمبر ۲۶۰۸ سید انصار حسین صاحب نمبر ۳۲۲۱ سید ابو محمد صاحب نمبر ۳۷۰۹ سید محمد حسنین صاحب نمبر ۳۸۳۴ سید جعفر مہدی صاحب نمبر ۳۸۳۶

باندہ سید رضا احمد صاحب رضوی نمبر ۱۴ سید انصار حسین صاحب نمبر ۳۳۶۸

بلیا سید محمد جواد صاحب نمبر 86 - خان بہادر میرزا جعفر علی خاں صاحب نمبر 3421

بجنور

سید سبط حسین صاحب ۵۶۶ محمد حضور عالم صاحب ۲۹۰۸ زاہد علیخانصاحب ۳۵۰۶ سید صدر الاسلام صاحب ۲۵۶۱

بدایوں

سید ظہیر حسن صاحب ۲۵۸۲

بریلی

سید باقر حسین صاحب ۲۸۸ ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب ۱۶۷۶ سید نیاز احمد صاحب ۲۹۰۱ شیخ محمد مسلم صاحب ۲۹۲۶ سید نوروز حسین صاحب ۳۱۹۶
سید دبیر حسین صاحب ۳۲۱۴ مبارک حسین صاحب ۳۱۹۷ محمد سعید حسین صاحب ۳۵۵۱ سید محمد ہاشم صاحب ۲۵۶۹ مبارک حسین صاحب ۲۵۸۲
سید محمد مشتاق حسین صاحب ۳۸۳۹

بلندشہر

خان بہادر میرزا امتیاز حسین صاحب قزلباش ۲۴۳۵ سید علی بشیر صاحب ۲۵۴۲ سید اعجاز الحسن صاحب ۳۷۶۵

بستی

سید مجتبیٰ حسین صاحب ۴۹۰ سید محمد صاحب ۳۷۹۱ عابد علیخانصاحب ۳۸۲۸ سید خورشید حسن صاحب ۳۸۷۰

بنارس

ڈاکٹر سیدہ صاحبہ ۲۸۹۶ سید ولایت حسین صاحب ۲۹۹۱ سید ارشاد حسین صاحب ۳۰۱۴ سید شاکر حسین صاحب
۳۱۱۹ سید وزیر علیخانصاحب ۳۳۱۵ مسز حکیم محمد کاظم صاحب ۳۵۱۰ سید ذاکر حسین صاحب ۳۸۱۷

بہرائچ

سید صمصام علی صاحب ۳۶۰۶ ڈاکٹر سید محمد باقر صاحب ۳۶۱۰ مولوی سید سجاد حسین صاحب ۳۷۰۳

پرتاب گڈھ

سید اعجاز حسین صاحب قزلباش ۳۱۲۸ شیخ علی صغیر صاحب ۳۸۵۶

پیلی بھیت

سید اظہر حسین صاحب ۲۸۸۲ سید افتخار حسین صاحب ۲۹۳۷ ڈاکٹر سید مسیب حسین صاحب ۳۲۱۸ حکیم سید عبدالقیوم
صاحب ۳۵۴۴ سید زاہد حسین صاحب ۳۵۷۵ سید نذر عباس صاحب ۳۶۹۷ سید محمد اصغر صاحب ۳۶۹۸ سید ہادی حسین صاحب نقوی ۳۷۱۹

جالون

سید المہاجرین صاحب ۳۷۹۷

جونپور

سید محمد ناصر علیخاں صاحب ۲۷۰۶ شیخ محب الحسن صاحب ۳۱۱۳ شیخ محمد باقر صاحب ۳۱۱۴ سید مجتبیٰ صاحب ۳۶۲۶ سید علی اکبر صاحب
۳۶۸۵ شیخ بشیر احمد صاحب ۳۷۸۶ سید علی احمد صاحب ۳۷۹۰ سید تہذیب الحسن صاحب ۳۸۵۷

جھانسی

سید جانباز حسین صاحب ۲۴۴۶ سید محمد فضیل صاحب ۲۸۸۱ سید محمود احمد صاحب ۲۸۸۷ سید منظور حسین صاحب ۳۰۸۳
سید مصطفیٰ حسین صاحب ۳۲۱۱ ایک مرد مومن ۳۲۰ سید المصلّین صاحب ۳۷۹۸

ڈیرہ دون

خان بہادر حاجی سید ظل حسنین صاحب ۶ سید حشمت حسین صاحب ۸۳۶ سید محمد حسنین صاحب ۱۹۱۷ سید اشفاق حسین صاحب
زیدی ۲۶۶۳ سید سبط علیخانصاحب ۳۱۷۹ بابو ہادی حسن صاحب ۳۲۷۸ سید مقرب حسین صاحب ۲۳۷۹ سید مجتبیٰ حسین صاحب ۳۳۵۰
ناظر الدین احمد صاحب ۳۳۵۸ سید علی حسن صاحب ۳۳۸۸ سید ذوالفقار حسنین صاحب ۳۴۰۲ سید مرتضیٰ حسین صاحب ۳۴۲۲ سید یعسوب حسین صاحب ۲۶۶۶
سید محمد محسن صاحب ۳۵۷۶ سید ابن حسن صاحب زیدی ۳۵۷۷ سید شمیم حیدر صاحب ۳۶۹۴ مسز سجاد حیدر صاحبہ ۳۶۹۵ مصطفیٰ حسین صاحب ۳۷۶۶

رامپور اسٹیٹ

مولوی سید اختر حسین صاحب ۳۰۸۶ سید بشیر حسین صاحب زیدی ۳۱۰۷ اہلیہ صاحبہ مولوی سید اختر حسین صاحب ۳۱۵۵
سید صفدر علی خانصاحب ۳۱۵۷ مولوی سید اولاد حسین صاحب ۳۲۰۸ سید معقول احمد صاحب ۳۵۱۳ اعلیٰ حضرت بندگان عالی

حضور پرنور ہز ہائینس جناب نواب سر سید رضا علی خاں صاحب بہادر تاجدار ریاست رامپور دام اقبالہم و ملکہم ۲۵۶۹ - سید محمد داؤد صاحب نمبر ۲۶۰۳ - سید صلاح محمد صاحب علی نمبر ۳۶۰

رائے بریلی مولوی سید کلب عباس صاحب نمبر ۵۱۰ سید امداد حسین صاحب نمبر ۳۴۹۶ سید محمد حیدر صاحب نمبر ۳۴۷۳ سید کلب مصطفیٰ صاحب نمبر ۳۷۸۵

سہارنپور سید الطاف حسین صاحب نمبر ۲۲۶۳ سید ہاشم حسین صاحب زیدی نمبر ۳۰۹۹ سید ذاکر حسین صاحب نمبر ۳۴۰۴

شاہجہانپور سید خورشید حسین صاحب نمبر ۲۹۶ سید کرار حسین صاحب نمبر ۳۷۵۶

علیگڑھ سید تجمل حسین صاحب نمبر ۶۷ سید امتیاز حسین صاحب نمبر ۱۸۵ خواجہ غلام السیدین صاحب نمبر ۲۶۱ میرزا امجاد حسین صاحب نمبر ۲۹۴۱ سید علی اصغر صاحب نمبر ۲۹۸۴ خانفاضل احمد صاحب جعفری نمبر ۳۱۸۴ سید احمد رضا صاحب نمبر ۳۱۹۳ ماسٹر حمایت حسین صاحب نمبر ۳۲۰۰ مولوی سید سبط نبی صاحب نمبر ۳۲۳۱ سید فقیر حسین صاحب نمبر ۲۸۷۹ ظہور الحق صاحب نمبر ۳۳۵۵ سید محمود حسین صاحب نمبر ۳۵۱۹

سیتاپور سید ریاست حسین صاحب نمبر ۱۲۶۵ سید مجتبیٰ حسین صاحب نمبر ۲۳۳۳ سید احمد حسین صاحب نمبر ۲۶۲۲ میرزا جواد حسین صاحب نمبر ۲۷۹۲ سید عزیز حسن صاحب رضوی نمبر ۳۱۰۵ سید ارتضیٰ حسین صاحب نمبر ۳۱۴۰ سید ابوالقاسم صاحب نمبر ۳۲۴۰ سید محمد عباس صاحب نمبر ۳۵۷۴ سید ہادی حسین صاحب نمبر ۳۵۷۵ سید ہدایت حسین صاحب نمبر ۳۷۲۷

غازی پور ڈاکٹر سید ابو طالب صاحب نمبر ۲۷۸۴ مولوی سید فرحت حسین صاحب نمبر ۲۸۸ سید احمد حسین صاحب عابدی نمبر ۳۲۶۳

فرخ آباد خان بہادر سید اقبال بہادر صاحب نمبر ۱۱۲۵ نواب سید حیدر سلطان صاحب نمبر ۱۲۹۷ سید محمد احسن صاحب کاظمی نمبر ۲۵۵۷ خان بہادر ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ صاحب نمبر ۲۱۰۰ پرنس نواب سید محمد عباس صاحب نمبر ۳۲۲ نواب سید نواب صاحب نمبر ۳۵۵۹ نواب سید قاسم عباس صاحب نمبر ۳۵۶۰

فتحپور سید اظہار الحسنین صاحب نمبر ۱۸۴۸ سید ظہور الحسنین صاحب نقوی نمبر ۲۹۷۵ سید ولی حیدر صاحب نمبر ۳۰۲۶ اہلیہ سید نیاز حسین صاحب عابدی نمبر ۳۳۳۲ سید ذوالفقار حسنین صاحب نقوی نمبر ۳۸۰۵ سید ظہیر الحسنین صاحب نقوی نمبر ۳۸۰۶ سید غنی حیدر صاحب نقوی نمبر ۳۹۲۴

فیض آباد مولوی سید شبیر حسین صاحب نمبر ۱۹۳ سید امیر الحسن صاحب حیدرآباد دکن نمبر ۶۳۱ سید محمد جان صاحب نمبر ۱۰۶۶ سید صفت حسین صاحب نمبر ۳۰۸۹ سید تقی حسن صاحب نمبر ۳۱۱۵ سید صغیر حسین صاحب نمبر ۳۲۳۳ سید بادشاہ حسین صاحب نمبر ۳۳۹۷ سید شاہ حسین صاحب نمبر ۳۳۹۸ سید علی ضامن صاحب نمبر ۳۵۵۳ سید جواد عباس صاحب نمبر ۳۷۲۶ حکیم سید اشرف حسین صاحب نمبر ۳۷۸۲ سید آل حسن صاحب نمبر ۳۷۸۳ شیخ امیر حسن صاحب نمبر ۳۷۸۴ سید اعجاز حسین صاحب نمبر ۳۷۸۶ سید نواب حسین صاحب نمبر ۳۷۸۸ سید محمد ابراہیم صاحب نمبر ۳۷۹۲ شاہ محمد شاہ سید مراد علی صاحب نمبر ۳۷۹۳

کانپور مرزا مہدی رضا صاحب نمبر ۳۰۲۳ میر سجاد حسین صاحب نمبر ۳۱۳ سید محسن علی صاحب نمبر ۳۱۳۷ حاجی سید محمد اسمٰعیل صاحب نمبر ۳۱۷۷ سید وحید الحسن صاحب نمبر ۳۱۷۸ سید صادق حسین صاحب نمبر ۳۲۳۶ حکیم سید عزیز الحسن صاحب نمبر ۳۲۳۷ میرزا امیر حسین صاحب نمبر ۳۲۳۸ سید علی رضا صاحب نمبر ۳۲۳۹ خاقان حسین صاحب نمبر ۳۲۶۰ سید قیصر حسین صاحب نمبر ۳۲۶۱ سید انور حسین صاحب نمبر ۳۲۶۲ میرزا محمد عباس صاحب نمبر ۳۳۶۳ نواب سید محمد مصطفیٰ صاحب نمبر ۳۳۶۴ سید محمد صادق صاحب نمبر ۳۳۶۵ سید علی ظفر صاحب نمبر ۳۳۶۶ سید کاظم حسین صاحب نمبر ۳۴۴۳ سید عوض علی صاحب نمبر ۳۴۴۴ سید مظفر حسین صاحب نمبر ۳۴۶۳ سید ہادی حسین صاحب نمبر ۳۵۲۹ سید مرتضیٰ حسین صاحب نمبر ۳۵۳۱ میرزا محمد بشیر حسین صاحب نمبر ۳۵۳۲ سید اختر حسن صاحب نمبر ۳۷۴۶ سید افتخار حیدر صاحب نمبر ۳۷۴۷ نواب محمد مشرف حسین صاحب نمبر ۳۸۱۲

نواب سید مرتضیٰ حسین صاحب ۳۸۱۳ سید نذر حسین صاحب ۳۸۱۴ میرزا سلطان حسین صاحب ۳۸۱۹ میرزا محمد جواد صاحب ۳۸۲۰ سید غلام علی صاحب ۳۸۲۱ میرزا کاظم علیخانصاحب ۳۸۵۵

گونڈہ سید حیدر کرار صاحب ۱۱۷ مولوی سید حامد حسین صاحب ۱۳۹۲ سید زہیر قین صاحب ۲۵۴۶ سید محب الحسن صاحب ۳۴۱۷ اختر حسین خانصاحب ۳۷۱۶ سید دلاور حسین صاحب ۳۷۱۸ سید امیر رضا صاحب ۳۷۷۶

گورکھپور میرزا خادم حسین صاحب ۲۱۳۰ سید محمد خلیل صاحب عابدی ۳۰۰۲

لکھیم پور کھیری سید محمد اصطفیٰ صاحب ۱۷۷۸ منشی شیخ محمد تفضل حسین صاحب ۲۰۹۴ سید انوار حسین صاحب ۲۹۵۶ سید شبیر حسین صاحب ۳۲۸۵ سید سردار حسین صاحب ۲۹۹۷ میرزا محمد کاظم صاحب ۳۵۷۲ سید حامد علی صاحب ۳۵۷۳ سید صبیح الحسن صاحب ۳۵۷۹ سید اقبال حسین صاحب ۳۷۷۳ سید محمد ذکی صاحب ۳۷۷۴ سید علی عباس صاحب ۳۷۷۵ سید افضال حسین صاحب ۳۷۷۷ سید اسحاق حسین صاحب ۳۷۷۸

لکھنؤ حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ۲ مولوی سید اصغر علی صاحب ۲۸۵ خان بہادر سید سجاد حسین صاحب ۳۱۲ سید عابد حسین صاحب ۱۱۴ شیخ ممتاز حسین صاحب ۱۷۱۲ سید ابن حسن صاحب ۲۸۵۰ خواجہ نور الدین حسن صاحب ۲۸۶۴ میرزا عابد حسین صاحب ۲۹۰۲ سید افتخار حسن صاحب ۲۹۷۸ سید وزیر حسن صاحب ۲۹۸۳ سید کاظم رضا صاحب ۲۹۸۸ س م رضوی صاحب ۳۰۲۲ سید حسن عباس صاحب ۳۰۲۴ سید معجز حسن صاحب ۳۰۷۶ حکیم سید محمد قاسم صاحب ۳۰۷۷ میر صفدر حسین صاحب ۳۰۸۰ شیخ مظفر حسین صاحب ۳۰۸۸ خواجہ اسد اللہ صاحب ۳۰۹۱ سید یعقوب حسین صاحب ۳۰۹۵ ڈاکٹر سید منصور حسن صاحب ۳۱۰۷ نواب میرزا محمد کاظم علی خانصاحب ۳۱۱۰ آغا سجاد میرزا صاحب ۳۱۱۱ حاجی میرزا محمد عسکری خاں صاحب ۳۱۳۶ سید علی عباس صاحب حسینی ۳۱۴۲ خواجہ اطہر حسین صاحب ۳۱۴۳ سید محمد علی صاحب ۳۱۴۵ مولوی سید اختر علی صاحب ۳۱۵۱ سید مسعود حسن صاحب ۳۱۵۲ سید توکل حسین صاحب ۳۱۸۰ شیخ تعشق حسین صاحب ۳۱۸۱ مسٹر علی مہدی خاں صاحب ۳۱۹۴ سید ممتاز احمد صاحب ۳۲۰۱ شہریار میرزا صاحب ۳۲۰۲ عبد العلیم صاحب ۳۲۰۳ شیخ ارشاد حسین صاحب ۳۲۰۴ سید محمد تقی صاحب ۳۲۳۲ سید فدا حسین صاحب ۳۲۳۴ سید محمد عسکری صاحب ۳۲۳۵ سید محمد رضی صاحب ۳۲۳۶ سید موسیٰ جعفری صاحب ۳۲۶۹ نواب سید محمد شفیع خانصاحب ۳۲۷۰ سید ولایت حسین صاحب ۳۲۷۴ مسز حبیب علیخانصاحب ۳۲۷۵ میرزا محمد تقی صاحب ۳۳۱۶ شیخ محمد عباس صاحب ۳۳۲۷ شیخ یعقوب حسین خاں صاحب ۳۳۲۸ داروغہ سید عباس حسین صاحب ترمذی پنجاب ۳۳۲۹ سید لاڈلے میرزا صاحب ۳۳۳۰ شیخ حشمت علی صاحب ۳۳۳۱ ماسٹر سید فدا حسین صاحب ۳۳۳۳ میرزا رضا حسین صاحب ۳۳۳۵ سید غفور الحسن صاحب ۳۳۴۶ سید محمد رضا صاحب ۳۳۴۷ میرزا محمد کاظم صاحب ۳۳۶۹ سید محمد عابد صاحب رضوی ۳۳۷۰ سید عابد حسین صاحب ۳۳۷۱ سید اختر حسین صاحب ۳۴۲۵ سید حسین صاحب ۳۴۳۶ سید ثاقب حسین صاحب ۳۴۷۱ میرزا عاشق حسین صاحب ۳۴۸۹ خان بہادر سید ضامن حسین صاحب ۳۵۵۴ سید مجتبیٰ حسن صاحب ۳۵۶۳ میرزا محمد جواد صاحب ۳۵۸۳ سید قائم رضا صاحب ۳۵۸۶ مولانا سید کلب حسین صاحب ۳۶۰۰ سید سبط حسن صاحب ۳۶۵۴ سید محمد اصغر صاحب ۳۶۷۹ سید مظہر نقی صاحب جارچوی ۳۸۰۷ مولانا سید علی نقی صاحب ۳۸۳۰ سید شبیر احمد صاحب رضوی ۳۸۳۲ میرزا محمد اصغر صاحب ۳۸۳۳ بیگم صاحبہ سید شبیر احمد صاحب ۳۸۳۸ آغا اصغر میرزا صاحب ۳۸۴۱ آغا الیاس میرزا صاحب ۳۸۴۲ بیگم صاحبہ آغا سجاد میرزا صاحب ۳۸۴۳ سید وراثت حسین صاحب ۳۸۵۱ سید محمد مہدی حسن صاحب ۳۸۵۲ سید اعظم قدر صاحب ۳۸۵۵ میرزا دلاور حسین صاحب ۳۸۵۹ سید قیصر الاسلام صاحب ۳۸۶۰ سید علی نواب صاحب ۳۸۶۹

میرزا قاسم حسین صاحب نمبر ۳۸۲۷

مراد آباد

سید آل احمد صاحب نمبر ۲۱۷ حاجی سید علمدار علی صاحب نمبر ۴۰۲ خانصاحب سید منظور حسین صاحب نمبر ۱۰۷۳ مولوی سید محمد صاحب نمبر ۲۳۱۹ سید بر علی صاحب نمبر ۲۶۸۴ سید اعجاز حسین صاحب جارچوی نمبر ۳۱۳۴ سید محمد جعفر صاحب نمبر ۳۱۳۹ سید توصیف الحسن صاحب نمبر ۳۲۰۹ سید اظہر حسن صاحب نمبر ۳۲۱۰ مولوی سید محمد مجتبیٰ صاحب نمبر ۳۲۲۸ سید محمد تقی ہادی صاحب نمبر ۳۳۵۰ سید زوار حسین صاحب نمبر ۳۳۶۱ سید مجاہد حسین صاحب نمبر ۳۴۷۸ سید ابوالفاروق محمد عسکری صاحب نمبر ۳۴۷۹ سید آل احمد صاحب نمبر ۳۴۹۰ سید مسعود حسن صاحب نمبر ۳۴۹۱ آغا صادق حسین خاں صاحب نمبر ۳۴۹۲ سید ظفر حسین صاحب نمبر ۳۴۹۳ خان بہادر سید محمد نبی ہادی صاحب نمبر ۳۴۹۴ سید زوار حسین صاحب نمبر ۳۴۹۵ سید محمد نبی صاحب نمبر ۳۴۹۶ ساجد علی خانصاحب نمبر ۳۴۹۷ سید ذکار الحسنین صاحب نمبر ۳۴۹۸ سید ظل سبطین صاحب نمبر ۳۴۹۹ حکیم سید محمد معصوم حسن صاحب نمبر ۳۵۰۰ سید ممتاز حسن صاحب نمبر ۳۵۰۱ سید محمد رضا صاحب نمبر ۳۵۰۲ کاظم علی خانصاحب نمبر ۳۵۰۴ سید نثار الحسنین صاحب نمبر ۳۵۰۵ سید ابوالحسنین صاحب نمبر ۳۵۰۷ سید محمد اختر حسین خانصاحب نمبر ۳۵۱۴ سید محمد حسین صاحب نمبر ۳۵۱۵ سید اصغر حسن صاحب نمبر ۳۵۱۶ سید محمد عقیل صاحب نمبر ۳۵۱۷ سید ضمیر علی صاحب نمبر ۳۵۲۳ حاجی سید سجاد حسن صاحب نمبر ۳۵۲۴ سید نیر حسن صاحب نمبر ۳۵۲۵ سید مبارک حسین صاحب نمبر ۳۵۲۶ سید شفیق حسن صاحب نمبر ۳۵۲۷ سید انور حسن خانصاحب نمبر ۳۵۲۸ سید سعادت حسین صاحب نمبر ۳۵۵۲ سید میر محمد صاحب نمبر ۳۵۶۳ سید افتخار علی صاحب نمبر ۳۵۶۶ سید عتیق حسن صاحب اشرف نمبر ۳۵۸۷ سید احمد جان صاحب نمبر ۳۵۸۸ سید طاہر حسن صاحب نمبر ۳۵۹۴ سید ریاض الحسن صاحب نمبر ۳۶۰۱ سید صفی حیدر صاحب نمبر ۳۶۲۸ سید محمد مجتبیٰ صاحب نقوی نمبر ۳۶۲۷ مولوی حامد رضا صاحب نمبر ۳۶۲۵ مولوی سید محمد عبادت صاحب نمبر ۳۷۳۹ سید علی جان صاحب نمبر ۳۷۵۲ سید ظہور حسین صاحب نمبر ۳۷۵۳ امجد علی صاحب نمبر ۳۷۸۸ مولوی سید طاہر حسین صاحب نمبر ۳۸۹۵

متھرا

سید ضیغم حسین صاحب نمبر ۳۱۳۳

مرزا پور

سید محمد سعید صاحب نمبر ۹۹۸ سید محمد جعفر صاحب نمبر ۳۱۷۵

مظفر نگر

سعیدہ بیگم صاحبہ نمبر ۳۸۵ سید محمد حسنین صاحب نمبر ۵۹۱ سید محمد ابراہیم حسین صاحب نمبر ۱۶۴۴ سید علی اختر صاحب نمبر ۱۶۹۷ سید حامد علی صاحب نمبر ۳۱۵۰ سید صغیر حسن صاحب نمبر ۳۵۴۴ سید شفیع الحسن صاحب نمبر ۳۵۴۷ نثار محمد صاحب نمبر ۳۵۴۸ محمد بشیر صاحب نمبر ۳۵۴۹ سید جمیل حسین صاحب نمبر ۳۸۸۰ سید محمد خورشید علی صاحب نمبر ۳۸۲۴

میرٹھ

سید ابرار حسین صاحب نمبر ۶۴۷ سید محمد محسن صاحب نمبر ۷۷۶ سید محمد وصی صاحب نمبر ۱۱۵۱ سید مصطفیٰ حسین صاحب نمبر ۱۱۵۹ سید ظہیر حسین صاحب نمبر ۱۵۸۸ سید مرتضیٰ حسین صاحب نمبر ۱۵۹۷ ڈاکٹر سید عابد رضا صاحب نمبر ۲۶۰۱ میر سید محمد صاحب نمبر ۲۶۲۹ مولوی سید بدر الاسلام صاحب نمبر ۲۷۸۳ سید محمد صفی صاحب رضوی نمبر ۳۰۱۷ شیخ محفوظ حسین صاحب نمبر ۳۰۹۳ سید محمد قاسم صاحب نمبر ۳۱۶۷ مولوی سید ابرار حسین صاحب نمبر ۳۱۷۲ سید طفیل احمد صاحب نمبر ۳۱۴۳ مولانا سید حسین صاحب نمبر ۳۳۵۲ سید نسیم احمد صاحب جارچوی نمبر ۳۵۳۴ سید سجاد حسین صاحب جارچوی نمبر ۳۵۳۵ سید کونین احمد صاحب نمبر ۳۵۳۶ سید کاظم علی صاحب نمبر ۳۵۳۷ سید سبط الحسنین صاحب نمبر ۳۵۳۸ قاضی مختار احمد صاحب نمبر ۳۵۳۹ سید محمد حسنین صاحب نمبر ۳۵۴۰ سید سردار حسین صاحب نمبر ۳۵۴۱ عون محمد صاحب نمبر ۳۵۴۳ سید مرتضیٰ حسین صاحب نمبر ۳۵۴۵ سید حسن صاحب نمبر ۳۵۴۶ سید کرار حسین صاحب نمبر ۳۵۵۰ میرزا زوار حسین صاحب نمبر ۳۶۰۲ مولوی بشیر حسین صاحب نمبر ۳۶۸۴ سید زوار حسین صاحب نمبر ۳۷۵۷ سید عظمت علی صاحب نمبر ۳۸۲۵ مولوی سید یعقوب حسین صاحب نمبر ۳۸۲۶ سید اقبال حسین صاحب نمبر ۳۸۲۷

مین پوری

سید ابوجعفر صاحب نمبر ۳۶۲۳ سید شمس الحسن صاحب نمبر ۳۶۲۴ سید واجد علی صاحب نمبر ۳۶۲۵ مولوی سید لقا علی صاحب نمبر ۳۶۲۶

نینی تال میرزا عابد حسین صاحب ن ۳۰۹۸ سید وجاہت حسین صاحب ن ۳۲۰۵

ہردوئی نواب امجد علیخاں صاحب ن ۲۸۰۴

صوبہ دہلی

سید محمد ذاکر صاحب ن ۱۳۹ سید حید رمیرزا صاحب ن ۱۵۰ سید احمد میرزا صاحب ن ۲۴۳ سید احسن میرزا صاحب ن ۳۸۱ سید شوکت علی صاحب ن ۱۲۱۴ میر دولت علی صاحب ن ۱۴۷۷ سید رضا میرزا صاحب ن ۱۸۶۰ سید کاظم میرزا صاحب ن ۱۸۶۱ شاہزادہ میرزا مراد شاہ صاحب ن ۱۸۶۵ خانصاحب سید محمود حسین صاحب ن ۱۹۸۰ سید امیر میرزا صاحب ن ۲۶۷۹ سیٹھ رشید جعفر صاحب ن ۲۷۸۸ سید منظور علی صاحب ن ۲۸۰۳ مولوی سید محمد صاحب ن ۲۸۰۴ ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ن ۲۸۸۷ ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب ن ۲۹۱ سید اصغر حسین صاحب ن ۲۹۶۲ آغا محمد اشرف صاحب ن ۲۹۶۸ خواجہ سعید حسین صاحب ن ۲۹۷۳ خواجہ غلام السبطین صاحب ن ۱۴۵۰/۲۹۸۴ آغا وزیر حیدر صاحب ن ۳۰۰۸ سید ارتضیٰ حسین صاحب تلیغ ن ۳۰۱۹ مولوی سید ابن حسن صاحب ن ۳۰۸۴ سید شوکت حسین صاحب ن ۳۱۰۶ سید ریاض الحسن صاحب ن ۳۱۱۶ سید باقر حسن صاحب ن ۳۱۱۷ سید جعفر حسن صاحب ن ۳۱۱۸ سید نفیس عباس صاحب ن ۳۱۲۱ حاجی میر مقبول حسین صاحب ن ۳۱۳۲ محمود علی صاحب ہاشمی ن ۳۱۴۶ سید منظور حسین صاحب ن ۳۱۹۰ خواجہ محبوب علی صاحب ن ۳۲۵۱ سید اقبال حسین صاحب زیدی ن ۳۲۵۴ سید علی رضا صاحب رضوی ن ۳۲۵۵ محسن علی صاحب ن ۳۲۵۸ سید نیر حسین صاحب ن ۳۲۸۹ حکیم مولوی سید احمد علی صاحب ن ۳۲۶۹ آغا محمد طاہر صاحب ن ۳۲۸۰ سید عاشق عباس صاحب ن ۳۲۹۰ سید منظور حسین صاحب ن ۳۲۹۱ سید ضیاء الحسن صاحب ن ۳۲۹۲ سید رضا حسین صاحب ن ۳۲۹۳ خواجہ اظہر عباس صاحب ن ۳۲۹۴ سید محمد جمیل صاحب جعفری ن ۳۲۹۸ نواب سید ابوالحسن صاحب ن ۳۲۹۹ سید افسر علی صاحب ن ۳۳۰۰ سید عین الحسن صاحب تبری ن ۳۳۰۲ میرزا ابوالحسن صاحب ن ۳۳۱۲ سید علی حسین صاحب ن ۳۳۳۴ ایک مرد مومن ن ۳۳۳۶ سید محمد وصی صاحب ن ۳۳۴۱ آغا محمد امیر میرزا صاحب ن ۳۳۵۳ سید واقف حسین صاحب ن ۳۳۶۲ میرزا ظفریاب حسین صاحب ن ۳۳۸۹ سید نذر حسین صاحب ن ۳۳۹۵ میرزا حسن احمد صاحب ن ۳۴۰۶ سید بشیر میرزا صاحب ن ۳۴۰۷ سید محمد کاظم صاحب ن ۳۴۰۸ سید لطافت حسین صاحب ن ۳۴۱۰ سید عابد حسین صاحب ن ۳۴۱۱ خواجہ منظور حسین صاحب ن ۳۴۲۳ شیخ حامد حسین حیدر صاحب ن ۳۴۲۴ میرزا اشتاق حسین صاحب ن ۳۴۳۰ سید سراج الحسن صاحب ن ۳۴۵۱ ایک مرد مومن ن ۳۴۵۲ سید نذر عباس صاحب ن ۳۴۷۷ سید اجمل حسین صاحب ن ۳۴۸۱ سید باقر حسین صاحب ن ۳۵۲۰ سید عروج الحسن صاحب ن ۳۵۷۵ سید عزیز الدین احمد شاہ صاحب ن ۳۵۸۵ سید فرزند علی شاہ صاحب ن ۳۵۹۶ سید مختار عابد صاحب ن ۳۵۹۸ خواجہ سرور حسن صاحب ن ۳۶۱۴ زاہد حسین صاحب ن ۳۶۱۵ سید ارشاد حسین صاحب ن ۳۶۱۷ سید نور الاسلام صاحب ن ۳۶۹۰ سید قائم حسین صاحب ن ۳۷۱۵ سید سلیمان رضا صاحب ن ۳۷۴۹ سید محمد عباس صاحب ن ۳۷۵۵ سید ناظر حسین صاحب ن ۳۸۰۲ نواب سید حسن میرزا صاحب ن ۳۸۳۵ نواب سید تقی میرزا صاحب موسوی ن ۳۸۳۸

صوبہ پنجاب

انبالہ سید غنی احمد صاحب ن ۲۷۵۱ سید رشید حسین صاحب ن ۲۹۴۶ سید اخلاق الحسن صاحب ن ۲۹۴۷ مولوی سید سردار علی صاحب ن ۳۰۱۲ خواجہ حبیب علی صاحب ن ۳۳۱۸ داروغہ سید عباس حسین صاحب ترمذی ن ۳۳۲۹ سید محمد نقی صاحب رضوی ن ۳۳۵۸ سید نظر حسین صاحب زیدی ن ۳۳۵۹ خواجہ محمد تقی حسین صاحب ن ۳۴۷۲ شیخ محمد حسین صاحب ن ۳۴۷۳ سید ظہور الحسن صاحب ن ۳۴۷۴ سید رضا حسین صاحب ن ۳۴۷۵ سید حامد علی صاحب

نمبر ۳۶۳۹ سید حسن اکبر صاحب نمبر ۳۶۴۰ شیخ فضل الٰہی صاحب نمبر ۳۶۴۱ ظفر حسین صاحب نمبر ۳۶۴۲ سید ناصر علیشاہ صاحب نمبر ۳۶۴۳ مولوی سید حمید علی صاحب نمبر ۳۶۴۴ ایک مرد مومن صاحب نمبر ۳۶۴۶ سید محمد حسین صاحب نمبر ۳۶۴۵ سید ہادی حسین صاحب نمبر ۳۶۴۷ سید الطاف حسین صاحب نمبر ۳۶۴۸ مولوی سید ابرار حسین صاحب نمبر ۳۶۴۹ سید ہادی حسین صاحب نمبر ۳۶۵۰ سید شافع علی صاحب نمبر ۳۷۷۱

بھنڈارا

آغا نثار احمد صاحب نمبر ۲۶۹۶

جالندھر

سید علی حسین صاحب نمبر ۹۳۳ مسز ایف عیا خان صاحب نمبر ۳۴۴۸ سید اختر عباس صاحب نمبر ۳۶۹۵ بخت بیدار شاہ صاحب نمبر ۳۷۶۰ خواجہ نظیر حسن صاحب انصاری نمبر ۳۷۶۱

جھنگ

سید عابد حسین شاہ صاحب نمبر ۳۴۸۲ والدہ صاحبہ سید عابد حسین صاحب نمبر ۳۵۸۸ مولوی سید حسن صاحب نمبر ۳۶۸۲ حیات محمد صاحب نمبر ۳۸۰۳

جہلم

سید محمد طاہر صاحب نقوی نمبر ۳۰۱۵

حصار

سید شاکر حسین صاحب کاظمی نمبر ۳۱۰۱ سید زاہد حسین صاحب نمبر ۳۱۵۸ سید زوار حسین صاحب نمبر ۳۳۹۱ سید لیاقت حسین صاحب نمبر ۳۴۲۰ اہلیہ سید زاہد حسین صاحب نمبر ۳۴۲۱ سید محمد حسین صاحب نمبر ۳۵۸۸ سید صغیر حسین صاحب نمبر ۳۸۱۶

راولپنڈی

سید اقبال حسین صاحب نمبر ۱۴۷۴ مولوی محمد بشیر صاحب نمبر ۳۹۲۳

رہتک

نواب سید احمد حسین صاحب نمبر ۴۱۵ سید تصدق حسین صاحب نمبر ۳۱۴۵ سید محمد صاحب نقوی نمبر ۳۱۵۳ سید مہدی حسین صاحب جعفری نمبر ۳۳۰۳ نواب سید غضنفر علی صاحب نمبر ۳۳۰۴ شیخ محمد تقی صاحب نمبر ۳۳۴۵ سید عاشق حسین صاحب جعفری نمبر ۳۶۲۹ مولوی مفتی سید محمد احمد صاحب نمبر ۳۶۳۰

سیالکوٹ

سید سرفراز حسین صاحب نمبر ۲۷۸۶ سید حیدر حسین صاحب مرحوم نمبر ۲۷۸۷

شملہ

سید محمد شاہ صاحب نمبر ۹۴ سید ظفر حسین صاحب نمبر ۵۷۳ سید علی اختر صاحب یو۔پی نمبر ۱۶۹۷ میاں شکور علی صاحب نمبر ۲۳۲۳ سید نصیب علی صاحب نمبر ۳۰۰۵ سید صابر حسین صاحب کاظمی نمبر ۳۰۷۹ سید محمد محسن صاحب نمبر ۳۴۹۷ سیدہ عابدہ بیگم صاحبہ نمبر ۳۶۰۵ سید حسن صاحب نمبر ۳۶۰۶ ذکاوت علی صاحب نمبر ۳۶۰۷ محمد علی صاحب نمبر ۳۶۰۸ سردار کریم بخش صاحب نمبر ۳۶۱۶

شاہپور

حاجی سید ناصر علی شاہ صاحب نمبر ۱۳۵۹

فیروزپور

سید رضا حیدر صاحب زیدی نمبر ۳۳۴۰ سید دلدار حسین شاہ صاحب نمبر ۳۶۸۷ سید صفدر حسین صاحب نمبر ۳۶۸۸ سید ظفر حسن صاحب نمبر ۳۷۰۴ سید حسن علی شاہ صاحب مشہدی الکاظمی نمبر ۳۷۰۵ سید محمد انور حسین صاحب نمبر ۳۷۰۶ سید خورشید حسین صاحب نمبر ۳۸۰۱

کرنال

میر اوصاف حسین صاحب نمبر ۲۸۲۳ خواجہ تہور علی حیدر صاحب نمبر ۱۸۳۱ سید ظہور الحسنین صاحب یو۔پی نمبر ۲۹۷۵ سید کاظم حسین صاحب نمبر ۳۱۶۱ مولوی

مقصود حسین صاحب ۳۱۸۷ سید عادل حسین ۳۲۲۷ سید رشید حسین صاحب ۳۲۲۸ سید ہادی حسین صاحب ۳۲۲۹ مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب ۳۲۵۲ سید
ذیشان حسین صاحب ۳۲۷ سید ظفر علی صاحب ۳۲۸ سید وحید حسین صاحب ۳۳۱ خواجہ محمد قائم صاحب ۳۳۳ خواجہ انور علی صاحب انصاری ۳۳۹ خواجہ احمد عباس
صاحب ۳۶۱۳ خواجہ فرزند علی صاحب ۳۶۳۳ خواجہ لطیف حسن صاحب ۳۶۳۳ چودھری حنیف الحسن خانصاحب ۳۶۳۴ سید حمید حسین صاحب ۳۶۳۵ سید
ناظر حسن صاحب ۳۶۳۶ خواجہ نظر علی صاحب ۳۶۳۷ آغا محمد عالم خانصاحب ۳۶۳۸ آغا غلام حیدر صاحب ۳۶۳۹

کیمبل پور

سید تصدق حسین شاہ صاحب ۲۳۶۷

گوجرانوالہ

حاجی سید حاکم شاہ صاحب ۲۶۳ سردار ملک رستم خانصاحب کیانی ۲۵۶۰

گجرات

سید حاکم شاہ صاحب ۳۱۸۹ سید شبیر حسین صاحب ۳۱۹۴

گوڑگانواں

نواب سید سرفراز حسین خانصاحب ۱۹ خواجہ اختر حسین صاحب ۱۷۶۱ سید محسن علی صاحب ۲۹۰۵ سید محمد شریف الحسن صاحب ۳۲۸۶
سید خصلت حسین صاحب ۳۲۹۲ سید ظفر عباس صاحب ۳۳۹۴ سید صغیر حسین صاحب ۳۳۹۶ سید افضل حسین صاحب
۳۳۹ سید افتخار حسین صاحب ۳۴۱۶ اہلیہ صاحبہ مولوی سید حسین احمد صاحب ۳۴۲۰ سید علی نوشاہ صاحب ۳۴۴۵ سید برکت
حسین صاحب ۳۴۴۶ سید ناصر عباس صاحب ۳۵۲۲ سید واحد علی صاحب ۳۶۱۹ سید صادق مہدی صاحب ۳۸۰ شیخ منصب علی صاحب ۳۸۰۹

لائل پور

سید ریاض احمد صاحب ۲۰۵ سید ضامن علی صاحب ۳۶۸۲

لاہور

سید سجاد حسین صاحب ۱۷۶۴ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب ۲۴۴۵ ملک حسین علی صاحب ۲۹۳۳ خواجہ اختر حسین صاحب
۳۰۳۶ شیخ مبارک علی صاحب ۳۰۴۰ سید فضل حسین صاحب ۳۲۳۲ سید محمد حسین صاحب ۳۶۵۵ سید امداد حسین شاہ صاحب
۳۶۵۶ نواب سردار برکت علی خانصاحب ۳۶۵۷ شیخ برکت علی صاحب ۳۶۵۸ آغا سید مرتضیٰ شاہ صاحب ۳۶۵۹ آغا محبوب علی شاہ صاحب
۳۶۶۰ میرزا محمد رضا صاحب ۳۶۶۱ سید احتشام الدین علی صاحب ۳۶۶۲ خانصاحب سید احمد علی شاہ صاحب ۳۶۶۳ سید علی ظفر صاحب ۳۶۶۴
میرزا مصطفیٰ علی صاحب ۳۶۶۵ محمد نواز خانصاحب ۳۷۱۳ سید نثار حسین صاحب ۳۷۷۱

لدھیانہ

سید رضا حسین صاحب ۳۴۶۷ میر سید علی صاحب ۳۴۶۸ سید شمشاد علی صاحب ۳۴۶۹ سید محمد اصغر صاحب ۳۴۷۰ خانصاحب
آغا محمد زمان خانصاحب ۳۴۷۱ آغا نثار حسین صاحب ۳۶۵۱ آغا سعادت حسین خانصاحب ۳۶۵۲ آغا محمد یعقوب صاحب دواشی
۳۶۵۳ آغا شہزادہ حسن صاحب ۳۶۵۴

منٹگمری

سید عابد حسین شاہ صاحب ۱۱۲۸ سید مجتبیٰ صاحب نقوی ۳۶۱۰ آغا برکت علی صاحب ۳۶۶۶ میرزا فدا حسین صاحب ۳۶۶۷ سید
ضمیر حسین صاحب ۳۶۶۸ سید جعفر حسین صاحب ۳۶۶۹ سید ناصر علی شاہ صاحب ۳۶۷ سید علی افضل صاحب ۳۶۷۱ سید ولدار
علی صاحب ۳۶۷۲ سید افضال حسین صاحب ۳۶۷۷

مظفر گڈھ

سید ہاشم علی صاحب ۳۰۴ شیخ فرمان علی صاحب ۳۰۶۶

ملتان خان بہادر سید حسن بخش صاحب گردیزی نمبر ۲۰۴ مولوی سید زین العابدین صاحب نمبر ۱۲۴ سید محمد امین شاہ صاحب نمبر ۱۱۲۷ موہن صاحب معزز رئیس صاحب نمبر ۱۳۹۷ احمد بخش صاحب نمبر ۱۹۴۲ سید محمد حامد شاہ صاحب گردیزی نمبر ۳۰۴۵ مخدوم سید محمد نواز شاہ صاحب گردیزی نمبر ۳۰۶۲ سید عباس حسین شاہ صاحب گردیزی نمبر ۳۳۳۹ سید صاحب علی شاہ صاحب نمبر ۳۶۱۱ سید مختار حسین شاہ صاحب نمبر ۳۶۱۲ سید مہدی حسین صاحب نمبر ۳۶۷۳ سید محمد باقر شاہ صاحب نمبر ۳۶۷۴ حکیم سید محمد ابراہیم صاحب نمبر ۳۶۷۵ سید نفیر محمد صاحب نمبر ۳۶۷۶ سید رکن عبداللہ شاہ صاحب نمبر ۳۶۷۷ سید ریاض حسین صاحب نمبر ۳۶۷۸ سید حسین جہانیاں شاہ صاحب نمبر ۳۶۷۹ خانصاحب محمد سرور خانصاحب نمبر ۳۶۸۰ سید حسن شاہ صاحب نمبر ۳۶۸۱ سید حامد حسین صاحب نمبر ۳۶۸۶ سید محمد عبدالجلیل صاحب نمبر ۳۷۴۰

صوبہ بہار

بھاگلپور خانصاحب سید عزیز الحسن صاحب نمبر ۳۷۴۸

پلاموں سید رضا قاسم صاحب نمبر ۳۱۸۸

پٹنہ خان بہادر ڈاکٹر سید علی حسن صاحب نمبر ۲۰۶ سید مجتبیٰ حسین خانصاحب نمبر ۹۳۶ ڈاکٹر سید سجاد حسین صاحب نمبر ۱۲۴۴ سید علی مرتضیٰ صاحب نمبر ۱۳۳۵ سید رضا حسین صاحب نمبر ۱۶۵۸ سید علی امیر صاحب نمبر ۱۷۰۸ نواب سید علی سجاد صاحب نمبر ۱۸۵۵ سید فضل علی صاحب نمبر ۱۷۸۸ خان بہادر سید احمد علی خان صاحب نمبر ۱۷۹۴ امیر سید علی خاں صاحب نمبر ۲۶۵۰ سر سید سلطان احمد صاحب نمبر ۲۸۱۲ سید محمد حسنین صاحب نمبر ۲۸۳۳ حکیم محمد صالح صاحب نمبر ۲۸۳۴ سید نفیر حیدر صاحب نمبر ۲۸۳۶ سید اظہر حسین صاحب نمبر ۲۸۳۸ سید امتیاز حسین صاحب نمبر ۲۸۴۰ ڈاکٹر محمد حسین صاحب نمبر ۲۸۵۵ سید غلام مصطفیٰ صاحب نمبر ۲۸۶۴ مولوی سید مہدی حسین صاحب نمبر ۲۸۶۵ سید محمد اصغر صاحب رضوی نمبر ۲۸۶۹ شاہ نثار حسین صاحب نمبر ۳۲۸۷ سید مرتضیٰ علی صاحب نمبر ۳۳۳۵ مولوی خورشید حسن صاحب مجتہد نمبر ۳۵۰۱ سید ابو الحسن صاحب نمبر ۳۵۹۱ نواب سید تقی میر صاحب نمبر ۳۶۲۰ جناب نواب سرور علی خانصاحب نمبر ۳۸۳۱ نواب سید فرزند علی صاحب نمبر ۳۸۰۳

پورنیہ خان بہادر سید احسن علی صاحب نمبر ۳۲۵۳

چمپارن سید کاظم حسین صاحب نمبر ۳۴۸

دربھنگا سید ظہیر احمد صاحب نمبر ۲۵۵۵ شیخ محمد عبدالمجید صاحب نمبر ۳۵۹۳

سارن حاجی سید دلدار حسین صاحب نمبر ۹۳۰ میرزا حیدر حسین صاحب نمبر ۲۴۰۷ مولوی سید علی حیدر صاحب نمبر ۲۷۹۱ مولوی سید علی حسنین صاحب نمبر ۲۶۶۲ ابو الخلیل مولوی سید راحت حسین صاحب نمبر ۳۵۹۹ سید تقی حسن صاحب نمبر ۳۶۲۲ سید مہدی حسین صاحب نمبر ۳۰۶۸ سید ممتاز حسین صاحب نمبر ۳۸۱۱

شاہ آباد سید ممتاز حسین صاحب نمبر ۱۷۹۵

مان بھوم | سید خورشید احسن صاحب ۹۷۲

مونگیر | سید عنایت احمد صاحب ۲۱۴۰ نواب سید رضا علی خانصاحب ۲۲۳۰ شاہ محمد اصغر صاحب ۲۲۳۱ نواب سید محمد باقر علی خاں صاحب ۲۸۴۴ نواب محمد جابر علیخانصاحب ۲۸۴۵ سید زین العابدین صاحب ۲۸۳۵ شیخ علی بخش صاحب ۳۴۸۲

مظفر پور | سید شریف حسین صاحب ۲۴۱۳ سید وصی حیدر صاحب ۳۲۲۶ سید انیس اشرف صاحب ۳۲۷۲ سید ضمیر حسین صاحب ۳۳۱۹ رضیہ بیگم صاحبہ ۳۳۲۰ سید جعفر حسین صاحب ۳۳۳۸ ماسٹر کریم بخش صاحب ۳۳۳۰ سید اصغر حسین صاحب ۳۴۴۱ سید منظور حسین صاحب ۳۴۴۲ سید ضمیر حسین صاحب ۳۳۱۹ سید انصار حسین صاحب ۳۴۸۰ سید محمد امیر صاحب ۱۱۱۶/۳۴۸۵ سید احمد نواب صاحب ۳۴۸۴ سید حسن امام صاحب ۳۵۵۶ مولوی سید ابرار حسین صاحب ۳۵۸۴ میر غلام محمد صاحب ۳۵۸۹ سید ضمیر حسین صاحب ۳۵۹۰ سید فضل حسن صاحب ۳۶۱۲ سید تقی حسن صاحب جعفری ۳۶۹۴ سید علی اکبر صاحب ۳۷۰۲ مرزا نظیر حسین صاحب ۳۷۲۸ سید علی امام صاحب ۳۸۱۰

صوبہ بنگال

بردوان | مولوی سید وزیر علی صاحب ۱۶۲۳

کلکتہ | عبدالحئی صاحب ۲۳۰ سید علی عباس صاحب ۳۴۱۷ سید ظفر حسن صاحب ۳۴۱۸ سید مظہر حسن صاحب ۳۴۱۹ مولوی ممتاز حسین صاحب ۳۴۵۰ میرزا محمد جعفر صاحب شیرازی ۳۴۵۹ سید جواد حسین صاحب ۳۴۶۰ سید امیر سعید صاحب ۳۴۸۶ سید خوشنود حسین صاحب ۳۴۸۰ چودھری ناصر علیخانصاحب ۳۵۰۹ سید علی جعفر صاحب ۳۵۹۴

ہگلی | خان بہادر ڈاکٹر سید اعجاز حسین صاحب ۲۱۵۶/۳۸۳۶

ممالک متوسط

بھوساول | سید آل حسن صاحب ۸۶۳/۳۲۸۳

جبلپور | شیخ علی عباد صاحب ۲۵۵ سید نشرہ نقی صاحب ۳۳۲۲ میرزا محمد ہاشم صاحب ۳۳۷۲

ساگر | سید نقی الحسن صاحب ۳۷۲۴

کھنڈوہ | سید آل حیدر صاحب جعفری ۳۳۴۲ سید مشتاق علی صاحب ۳۳۴۳ سید آل احمد صاحب جعفری ۳۳۴۴

ناگپور سید غلام تقی صاحب نمبر ۳۰

نرسنگ پور سید معصوم علی صاحب نمبر ۲۴۲۱ مولوی ملک مظفر یزداں صاحب نمبر ۳۳۲۱

ہوشنگ آباد سید مجاہد حسین صاحب نمبر ۳۵۲ آغا علی حیدر صاحب نمبر ۱۸۴۴

اکولہ (برار) سید ہادی حسن صاحب نمبر ۲۵۷۳ سید مونس حسین صاحب نمبر ۳۳۴۸ سید منظور حسین صاحب نمبر ۳۵۶۷

صوبہ سرحدی

بنوں ملک گلزار حسین صاحب کیانی نمبر ۳۱۶۸

پشاور سید شفا احمد صاحب نمبر ۲۳۰۱ سردار نواب علی خاں صاحب نمبر ۲۴۶۱ آغا سید علی شاہ صاحب نمبر ۲۴۶۶ میرزا عبدالکریم صاحب نمبر ۲۴۶۱ غلام رسول صاحب نمبر ۳۲۱۴

ڈیرہ اسماعیل خاں سید نذر حسین شاہ صاحب نمبر ۳۶۹۹

ڈیرہ غازی خاں سردار حاجی خان محمد خانصاحب نمبر ۳۵۳۸

کوہاٹ ڈاکٹر سید اختر حسین صاحب نمبر ۹۶۰

ہری پور ہزارہ سید فیض علی شاہ صاحب نمبر ۳۴۴۹ محمد شریف صاحب نمبر ۳۴۵۰

صوبہ بلوچستان

سید محمد علی شاہ صاحب کاظمی نمبر ۳۳۶۸

ریاست حیدرآباد دکن

شہر حیدرآباد ڈاکٹر حاجی حیدر علیخاں صاحب نمبر ۲۴۵۰ سید ابوالحسن صاحب نمبر ۲۶۲۱ خضر علی شریف صاحب نمبر ۲۷۴۹ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حاجی حیدر علیخانصاحب نمبر ۲۸۰۹ میرزا مہدی علیصاحب نمبر ۳۱۲۵ خضر علی شریف صاحب نمبر ۳۱۲۶ ڈاکٹر خیر النساء بیگم صاحبہ نمبر ۳۱۶۹ سید علی صاحب نمبر ۳۳۵۴ سید الطاف حسین صاحب نمبر ۳۳۵۵ سید احسان حسین صاحب نمبر ۳۳۵۶ مولوی شرف حسین خانصاحب نمبر ۳۳۵۴ سید اعجاز علیصاحب نمبر ۳۳۸۵ سید عباس حسین صاحب نمبر ۳۳۸۶ سید محمد رضا صاحب نمبر ۳۴۵۱ سید غلام عباس صاحب نمبر ۲۷۹۲ سید ظہیر الحسنین صاحب

نقوی ۳۸۰۶ (یوپی) سید اخلاق حسین صاحب ۳۸۱۵

پربھنی آغا سرفراز حسین صاحب ۳۱۷۶ سید محمد حسین صاحب زیدی ۳۳۲۵ میرزا باقر علی بیگ صاحب ۳۳۲۶

ناندیر مولوی سید ظفر مہدی صاحب ۳۳۸۳ سید علی جعفر صاحب ۳۴۶۹ سید ضیاء الحسن صاحب ۳۴۳۵

نلگنڈہ علی نواز صاحب حدی ۳۴۱۵ سید تقی حسن صاحب ۳۶۰۹

کریم نگر سید علی نظیر صاحب ۳۷۵۰

وارنگل سید مقبول حسین صاحب ۳۸۲۳

دیگر ریاستہائے خود مختار

بھاولپور خان بہادر آغا محمد اکرم صاحب ۲۴۲۹ سید حسن علی شاہ صاحب ۳۱۷۰ محمد افضل صاحب ۳۸۱۸

بھاولنگر سید وزیر حسین صاحب ۳۸۱۵

بھوپال سید اظہار الحسنین صاحب ۱۹۴۸ (یوپی) سید فخر الحسنین صاحب ۲۵۸۸

بھرتپور سید زین العباد صاحب ۲۶۳۲

پٹیالہ خلیفہ سید محمد ہاشم صاحب ۴۴ خلیفہ سید محمد مسلم صاحب ۵۵ سید عنایت حسین صاحب ۴۱۲ خلیفہ سید محمد اسلم صاحب ۴۱۶ سید رضا محمد صاحب ۲۴۹۵ سید جمیل حسین صاحب ۲۷۵۹ سید منہاج الحسن صاحب ۲۹۰۶ سید طاہر حسین صاحب ۲۹۰۷ بیگم صاحبہ خلیفہ سید ہادی حسن صاحب مرحوم ۲۹۱۲ سید ذاکر حسین صاحب ۲۹۲۸ سید محمد مرتضیٰ صاحب ۲۹۵۷ سید محمد ذکی صاحب ۲۹۸۰ وقف میر مہدی علی صاحب ۳۰۲۸ بابو نظیر حسین صاحب ۳۱۶۰ سید محمد تقی احسن صاحب ۳۲۱۲ سید باقر حسین صاحب ۳۲۱۳ سید اقبال حسین صاحب ۳۲۲۳ میر سید حسین صاحب ۳۲۲۴ سید سعید علی صاحب ۳۲۲۴ سید اعجاز حسین صاحب ۳۲۲۳ سید ذاکر حسین صاحب ۳۲۲۵ میر منذر حسین صاحب ۳۳۲۳ سید خورشید علی صاحب ۳۳۶۴ سید مقبول حسین صاحب ۳۳۶۵ سید باقر حسین صاحب ۳۴۶۶ سید اصغر حسین صاحب ۳۵۱۱ سید اسد علی صاحب ۳۵۱۲ میرزا مظہر حسین صاحب ۳۵۱۳ خلیفہ سید سعادت حسین صاحب ۳۶۸۹ مولوی سید عالم حسین صاحب ۳۷۲۹ سید راغب حسین صاحب ۳۷۳۵

جے پور پروین صاحبہ ۱۱۶۱ میرزا ابرار حسین صاحب ۲۹۱۳ مصطفیٰ حسین صاحب ۳۳۱۱ سید شفیق حیدر صاحب ۳۳۲۲ سید شوکت حسین صاحب کاظمی ۳۷۴۴

جودھپور شیخ مہدی حسین صاحب قریشی ۳۵۰۳

بہاولپور | ڈاکٹر زبیدہ خاتون صاحبہ نمبر ٢٩٠٤

کپورتھلہ | جی۔ ایم۔ ڈی داروغہ وزیر خانصاحب حیدری نمبر ٣٠٣٤ مستری محمد ابراہیم صاحب نمبر ٣٧٦٢

گوٹہ | سید محمد صالح صاحب نمبر ٣٧٠١ میر سید مہدی حسین صاحب جعفری نمبر ٣٧٦٣ میر سید اختر حسین صاحب بوندی نمبر ٣٧٦٤

گوالیار | سید افتخار حسین صاحب نمبر ٣٧٠٣ سید یاد علی صاحب نمبر ٣٧٠٨ سید ایوب علی صاحب نمبر ٣٧٠٩ کاظم علی خانصاحب نمبر ٣٧٢٠ سید تصدق علی صاحب نمبر ٣٧٢١ سید سجاد حسین صاحب نمبر ٣٧٢٢

مالیر کوٹلہ | سید محمد رضا حسین صاحب نمبر ٣٢٢٤ سید باقر حسین صاحب نمبر ٣٦٢١

متفرقات

بغداد | ڈاکٹر سید محمد احمد صاحب نقوی نمبر ٥٩٦ خانصاحب طاہر حسین صاحب قریشی نمبر ٣٤٦٢ سید ظفریاب حسین صاحب نمبر ٣٤٦٣ ابوالحسن صاحب نمبر ٣٥٨٠ سید محمد احمد صاحب جعفری نمبر ٣٥٨١ سید امیر شاہ صاحب نمبر ٣٧٤٢ عباس حسین صاحب نمبر ٣٨٠٤

بصرہ | شیخ محمد تقی حسین صاحب نمبر ١٦٤١

بمبئی | ایچ۔ بی۔ آغا صاحب نمبر ٣٤١٢ سید ظہیر حسین صاحب رضوی نمبر ٣٥٩٢ حضرت علامہ ثقۃ الاسلام میرزا محمد رحیم صاحب نمبر ٣٧٣٣

سندھ | ڈاکٹر آغا اصغر حسین صاحب نمبر ٣٦٩٢

کراچی | تاج محمد خانصاحب نمبر ٣١٨٥

کربلائے معلیٰ | خانصاحب حاجی سید صغیر حسین صاحب نمبر ٣٦٨٣

سنٹرل انڈیا

نوگاؤں | سید کرار حسین صاحب نمبر ٣٧٠٢

عظیم الشان رعایت

کتاب گھر گرہستی مصنفہ مولوی سید بشیر حسین صاحب امروہوی کی قیمت میں جشن سلور جوبلی نمبر کی خوشی میں ۷ رکی رعایت کیگئی ہے۔ محصولڈاک جو ۷ ر ہوتا ہے وہ اس خوشی میں چھوڑ دیا گیا ہے لیکن یہ رعایت صرف ایکماہ کیلئے ہے۔ اس کتاب کا مفصل اشتہار اس نمبر میں ملاحظہ فرمائیے۔ ملنے کا پتہ: مبشر بکڈپو امروہہ محلہ دانشمندان

تعداد ممبران صوبہ وار معہ رقوم چندہ

نمبر شمار	نام صوبہ	تعداد ممبران	میزان چندہ ماہواری پائی	آنہ	روپیہ	کیفیت
۱	یو-پی	۴۷۶	۸	۱۴	۴۷۸	
۲	دہلی	۸۱	۰	۱	۵۷	
۳	پنجاب	۱۸۲	۴	۲	۱۳۴	تعداد بہت کم ہے حضرات پنجاب کو توجہ فرمانی چاہیئے
۴	بہار	۷۱	۴	-	۶۸	
۵	بنگال	۱۳	-	-	۹	ڈاکٹر سید اعجاز حسین صاحب جعفری متولی وقف ہگلی محسنہ
۶	ممالک متوسط	۱۶	-	۹	۱۵	نے اس سال توسیع ممبران کا وعدہ فرمایا ہے۔
۷	سرحد	۱۱	۰	۸	۸	
۸	بلوچستان	۱	۰	۸	۰	تمام بزرگان قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے صوبوں
۹	حیدرآباد دکن	۲۶	۰	۸	۲۲	میں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ممبران کی تعداد
۱۰	ریاستہائے خودمختار	۵۸	۴	۴	۴۶	میں اضافہ کرنے کی سعیٔ بلیغ فرماکر کارکنان انجمن کو
۱۱	متفرقات ہندوستان و بیرون ہند	۱۳	۰	۴	۱۴	شکریہ کا موقع دیں اور قوم کو ممنون فرمائیں۔
		۹۴۸	۸	۱۱	۸۵۴	

نوٹ۔ ان اعداد و شمار کو آپ ملاحظہ فرمائیں، کس قدر مایوس کن امر ہے کہ آل انڈیا قومی ادارہ اور تعداد ممبران ایک ہزار بھی نہیں، شیعہ قوم جو تین کروڑ نفوس پر مشتمل ہے اُس میں سے ایسے تین ہزار افراد کا سبب بھی نہیں جو اس فقید المثال ادارہ کو آٹھ آنے ماہوار عطا فرمائیں۔ میں جشن "سلور جوبلی" کے موقع پر تمام ممبر صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ کم از کم ایک ایک ممبر ضرور مرحمت فرمادیجئے فارم ممبری صفحہ ۶۳ پر موجود ہے۔ تمام ممبران سے بالعموم اور اہل پنجاب، بہار، بلوچستان اور سرحد سے بالخصوص پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ اس ادارہ کی جانب توجہ فرمائیے۔ یہ رقم جو آپ ساڑھے آٹھ سو روپیہ ماہوار کی ملاحظہ فرماتے ہیں، مجموعی رقم ہے۔ لیکن اگر آپ بقایا کو ضمیمہ نمبر(۱) میں ملاحظہ فرمائیں گے تو تعجب ہوگا کہ بمشکل پانچ سو روپیہ ماہانہ وصول ہوتا ہے، وہ بھی متعدد یاد دہانیوں کے بعد آپ حضرات توجہ فرماتے ہیں۔ میں آپ حضرات سے بصد ادب درخواست کرتا ہوں کہ جشن "سلور جوبلی" کی خوشی میں (۱) کم از کم ایک ممبر مرحمت فرمائیں۔ (۲) اپنا بقایا چندہ صدر دفتر کو نواب سید احمد میرزا صاحب کی خدمت میں روانہ فرمائیں (۳) وظیفہ داران انجمن سے واپسی قرض حسنہ کی کوشش فرمائیں۔

خاکسار۔ اعجاز جارچوی بی۔اے۔بی۔ٹی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری امروہہ

ممبر صاحبان انجمن
کی
خدمت میں

درخواست ہے کہ جشن سلور جوبلی نمبر کی خوشی میں امسال دو جدید ممبر ضرور مرحمت فرمایئے اور اپنا اپنا بقایا چندہ جلد روانہ کر دیجئے اور اپنے دوست واحباب اعزا میں سلور جوبلی نمبر کو خرید فرما کر مفت تقسیم کیجئے اور ان حضرات کو انجمن کی ممبری کے لئے ترغیب دیجئے تاکہ انجمن مستحکم و پائدار ہو کر طالبان علوم کی تشنگی کو زیادہ سے زیادہ بجھا سکے۔ سلور جوبلی نمبر کی قیمت ممبران سے صرف ۸؍ ہے۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ آپ حضرات اس عظیم الشان اور یادگار نمبر کو اپنے حلقہ احباب میں تقسیم فرما کر توسیع ممبران میں حصہ لے سکیں۔

نیاز آگین

اعجاز جارچوی بی۔اے

بی۔ٹی۔ آنریری پروپیگنڈا سکرٹری
انجمن ہذا۔ امروہہ۔

انجمن وظیفہ سادات و مومنین (رجسٹرڈ)

(۱) نادار شیعہ طلبار کی مدد کیلئے خصوصاً ان کو صنعت و حرفت کیطرف مائل کرنیکے واسطے یہ انجمن ۱۹۱۲ء سے قائم ہے۔

(۲) وظائف قرض حسنہ کے طور پر دیئے جاتے ہیں اور طلبار کو معاہدہ کرنا ہوتا ہے کہ وہ برسر کار ہونیکے بعد رقم وصول شدہ کو بتدریج آسان قسطوں میں ادا کرینگے۔

(۳) ابتدائے تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار روپے ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں وظائف پر تقسیم ہو چکے ہیں اور انجمن کا سرمایہ محفوظ اسوقت پچاس ہزار روپیہ ہے۔

(۴) اسوقت تک تعلیم صنعت و حرفت، دینیات اور کالج و اسکول کے لئے کئی سو طلبا وظیفہ حاصل کر چکے ہیں ۱۳۰ طلبا اسوقت زیر تعلیم ہیں جو کالج و اسکول کے علاوہ مدارس دینیات و عربی میڈیکل کالج الہ آباد ولاہور و لکھنؤ، میڈیکل سکول آگرہ، انجینئرنگ کالج رڑکی، وٹرنیری کالج کلکتہ ولاہور وغیرہ وغیرہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ہمارے طلبار میں سے دو صاحب نجف اشرف سے تکمیل دینیات کے بعد اور دو صاحب یورپ سے ڈگریاں لیکر ہندوستان واپس آئے ہیں۔ دو صاحب عراق میں اسوقت تکمیل دینیات انجمن کے خرچ سے کر رہے ہیں۔

(۵) وظیفہ داران قدیم میں بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنا قرض حسنہ ادا کر دیا یا جو ادا کر رہے ہیں۔

(۶) ہر شخص انجمن کی اعانت قلیل یا خواہ کثیر جس رقم سے چاہے کر سکتا ہے۔ البتہ ممبر وہ حضرات ہو سکتے ہیں جو اپنی مستقل آمدنی کا فیصدی ایک روپیہ عطا فرمایا کریں۔ سالانہ آمدنی کا پانچواں حصہ جو ممبر عطا کرے وہ لائف ممبر انجمن قرار پائیگا چندہ ممبری کم از کم ۸ رکھا ہوا ہے۔

(۷) ممبروں کی اولاد اگر خدانخواستہ انکے بعد قابل اعانت ہو جائے تو وظیفہ کیلئے انکا حق سب پر مقدم سمجھا جاتا ہے۔

(۸) انجمن کی رجسٹری باقاعدہ ہو چکی ہے اسکا انتظام ۱۴ ممبروں کی کمیٹی کے ہاتھ میں ہے جنکا انتخاب ہر سال ممبروں کی کثرت آرا سے ہوا کرتا ہے سکریٹری انہی ۱۴ ممبروں میں سے منتخب ہوتا ہے۔

(۹) سالانہ وظائف پر تقریباً آٹھ ہزار روپیہ صرف ہوتا ہے لیکن حاجتمند طلبار کے لحاظ سے یہ رقم بالکل ناکافی ہے۔

(۱۰) آپ سے یہ درخواست ہے کہ ممبری قبول فرما کر قوم کی دستگیری کیجئے اور ثواب اخروی کے مستحق ہو جیئے (۱) ممبری کا فارم پشت پر درج ہے خانہ پری فرما کر سکریٹری کے پاس مع رقم بھیج دیجئے (۲) مزید اطلاعات کیلئے آنریری سکریٹری یا حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب ایم۔اے۔ ایف۔آر۔ ایس صدر انجمن جلال منزل تھوئی ٹولہ لکھنؤ یا سید اعجاز حسین صاحب جارچوی بی۔اے۔ بی ٹی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری انجمن ہذا امام المدارس امروہہ سے دریافت کرنا چاہئے۔

سید احمد میرزا۔ آنریری سکریٹری ۲۱۶ میر درد روڈ نیو دہلی

مثنیٰ

نام ممبر جدید مع پیشہ ....

شرح چندہ ....

تاریخ ممبری ....

نام و دستخط محرک ....

ہوالمعز

بخدمت جناب سکریٹری صاحب انجمن وظیفہ سادات و مومنین

جناب من! اسلام علیکم

میں انجمن وظیفہ سادات و مومنین کا ممبر ہونا چاہتا ہوں مبلغ .. .. بابت چندہ ماہ سنہ ۱۹ء ارسال خدمت ہے۔ ماہ مذکورہ سے میرا نام درج رجسٹر فرما کر ممنون کیجئے۔ اور آئندہ چندہ حسب ہدایت مندرجہ ذیل وصول فرمالیا کیجئے۔ جب تک انجمن سے علیحدگی کی تحریری اطلاع نہ دوں اُس وقت تک چندہ کے ادا کرنے کا ذمہ دار رہوں۔

دستخط ....

مقام و تاریخ ....

تفصیلات

(۱) پورا نام ....

(۲) عہدہ اور موجودہ پتہ ....

(۳) اصلی وطن۔ قصبہ۔ ڈاک خانہ و ضلع و محلہ و شہر ....

(۴) موجودہ ماہوار آمدنی۔ اگر ہر ماہ یکساں نہ ہو تو تخمینی ....

(۵) مقدار چندہ ماہوار ....

(۶) آپ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجا کریں گے یا وی۔ پی منگائیں گے ....

(۷) چندہ ماہ بماہ وصول ہوگا یا دو ماہ۔ سہ ماہ وغیرہ وغیرہ ....

(۸) نام محرک مع رجسٹر نمبر اگر ممبر ہوں ورنہ پتہ ....

نوٹ:۔ وی۔ پی کا محصول ممبر صاحبان کے ذمہ ہوتا ہے۔ اسلئے زیادہ مہینوں کے چندہ کا وی۔ پی منگانے میں خرچ کی تخفیف ہوتی ہے (۲) چندہ ماہ بماہ بھیجا جاتا ہے یا پیشگی نہ کہ بہت کے خانہ پر۔

ضمیمہ ۲ فہرست وظیفہ داران قدیم تا آخر دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء جنکے ذمہ مطالبہ نہیں رکھا گیا

نمبر	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	مطالبہ	وصول	باقی	کیفیت
۱	۱۲	سید الطاف حسین صاحب ساکن الہ آباد	صہ ۱۰/	۰	صہ ۱۰/	انتقال کیا
۲	۱۹	سید منظور حسین صاحب رائے بریلی	للعہ	۰	للعہ	انتقال کیا
۳	۲۴	سید محمد عباس صاحب بی۔ اے سہارنپور	۱۱للعہ ۳/	۰	۱۱للعہ ۳/	سنہ ۱۹۳۳ء میں انتقال ہوا۔
۴	۲۹	سید محمد شاکر صاحب بی۔ اے۔ ایل ٹی جونپور	سہ ۱۱/	صہ	صہ ۳/	دائمی امراض میں مبتلا تھے مطالبہ معاف ہوا بعد میں انتقال فرمایا
۵	۳۶	سید کرامت حسین صاحب غازی پور	۱۱/	۰	۷/۱۱	انتقال کیا۔
۶	۳۷	سید انصار حسین صاحب ضلع ہردوئی	۱۱ عہ ۷/	عہ	۱ عہ	سنہ ۱۹۲۷ء میں انتقال کیا۔
۷	۵۹	سید شبیر حسین صاحب ضلع میرٹھ	۱للعہ ۷/	۰	۱للعہ ۷/	سنہ ۱۹۲۶ء میں انتقال کیا۔
۸	۶۷	سید اقدس حسین صاحب ضلع بجنور	للعہ ۳/	۰	للعہ ۳/	انتقال کیا۔
۹	۷۵	سید ملازم حسین صاحب ضلع بجنور	صہ ۱۱/	۰	صہ ۱۱/	انتقال کیا۔
۱۰	۷۷	سید مصطفےٰ حسین صاحب ضلع گوڑگانوہ	۱ سہ ۵/	۱ عہ ۱۱/	سے ۵/	سنہ ۱۹۲۷ء میں انتقال کیا
۱۱	۹۵	سید ضیا محمد صاحب اٹاوہ	عہ	۰۰	عہ ۵/	آنکھوں سے معذور ہوگئے مطالبہ معاف ہوا
۱۲	۱۰۲	سید فدا علی صاحب امروہہ مراد آباد	۱۱ عہ ۴/	لعہ ۱۵/	۱۱ عہ ۴/	سنہ ۱۹۲۵ء میں انتقال کیا۔
۱۳	۱۰۳	سید احمد حسین صاحب بھیرہ ضلع شاہ پور	عہ ۱۵/	۰	عہ	انتقال کیا۔
۱۴	۱۰۹	سید ولایت حسین صاحب الہ آباد	۱۱ عہ ۸/	عہ	۱۱ عہ ۸/	سنہ ۱۹۲۷ء میں انتقال کیا۔
۱۵	۱۱۱	سید زاہد حسین صاحب نقوی ضلع بلند شہر	۱ عہ ۱/	للعہ ۱/	۱للعہ	سنہ ۱۹۳۵ء میں انتقال ہوا۔
۱۶	۱۱۲	آغا سید محمد حیدر صاحب ضلع بجنور۔	لعہ ۱۴/	۰	لعہ ۱۴/	انتقال کیا۔
۱۷	۱۱۷	سید علی رضی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی ضلع اعظم گڑھ	۱۱ عہ ۸/	۱ سہ	للعہ ۸/	سنہ ۱۹۳۰ء میں انتقال ہوا۔
۱۸	۱۲۱	سید یوسف حسین صاحب رائے بریلی	۱۱ للعہ ۵/	عہ	۱۱ للعہ ۵/	سنہ ۲۶ء میں انتقال کیا۔
۱۹	۱۲۳	سید محمد وارث صاحب ضلع سارن	۱ عہ ۹/	۱ سہ	صہ ۹/	سنہ ۱۹۲۵ء میں انتقال کیا۔
۲۰	۱۲۴	ڈاکٹر سید آل شبیر صاحب بھرتپور	۱۱ عہ ۳/	عہ	۱۱ عہ ۳/	انتقال کیا۔
۲۱	۱۲۵	سید زائر حسین صاحب امروہہ مراد آباد	سا سے ۳/	للعہ	۱۱ صہ ۳/	سنہ ۱۹۳۲ء میں انتقال کیا۔
۲۲	۱۲۸	سید محمد حسین صاحب زیدی بی۔ اے بیرسٹر میرٹھ	۱ سے ۹/	صا	۱ سے ۹/	سنہ ۱۹۳۰ء میں انتقال کیا۔
۲۳	۱۳۱	سید طاہر حسین صاحب مراد آباد	۱للعہ ۶/	للعہ	لعہ ۶/	سنہ ۱۹۳۱ء میں انتقال کیا۔
۲۴	۱۳۲	حکیم سید منظور حسین صاحب موئی ضلع جونپور	۱۱ عہ ۱۴/	۰	۱۱ عہ ۱۴/	انتقال کیا۔

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	مطالبہ	وصول	باقی	کیفیت
۲۵	۱۳۴	مولوی سید محمد صاحب نجفی مجتہد امروہہ مراد آباد	[illegible]	.	[illegible]	ادا کرنا لازمی نہیں نمبر ہیں۔
۲۶	۱۳۵	سید علی رضا صاحب زید پور بارہ بنکی	[illegible]	.	[illegible]	انتقال کیا
۲۷	۱۴۶	سید علمدار حسین صاحب ضلع بجنور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹۳۰ء میں انتقال کیا۔
۲۸	۱۶۷	سید نصرت علی صاحب میرٹھ	[illegible]	.	[illegible]	دماغی امراض میں مبتلا ہو کر مطالبہ معاف ہوا
۲۹	۱۹۱	سید سعید حسین صاحب ساکن موضع دورانہ ضلع انبالہ	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۵ء میں انتقال ہوا۔
۳۰	۱۹۳	شیخ محمد رفیع صاحب ضلع اعظم گڈھ	[illegible]	.	[illegible]	انتقال کیا۔
۳۱	۱۹۵	مرزا گوہر حسین صاحب دہلی	[illegible]	.	[illegible]	انتقال کیا۔
۳۲	۲۱۹	سید مظاہر حسین صاحب ضلع بجنور	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۲۵ء میں انتقال کیا
۳۳	۲۲۰	سید محمد حسین شاہ صاحب شیرازی بی۔اے ضلع جہلم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹۳۵ء میں انتقال ہوا۔
۳۴	۲۲۴	سید کاظم حسین صاحب ضلع سارن	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۳ء میں انتقال کیا۔
۳۵	۲۲۳	سید ظرافت حسین صاحب نقوی شکارپور بلند شہر	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۲۶ء میں انتقال کیا
۳۶	۲۳۷	سید صابر حسین صاحب پالی ضلع گیا	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۲۸ء میں انتقال کیا۔
۳۷	۲۳۹	سید اطاعت حسین صاحب ہتور ضلع بستی	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۲۵ء میں انتقال کیا۔
۳۸	۲۵۷	مرزا امیر حسین صاحب محلہ حمام شہر پٹنہ	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۴ء میں انتقال کیا۔
۳۹	۲۸۲	ڈاکٹر سید سبط محمود صاحب اسسٹنٹ سرجن امروہہ ضلع مراد آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹۳۵ء میں انتقال ہوا۔
۴۰	۳۰۹	حکیم سید معین الدین صاحب ضلع بدایوں	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۲ء میں انتقال کیا۔
۴۱	۳۱۷	مولوی سید کلب تقی صاحب مجتہد جائس ضلع رائے بریلی	[illegible]	.	[illegible]	ادا کرنا لازمی نہ تھا انتقال کیا
۴۲	۳۴۶	سید شاہد حسین صاحب ساکن بارہ بنکی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۹۳۵ء میں انتقال کیا
۴۳	۳۶۳	سید شبیر حسین صاحب محمد آباد ضلع اعظم گڈھ	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۲ء میں انتقال کیا
۴۴	۳۸۳	سید ممتاز حسین صاحب لکھنؤ	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۴ء میں انتقال کیا۔
۴۵	۳۸۹	سید محمد مصطفیٰ صاحب نگینہ ضلع بجنور	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۶ء میں انتقال کیا۔
۴۶	۳۹۴	سکندر مرزا صاحب نخاس گنج لکھنؤ	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۲ء میں انتقال کیا۔
۴۷	۴۳۱	سید محمد زکی صاحب چندن پٹی ضلع دربھنگہ	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۶ء میں انتقال کیا۔
۴۸	۴۵۶	سید منظور حسین صاحب دائرہ شاہ دین پناہ ڈیرہ غازیخاں	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۴ء میں انتقال کیا۔
۴۹	۴۹۳	مولوی سید ممتاز حیدر صاحب ساکن شاہ گنج بھادی ضلع جونپور	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۶ء میں نجف سے فارغ التحصیل ہو کر واپس آ گئے [illegible] بھی ہیں
۵۰	۵۲۰	سید اشفاق حسین صاحب ساکن سیوت ضلع الہ آباد	[illegible]	.	[illegible]	۱۹۳۵ء میں انتقال فرمایا۔
۵۱	۵۴۱	سید محسن سجاد صاحب فرخ آباد	[illegible]	.	[illegible]	ایضاً
۵۲	۵۴۵	طاہرہ خاتون صاحبہ ساکن گلی مدرسہ شاہ عبدالعزیز عقب ... دہلی	[illegible]	.	[illegible]	ایضاً
			13468/10	1653/11	11814/15	

ضمیمہ فہرست قدیم وظیفہ داران انجمن تا آخر دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء

جنھوں نے اپنا مطالبہ بیباق کردیا

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	وظیفہ داران مع سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	مطالبہ	تفصیل وصولی: سابق	تفصیل وصولی: سنہ ۱۹۳۶ء	تفصیل وصولی: میزان	کیفیت
۱	۱	سید حبیب حسن صاحب جونپور	محلہ مفتی جونپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۹۲۶ء میں بیباق ہوا
۲	۳	سید محمد سعید رضا صاحب گوڑگانوہ	ٹیلر ماسٹر کیمپ ریلوے اسٹیشن عراق	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۹۱۹ء میں بیباق ہوا۔
۳	۳	سید زوار حسین صاحب سامانہ پٹیالہ	اسپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف انجنیر اندور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۹۲۹ء میں ادا کیا ممبر بھی ہیں
۴	۴	سید حامد حسین صاحب صفی پور اناؤ	سب انسپکٹر للیا ضلع گونڈہ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۹۳۲ء میں ادا کیا۔
۵	۸	ڈاکٹر سید حسن عسکری صاحب امروہہ ضلع مراد آباد		[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۹۲۷ء میں ادا کیا ممبر بھی تھے انتقال کیا
۶	۱۰	ڈاکٹر سید منظور حسین صاحب سہارنپور	وٹرنری اسسٹنٹ مرزاپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۸ء میں ادا کیا۔
۷	۱۱	سید نفیس الحسن صاحب امروہہ مراد آباد	قانونگو بلاری ضلع مراد آباد	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۶ء میں ادا کیا۔
۸	۱۳	سید افتخار حسین صاحب ضلع بجنور	روڈ انسپکٹر بھوپال	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۹۳۰ء میں ادا کیا۔
۹	۱۴	سید وارث حسین صاحب ایم بی اے ایل ایل بی	تحصیلدار محمدی ضلع لکھیم پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۱۹۳۶ء میں ادا کیا۔
۱۰	۱۵	سید زین العباد صاحب جعفر پہر سر بھرتپور	وٹرنری اسسٹنٹ سرجن بیانہ بھرتپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۹۲۸ء میں ادا کیا ممبر بھی ہیں
۱۱	۱۷	ڈاکٹر سید مظاہر حسین صاحب ساکن امروہہ مراد آباد	انڈین ملیٹری ہاسپٹل آگرہ کنٹونمنٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۱۹۳۶ء میں ادا کیا۔
۱۲	۲۰	سید سکندر شاہ صاحب بی اے شاہپور		[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	مرحوم کے انتقال کے بعد سنہ ۲۲ء میں انکے والد نے ادا کیا
۱۳	۲۱	ڈاکٹر سید ابو طالب صاحب ایم بی بی ایس ساکن بھرتپور	میڈیکل افیسر آف ہیلتھ غازی پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۱۹۳۶ء میں ادا کیا ممبر بھی ہیں
۱۴	۲۲	سید دبیر حسین صاحب زیدی بی اے بی ٹی اٹاوہ	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر منٹگمری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۳۲ء میں ادا کیا۔
۱۵	۲۳	حکیم سید حبیب حسن صاحب میرٹھ	جانسٹھ ضلع مظفرنگر	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا۔
۱۶	۲۶	سید آل حسن صاحب ضلع مظفرنگر	بمبئی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۳ء میں ادا کیا۔
۱۷	۲۸	سید فصیح اللہ صاحب الہ آباد	اسٹیشن اسٹاف مغلسرائے	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۷ء میں ادا کیا۔
۱۸	۳۰	سید مسعود حسن صاحب رضوی ایم اے ایل ایل ٹی ضلع اناؤ	پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۳ء میں ادا کیا ممبر بھی ہیں۔
۱۹	۳۱	مولوی سید ضیاء الاسلام صاحب بی اے ایل ایل بی [illegible]		[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۵ء میں انتقال فرمایا۔ اور ادا ہوا
۲۰	۳۲	سید مرتضیٰ حسین صاحب لکھنؤ	اسلامیہ اسکول لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۵ء میں ادا کیا
۲۱	۳۴	سید کاظم حسین صاحب مراد آباد	لوکو شاپ لاہور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۳ء میں ادا کیا

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	وظیفہ داران مع سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	مطالبہ	تفصیل وصولی: سابق	سنہ ۳۲-۱۹۳۱ء	میزان	کیفیت
۲۲	۳۸	سید علی ابراہیم صاحب ضلع سارن	منصفی سیوان ضلع چھپرہ	للوعہ ۶/	للوعہ	.	للوعہ	سنہ ۲۴ء میں ادا کیا۔
۲۳	۴۰	سید علی سجاد صاحب ضلع الٰہ آباد	سکریٹری انجمن دفتر سررشتہ تعلیم الٰہ آباد	المعسہ ۱۲/	ماسہ	.	ماسہ	سنہ ۲۳ء میں ادا کیا ممبر انجمن بھی ہیں
۲۴	۴۲	سید دلدار حسین صاحب ضلع مرزاپور	کلکٹری بنارس	لسہ	لسہ	.	لسہ	سنہ ۲۴ء میں ادا کیا۔
۲۵	۴۳	سید محمد رضی حسین صاحب ایم اے دہلی	کلکتہ	الوسہ ۱۰/	امحہ ۲/	.	امحہ ۲/	سنہ ۲۳ء میں ادا کیا۔
۲۶	۴۴	مولوی سید شبیر حسن صاحب میرٹھ	میرپور ضلع کراچی	لسہ	لسہ ۲/	.	لسہ ۲/	سنہ ۲۲ء میں ادا کیا۔
۲۷	۴۵	سید مدد علی شاہ صاحب گورداسپور	مدرس اوّل شیخو شریف ڈاکخانہ گوگیرہ ضلع منٹگمری	ماعسہ ۷/	ماعسہ ۷/	.	ماعسہ ۷/	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۲۸	۴۷	سید سجاد حسن صاحب ضلع فیروزپور	سب اورسیر نہر ضلع شاہ پور	ماعمہ ۹/	ماعمہ ۹/	.	ماعمہ ۹/	سنہ ۲۱ء میں ادا کر دیا۔
۲۹	۴۸	سید قاسم حسین صاحب ضلع بجنور	موٹر ڈرائیور رائے سینا دہلی	مومہ	مومہ	.	مومہ	سنہ ۲۳ء میں ادا کر دیا۔
۳۰	۴۹	سید ذکریا حسین صاحب ضلع مظفرنگر	ماسٹر اسکول امرتسر	معسہ	معسہ	.	معسہ	سنہ ۲۰ء میں ادا کر دیا۔
۳۱	۵۴	سید امیر حسن صاحب جونپور	سکریٹری نوٹیفائڈ ایریا مونگرا بادشاہ پور ضلع جونپور	سلمحہ ۲/	سلمحہ ۲/	.	سلمحہ ۲/	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا۔
۳۲	۵۶	ڈاکٹر سید اختر حسین صاحب امروہہ مرادآباد	انڈین اسٹیشن ہاسپٹل وزیرستان	سہ ۱۱/	لسہ ۶/	.	لسہ	سنہ ۲۳ء میں ادا کیا۔
۳۳	۵۷	سید محمد ناظم صاحب دہلی	.	مارسہ ۱۵/	اللہ سہ	.	مااللہ سہ ۶/	سنہ ۲۱ء میں ادا کیا۔
۳۴	۶۱	سید علی عباس صاحب حسینی ایم اے ایل ٹی غازیپور	پروفیسر انٹرمیڈیٹ جوبلی کالج لکھنؤ	ماعللحہ	ماعللحہ ۷/	.	ماعللحہ	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا ممبر بھی ہیں۔
۳۵	۶۲	سید محمد احمد صاحب ریاست بھرت پور	ماسٹر گورنمنٹ لیڈ سد کنگ اسکول میرٹھ	ماسمہ ۲/	ماسمہ ۲/	.	ماسمہ ۲/	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا۔
۳۶	۶۴	سید محمد محسن صاحب میرٹھ	میوزیم دارالفلاح صدر بازار دہلی	ماصہ ۱۵/	ماصہ ۱۵/	.	ماصہ ۱۵/	سنہ ۳۰ء میں ادا کیا۔
۳۷	۶۵	سید رضی حیدر صاحب جھنجھانہ ضلع اناؤ	ٹیچر ہائی اسکول مرار ریاست گوالیار	ماعسہ ۱۴/	ماعسہ ۱۴/	.	ماعسہ ۱۴/	سنہ ۳۰ء میں ادا کیا
۳۸	۶۸	مولوی سید ناصر حسین صاحب رائے بریلی	شیعہ اسکول جونپور	ماعللحہ ۱/	ماعللحہ ۱/	.	ماعللحہ ۱/	سنہ ۲۶ء میں ادا کیا
۳۹	۷۰	حکیم مولوی سید علی ابراہیم صاحب موہان ضلع اناؤ	بھنڈی بازار بمبئی	ماعلسہ ۶/	ماعلسہ ۶/	.	ماعلسہ ۶/	سنہ ۳۳ء میں ادا کیا۔
۴۰	۷۲	سید ابی طالب صاحب فتح پور	پیشکار کلکٹری الٰہ آباد	مالعسہ ۸/	مالعسہ ۸/	.	مالعسہ ۸/	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۴۱	۷۶	سید ناصر حسین صاحب دہلی	سنیٹری انسپکٹر دہلی	امسہ	مامسہ	.	مامسہ	سنہ ۱۹ء میں ادا کیا۔
۴۲	۷۸	سید علی عباس صاحب لکھنؤ	گرداور قانونگو بچھراؤں ضلع مرادآباد	مالعہ ۸/	مالعہ ۸/	.	مالعہ	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۴۳	۷۹	سید محمد حسین صاحب بی ایس سی سارن	ڈیمانسٹریٹر سائنس کالج پٹنہ	امالوصہ ۱۱/	امالوصہ	.	امالوصہ ۱۱/	سنہ ۳۱ء میں ادا کیا۔
۴۴	۸۲	سید عشرت حسین صاحب الٰہ آباد	سارجنٹ ملٹری سروس پرتاب گڈھ	عللحہ ۱۱/	سللحہ	.	سللحہ ۱۱/	سنہ ۳۰ء میں ادا کیا۔
۴۵	۸۳	سید زین العابدین صاحب الٰہ آباد	ماسٹر اے۔ کے ہائی اسکول تروا ضلع فرخ آباد	مالللحہ	ماعللحہ	.	ماعللحہ	سنہ ۲۷ء میں ادا کیا۔
۴۶	۸۴	ڈاکٹر سید فضل شاہ صاحب شاہ پور	وٹرنری اسسٹنٹ ملٹری پولیس برما	امولحہ ۹/	مالحہ	.	مالحہ	سنہ ۲۸ء میں ادا کیا۔

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	مطالبہ	تفصیل وصولی			کیفیت
					[illegible]	[illegible]	جملہ	
۴۷	۸۵	سید علی نقی صاحب زیدی جونپور	اہلکار پیشی صدر المہام حیدرآباد دکن	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا۔
۴۸	۸۶	سید اشرف حسین صاحب لکھنؤ	لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۳ء میں ادا کیا۔
۴۹	۸۸	سید اشفاق حسین صاحب لکھیم پور	فارسٹر مونڈ ضلع سہارنپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۴ء میں ادا کیا۔
۵۰	۸۹	سید محمد احمد صاحب قانونگو امروہہ مرادآباد	قانونگو سردہ دہلی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۶ء میں ادا کیا۔
۵۱	۹۱	سید علی حیدر صاحب بی۔ اے نوتنی اناؤ	سب انسپکٹر مدارس ایٹہ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۴ء میں ادا کیا ممبر بھی ہیں۔
۵۲	۹۳	سید اظفر عباس صاحب حیدرآباد دکن	حیدرآباد دکن	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۷ء میں ادا کیا۔
۵۳	۹۴	سید زاہد حسین صاحب مظفرنگر	ریاست رامپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۳ء میں ادا کیا۔
۵۴	۹۶	مولوی سید محمد احمد صاحب سونی پت ضلع رہتک	عمار منزل سونی پت	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۵ء میں ادا کیا۔
۵۵	۱۰۱	سید ذاکر حسین صاحب کاظمی ایم۔ اے بی ٹی سہارنپور	اسٹنٹ انسپکٹر تعلیم محلہ کٹھا [illegible] سہارنپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا ممبر بھی ہیں۔
۵۶	۱۰۴	سید حشمت علی صاحب ضلع انبالہ	ماسٹر گورنمنٹ اسکول انبالہ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۵ء میں ادا کیا۔
۵۷	۱۰۷	سید مقبول حسین صاحب بی۔ اے بریلی	ڈپٹی انسپکٹر مدارس الہ آباد	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۴ء میں ادا کیا۔
۵۸	۱۱۳	ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب جعفری ضلع گونڈہ		[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۲ء میں ادا کیا۔
۵۹	۱۱۴	ماسٹر سید امتیاز حسین صاحب گونڈہ	گورنمنٹ انڈسٹریل اسکول [illegible] بہار	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۵ء میں ادا کیا۔
۶۰	۱۱۶	سید حماد علی صاحب نقوی ایم۔ اے بی ٹی رائے بریلی	اے۔ وی ہائی سکول ٹونڈلہ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۳ء میں ادا کیا۔
۶۱	۱۱۸	سید محمود الحسن صاحب ضلع کرنال	محرر ڈسٹرکٹ بورڈ کیتھل ضلع کرنال	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا۔
۶۲	۱۲۰	سید ظہور الحسنین صاحب رائے بریلی	اوورسیر پرانا قلعہ لاہور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۴ء میں ادا کیا۔
۶۳	۱۲۲	سید غلام السبطین صاحب امروہہ مرادآباد	سب اوورسیر ضلع رائے بریلی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۰ء میں ادا کیا۔
۶۴	۱۲۷	سید مرتضیٰ حسین صاحب میمن ضلع بجنور	میرٹھ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۹ء میں بیباق ہوا۔
۶۵	۱۲۹	سید علی اختر صاحب بی۔ ایس سی سہارنپور	حبیبیہ کالج کابل	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۴ء میں ادا کیا۔
۶۶	۱۳۷	سید اظہر حسین صاحب ضلع بریلی	آنولہ ضلع بریلی	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۲۴ء میں ادا کیا۔
۶۷	۱۴۱	ڈاکٹر سید حامد حسین صاحب جعفری ایم۔ بی بی۔ ایس۔ ڈی۔ پی۔ ایچ پٹیالہ	سوفٹ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۶۸	۱۴۲	سید علی اکبر صاحب سارن	مظفرپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۳۶ء میں ادا کیا۔ ممبر بھی ہیں
۶۹	۱۴۵	سید علی عباس صاحب سارن	سب رجسٹرار سیوان ضلع سارن	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۴ء میں ادا کیا۔
۷۰	۱۴۹	سید حسن صاحب جونپور	گرواوتا قانونگو بلیا	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۷۱	۱۵۷	سید محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل اکبرپور فیض آباد۔		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۳۶ء میں ادا کیا۔ ممبر بھی ہیں

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	[illegible]	تفصیل وصولی			کیفیت
					[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷۲	۱۵۸	سید سلطان حسین صاحب سری ... آباد	دار الشفا حیدر آباد دکن	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۲ء میں ادا کیا۔
۷۳	۱۶۲	سید علی محسن صاحب پاٹا نالہ لکھنؤ	پاٹا نالہ لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سابق کی رپورٹوں میں انکا نام مطالبہ [illegible] درج تھا تحقیقات کے بعد [illegible] قائم کیا گیا بلکہ [illegible] میں ادا کیا
۷۴	۱۶۳	سید وصی حیدر صاحب ایٹہ	کنسٹبل پولیس مین پوری	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۰ء میں ادا کیا۔
۷۵	۱۷۱	ڈاکٹر سید حسین صاحب نقوی بست جیبو	وٹرنری اسسٹنٹ ضلع بلند شہر	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۹۲۷ء میں ادا کیا۔
۷۶	۱۷۳	مولوی سید نقی حسین صاحب زیدی ... امرتسر	امرتسر	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۵ء میں ادا کیا۔
۷۷	۱۷۹	سید وزیر حسن صاحب لکھنؤ	باریبی ٹولہ لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۲ء میں ادا کیا ممبر بھی ہیں۔
۷۸	۱۸۱	ڈاکٹر سید محبوب رضا صاحب ضلع آرہ	.	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۶ء میں ادا کیا۔
۷۹	۱۸۲	مولوی سید ارتضیٰ حسین صاحب مراد آباد	ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ہاپوڑ میرٹھ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۴ء میں ادا کیا۔
۸۰	۱۸۵	سید مجاہد حسین صاحب ڈگانوہ سادات مراد آباد	ٹریننگ کالج الہ آباد	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۲۸ء میں ادا کیا۔
۸۱	۱۸۶	مولوی سید شبیر حسین صاحب زیدی امرتسر	ٹیچر مڈل سکول فتح آباد ضلع امرتسر	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۲۴ء میں ادا کیا۔
۸۲	۱۸۷	سید محمد مرتضیٰ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی بجنور	اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروے آف انڈیا دہرہ دون۔	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۱۹۲۸ء میں ادا کیا۔
۸۳	۱۸۸	مرزا عاشق حسین صاحب ایم اے۔ ایل۔ ٹی۔ فیض آباد	پرنسپل شیعہ کالج لکھنؤ۔	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۸۴	۱۹۲	مولوی سید بخشش حسین صاحب الہ آباد	مدرس دارا گنج ہائی اسکول الہ آباد	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۹۲۷ء میں ادا کیا۔
۸۵	۱۹۴	مولوی سید احمد صاحب حزین مراد آباد	.	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۱۹۳۱ء میں ادا کیا۔
۸۶	۲۰۳	سید کاظم حسین صاحب ترمذی بی ایس سی امرتسر	انجنیرنگ کالج مغلپورہ لاہور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۸۷	۲۰۶	سید محمد طاہر صاحب نقوی بلند شہر	گجرات	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۳ء میں ادا کیا۔
۸۸	۲۰۷	ڈاکٹر سید محسن علی صاحب مراد آباد	وٹرنری اسسٹنٹ سرجن ...	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۸۹	۲۰۹	سید وصی الحسن صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ علیگڈھ	وکیل اناؤ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۰ء میں ادا کیا۔
۹۰	۲۱۱	سید امیر مرزا صاحب فراشخانہ دہلی	سینیٹری انسپکٹر دہلی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا۔
۹۱	۲۱۳	سید ذاکر حسین صاحب مظفر نگر	ریاست پٹیالہ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۳ء میں ادا کیا۔ ممبر بھی ہیں۔
۹۲	۲۱۸	سید محمد زہیر حسین صاحب نقوی امروہہ مراد آباد۔	انسپکٹر زراعت اترولہ ضلع گونڈہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۳۶ء میں ادا کیا۔ ممبر بھی ہیں۔

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	[illegible]	تفصیل وصول: سابق	تفصیل وصول: سنہ ۱۹۳۶ء	تفصیل وصول: جملہ	کیفیت
۹۳	۲۳۶	مولوی سید عوض علی صاحب نوگانواں سادات ضلع مراد آباد	مرزا پور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا۔
۹۴	۲۴۴	مولوی سید ہمیر رضا صاحب امروہہ مراد آباد		[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۹۵	۲۴۵	مولوی سید بدر الاسلام صاحب میرٹھ	منصبیہ کالج میرٹھ	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا۔
۹۶	۲۵۴	سید طالب علی صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں	گارڈ سارجنٹ تھانہ ٹیپاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۷ء میں ادا کیا۔
۹۷	۲۶۰	مولوی سید سرور حسین صاحب امروہہ مراد آباد	ڈربا سکرا زیقہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۳۶ء میں ادا کیا۔ ممبر ہیں
۹۸	۲۷۳	سید منظور علی صاحب شکارپور بلند شہر	اوورسیر ۲، لیک سکوائر نیو دہلی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۰ء میں ادا کیا۔
۹۹	۲۷۶	شیخ محمد عسکری حسن صاحب عارف میرٹھ	کھاتولی ضلع مظفر نگر	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا۔
۱۰۰	۲۸۹	سید نجم الحسن صاحب رضوی اورسیر ضلع سہارنپور	کمرہ مظفر پور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۱۰۱	۲۹۰	سید فخر الحسن صاحب اناؤ	کالون ہائی سکول محمود آباد ضلع سیتاپور	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۴ء میں ادا کیا۔
۱۰۲	۲۹۶	سید محمد کاظم صاحب رضوی بی۔ اے ضلع بارہ بنکی	سررشتہ نقل عدالت جج لکھنؤ	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا
۱۰۳	۳۰۲	مولوی سید کاظم عسکری صاحب رائے بریلی	ٹیچر ہندو ہائی اسکول رائے بریلی	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۴ء میں ادا کیا۔
۱۰۴	۳۳۲	سید نصیر الحسن صاحب کندرکی ضلع مراد آباد	ہائی اسکول نگینہ ضلع بجنور	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۰ء میں ادا کیا۔
۱۰۵	۳۳۴	شیخ نظیر حسن صاحب اعظم گڈھ	خوجہ محلہ بمبئی نمبر ۳	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۴ء میں ادا کیا۔
۱۰۶	۳۳۶	سید اطہر حسین صاحب سنبھل ضلع مراد آباد	.	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۲ء میں ادا کیا۔
۱۰۷	۳۴۱	سید محمد ہادی صاحب امروہہ مراد آباد	میوزیم دار الفلاح دہلی	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۲ء میں ادا کیا۔
۱۰۸	۳۵۲	سید صغیر حسین صاحب فیض آباد	کلرک ڈاکخانہ اکبرپور ضلع فیض آباد	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۴ء میں ادا کیا۔
۱۰۹	۳۵۴	سید حسین احمد صاحب بھوپال	محلہ ریت گھاٹ بھوپال	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۲۹ء میں ادا کیا۔
۱۱۰	۳۷۱	سید ابراہیم حسین صاحب مراد آباد	نوگانواں - مراد آباد	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۱ء میں ادا کیا۔
۱۱۱	۳۷۶	سید صفی مرتضیٰ صاحب امروہہ ضلع مراد آباد	بوساطت انسپکٹر زراعت محلہ بچکیاں [illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۴ء میں ادا کیا۔
۱۱۲	۳۷۷	غلام رسول صاحب ضلع جہلم	پدھری ضلع جہلم	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	سنہ ۳۴ء میں ادا کیا۔
۱۱۳	۴۰۶	ڈاکٹر سید ریاض الحسن صاحب لاہور	بریلی	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۳ء میں ادا کیا۔
۱۱۴	۴۷۶	سید حماد علی صاحب ایم اے بی ٹی رائے بریلی	اے۔ وی ہائی سکول ٹونڈلہ ضلع آگرہ	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۱۱۵	۴۷۹	محمد یعقوب رضا صاحب بی۔ اے بی ٹی بدایوں	سٹی اسکول غازی پور	[illegible]	[illegible]		[illegible]	سنہ ۳۵ء میں بیباق کیا۔
۱۱۶	۵۱۳	شیخ مبارک حسین صاحب ایم اے بی ٹی لکھنؤ	ماسٹر اسلامیہ اسکول بریلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۳۶ء میں ادا کیا
۱۱۷	۵۳۲	سید مظفر علی صاحب دہلی		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنہ ۳۶ء میں ادا کیا فاضل [illegible]
				۲۲۷۹۴۰۔[illegible]	۲۱۹۱۹-۳	۹۱۵-۱۳	۲۲۸۳۵-[illegible]	

ضمیمہ ۵ فہرست وظیفہ داران قدیم تا آخر دسمبر ۱۹۳۶ء جو اپنا مطالبہ ادا کر رہے ہیں

[illegible]	[illegible]	نام وظیفہ داران مع سکونت	موجودہ پتہ	شرح	تفصیل وصولی: سابق	۱۹۳۶ء	جملہ	باقی	کیفیت
۱	۵	سید شبیر حسین صاحب گورداسپور	ڈرائنگ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول فیروزپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲	۶	سید ولایت حسین صاحب اعظم گڈھ	بذریعہ سید محمد عابد صاحب ریزرو پوسٹل کلرک ہیڈ آفس رائے بریلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳	۹	حکیم سید رضا حسین صاحب طبیب ڈسٹرکٹ بورڈ ملیح آباد لکھنؤ	اسکا بازار ضلع بستی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۴	۱۲	ڈاکٹر سید علی اختر صاحب جعفری سہرسر بھرتپور	وٹرنری اسسٹنٹ سندیلہ ضلع ہردوئی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بارہ سال کی خاموشی کے بعد اس سال [illegible] رجعت فرمایا ہیں
۵	۲۷	حکیم مولوی سید رعایت حسین صاحب زبدۃ الحکماء سارن	بذریعہ سید محمد کاظم صاحب خادم کربلائے معلیٰ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶	۳۳	سید منیر حسن صاحب اعظم گڈھ	ٹیچر ہائی اسکول لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷	۳۵	مولوی سید تجمل حسین صاحب مولوی فاضل فیض آباد	کشمیری محلہ عقب صاحب گنج فیض آباد	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	توجہ نہیں کرتے
۸	۳۹	سید منظور حسین صاحب امروہہ مراد آباد	یونٹ اکاؤنٹ گریزن انجنیئر آفس [illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	توجہ نہیں کرتے
۹	۴۱	سید کرار حسین صاحب غازی پور	محکمہ بندوبست سلطان پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰	۴۲	سید اشرف علی صاحب سیالکوٹ	سول ڈاکخانہ خاص گورداسپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	۱۹۳۲ء سے پھر کچھ نہیں دیا
۱۱	۵۰	سید بندہ حسن صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی گورکھپور	وکیل بانسی ضلع بستی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲	۵۱	سید علی اختر صاحب کٹریا ضلع فیض آباد	کھوئی ٹولہ لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۳	[illegible]	سید محمد حسن صاحب سب پوسٹماسٹر غازی پور	لال گوپال گنج ضلع پرتاب گڈھ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	خاموش ہیں توجہ نہیں کرتے
۱۴	۵۳	سید اشفاق حسین صاحب بی اے بی ٹی سرسی ضلع مراد آباد	ٹیچر میونسپل اسکول [illegible] ضلع [illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	اس سال توجہ نہیں کی
۱۵	۶۰	سید محمد حید صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل لکھنؤ	وزیر گنج لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۶	۶۴	سید انیس الحسن صاحب امروہہ مراد آباد	کلرک حیات و ممات کمیٹی نزد گھنٹہ گھر دہلی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۷	۶۹	مولوی سید خادم حسین صاحب مفتی واعظ ڈیرہ اسماعیل خان	خادم منزل ریاست خیرپور سندھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۸	۰	ڈاکٹر سید عباس علی صاحب موسوی کلکتہ	[illegible] آئس فیکٹری بین ڈاکخانہ انٹلی کلکتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۹	۸۱	سید علی جواد صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی [illegible]	لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	بالکل توجہ نہیں کرتے
۲۰	۹۰	سید مشرف حسین صاحب منشی فاضل ہردوئی	پرشین ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول سیتاپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۲۱	۹۲	سید شبیر حسین صاحب وکیل علیگڈھ	بالائے قلعہ علیگڈھ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۲۲	۹۷	سید نذیر حسین صاحب جونپور	اکاؤنٹنٹ جنرل آفس الہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	موجودہ پتہ	مطالبہ	تفصیل وصولی: سابق	سنہ ۳۶ء	جملہ	باقی	کیفیت
۲۳	۹۸	سید عباس علی صاحب جالندھر	سپروائزر زمینداره بنک سرکل ہت پور جالندھر	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۲۴	۹۹	سید معصوم علی صاحب ساڈھورہ ضلع انبالہ	ساڈھورہ ضلع انبالہ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	عدالت سے ڈگری ہو چکی ہے
۲۵	۱۰۰	سید عمران حسین صاحب امروہہ - مراد آباد	محلہ گذری امروہہ - مراد آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۶	۱۰۵	ڈاکٹر سید محمود الحسن صاحب آگرہ	انچارج ڈسپنسری لوہا منڈی آگرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۷	۱۰۶	سید اختر حسین صاحب بی-اے-ایل ایل بی بجنور	وکیل رائے بریلی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۲۸	۱۰۸	حکیم مولوی سید علی اسعد صاحب ضلع سارن	پورب والی کوٹھی - ڈگی تالاب باندہ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۲۹	۱۱۰	سید محمد وصی صاحب نقی پھاٹک جونپور	زیر مسجد کلاں جونپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۰	۱۱۵	ڈاکٹر سید منور حسین صاحب ضلع سہارنپور	وٹرنری اسسٹنٹ سرجن سہسوان بدایوں	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۳۱	۱۱۹	سید محمد جواد صاحب لکھنؤ	دفتر بندوبست سیتا پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۲	۱۲۲	سید رمضان علی صاحب حسینی ضلع غازی پور	ڈرافٹسمین دفتر تعمیرات ریاست بہاولپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۳۳	۱۳۰	سید علی محسن صاحب بی اے سارن	اسسٹنٹ ماسٹر پوسا ہائی اسکول	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	خاموش ہیں
۳۴	۱۳۱	حکیم سید اختر حسین صاحب اعظم گڈھ	میڈیکل ہال امین بلڈنگ بھنڈی بازار بمبئی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	خاموش ہیں
۳۵	۱۳۲	سید مصطفی حسین صاحب بانکی پور پٹنہ	کمپونڈر جنرل ہسپتال بانکی پور پٹنہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۶	۱۴۱	سید نظیر الحسن صاحب لکھنؤ	کمپاؤنڈر وٹرنری ہسپتال اگریکلچرل کالج کانپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	ادائیگی کی طرف توجہ نہیں
۳۷	۱۴۸	ڈاکٹر سید اشفاق حسین صاحب ضلع بارہ بنکی	ڈاکخانہ زید پور ضلع بارہ بنکی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۳۸	۱۵۲	سید محمد اصغر صاحب ضلع مراد آباد	نوگانواں سادات ضلع مراد آباد	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۳۹	۱۵۳	سید احمد حسین صاحب رضوی لکھنؤ	اسلامیہ ہائی اسکول - لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۰	۱۵۴	سید منتجب حسین صاحب رضوی بی اے ایل ایل بی وکیل اناؤ	مسلم یتیم خانہ کرنیل گنج کانپور	[illegible]	[illegible]	ص	[illegible]	[illegible]	
۴۱	۱۵۵	سید ارشاد حسین صاحب بی-اے-ایل ایل بی رائے بریلی	وکیل رائے بریلی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۴۲	۱۶۰	سید منظور حسین صاحب کھیرا گاؤں ضلع اعظم گڈھ	پرشین ٹیچر ہے دی اسکول راجہ برپالی سنگرامتو ضلع جونپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۴۳	۱۶۱	سید اظہار حسین صاحب ضلع جونپور	نائب ناظر حضور تحصیل - بنارس	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	خاموش ہیں
۴۴	۱۶۴	سید علی حیدر صاحب ایٹہ	محلہ کٹرہ - شکوہ آباد ضلع مین پوری	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	بیکار ہیں
۴۵	۱۶۵	سید ابوطاہر داؤد صاحب بی-ایس سی بریلی	گورنمنٹ اردو ٹریننگ کالج پونا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۶	۱۶۶	سید امیر حیدر صاحب جونپور	پرشین ٹیچر اسٹیٹ ہائی اسکول پڈرونہ ضلع گورکھپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۴۷	۱۷۰	سید علی حسین صاحب نقوی ضلع بلندشہر	دار الشفا حیدر آباد دکن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	موجودہ پتہ	[illegible]	تفصیل وصولی				کیفیت
					سابق	سنہ ۳۶ء	جملہ	باقی	
۴۸	۱۷۴	ڈاکٹر سید رضا حسین صاحب ایم-بی بی-ایس سامانہ ریاست پٹیالہ	میڈیکل انچارج گیلن شام کوٹ ڈاکخانہ ضلع لاہور۔	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۹	۱۷۵	سید فضل حسین صاحب ایم-اے-ایل ایل بی کیتھواڑہ ضلع مظفر نگر	پنجاب سول سکرٹریٹ لاہور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۰	۱۷۷	مرزا محمد جعفر حسین صاحب بی-اے-ایل ایل بی-فیض آباد۔	وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	[illegible]	سے	.	سے	[illegible]	
۵۱	۱۸۳	سید محمد حسین صاحب لکھنؤ	گرداور قانونگو تھانہ ڈمریاگنج ضلع بستی	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۵۲	۱۹۶	سید خادم حسین صاحب جونپور این نارتھ لکھنؤ ڈویزن سارداکینال۔ لکھنؤ	لکھنؤ۔	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۳	۱۹۷	سید علی محسن صاحب ایم-اے-بی ٹی ضلع بستی	قلعہ محمود آباد ضلع سیتاپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۴	۱۹۸	سید ظل حسنین صاحب بی اے بی ٹی سنبھل ضلع مرادآباد	چنچل گوڑہ ہائی اسکول حیدرآباد دکن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۵	۱۹۹	سید محمد جلیل صاحب رضوی آگرہ	ملازم ڈاکخانہ محلہ چھوٹا بازار شاہ گنج آگرہ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۵۶	۲۰۰	سید باقر رضا صاحب عشری ضلع سارن	بتوسط سید جعفر حسن صاحب سرکل انسپکٹر گیا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۷	۲۰۲	سید ذوالفقار عباس صاحب ایٹہ	اپرنٹس منصفی ایٹہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۸	۲۰۴	خلیفہ ممتاز حسین صاحب ملتان	پاک دروازہ شہر ملتان	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۵۹	۲۰۸	سید صادق علی صاحب رضوی ایم اے-ایل ایل-بی وکیل محلہ سیدوارہ بہرائچ	محلہ سیدواڑہ بہرائچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۰	۲۱۰	سید محمد شبیر صاحب سیتاپور	کارنیٹری ماسٹر شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۱	۲۱۴	سید علی حسن صاحب جہالو بجنور	کوٹھی منگر۔ ڈاکخانہ سشن گڑھ ضلع بلی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۲	۲۱۵	سید محمد عالم صاحب ضلع بجنور	تیمن ضلع بجنور	[illegible]	سے	.	سے	[illegible]	
۶۳	۲۲۵	سید نواب حسن صاحب ضلع بجنور	فیض باغ مصری شاہ جمال الدین لاہور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۶۴	۲۲۸	حکیم سید وجیہہ الحسنین صاحب زیدی ضلع مظفر نگر	گورنمنٹ طبیہ کالج لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۵	۲۲۹	خواجہ ذاکر حسین صاحب انصاری بی اے-بی ٹی کیرانہ ضلع مظفر نگر	بی-پی ٹی ۱۱ رانڈر یا سکول مغل کرسٹ رنگون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۶	۲۳۴	ڈاکٹر سید کاظم علی صاحب رضوی مرزاپور	مسلم یونیورسٹی طبیہ کالج علیگڈھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۷	۲۴۱	سید محمد جعفر صاحب لکھنؤ	عیسی نگر اسٹیٹ لکھیم پور	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۸	۲۴۳	شیخ زین العابدین صاحب غازی پور	موہانی پھاٹک کٹرہ ابوتراب لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	موجودہ پتہ	شرح	تفصیل وصولی: سابق	سنہ ۳۶ء	جملہ	باقی	کیفیت
۶۹	۲۴۷	سید بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل لکھنؤ	ساکن گنج آباد ضلع لکھنؤ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷۰	۲۴۸	سید نذر حسن صاحب گوپال پور ضلع سارن	ہائی انگلش اسکول گوپال کوٹھی ستار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷۱	۲۵۰	مولوی سید امیر حسین صاحب ایم اے آنرز فاضل الادب لکھنؤ	وزیر گنج لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷۲	۲۵۲	سید فدا حسین صاحب رضوی ایم۔ اے	جواد منزل شاہ گنج لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷۳	۲۵۵	سید زوار حسین صاحب ایم اے آنرز فیض آباد	پے اینڈ اکاؤنٹس آفس لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷۴	۲۵۹	ڈاکٹر سید اصغر حسین صاحب ضلع چمپارن	سوڑی ضلع پٹنہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷۵	۲۶۲	سید غلام صفدر صاحب بی۔ اے بی ٹی امروہہ مرادآباد	ماسٹر مشن ہائی اسکول نصیرآباد اجمیر	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷۶	۲۶۴	سید حسین صاحب انصاری ڈبائی ضلع بلند شہر	ٹیچر مسلم ہائی اسکول بلند شہر	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	سنہ ۳۶ء کے بعد جواب خط نہیں ملا
۷۷	۲۶۷	سید الطاف حسین صاحب بی ایس سی ساکن ہانسی ضلع حصار	ہانسی ضلع حصار	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	مدت ملازمت جاتی رہی۔
۷۸	۲۷۴	خواجہ محمود علی صاحب پانی پت ضلع کرنال	ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اردو اسکول بام (برار)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷۹	۲۷۵	سید طفیل عباس صاحب اٹاوہ	محلہ کٹھیا عظمت علی اٹاوہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸۰	۲۷۹	سید منظور حسین صاحب ضلع کرنال	ڈرافٹسمین گلی مسجد کھجور والی پنجہ شریف دہلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸۱	۲۸۰	سید مرتضیٰ حسین صاحب گنگوہ ضلع مظفرنگر	ڈرافٹسمین پی ڈبلیو ڈی بھیری جیپور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۸۲	۲۸۱	حکیم مولوی سید محمد مہدی صاحب نقوی امروہہ	بیت الشفاء محلہ دانشمندان امروہہ مرادآباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸۳	۲۸۶ / ۲۵۶	بابو سید خیر الدین حیدر صاحب ضلع اعظم گڑھ	محمد آباد گوہنہ۔ اعظم گڑھ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	بیکار ہو گئے
۸۴	۲۸۷	محمد صادق خان صاحب آنرز ساکن پنڈی گھیب ضلع کیمبل پور	پنڈی گھیب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸۵	۲۸۸	سید حسین حیدر صاحب انصاری سہارنپور	ہیلتھ میونسپل بورڈ دہرہ دون	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸۶	۲۹۱	شیخ آل حسن صاحب ڈبائی ضلع بلند شہر	قانونگو گلاؤٹھی ضلع بلند شہر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸۷	۲۹۲	سید استجاب حسین صاحب امروہہ مرادآباد	سپرنٹنڈنٹ سکشن فارسٹ دہرہ دون	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸۸	۲۹۴	سید علی نذر صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل	ساکن بڑا گاؤں ضلع جونپور	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸۹	۲۹۵	سید عمران حسین صاحب پانی پت ضلع کرنال	محرر چنگی کمیٹی گوہانہ ضلع رہتک	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۹۰	۲۹۶	آغا مرزا محمد حسن صاحب دہلی	دفتر ڈپٹی کمشنر دہلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹۱	۳۰۰	ڈاکٹر مرزا باقر حسین صاحب بی ایس سی۔ ایم بی بی ایس لکھنؤ	ڈیوڑھی چھوٹی شہزادی لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹۲	۳۰۶	سید احسان حسین صاحب بی ایس سی بھیکو ضلع سارن	ٹیلیگراف انجینئرنگ آفس جنرل پوسٹ آفس پٹنہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹۳	۳۰۷	سید شبیر حسین صاحب ساکن فتحپور ضلع بارہ بنکی	کشمیری محلہ لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	ملازمت کے امیدوار ہیں

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	موجودہ پتہ	واجب	تفصیل وصول: سابق	سنہ ۳۶ء	جملہ	باقی	کیفیت
۹۴	۳۰۸	سید حب حیدر صاحب بلگرام ضلع ہردوئی	اسسٹنٹ ٹیچر حسن ہائی اسکول گونڈہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹۵	۳۱۳	سید ممتاز حسین صاحب محلہ حاجی گنج پٹنہ	اوور سیر میونسپلٹی حاجی گنج پٹنہ	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	دو سال سے خط کا جواب نہیں دیتے
۹۶	۳۱۴	سید محمد مصطفیٰ صاحب میرٹھ	ڈرائنگ ماسٹر عربک ہائی اسکول دہلی	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۹۷	۳۱۹	حکیم سید اجمل حسین صاحب محلہ رسل گنج علیگڈھ	دہلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹۸	۳۲۰	سید سفارش حسین صاحب آگرہ	اسسٹنٹ ماسٹر ہائی اسکول رامپور اسٹیٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹۹	۳۲۲	سید محمد ہادی صاحب لکھنؤ	حمام والی گلی۔ مفتی گنج لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰۰	۳۲۶	سید انور حسین صاحب ساکن امروہہ محلہ حقانی ضلع مرادآباد	محلہ کالا پیادہ نمبر مکان ۲/۲ متصل مکان نذر حسن صاحب کارخانہ دار مرادآباد	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰۱	۳۲۷	ڈاکٹر سید علی حسین صاحب نقوی امروہہ مرادآباد	رضا شوگر کمپنی رامپور اسٹیٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰۲	۳۲۸	سید محمد مطلب صاحب بی۔ اے ایل۔ ٹی امروہہ مرادآباد	اسسٹنٹ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول دربار امراؤتی	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۱۰۳	۳۳۰	سید عزیز محمد صاحب گوپال پور ضلع سارن	محرر انکم ٹیکس آفس پٹنہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰۴	۳۳۱	سید نصیر عباس صاحب سامانہ پٹیالہ	میڈیکل آفیسر شفاخانہ ہریاؤ براستہ نام ریاست پٹیالہ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰۵	۳۳۵	سید نذیر احمد صاحب بی۔ اے مدینہ گجرات	زمیندار ہائی اسکول گجرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰۶	۳۳۷	سید انتخاب حسین صاحب امروہہ مرادآباد	ڈرائنگ ماسٹر سٹی اسکول مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰۷	۳۳۹	سید اعجاز حسین صاحب بی۔ اے بی ٹی جارچہ ضلع بلند شہر	امام المدارس امروہہ ضلع مرادآباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰۸	۳۴۰	مرزا رضا حسین صاحب وزیر گنج لکھنؤ	انسپکٹر گورنمنٹ اگریکلچر فارم پرتاب گڈھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰۹	۳۴۲	ڈاکٹر سید وزیر حسین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن بنارس	دار دھا (سی۔ پی)	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	ایک عرصہ سے انکا پتہ نہیں چلتا
۱۱۰	۳۴۷	سید آل حسن صاحب بی۔ اے، ایل ایل بی نورپور فیض آباد	وکیل اکبر پور ضلع فیض آباد	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	توجہ نہیں کرتے
۱۱۱	۳۵۰	سید ابو القاسم طاہر صاحب زیدی جھالو ضلع بجنور	پٹرول کوٹھی حاجی پور ڈاکخانہ اور نگ آباد ریاست پٹیالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۱۲	۳۵۵	سید محمد مہدی صاحب بی۔ اے دہلی	محلہ دار الشفاء بک ڈاکٹر مرزا علی عبد مرحوم حیدرآباد دکن	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۱۳	۳۵۸	سید الطاف حسین صاحب بارہ بنکی	ہیلتھ آفس میونسپل بورڈ بہرائچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بیکار رہو گئے
۱۱۴	۳۶۶	سید عقیل عباس صاحب چھوس ضلع بلند شہر	گنندہ ا ریلی کوٹھی گلی رود وادی دہلی	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۱۱۵	۳۶۸	سید ظل پنجتن صاحب موضع یسینی ہمیرپور	گورنمنٹ ہائی اسکول نوگانواں چھاؤنی	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۱۱۶	۳۶۹	سید ناظر حسین صاحب ساکن سید پور ضلع نور آباد	مدرس ورنیکولر مڈل اسکول وزیرا تحصیل ننکانہ صاحب ڈاکخانہ نوراپور درکان ضلع شیخوپورہ	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۱۱۷	۳۷۴	سید منظور حسین صاحب پھنڈیڑی مرادآباد	پھنڈیڑی ضلع مرادآباد	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	موجودہ پتہ	[illegible]	تفصیل وصولی: سابق	سنہ ۳۶ء	جملہ	باقی	کیفیت
۱۱۸	۳۷۵	سید یوسف علی صاحب قصبہ سنبھل ضلع بریلی	پرشین ٹیچر ہائی اسکول اترولی ضلع علیگڈھ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۱۹	۳۸۰	سید محمد قاسم صاحب ساکن منڈوہ فتح پور	جونیئر نائب ناظر صدر تحصیل الٰہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲۰	۳۸۱	سید زوار علی صاحب ساکن کلن کی لاٹ لکھنؤ	ٹیچر اسلامیہ ہائی اسکول لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲۱	۳۸۴	سید محمد اسحٰق حسین صاحب اترولہ ضلع گونڈہ	برانچ پوسٹ ماسٹر جرول روڈ ضلع بہرائچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲۲	۳۸۶	سید جعفر علی صاحب بی۔اے لٹدہ گھیرہ ضلع مظفر نگر	ڈیمانسٹریٹر زراعت کالج کانپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲۳	۳۹۲	سید علی نواب صاحب ایم۔اے بی ٹی ہتوئی ٹولہ لکھنؤ	ہیڈ ماسٹر دربار ہائی اسکول رتلام	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۱۲۴	۳۹۷	سید علی ضامن صاحب رام نگر بنارس	بوٹ ماسٹر شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲۵	۳۹۹	سید حید حسین صاحب بی۔اے ایل ایل بی وکیل سکندرپور ضلع فیض آباد	سیچا احاطہ کلن کی لاٹ لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲۶	۴۰۰	سید بشارت حسین صاحب بی۔اے بی ٹی چتور گڈھ	سیکنڈ ماسٹر مسلم اسکول شملہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲۷	۴۰۷	مرزا قنبر علی بیگ صاحب بی اے محلہ آصف گنج اعظم گڈھ	نقل نویس عدالت ججی اعظم گڈھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲۸	۴۰۸	ڈاکٹر اللہ بخش خاں صاحب ریاست پونچھ کشمیر	سپرنٹنڈنٹ مکھی خانہ جموں	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲۹	۴۰۹	سید محمد حسین صاحب امروہہ مراد آباد	سب انسپکٹر پولیس کوتوالی بدایوں	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۳۰	۴۲۲	سید شبیر حسین صاحب حسین پور ضلع گوڑگانوہ	پہاڑ گنج اجمیر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۳۱	۴۲۴	سید محمد احسن صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل جونپور	مفتی محلہ جونپور	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۳۲	۴۲۸	مسز حکیم سید محمد کاظم صاحب ضلع پرتاب گڈھ	ہیڈ مسٹرس درگا کور گرلس اسکول [illegible] بنارس	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ممبر بھی ہیں
۱۳۳	۴۳۵	سید شیر محمد سیال ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ	یونانی منڈ [illegible] ٹانگرا روڈ کلکتہ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سابق کی رپورٹوں میں ہیں
۱۳۴	۴۴۰	سید نجم الحسن صاحب بی۔اے علیگ امروہہ ضلع مراد آباد	دی بمبئی ٹاکیز لمیٹڈ ملاڈ بمبئی	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۳۵	۴۴۷	سید وزیر حسین صاحب ترمذی نونہرہ ضلع غازی پور	محمد حسن فارمیسی گوترلہ کاشی آدیس بنارس	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	
۱۳۶	۴۵۲	مرزا سجاد علی صاحب بی۔اے بی ٹی رکاب گنج لکھنؤ	ماسٹر ہائی اسکول لکھنؤ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۳۷	۴۵۳	سید محمد حسین صاحب ساکن برست ضلع کرنال	مقدم زراعتی فارم لائل پور	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	چار برس سے کچھ نہیں دیا
۱۳۸	۴۵۴	ڈاکٹر سید مبارک نواب صاحب ایم بی بی ایس دریاپور پٹنہ	حاجی گنج پٹنہ	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۳۹	۴۵۵	سید علی عشرت صاحب بی کام۔ شاہ گنج آگرہ	اسٹیٹ کو اپریٹو بنک بیانہ ریاست بھرتپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴۰	۴۵۹	سید علی رضا صاحب رضوی بی اے لکھنؤ	انڈین اسٹورز ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴۱	۴۶۲	سید اختر عباس صاحب بی ایس سی بھیمن بھینیڑہ ضلع بجنور	اگریکلچرل اسسٹنٹ ڈپٹی ڈائرکٹر آفس جالندھر شہر	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴۲	۴۷۵	سید آغا جعفر صاحب کاظمی ساکن دھولڑی ضلع میرٹھ	محرر مال تحصیل سعد آباد ضلع متھرا	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	موجودہ پتہ	[illegible]	تفصیل وصولی: سابق	۱۳۴۶ع	جملہ	باقی	کیفیت
۱۴۳	۲۷۶	سید کاظم حسین صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ سیف آبادی دروازہ پٹیالہ	اسٹیٹ ہائی اسکول پٹیالہ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴۴	۲۷۴	سید مختار حسین صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ	معرفت باقر حسین اینڈ کمپنی ہیکر ٹ پٹیالہ	[illegible]	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	پھر تعلیم شروع کردی
۱۴۵	۴۹۵	قمر حسن خالق صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی موضع صدرالدین پور ضلع جونپور	وکیل عدالت دیوانی جونپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴۶	۴۹۷	محمد مصطفیٰ خاں صاحب بخشی بازار الہ آباد	۲۷ بخشی بازار۔ سیمرغ الہ آباد	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴۷	۴۹۹	سید نذیر الحسن صاحب بی۔ اے۔ ساکن پیدی ضلع بجنور	عربک اسکول دہلی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴۸	۵۰۵	سید موسیٰ رضا کاظمی صاحب ایم۔ اے۔ علی نگر مالی ضلع گیا	ایچ۔ ای اسکول اورنگ آباد ضلع گیا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴۹	۵۲۶	سید اظہار الحسن صاحب محلہ بنگلہ سیتاپور	محلہ بنگلہ سیتاپور	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۵۰	۵۵۵ / ۳۱۸	سید قیصر الاسلام صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی لکھنؤ	شریف منزل منزل حسین آباد لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۵۱	۵۷۱	مرزا قاسم حسین صاحب دہلی	کلرک دفتر اے۔ جی۔ سی۔ آر نئی دہلی	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۵۲	۵۷۷	سید مظاہر حسین صاحب ایم۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر نہجیرا ضلع الہ آباد	ٹرانسلیٹر ہائی کورٹ الہ آباد	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۵۳	۵۸۱	مرزا رضا حسن صاحب ڈیوڑھی چھوٹی شہزادی لکھنؤ	ماسٹر شیعہ کالج لکھنؤ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۵۴	۶۱۸	حکیم حسن آغا صاحب لکھنؤ	دارالشفا لکھنؤ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
				43244/11/-	6789/9/-	1710/4/-	8499/13/-	34750/4/-	

ضمیمہ ۶ فہرست وظیفہ داران انجمن تا آخر دسمبر ۱۹۳۶ء
جو اپنا مطالبہ ادا نہیں کرتے

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران معہ سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	بقایا	کیفیت
۱	۶	سید ابن حسن صاحب حیدرپور ضلع کانپور	حیدرپور ڈاکخانہ بکھراباں ضلع کانپور	لعہ ۶/	کچھہ پتہ نہیں چلتا۔
۲	۱۸	ڈاکٹر سید عرفان حسین صاحب امروہہ مراد آباد	محلہ گذری امروہہ ضلع مراد آباد	سالعہ ۲/	خط کا جواب تک نہیں دیتے
۳	۲۵	سید حفاظت حسین صاحب نہٹور ضلع بجنور	محلہ حکیمان نہٹور ضلع بجنور	۱۱ عہ ۸/	"
۴	۵۵	سید زین العابدین صاحب پارہ ضلع غازی پور	پارہ ضلع غازی پور	للعہ ۸/	کلکتہ میں ہیں جواب خط نہیں دیتے
۵	۵۸	سید علی اختر صاحب مظفر نگر	ڈرافٹمین محکمہ سپرنٹنڈنگ انجنیئر سیکنڈ سرکل تیلع دہلی	لعہ ۱۱/	خط کا جواب تک نہیں دیتے
۶	۷۳	سید غضنفر علی شاہ صاحب ضلع گوجرانوالہ	نمبردار انڈیالہ ڈاکخانہ توتا لاچھہ ڈاکخانہ ... گوجرانوالہ	لعہ ۶/	خاموش ہیں
۷	۷۴	سید شمشاد علی صاحب ضلع کرنال	کرنال	للعہ ۹/	پتہ نہیں چلتا
۸	۸۷	حکیم مولوی سید شبیر حسین صاحب بھیکپور سارن	جرول ضلع بہرائچ	للعہ ۹/	خط کا جواب بھی نہیں دیتے
۹	۱۳۸	سید اختر حسین صاحب امروہہ۔ مراد آباد	کنسٹبل پولیس لین بجنور	۱۱۲ عہ ۸/	"
۱۰	۱۵۰	سید سجاد علی صاحب شمس آباد فتح گڈھ	شمس آباد ضلع فتح گڈھ	عہ ۱۴/	"
۱۱	۱۵۹	مولوی سید محبوب شاہ صاحب سکھر ضلع اٹک	۱۲۹ خوشاب ضلع سرگودھا	۱۱ لعہ ۲/	"
۱۲	۱۶۸	سید علی حیدر صاحب جونپور	مفتی محلہ جونپور	۱۱ لعہ ۱۲/	"
۱۳	۱۶۹	سید عبدالمجید صاحب محمد آباد گوہنہ	کنسٹبل کلرک دفتر پولیس بلیا	ساعہ ۱۲/	"
۱۴	۱۸۰	شیخ شمشاد حسین صاحب ہاپوڑ میرٹھ	تحصیل موانہ ضلع میرٹھ	عہ ۱۲/	توجہ نہیں کرتے
۱۵	۱۸۹	سید مہدی حسن صاحب کچھوچھہ ضلع فیض آباد	سگنلزان پارہ ضلع بہرائچ	۱۱ لعہ ۱۳/	جواب خط بھی نہیں دیتے
۱۶	۲۰۵	سید ریاض حسین صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایل ایل بی گورداسپور۔	سب کورٹ انسپکٹر ضلع کچہری لاہور	۱۱۲ عہ ۲/	خط کا جواب نہیں دیتے
۱۷	۲۱۱	سید وجاہت حسین صاحب لکھنؤ	احاطہ سیر لنڈی محلہ تالاب گنگنی شوکل لکھنؤ	سعہ ۸/	انٹرنس کا پرائیویٹ امتحان دے رہے ہیں
۱۸	۲۱۶	سید صغیر حسین صاحب رضوی اترولہ گونڈہ	مہدیا ڈاکخانہ جرہ پور ضلع گونڈہ	۱۱ للعہ ۲/	کسی طرح ادا نہیں کرتے۔
۱۹	۲۲۱	سید علی بن کاظم صاحب بی۔ اے امروہہ مراد آباد	حیدر آباد	سالعہ ۱/	اس سال کچھہ حال معلوم نہیں ہوا
۲۰	۲۲۲	سید نبی حسین صاحب شمس پور ضلع اعظم گڈھ	شمس پور ڈاکخانہ دیدار گنج ضلع اعظم گڈھ	۱۱ للعہ ۴/	خط کا جواب بھی نہیں دیتے
۲۱	۲۲۶	سید محمد عباس صاحب سونی پت رہتک	سونی پت ضلع رہتک	للعہ ۴/	ڈگری ہو چکی ہے

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	رقم	کیفیت
۲۲	۲۲۷ / ۳۰۱	سید خورشید علی صاحب نوگانواں سادات ضلع مرادآباد	محکمہ نہر خانپور ڈویژن دفتر نہر خان پور ریاست بہاولپور	[illegible]	۳۶ء میں کسی خط کا جواب نہیں دیا۔
۲۳	۲۳۱	شیخ عزادار حسین صاحب لورپور فیض آباد	لورپور ڈاکخانہ اکبرپور ضلع فیض آباد	[illegible]	جواب خط بھی نہیں دیتے۔
۲۴	۲۳۲	شیخ کرامت علی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سیالکوٹ	وکیل قصور پنجاب	[illegible]	ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں۔
۲۵	۲۳۵	سید محمد صادق صاحب بخاری ٹولہ لکھنؤ	ولایت میں ہیں۔	[illegible]	ولایت میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
۲۶	۲۳۸	سید مصطفیٰ احسین صاحب عابد ایم۔ اے ایل ایل بی غازیپور	وکیل اعظم گڈھ	[illegible]	جواب خط نہیں دیتے
۲۷	۲۴۲	سید آفتاب حسین صاحب سہارنپور	کنکر کا کنواں لکھنؤ	[illegible]	عسرت سے بسر کر رہے ہیں
۲۸	۲۴۸	سید جعفر حسین صاحب ساکن دھرسوں ضلع نارنول پٹیالہ	دھرسوں ضلع نارنول پٹیالہ	[illegible]	پھر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
۲۹	۲۴۹	سید یوسف نذر صاحب امروہہ مرادآباد۔		[illegible]	ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔
۳۰	۲۵۱	سید تفضل حسین صاحب بی۔ اے بھیک پور ضلع سارن	علی نگر بھیک پور ڈاکخانہ چین پور ضلع سارن	[illegible]	بیکار ہیں
۳۱	۲۵۸	سید علمدار حسین صاحب حسین گنج ضلع سارن	حسین گنج ضلع سارن	[illegible]	اس سال کسی خط کا جواب نہیں دیا
۳۲	۲۶۳	آغا غلام حسین صاحب ککرولی ضلع مظفرنگر	مدیر رسالہ برق بھنڈی بازار بمبئی	[illegible]	مشکل سے پتہ معلوم ہوا ہے جواب خط نہیں [illegible]
۳۳	۲۶۵ / ۳۲۳	سید مصطفیٰ حسین صاحب لال دروازہ دہلی	کشمیری دروازہ دہلی	[illegible]	دہلی سے باہر ہیں۔
۳۴	۲۶۸	سید ذاکر حسین صاحب بی۔ کام امروہہ مرادآباد	شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ	[illegible]	
۳۵	۲۶۹	سید ابو محمد صاحب امروہہ۔ مرادآباد	امروہہ۔ مرادآباد	[illegible]	کسی مختار کے محرر ہیں۔
۳۶	۲۷۲ / ۴۱	شیخ محمد تقی صاحب ساکن رائے بریلی	محلہ سید راجن ضلع رائے بریلی	[illegible]	ابھی تک توجہ نہیں کی۔
۳۷	۲۷۷	سید سبط احمد صاحب جعفری گلی کیتھمان آگرہ	۲۵۲ محلہ پیپل آگرہ	[illegible]	وعدہ کرتے ہیں۔
۳۸	۲۸۳	ملک مولوی ہدایت حسین صاحب نجفی۔ نوانی تحصیل بھکر ضلع میانوالی	کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ	[illegible]	وعدہ کرتے ہیں۔
۳۹	۲۸۵	سید آل محمد صاحب نقوی بی۔ اے جائس ضلع رائے بریلی	جائس محلہ سیدانہ ضلع رائے بریلی	[illegible]	بیکار ہیں
۴۰	۲۹۸	سید عشرت حسین صاحب شاہ گنج آگرہ	نائب تحصیلدار امرولی براستہ بینا ریاست گوالیار	[illegible]	جواب خط بھی نہیں دیتے۔
۴۱	۲۹۹	سید محمد حسنین صاحب شاہ گنج آگرہ	شاہ گنج آگرہ	[illegible]	بیکار ہیں۔
۴۲	۳۰۳	سید مرتضیٰ حسین صاحب موضع گجوندھا پرگنہ سہسوان ضلع شاہجہان آباد	گجوندھا پرگنہ سہسوان ضلع شاہ آباد	[illegible]	پتہ نہیں چلتا
۴۳	۳۰۴	سید احتشام علی صاحب قصبہ بجنور ضلع لکھنؤ		[illegible]	جواب خط بھی نہیں دیتے
۴۴	۳۰۵	ڈاکٹر سید عوض علی صاحب دربان نوگانواں سادات ضلع مرادآباد	مقیم بادرس نارگھاٹ مرزاپور	[illegible]	ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں بیکار ہیں
۴۵	۳۱۱	سید محمد شاہ صاحب کیمبل پور پنجاب	دسپنسری سول ہسپتال کیمبل پور	[illegible]	سال بھر سے کسی خط کا جواب نہیں آیا
۴۶	۳۱۲	ابوالحسن خاں صاحب سکن کرہان پرگنہ محمدآباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ		[illegible]	جواب خط نہیں دیتے۔
۴۷	۳۱۵	سید ممتاز حسین صاحب زیدی حسین پور ڈاکخانہ نوہرہ ضلع غازی پور	ایرن گیٹ مٹیا برج کلکتہ	[illegible]	خطوط واپس آتے ہیں۔

[illegible]	[illegible]	نام وظیفہ داران مع سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	[illegible]	کیفیت
۴۸	۳۱۸	سید محمد عسکری صاحب محلہ بازار نور خاں حیدر آباد دکن	حسینی محلہ بازار نور خاں حیدر آباد دکن	[illegible]	معلوم ہوا کہ کلکتہ میں ہیں
۴۹	۳۲۱	سید ہادی حسین صاحب رضوی بی اے ایل ایل بی فیض آباد	وکیل اکبر پور فیض آباد	[illegible] ۱۴/	توجہ نہیں کرتے۔
۵۰	۳۲۳	سید عزیز حیدر صاحب ساکن اجودھیا فیض آباد	ٹامسن ہائی اسکول گونڈہ	[illegible] ۸/	
۵۱	۳۲۴	سید ریاض الحسن صاحب سہارنپور	ہیوٹ انجنیرنگ کالج لکھنؤ	[illegible] ۱۴/	ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔
۵۲	۳۲۹	نذر محمد خاں صاحب بی۔اے۔ایل ایل۔بی ضلع جھنگ	وکیل جھنگ مگھیانہ	[illegible]	اس سال کوئی جواب نہیں ملا
۵۳	۳۳۳	مولوی سید سبط عباس صاحب فرقت فرنگی محل لکھنؤ	چتوڑا سادات ڈاکخانہ کوآل ضلع مظفر نگر	[illegible] ۹/	سال بھر سے کسی خط کا جواب نہیں دیا
۵۴	۳۳۸	سید محمد علی صاحب بی۔اے ساکن ابراہیم آباد بارہ بنکی	بتوسط جناب ہمایوں مرزا صاحب جج خفیفہ ۵ قیصر باغ لکھنؤ	[illegible] ۱۰/	وکالت کا امتحان دے رہے تھے
۵۵	۳۴۴	سید طاہر حسین صاحب ساکن گوڑیلہ تحصیل شاہ گنج ضلع جونپور	دفتر انکم ٹیکس بنارس	[illegible] ۸/	مستقل ملازم نہیں ہیں۔
۵۶	۳۴۵	سید ماجد علی صاحب بجنور ضلع لکھنؤ	بجنور ضلع لکھنؤ	[illegible] ۸/	پتہ نہیں چلتا۔
۵۷	۳۴۹	سید سردار حیدر صاحب بی۔اے ساکن کھلاوہ پرگنہ کھاؤلی ضلع میرٹھ	شریف منزل نمبر ۱۵ حسین آباد لکھنؤ	[illegible]	بیکار ہیں۔
۵۸	۳۵۰	سید ظہیر الحسن صاحب رضوی ساکن موضع حیدر پور ضلع کانپور		[illegible] ۱۲/	پتہ نہیں چلتا خطوط واپس آتے ہیں
۵۹	۳۵۱	سید محمد محمود صاحب ساکن شاہ گنج آگرہ	ملازم ڈاکخانہ ٹونک راجپوتانہ	[illegible]	خط کا جواب نہیں دیتے
۶۰	۳۵۶	سید یعقوب حسین صاحب زیدی بی۔اے ایس ایس ڈی ساکن شاہ آباد ضلع کرنال	شاہ آباد محلہ سادات ضلع کرنال	[illegible]	ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں۔
۶۱	۳۶۱	سید دلبر حسین صاحب بی۔اے محلہ قاضی واڑہ ضلع انبالہ	محلہ قاضی واڑہ شہر انبالہ	[illegible] ۱۴/	تعلیم حاصل کر رہے ہیں
۶۲	۳۶۴	سید اعظم علی صاحب نقوی بی۔ایس۔سی ساکن جائس ضلع رائے بریلی	جائس ضلع رائے بریلی	[illegible] ۱۰/	لا کلاس میں پڑھتے ہیں
۶۳	۳۶۵	سید نثار احمد صاحب جانسٹھ ضلع مظفر نگر	ایمرسن ہوٹل دہلی	[illegible]	ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔
۶۴	۳۶۷	آغا احمد حسین صاحب بی۔اے ساکن دہلی	دہلی	[illegible] ۱۴/	زیر تعلیم ہیں۔
۶۵	۳۷۰	سید صولت حسین صاحب ساکن ٹکٹی شاہ آباد ضلع آرہ	ٹکٹی شاہ آباد ضلع آرہ	[illegible]	جواب نہیں ملتا نہ انکا کچھ پتہ چلتا ہے
۶۶	۳۷۲	سید علی مردان صاحب موضع حسین پور تحصیل ریواڑی ضلع گوڑگانوہ	کنسٹبل گورنمنٹ ریلوے پولیس اجمیر	[illegible] ۱۲/	پتہ نہیں چلتا
۶۷	۳۷۳	سید محمد حسنین صاحب بی اے ایل ایل۔بی قصبہ بھالی ضلع ہردوئی	وکیل ہردوئی	[illegible]	جواب خط نہیں ملتا۔
۶۸	۳۷۸	محمد رعایت خاں صاحب پنڈی گھیپ ضلع کیمبل پور	پنڈی گھیپ ضلع کیمبل پور محلہ مسجد ڈیرہ والی	[illegible]	انجنیرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں
۶۹	۳۷۹	سید ابو محمد صاحب زیدی سانڈی ضلع ہردوئی	محلہ چمن گنج کانپور	[illegible] ۵/	اس سال جواب خط نہیں ملا
۷۰	۳۸۲	سید محمد صفدر صاحب بی۔اے۔بی ٹی دھان کھیتی مٹیا برج کلکتہ	رام نگر لین دھان کھیتی مٹیا برج کلکتہ	[illegible]	مستقل ملازمت کے انتظار میں ہیں۔
۷۱	۳۸۵	سید کرامت حسین صاحب سید فقیر اللہ شاہ صاحب بی۔اے بلاک ۲۵ ڈیرہ غازیخاں	بلاک ۲۵ ڈیرہ غازی خاں	[illegible] ۱۲/	انجمن سے ناراض ہیں۔
۷۲	۳۸۶	سید الطاف حسین صاحب بخاری ایم۔اے رام نگر ضلع گوجرانوالہ	گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	[illegible] ۱۲/	[illegible] سے ادائیگی شروع کر دی
۷۳	۳۸۸	سید محمد مجتبیٰ صاحب نگینہ ضلع بجنور	نگینہ ضلع بجنور	[illegible] ۳/	بیکار ہیں۔

نمبر شمار	نمبر	نام وظیفه داران مع سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	بقایا	کیفیت
۷۴	۳۹۱	سید محمد ہادی صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل اترولہ ضلع گونڈہ	اترولہ ضلع گونڈہ	[illegible]	۳۶ء سے ادائیگی شروع کردی۔
۷۵	۳۹۳	سید محمود حسین صاحب جوہری محلہ لکھنؤ	جوہری محلہ لکھنؤ	[illegible]	بیکار ہیں۔
۷۶	۳۹۵	سید ذوالفقار حسین صاحب ولد سید غنی حیدر صاحب ساکن موضع منڈوا تحصیل کھاگا ضلع فتحپور	معرفت سید محمد مہدی صاحب پیشکار انجمن دہلی	[illegible]	۳۶ء میں وظیفہ نہیں لیا۔
۷۷	۳۹۸	حکیم مولوی سید فیاض الحسن صاحب پنشن نائب ساداتضلع فتحپور		[illegible]	کوئی خاص آمدنی نہیں ہے
۷۸	۴۰۱	سید آل سبطین صاحب منڈی چوب امروہہ مرادآباد	امروہہ ضلع مرادآباد	[illegible]	بیکار ہیں
۷۹	۴۰۲	سید سلطان احمد صاحب ساڈھورہ ضلع انبالہ	ایسرچ اسسٹنٹ اگریکلچر کالج لائیلپور	[illegible]	۳۷ء سے دینے کا وعدہ ہے
۸۰	۴۰۳	راغب حسین صاحب محلہ کھوکران ملتان	محلہ کھوکران ہاشمی منزل شہر ملتان	[illegible]	خط کا جواب نہیں ملتا
۸۱	۴۰۴	سید رفیق حسین صاحب بی۔ اے محلہ کوفت گران الہ آباد	محلہ کوفت گران الہ آباد	[illegible]	۳۶ء میں کسی خط کا جواب نہیں دیا
۸۲	۴۰۶	سید ولی شاہ صاحب گندہ نالہ دہلی	گندہ نالہ کشمیری دروازہ دہلی	[illegible]	جواب خط نہیں ملتا غالباً بیکار ہیں
۸۳	۴۱۱	سید محمد یوسف صاحب کشمیری دروازہ دہلی	چھوٹا بازار کشمیری دروازہ دہلی	[illegible]	جواب خط نہیں ملتا۔
۸۴	۴۱۲	سید بشیر احمد صاحب موضع تاجپور پرگنہ دھیما ضلع غازیپور	تاجپور پرگنہ دھیما ضلع غازی پور	[illegible]	اس سال کسی خط کا جواب نہیں دیا
۸۵	۴۱۳	شیخ محمد بشیر صاحب ساکن حسین گنج ضلع سارن	عقب کوتوالی ملازم ریلوے گورکھپور	[illegible]	جواب خط نہیں دیتے۔
۸۶	۴۱۴	مرزا عباس رضا صاحب ساکن مفتی گنج لکھنؤ	محلہ گوالٹولی اندرون مقبرہ کانپور	[illegible]	
۸۷	۴۱۵	سید ذوالفقار حسین صاحب قصبہ نصیرآباد ضلع رائے بریلی	قصبہ نصیرآباد ضلع رائے بریلی	[illegible]	عرصہ سے لاپتہ ہیں۔
۸۸	۴۱۶	سید مشفق حسین صاحب ولد سید عاشق حسین صاحب ساکن سولپور جولڑی ضلع میرٹھ	سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس اثنا عشری بہار بانار بھاؤنگر کاٹھیاواڑ	[illegible]	۳۷ء میں وظیفہ بند ہوا
۸۹	۴۱۷	سید یعقوب حسین صاحب نقوی بی اے ساکن امروہہ مرادآباد	کنگھی ٹولہ بریلی	[illegible]	ٹیوشن کرتے ہیں۔
۹۰	۴۲۰	سید اقبال حسین صاحب محلہ لال املی ڈاکخانہ بیگم پور پٹنہ	محلہ لال املی ڈاکخانہ بیگم پور پٹنہ	[illegible]	ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں
۹۱	۴۲۱	سید اولاد حسین صاحب ساکن محلہ گھٹیا میر عظمت علی اٹاوہ	محلہ گھٹیا عظمت علی شہر اٹاوہ	[illegible]	اس سال ان کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا
۹۲	۴۲۳	سید انعام حسین صاحب امروہہ مرادآباد	محلہ گذری امروہہ مرادآباد	[illegible]	اس سال کسی خط کا جواب نہیں دیا
۹۳	۴۲۵	سید محمد آغا صاحب عرف آغا جانی صاحب نصیرآباد ضلع رائے بریلی	نصیرآباد ضلع رائے بریلی	[illegible]	خط کا جواب نہیں دیتے
۹۴	۴۲۶	سید مصطفیٰ حسین صاحب ولد سید مرتضیٰ حسن صاحب ساکن بالائے قلعہ متصل مسجد شیعیان علیگڈھ معرفت حکیم سید ہادی حسین صاحب		[illegible]	وظیفہ ۳۶ء میں بند ہوا۔
۹۵	۴۲۷	منی بیگم صاحبہ ساکن کوچہ چوالال پٹنہ سٹی	ساکن کوچہ چوالال پٹنہ سٹی	[illegible]	جواب نہیں دیتیں
۹۶	۴۲۹	سید منور حسین صاحب کالاباغ ضلع میانوالی	کالاباغ ضلع میانوالی	[illegible]	اس سال کسی خط کا جواب نہیں دیا
۹۷	۴۳۲	سید علی حسین صاحب راجہ بازار شہر جونپور	محلہ راجہ بازار شہر جونپور	[illegible]	غالباً بیکار ہیں۔
۹۸	۴۳۳	سید فصیح احمد صاحب بی اے بٹالہ ضلع گورداسپور	شورکوٹ ضلع جھنگ	[illegible]	بیکار ہیں۔

نمبر شمار	[illegible]	نام وظیفہ داران مع سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	[illegible]	کیفیت
۹۹	۴۳۴	سید عشرت حسین صاحب ولد سید سلامت حسین صاحب علیگڈھ		عہ	پتہ نہیں کہ کہاں ہیں
۱۰۰	۴۳۶	حکیم سید مظاہر حسین صاحب گوپال گنج ڈاکخانہ باقر گنج ضلع سارن	باقر گنج ضلع سارن	۱۱ عہ	اس سال کسی خط کا جواب نہیں دیا
۱۰۱	۴۳۸	سید ناظم علی صاحب گولکھپور ضلع پٹنہ	گولکھپور ضلع پٹنہ	۱۱ عہ ۵	"
۱۰۲	۴۳۹	ذوالفقار حسنین خاں صاحب پرانی بازار جونپور۔	پرانی بازار جونپور۔ ملازم پولیس	للعہ	۱۹۳۷ء سے دینے کا وعدہ ہے
۱۰۳	۴۴۱	سید محمد مسلم مہدی صاحب جرول ضلع بہرائچ	جرول ضلع بہرائچ	للعہ	زیر تعلیم ہیں
۱۰۴	۴۴۲	سید ظفر مہدی صاحب منڈوہ ضلع فتح پور	منڈوہ ضلع فتح پور	لعہ ۱۲	اس سال کسی خط کا جواب نہیں دیا
۱۰۵	۴۴۴	سید وجیہہ الحسن صاحب سرسی ضلع مرادآباد	زیدی لاج حیدرآباد دکن	للعہ ۱۲	زیر تعلیم ہیں۔
۱۰۶	۴۴۵	غلام نبی اللہ احمد صاحب حیدرآباد دکن	حسن منزل جام باغ دارالشفا حیدرآباد دکن	ساعہ ۱۴	زیر تعلیم ہیں
۱۰۷	۴۴۶	حکیم سید اکبر حسین صاحب رضوی ساکن موضع سگڑی ضلع اعظم گڈھ	قصبہ بلا ماگنج ضلع اعظم گڈھ	۱۱ عہ	یہ کسی خط کا جواب نہیں دیتے۔ ؟
۱۰۸	۴۴۹	سید حسام الدین حیدر صاحب کریان پرگنہ محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ	کریان پرگنہ محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ	سعہ ۱۳	اس سال کسی خط کا جواب نہیں دیا۔
۱۰۹	۴۵۰	سید رضا حسین صاحب نوگانواں سادات ضلع مرادآباد	نوگانواں سادات ضلع مرادآباد	للعہ ۱۳	زیر تعلیم ہیں۔
۱۱۰	۴۵۷	سید حسن نواب صاحب بی۔ ایس سی۔ دریاپور پٹنہ	الیکٹریکل انجنیرنگ جمال پور	ساعہ ۱۲	تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
۱۱۱	۴۵۸	سید انصار حسین صاحب چھپاری ضلع امرتسر	چھپاری ضلع امرتسر	۱۱ عہ ۱۲	پتہ نہیں چلتا
۱۱۲	۴۶۱	سید رضی حیدر صاحب نقوی ولد سید محمد حسین صاحب ساکن قصبہ بنکارپور تحصیل خورجہ ضلع بلندشہر۔		سماعہ ۹	وظیفہ ۱۹۳۶ء میں بند ہوا۔
۱۱۳	۴۶۵	سید آفتاب حسین صاحب محلہ چھیپی ٹولہ قلو اسٹریٹ دیوانخانہ بانس منڈی	محلہ چھیپی ٹولہ قلو اسٹریٹ دیوانخانہ بریلی	للعہ ۱۴	اس سال کسی خط کا جواب نہیں دیا
۱۱۴	۴۶۸	سید زوار حسین صاحب ساکن موضع حسین آباد ضلع بلیا	محلہ گڑھا بلیا	۱۱ عہ ۸	ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں۔
۱۱۵	۴۷۰	حکیم سید نقی حیدر صاحب محلہ کمرہ خاص مظفرپور	۸۳ ویلشن اسٹریٹ کلکتہ	۱۱ عہ ۱۳	"
۱۱۶	۴۷۱	سید مرتضیٰ حسین صاحب کرولی ضلع رائے بریلی	کرولی تحصیل ڈلمئو ضلع رائے بریلی	عہ ۶	بیکار ہیں
۱۱۷	۴۷۲	سید محمد صاحب نقوی بی۔ ایس۔ سی کندرکی ضلع مرادآباد		۱۱ عہ ۶	مسلم یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں
۱۱۸	۴۷۲	سید نذر باقر صاحب کٹرہ حاجی حسن آگرہ	سیپری بازار جھانسی	۱۱ عہ ۴	تلاش معاش میں ہیں
۱۱۹	۴۷۸	سید انور حسین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سکندرپور ضلع فیض آباد	وکیل۔ ضلع فیض آباد	۱۱ عہ ۶	کام سیکھ رہے ہیں
۱۲۰	۴۷۹	سید محمد مجتبیٰ صاحب بی۔ اے قصبہ جھالو محلہ سادات ضلع بجنور	نئی بستی علیگڈھ	۱۱ عہ	بی ٹی میں داخل تھے اس سال کسی خط کا جواب نہیں دیا
۱۲۱	۴۸۰	سید اختر رضا صاحب ولد سید محمد صادق صاحب نہٹور سادات ضلع بجنور		۱۱ عہ ۶	۱۹۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا
۱۲۲	۴۸۱	شیخ محمد مختار صاحب ولد سید مسعود حسن صاحب محلہ سید واڑہ بدایوں		۱۱ عہ	"
۱۲۳	۴۸۲	سید علی واسط صاحب سادات باڑی۔ مرادآباد	حسین خاں سرائے سنبھل۔ مرادآباد	۱ عہ ۲	فکر معاش میں ہیں
۱۲۴	۴۸۷	سید علی مظہر صاحب موضع عشری حوزہ ڈاکخانہ حسین پور ضلع سارن	عشری ضلع سارن	عہ ۶	اس سال کسی خط کا جواب نہیں ملا

[illegible]

[illegible]	[illegible]	نام وظیفہ داران مع سکونت	آخری پتہ جسکی اطلاع ملی ہے	[illegible]	کیفیت
۱۲۵	۴۸۸	سید علی افضال صاحب قصبہ منڈوا فتح پور		[illegible]	کچھ پتہ نہیں۔
۱۲۶	۴۹۱	سید محمد سبطین صاحب رسول پور رائے بریلی	رانی منڈی گول گھر۔ الہ آباد	[illegible]	خط کا جواب نہیں دیتے
۱۲۷	۵۰۰	سید محسن رضا صاحب بی اے نگینہ ضلع بجنور	پولیس لائن فتحگڈھ	[illegible]	ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں۔
۱۲۸	۵۰۸	مرزا محبوب حیدر صاحب مفتی گنج لکھنؤ		[illegible]	بیکار ہیں
۱۲۹	۵۱۲	سید بشیر احمد صاحب کاظمی ولد سید محمد بشیر صاحب ساکن سامانی بنوڑ ریاست پٹیالہ		[illegible]	سنہ ۳۶ء میں بند ہوا۔
۱۳۰	۵۱۴	حکیم سید مرتضیٰ صاحب ولد سید حسن علی صاحب ساکن ٹاٹ بنی لکھنؤ		[illegible]	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا۔
۱۳۱	۵۱۵	ڈاکٹر سید مسعود حسین صاحب موسوی ایل۔ سی۔ پی۔ ایس تحصیل کھر ضلع انبالہ	پوسٹ آفس شاہ آباد کرنال۔	[illegible]	چند ماہ بعد ادائیگی کا وعدہ ہے۔
۱۳۲	۵۱۶	شہریار مرزا صاحب بی۔ اے کٹرہ بزن بیگ لکھنؤ	کٹرہ بزن بیگ لکھنؤ	[illegible]	بیکار ہیں۔
۱۳۳	۵۱۷	سید محمد باقر صاحب سرائے سدھو تحصیل کبیر والا ضلع ملتان		[illegible]	ملازمت کی کوشش میں ہیں۔
۱۳۴	۵۱۸	سید محمد احسن صاحب ولد سید حامد حسین صاحب مرحوم موضع بجھرمی الدین ڈاکخانہ مرزا پور ضلع اعظم گڈھ		[illegible]	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا۔
۱۳۵	۵۱۹	سید ابو الکاظم صاحب ہیمن سادات ڈاکخانہ ہیمن بہیڑہ ضلع بجنور		[illegible]	خط کا جواب نہیں دیتے
۱۳۶	۵۲۲	سید سلیمان قدر صاحب سید پور ضلع جونپور	کٹرہ نمبر ۳۵۵ مین پوری	[illegible]	اس سال کسی خط کا جواب نہیں دیا
۱۳۷	۵۲۳	سید سبط ضامن صاحب ولد سید سبط حسین صاحب امروہہ مرادآباد		[illegible]	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا۔
۱۳۸	۵۲۷	شیخ ظل حسنین صاحب بی۔ اے دائود پور الہ آباد	مظفر منزل رانی منڈی الہ آباد	[illegible]	ایل ایل۔ بی میں پڑھ رہے تھے
۱۳۹	۵۲۸	سید علی امام صاحب بی اے ولد سید محمد اسحٰق صاحب محلہ پتھر کی مسجد ڈاکخانہ مہندرو۔ بانکی پور پٹنہ		[illegible]	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا۔
۱۴۰	۵۳۰	سید مقبول حسین صاحب محلہ جوہری لکھنؤ		[illegible]	بیکار ہیں
۱۴۱	۵۳۳	سید آفتاب احمد صاحب کوہائی آگرہ	شاہ گنج کوہائی آگرہ	[illegible]	دو سال سے خط کا جواب نہیں دیتے
۱۴۲	۵۳۵	سید سبط مرتضیٰ صاحب ولد سید آل محمد صاحب پھر سر ریاست بھرتپور	معرفت سید آل مرتضیٰ صاحب روٹی منڈی شاہگنج آگرہ	[illegible]	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا۔
۱۴۳	۵۳۹	سید شاکر حسین صاحب ولد سید عسکری حسین صاحب محلہ زاہدان میرٹھ		[illegible]	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا۔
۱۴۴	۵۴۲	سید ممتاز حسین صاحب کندرکی مرادآباد	کندرکی ضلع مرادآباد	[illegible]	کسی خط کا جواب نہیں دیا۔
۱۴۵	۵۴۳	میر امانت حسین صاحب چتور گڈھ ڈاکخانہ فتح گڈھ ضلع گوجرانوالہ		[illegible]	زیر تعلیم ہیں۔
۱۴۶	۵۴۶	سید محمد ہادی حسین صاحب گلی مدرسہ شاہ عبد العزیز عقب کلاں محل دہلی		[illegible]	حالات معلوم نہیں۔
۱۴۷	۵۴۷	سید ہادی رضا صاحب ساکن گوپال پور ضلع سارن	گوپال پور ضلع سارن	[illegible]	اس سال کسی خط کا جواب نہیں آیا
۱۴۸	۵۵۲	مرزا اشرف حسین صاحب چھتہ محلہ نوزر کٹرہ	کربلائے معلّی	[illegible]	کربلائے معلّی میں ہیں۔
۱۴۹	۵۵۳	سید ابن علی صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی پاٹا نالہ لکھنؤ		[illegible]	ٹھیک پتہ معلوم نہیں۔
۱۵۰	۵۵۴	سید شبیر حسین صاحب واسطی ولد سید نظیر حسین صاحب چک حامد پور ڈاکخانہ قبولا ضلع منٹگمری		[illegible]	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران مع سکونت	موجودہ پتہ	[illegible]	کیفیت
۱۵۱	۵۵۶	سید آل مرتضیٰ صاحب ولد سید غلام مرتضیٰ صاحب پھاٹک میر صاحب آرہ ضلع شاہ آباد		ما لعہ	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا
۱۵۲	۵۵۷	سید طاہر حسن صاحب شمسی ولد مولوی سبط علی حسن صاحب محلہ خواص پورہ فیض آباد		ملعہ	"
۱۵۳	۵۵۸	بوئن مرزا صاحب لکھنؤ - وکٹوریہ گنج	مکان شیخ تاجدار مرزا صاحب وکٹوریہ گنج لکھنؤ	سعہ ۱/	متوجہ نہیں ہوتے۔
۱۵۴	۵۶۱	سید طالب حسین صاحب ولد سید گل حیدر صاحب مکھو ضلع کیمبل پور		لعہ ۱۴/	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا۔
۱۵۵	۵۶۵	مرزا حیدر عباس صاحب کانپور موضع کورسواں	موضع کورسواں کانپور	ما	کسی خط کا جواب نہیں دیا
۱۵۶	۵۶۷	سید فیاض حیدر عرف سجاد حیدر صاحب بی۔اے ولد سید حاکم شاہ صاحب گورنمنٹ پنشنر مدینہ ضلع گجرات (پنجاب)		لعہ ۱۱/	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا۔
۵۵۷	۵۶۹	سید تفضل حسین صاحب نیوتنی اناؤ۔	نیوتنی ضلع اناؤ	سعہ	کسی خط کا جواب نہیں دیا۔
۱۵۸	۵۷۳	آغا صاحب مدراسی	نگرم تعلقہ راصول ضلع گوداوری	سعہ	ایل ایل۔بی کا امتحان دے رہے تھے۔
۱۵۹	۵۷۹	تفخر احمد صاحب ولد اخلاق احمد صاحب محلہ پیرزادگان بستی سنوتی ضلع رہتک		ما لعہ ۳/	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا۔
۱۶۰	۵۸۰	سید موسیٰ رضا صاحب ولد سید علی رضا صاحب کرنیل گنج کانپور		مالعہ	"
۱۶۱	۵۸۲	سید دلبر حسین صاحب بی۔اے سنام پٹیالہ	رستنام ریاست پٹیالہ	مالعہ ۱۰/	
۱۶۲	۵۸۴	سید اشرف حسین صاحب ولد سید زوار حسین صاحب شاہگنج آگرہ		معہ ۶/	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ بند ہوا۔
۱۶۳	۵۸۶	آغا کلب محمد صاحب ولد مرزا اصغر حسین صاحب محلہ کٹرہ حاجی حسن آگرہ		معہ ۱۲/	"
۱۶۴	۵۸۸	سید صادق حسین صاحب ولد سید علی حسن صاحب اندرون بدھواڑہ متصل مسجد رتھ خانہ ریاست بھوپال		معہ ۶/	"
۱۶۵	۵۹۱	سید محمد زین العابدین صاحب سید کھیڑی۔ پٹیالہ	سید کھیڑی - ڈاکخانہ راجپوتانہ ریاست پٹیالہ	لعہ ۱۱/	
۱۶۶	۵۹۵	مرزا اشرف علی صاحب فتح گڈھ		معہ ۲/	زیر تعلیم ہیں
۱۶۷	۵۹۸	سید لیاقت حسین صاحب ولد دوست محمد صاحب ساکن قصبہ برست ضلع کرنال		ما عہ ۱۴/	وظیفہ سنہ ۳۶ء میں بند ہوا
۱۶۸	۵۹۹	سید افتخار احمد صاحب ولد سید حسین احمد صاحب ساکن موضع حسین پور ڈاکخانہ نونہرہ ضلع غازی پور۔	ٹیچر ٹریننگ کالج کمچھا بنارس	سالعہ ۱/	وظیفہ سنہ ۳۶ء میں بند ہوا۔

میزانکل ۰۰۰۰—۳۰۹۲۳

ہاضوم

آفت معدہ بگیر د جملگی اندام را تا توانی جاق داراین منبع اسقام را نفخ و قراقر و پیچش و اسہال اور سوہضم وغیرہ میں مفید ہے قبض کا دافع ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے درد شکم اور درد حوالی گردہ کو زائل کرتا ہے ورم جگر اور ورم طحال کا محلل ہے اور غذا کو صحیح طور پر ہضم کرکے خون صالح بننے کی قابلیت پیدا کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی چار اونس ۸/ محصول ڈاک ایک شیشی محصول ۵/ دو شیشی ۱۲/ محصول تین شیشی عہ

المشتہر

خادم الاطبا حکیم سید محمد بشیر ڈاکخانہ حسن پورہ ضلع سارن

ضمیمہ ۷ فہرست وظیفہ داران انجمن بابت سنہ ۱۹۳۶ء

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ دار	نام درسگاہ	تعداد وظیفہ ماہواری	رقم جو اس وقت تک دی گئی ہے فیس منی آرڈر اور خطوط: سابق	۱۹۳۶ء	جملہ	کیفیت
۱	۳۵۹	سید حسنین صادق صاحب	ٹیکنیکل اسکول لکھنؤ	ملے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲	۳۶۰	سید سبطین صادق صاحب	گورنمنٹ ہائی اسکول امروہہ	صہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳	۴۱۹	سید الطاف حسین صاحب	شیعہ اسکول لکھنؤ	للعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴	۴۳۰	سید محمد یحییٰ صاحب	پٹنہ کالج بانکی پور	ملے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵	۴۳۴	سید اعجاز حیدر صاحب	وثیقہ اسکول فیض آباد	۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶	۴۴۸	قاضی شیخ محمد وصی صاحب	گورنمنٹ جوبلی کالج لکھنؤ	للو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۷	۴۵۱	سید مظفر علی صاحب	ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	عـہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸	۴۶۳	سید حیدر علی شاہ صاحب	کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹	۴۶۴	سید علمدار حسین شاہ صاحب	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۰	۴۷۳	سید بشیر حسین صاحب نقوی	مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	ملے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۱	۴۸۵	سید مصباح الحسن صاحب	میرٹھ کالج	صہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲	۴۸۹	سید شبیر حسین صاحب	ہتکاری سٹی کالج جبلپور	صہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۳	۴۹۰	سید غازی الدین حیدر صاحب	راج بی - این جی گورنمنٹ ہائی اسکول دوہنور	صہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴	۴۹۲	سید اختر عباس صاحب	فیض عام ہائی اسکول میرٹھ	صہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۵	۴۹۴	محبوب علی خاں صاحب	سلطان المدارس لکھنؤ	للعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۶	۴۹۶	سید خادم حسین شاہ صاحب	اسلامیہ کالج لاہور	للعہ	[illegible]	۳/	[illegible]	سنہ ۳۶ء میں وظیفہ نہیں لیا تجدید وظیفہ ہوئی ہے - مصارف ڈاک درج ہے -
۱۷	۵۰۲	سید واصل علی صاحب	ہندو ہائی اسکول رائے بریلی	صہ	[illegible]	صہ	[illegible]	
۱۸	۵۰۳	سید عمار علی صاحب	عربک ہائی اسکول دہلی	صہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۹	۵۰۴	شاہ محمد طیب صاحب	میڈیکل کالج پٹنہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۰	۵۰۶	ہمایوں قدر صاحب	گورنمنٹ ہائی اسکول علیگڈھ	للعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۱	۵۰۷	سید ناظر حسین صاحب	ایمرسن گورنمنٹ کالج ملتان	ملے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۲	۵۰۹	سید غلام حیدر صاحب	میڈیکل کالج لکھنؤ	عـہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ دار	نام درسگاہ	مقدار وظیفہ ماہوار	رقم جو اسوقت تک دیگئی مع فیس منی آرڈر اور خطوط			کیفیت
۲۳	۵۱۰	سید مطیع الحسنین صاحب	یونانی میڈیکل اسکول لکھنؤ	صہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۴	۵۱۱	سید محمد مصطفیٰ صاحب	میڈیکل کالج پٹنہ	صعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۵	۵۲۱	سید منصور حیدر صاحب	سینٹ اسٹیفنس کالج دہلی	لعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۶	۵۲۴	سید محبوب حسین صاحب	مہندر کالج پٹیالہ	مہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۷	۵۲۵	سید رضی اکبر صاحب	الہ آباد یونیورسٹی الہ آباد	مہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۸	۵۲۶	سید ظفریاب حیدر صاحب	لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ	مہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۹	۵۲۹	سید کوثر حسین صاحب	ہندو کالج دہلی	عہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۰	۵۳۱	سید مصطفیٰ حسین صاحب	اسلامیہ کالج لاہور	لعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۱	۵۳۴	سید قاسم سجاد صاحب	ڈی۔اے۔وی کالج کانپور	مہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۲	۵۳۷	سید بشیر حسین صاحب	گورنمنٹ ہائی اسکول جونپور	للعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۳	۵۳۸	سید کرار حیدر صاحب	مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	صہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۴	۵۴۴	عصمت آرا بیگم صاحبہ	گرلز اسکول لکھنؤ	سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۵	۵۴۸	افسر بیگم صاحبہ	نارمل نسواں اسکول لکھنؤ	للعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۶	۵۴۹	قیصر جہاں بیگم صاحبہ	گرلز اسکول لکھنؤ	سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۷	۵۵۰	سرفراز حسین خاں صاحب	اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ	للعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۸	۵۵۱	سید محمد مسلم صاحب	مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ	للعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۹	۵۶۰	سید غلام مصطفیٰ صاحب	گورنمنٹ میڈیکل اسکول امرتسر	عسہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۰	۵۶۳	سید شبیر حسین صاحب	سینٹ جانسن کالج آگرہ	مہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۱	۵۶۴	سید محفوظ حسین صاحب	مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	صہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۲	۵۶۸	سید رضی الدین حیدر صاحب	الہ آباد یونیورسٹی	عسہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۳	۵۷۰	نثار حیدر حیدری صاحب	بریلی کالج بریلی	سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۴	۵۷۲	انور علی صاحب	صادق ایجرٹن کالج بہاولپور	ملے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۵	۵۷۴	سید ابن حسن صاحب	لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ	مہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۶	۵۷۵	سید خورشید الحسنین صاحب	لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ	عسہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	نمبر رجسٹر	نام وظیفہ داران	نام درسگاہ	تعداد وظیفہ ماہواری	رقم جو اسوقت تک دیگئی مع فیس منی آرڈر اور خطوط			کیفیت
					سابق	سنہ ۳۶ء	جملہ	
۴۷	۵۷۶	سید وکیل احمد صاحب	بی-این-کالج پٹنہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۸	۵۷۸	سید ذوار حسین صاحب	مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۹	۵۸۳	سید ذو الفقار علی صاحب	اسلامیہ ہائی اسکول مظفرنگر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۰	۵۸۹	مرزا احسن عباس صاحب	ہائی اسکول رامپور اسٹیٹ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۱	۵۹۰	مرزا عابد عباس صاحب	״	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۲	۵۹۲	سید محمد رضا صاحب	شیعہ کالج لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۳	۵۹۳	سید صابر رضا صاحب	اسلامیہ ہائی اسکول مظفرنگر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۴	۵۹۴	واجد علی صاحب	مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ سٹی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۵	۵۹۶	سید محمد حسین صاحب جعفری	لکھنؤ سلطان المدارس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۶	۶۰۰	سید اشتیاق حسین صاحب	وکٹوریہ جوبلی ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ بمبئی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۷	۶۰۱	سید محمد حسن صاحب	عثمانیہ میڈیکل کالج حیدرآباد دکن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۸	۶۰۲	حکیم مولوی سید عنایت علی صاحب	سلطان المدارس لکھنؤ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۹	۶۰۳	سید کاظمین احمد صاحب	مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۰	۶۰۴	سید مہدی حسین صاحب	رابرٹسن کالج جبلپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۱	۶۰۵	سید انظار احمد صاحب	ٹامسن سول انجنیرنگ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۲	۶۰۶	شیخ امام حیدر صاحب	مارواڑی اسکول مظفرپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۳	۶۰۷	سید ذوالفقار حیدر صاحب	مہاراجہ ہائی اسکول جے پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۴	۶۰۸	سید ظہیر حیدر صاحب	سائنس مہاراجہ کالج جے پور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۵	۶۰۹ / ۴۳۷	سید اختر حسین صاحب	عثمانیہ میڈیکل کالج ایم-بی-بی-ایس کلاس حیدرآباد دکن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۶۶	۶۱۰	سید سکندر رضا صاحب	پرنس آف ویلز میڈیکل کالج پٹنہ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۶۷	۶۱۱	سید کاظم حسین صاحب	کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۶۸	۶۱۳	سید مظہر علی صاحب	میڈیکل اسکول آگرہ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۶۹	۶۱۴	نعمت اللہ صاحب	میڈیکل اسکول امرتسر	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۷۰	۶۱۵	سید علی حیدر صاحب	میڈیکل کالج لکھنؤ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۷۱	۶۱۶	محمد علی رضا صاحب	اینگلو اسلامیہ ہائی اسکول مظفرنگر	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	
۷۲	۶۱۷	سید صابر حسین صاحب	لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ	[illegible]	۰	[illegible]	[illegible]	وظیفہ دار خاص
۷۳	۶۱۸	حکیم سید حسن آغا صاحب	طبیہ اسکول لکھنؤ	۰	۰	[illegible]	[illegible]	ادائیگی بھی شروع کردی ہے
					[illegible]	[illegible]	[illegible]	

باب المعلومات

ہدایات متعلق سفر عراق

باب المعلومات کو میں نے دلچسپ اور مفید بنانے کی انتہائی کوشش کی ہے، اور اس میں عوام الناس کے فائدہ کے لئے عام باتیں درج کر دی ہیں۔ اس باب کی ترتیب میں مجھ کو عالیجناب مولوی سیّد بشیر حسن صاحب امروہوی اور مولوی سیّد مطاہر حسین صاحب فرقانی نے بڑی مدد پہنچائی ہے میں ہر دو صاحبان کا شکر گذار ہوں، اور حج و زیارات کے متعلق جو معلومات اس باب میں شائع کیجا رہی ہیں وہ زیادہ تر میں نے "رہبر زائرین" سے لکھی ہیں

ٹیکا وغیرہ

عازمان عتبات عالیات کو سب سے پہلے چاہئے کہ چیچک کے ٹیکے اور ہیضہ کے انجکشن لیں اور اس کا سرٹیفکٹ ڈاکٹر سے حاصل کرلیں بمبئی میں بھی ٹیکے اور انجکشن لگ سکتے ہیں مگر وہاں ہیضہ کے انجکشن کی فیس میں ڈھائی روپیہ صرف کرنے پڑتے ہیں۔

پاسپورٹ

ٹیکے کے بعد پاسپورٹ حاصل کرنا چاہئے جو برطانوی ہند میں مجسٹریٹ ضلع اور ریاستوں میں پولٹیکل ایجنٹ کو درخواست دینے سے مل جاتا ہے۔ مرد کے پاسپورٹ میں اس کی بیوی اور نابالغ بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ پاسپورٹ بمبئی اور کراچی میں بھی مل سکتا ہے مگر وہاں زحمت کے علاوہ کچھ خرچ بھی کرنا پڑتا ہے یکم نومبر سنہ ۱۹۳۶ء سے عراق کے حکم پاسپورٹ پر بھی بمبئی میں ویزا کرانا لازمی قرار دیا گیا ہے جس کی فیس دس روپیہ پانچ آنے ہے۔ اگر کوئی شخص ویزا کرائے بغیر بصرہ پہنچ جائیگا تو اسے بمبئی واپس کر دیا جائیگا۔

موسم سفر

عراق کا سفر ہر موسم میں کیا جا سکتا ہے ناقابل برداشت تکلیف کبھی نہیں ہوتی مگر بہتر ہے کہ جنوری، فروری، مارچ، اپریل۔ مئی کے مہینہ میں سفر کیا جائے کیونکہ ان مہینوں میں موسم معتدل رہتا ہے۔

سامان سفر

سامان کم سے کم لینا چاہئے کیونکہ ضرورت کی چیزیں ہر جگہ مل جاتی ہیں زیادہ سامان میں سخت تکالیف کا سامنا ہوتا ہے۔ حسب ذیل سامان کافی ہے، ایک ٹرنک، پانچ چار جوڑے کپڑے، بستر، لالٹین، لوٹا گلاس، چھوٹی انگیٹھی، دیگچی، چمچہ، توا، دو ایک رکابی، اس کے علاوہ بمبئی یا کراچی سے جہاز میں کھانا وغیرہ پکانے کے لئے پانچ سات دن کے لائق کوئلہ، دال، مصالحہ۔ چاول۔ گھی۔ ڈبے کا دودھ شکر اور جہاز کی متلی وغیرہ دفع کرنے کے لئے لیموں کا اچار، سرکہ، چٹنی وغیرہ بھی لے لینی چاہئے جہاز پر یہ چیزیں نہیں ملتیں۔ جو لوگ کھانے کا انتظام خود کرنا نہیں چاہتے ان کو اس سامان کی بھی ضرورت نہیں، جہاز اور شہروں کے ہوٹلوں میں ہر قسم کا کھانا تیار مل سکتا ہے مگر اس میں صرف بہت ہوتا ہے۔ جہاز میں پوری خوراک کا عہ یومیہ دینا ہوتا ہے۔ عراق میں لکڑی اور کوئلہ کمیاب ہے لہذا کوئلہ بمبئی یا کراچی سے ساتھ لے لینا چاہئے۔ بال بچے ساتھ ہوں تو روزمرہ کام آنے والی دوائیں بھی کچھ لے لینی چاہئیں۔

وطن سے روانگی

جہاز بمبئی سے جمعہ اور کراچی سے اتوار کے روز صبح کو عراق کو روانہ ہوتا ہے لہذا وطن سے ایسے وقت چلنا چاہئے کہ بمبئی میں کم از

کہ جمعرات اور کراچی میں ہفتہ کے روز پہنچ جائیں۔ اگر پاسپورٹ وطن میں نہیں لیا ہے تو روانگی جہاز سے تین چار روز پہلے پہونچنا چاہئے۔

بمبئی میں قیام بمبئی میں مسافرخانہ حاجی دیوجی جمال میں قیام کیا جا سکتا ہے جہاں بہت آرام ملتا ہے۔ علاوہ اس کے وہاں دو انجمنیں بھی ہیں جنکے سکریٹری صاحبان کو اطلاع کردی جائے تو ان کے بعض ممبر اسٹیشن پر بھی آجاتے ہیں۔ اور ہر طرح کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ پتہ یہ ہے۔ سکریٹری صاحب انجمن خدام الزائرین نمبر ۹ ہم مغل مسجد امام باڑہ روڈ پوسٹ نمبر ۹ - دوسرا پتہ - سکریٹری صاحب انجمن معین الزائرین جیل روڈ نارتھ بمبئی نمبر ۹ -

کراچی میں قیام کراچی میں حاجی حبیب رحمت اللہ کے مسافرخانہ محلہ کھارادر متصل ریلوے اسٹیشن کراچی میں ٹھہرا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹری معائنہ کراچی میں جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ڈاکٹری معائنہ ہوتا ہے عورتوں کا معائنہ لیڈی ڈاکٹر کرتی ہے۔

بصرہ کراچی سے جہاز روانہ ہوکر جمعرات کے روز بصرہ پہونچتا ہے جہاز سے اترکر گمرک یعنی دفتر چنگی میں تمام سامان کا معائنہ ہوتا ہے۔

چنگی عراق میں ضرورت کی سب چیزیں لے جاسکتے ہیں مگر حسب ذیل چیزیں بلا اجازت یا ادائے چنگی نہیں لیجا سکتے - ہتھیار ہر قسم کے، بارود کارتوس وغیرہ عطر، سو سے زائد سگرٹ، پچاس سے زائد سگار، ایک چھٹانک سے زائد تمباکو۔

عراق ریلوے کی رعایات عراق ریلوے نے زائرین کو بہت سی سہولتیں پہونچانے کا سامان کیا ہے۔ راستہ کم کردیا ہے ٹکٹ میں بھی کافی رعایت کردی ہے۔ ایک پلگرم انسپکٹر مقرر کیا ہے جس کا فرض یہ ہے کہ زائرین کو بصرہ بندرگاہ سے آرام سے اتار کر بصرہ چنگی گھر کی تمام دشواریوں سے نجات دلاکر بصرہ عراق ریلوے اسٹیشن پر پہنچا دے - ریلوے کی مال گاڑی کے ڈبے حسب ضرورت جہاز کے سامنے کھڑے رہتے ہیں چنگی سے فارغ ہونے کے بعد ریلوے پلگرم انسپکٹر اپنی نگرانی میں زائرین کا تمام اسباب ریل میں رکھوا دیتا ہے بصرہ ریلوے اسٹیشن پر پہونچنے کے بعد سواری گاڑی میں ہر زائر کی جگہ پر اس کا اسباب کھوادتا جاتا ہے چنگی سے فرصت پاکر ریل میں سوار ہوکر مارگل ریلوے اسٹیشن پر پہنچتے ہیں جو یہاں سے ڈھائی میل ہے۔

بصرہ مارگل اسٹیشن سے بصرہ چار میل ہے یہ نیا بصرہ ہے - پرانا بصرہ یہاں سے دس میل کے فاصلہ پر ہے - جہاں سوائے کھنڈر کے اب کچھ باقی نہیں - یہاں سے کچھ فاصلہ پر قصبہ زبیر ہے جہاں زبیر ابن عوام کی قبر ہے - دوسری طرف حسن بصری کی قبر ہے - اسٹیشن کے قریب انس ابن مالک کی قبر ہے - قصبہ زبیر سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر مسجد علی ہے مسجد سے نصف میل پر طلحہ کا مقبرہ ہے اس کے اطراف میں میدان جمل ہے جہاں کی جنگ مشہور و معروف ہے -

بصرہ سے ریل کا سفر مارگل اسٹیشن سے آیندہ سفر کی تین صورتیں ہیں - اول - یہ کہ اول نجف اشرف جائیں اس صورت میں چاہئے کہ حلہ ریلوے اسٹیشن پر اتریں یہاں سے بذریعہ موٹر نجف اشرف جائیں نجف اشرف سے کوفہ - کوفہ سے لوٹ کر پھر نجف اشرف آئیں وہاں سے کربلائے معلیٰ وہاں سے کاظمین و سامرہ پھر بغداد - بغداد سے خواہ براہ بصرہ وطن جائیں یا مشہد مقدس - اور وہاں سے وطن، دوسرے یہ کہ اول کربلائے معلیٰ جائیں وہاں سے نجف و کوفہ پھر نجف سے کربلائے معلیٰ واپس آئیں اور پھر کاظمین و سامرہ کی زیارت کرکے براہ بصرہ وطن جائیں یا مشہد مقدس، تیسرے یہ کہ اول کاظمین جائیں وہاں سے سامرہ پھر کربلائے معلیٰ اور یہاں سے نجف اشرف و کوفہ وہاں سے پھر کربلا واپس ہوکر بصرہ پہونچیں اس صورت میں اگر مشہد جانا ہو تو دوبارہ بغداد جانا ہوگا ان تینوں صورتوں میں سے جو صورت سفر چاہیں اختیار کریں۔

بصرہ اور کربلا کے درمیان قابل دید مقامات شہر اُر کے کھنڈر، بہشت شداد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مولد اسی جگہ بتایا جاتا ہے - یہ شہر سنہ عیسوی سے ڈھائی ہزار برس پہلے بہت آباد اور پر رونق تھا - حلہ اسٹیشن سے دو میل ہے، شہر بابل کے کھنڈر" پہلے زمانہ میں یہ بھی بڑا شہر تھا بخت نصر یہیں حکومت کرتا تھا - یہاں کوئی اسٹیشن نہیں ہے مگر ریل ٹھہرتی ہے جو اترنا چاہے اتر سکتا ہے اور سیر کرکے دوسری ٹرین سے مقام مقصود کو روانہ ہوتا ہے۔

شہر کش کے کھنڈر - یہ شہر حضرت عیسیٰؑ سے چار ہزار برس پہلے عظیم الشان شہر تھا۔ حلہ اسٹیشن سے چودہ میل کے فاصلہ پر ہے۔

نجف اشرف نجف اشرف کربلائے معلیٰ سے ۳۶ میل اور بغداد سے سو میل اور کوفہ سے ۶ میل ہے۔

مخصوصی نجف اشرف ۱۷ ربیع الاول، ۲۷ رجب، ۲۱ رمضان المبارک، ان تاریخوں میں زائرین بکثرت آتے ہیں۔ نجف اشرف اور کربلا کے درمیان دو جگہ موٹر ٹھہرتی ہے ایک نخیلہ جو کربلا سے بارہ میل ہے۔ اس جگہ تک امام حسینؑ نے فوج یزید کو ایک حملہ میں بھگایا تھا۔ دوسرا مقام سہرائے ہے جو نخیلہ سے سولہ میل ہے دونوں جگہ چائے روٹی وغیرہ مل جاتی ہے۔

وادی السلام یہ ایک بہت بڑا قبرستان ہے جو نجف اشرف کے تین طرف میلوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کے جانب شمال حضرت ہودؑ حضرت صالحؑ حضرت ذی الکفل کی قبریں ہیں۔

مقام سید الساجدین روضۂ اقدس کے گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف شہر کے کنارے ایک گنبد دار مکان ہے۔ امام زین العابدینؑ جس وقت اپنے پدر بزرگوار کی زیارت کو تشریف لائے تھے تو یہاں قیام فرمایا تھا۔

مسجد حنانہ نجف اشرف سے تھوڑے فاصلہ پر مشرق کی طرف ہے کوفہ جاتے ہوئے عمر سعد نے سر امام حسینؑ کو اسی مسجد میں رکھا تھا۔

روضۂ کمیل ابن زیاد مسجد حنانہ سے گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف کچھ فاصلہ پر ہے اس میں کمیلؒ بن زیاد، احنفؒ بن قیس رشیدؒ ہجری صحابیان جناب امیر علیہ السلام مدفون ہیں۔ اس مقبرہ سے دس قدم پر کالی مٹی کا ایک ڈھیر ہے کہتے ہیں کہ زیاد، مغیرہ بن شعبہ اور ابو موسیٰ اشعری علیہم اللعن یہاں دفن ہیں، اس جگہ کے سوائے باقی زمین وہاں کی سفید ہے۔

مسجد سہلہ یہ مسجد روضۂ کمیل سے تقریباً ایک میل ہے یہاں حضرت ادریسؑ کا مکان تھا جہاں درزی کا کام کیا کرتے تھے۔ یہیں سے حضرت ابراہیمؑ یمن اور حضرت داؤدؑ جالوت سے جنگ کرنے کے لئے گئے تھے۔ صور قیامت بھی یہیں سے پھونکا جائے گا۔ شب چہارشنبہ کو یہاں بڑا مجمع ہوتا ہے۔ مسجد سہلہ کے سامنے زید بن صوحان و صعصعہ بن صوحان صحابیان جناب امیرؑ کی مسجدیں اور گھر ہیں۔

مسجد کوفہ یہ مسجد مسجد سہلہ سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اگر براہ راست آئیں تو نجف سے ساڑھے تین میل ہے۔ نجف سے گھوڑے کی ٹریموے وغیرہ آتی ہیں اگر عورتیں ساتھ نہ ہوں تو بہتر ہے کہ نجف سے پیدل چلے اور مذکورہ بالا مقامات کو دیکھتا ہوا کوفہ پہونچے اور ٹریموے سے واپس ہو موٹر کا کرایہ ۵ آنے اور ٹرامو ے کا کرایہ ۴ آنے فی سواری ہے مسجد کوفہ کے وسط میں وہ تنور ہے جس سے طوفان نوحؑ شروع ہوا تھا مقام نوحؑ کے جانب مغرب ایک دروازہ کا نشان ہے جس سے جناب امیر علیہ السلام مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ مشرق کی طرف کونے میں ایک کوٹھری ہے یہ حضرت مختار ثقفی کا قیدخانہ ہے بعض لوگ کہتے ہیں ان کی قبر بھی یہیں ہے مسجد کے مشرقی دروازہ کے باہر حضرت مسلم کا روضہ ہے اور اس کے سامنے دوسری طرف حضرت ہانی بن عروہ کا مزار ہے بازار سے آگے دہنی طرف حضرت خدیجہ ہمشیرہ حضرت عباس علمدار کا مزار ہے۔

مسجد کوفہ کی پشت پر مقبرہ جناب میثم تمار مشہور صحابی جناب امیرؑ کا ہے گوشۂ جنوب و مغرب میں پشت مسجد پر دولت خانہ جناب امیرؑ ہے ایک حصہ میں جائے نشست حضرت زینب و ام کلثوم ہے اور ایک طرف جائے نشست حسنینؑ ہے۔ ایک حصہ میں زیر گنبد جناب امیرؑ کے غسل میت اور ایک کوٹھری میں کفن پہنانے کی جگہ ہے۔ اسی مقام کے قریب ابن زیاد کا قصر بتلایا جاتا ہے لیکن اب ایک ڈھیر پڑا ہوا ہے پہلے کوفہ یہیں آباد تھا اب سب برباد ہوگیا اور نیا کوفہ یہاں سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر آباد ہوا ہے۔ یہیں فرات کے کنارے حضرت یونس علیہ السلام کا مزار ہے اسکی دیوار پر ایک مچھلی کی تصویر بنی ہوئی ہے جو حضرت یونسؑ کو نگلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

کربلائے معلیٰ کربلائے معلیٰ بغداد اور کوفہ کے درمیان واقع ہے بغداد سے کربلا ساٹھ میل اور کربلا سے کوفہ چالیس میل ہے۔ یہاں ہر قسم کی ہندوستانی چیزیں مرچیں اور دالیں وغیرہ بھی مل جاتی ہیں۔

دوکان دار اُردو زبان بھی سمجھ لیتے ہیں۔ خدّام اور اُن کے نوکر اُردو خوب بولتے اور سمجھتے ہیں۔

کربلا میں قیام زوّار عام طور پر خدّام کے یہاں ٹھہرتے ہیں خدّام ہر طرح آرام پہنچاتے ہیں چلتے وقت زوار اُن کو بطور نذر کچھ پیش کرتے ہیں علاوہ اس کے کاروان سرائے اور ہوٹل بھی ہیں۔ سرائے دیانت الدولہ اور سرائے "آغائی صاحب" میں بلا کرایہ ٹھہر سکتے ہیں۔

یہاں بہت سے ہندی لوگ بھی ہیں جو وطن بنا کر رہنے لگے ہیں ان کی معاشرت بالکل عربوں کی سی ہوگئی ہے یہ لوگ غریب ہیں مجالس کرتے ہیں جن میں ہندوستانی طرز کی ذاکری ہوتی ہے۔

روضۂ اقدس روضۂ اقدس بیچ شہر میں ہے حضرت کے پائین پا حضرت علی اکبر و حضرت علی اصغر کی قبریں ہیں، ان سے دو تین قدم پر دیگر شہدائے کربلا کی قبریں ہیں سب کی ضریح ایک ہی ہے۔ رواق میں جانب جنوب حضرت حبیب ابن مظاہر کی ضریح ہے اسی ضریح کے مقابل ایک نقرئی دروازہ ہے جس کے اندر چند سیڑھیاں ہیں اس مقام پر شمر علیہ اللعن نے سر امام مظلوم تن سے جدا کیا۔ رواق میں گوشۂ شمال و مغرب میں سید ابراہیم بن جعفر علیہ السلام کی ضریح ہے۔ گوشۂ شمال و مشرق میں ایک حوض ہے اس مقام پر ایک بیری بغرض نشان قبر لگی ہوئی تھی جس کو ہارون رشید نے کٹوا دیا تھا۔ باب زینبیہ سے نکلکر ایک بازار اس کے آگے ایک چوک ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہے یہی تل زینبیہ ہے یہاں سے حضرت زینب اپنے بھائی کی حالت دیکھتی رہتی تھیں۔

خیمہ گاہ امام حسینؑ اس مقام سے تھوڑے فاصلہ پر خیمہ گاہ امام حسینؑ ہے دروازہ پر پھاٹک ہے اور اندر داخل ہوتے ہی اوّل جگہ حضرت عباس کے خیمہ کی ہے اس کے بعد خیمہ امام حسینؑ اس کے آگے خیمہ اہل حرم کی جگہ ہے۔ اس کے آگے وہ جگہ ہے جہاں امام زین العابدینؑ حالت غشی میں پڑے رہتے تھے اس عمارت سے کچھ آگے ایک کوٹھری ہے جس کو حجلۂ عروسی حضرت قاسم کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

درگاہ حضرت عباسؑ درگاہ حضرت عباسؑ باب صافی سے تقریباً دو فرلانگ کے فاصلہ پر ہے۔

دیگر مقامات زیارت روضۂ امام حسینؑ کے باب السلطان سے باہر تھوڑے فاصلہ پر قبرِ جون غلام حبشی حضرت ابوذر غفاری ہے۔ درگاہ حضرت عباس کے در قبلہ سے کچھ دور کوچہ شیر فضہ ہے جہاں حضرت فضہ نے شیر کو بلایا تھا جس وقت ملاعین حضرت کا لاشہ پامال کرتے تھے۔ حرم شریف کے پاس تاج محل کے قریب مقام جناب امیرؑ ہے جہاں حضرت نے جنگ صفین سے واپسی کے وقت قیام فرمایا تھا اور خبر دی تھی کہ شبیر اس مقام پر شہید ہوں گے۔ حضرت نوحؑ کی کشتی بھی اسی جگہ تلاطم میں آئی تھی۔ حضرت سلیمانؑ کا تخت بھی یہیں لڑکھڑایا تھا۔

شہر کے باہر لب نہر حسینیہ کے پاس ایک کوٹھری ہے جس کو مقام صاحب الزماں کہتے ہیں۔ حضرت زیارت کے لئے آتے تو یہیں قیام فرماتے تھے تھوڑی دور آگے ایک باغ میں ایک گنبد ہے امام جعفر صادقؑ تشریف لاتے تو یہیں ٹھہرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہیں میرے چچا عباس نہر فرات میں داخل ہوئے تھے۔ آغائی کی سرائے کے سامنے ایک مقام پر حضرت عباسؑ کا ایک ہاتھ اور دوسرا کوچہ غلام حسین شہید میں شہید ہوا تھا دونوں جگہ ایک ایک طاق بطور یادگار بنا ہوا ہے۔

روضۂ حضرت حُر کربلا سے تین میل کے فاصلہ پر حضرت حُر کا روضہ ہے وہاں جانے کے لئے موٹر وغیرہ ملتے ہیں ۶ عرفی سواری کرایہ ہے۔

مخصوصی کربلائے معلّٰی کربلائے معلّٰی کی مخصوصیاں یہ ہیں۔ عرفہ عشرۂ محرم۔ چہلم۔ پندرہ شعبان۔ شبہائے قدر۔ چہلم کے روز بڑا مجمع ہوتا ہے ہر پنجشنبہ کو بھی بہت ہجوم ہوتا ہے۔

کربلا میں خریداری اشیاء کفن تسبیحیں وغیرہ جو یہاں خریدی جاتی ہیں اُن کی قیمت دوکان دار ہندوستانیوں کو چوگنی پچگنی بتلاتے ہیں لہذا خریدنے میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ یہی حال بغداد وغیرہ میں ہے۔

کاظمین

کاظمین کربلائے معلّٰی سے ساٹھ میل اور بغداد سے تین میل ہے کربلا سے موٹر بھی جاتی ہیں اور ریل بھی۔ موٹر سے جاتے ہوئے راستہ میں عون ابن علی اور مسیب میں پسران حضرت مسلم کی زیارت ہو جاتی ہے۔

ریل سے جانے میں یہ دقت ہے کہ مسیب اسٹیشن پر اُترنا ہوتا ہے وہاں کوئی سواری نہیں ملتی لہذا میل ڈیڑھ میل پیدل چلنا ہوتا ہے۔

عمارت کاظمین یہ عمارت شاندار ہے وسط میں روضۂ مبارک ہے۔ جس پر دو گنبد برابر بنے ہوئے ہیں اور ضریح اندر سے ایک ہے یہ امام موسیٰ کاظم و امام محمد تقی علیہما السلام کے مزار ہیں انھیں دو مزاروں کی وجہ سے اسے کاظمین کہتے ہیں۔ ضریح کے جانب جنوب سید ابراہیم وسید اسمٰعیل فرزندان امام موسیٰ کاظمؑ کے مزار ہیں عمارت کاظمین میں حسب ذیل علماء کے مزار ہیں۔ ابن قولویہ استاد شیخ مفید، شیخ مفید، خواجہ نصیر الدین طوسی۔ سید حسن مصنف ہفت بند کاشی، آقائے صدر، سید مرتضیٰ علم الہدیٰ، سید رضی علیہم الرحمۃ۔

بغداد

بغداد عراق کا ایک بڑا شہر ہے۔ شہر کے بیچ میں دریائے دجلہ واقع ہے جس سے شہر دو حصوں میں تقسیم ہوگیا ہے ایک طرف بغداد قدیم ہے اور دوسری طرف بغداد جدید یہاں ضرورت کی تمام چیزیں مل جاتی ہیں بغداد میں حسب ذیل درگاہیں شیعوں کی ہیں۔

مسجد براثا جنگ خوارج کے بعد جناب امیرؑ نے یہاں دس روز قیام فرمایا تھا۔ مقبرہ حضرت حسین ابن روح نائب امام آخر الزماں مقبرہ حضرت نبیر مقبرہ ابوعمر اسدی سفیر و نائب حضرت حجۃ و مصاحب حضرت امام حسن عسکریؑ، مقبرہ شیخ محمد خلدنی بن عثمان، مقبرہ یعقوب کلینی، مقبرہ علی بن محمد سامری نائب حضرت حجۃ، روضۂ سید محمد طاہر بن علی بن الحسین معروف بامام طہ، دیوار جس میں خلفائے بنی عباس کے زمانہ میں سادات زندہ چنوائے گئے۔

حسب ذیل درگاہیں سنیوں کی ہیں۔ مقبرہ شیخ عبدالقادر جیلانی مقبرہ امام ابو حنیفہ، مقبرہ امام احمد بن حنبل، مقبرہ معروف کرخی مقبرہ امام غزالی، مقبرہ حسین ابن منصور حلاج، مقبرہ امام ابو یوسف مقبرہ ذوالنون مصری۔

مدائن مدائن کسی زمانہ میں قدیم ایرانی بادشاہوں کا دارالسلطنت تھا۔ بغداد سے بیس میل کے قریب ہے موٹر سے جا سکتے ہیں آنے جانے کے لئے سالم موٹر چھ سات روپیہ میں ہو جاتی ہے۔ کسریٰ بادشاہ ایران کے محل (طاق کسریٰ) کی ایک دیوار اور ایک بڑا کمرہ اب بھی باقی ہے۔ یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر حضرت سلمان فارسی، حذیفہ یمانی اور جابر ابن عبداللہ انصاری صحابیان رسولؐ کی قبریں ہیں۔

سامرہ اب ایک گاؤں ہے مگر پہلے زمانہ میں یہ بڑا شہر تھا اور بعض خلفائے بنی عباس کا دارالسلطنت بھی رہا تھا بعد میں اجڑ گیا اس کے کھنڈر موجود ہیں، سامرہ کاظمین سے پچھتر میل ہے اور ہر روز صبح کے وقت ریل جاتی ہے۔ یہ ریل دجلہ کے ایک کنارے پہنچا دیتی ہے وہاں سے کشتی کے ذریعہ سامرہ پہنچتے ہیں جس کا کرایہ دو آنے ہے۔ راستہ میں ایک اسٹیشن بلد ہے وہاں سے ۶ میل پر روضہ سید محمد بن علی نقی ہے اس کی زیارت کرنا چاہیں تو اس اسٹیشن پر اتر جائیں اور دوسرے دن اسی گاڑی سے سوار ہو کر سامرہ پہونچیں۔ سامرہ میں ایک روضہ ہے جس میں حضرت امام نقی و حضرت امام حسن عسکری حضرت نرجس خاتون اور حضرت حلیمہ خاتون خواہر امام علی نقیؑ کی قبریں ہیں۔ دو اماموں کی قبروں کی وجہ سے اس روضہ کو عسکریین کہتے ہیں۔ اس روضۂ اقدس کے دہنی طرف ایک کنواں ہے جس کا پانی لوگ تبرکاً پیتے اور ٹین کی ڈبیوں میں بھر کر لے جاتے ہیں۔ اس کنوئیں کے بعد ایک احاطہ ہے اس کے صحن میں ایک طرف قبہ ہے اس کے نیچے ایک مسجد ہے جس کے متصل وہ سرداب ہے جہاں حضرت حجۃ عجل اللہ فرجہ کی غیبت ہوئی۔ یہاں کے خدام سب سنی ہیں پرانے سامرہ کے کھنڈر اور قید خانہ امام حسن عسکریؑ روضہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے مکانات کے آثار اب بھی پائے جاتے ہیں متوکل نے ایک مسجد بنوائی تھی جس کا ایک مینار ملویہ نام اب بھی باقی ہے قابل دید چیز ہے۔ عراق کے تمام مقامات متبرکہ کا حال ختم ہوا۔

ہدایات متعلق سفر مشہد مقدس

پاسپورٹ کا ویزا عراق سے اگر مشہد مقدس جانا چاہیں تو پاسپورٹ کا ویزا ایرانی قونصل سے کرانا چاہئے اس کی فیس دس روپیہ دو آنے ہوتی ہے۔ ویزا کرانے میں بلگرام پر وٹیکر سے امداد لی جائے

تو بڑی سہولت سے کام ہو جاتا ہے، پھر اجازت خروج سی۔ آئی ڈی عراق سے حاصل کرنا چاہیئے۔

موسم سفر ایران میں نومبر سے فروری تک سخت سردی ہوتی ہے ان مہینوں میں سفر نہ کرنا چاہیئے، مارچ سے اکتوبر تک موسم بہت اچھا رہتا ہے خصوصاً جولائی و اگست کے مہینے کہ ان میں میوہ جات بکثرت ہوتے ہیں۔ ان مہینوں میں سفر میں لطف رہتا ہے۔

کاظمین سے مشہد مقدس کاظمین سے مشہد مقدس بارہ سو میل کے قریب ہے۔ آٹھ دس روز میں بذریعہ لاری اور پانچ چھ روز میں بذریعہ کار پہنچ جاتے ہیں۔ راستہ میں علاوہ شہروں کے ہر پچیس تیس میل پر قہوہ خانہ ہے جہاں کھانے کی چیز یں مل جاتی ہیں کاظمین سے لاری کرایہ کرتے وقت شرائط نامہ سفر میں جس کو بلتیہ کہتے ہیں سب شرائط لکھا لینی چاہئیں۔ مثلاً فلاں فلاں مقام پر ٹھہرینگے اس قدر سامان ہوگا وغیرہ ایک سواری کے تین من یعنی دس سیر سامان بغیر محصول جا سکتا ہے۔ ایرانی من ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے۔

خانقین سے گزر کر کچھ فاصلہ پر ایرانی سرحد شروع ہو جاتی ہے یہاں مال کا معائنہ ہوتا ہے تمباکو اور شکر پر بہت زیادہ چنگی لی جاتی ہے۔ طہران سے جو ایران کا دار السلطنت ہے پروانہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ کاظمین سے مشہد تک حسب ذیل مقامات راستہ میں پڑتے ہیں۔

قصر شیریں عراق اور ایران کی سرحد کا پہلا شہر۔ کرمان شاہ یہاں کی تسبیحیں بہت مشہور ہیں۔ طاق بوستاں۔ عراق سلطان آباد۔ قم یہاں حضرت فاطمہ خواہر امام رضا علیہ السلام کا عالیشان مزار ہے۔ علامہ علی بن بابویہ، ابن قولویہ، فتح علی شاہ قاچار اور شاہ عباس صفوی کا مزار بھی اسی روضۂ مبارک میں ہے۔

قبۂ شہزادہ عبد العظیم جنکا سلسلۂ نسب حضرت امام حسنؑ تک پہنچتا ہے۔ شاندار مقبرہ ہے اس کے پیچھے حمزہ بن امام موسی کاظمؑ اور صحن میں طاہر بن امام زین العابدینؑ کا مزار ہے۔ ناصر الدین شاہ قاچار کا مزار بھی یہیں ہے۔ یہاں سے چار میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت شہربانو یہیں غائب ہوئی تھیں۔ یہاں ایک قبہ بنا ہوا ہے

ایک ضریح بھی بنی ہوئی ہے غیر سیدا اور حاملہ عورتوں کو اس میں جانے کی اجازت نہیں مشہور ہے کہ اگر غیر سید وہاں جائے تو کانا ہو جاتا ہے طہران دار السلطنت ایران یہاں سے مشہد پانچ سو میل رہجاتا ہے دامغان یہاں بنی عباس کے زمانہ کی ایک مسجد ہے۔ سید جعفر ابن امام زین العابدینؑ اور سید محمد بن امام موسی کاظمؑ کے مزار بھی ہیں۔ شاہرود سبزوار یہاں یحییٰ بن امام موسی کاظمؑ و شہزادہ سلطان حسین ابن امام زین العابدینؑ کا مزار ہے۔ نیشاپور، یہاں عمر خیام اور فرید الدین عطار کی قبریں ہیں۔ سید محمد بن زید ابن امام زین العابدین کا مزار بھی ہے۔ یہاں فیروزے کی کان ہے۔ قدم گاہ مشہور ہے کہ یہاں امام رضاؑ کے معجزے سے پانی زمین سے جاری ہوا یہ چشمہ اب تک جاری ہے اور حضرت کے پائے اقدس کا نشان ہے۔ شریف آباد یہاں سے ایک سڑک ہندوستان کو ایک ہرات کو جاتی ہے۔

مشہد مقدس

مشہد مقدس ایک بڑا پر رونق شہر ہے آبادی کے چاروں طرف اونچے اونچے پہاڑ ہیں جاڑوں میں سخت سردی پڑتی ہے۔ فیروزے کی منڈی ہے۔ یہاں اگر کوئی چیز خریدی جائے کسی کے ساتھ جاکر یا کسی کی معرفت تو اس کی دلالی واجب ہو جاتی ہے اور دوکاندار اس کی دلالی اگر قیمت بتلاتا ہے۔ یہاں تک کہ جس مکان میں ٹھہرو اور کوئی بیچنے والا یہاں کوئی چیز فروخت کرے تو مکان والا اپنی دلالی لے لیتا ہے۔

روضۂ رضویہ یہ بڑی شاندار عمارت ہے صحن میں کتب خانہ ہے جس میں ہزارہا کتابیں ہیں ایک قرآن شریف خط کوفی میں جناب امیر علیہ السلام کا لکھا ہوا بتلایا جاتا ہے دو قرآن شریف مشہور خوشنویس تبریزی کے لکھے ہوئے ہیں۔ عراق کی طرح یہاں بھی خدام ہیں ہندوستانی زائر ملا غلام حسین تبتی کے یہاں ٹھہرتے ہیں۔ ہر کام میں خدام سے مدد مل سکتی ہے۔

قابل زیارت چیزیں قتل گاہ صحن کہنہ میں واقع ہے۔ سنگ محک ایک چھوٹے کمرہ میں یہ پتھر رکھا ہوا ہے جب حضرت کو زہر

کی تکلیف ہوتی تھی تو آپ اسے پیٹ پر رکھ لیتے تھے۔ یہاں ایک پاؤں کا بھی نشان ہے جسے جناب امیرؑ کا بتاتے ہیں۔ مسجد گوہر شاد۔ یہ مسجد گوہر شاد خانم زوجہ میرزا شاہرخ ابن امیر تیمور نے بنوائی تھی۔ اس مسجد کے گنبد پر "اللہ اکبر" اس طرح لکھا ہوا ہے کہ ہر طرف سے سیدھا پڑھا جاتا ہے۔ مزار خواجہ ربیع ابن خیثم صحابی جناب امیرؑ شہر سے تین میل ہے لاری جاتی ہے۔ خواجہ ابو الصلت ہروی صحابی امام رضا علیہ السلام متصل مزار خواجہ ربیع۔ شیخ طبرسی کا مزار قتل گاہ میں۔ شیخ بہاء الدین عاملی کا مزار حرم اقدس میں مقبرہ نادر شاہ بالائے خیابان لب سڑک۔ مقبرہ فردوسی مشہد سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے لاری جاتی ہے۔

مشہد مقدس سے ہندوستان

مشہد سے واپس ہونے کے لئے دفتر نظمیہ (پولیس) سے اجازت خروج لینی ہوتی ہے۔ یہ کام خدام کرا دیتے ہیں۔ یہ اجازت صرف پندرہ روز تک کام دیتی ہے اس مدت میں واپسی نہ ہو تو دوبارہ اجازت لینی ہوتی ہے۔ زوار ایران میں صرف ایک مہینہ رہ سکتے ہیں اس سے زیادہ رہنا ہو تو ہر مہینہ اجازت لینا چاہیئے۔

مشہد سے شریف آباد۔ تربت حیدری۔ قاین۔ برجند۔ کیان۔ سفید آباد۔ حرمک۔ دزداب (آب زہدان کہتے ہیں) اور میرجاوا ہوتے ہوئے بذریعہ لاری نوک کنڈی تک آتے ہیں یہ سفر سات سو پچیس میل کا ہے جو چار روز میں طے ہوتا ہے راستہ میں سیستان کا زیادہ حصہ پڑتا ہے جو ریگستانی ملک ہے اور قہوہ خانے دور دور ہیں حرمک تا سفید آباد سو میل اور میرجاوا تا نوک کنڈی نوے میل میں پانی مطلق نہیں ملتا لہذا پانی کافی مقدار میں چھوٹے مشکیزوں میں جو مشہد میں ملتے ہیں بھر کر ساتھ لے لینا چاہیئے کھانا بھی کئی وقت کا ان مقامات کے شروع ہونے سے پہلے لے لینا چاہیئے۔ اور چونکہ نوک کنڈی اسٹیشن سے ریل ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ جمعرات کے روز شام کے وقت چھوٹتی ہے اس لئے مشہد سے ایک دو روز پہلے چلنا چاہیئے۔ راستہ میں لاری فیل ہونے یا اور کسی وجہ سے نوک کنڈی پر گاڑی نہ ملے تو سخت زحمت ہوتی ہے۔

معائنہ چنگی

راستہ میں قبل زاہدان اور پھر میرجاوا میں جو ایران کی سرحد پر ہے اسباب کا معائنہ ہوتا ہے سونا چاندی خاص طور پر دیکھے جاتے ہیں کوئی چیز بھی سونے کی نکلتی ہے تو ضبط ہو جاتی ہے اس کے علاوہ جرمانہ ہوتا ہے۔ نوک کنڈی ریلوے اسٹیشن جنگل میں ہے پانی یہاں کوئٹہ سے آتا ہے۔ چند مکانات ریلوے ملازمین کے ہیں چند دوکانیں بھی ہیں کھانا بھی مل جاتا ہے نوک کنڈی سے ہندوستان کے لئے ریل ملتی ہے یہاں سے دہلی کا ٹکٹ براہ سماسٹہ لینا بہتر ہے براہ لاہور کرایہ بھی زیادہ ہے اور وقت بھی زیادہ صرف ہوتا ہے۔

ہندوستان سے مشہد

اگر ہندوستان سے مشہد جانا ہو تو ٹیکے وغیرہ سے فرصت پا کر اور پاسپورٹ لیکر وطن سے ایسے روز چلیں کہ جمعہ یا شنبہ کو کوئٹہ پہونچ جائیں کیونکہ کوئٹہ میں ایرانی قونصل سے پاسپورٹ کا ویزا کرانا ہوتا ہے اور ان کا دفتر اتوار کے روز بند ہوتا ہے۔ ادھر کوئٹہ سے نوک کنڈی کو ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ دوشنبہ کے روز صبح کے وقت ریل چھوٹتی ہے اگر دیر میں پہونچنے کی وجہ ویزا نہ ہو سکا تو ہفتہ بھر وہاں پڑا رہنا پڑیگا۔ کوئٹہ میں قیام کے لئے ایک امام باڑہ ہے۔

جو حضرات صرف مشہد مقدس تک جاتے ہیں اُن کی فیس ویزا معہ فی پاسپورٹ ہے اور جو مشہد سے عراق بھی جانا چاہتے ہیں اور حدود ایران میں ایک ماہ سے زائد قیام نہیں کرنا چاہتے اُن کو صرف تیرہ آنے فیس کے دینے ہوتے ہیں۔ پاسپورٹ کے فوٹو پر مجسٹریٹ ضلع کے دستخط ہونے چاہئیں اور ایک زائد فوٹو بھی دفتر قونصل میں دینے کے لئے ساتھ ہونا چاہیئے۔

کوئٹہ سے پیر کے روز صبح کے وقت ریل روانہ ہو کر منگل کے روز نوک کنڈی پہنچتی ہے اور نوک کنڈی سے مشہد تک لاری میں جاتے ہیں کوئٹہ سے مشکیزے خرید کر پانی کافی اپنے ساتھ لے لینا چاہیئے۔ میرجاوا میں سامان کا معائنہ ہوتا ہے تمباکو اور عطر نہیں لے جاتے۔ باقی حالات مشہد ہندوستان میں دیکھئے۔

دیگر معلومات

سکہ | انگریزی سکہ اب عراق اور ایران میں کہیں نہیں چلتا مگر عراقی اور ایرانی سکہ کا تبادلہ بآسانی ہو جاتا ہے لہذا ہر ملک کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے حسب ضرورت سکہ کا تبادلہ کرا لینا چاہئے۔ انگریزی نوٹ زاہدان اور مشہد میں بھی تبدیل ہو جاتے ہیں۔

عراق اور ایران کی ڈاک

خطوط | عراق اور ایران کے ہر شہر کو کارڈ ۲ر میں اور لفافہ ایک اونس تک ۳۰ رمیں اور زیادہ ہو تو ہر اونس یا جزو پر ۲ر اور زائد لگ جاتے ہیں۔

منی آرڈر | عراق کے ہر شہر اور ایران کے ان شہروں کو جو سمندر کے کنارے ہیں منی آرڈر ہو سکتے ہیں عـہ تک ۳ر [illegible] تک ۶ر اس کے بعد اگر پچیس پر صرف دس یا اس سے کم زائد ہوں تو ۳ر اور پچیس روپیہ ہوں تو ۶ر اور دینے ہونگے۔

پارسل | عراق کے ہر شہر کو دو پونڈ تک [illegible] ۳ پونڈ تک [illegible] ۷ پونڈ تک [illegible] ۱۱ پونڈ تک [illegible] ۲۰ پونڈ تک [illegible] میں جا سکتے ہیں۔ اور مشہد کو دو پونڈ تک [illegible] ۳ پونڈ تک [illegible] ۷ پونڈ تک [illegible] ۱۱ پونڈ تک [illegible] میں جا سکتے ہیں۔

بیمہ | بیمہ کی فیس ہر اسی روپیہ یا جزو پر ۴ر ہے

تار | عراق اور ایران کے ہر بڑے شہر کو جا سکتا ہے معمولی تار عراق کو ۱۴ر ڈیفرڈ ۷ر فی لفظ اور ایران کو معمولی تار [illegible] ڈیفرڈ ۸ر فی لفظ اسی طرح عراق اور ایران سے بھی تار آ سکتے ہیں۔ ڈاک کا جہاز ہر اتوار کو کراچی سے روانہ ہوتا ہے لہذا خط ایسے روز ڈالنا چاہئے کہ شنبہ کے روز تک کراچی پہنچ جائے ورنہ پھر دوسرے ہفتہ کے جہاز سے نکلے گا۔

نقشہ کرایہ ریل وغیرہ

جس سے ہندوستان سے عراق تک ہر چیز کا کرایہ معلوم ہوتا ہے

نام مقام	فاصلہ	کرایہ تیسرا درجہ	کرایہ دوسرا درجہ	مدت سفر
دہلی تا بمبئی	۸۴۵ میل	[illegible]	[illegible]	۳۵ گھنٹے
" تا کراچی	۱۱۷۰ میل	[illegible]	[illegible]	۴۸ "
بصرہ تا کربلا	۳۴۲ "	[illegible]	[illegible]	۱۸ "
بصرہ تا کربلا واپسی	-	[illegible]	[illegible]	
کاظمین تا سامرہ	۷۴ میل	[illegible]	[illegible]	۳ گھنٹے
کربلا تا کاظمین	۶۰ "	۱۲ر	[illegible]	۴ "

کرایہ جہاز	فاصلہ	کرایہ تیسرا درجہ	کرایہ دوسرا درجہ	مدت سفر
بمبئی تا بصرہ یک طرفہ بلا خوراک	۱۶۵۰ میل	[illegible]	[illegible]	
بمبئی تا بصرہ یک طرفہ مع خوراک		[illegible]	[illegible]	
بمبئی تا بصرہ دو طرفہ بغیر خوراک		[illegible]	[illegible]	

نام مقام	فاصلہ	کرایہ لاری	کرایہ موٹر	مدت سفر
کربلا تا نجف	۵۰ میل	[illegible]	[illegible]	۳ گھنٹے
کربلا تا کاظمین	۶۰ "	[illegible]	[illegible]	" "
کاظمین تا سامرہ	۷۴ "	[illegible]	[illegible]	۴ "
بغداد تا مدائن آمد و رفت	۲۰ "	[illegible]	[illegible]	۴ "

شیعوں کے خاص خاص اخبارات و رسائل | (۱) اصلاح کھجوا ایڈیٹر مولوی سید علی حیدر صاحب چندہ سالانہ ۳ر (۲) سرفراز باغ نیو دہلی - ایڈیٹر خواجہ عشرت حسین صاحب چندہ سالانہ [illegible] (۳) الحکیم لکھنؤ ایڈیٹر سید محمد حسین صاحب ایم - اے - چندہ ۳ر (۴) مسلم ریویو (انگریزی میں) لکھنؤ ایڈیٹر عابد حسین صاحب چندہ سالانہ ۳ر (۵) الحافظ لاہور ایڈیٹر نور علی صاحب چندہ سالانہ [illegible] (۶) [illegible] - ایڈیٹر مولوی جمیل حسین صاحب چندہ سالانہ ۳ر - (عورتوں کا رسالہ ہے)

نقشہ جس سے ہندوستان سے ایران ہوکر عراق پہونچنے کا ریل کا کرایہ معلوم ہوتا ہے

نام مقام	فاصلہ	تیسرا درجہ	دوسرا درجہ	مدت سفر
دہلی تا کوئٹہ	٨٥٢	عہ/٩	للعہ/٥	٤١ گھنٹے
کوئٹہ تا نوک کنڈی	٣١٨	معہ/٥		٢٤ ″
خانقین تا بغداد		٧	عہ/٥	١٤ ″

نقشہ کرایہ کار و لاری

نام مقام	فاصلہ	لاری	کار	مدت سفر
نوک کنڈ تا زاہدان (دزداب)	١٢٥ میل	تومان		١٢ گھنٹے
زاہدان تا مشہد	٦٠٠ میل	معہ تومان	عہ تومان	٣ دن
مشہد تا طہران	″ ″	صہ تومان	معہ تومان	″ ″
طہران تا شاہ عبدالعظیم آمد و رفت	٤ ″	عہ تومان	۔ے تومان	آدھہ گھنٹہ
طہران تا قم	٩٠ میل	عـا تومان	۔ے تومان	٦ گھنٹے
طہران تا کرمان شاہ	٣٠٠ ″	صہ ″	×	٢ دن
کرمان شاہ تا خانقین	١٦٩ ″	۔ے ″	×	٨ گھنٹے
کرمان شاہ تا کاظمین	٢٦٩ ″	للعہ تومان	×	٢٤ گھنٹے

حاجیوں کے اخراجات

عازمان حج کے لئے ذیل میں بمبئی پورٹ حج کمیٹی کا نقشہ مصارف پیش کیا جاتا ہے جسکی میزان کل رقموں کی روپئوں کی شکل میں درج ہیں لیکن واضح رہے کہ حجاز میں بھی دوسری حکومتوں کی طرح معیار تبادلہ سونا ہے اور جو شخص اپنے پاس روپیہ لیکر جائیگا اُسے بہرحال وہاں کے نرخ پر تبادلہ کو قبول کرنا پڑیگا۔ ایک سنہری پونڈ کے ایک سو دس قرش میری ہوتے ہیں اور ستمبر کے نرخ تبادلہ کے مطابق ایک سو دس قرش میری بائیس روپیہ چھ آنے کے برابر تھے۔ ذیل کا اندازہ اسی شرح پر کیا گیا ہے۔ ممکن ہے شرح میں کمی بیشی ہو جائے تاہم خیال ہے کہ وہ کمی بیشی مندرجہ ذیل اندازہ میں کوئی نمایاں فرق پیدا نہ کریگی۔ تمام مصارف درجہ وار درج ہیں جو حاجی مثلاً جہاز اور ریل میں درجہ سوم میں سفر کرنا چاہیں وہ اپنے مصارف کا نقشہ ذیل کے اندازکو سامنے رکھ کر خود تیار کر سکتے ہیں۔ کرایہ ریل کے متعلق یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ محض سرسری اندازہ پر لگایا گیا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ہر حاجی کا کرایہ ریل مختلف ہوگا۔ تاہم یہ واضح رہے کہ ریل کا تیسرے درجہ کا کرایہ زیادہ سے زیادہ پندرہ روپے اور کم سے ایک روپیہ ہوگا۔ باقی مصارف میں کمی بیشی کا کوئی موقع نہیں یا یہ کہ شرح تبادلہ کی بنا پر تھوڑی سی کمی بیشی ہو جائے۔

درجہ اوّل کے مسافروں کے کل خرچ کی میزان

ایک ہزار تین سو پانچ روپیہ تین آنے دس پائی ١٠-٣-١٣٠٥

مصارف مدینہ منورہ | دوسو تراسی روپیہ گیارہ آنے ٦ پائی

٦-١١-٢٨٣ کل مصارف ٤-١٥-١٦٨٨

درجہ دوم کے مسافروں کا خرچ | آٹھ سو اسّی تین آنے دس پائی

١٠-٣-٨٨٠

مصارف مدینہ منورہ | دوسو چھتیس تیرہ آنے ٠-١٣-٢٣٦

جو لوگ مدینہ منورہ میں آٹھ روز سے زائد قیام کرنا چاہیں اُنھیں تقریباً پچیس روپیہ اور دینے پڑینگے۔ درجہ سوم کے مسافروں کا خرچ۔ تین سو اکیانوے چھ آنے گیارہ پائی ١١-٦-٣٩١
مدینہ منورہ کے مصارف۔ ایک سو اڑتالیس سات آنے دس پائی ١٠-٧-١٤٨ میزان کل ٦-١٤-١٤٨

غرّہ ہر ماہ معلوم کرنے کا طریقہ

١

از معجزات جناب امیرؑ سنہ ہجری میں سے نوسو نوّے (٩٩٠) گھٹا کر باقی اعداد کو آٹھ پر تقسیم کرنا چاہئے بعدہٗ جو کچھ بچے اس کے مطابق حروف کے خانوں میں دیکھنا چاہئے جس مہینہ کی پہلی درکار ہوگی انشاء اللہ العزیز معلوم ہو جائے گی۔ مثلاً ١٣٥٥ھ میں ذی الحجہ کی پہلی معلوم کرنا ہے اولاً اس میں سے نوسو نوّے (٩٩٠) گھٹائے تو تین سو پینسٹھ رہے ان کو آٹھ پر تقسیم کرنے سے پانچ باقی بچے چنانچہ حرف پنجم صاد کے نیچے کے خانوں میں ذی الحجہ کے مقابل شنبہ تحریر ہے، معلوم ہوا کہ ماہ مذکور کی پہلی شنبہ کو ہوگی۔

نمبر شمار	.	ج	ع	ف	ر	ص	ا	د	ق	
٠	الشہور	یکم	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم	ہشتم	
١	محرم	یکشنبہ	پنجشنبہ	سہ شنبہ	شنبہ	چہارشنبہ	دوشنبہ	جمعہ	چہارشنبہ	٣٠
٢	صفر	سہ شنبہ	شنبہ	پنجشنبہ	دوشنبہ	جمعہ	چہارشنبہ	یکشنبہ	جمعہ	٢٩
٣	ربیع الاول	چہارشنبہ	یکشنبہ	جمعہ	سہ شنبہ	شنبہ	پنجشنبہ	دوشنبہ	شنبہ	٢٩
٤	ربیع الثانی	جمعہ	سہ شنبہ	یکشنبہ	پنجشنبہ	دوشنبہ	شنبہ	چہارشنبہ	دوشنبہ	٣٠
٥	جمادی الاول	شنبہ	چہارشنبہ	دوشنبہ	جمعہ	سہ شنبہ	یکشنبہ	پنجشنبہ	سہ شنبہ	٢٩
٦	جمادی الثانی	دوشنبہ	جمعہ	چہارشنبہ	شنبہ	چہارشنبہ	سہ شنبہ	دوشنبہ	پنجشنبہ	٣٠
٧	رجب	سہ شنبہ	شنبہ	پنجشنبہ	دوشنبہ	جمعہ	چہارشنبہ	یکشنبہ	جمعہ	٢٩
٨	شعبان	پنجشنبہ	دوشنبہ	شنبہ	چہارشنبہ	یکشنبہ	جمعہ	سہ شنبہ	یکشنبہ	٢٩
٩	رمضان	جمعہ	سہ شنبہ	یکشنبہ	پنجشنبہ	دوشنبہ	شنبہ	چہارشنبہ	دوشنبہ	٢٩
١٠	شوال	یکشنبہ	پنجشنبہ	سہ شنبہ	شنبہ	چہارشنبہ	دوشنبہ	جمعہ	چہارشنبہ	٣٠
١١	ذوالقعدہ	دوشنبہ	جمعہ	چہارشنبہ	یکشنبہ	پنجشنبہ	سہ شنبہ	شنبہ	پنجشنبہ	٣٠
١٢	ذی الحجہ	چہارشنبہ	یکشنبہ	جمعہ	سہ شنبہ	شنبہ	پنجشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	٢٩

سلور جوبلی منیر تحریر شرما کر | **رباعی** | دوست واحباب میں تقسیم کیجئے

ہفت روز نحس باشد در مہے — زاں حذر کن تا نیابی ہیچ رنج

سہ و پنج و سیزدہ با شانزدہ — بست و یک با بست و چار و بست و پنج

نقشہ تاریخہائے نحس اکبر ہر ماہ

ماہ			
محرم	١١	١۴	٢٢
صفر	١	١٠	٢٠
ربیع الاول	۴	١٠	٢٠
ربیع الثانی	١٠	١١	٢٨
جمادی الاول	١٠	١١	٢٨
جمادی الثانی	١	١١	١٢
رجب	١١	١٢	١٣
شعبان	١۴	٢٠	٢٦
رمضان	٣	٢٠	٢۴
شوال	٢	٦	٨
ذیقعدہ	٦	١٠	٢٨
ذی الحجہ	٨	٢٠	٢٨

عربی ماہ کی جو تاریخ ان تاریخوں سے

مطابق ہوگی اس میں قمر در عقرب

ضرور ہوگا

چیت	بیساکھ	جیٹھ	اساڑھ	ساون	بھادوں
١٨	١٦	١٣	١١	٨	٦
کنوار	کاتک	اگھن	پوس	ماہ	پھاگن
٣	١	٢٨	٢٦	٢٣	٢١

جدول ایام سعد و نحس ہفتہ بنا بر احادیث ائمہ معصومین علیہم السلام مصدقہ شمس العلماء سرکار آقا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر مدظلہ العالی

روز	
جمعہ	سردار دنوں کا ہے اور بہترین عیدوں کا ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ آفتاب طلوع اور غروب نہیں کرتا کسی دن میں کہ افضل اور بہتر جمعہ سے ہو اور اس دن میں ایک ساعت ہے کہ قبول ہوتی ہیں اس ساعت میں دعائیں اور مبارک ہے واسطے تزویج اور نکاح کے اور سنت ہے اس میں غسل کرنا اور حمام میں جانا اور سر منڈانا اور ناخن اور شارب لینا اور پیش از نماز جمعہ سفر کرنا مکروہ ہے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ جو سفر کرے قبل نماز جمعہ تو ندا کرتا ہے ایک فرشتہ کہ نہ پھیرے تجھ کو خدائے تعالی۔
شنبہ	حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے مبارک کیا ہے واسطے میری اُمّت کے صبح وشام روز شنبہ اور پنجشنبہ کو اور سب کاموں کے واسطے خوب ہے خصوصاً سفر کرنے کے لئے حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اگر روز شنبہ ایک پتھر اپنی جگہ سے دور ہو تو البتہ حق تعالی اس کو اس کی جگہ پر پھیر دیتا ہے
یکشنبہ	خوب ہے واسطے عمارت بنانے اور شادی کرنے کے اور میانہ ہے اکثر کاموں کے لئے۔
دوشنبہ	نحس ترین ایام ہے اور کسی کام کے لئے مبارک نہیں ہے اور سفر کرنا اس روز میں خوب نہیں ہے اور واسطے حاجت کے جانا بہتر نہیں ہے اس واسطے کہ ممانعت اس روز کی وارد ہوئی ہے اور روز وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور روز عید دشمنان

رسول ؐ کا ہے۔

سہ شنبہ میانہ ہے واسطے اکثر کاموں کے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ سفر کرنا اس روز میں کہ خداوند عالمیان نے اس دن میں حضرت داؤدؑ کے واسطے آہن کو نرم کیا تھا اور منقول ہے کہ جس پر حاجت دشوار ہو تو اُس کو طلب کرے روز سہ شنبہ میں

چہارشنبہ نحس ہے اور اکثر کاموں کے واسطے شائستہ نہیں ہے اور نہی وارد ہوئی ہے نورہ لگانے اور سفر کرنے سے اس روز میں اور بعض روایات میں تجویز سفر وارد ہوئی ہے۔

پنجشنبہ مبارک ہے واسطے سب کاموں کے خوب ہے خصوصاً واسطے طلب حاجت اور سفر کرنے کے۔

قواعد محکمہ ڈاک و تار جدید

پوسٹ کارڈ ۳ ر جوابی کارڈ ۱۔ ر لفافہ ایک تولہ ۱ر ایک تولہ سے زائد ہر تولہ کے لئے ۱ر

بک پوسٹ مطبوعہ کاغذات، کتابیں، سادہ کاغذ، تصویریں، نقشے، کاپیاں، پروف، مسودہ اور دوسرے کاروباری کاغذات جنکا پرائیویٹ خط و کتابت سے کوئی تعلق نہ ہو بذریعہ بک پوسٹ جا سکتے ہیں ایک پیکٹ کا سائز زائد سے زائد دو فیٹ لمبا ایک فٹ چوڑا اور ایک فٹ اونچا ہو سکتا ہے گول پیکٹ کی لمبائی زائد سے زائد ۲½ فیٹ اور قطر ۴ انچ ہونا چاہئے۔ اور ہر پیکٹ کے سرے کھلے ہونے چاہئیں تاکہ بغیر کاغذ چاک کئے اندر کی چیز دیکھی جا سکے۔ ڈھائی تولہ بک پوسٹ پیکٹ پر دو پیسے محصول ہوگا اور ۲½ تولہ سے زائد پارسل کی زیادتی پر ۔ بڑھ جائیگا۔

منی آرڈر کا محصول دس روپیہ تک ۲ر دس روپیہ سے پچیس تک ۴ر پچیس سے پینتیس تک ۶ر پینتیس سے پچاس تک ۸ر پچاس سے ساٹھ تک ۱۰ر ساٹھ سے پچھتر تک ۱۲ر پچھتر سے پچاسی تک ۱۴ر پچاسی سے سو تک عہ

چھ سو روپیہ سے زائد منی آرڈر نہیں ہو سکتا اور جو منی آرڈر بذریعہ تار بھیجنا ہو تو منی آرڈر فارم کی خانہ پری کرکے بذریعہ تار کا لفظ لکھ دینا چاہئے۔ اس کی فیس حسب ذیل ہے۔

فیس منی آرڈر بحساب روپیہ فیس تار بحساب الفاظ پتہ۔

تار دو قسم کے ہوتے ہیں ایک معمولی دوسرا ضروری ان کی فیس حسب ذیل ہے۔

ضروری تار کی فیس آٹھ الفاظ تک عہ جس میں مکتوب الیہ کا پتہ بھی شامل ہے۔ اگر الفاظ آٹھ سے زائد ہو جائیں گے تو ہر لفظ پر ۲ر زائد دینا ہوگا۔

معمولی تار کی فیس آٹھ الفاظ تک ۹ر جس میں مکتوب الیہ کا پتہ بھی شامل ہے اگر الفاظ آٹھ سے زائد ہوں تو ہر لفظ پر ایک آنہ زائد لگایا جائیگا۔

بیمہ اپنے تمام قیمتی سامان۔ نوٹ۔ چک۔ ہنڈیاں زیورات اور قیمتی دھاتیں، مثلاً چاندی، سونا، وغیرہ کے پارسل کو بیمہ کرانا چاہئے جس پر علاوہ فیس رجسٹری اور محصول پارسل کے مندرجہ ذیل شرح سے ٹکٹ لگانے چاہئیں۔ یک صد روپیہ کی مالیت تک ۳ر ڈیڑھ سو پر ۴ر دو سو پر ۵ر دو سو سے ایک ہزار تک فی سیکڑہ ۲ر ایک ہزار سے تین ہزار تک فی سیکڑہ ۱ر تین ہزار سے زائد بیمہ نہیں کیا جا سکتا۔

سیونگ بنک (۱) ہر شخص اپنے نام پر یا اپنے نابالغ بچہ کے نام پر جس کا وہ خود سرپرست ہے ڈاکخانہ کے سیونگ بنک میں روپیہ جمع کرا سکتا ہے۔

(۲) اس روپیہ پر دو روپیہ فی صدی سالانہ کے حساب سے سود ملے گا۔ سود اُس سے کم رقم پر ملیگا جو مہینہ کے شروع سے آخر تک ڈاکخانہ میں جمع رہی ہو۔

(۳) ایک نام پر ایک ہی حساب کھولا جا سکتا ہے۔

(۴) چار آنے سے کم کوئی رقم جمع نہیں ہوگی اور پائیاں بھی جمع نہیں ہونگی

(۵) ایک سال میں ساڑھے سات سو روپیہ سے زیادہ جمع نہیں ہو سکتا

(۶) ہفتہ میں ایک ہی بار روپیہ نکال سکتا ہے۔ سرکاری ہفتہ پیر (دوشنبہ) سے شروع ہو کر شنبہ کو ختم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص شنبہ کو روپیہ نکلوائے تو دوشنبہ کو پھر نکلوا سکتا ہے۔ کیونکہ

دوشنبہ سے دوسرا ہفتہ شروع ہو جائیگا۔

(۷) ایک ڈاکخانہ سے دوسرے ڈاکخانہ میں حساب منتقل ہو سکتا ہے

(۸) حساب کے وقت ڈاکخانہ سے ایک پاس بک ملیگی اگر یہ گم ہو جائے تو ایک روپیہ ادا کرنے پر دوبارہ مل سکتی ہے لیکن اگر کوئی شخص اس گمشدہ پاس بک کو حاصل کرکے جعلی دستخطوں سے روپیہ نکال لے تو ڈاکخانہ ذمہ دار نہیں ہوگا۔

غیر ملکی پوسٹل نرخ		دوسرے ملکوں کیلئے
پوسٹ کارڈ ۲/ جوابی ۴/		
لفافہ (چٹھی) جس کا وزن ایک اونس تک ہو ۲۰/		۲/
ہر مزید اونس یا جزو اونس پر	۲/	۰۳/
رجسٹری کا محصول	۳/	۲/
واپسی رسید	۳/	۲/
برطانیہ عظمٰی اور اُس کے مقبوضات کے لئے		۳/

شرح بیمہ ممالک غیر برٹش مقبوضات اور غیر ممالک کے لئے

۱۲ پونڈ کی مالیت تک	۰۴/
۱۲ پونڈ سے زائد ہر ۱۲ پونڈ یا جزو کے لئے	۰۴/

شرح منی آرڈر ممالک غیر

دس روپیہ تک	۳/
اس سے زائد پچیس یا اُس کی کسر پر	۶/
پیکٹ ممالک غیر فی ۵ تولہ	۲/

پارسل کی شرح تمام بیرونی ممالک کے لئے علیحدہ علیحدہ مقرر ہے جو ڈاکخانہ سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔

شرح محصول تار برقی ممالک غیر

نام مقام	محصول فی لفظ
عدن براہ بمبئی	عہ۳/
برٹش ایسٹ افریقہ براہ عدن و انجبار	عہ۱۰/
آسٹریلیا براہ مدراس	علہ
چین و ہانگ کانگ شنگھائی براہ بھامو	عہ۴/
جاپان براہ مدراس	علہ
فرانس براہ ایسٹرن	۳/
عراق براہ کراچی	عہ۳/
	۱۴/
مکہ معظمہ براہ ایسٹرن	علہ
فلسطین	۱۵/
آسٹریا روس ترکی براہ ایسٹرن	عہ۴/
جرمنی براہ ایسٹرن	عہ۴/
برطانیہ عظمٰی و شمالی آئرلینڈ	عہ۴/
	۱۵/
جنوبی افریقہ	عہ۵/
سپین	ہہ/

ڈاک کے جہازوں کے اوقات روانگی

مقام روانگی	یوم روانگی	کتنے عرصہ بعد جاتا ہے	کہاں کہاں کی ڈاک لے جاتا ہے۔
بمبئی	شنبہ	ہفتہ وار	انگلینڈ آئرلینڈ عدن مصر یورپ امریکہ مغربی افریقہ براستہ یورپ
بمبئی	پنجشنبہ	ہفتہ وار	کراچی پرشین گلف عراق
بمبئی	چہارشنبہ	پندرہ روزہ	مشرقی و جنوبی افریقہ
کلکتہ	پنجشنبہ	ہفتہ وار	برما
"	شنبہ	"	"
"	جمعہ	"	برما - پنانگ، سنگاپور
رنگون	شنبہ	"	ہندوستان یورپ
"	پنجشنبہ	"	" کلکتہ
"	"	"	پنانگ سنگاپور
"	جمعہ	"	ہندوستان مدراس
مدراس	"	"	رنگون
رنگون	شنبہ	"	ہندوستان کلکتہ

ڈاک کے جہازوں کے اوقات آمد

مقام آمد	یوم آمد	کتنے عرصہ بعد آتا ہے	کہاں کہاں کی ڈاک لاتا ہے
بمبئی	پنجشنبہ	ہفتہ وار	عدن، مصر، انگلینڈ، آئرلینڈ، امریکہ و دیگر ممالک براستہ یورپ
بمبئی	پنجشنبہ	ہفتہ وار	عراق، پرشین۔ گلف۔ کراچی
"	شنبہ	"	" " " "
"	"	پندرہ روز	مشرقی جنوبی افریقہ
کلکتہ	شنبہ	ہفتہ وار	برما، سنگاپور۔ نپانگ
"	پنجشنبہ	"	برما
"	یکشنبہ	"	برما
رنگوں	دوشنبہ	"	کلکتہ
"	"	"	مدراس
"	شنبہ	"	کلکتہ، یورپ
"	دوشنبہ یا شنبہ	"	سنگاپور، نپانگ
"	جمعہ	"	کلکتہ
مدراس	دوشنبہ	ہفتہ وار	برما

محصول ریلوے پارسل بہ حساب فاصلہ

فی صلہ بحساب میل	۵ سیر	۵ سے ۱۰ سیر	۱۰ سے ۱۵ سیر	۱۵ سے ۲۰ سیر	۲۰ سے ۲۵ سیر	۲۵ سے ۳۰ سیر	۳۰ سے ۳۵ سیر	۳۵ سے ۴۰ سیر
۲۵ میل تک	۶/	۶/	۶/	۶/	۶/	۶/	۶/	۶/
۲۵ سے ۵۰ میل تک	۶/	۶/	۶/	۷/	۸/	۹/	۱۰/	۱۲/
۵۰ سے ۷۵ میل تک	۶/	۶/	۸/	۱۰/	۱۳/	۱۵/	عہ/	عہ/
۷۵ سے ۱۰۰ میل	۶/	۷/	۱۰/	۱۴/	عہ	عہ ۲/	عہ ۵/	عہ ۷/
۱۰۰ سے ۱۲۵ میل تک	۶/	۸/	۱۳/	عہ	عہ ۴/	عہ ۷/	عہ ۱۰/	عہ ۱۳/
۱۲۵ سے ۱۵۰ میل تک	۶/	۹/	۱۴/	عہ ۲/	عہ ۷/	عہ ۱۰/	عہ ۱۴/	عا ۱/
۱۵۰ سے ۱۷۵ میل تک	۶/	۱۰/	۱۵/	عہ ۴/	عہ ۸/	عہ ۱۳/	عا ۱/	عا ۵/
۱۷۵ سے ۲۰۰ میل تک	۶/	۱۰/	عہ	عہ ۴/	عہ ۱۲/	عا	عا ۵/	عا ۸/
۲۰۰ سے ۲۲۵ میل تک	۶/	۱۲/	عہ ۱/	عہ ۷/	عہ ۱۳/	عا ۲/	عا ۷/	عا ۱۲/
۲۲۵ سے ۲۵۰ میل تک	۷/	۱۳/	عہ ۳/	عہ ۸/	عہ ۱۴/	عا ۱۴/	عا ۹/	عا ۱۴/
۲۵۰ سے ۲۷۵ میل تک	۷/	۱۴/	عہ ۴/	عہ ۹/	عہ ۱۵/	عا ۵/	عا ۱۱/	سے/
۲۷۵ سے ۳۰۰ میل تک	۷/	۱۴/	عہ ۵/	عہ ۱۰/	عا ۱/	عا ۷/	عا ۱۲/	سے ۳/
۳۰۰ سے ۳۲۵ میل تک	۸/	۱۵/	عہ ۲/	عہ ۳/	عا ۴/	عا ۹/	عا ۱۵/	سے ۵/
۳۲۵ سے ۳۵۰ میل تک	۸/	عہ	عہ ۷/	عہ ۱۴/	عا ۵/	عا ۱۲/	سے ۳/	سے ۸/
۳۵۰ سے ۳۷۵ میل تک	۸/	عہ	عہ ۸/	عا	عا ۷/	عا ۱۴/	سے ۵/	سے ۱۲/
۳۷۵ سے ۴۰۰ میل تک	۹/	عہ ۱/	عہ ۵/	عا ۱/	عا ۹/	سے ۱/	سے ۸/	سے ۱۵/
۴۰۰ سے ۴۲۵ میل تک	۹/	عہ ۲/	عہ ۱۰/	عا ۳/	عا ۱۱/	سے ۳/	سے ۱۱/	للعہ
۴۲۵ سے ۴۵۰ میل تک	۹/	عہ ۲/	عہ ۱۲/	عا ۴/	عا ۱۳/	سے ۶/	سے ۱۴/	للعہ ۶/
۴۵۰ سے ۴۷۵ میل تک	۱۰/	عہ ۴/	عہ ۱۳/	عا ۶/	عا ۱۵/	سے ۸/	للعہ ۲/	للعہ ۱۰/
۴۷۵ سے ۵۰۰ میل تک	۱۰/	عہ ۴/	عہ ۱۴/	عا ۸/	سے ۱/	سے ۱۱/	للعہ ۴/	للعہ ۱۴/
۵۰۰ سے ۵۲۵ میل تک	۱۱/	عہ ۵/	عہ ۱۵/	عا ۹/	سے ۴/	سے ۱۳/	للعہ ۷/	صہ ۱/
۵۲۵ سے ۵۵۰ میل تک	۱۲/	عہ ۶/	عا	عا ۱۱/	سے ۵/	سے ۱۵/	للعہ ۱۰/	صہ ۴/
۵۵۰ سے ۵۷۵ میل تک	۱۲/	عہ ۷/	عا ۳/	عا ۱۴/	سے ۸/	للعہ ۳/	للعہ ۱۳/	صہ ۷/
۵۷۵ سے ۶۰۰ میل تک	۱۳/	عہ ۸/	عا ۴/	عا ۶/	سے ۱۱/	للعہ ۶/	صہ ۱/	صہ ۱۱/
۶۰۰ سے ۶۲۵ میل تک	۱۳/	عہ ۹/	عا ۵/	سے	سے ۱۲/	للعہ ۷/	صہ ۳/	صہ ۱۴/
۶۲۵ سے ۶۵۰ میل تک	۱۳/	عہ ۹/	عا ۶/	سے ۲/	سے ۱۵/	للعہ ۱۱/	صہ ۶/	سے ۲/
۶۵۰ سے ۶۷۵ میل تک	۱۴/	عہ ۱۰/	عا ۷/	سے ۴/	للعہ	للعہ ۱۳/	صہ ۱۰/	سے ۵/
۶۷۵ سے ۷۰۰ میل تک	۱۴/	عہ ۱۲/	عا ۸/	سے ۵/	للعہ ۲/	للعہ ۱۵/	صہ ۱۲/	سے ۵/
۷۰۰ سے ۷۲۵ میل تک	۱۴/	عہ ۱۲/	عا ۹/	سے ۷/	للعہ ۵/	صہ ۲/	صہ ۱۵/	سے ۱۲/
۷۲۵ سے ۷۵۰ میل تک	۱۵/	عہ ۱۳/	عا ۱۱/	سے ۸/	للعہ ۶/	صہ ۴/	سے ۲/	معہ
۷۵۰ سے ۷۷۵ میل تک	۱۵/	صہ ۱۴/	عا ۱۳/	سے ۱۲/	للعہ ۱۰/	صہ ۷/	سے ۵/	معہ ۳/
۷۷۵ سے ۸۰۰ میل	۱۵/	عہ ۱۴/	عا ۱۳/	سے ۱۲/	للعہ ۱۱/	صہ ۱۰/	سے ۹/	معہ ۶/
۸۰۰ سے ۸۲۵ میل تک	عہ	عہ ۱۵/	عا ۱۴/	سے ۱۳/	للعہ ۱۲/	صہ ۱۱/	سے ۱۲/	معہ ۹/
۸۲۵ سے ۸۵۰ میل تک	عہ	عا	سے	سے ۱۵/	للعہ ۱۴/	صہ ۳/	سے ۱۲/	معہ ۱۱/
۸۵۰ سے ۸۷۵ میل تک	عہ	عا	سے	للعہ	صہ ۱/	صہ ۱۵/	سے ۱۴/	معہ ۱۳/
۸۷۵ سے ۹۰۰ میل تک	عہ ۱/	عا ۱/	سے ۱/	للعہ ۲/	صہ ۲/	سے ۲/	معہ	مے
۹۰۰ سے ۹۲۵ میل تک	عہ ۱/	عا ۲/	سے ۲/	للعہ ۳/	صہ ۳/	سے ۲/	معہ ۳/	مے ۲/
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

کرایہ و تنخواہ یومیہ ایک روپیہ لغایتہ سو روپیہ ماہوار

تعداد رقم	بحساب ۲۸ یوم			بحساب ۲۹ یوم			بحساب ۳۰ یوم			بحساب ۳۱ یوم		
	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ	پائی	آنہ	روپیہ
عہ	۷	۰	۰	۶	۰	۰	۶	۰	۰	۶	۰	۰
عہ	۱	۱	۰	۱	۱	۰	۱	۰	۰	۱	۰	۰
سے	۸	۱	۰	۷	۱	۰	۷	۱	۰	۶	۱	۰
للعہ	۳	۲	۰	۲	۲	۰	۱	۲	۰	۰	۲	۰
صہ	۱۰	۲	۰	۹	۲	۰	۸	۲	۰	۶	۲	۰
سے	۵	۳	۰	۲	۳	۰	۲	۳	۰	۱	۳	۰
معہ	۰	۴	۰	۱۰	۳	۰	۹	۳	۰	۷	۳	۰
سے	۶	۴	۰	۴	۴	۰	۳	۴	۰	۱	۴	۰
لعہ	۱	۵	۰	۱۱	۴	۰	۹	۴	۰	۷	۴	۰
عہ	۸	۵	۰	۶	۵	۰	۴	۵	۰	۱	۵	۰
عسہ	۴	۱۱	۰	۰	۱۱	۰	۸	۱۰	۰	۳	۱۰	۰
سہ	۱۱	۰	۱	۶	۰	۱	۰	۰	۱	۴	۱۵	۰
للعہ	۶	۶	۱	۰	۶	۱	۴	۵	۱	۶	۴	۱
صہ	۴	۱۲	۱	۱۱	۱۱	۱	۸	۱۰	۱	۵	۹	۱
سہ	۰	۲	۲	۰	۱	۲	۰	۰	۲	۸	۱۴	۱
معہ	۹	۷	۲	۶	۶	۲	۴	۵	۲	۹	۳	۲
لہ	۰	۳	۲	۰	۱۲	۲	۲	۸	۱۰	۰	۹	۲
للعہ	۸	۳	۳	۶	۰	۳	۰	۰	۳	۱	۱۴	۲
مار	۱	۹	۳	۱	۷	۳	۴	۵	۳	۷	۳	۳

دنیا کی آبادی

دنیا کی تمام آبادی ایک ارب ۴۸ کروڑ ۹۵ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یورپ کی آبادی ۴۷ ½ کروڑ۔ ایشیا کی آبادی ایک ارب ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ہے۔ افریقہ کی ۱۴ کروڑ ۳۰ لاکھ۔ شمالی امریکہ ۱۴ کروڑ ۶۰ لاکھ۔ جنوبی امریکہ کی ۶ کروڑ ۴۰ لاکھ۔ یورپ کی کل آبادی چین کی برابر ہے۔

ہندوستان کے بعض والیان ریاست کے نام مع آبادی و آمدنی

اسمائے گرامی والیان ریاست	نام ریاست	تعداد سلامی	ریاست کی آبادی	ریاست کی آمدنی	رقبہ مربع میل
(۱) حضور پر نور نظام دکن دام ملکہم - میر عثمان علی خاں بالقابہ	حیدر آباد دکن	۲۱	۱۲۰۴۷۱۷۷	۶۳۹۱۶۰۰۰ سالانہ	۸۲۶۹۸
(۲) ہزہائینس نواب حمید اللہ خاں بالقابہ	بھوپال	۱۹	۷۹۲۴۴۸	۶۲۱۰۰۰۰	۶۹۰۲
(۳) ہزہائینس نواب رضا علی خاں صاحب بالقابہ	رامپور	۱۵	۴۵۳۶۰۷	۵۳۹۵۰۰۰	۸۹۳
(۴) ہزہائینس میر فیض محمد خاں صاحب بالقابہ	خیرپور	۱۳	۸۵۷۷۸	۱۱۶۷۰۰۰	۶۰۱
(۵) ہزہائینس نواب افتخار علی خاں صاحب بالقابہ	مالیر کوٹلہ	۱۱	۷۱۷۱۵	۹۰۱۰۰۰	۳۵۰
(۶) ہزہائینس نواب میرزا حسین یاور خاں صاحب بالقابہ	کمبے	۱۱	۸۰۳۲۳	۱۴۰۴۰۰۰	۱۶۸

ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد ۱۹۳۱ء

صوبہ	تعداد	صوبہ	تعداد
(۱) آسام و ریاستہائے آسام (بنگالہ)	۲۷۸۲۵۱۴	(۱۲) دہلی	۲۰۶۹۶۰
		(۱۳) پنجاب	۱۴۹۲۰۰۹۶
(۲) بنگال (کلکتہ وغیرہ)	۲۷۸۵۰۹۰۴	(۱۴) بمبئی	۴۸۷۲۰۱۰
(۳) اجمیر (مارواڑ)	۹۷۱۳۳	(۱۵) سی پی	۷۶۱۰۸
(۴) بلوچستان وغیرہ	۷۹۸۱۶۴	(۱۶) مدراس پریسیڈنسی	۳۸۸۳۴۷۹
(۵) بہار اڑیسہ مع ریاستہائے	۴۲۸۴۵۱۷	(۱۷) گوالیار	۲۴۲۹۷
(۶) بڑودہ وغیرہ	۱۸۲۶۸۰	(۱۸) کشمیر	۲۸۱۷۶۹۵
(۷) حیدر آباد دکن	۱۵۳۵۰۲۲	(۱۹) سنٹرل انڈیا	۳۷۶۱۷۳
(۸) میسور	۳۹۸۶۲۸	(۲۰) راجپوتانہ	۶۹۳۲۵
(۹) سرحد	۲۲۵۰۲۸۹	(۲۱) مغربی انڈیا	۵۲۵۱۳۱
(۱۰) سیکم	۲۵۲۸۴۱	(۲۲)	۱۳۱۷۷
(۱۱) برہما	۶۰۶۸۴۱	(۲۳) یوپی آگرہ و اودھ	۷۱۸۱۹۲۷

سارے ہندوستان میں ہر قوم و مذہب کے مرد = ۱۸۱۹۲۱۹۱۴ عورتیں = ۱۷۰۱۰۶۹۶۲

شیعوں کے خاص جرائد

۱- اتحاد امروہہ ہفتہ وار - ایڈیٹر سید مجاہد حسین صاحب جوہر چندہ سالانہ للعہ ر (۲) سرفراز لکھنؤ بائیویکل ایڈیٹر سید اعظم حسین صاحب چندہ سالانہ سے ر (۳) الواعظ لکھنؤ ہفتہ وار مولوی فضل علی صاحب چندہ سالانہ سے ر (۴) شیعہ لاہور ہفتہ وار ایڈیٹر ملک صادق علی صاحب عرفانی - چندہ للعہ (۵) اسد لکھنؤ ہفتہ وار ایڈیٹر خواجہ اسد اللہ صاحب اسد - چندہ سالانہ للعہ ر (۶) نظارہ لکھنؤ ہفتہ وار - ایڈیٹر ظفر عباس صاحب فضل چندہ سالانہ للعہ ر (۷) سفینہ لاہور ہفتہ وار ایڈیٹر مرزا مصطفیٰ علی صاحب ہمدانی - چندہ سالانہ للعہ ر (۸) تعمیر فیض آباد ہفتہ وار ایڈیٹر محمد مہدی صاحب سیالکوٹ چندہ للعہ ر (۹) راستی جونپور ہفتہ وار - ایڈیٹر سید حبیب حسین صاحب چندہ للعہ ر (۱۰) الصراط لکھنؤ ہفتہ وار ایڈیٹر الحاج باقر حسین صاحب چندہ سالانہ للعہ ر (۱۱) در نجف سیالکوٹ ایڈیٹر سید عنایت علی شاہ صاحب چندہ للعہ ر (۱۲) روزنامہ ندارد

دخواص، تہذیب زندگی کی بحث میں نکاح وطلاق زن وشوہر کے تعلقات امور خانہ داری کا بیان، اعمال سال، اعمال سفر حضرات چہاردہ معصومین کے مختصر حالات زیارات عتبات عالیات نجف اشرف کربلائے معلی کاظمین سامرہ مشہد مقدس کے اعمال، غرضکہ یہ چودہ وسیلے سفر کیا حضر کیا بہر حال بہترین رفیق اور دنیا میں حصول مقاصد وحاجات کا ذریعہ اور آخرت میں نجات کا وسیلہ ہیں، حجم کتاب ۶۰۰ صفحات تقطیع ۲۲×۱۸/۸ کاغذ اعلیٰ سفید عمدہ لکھائی چھپائی۔ قیمت (عام) دو روپے۔

ملنے کا پتہ۔ مبشر بک ڈپو۔ امروہہ (یو۔ پی۔)

نفحات الشیعہ

اردو وظائف کا خزانہ ہر مرض کی دوا ہر درد کا علاج

یہ کتاب ان دعاؤں کا مترجم مجموعہ ہے جو ہر مطلب کی کلید، اعتقادات حقہ کا مخزن اور معارف الٰہیہ کا معدن ہیں جس طرح یہ کتاب بلحاظ اپنی جامعیت کے بے مثل ہے اسی طرح باعتبار خصوصیات ترجمہ کے لاجواب ہے اور زبان کی لطافت فلسفۂ دعا کی رعایت قابل دید ہے یہ زبان عربی سے ناواقف حضرات خصوصاً مستورات کیلئے اس امر کی کافی ضمانت ہو کہ وہ ادعیہ معتبرہ کے مطالب سے آگاہ ہو کر اپنی دعاؤں کو حقیقی دعائیں بنا سکتے ہیں اور ان کو معلوم ہو سکتا ہے کہ کس سے مانگا جاتا ہے اور کس طرح مانگا جاتا ہے جو قلبی توجہ دلی خلوص کا باعث اور اجابت دعا کی سب سے پہلی شرط ہے یہ ترجمہ کیا ہے اردو زبان کی مستقل دعائیں ہیں یہ مجموعہ بھی سید الملۃ جناب مولانا السید محمد صاحب قبلہ امروہوی مجتہد مدظلہ کا مؤلفہ ہے جس میں سب سے اول دعا کے شرائط وحالات پر ترجمہ کے ساتھ نمازوں کی تعقیبات خصوصاً دعاء صباح اسکے بعد بڑی مستند دعائیں جوشن کبیر جوشن صغیر دعاء کمیل دعاء مشلول دعاء آیات دعاء صحیفہ دعاء توسل حدیث کساء چند مناجاتیں ادائے حاجات وسعت رزق دفع غم والم کی دعائیں ایام ہفتہ کی ادعیہ سب مذکورہ بالا دعائیں بنظیر ترجمہ کے ساتھ اور آخر کتاب میں ہر روز کی سعادت ونحوست کا نقشہ اوقات طلوع وغروب کا مستقل نقشہ جس سے علاوہ وقت نماز کے ہر مہینہ میں افطار صوم وانتہائے سحر کے اوقات بھی معلوم ہو سکتے ہیں غرضکہ یہ کتاب ہر وقت اپنے پاس رکھنے کی قابل ہے حجم ۲۶۸ صفحات سائز خوبصورت ۳۰×۲۰/۳۲ کاغذ اعلیٰ سفید عمدہ لکھائی چھپائی اور قیمت ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ: مبشر بک ڈپو امروہہ (یو۔پی)

صفحے ۲۷۰ — سائز ۱۸×۲۲/۸ — **گھر گرہستی کیا ہے؟** — کاغذ سفید اعلیٰ — مجلد ۱۲؍ آنہ

ایک سمجھ اور خوش مزاج استانی ہے جو اپنی عزیز شاگرد لڑکیوں کو آسان لفظوں اور جملوں میں گھر کے تمام کام کرنے کے قاعدے بتلاتی۔ ہر غلطی پر خوشگوار لہجہ میں روک ٹوک کرتی اور ان کو ماں باپ کی آنکھ کا تارا بیٹی، مہذب سلیقہ مند کفایت شعار اور شوہر کی فرمانبردار بیوی، ساس کی تابعدار بہو، بہو کی جان نثار ساس، بچوں کے مزاج پہچاننے والی اور صحیح قاعدے سے تعلیم دینے والی ماں، خوش مزاج سہیلی، ہمدرد ہمسائی اور عزیزوں کے حقوق ادا کرنے والی رشتہ دار بننا سکھاتی ہے، ملک کے بڑے بڑے اہل قلم نے لکھدیا ہے کہ لڑکیوں کو ہندوستانی معاشرت کے موافق تعلیم دینے کیلئے ایسی جامع اور مکمل کتاب اس وقت تک نہیں لکھی گئی عالیجناب ہز ہائی نس بیگم صاحبہ نواب صاحب بہادر رامپور خلد اللہ ملکہا نے کتاب کو پسند فرما کر مصنف کو دو سو روپیہ بطور انعام عطا فرمایا اور ٹکسٹ بک کمیٹی دہلی و ڈائرکٹر صاحب بہادر محکمۂ تعلیم یو۔پی ومحکمۂ تعلیم دہلی وریاست عالیہ حیدرآباد دکن نے ممالک محروسہ سرکار عالی کے جملہ اقسام کے مدارس نسوان کے کتبخانہ جات وتقسیم انعام طالبات کیلئے اور محکمۂ تعلیم ریاست میسور نے زنانہ نارمل مدارس کے کورس میں بطور لازمی درس خارجی منظور فرمایا۔

خلاصۂ تقاریظ مشاہیر اہل قلم

رسالہ معلم جامعہ دہلی اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء اس موضوع پر پچھلے تیس چالیس سال میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کی کتاب مراۃ العروس کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اسلئے کہ اس میں قدیم طرز کی ہندوستانی معاشرت کی بے مثل تصویر ہے مگر بہت سی کتابیں خصوصاً وہ جدید طرز معاشرت کے نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہیں بالکل ناکامیاب ثابت ہوئیں اسکے وجوہ علاوہ ادبی نقائص کے دو ہیں ایک تو یہ کہ انکے لکھنے والے ہندوستانی روح سے بیگانہ ہیں اسلئے ان کی باتیں پڑھنے والوں کے دل میں نہیں اترتیں دوسرے ان میں جو اصلاحی تدابیر بتائی جاتی ہیں وہ اس قدر مصارف چاہتی ہیں کہ سوائے چند امیر گھرانوں کے انکا اختیار کرنا کسی کیلئے ممکن نہیں **گھر گرہستی** جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے ان سب عیوب سے پاک ہے اس کی زبان شستہ سادہ اور سلیس ہے۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کتاب امیروں کیلئے نہیں بلکہ معمولی حیثیت کے لوگوں کیلئے لکھی گئی ہے جنہیں اس قسم کی ہدایت اور مشورہ کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، غرض کتاب اس قابل ہے کہ ہر پڑھی لکھی عورت ایکبار نہیں بار بار پڑھے، اور

بن پڑھی دوسروں سے پڑھوا کر سنیں۔

مصنو فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی اس کتاب کے ہر باب میں خانہ داری کے اُن مسائل کو بیان کیا گیا ہے جن پر ہندوستانی گھروں کی درستی کا بہت کچھ انحصار ہو نصاب تعلیم میں داخل کی جائے تو بہت کارآمد ہو سکتی ہے مجھے امید ہے کہ ملک و وطن کی ترقی دیکھنا چاہنے والے اس کتاب کی طرف توجہ کریں گے۔

حضرت خواجہ بانو صاحبہ اہلیہ خواجہ حسن نظامی۔ ضرورت ہے کہ ہندوستان کی خانگی زندگی درست کرنے کیلئے ایسی عمدہ کتابیں لکھی جائیں جو ہم سب عورتوں کی قابل اصلاح خصلتوں کو درست کریں میں نے اس کتاب کو جتنا پڑھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں یہ خوبیاں ہیں، اس میں ان ضروری باتوں کو بیان کیا گیا ہے جو گھر گرہستی کی اصولی باتیں ہیں پھر لکھنے کا ڈھنگ ایسا ہے کہ پڑھنے سے جی نہیں گھبراتا مگر مجھکو شک ہے تو اس میں ہے کہ عورتیں اس کو پڑھیں گی بھی یا نہیں وہ تو اپنے فائدے کے کسی کام کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی گناہ سمجھتی ہیں۔

مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا دہلی، اس سلسلہ میں اگرچہ کافی لٹریچر شائع ہو چکا ہے لیکن سب سے نایاب کتاب جو میری نظر سے گذری ہے وہ گھر گرہستی ہے میں نے عورتوں کے لئے آج تک اس سے مفید اس سے دلچسپ اور کارآمد کتاب کوئی نہیں دیکھی اس کتاب میں عورت کی عملی زندگی کے وہ اصول بتائے گئے ہیں جن کے مطالعہ کے بعد ایک عورت بہترین بیٹی بہترین بیوی اور بہترین ماں بن سکتی ہے اس میں عورتوں کو نہ صرف سینے پرونے کھانا پکانے اور خانہ داری کے طریقے بتائے گئے ہیں بلکہ ان کو زندگی کے ہر شعبے سے روشناس کیا گیا ہے میرا خیال ہے اگر کوئی عورت اس کتاب پر عمل کرے تو وہ صرف نہ اپنے گھر اور خاندان کے لئے بلکہ قوم کے لئے بہترین نمونہ ثابت ہو سکتی ہے۔

خواجہ غلام السیدین صاحب بی اے، ایم ڈی، (لیڈس) پرنسپل ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی:۔ میری رائے میں یہ کتاب عورتوں کے مطالعہ کیلئے نہایت مفید اور شاید اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے، امور خانہ داری کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئیں مگر ان میں سے کسی میں اس خوبی تفصیل کے ساتھ روشنی نہیں ڈالی گئی جسطرح اس میں مصنف نے اہتمام کیا ہے

مولوی سید حسین صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر مدارس گلبرگہ حیدرآباد، میں نے کتاب گھر گرہستی اوّل سے آخر تک دیکھی میری رائے میں یہ کتاب ہر لڑکی کے پاس رہنا ضروری ہے تاکہ تعلیم کے علاوہ جس چیز کی شدید ضرورت ہے یعنی عملی روزانہ زندگی اس سے وہ کماحقہ واقف ہو جائیں اور اچھی بیویاں اچھی مائیں اور بہنیں ثابت ہوں

مولوی محمود احسن صاحب صدیقی بی اے، چیف ایڈیٹر اخبار امہات بھوپال:۔ بنات النفس کے بعد اتنی دلچسپ کتاب اس اصلاحی موضوع پر میری نظر سے نہیں گزری تھی آپنے اس موضوع کو بڑی دلچسپی سے نباہا ہے عموماً خانہ داری پر جو کتابیں ہیں وہ غیر دلچسپ ہونے کی وجہ سے لڑکیوں کی توجہ نہیں حاصل کرتیں مگر آپ کی کتاب گھر گرہستی مجھے یقین ہے جو لڑکی ایکبار شروع کریگی وہ ختم کئے بغیر نہیں چھوڑے گی

ملنے کا پتہ:۔ مبشر بک ڈپو۔ امروہہ ضلع مرادآباد

امامیہ مشن لکھنؤ کے تبلیغی رسائل

ذیل میں اس گراں قدر لٹریچر کی فہرست درج ہے جو ابتک امامیہ مشن سے شایع ہوا ہے، یہ ذخیرہ نہ صرف ہر سر فرد قوم کے پاس موجود ہونا چاہئے بلکہ قوم کے مخیر افراد کا فریضہ ہے کہ وہ ان رسائل کو خرید فرما کر غیر اقوام میں مفت تقسیم کریں تاکہ اصل غرض یعنی تبلیغ جیسا اہم فریضہ پورا ہو سکے، اگر مجالس و محافل میں ان رسائل کی تقسیم کیطرف افراد ملت توجہ فرمائیں تو ایک طرف انہی رسائل کی قیمت سے مشن دیگر مفید لٹریچر شائع کرنے کے قابل ہو جائے اور دوسری جانب تبلیغی نقطہ نظر سے اہم فوائد حاصل ہوں امید ہے کہ سب پہلی فرصت میں افراد ملت اس اہم مقصد کی طرف توجہ فرمائینگے، کاغذ کی گرانی کی وجہ سے تمام رسالوں کی قیمت میں ۲ر فی روپیہ اضافہ ہو گیا ہے۔

فہرست رسائل

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچ ڈاک
۱	قاتلان حسین کا مذہب	۴ر	لمہ
۲	تحریف قرآن کی حقیقت	۶	لمہ
۳	مولود کعبہ (ختم ہو گیا)	۱ر	ـہ
۴	وجود حجت	۴ر	لـ
۵	اصول دین اور قرآن	۴ر	لمہ
۶	اتحاد الفریقین حصّہ اول	۴ر	لـ
۷	حسین اور اسلام (اردو)	لـ	ـہ
۸	" (ہندی)	۱۰ر	ـہ
۹	" (انگریزی) (ختم ہو گیا)	۲ر	ـہ
۱۰	متعہ اور اسلام "	۸ر	لار

نمبر	نام کتاب	قیمت	محصول
۱۱	اماتہ ائمہ اثنا عشرا اور قرآن	۱۰ر	ـدر
۱۲	تجارت اور اسلام (ختم ہوگیا)	۳ر	ـلمر
۱۳	اتحاد الفریقین حصہ دوم "	۴ر	ـلـر
۱۴	علی اور کعبہ	۱ر	ـٹـر
۱۵	رجال بخاری حصہ اول	۶ر	ـلـر
۱۶	مذہب باب وبہار حصہ اول	۵ر	ـلـر
۱۷	نوروز و غدیر	۱ر	ـٹـر
۱۸	مجاہدہ کربلا	۲ر	ـٹـر
۱۹	کربلا کا آتم بلیدان (ہندی)	۲ر	ـدر
۲۰	دی مارٹیڈم آف حسینؑ	۴ر	ـٹـر
۲۱	اسوۂ حسینی	۷ر	ـٹـر
۲۲	جنگ صفین	۳ر	ـٹـر
۲۳	تذکرۂ حفاظ شیعہ حصہ اوّل	۶ر	ـلـر
۲۴	" (حصہ دوم)	۵ر	ـلـر
۲۵	مقصود کعبہ	۱۰ر	ـدر
۲۶	مذہب باب وبہا حصہ دوم	۳ر	ـلمر
۲۷	مذہب اور سائنس	۴ر	ـلـر
۲۸	معرکۂ کربلا (ختم ہوگیا)	۱ر	ـٹـر
۲۹	کربلا کا مہا یودھ "	۶ر	ـلـر
۳۰	ٹریجڈی آف کربلا (انگریزی)	۵ر	ـلـر
۳۱	اسلام کی حکیمانہ زندگی	۱ر	ـٹـر
۳۲	دور استبداد	۲ر	ـٹـر
۳۳	حقیقت بدا	۲ر	ـدر
۳۴	خطیب آل محمدؐ	۴ر	ـٹـر
۳۵	تدوین حدیث	۷ر	ـٹـر
۳۶	مطلوب کعبہ	۳ر	ـٹـر
۳۷	محاربۂ کربلا	۶ر	ـلـر
۳۸	اسلام کا پیغام (اردو)	۵ر	ـلـر
۳۹	دی میسیج آف اسلام (انگریزی)	۱۰ر	ـدر
۴۰	اثبات عزاداری	۴ر	ـلمر
۴۱	مسئلہ فدک	۵ر	ـلـر
۴۲	تاجدار کعبہ	۱ر	ـٹـر
۴۳	مسئلہ خلافت حصہ اوّل	۱۰ر	ـلـر
۴۴	" " " دوم	۱۴ر	ـلـر
۴۵	" " " سوم	۱۴ر	ـلـر
۴۶	تحقیق اذان	۱ر	ـٹـر
۴۷	ذوالجناح	ـٹـر	ـٹـر
۴۸	شہدائے کربلا	ـلمر	ـلـر
۴۹	کربلا کا مہاسمبر	۲ر	ـٹـر
۵۰	حسین ان دی پیلس آف کربلا	۱۰ر	ـٹـر
۵۱	شہید اعظم	ـلـر	ـٹـر

فہرست کتب امامیہ مشن بک ایجنسی

نمبر	نام کتاب	قیمت	محصول
۱	حسین دی مارٹر (انگریزی)	۱۲ر	ـلـر
۲	الشہید (اردو)	۱۰ر	ـلـر
۳	کائنات قبل از اسلام	۳ر	ـٹـر
۴	قاتلان حسینؑ کی گرفتاری	۱۲ر	ـلـر
۵	حجج بینات	۱۲ر	ـلـر
۶	وجیزۃ الاحکام	۱۰ر	ـلـر
۷	صحیفۂ تجلی (رعایتی)	۳ر	ـٹـر
۸	رسالۂ رسول کی بیٹی	۲ر	ـلـر
۹	گل عصمت	ـلعہ	ـلـر
۱۰	رجال بخاری (حصہ دوم)	۴ر	ـلـر
۱۱	ڈاٹرمنزم اینڈ فری ول آف ملا محمدؐ (انگریزی)	۸ر	ـلـر
۱۲-۱۳	تاریخ ازدواج ۸ر ـلمر، الہامی کلمات	۲ر	ـٹـر

ملنے کا پتہ:- دفتر امامیہ مشن لکھنؤ

THE MUSLIM REVIEW LUCKNOW

A Bold Advocate of Muslim Cause

دی مسلم ریویو مدرستہ الواعظین لکھنؤ۔ یہ دور جدید پریس اور پلیٹ فارم کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ ہر جماعت اپنے مفروضہ اصول اور مذہب کی اشاعت میں مصروف عمل ہے۔ آپ کے اعضاء و جوارح ہزاروں ہزار تنقید کی وجہ سے آپ سے کٹ گئے اور آپ گھٹ گئے۔ اس آزادی کے زمانہ میں بھی اہل زمانہ ائمہ اطہار اور مخدرات اہلبیت کے کمالات اور سرفروشیوں کے واقعات کو دنیا پر رونما کرنے میں تعصب برتتے ہیں۔

امہات المومنین اور خلفا کی سوانح انگریزی میں موجود ہیں جو اسلام کے ہیرو مشہور کیے جاتے ہیں مگر اس روشنی کے زمانہ میں بھی خاتون جنت اور سوگوار کربلا اور ائمہ اطہار کی خدمات اسلام سے اہل دنیا دیدہ و دانستہ ناواقف رکھے جاتے ہیں۔ مسلم ریویو اسی مقصد اعظم کو لیکر ۱۹۲۷ء سے جاری ہے مگر آپ حضرات کی سرپرستی حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اپنے تکمیل مقاصد میں مجبور ہے اسلئے مستدعی ہے کہ مسلم ریویو کے خریدار ہو کر صرف رسالانہ سے امداد فرمائے اور اس تبلیغی کار خیر میں شریک ہو کر اپنے فرائض سے سبکدوش ہو جئے۔

ملنے کا پتہ:- منیجر مسلم ریویو۔ لکھنؤ۔

کتب ذیل سرفراز پریس امین آباد لکھنؤ سے طلب کیجئے

حمائل شریف (لاکٹ تعویذی) بچوں کے گلے میں ڈالنے کو نہایت خوشنما اعرابدار ہدیہ ۸ر

ریاض المصائب حدیث خوانی کی مقبول کتاب چھوٹی تقطیع بالکل آسان جلد اول ۴ر جلد دوم ۳ر

الکاظم سوانح عمری حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تصحیح حضرت مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ غیر مجلد ۱۲ مجلد ۱ر

اصول دین ترجمہ جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ غیر مجلد ۸ر مجلد ۱۰ر بہترین کتاب ہے۔

حدیث غدیر کی سرگذشت از جناب مولانا سبط حسن صاحب قبلہ مرحوم غیر مجلد ۸ر مجلد ۱۰ر

فریاد بیاض نوحہ جات جناب مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ غیر مجلد ۴ر مجلد ۸ر

فلسفہ مذہب شیعہ مسیو ماربین جرمنی کی مشہور کتاب سیاست اسلامیہ کی ساتویں فصل کا ترجمہ جس سے عزاداری اور شہادت حضرت سید الشہداء پر روشنی پڑتی ہے ۲ر

تکمیل مؤلفہ جناب حکیم سید مظفر حسین صاحب قبلہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کی تفسیر عجیب و غریب کتاب فلسفیانہ ۱۲ر

سپہر امامت کے بارہ برج (مؤلفہ جناب نواب صاحب پریانواں) اس کتاب میں سنی مورخین کی مستند کتابوں اور اہلسنت کی معتبر تاریخوں اور صحیح احادیث رسول سے ائمہ اثنا عشر کا خلیفۂ رسول ہونا ثابت کیا ہے یہ کتاب ہر شیعہ کے گھر میں ہونا چاہئے قیمت ۸ر

الامامت والخلافت (مؤلفہ جناب نواب صاحب پریانواں) خلیفہ کا منصوص من اللہ ہونا اور حضرت علی کا خلیفہ رسول ہونا ثابت کیا ہے قیمت ۴ر

نظم نفیس جناب میر خورشید علی صاحب اعلی اللہ مقامہ کے چھوٹی بحر کے مرثیے ایک صفحہ پر جلی قلم سفید کاغذ ہر مرثیہ علیحدہ علیحدہ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

بوستان رشید جناب پیارے صاحب رشید کی ۱۰۳ رباعیاں پانچ سلام چھ منتخب مرثیے چوبند ۱۲ر

ریحان غم جناب میر وحید صاحب کے بیس مرثیوں کی جلد سفید کاغذ قیمت ایک روپیہ چار آنہ عہ

فاروق اعظم حضرت عمر کی سوانح عمری مؤلفہ جناب سر کاظم علی صاحب قابل دید کتاب قیمت ۱۲ر

تحفت جعفریہ لسان القوم مولانا صفی کی آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے متعلق کل نظموں کا مجموعہ مجلد

حدیث کساء مصدقہ سرکار ناصر الملۃ دام ظلہم پاکٹ سائز ستر جم مجلد ۱۰ر غیر مجلد ایک آنہ ۱ر

دعائے مشلول ترجمہ مولانا سید ظفر مہدی صاحب قبلہ پاکٹ سائز نہایت جلی قلم عمدہ کاغذ نہایت صحیح مجلد ۲ر

ہفت سورہ ترجمہ مولانا فرمان علی صاحب پاکٹ سائز نہایت جلی قلم عمدہ کاغذ نہایت صحیح مجلد (کپڑے کی جلد) ۶ر

اعمال عاشورہ و اربعین مصدقہ سرکار ناصر الملۃ پاکٹ سائز نہایت جلی قلم و صحیح عمدہ کاغذ مجلد ۳ر غیر مجلد ۲ر

تحفۃ العوام (دستخطی علمائے کرام مع استخارہ سجادیہ قیمت غیر مجلد ۱۲ر مجلد ایک روپیہ (عہ)

معین الذاکرین حدیث خوانی کی چھوٹی سی کتاب ہے بہت پسند کی جا رہی ہے قیمت ۸ر

جواہر البیان حدیث خوانی کیلئے بہترین کتاب جسمیں چہاردہ معصومینؑ کی حال میں دو دو مجلسیں اور دو دو قصائد اور واقعہ کربلا کے متعلق کافی تعداد میں مجلسیں ہیں پانسو صفحات کی ضخیم جلی قلم نہایت واضح مسودات کی ترتیب، غرضکہ یہ مسلّم ہے کہ دور حاضر میں اس سے بہتر اور مفید معتبر کتاب حدیث پڑھنے والوں کو نہیں مل سکتی چھپتے ہی ہاتھوں ہاتھ نکل گئی صرف چند جلدیں باقی رہ گئی ہیں ۵۰۰ صفحات ضخیم مجلد ۱۲ر

ندبۃ العزا حدیث خوانی کیلئے مشہور کتاب ہے قیمت غیر مجلد ۱۲ر مجلد ۱ر

آیات محکمات جلد دوم حصہ دوم جواب آیات بینات ایک حقیقی بھائی کی کتاب آیات بینات کا دوسرے بھائی کی کتاب آیات محکمات، قیمت ۱۲ر

صراط مستقیم مسٹر صدیق احمد صاحب نے اپنے حالات لکھے ہیں کہ کس طرح سُنّی سے شیعہ ہوا ضرور ملاحظہ فرمائیے قیمت ۱۲ر

رہبر زائرین سفرنامہ عراق ایران شام بیت المقدس تبرکاً لکھا سید محسن صاحب بلگرامی ڈپٹی کلکٹر ۸ر

خدا ایک ہے مذہب اربعہ کی توحید از مولانا سید ظفر مہدی صاحب قبلہ مجلد ۶ر غیر مجلد ۴ر

کتب دینیات مولانا فرمان علی صاحب، پہلی ۱ر دوسری ۴ر تیسری ۵ر

یادگار نور سوانح عمری جناب شہید ثالث علیہ الرحمۃ مؤلفہ جناب سید آل عبا جعفری قیمت آٹھ آنہ ۸ر

پخت و پز آپ بازار میں اپنا پیسہ شیرینی (تبرک) میں زیادہ کیوں صرف کیجئے بجائے مجلس کیواسطے شیرینی (مٹھائی) بنائیے اچار چٹنی مربہ اور مجلس کیواسطے پلاؤ میٹھے چاول کوفتہ شیرمال سالن پکائیے یہ کتاب آپکو کفایت شعاری کے ساتھ سب باتیں بتا دیگی اسمیں ۲۰۰ قسم کے کھانے مٹھائیاں حلوے اچار چٹنی انگریزی کیک بسکٹ وغیرہ وغیرہ کی آسان اردو میں ترکیبیں سمجھائی ہیں کہ کم سمجھ عورتیں بھی سمجھ لیں کفایت شعاری کا بیحد لحاظ رکھا گیا ہے یہ کتاب ہر گھر میں ایک رہنا چاہئے قیمت صرف ۸ر آٹھ آنے۔

جناب سیدہ اور انکی سادہ زندگی از جناب سید اکبر علی صاحب ایم اے پروفیسر شیعہ کالج بچوں اور بچیوں کیلئے جناب سیدہ کی سیرت نہایت سہل اور آسان اردو میں لکھی ہے غیر مجلد ۱۲ر مجلد ۱۲ر

سوانح چہاردہ معصومینؑ مؤلفہ جناب فوق بلگرامی مدظلہ: اسوۃ الرسول جلد اول سات روپئے اسوۃ الرسول جلد سوم پانچ روپئے۔ سراج المبین، سوانح عمری جناب امیر جلد اول للعہ جلد دوم عہ الزہرا، سوانحعمری جناب سیدہ ۱۲ر سرور حسین، سوانحعمری جناب امام حسن ۱۲ر ذبح عظیم سوانحعمری جناب امام حسین ۱۲ر تحفۃ العابدین، سوانح عمری امام زین العابدین ۱۲ر آثار باقریہ، سوانحعمری امام محمد باقر ۱۲ر آثار جعفریہ، سوانحعمری امام جعفر صادق ۱۲ر، علوم کاظمیہ، سوانحعمری امام موسیٰ کاظم ۱۲ر تحفہ رضویہ، سوانحعمری حضرت امام رضا ۱۲ر۔ تحفۃ المتقین سوانحعمری حضرت امام محمد تقی ۱۲ر سیرۃ النقی سوانحعمری امام محمد نقی عسکری مقصود، سوانحعمری حضرت حجۃ عجل اللہ فرجہ ۱۲ر

المحاسن ترجمہ جناب فوق، مشہور مخالف اہلبیت حافظ عثمانی کی کتاب المحاسن والاضداد کے باب مفاخرت کا ترجمہ جناب فوق مدظلہ دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے شخص نے اپنی کتاب میں آل مفاخر کیوں

ہر گھر میں رکھنے لایق!

جنگل کی کمیاب اور بیش قیمت جڑی بوٹیوں کے جوہر سے زمانہ قدیم کے دستی نسخہ کی مدد لیکر چوٹی کے ماہران طب کے قیمتی مشورے سے جدید سائنٹفک اصول پر تیار کی جانے والی بے شمار مریضوں پر آزمودہ سو فیصدی اور فوری فائدہ پہنچانے والی تین جادو اثر دوائیں، جو ہندوستان بھر کے شہر قصبہ اور گاؤں کے دوا فروشوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

کرشنا مکسچر نمبر ۱۴

کمیاب بیش قیمت اور سریع التاثیر جڑی بوٹیوں کے جوہر سے سائنٹفک اصول پر تیار کیا گیا ہے۔

بچہ بوڑھا، جوان، مرد اور عورت ہر حالت اور موسم میں یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں گھر میں اچانک ہونیوالی تمام شکایات کے علاوہ سخت اور کہنہ امراض کے سینکڑوں مایوس مریضوں نے اسکی وساطت سے دوبارہ زندگی حاصل کی ہے۔ زکام۔ کھانسی، نزلہ، ہیجش، طاعون، ہیضہ، ملیریا، ہر قسم کے درد، چوٹ۔ زخم۔ داد۔ لو لگی۔ سوزاک گرمی۔ قے۔ دست۔ جملہ اقسام کی جلدی بیماریوں اور بچوں کی پسلی و دیگر امراض میں حیرت انگیز فائدہ پہنچاتا ہے۔

قیمت چھوٹی شیشی چار آنے (۴) بڑی شیشی بارہ آنے

کالا مرہم

یہ تمام جلدی امراض کیلئے منظور ہے۔ ہر طرح کے زخم، چوٹ، رگڑ، پھوڑے پھنسیاں، ناسور، بھگندر، داد، چنبل اور ایگزیما وغیرہ کو جلد اور مستقلًا آرام کرتا ہے، آتشک سڑنے اور نہ بھرنے والے، خون بہنے والے، بغیر پیپ والے اور گہرے یا اوپری ہر قسم کے زخموں کا زود اثر اور یقینی علاج ہے۔

قیمت

چھوٹی ڈبی دو آنے بڑی ڈبی آٹھ آنے

چندر پربھا ر گرہ

اس کو اگر آنکھ کا مکمل ڈاکٹر کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ آنکھ سے متعلق جملہ بیماریوں میں فورًا اپنا اثر دکھلاتا ہے۔ عورت، مرد، بچہ، بوڑھا، سب کو یکساں مفید ہے دکھتی آنکھوں کو صرف دو مرتبہ لگانے سے آرام ہوجاتا ہے، سرخی، کھجلی، کوئے کٹنا، روہے، جالا، پھولا، پڑبال، پانی کا جانا اور درم وغیرہ تمام بیماریوں کا مکمل علاج ہے ایک ڈبی گھر پر رکھنے سے آپ تکلیف اور پریشانی سے بچ جاوینگے۔

ترکیب استعمال صبح شام سلائی سے اور بچوں کی آنکھ میں انگلی سے قلیل مقدار میں لگانا چاہیئے۔ قیمت فی ڈبی ایک آنہ

المشتہر سی۔ کے۔ کیمیکل ورکس امروہہ (یو۔پی) (مفصل حالات کارڈ لکھکر معلوم فرمایئے گا)

سب کو آرام ہوا!

جناب من تسلیم! عرض یہ ہے کہ آپکا کرشنا مکسچر ۱۴ عرصہ چھ ماہ سے آپکے مقامی ایجنٹ سے لیکر مفت تقسیم کر رہا ہوں اور ابتک جس مریض کو جس بیماری میں دیا ہے فورًا آرام ہوا۔ اسلیئے دور دور سے مریض کراہتے ہوئے آتے ہیں اور سب کو آرام ہوتا ہے آپکی دوا پر اعتقاد بڑھجانے سے مریضوں کی تعداد میں روزانہ ترقی ہوتی جاتی ہے پچھلے دنوں میں کھانسی بہت ہی تھی مگر خدا کے فضل و کرم سے آپکی جادو اثر دوا نے سب کو آرام کیا اسکے علاوہ سر درد، پیٹ، بچھو کا کاٹا۔ زکام اور سانس [illegible]

فروخت ہو چکا

سشریان منیجر صاحب۔

عرض یہ ہے کہ پیشتر کا مال فروخت ہو چکا برائے مہربانی حسب ذیل دوائیں فورًا سواری گاڑی سے روانہ فرمائیں کرشنا مکسچر نمبر ۱۴ چھوٹی شیشی ۲۴ درجن۔ بڑی شیشی ۱ درجن چندر پربھا گرہ ۱۲ درجن۔

میسرز

رجگنا تھ پرشاد دیبی سہائے، [illegible]

ڈاکٹر شیو نرائن گرام سیوا فارمیسی

فرماتے ہیں کہ

آپکا کرشنا مکسچر نمبر ۱۴ منگا کر بہت سے مریضوں پر آزمایا۔ واقعی آپ کی دوائی رام بان اور لکھنے سے بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ قیمت اس قسم کی تمام ادویات سے بہت کم اور فائدہ میں کئی گنا زیادہ ہے۔

میں دل سے اسکی ترقی کا خواہاں ہوں۔

ذاتی تجربہ

میں نے خود استعمال کیا ہے اور بہت سے اپنے مریضوں پر آزمائش کی ہے جو زندگی سے ناامید ہو چکے تھے بیشک یہ کہونگا سی۔ کے۔ کیمیکل ورکس امروہہ کی تیار کردہ تمام ادویات عمومًا اور کرشنا مکسچر ۱۴ خصوصًا بیسویں صدی کی سب سے زیادہ فائدہ مند ایجادیں ہیں میری رائے میں ہر شخص کو ہر وقت ایک شیشی کرشنا مکسچر ۱۴ اپنے پاس رکھنی چاہیئے وقت پر ایک خوراک ڈاکٹر کا کام دیتا ہے۔

پنڈت رام کمار وید شاستری پردپراسٹر گوبند آیورویدک فارمیسی

کرشنا مکسچر ۱۴۷

سالہا سال کے تجربہ کے بعد ایک ایسی دَوَا تیار کی گئی ہے کہ جو استعمال کرتا ہے وہ جان سے فریفتہ ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یہ دوائی نہیں بلکہ ایک تحفہ ہے جس کو پاس رکھنا گویا ایک دوائی خانہ یا ہوشیار ڈاکٹر ساتھ میں رکھنا ہے اس حیرت انگیز دوائی کی خوراک ایک بُوند سے چار بوند تک ہے لیکن اگر بھول سے کچھ کم یا زیادہ بھی ہو جاوے تو کوئی نقصان نہیں کرتی۔ کسی بھی مرض میں دی جاوے سَو فیصدی فائدہ کرتی ہے ہر موسم اور ہر مزاج کے عورت مرد، بوڑھا بچہ سب کو یکساں مفید ہے۔

بدہضمی ذرا کمزوری ہوئی کہ لوگ طاقت کی دَوَا لینے دوڑتے ہیں، لیکن وہ نہیں جانتے کہ جب تک کھانا ہضم نہ ہوگا۔ طاقت نہیں آسکتی کرشنا مکسچر کے استعمال سے بدہضمی دُور ہو کر طاقت آجاتی ہے

قے۔ دست ضعف معدہ اور ہیضہ دست، پیچش خون دست ضعف معدہ۔ درد پیٹ کھٹی ڈکار کا آنا، جی متلانا، پیاس۔ پیٹ کا پھولنا۔ معدہ کا بھاری رہنا۔ وغیرہ امراض میں کرشنا مکسچر نمبر ۱۴۷ جادو کی طرح فوری فائدہ کرتا ہے۔

سانس، دمہ، کھانسی معمولی کھانسی کو تو صرف ایک دو روز میں ہی آرام ہو جاتا ہے، پُرانی کھانسی بھی کچھ ہی دنوں کے استعمال سے شرطیہ جاتی رہتی ہے، کھانسی کی اس سے بہتر دوائی دوسری نہیں ہے، دمہ اور سانس وغیرہ چند روز کے استعمال سے جاتے رہتے ہیں۔

ہر قسم کا سر درد اور زکام کرشنا مکسچر نمبر ۱۴۷ فوری فائدہ کرتا ہے کوئی بھی دوسری دوائی اس قدر جلد آرام نہیں کر سکتی۔

دانت داڑھ کا درد دانت میں کیڑا لگ جانا، مسوڑوں کا پھولنا، دانت و داڑھ میں درد ہونا۔ دانت سے خون، پیپ کا بہنا، منہ میں بدبو رہنا۔ دانتوں کا ہلنا یا کسی بھی قسم کا کوئی مرض ہو کرشنا مکسچر نمبر ۱۴۷ کے استعمال سے شرطیہ آرام ہو جاتا ہے۔

داد۔ اور درد داد، کھاج کھجلی اور جسم کے کسی بھی حصہ میں درد ہو کرشنا مکسچر نمبر ۱۴۷ لگاتے لگاتے آرام ہوتا ہے اور دو چار یوم کے استعمال سے بالکل جاتا رہتا ہے۔

پلیگ پلیگ کے دنوں میں کرشنا مکسچر ۱۴۷ کے استعمال سے پلیگ ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ پلیگ ہو جانے پر سو فیصدی آرام کر دیتا ہے ترکیب استعمال میں جو ہر شیشی کے ہمراہ ہوتی ہے مفصل حال درج ہے۔

سوجن زخم، چوٹ یا آگ۔ تیزاب و گرم پانی سے جل جانا یا سوجن وغیرہ کیلئے کرشنا مکسچر نمبر ۱۴۷ آب حیات کا کام کرتا ہے۔

کمزوری کسی قسم کی کمزوری ہو کرشنا مکسچر نمبر ۱۴۷ کے چند روز کے استعمال سے ہی جسم توانا اور طاقت ور ہو جاتا ہے سستی اور تھکاوٹ پاس نہیں آتی۔

زہریلے جانوروں کا کاٹنا کتنی بھی تکلیف ہو لگاتے ہی چین پڑتا ہے اور تکلیف سے چلاتا ہوا مریض چند منٹ میں ہی ہنسنے لگتا ہے۔

پاگل کرشنا مکسچر نمبر ۱۴۷ پاگل پن کا طشیر اور بہترین علاج ہے ایسے مریضوں کو چند یوم میں آرام ہوا ہے جنکی حالت بہت خراب تھی۔

جذام کرشنا مکسچر نمبر ۱۴۷ کے استعمال سے جذام کے مریضوں پر فوری اثر دیکھ کر ڈاکٹر حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔

اسکے علاوہ کسی بھی مرض میں آپ کرشنا مکسچر نمبر ۱۴۷ اسی طرح استعمال کر سکتے ہیں جس طرح خاص طور پر اس مرض کی بہترین دوائی استعمال کرا رہے ہیں۔

ہر شہر، قصبہ اور گاؤں میں ایجنٹ موجود ہیں اگر کسی جگہ کے لیے ایجنسی لینا مطلوب ہو تو فوراً طلب کریں۔ ہماری دوائیاں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی ہیں۔ اور دوکانداروں کو خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے۔

المشتہر

سی، کے، کیمیکل ورکس امروہہ (یوپی)

شہید کربلا کی بہترین یادگار دنیا میں کوئی مقام مشکل سے ایسا ہوگا جہاں حضرت سید الشہداؑ کی یادگار نہ قائم ہو۔ لیکن گونڈہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں ایسے ماحول میں فرزند رسولؐ کی یادگار قائم کی گئی ہے جبکہ دشمنان اہلبیتؑ خاص طور پر پوری قوت سے اسکے استیصال کے درپے اور مٹانے کے کوشاں تھے۔ الحمدللہ کہ بعض مخلص کارکنوں کی توجہ سے یہ امامباڑہ تیار اور باقاعدہ وقف ہوکر رجسٹری ہوگیا۔ لیکن تا حال اسکا تکملہ پوری طرح نہیں ہوا اسکے ملحقات باقی ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ اعیان قوم اور حامیان عزاداری اس کے استحکام میں تھوڑی یا بہت جو مناسب ہو امداد فرما کر مٹتی ہوئی یادگار کو قائم کرنے میں اعانت فرمائیں۔ اور اس طرح خدا اور رسول کی خوشنودی اور جناب سیدہؑ سے اسکا اجر حاصل کریں۔ کہ گونڈہ کیلئے اس کی اہمیت قومی حیثیت سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔

احقر سید رضا حسین آنریری سکریٹری انجمن اتحاد المومنین گونڈہ محلہ کٹہریا۔

دنیا کی بہترین انجمن سیرت رسولخدا پر عمل کرنے والی، اقوال و افعال ائمہؑ کے مطابق چلنے والی، مذہب حقہ کی ترویج اور صحیح اسلام کی تعلیم دینے والی، امراض قبیحہ کو نفس انسانی سے زائل کرکے اخلاق حسنہ کی بڑھانے والی، تمدن و معاشرت کی حامی، انسانیت و شرافت کی طرفدار، حیوانیت و بربریت سے متنفر، سوسائٹی کے اخلاق کو سنوارنے والی، صفحۂ اسلام سے بدنامی کے دھبہ کو مٹانیوالی، دنیا میں سب سے زیادہ سستی در ارزاں انجمن، صرف آل انڈیا انجمن عقد بیوگان ہے۔ جس کے بانیوں کا مبارک نام ہی اس کی انتہائی خوبیوں کا ضامن کامل ہے۔ یہی وہ منفرد اور یکتا انجمن ہے جس میں حضرات علمائے اعلام و مجتہدین کرام کثرھم اللہ تعالیٰ سے لیکر تعلیم یافتہ گروہ تک بلا اختلاف یک طرح شریک، ہر سمجھدار فرد مرد ہو یا عورت اس کے حامی۔ وہ محترم انجمن جس میں کسی کے اختلاف کی گنجائش ہی نہیں، بلکہ عمر بھر میں صرف ایکمرتبہ دو روپیہ چندہ دیجئے اور لائف ممبری حاصل کیجئے، اس شریف برادری میں شامل ہوجیے دو روپیہ فیس داخلہ بھیج کر سکریٹری سے تمام ضروری کاغذات منگوائیے، والسلام۔

احقر محمد حسین رضوی عشری آنریری سکریٹری آل انڈیا انجمن عقد بیوگان گونڈہ

حیات نسواں یعنی دلہن کا غیر فانی جہیز یہ کتاب لڑکیوں کو اپنی معاشی آغوش میں پرورش کرنیوالی اگرنیوالی انکے سرپرستوں کی طرح انکی اصلاح کرنیوالی اور قدم قدم پر ٹھوکر کھانے سے بچانیوالی اپنی معاملگی کشش سے انکا دل اپنی طرف کھینچنے والی لڑکیوں کی تاثیر معلم استانی کی خدمت انجام دیگی پھر جب وہ کیا کس رشد و عالم جوانی میں قدم رکھتی ہیں تو حیات نسواں انکی غمگسار سہیلی بنجاتی ہے۔ شادی سے پہلے انکو کس بات کا جاننا ضروری ہے اور کیسے

×اپنے گھر میں جاکر اپنے شوہر اور سسرال والوں کو کسطرح خوش کرسکتی ہے یہ سب کچھ حیات نسواں میں بتلایا گیا ہے اس کتاب کی بیش بہا ہدایات پر عمل کرنا گویا تمام سسرال والوں کو قبضہ میں کرلینا ہے پھر دلہا دلہن میں محبت کرادینا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ امور خانہ داری میں کامل منتظمہ بنا دینا اسکا اصلی فرض ہے بچوں کی پرورش کے طریقے انکو اخلاق کا سبق پڑھانا طرح طرح کے کھانے پکانا ہر قسم کے اچار چٹنیاں اور مٹھائیاں بنانیکی ترکیبیں سیکڑوں قسم کے گلکش کپڑے رنگنا نسوانی امراض انکی مدوک تمام انکی علامات مجرب نسخہ جات گویا حیات نسواں عورتوں کی زندگی کا ایک مکمل دستورالعمل ہے۔ مؤلف نے اس کو نہایت دماغ سوزی سے ترتیب دیا ہے عام سلیس اردو میں تمام مضامین درج کئے گئے ہیں جو قلوب پر گہرا اثر ڈالتے ہیں قیمت صرف ایکروپیہ عہ

ملنے کا پتہ:۔ بشیر بکڈپو امروہہ (یوپی)

بقیہ صفحہ ۳۶۹ نظامی پریس بک ایجنسی عقب تھانہ ٹھاکر گنج لکھنؤ

عبقات الانوار، حدیث ثقلین مشہور عالم کتاب ہے قیمت عہ۔ تذکرۃ الصحابیات، جناب رسولخداؐ کی ازواج و بنات اور ۶۸ عورتوں کا ذکر جو زیارت رسولؐ سے مشرف ہوئیں ۲۰×۲۶ سفید دبیز کاغذ چھپائی لکھائی ٹائٹل سب عمدہ۔ ۳۰۰ صفحات عہ۔ ابو طالبؑ، از جناب مولانا سید ظفر مہدی صاحب قبلہ حضرت ابو طالب کی مکمل سوانحعمری جو نہایت وضاحت سے لکھی گئی ہے اور اختلافی مسائل پر تحقیق کی روشنی ڈالی گئی ہے بےنظیر کتاب ہے۔ آٹھ آنہ۔ اسم اعظم حضرت علی علیہ السلام کی مختصر سوانح عمری ہے لیکن مہد سے لیکر لحد تک کے حالات انداز بیان مورخانہ طرز بیان لطیف چھوٹے چھوٹے فقروں میں بڑے بڑے واقعات کی تفصیل، اہم حقیقتوں کا اظہار اور حسین حالات کی تصریح ہے اگر اس کتاب کو آپنے ابھی تک نہ دیکھا ہو تو ایک مرتبہ ضرور ملاحظہ فرمائیے مجلد ۸ر ۲۰×۳۰/۱۶ سفید کاغذ ۱۸۸ صفحات۔ سوانح آل ہاشم، مستند مورخین معلومات کے جو دریا بہا گئے ہیں مؤلف نے سمیٹ کر کوزہ میں بھر دیا ہے یہ کتاب بہت مقبول ہوئی مجلد ۱۲ر اردو ترجمہ جلاء العیون جلد اول و دوم کامل علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ کی مشہور عالم کتاب کا اردو ترجمہ جس میں حضرات چہاردہ معصومینؑ کے مفصل حالات کربلا کے تفصیلی حالات مختار بن ابو عبیدہ ثقفی کے مفصل حالات واقعات درج ہیں یہ کتاب بہت کمیاب تھی چند جلدیں فراہم کی ہیں قیمت فی جلد للعہ تاریخ احمدی، مؤلفہ جناب نواب شیخ احمد حسین صاحب تعلقدار پریانواں مشہور عالم کتاب ہے قیمت عہ قرآن مجید مترجمہ مولانا فرمان علی، رنگین مجلد منقش ۲۵ روپیہ رنگین غیر مجلد تیس روپیہ سادہ مجلد عہ سادہ غیر مجلد عہ، علاوہ محصولڈاک یہ قرآن مجید بہت کم باقی رہگئے ہیں جلد منگائیں ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا ہوگا خورشید خاوری، خدائے سخن حضرت انیس اعلی اللہ مقامہ کے شاگرد رشید جناب ظفار زیدپوری کے مرثیے کی ایک جلد پہلی مرتبہ چھپکر تیار ہوئی ہے زبان انیس کے دلدادہ ان مرثیوں سے اپنی مجلس کو زینت دیں ۲۰×۲۶ سائز سفید کاغذ ۲۰۰ صفحات قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

انجمن حیدریہ (رجسٹرڈ) شملہ کا قابل تقلید اقدام

انجمن وظیفہ سادات و مومنین کی مفید و ٹھوس قومی خدمات کا اعتراف ویسے تو انفرادی او رمجموعی حیثیت سے ہر فرد قوم اور ہر شیعہ انجمن کو ہے لیکن اس کے حلقہ اثر کو وسیع کرنے اور سکریٹری کے اہم فرائض میں اسکا ہاتھ بٹانے میں انفرادی حیثیت سے تو بعض حضرات نے چند مقامات سے سکریٹری کے اپیل پر لبیک کہی ہے اور مقامی ممبران سے وصولی چندہ و نیز دیگر ضروری امور میں جن کے متعلق جب کبھی بھی ان کو زحمت دی گئی ہے پوری پوری امداد فرمائی ہے جسکا تذکرہ تقریباً ہر سالانہ رپورٹ میں ہوتا ہے۔ لیکن بحیثیت مجموعی کسی انجمن نے مقامی ممبران سے وصولی چندہ کی ذمہ داری یا کسی اور قسم کی امداد کا وعدہ آجتک نہیں کیا۔

انجمن حیدریہ (رجسٹرڈ) شملہ (جن کے اکثر ممبران تعلیم یافتہ اور روشن خیال طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جن میں سے اکثر و بیشتر کا تعلق گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر میں بسلسلہ ملازمت ہے جنمیں سید ظفر حسین صاحب سید علی اختر صاحب زیدی سید علی رضا صاحب اور سید حسن صاحب بلتستانی جیسے پُر خلوص اور خاموش کام کرنے والے شامل ہیں جن کی قومی خدمات محتاج تعارف نہیں) نے اپنے جلسہ عام منعقدہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں دو تجاویز منظور کر کے سبقت کی اور اپنے قومی اور مذہبی جذبہ کا پورا پورا ثبوت دیکر دیگر انجمنوں کے لیئے دعوت عمل پیش کی۔ نیز اپنے نمائندے پنجاب شیعہ کانفرنس کے اجلاس منعقدہ لدھیانہ میں بھیجکر دیگر انجمنوں کو انجمن وظیفہ سادات کی امداد بخشنے دامے درمے اور قلمے کرنے کے سلسلہ میں ایک تجویز پاس کرالی جس کے لیئے میں بحیثیت سکریٹری ارکان انجمن حیدریہ شملہ کا بیحد ممنون و متشکر ہوں اور نہایت بے چینی اور اضطراب سے دوسری انجمنوں کی امداد کا منتظر ہوں۔ امید ہے کہ اور مقامات کی انجمنیں بھی اس مبارک تحریک کی جسکی ابتدا انجمن حیدریہ شملہ نے کی ہے تائید کریں گی اور جلد سے جلد اپنے اپنے مقامات پر جلسے کر کے اپنی امداد کی نوعیت سے دفتر انجمن کو مطلع کر دیں گی تاکہ آئندہ تقسیم وظائف

کے سلسلہ میں امیدواران وظائف کے صحیح حالات معلوم کرنے
میں ان سے امداد حاصل کی جاسکے۔

انجمن حیدریہ کی ہر دو تجاویز ذیل میں آپ حضرات کی آگاہی کے لئے
درج کی جاتی ہیں:- (۱) بنا بر اپیل سید تجمل حسین صاحب ایم۔اے
سابق سکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین جو موصوف نے
سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۳۲ء میں جملہ مقامی انجمنوں سے فرمائی
انجمن حیدریہ شملہ تجویز کرتی ہے کہ اپنی خدمات بغرض فراہمی و ترسیل
چندہ ماہوار انجمن مذکورہ عند الضرورت تحقیق و استحقاق مقامی
امیدواران نیز تقسیم وظائف وصول قرضہ حسنہ میں کرتی ہے اور
سکریٹری کو ہدایت کرتی ہے کہ موجودہ سکریٹری صاحب انجمن وظیفہ سادات
و مومنین سے مشورہ کرنے کے بعد ضروری کارروائی انجام دے
(۲) انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے ان طلباء [illegible]
کشش پیدا کرنے کے لیے جو ہندوستانی طلبہ کو عراق میں تعلیم
کی تکمیل کے لیے بھیجتے ہیں نیز انگریزی دان طلباء کو [illegible]
تحریص دلانے کیلئے انجمن حیدریہ شملہ کا جلسہ عام پانچ روپیہ ماہوار کا وظیفہ
ایک سال کیلئے پیشگی بعطیہ دینا منظور کرتا ہے جو عربی کی تکمیل تعلیم
ساتھ انگریزی زبان بھی اچھی قابلیت رکھتا ہو اور سکریٹری کو ہدایت
کرتا ہے وہ ایسے امیدواران وظائف کے نام مع اسناد قابلیت نمبرہ

انجمن مذکور الصدر سے حاصل کرے اور بذریعہ ریفرنڈم ممبران مجلس
انتظامیہ انجمن ہذا کی رائیں معلوم کرکے ضروری کارروائی انجام دے
پہلی تجویز کے ایک حصہ کو یعنی مقامی ممبران سے وصولی چندہ کو انجمن حیدریہ
شملہ کے مستعد و پرجوش آنریری سکریٹری جناب سید علی رضا صاحب بی۔اے نہایت
باقاعدگی سے انجام دے رہے ہیں ہر مہینہ شملہ کے ممبران سے وصولی
کرکے دفتر کی رقم باقاعدہ روانہ فرماتے رہتے ہیں بقایا جزو کا ابھی واسطہ
نہیں پڑا اگر اس سلسلہ میں بھی امداد کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ
اسی قسم کی مستعدی دکھائیں گے۔

دوسری تجویز کو عملی جامہ پہنانے میں شاید اس وجہ سے تاخیر ہو رہی ہے کہ
عراق کے وظیفہ کے دوسرے امیدوار مولوی محمد علی صاحب جن کے لیے
انجمن وظیفہ سادات نے ۲۰ روپیہ ماہوار کا وظیفہ دسمبر ۱۹۳۲ء کے
جلسہ میں منظور کیا تھا اور انجمن حیدریہ نے بھی صاحب موصوف کو ۵ روپیہ ماہوار دینے
کا فیصلہ کر دیا تھا ابھی تک عراق تشریف نہیں لے گئے ان سے خط و کتابت
کا سلسلہ جاری ہے اور ان کے جواب کا ابھی سے انتظار ہو رہا ہے لیکن صاحب موصوف کا
کسی عنوان کر ... نہیں لیتے انجمن حیدریہ کو ایسی حالت میں ۱۹۴۰ء
ایک سال کا وظیفہ انجمن وظیفہ سادات و مومنین کے دفتر میں پیشگی جمع
کرا دینا چاہیے کہ اگر کوئی انگریزی دان طالب علم عراق جائیں تو
ان کا نام اسکو جاری کر دیا جائے امید ہے کہ سکریٹری صاحب انجمن ہذا توجہ فرمائیں گے

خادم قوم سید احمد میرزا آنریری جنرل سکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین

حضور پرنور اعلیحضرت ہز ہائینس نواب صاحب بہادر رامپور دام ملکہم

کا

سلور جوبلی نمبر کے لئے گرانقدر عطیہ

میں حضور پرنور اعلیحضرت عالیجاہ فرزند دلپذیر دولت انگلیشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامراء ہز ہائینس نواب سر سید محمد رضا علی خانصاحب بہادر کے سی. ایس. آئی فرمانروائے رامپور دام ملکہم کے مبلغ چارسو روپیہ کے گرانقدر عطیہ کا بیحد شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ حضور سرکار بالقابہ کو پروردگار عالم عمر نوح عطا فرمائے اور دولت و حشمت میں برکت فرمائے۔ اس سلسلہ میں عالیمرتبت عالیجناب سید بشیر حسین صاحب زیدی بی۔اے بارایٹ لا بالقابہ چیف منسٹر رامپور کا بھی مرہون منت ہوں اس لیئے کہ جناب موصوف نے اشاعت جوبلی نمبر میں میری حد درجہ ہمت افزائی فرمائی۔

نیاز اگین سید اعجاز حسین رضوی جارچوی بی آئی ٹی آنریری پروپیگنڈا سکریٹری

اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

راہبر

چندہ سالانہ
عہ ر

KAZIM NAQVI

Blocks engraved and pictures printed by The Capital Art Works, Title printed by Imperial Printing Press, and Litho matter printed by Asmi Press, Delhi